نئے اضافوں کے ساتھ

عالم اسلام میں اپنی نوعیت کی منفرد کتاب

قادیانیت
ثبوت حاضر ہیں!

قادیانی مذہب کے عقائد و عزائم، مضحکہ خیزیوں، تضاد بیانیوں
اور کذب و ریا پر مبنی ناقابلِ تردید اور ہوش رُبا عکسی شہادتیں

4

ترتیب و تحقیق

محمد متین خالد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانیت

ثبوت حاضر ہیں!

چیلنج

''ثبوت حاضر ہیں''

یہ کتاب، اپنے اندر
قادیانی مذہب کے بانی
آنجہانی، مرزا غلام احمد قادیانی
اس کے بیٹوں، اس کے نام نہاد خلیفوں اور دیگر اہم قادیانیوں کی
مستند تصانیف اور اخبارات و رسائل کی
قابلِ اعتراض اور دل آزار کفریہ عبارتوں کی عکسی نقول لیے ہوئے ہے
قادیانی جرائم کے یہ ثبوت
اتنے واضح ہیں کہ دنیا کی کسی بھی عدالت میں
ان عکسی دستاویزات کی صداقت کو چیلنج کرنا
کسی بھی قادیانی کے لیے ممکن نہیں ہے
میں اس کتاب میں درج
تمام حوالوں اور عکسی نقول کے مصدقہ ہونے
کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں
اور قادیانی جماعت کے موجودہ سربراہ سمیت
دنیا کے تمام قادیانیوں (بشمول لاہوری گروپ) کو
چیلنج کرتا ہوں کہ
اگر اس کتاب میں موجود، کوئی بھی عکس غیر حقیقی ہو،
یا میری طرف سے کسی بھی نوع کی ترمیم ہوئی ہو، کسی قسم کا اضافہ کیا گیا ہو، یا
ایک بھی خانہ ساز حوالہ پایا جائے
تو میں اس کے لیے ہر قسم کی سزا پانے کے لیے تیار ہوں!
بصورت دیگر انہیں ضد اور ہٹ دھرمی چھوڑ کر آخرت کی فکر کرتے
ہوئے اسلام کی آغوش میں آجانا چاہیے
ہے کسی قادیانی میں اخلاقی جرأت جو میرے اس چیلنج کو قبول کرے؟

محمد متین خالد

نئے اضافوں کے ساتھ

عالمِ اسلام میں اپنی نوعیت کی منفرد کتاب

قادیانیت ثبوت حاضر ہیں!

قادیانی مذہب کے عقائد و عزائم، مضحکہ خیزیوں، تضاد بیانیوں
اور کذب وریا پر مبنی ناقابلِ تردید اور ہوش رُبا عکسی شہادتیں

جلد چہارم

محمد متین خالد

علم و عرفان پبلشرز
الحمد مارکیٹ 40- اردو بازار، لاہور،
فون: 7352332-7232336-8405100

نام کتاب	قطعیت ثبوت حاضر ہیں / جلد چہارم
مصنف	محمد حسنین خالد
ناشر	علم و عرفان پبلشرز
قانونی مشیر	محمد نوید شاہین ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
مطبع	جوہر رحمانیہ پرنٹرز، لاہور
سرورق	فضیل کیانی
کمپوزنگ	تاج کمپوزنگ سنٹر، لاہور
سن اشاعت	(نئے اضافوں کے ساتھ) 2011ء
قیمت	-/900 روپے

علم و عرفان پبلشرز

الحمد مارکیٹ 40- اردو بازار، لاہور،

فون: 7352332-7232336-8405100

انتساب

بے شمار مسائل اور لاتعداد مشکلات کے باوجود ''ثبوت حاضر ہیں!''

ایسی ضخیم و وقیع کتاب کا تیار ہو جانا میرے لیے ایک خوشگوار حیرت سے کم نہیں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم، اہل علم حضرات کی سرپرستی اور جید بزرگوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ میں نے اس پر خار وادی کو نہایت صبر و استقامت سے عبور کیا۔ ان حضرات کی ذاتی دلچسپی، محبت و شفقت، مسلسل رابطہ اور حوصلہ افزائی میرے لیے نہایت محرک ثابت ہوئی۔ میں اس کتاب کا انتساب اپنے اہل علم محسنین اور ذی وقار بزرگوں حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ، حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ، جناب صاحبزادہ طارق محمودؒ، حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ، حضرت مولانا محب اللہ مدظلہ، حضرت علامہ مفتی جمیل احمد نعیمی ضیائی مدظلہ، حضرت پیر سید محمد امین الحسنات شاہ مدظلہ، حضرت مولانا ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمیؒ، حضرت مولانا حافظ خان محمد قادری مدظلہ، حضرت مولانا مفتی محمد حسن مدظلہ، حضرت مولانا مفتی احمد علی مدظلہ، حضرت مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا مدظلہ، جناب صاحبزادہ رشید احمد مدظلہ، حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن مدظلہ، محترم سید محمد کفیل شاہ بخاری مدظلہ، محترم الیاس ستار مدظلہ، محترم پروفیسر محمد اقبال جاوید مدظلہ اور محترم حافظ شفیق الرحمٰن مدظلہ کے نام کرتے ہوئے ایسی روحانی خوشی محسوس کر رہا ہوں جو ایک طرف ناقابلِ بیان ہے تو دوسری جانب میرے ایمان و ایقان کو ایک نئی جلا بخش رہی ہے۔

دمِ عارف نسیمِ صبحدم ہے
اسی سے ریشۂ معنی میں نم ہے
اگر کوئی شعیبؑ آئے میسر
شبانی سے کلیمی دو قدم ہے

ترتیب عنوانات

توجہ فرمائیں!

- اس کتاب کے 5 ابواب ہیں۔
- ہر باب ایک مختلف موضوع کا مکمل احاطہ کرتا ہے۔
- ان ابواب کے شروع میں قادیانی مذہب کے عقائد و عزائم، ہرزہ سرائیوں، مضحکہ خیزیوں، تضاد بیانیوں اور کذب و ریا پر مبنی تحریروں کو نمبر شمار لگا کر ایک خاص ترتیب سے درج کیا گیا ہے۔
- پھر کتاب کے آخر میں اسی ترتیب کے ساتھ اصل قادیانی کتب کے عکس دے دیے گئے ہیں۔ مثلاً ''قادیانیت، انگریز کا خود کاشتہ پودا'' کے باب میں حوالہ نمبر 11 کا عکسی ثبوت، کتاب کے آخر میں حوالہ نمبر 11 کے تحت فراہم کر دیا گیا ہے۔
- اصل قادیانی کتابوں کے ٹائٹل کا عکس ہر حوالہ کے ساتھ بار بار دینے کے بجائے صرف ایک دفعہ دیا گیا ہے، اس کے لیے دیکھیے صفحہ نمبر 33 تا 36
- اہم معترضہ قادیانی تحریروں کو نمایاں کرنے کے لیے ان کے گرد موٹی آؤٹ لائن لگا دی گئی ہے۔
- قادیانی کتب سے پورے صفحے کا عکس دینے سے قادیانیوں کا یہ اعتراض بھی ختم ہو جاتا ہے کہ ان کی گستاخانہ اور متنازع فیہ عبارات سیاق و سباق سے ہٹ کر بیان کی جاتی ہیں۔
- قارئین کرام سے درخواست ہے کہ اس کتاب میں موجود قابل اعتراض، دل آزار اور توہین آمیز قادیانی عبارات پڑھتے وقت کثرت سے استغفار کریں۔ شکریہ!

فہرست ٹائٹل کتب

صفحہ نمبر

قادیانی طلسم ہوشربا کی چند جھلکیاں

28 مئی 2010ء کو جب پاکستان بھارتی ایٹمی دھماکوں کے جواب میں یوم تکبیر منا رہا تھا عین اس روز لاہور میں دو قادیانی عبادت گاہوں پر دہشت گردوں کا اچانک حملہ بے حد افسوسناک اور وطن عزیز کے امیج کو قوموں کی برادری میں داغدار کرنے کی ایک ایسی کوشش تھی جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے کیونکہ اسلامی تعلیمات، بابائے قوم محمد علی جناحؒ کے ارشادات اور آئین ملکی کے مطابق تفاوت مذہب وملت اور رنگ ونسل کے ہر امتیاز کے بغیر تمام شہریوں کے جان و مال کا تحفظ کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے اور اسے یہ فریضہ پوری قوت سے ادا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرنا چاہئے کہ اس بارے میں دو آراء ہو ہی نہیں سکتیں۔ لیکن اس سانحہ کی آڑ میں قادیانیوں نے اپنی تجوریوں کے منہ کھول کر اخبارات و جرائد میں قومی اسمبلی میں گیارہ روز کی طویل آزادانہ بحث کے بعد کی جانے والی آئینی ترامیم کے خلاف مکروہ پروپیگنڈے کا طوفان کھڑا کر کے انہیں دستور پاکستان ہی سے نکال باہر کرنے کی جو سعی مذموم شروع کر دی اور اس کام کو آگے بڑھانے کے لئے نام نہاد لبرل ترقی پسند دانشوروں اور امریکی اشیر واد سے چلنے والی اباحیت پسند این جی اووز کو اپنے ساتھ ملا کر نہ صرف اپنے حق میں مظاہرے کرانے کا اہتمام کیا بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے خاندان غلاماں کے مرجھائے ہوئے ایک فرد کو خضاب و خندہ سے مرصع کر کے ٹی وی چینلوں سے جس انداز میں پاکستانی عوام سے خطاب کرنے کا موقع فراہم کیا اور انہوں نے جس طرح اپنے آبائی عقائد کو چھپاتے ہوئے اپنی امت کو ''مسلمان'' ثابت کرنے کے لئے تلبیس سے کام لیا۔ اس سے گو بھلو تو کیا اس کے آباؤ اجداد کی روحیں بھی شرمسار ہو کر رہ گئیں اور ہر پاکستانی مسلمان یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ کہیں یہ سارا ڈرامہ بھی قادیانی مفادات کو تقویت دینے کے لئے ہی تو تیار نہیں کیا گیا تھا کیونکہ اسے جس طریقے سے قادیانیت کی تبلیغ کے لئے استعمال کیا گیا اس

سے تو یوں لگتا تھا جیسے قادیانیوں کو اس بات کا کھلا لائسنس دے دیا گیا ہے کہ وہ اپنی ارتدادی سرگرمیوں کو از سر نو تیز کر کے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کو اس زور سے اپنے حق میں استعمال کریں کہ اس سیلاب بلا خیز میں سب کچھ بہہ کر رہ جائے۔ زرداری حکومت کی دینی حسیات سے محرومی کی وجہ سے اگر کسی قادیانی ذہن میں یہ خناسیت موجود ہے کہ وہ اس نادر موقع سے فائدہ اٹھا سکتا ہے تو اسے فی الفور اس سے نجات حاصل کر لینی چاہئے کیونکہ پاکستان میں بسنے والے مٹھی بھر سیکولر عناصر ہی کیا امریکہ، برطانیہ، اسرائیل اور بھارت سب مل کر بھی آئین پاکستان سے یہ ترامیم ختم نہیں کرا سکتے۔ کیونکہ انہیں اس بات کا بخوبی علم ہے کہ اگر اس نے ایسی کوئی ناپاک جسارت کی تو پھر چناب نگر کے دوزخی مقبرے میں قادیانیت کی گلی سڑی ہڈیاں بھی محفوظ نہیں رہیں گی۔ لیکن اگر فرض محال کے طور پر مان بھی لیا جائے کہ وہ ایسا کرنے میں کبھی کامیاب ہو سکتے ہیں تو پھر بھی ان کے امت مسلمہ میں شامل ہونے کا دور دور تک کوئی امکان نہیں کیونکہ قرآن حکیم دوٹوک الفاظ میں حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی، دین اسلام کو آخری دین اور فرقان حمید کو آخری کتاب قرار دے چکا ہے۔ اس لئے مرزا غلام احمد کی امت اس کے اضغاث و احلام کو جمع کر کے اور انہیں مجموعہ الہامات شمار کر کے ''تذکرہ'' کے نام سے خواہ کتنی بھی کتابیں شائع کر ڈالے۔ وہ ایسی ہزار کوششوں کے باوجود اسے زمرہ انبیاء میں شامل نہیں کر سکتی کیونکہ جب قرآن مجید نہایت واضح الفاظ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دے چکا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی زبان فیض ترجمان سے بنفس نفیس لا نبی بعدی کہہ کر اس کی یہ تشریح کر چکے ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تو پھر کسی ظلی بروزی، غیر تشریعی یا ایک پہلو سے امتی اور ایک پہلو سے نبی ہونے کے کسی دعویدار کی کوئی گنجائش ہی موجود نہیں اور جو کوئی بھی اپنی مسخ شدہ ذہنیت کے تحت ان اصطلاحات سے مسلمانوں کو فریب دے کر انہیں مدینے کی روح پرور فضاؤں سے نکال کر چناب نگر کی بنجر، ویران اور شور زدہ زمین کے سپرد کرنا چاہتا ہے، اسے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر مسلمانوں نے اپنی تمام تر کمزوریوں کے باوجود اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب کی ''نبوت'' کو پرکاہ کی حیثیت نہیں دی تو وہ مسیلمہ کادیان سے بھی اس سے مختلف سلوک نہیں کرے گی اور قادیانی خود یہ سوچ لیں کہ اگر امریکہ و برطانیہ کی تمام تر حمایت کے باوجود وہ پاکستان اور جنوبی افریقہ میں ریاستی و عدالتی سطح پر غیر مسلم قرار پا جانے کے بعد انڈونیشیا، ملائشیا اور بنگلہ دیش میں بھی

اسی حشر سے دوچار ہونے والے ہیں تو پھر انہیں خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ جو پودا اپنی جنم بھومی سے اکھاڑ کر پھینک دیا جاتا ہے، کسی دوسری زمین پر اس کا پھولنا پھلنا تو درکنار، پھوٹنے کا مرحلہ بھی نہیں آتا۔ اس لئے کہ جعلسازی بہرحال جعلسازی ہوتی ہے اور اس کی حقیقت ایک نہ ایک روز ضرور کھل کر رہتی ہے۔

قادیانیت کے لئے اپنے ذہنوں میں نرم گوشہ رکھنے والوں کو یہ بھی غور کرنا چاہئے کہ اگر فوج اور پولیس کی جعلی وردی پہن کر اپنے آپ کو ان اداروں سے منسوب کرنے والا ریاستی عتاب سے نہیں بچ سکتا تو ظلی بروزی اور غیر تشریعی نبوت کا لبادہ اوڑھ کر اپنے آپ کو صف انبیاء میں کھڑا کرنے والا غضب الٰہی سے کیسے بچ سکتا ہے؟

مجھے اس بات سے آگاہی ہے کہ بعض متصوفین نے مبشرات پر مشتمل خوابوں اور رویا و کشوف کو نبوت غیر تشریعی سے تعبیر کیا ہے لیکن وہ اس اصطلاح کو ولایت کے معنوں میں ہی استعمال کرتے رہے ہیں اور کبھی اسے نبوت کے مقام تک نہیں لائے لیکن مرزا غلام احمد اور اس کے پیروکاروں نے اسے جس طرح نبوت کی ایک قسم بنا کر پیش کیا ہے اس کی کوئی مثال اہل تصوف تو کیا، ان کی طرف منسوب کی جانے والی شطحیات تک میں موجود نہیں اور خود بانی قادیانیت نے اپنی کتاب "نورالحق" میں اسے انہی معنوں میں استعمال کیا ہے لیکن جب ذیابیطس اور مراق ایسے عوارض نے گھیر کر اس پر خبط عظمت کی ایک ایسی کیفیت طاری کر دی کہ وہ اپنے آپ کو لک خطاب العزۃ کے تحت اعزازی طور پر نبی کے لقب سے سرفراز کئے جانے سے آگے بڑھ کر میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں کے نعرے لگانے لگا اور اس کے مریدوں نے نعوذ باللہ اس کی آمد کو محمد رسول اللہ کی آمد ثانی سے تشبیہ دینے میں بھی کوئی قباحت محسوس نہ کی اور وہ اسلام کے دو بنیادی عقائد ختم نبوت اور جہاد دونوں کا انکار کر کے الہامی بنیادوں پر اہل فرنگ کی غلامی کو آزادی پر ترجیح دینے پر فخر کرنے لگا تو اس پر حریت پسند مسلمان اس سے صرف یہی کہہ سکتے تھے

سنو اے ساکنان ارض پستی
ندا کیا آ رہی ہے آسماں سے
کہ آزادی کا اک لمحہ ہے بہتر
غلامی کی حیات جاوداں سے

لیکن وہ اپنی خوئے غلامی میں اس قدر پختہ تھا کہ 1857ء کی جنگ آزادی کو غدر، مفسدہ اور انگریز سے برسرپیکار مجاہدین کو حرام زادہ تک لکھتے ہوئے بھی کوئی عار اس کے قلب و ذہن کے قریب تک پھٹکنے کی جرأت نہیں کرتی تھی۔ اور ایسا ہو بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ جو شخص

تاج و تخت ہند قیصر کو مبارک ہو مدام

ان کی شاہی میں، میں پاتا ہوں رفاہ روزگار

کا ورد کرتے ہوئے تحفۂ قیصریہ اور ستارۂ قیصرہ ایسے ''قصیدے'' لکھ کر اہل فرنگ کی تعریف و توصیف میں زمین و آسمان کے قلابے ملانے اور ان کے لیے رحمدل اور مہربان حکومت کے الفاظ استعمال کرنے میں کوئی باک محسوس نہ کرتا ہو اور ان کے مقاصد کو آگے بڑھانے کے لیے جہاد کو منسوخ اور حرام قرار دے کر اپنے آپ کو غیر تشریعی نہیں بلکہ باقاعدہ صاحب شریعت انبیا کی صف میں شامل کرنے کی ناپاک جدوجہد کرنے میں معروف ہو، اس کے بارے میں یہ کیسے گمان کیا جاسکتا ہے کہ وہ انگریز کی غلامی سے سرتابی کی جرأت کرکے عوام کو آزادی کا درس دے گا؟ قرآن کریم کے فرمان کے مطابق تو نبی کا بنیادی کام ہی یہ ہوتا ہے کہ وہ ان کے ذہنوں کو جکڑ کر رکھنے والے تمام طوق و سلاسل کو توڑ کر انہیں آزادی کی راہ پر گامزن کرتا ہے۔ لیکن قادیان کا یہ نام نہاد نبی بڑا عجیب ہے کہ وہ لوگوں کو آزادی کی جانب دعوت دینے کی بجائے ان کو غلامی کی تلقین کرنے میں عافیت محسوس کر رہا ہے۔ اس نوع کے غلام ابن غلام قومی آزادی کی تحریکوں کے لیے جتنا بڑا خطرہ ہیں، ان کے بارے میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں کہ یہ سب ظاہر و باہر ہے۔

ہمارے بعض سیکولر کالم نگار کہتے ہیں کہ 1965ء کی جنگ میں تو قادیانی جرنیلوں نے بڑی قربانی دی تھیں اور اختر ملک نے اکھنور تک پہنچ کر بہت بڑا معرکہ سر کرلیا تھا۔ تاریخ سے ناواقف ان لکھاریوں کو اس بات کا علم نہیں کہ ایوب خاں اور ذوالفقار علی بھٹو دونوں کو اپنے دام ہمرنگ زمیں پھنسا کر کشمیر میں مداخلت کار بھجوانے پر آمادہ کرنے والے بھی قادیانی ہی تھے اور اپنے ''متبنّی کی تعلیمات سے بھی ان کے انحراف کرنے کا سبب یہی تھا کہ وہ سب مرزا غلام احمد کے ایک ''کشف'' کو پورا کرنے کے لئے کشمیر کی گلی سے ہو کر قادیان جانے کی تمنا اپنے دل میں بسائے بیٹھے تھے اور اس جنگ کا ہی یہ ثمر تھا کہ پاکستان اپنی ترقی کی منزل سے 50 برس پیچھے چلا گیا اور آج قادیانی نہ صرف اسرائیل میں اپنا مشن چلا رہے ہیں بلکہ

بھارت میں بھی نئی دہلی کے حکمرانوں سے نت نئی مراعات لے رہے ہیں لیکن افغانستان، کشمیر اور فلسطین تینوں جگہوں پر چلنے والی قومی آزادی کی تحریکوں کے وہ مخالف ہیں اور مسئلہ کشمیر اور فلسطین دونوں کو الجھانے میں انہوں نے جو کردار ادا کیا ہے اس کو نظر انداز کرنا ممکن نہیں۔
میاں افتخار الدین نے اسمبلی کے فلور پر اپنے تاریخی خطاب میں کہا تھا کہ ظفر اللہ خاں نے اپنی بے معنی اور طویل تر تقریروں سے مسئلہ فلسطین کو الجھا کر رکھ دیا اور یہی بات برنگ دگر کرتے ہوئے ذوالفقار علی بھٹو نے کہا کہ ظفر اللہ خاں نے مسئلہ فلسطین کا بیڑا غرق کرنے میں کوئی کمی نہیں کی، اسے کرنا بھی یہی کچھ تھا کیونکہ جو شخص قومی آزادی کی لذت سے ہی آشنا نہیں، وہ آزادی اور جہاد کی قدر و قیمت کیا جانے، اسی پس منظر میں یاد آیا کہ ایک دفعہ انجینئر نگ یونیورسٹی لاہور میں ایک فلسطینی نوجوان سے میری اس موضوع پر بات ہو رہی تھی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم اپنے ملک میں قادیانیوں کو کس نظر سے دیکھتے ہو تو اس لڑکے نے کہا کہ ہم قومی آزادی کے ان دشمنوں کو یہودیوں سے بدتر سمجھتے ہیں کہ وہ کھلے دشمن ہیں اور یہ چھپے منافق، جو مشرق اوسط میں آتے ہی اس لئے ہیں کہ جاسوسی کر کے اپنے آقایان ولی نعمت کا حق نمک ادا کر سکیں اور وہ یہ فریضہ اپنی مذہبی ذمہ داری سمجھ کر ادا کرتے ہیں، اس لئے ان پر اعتبار کرنا ممکن نہیں۔ جنرل ضیاء الحق مرحوم ایک مرتبہ جب امریکہ کے دورے پر گئے تو امریکی حکام سے پاکستان کے ایٹمی پروگرام پر بات چیت کے دوران سی آئی اے کے ذمہ داران نے ان کے سامنے ایسے ایسے انکشافات کئے کہ جنرل مرحوم انگشت بدنداں ہو کر رہ گئے۔ واپس آ کر انہوں نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ سب کچھ ڈاکٹر عبدالسلام کا کیا دھرا تھا جنہوں نے ڈایاگرام تک امریکہ کے حوالے کر دیئے تھے۔ جس پر اسے فوری طور پر چلتا کر دیا گیا تو اس نے اٹلی میں ایک جدید سائنسی ادارہ بنا کر اس میں دھڑا دھڑ قادیانیوں کو بھرتی کر لیا تا کہ وہ داشتہ آید بکار کے طور پر آئندہ کی ضروریات کے کام آئیں۔

سیاسی، سفارتی اور مذہبی محاذ پر قادیانیوں کی یہ قلا بازیاں مسلسل جاری ہیں اور مرزا غلام احمد کی "تدریجی نبوت" سے لے کر اب تک اس کی مثالیں جگہ جگہ بکھری نظر آتی ہیں۔
بہت کم قادیانیوں کو اس بات کا علم ہے کہ مرزا ناصر احمد نے ایک بار ترنگ میں آ کر منڈی بہاءالدین کی قادیانی عبادت گاہ میں یہ دیا کھیان بھی دے دیا تھا کہ آخری زمانے میں جس نے آنا تھا، وہ مرزا غلام احمد کی صورت میں آ چکا ہے اور اب اس کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

اس زمانے میں منڈی بہاء الدین میں مقیم قادیانی مربی مجھ سے خاصی کھلی ڈلی گفتگو کر لیتے تھے۔ کہنے لگے کہ اس موقع پر میرے دل میں فوراً یہ خیال آیا کہ "حضرت صاحب" سے کہوں کہ اگر یہی کچھ کرنا تھا اور نبوت کو "حضرت مسیح موعود" پر ہی ختم کرنا تھا تو پھر "اجرائے نبوت" کا پنگا لینے کی ضرورت تھی نہ خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کی بجائے نبیوں کی مہر کر کے نبوت کی ٹکسال کھولنے کا کوئی فائدہ۔ لیکن میں اپنی گزارہ الاؤنس والی ملازمت کے چلے جانے کے خوف سے دبک کر بیٹھا رہا کہ اس عمر میں کوئی دوسری ملازمت مل سکتی ہے نہ نئے تعلقات ہی بنائے جا سکتے ہیں لیکن یہی بات دوسرے کئی حاضرین کے لئے بھی تعجب کا باعث بنی اور انہوں نے وہاں پر موجود "مورکھ احمدیت" مولوی دوست محمد شاہد کو آڑے ہاتھوں لیا جو اس ناگہانی صورتحال سے بڑی مشکل سے جان چھڑا کر بھاگے۔ اس قسم کے مضحکہ خیز تماشوں سے قادیانی امت کی پوری تاریخ بھری پڑی ہے لیکن اس کے باوجود وہ سوچنے سمجھنے کے لئے تیار نہیں اور نحن علی ملۃ آباء نا کی پرانی روش پر پوری ہٹ دھرمی سے قائم رہ کر اپنے "پیدائشی احمدی" ہونے پر فخر کرتے رہتے ہیں حالانکہ کوئی شخص خواہ پیدائشی طور پر ذہنی توازن سے محروم ہو یا اس کے بعد اس حالت کو جا پہنچے تو یہ دونوں کیفیتیں کسی طرح موجب افتخار نہیں ہو سکتیں۔

ان تاویلات نے قادیانیوں کے ذہنوں کی برین واشنگ کر کے انہیں کس طرح کو توا قردۃ خاسئین کی صف میں لا کھڑا کیا ہے، اس کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معراج جسمانی کو تو خلاف عقل قرار دیتے ہوئے اسے ایک خواب، رویا اور کشف سمجھتے ہیں لیکن مرزا غلام احمد کے سرخی کے چھینٹوں والے "کشف" کو حقیقی خیال کرتے ہیں اور اس اجمال کی مختصر تفصیل یہ ہے کہ مرزا غلام احمد نے خوابیدگی کی حالت میں یہ منظر دیکھا کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور کوئی فائل دستخطوں کے لئے پیش کر رہا ہے، جس پر ذات باری نے اپنے دستخط کرنے کے لئے قلم اٹھا کر اسے سرخ روشنائی سے بھری ہوئی دوات میں ڈبویا تو اس کی نب پر بہت زیادہ مواد لگ گیا جو چھڑکا گیا تو اس کے چھینٹے عالم بیداری میں بھی مرزا غلام احمد کی چادر پر پڑے ہوئے تھے۔ بعد میں یہ چادر اس کے ایک "صحابی" عبداللہ سنوری نے لے لی جو آج بھی قادیانی امت نے سنبھال کر رکھی ہوئی ہے اور کوئی قادیانی یہ سوچنے کی زحمت ہی گوارا نہیں کرتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معراج مبارک اگر بقول ان کے ایک خواب تھا تو خواب پر تو کوئی احمق بھی اعتراض نہیں کر سکتا، زبان و بیان کے

ماہر اکابرین قریش جن میں سے ہر فرد انسان ہونے کے ناتے خواب دیکھتا تھا، وہ اس پر کیسے معترض ہو سکتے تھے؟ اعتراض تو وہ کسی غیر معمولی اور خارق عادت واقعہ پر ہی کر سکتے تھے۔ پیغمبر گردوں رکاب ﷺ کے اس معجزاتی سفر کو قادیانی ماننے کے لئے تیار نہیں مگر مرزا غلام احمد کے سرخی کے چھینٹوں والے خواب کو حقیقت پر محمول کرنے کو وہ نہ صرف ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں بلکہ انہیں اس میں کوئی بات خلاف عقل بھی نظر نہیں آتی۔ مرزا غلام احمد نے اپنی پہلی بیگم حرمت بی بی کی بے حرمتی کرنے کے بعد اسے ایک معلقہ کی طرح چھوڑ دینے کے بعد اپنے ہی خاندان کی ایک رشتہ دار لڑکی محمدی بیگم سے نکاح کے لئے جتنی جدوجہد کی، جس قدر آہیں بھریں، جس قدر پیشگوئیاں کیں اور اس آسمانی نکاح کو زمین پر وقوع پذیر کرنے کے لئے جو کچھ کیا، وہ اس شخص کی اخلاقی حالت، نفسیات اور سماجی شعور پر ایک افسوسناک تبصرہ ہے لیکن ان ساری کوششوں کے باوجود وہ مرزا غلام احمد کے ہاتھ نہ آسکی اور قادیانی امت کے ناظر اصلاح و ارشاد قاضی نذیر آنجہانی کو مجبوراً اس کی یہ تاویل کرنا پڑی کہ یہ حضرت صاحب کی اجتہادی غلطی تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع الی السماء کے بارے میں مرزا غلام احمد وہی عقیدہ رکھتا تھا جو جمہور مسلمانوں کا ہے اور اس کا اظہار اس نے اپنی متعدد کتب میں اتنے زور اور تواتر سے کیا ہے کہ اس کو نظر انداز کرنا ممکن نہیں۔ لیکن پھر جب مرزا غلام احمد کے دل میں خود "منصب نبوت" پر براجمان ہونے کی خواہش انگڑائیاں لینے لگی اور حقیقۃ الوحی میں ایک سو سے زائد دس روپے کی آمد کے بارے میں ہونے والے "الہامات" نے ان کی معاش کو بھی خاصا مضبوط کر دیا تو پھر انہوں نے فوراً اپنا پینترا بدل کر وفات مسیح کا اعلان کرنا شروع کر دیا اور کہا کہ میں کیا کروں خدا کی طرف سے بارش کی طرح نازل ہونے والی وحی نے مجھے اپنے پرانے موقف پر قائم نہیں رہنے دیا اور اب قادیانی اجرائے نبوت سے بھی کہیں زیادہ، وفات مسیح کا راگ الاپ رہے ہیں کہ اگر اصل مسیح یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی امت مسلمہ کے معتقدات میں ایک مرکزی حیثیت کی حامل رہے گی تو پھر مرزا غلام احمد قادیانی کو مثیل مسیح بنانے کے لیے نہ قادیان کا جعلی منارۃ المسیح کام دے گا اور نہ ہی قادیان دمشق بن سکے گا۔ آخر قادیانی کب تک یہ اجتہادی غلطیاں کرتے چلے جائیں گے۔ میں نے تو ان چند سطور میں قادیانی طلسم ہوشربا کی چند جھلکیاں آپ کو دکھائی ہیں۔ تاہم اگر آپ ان بھول بھلیوں کی ذرا تفصیل سے سیر کرنا چاہتے ہیں تو برادر محمد متین خالد کی کتاب "ثبوت حاضر ہیں" کا مطالعہ

کریں اور مرزا غلام احمد کی کتابوں کے متعلقہ حوالہ جات کی عکسی تصاویر کے ساتھ دیکھیں کہ اس "نابغہ روزگار" کو تاریخ اسلام اور حضور کی سوانح سے اتنی "گہری واقفیت" ہے کہ اسے نہ یہ علم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد گرامی اور والدہ ماجدہ کی وفات کب ہوئی اور نہ یہ شناسائی کہ آپ کے کتنے بیٹے تھے۔ مان لیا کہ اس کا حافظہ کسی قدر کمزور تھا لیکن اگر اس نے حضور کے بیٹوں کی تعداد گیارہ تک پہنچا ہی دی تھی تو کسی مرید کو ہی اس کی اصلاح کر دینی چاہئے تھی یا کم از کم اس کی مدد کے لئے مامور فرشتے ٹیچی ٹیچی کو ہی بچ کر کے عین وقت پر پہنچ کر اسے اس سنگین غلطی سے متنبہ کر دینا چاہئے تھا۔ گو جھوٹ کے پاؤں تلاش کرنے کے لئے بہر طور کچھ وقت چاہئے لیکن کوئی عذر لنگ تراشنے کے لئے 105 برس کی مدت کچھ کم نہیں۔ محمد متین خالد نے اپنی تحقیقی کتاب میں اس حوالے سے اتنا کچھ اکٹھا کر دیا ہے کہ میں بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ انہوں نے تن تنہاء وہ کام کر دکھایا ہے جو مالی وسائل پر اجارہ داری رکھنے والے اداروں اور جماعتوں کو کرنا چاہئے تھا لیکن شائد تقدیر کا چلن یہی ہے کہ وہ افراد ہی سے کام لیتی اور پھر جماعتیں اس سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔

شفیق مرزا

لاہور

Email: shafiqmirza@live.com

۞ ۞ ۞

نفیرِ قلم

اس بات میں ذرا سا بھی شک وشبہ نہیں کہ قادیانی مذہب موجودہ دور کے فتنوں کا سرخیل ہے۔ دجل وکذب اور تاویل وحیلہ میں اس کا کوئی ثانی نہیں۔ اگر اس بات میں کوئی ابہام ہو تو آپ قادیانی مذہب کا بالاستیعاب مطالعہ کرلیں۔ آپ خود بخود اس نتیجہ پر پہنچ جائیں گے کہ پورا قادیانی لٹریچر الحاد وضلالت اور فسق واباحت سے بھرا پڑا ہے۔ ایسے شر انگیز، گمراہ کن اور سوقیانہ عقائد ونظریات صرف کسی تخریبی اور عقربی گروہ کے ہی ہو سکتے ہیں۔ قادیانی نبوت کی غرض وغایت اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ مسلمانوں کو ان کے اصل مرکز سے برگشتہ کردیا جائے اور یہی قادیانی مذہب کی ایجاد کا اصل مقصد ہے۔ قادیانی جماعت کا بانی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی بڑے فخریہ انداز سے اپنی ایک کتاب میں لکھتا ہے کہ وہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ انگریز کی غلامی کو موجب رحمت، اس کی اطاعت کو اسلام کا حصہ، اس کی حکومت کو نعمتِ الٰہی، اس کے زمانے کو روحانی برکات کا مجموعہ، اس سے وفاداری کو حرزِ جان، اس سے جنگ کرنے والوں کو بدکار اور حرامی، اس کے سایۂ حکومت کو خدا تعالیٰ کی پناہ اور اس کے وجود کو مکہ اور مدینہ سے افضل قرار دیتا ہے۔

امت مسلمہ کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی ہیں۔ وہ آسمانوں پر زندہ موجود ہیں اور قرب قیامت دوبارہ اس دنیا میں آسمان سے نازل ہوں گے۔ مرزا قادیانی نے کئی دوسرے دعاوی کے ساتھ ساتھ یہ دعویٰ بھی کیا کہ وہ وہی مسیح ہے جس کے دوبارہ دنیا میں آنے کا وعدہ قرآن وحدیث میں کیا گیا ہے۔ پوچھا گیا کہ آپ کیسے وہی مسیح ہیں؟ وہ تو ابن مریم ہیں جنہوں نے آنا ہے اور آپ ابن چراغ بی بی ہیں۔ جواب میں مرزا قادیانی نے کہا کہ وہ فوت ہوگئے ہیں، ان کی جگہ میں آگیا ہوں۔ بس یہی وہ نظریہ ہے جس پر قادیانی معتقدات کی بوسیدہ عمارت کھڑی ہے۔

یوں تو ہر قادیانی اپنی بے مثل خباثت کے لحاظ سے پورے باون گز کا ہوتا ہے لیکن بحث و مباحثہ کے دوران وہ اس سے کہیں زیادہ ثابت ہوتا ہے۔ اس کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ وہ دوسروں سے اپنی گفتگو یا بحث کا آغاز "وفاتِ مسیح علیہ السلام" کے موضوع سے کرے۔ دراصل یہ ایک ایسا ٹیکنیکل موضوع ہے کہ ایک عام اور سادہ خاطر مسلمان قرآن و حدیث سے لاعلمی اور ناقص مطالعہ کی بنا پر اس حوالے سے زیادہ مدلل گفتگو نہیں کر سکتا۔ جبکہ ایک عام قادیانی کی بھی اس خاص موضوع پر بھرپور تیاری ہوتی ہے اور یوں وہ ایک عامی مسلمان پر نفسیاتی فتح بزعم خود حاصل کر لیتا ہے۔ اس کے برعکس کسی بھی قادیانی سے گفتگو، بحث یا مناظرہ کے شروع میں اگر یہ کہہ دیا جائے آج "مرزا قادیانی کی شخصیت و کردار" پر بات ہوگی تو یقین جانیے قادیانی مربیوں کے اوسان خطا اور ہاتھ پاؤں پھول جاتے ہیں بلکہ بعض تو اس قدر طیش میں آ جاتے ہیں کہ گویا گالی سے ان کی تواضع کر دی گئی ہے۔ قادیانی مربی کبھی اس موضوع پر بات کرنے کے لیے رضامند نہیں ہوتے بلکہ صاف انکار کر دیتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ قادیانیوں کو تنہائی میں بیٹھ کر اس اہم نکتہ پر ضرور غور کرنا چاہیے۔ طرفہ لطیفہ ہے کہ آنجہانی مرزا قادیانی دعویٰ تو کرے نبوت و رسالت کا لیکن بحث کی جائے حیات و وفاتِ مسیح علیہ السلام پر۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مسئلہ حیاتِ مسیح سے مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت و رسالت کا کیا تعلق ہے؟

قادیانی جماعت اپنے ماننے والوں کو تاویلات کے گورکھ دھندے، روحانی تعبیرات کے زینۂ پیچاں اور خود ساختہ الہامات، رؤیا و کشوف کے دام میں الجھا کر بھٹکانے کا فریضہ، وظیفہ سمجھ کر ادا کر رہی ہے۔ قادیانی نوجوانوں کی اکثریت اپنے مذہب قادیانیت کو محض وراثت میں وصول کرنے کے سبب اسے سینے سے لگائے ہوئے پھر رہی ہے۔ انہیں سرے سے معلوم ہی نہیں کہ قادیانیت فی الحقیقت ہے کیا؟ نہ انہوں نے کبھی معروضی پیمانوں کو معیار مان کر اپنے آبائی نظریاتی اثاثے کے بودے پن پر غور کیا ہے۔ بقول شخصے: "باپ دادا نے کچے انگور کھائے اور اولاد کے دانت کھٹے کیے۔" میں پورے دعویٰ کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر قادیانی تمام تر تعصبات اور نفرتوں کو بھلا کر انتہائی غیر جانبداری سے مرزا قادیانی کی تمام کتابوں کو نہایت تدبر اور عمیق نظری سے پڑھیں تو ان شاء اللہ! وہ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ وفات مسیح کا مسئلہ محض ایک ڈھونگ ہے جو انگریز کی شہ پر رچایا گیا۔ خود مرزا قادیانی اپنی عمر کے 52 سال

تک اس عقیدے کی تبلیغ واشاعت کرتا رہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں، قرب قیامت دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔ ان کی آمد سے پوری دنیا میں اسلام پھیل جائے گا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے بقول خود مذکورہ عقیدہ قرآن وحدیث سے لیا اور جب وفات مسیح کا شوشہ چھوڑا تو کہا، مجھے خاص الہام ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔

ضرورت اس بات کی تھی کہ سیاسی محاذ پر قادیانیت برٹش گٹھ جوڑ اور وفات مسیح کے قادیانی عقیدہ کو اصل حقائق کی روشنی میں مکمل طور پر آشکار کیا جائے۔ زیر نظر کتاب انہی بنیادی موضوعات پر محیط ہے۔ میں نے اپنے تئیں یہ کتاب نہایت عرق ریزی اور محنت شاقہ سے تیار کی ہے جو ناقابل تردید دلائل و براہین، چشم کشا انکشافات، حیرت انگیز حوالہ جات اور عبرت آموز حقائق کے لحاظ سے اپنی جامعیت ونوعیت کی پہلی کتاب ہے۔ مجھے یہ اعتراف کرنے میں کوئی باک نہیں کہ میں نے اس کتاب کی تیاری کے سلسلہ میں اہل علم حضرات کی تحریروں سے خوب استفادہ کیا ہے۔ اصحاب علم و دانش، بالخصوص علماءِ کرام پر یہ امر مخفی نہیں کہ حیات و وفات مسیح علیہ السلام کے موضوع پر قادیانی تلبیسی سوالات کا مسکت جواب دینا کس قدر مشکل ہے اور یہ ہر کس و ناکس کا کام نہیں۔ میں نے اس دشوار ترین موضوع کو نہایت آسان اور سلیس انداز میں اس طرح پیش کیا ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد ایک عام طالب علم بھی اس موضوع پر کماحقہ معلومات حاصل کر کے قادیانی اعتراضات اور شبہات کا منہ توڑ جواب دے سکے گا۔ (انشاء اللہ)! اہل علم حضرات سے گذارش ہے کہ کتاب کو خوب سے خوب تر بنانے کے لیے اپنی قیمتی آرا ضرور ارسال کریں۔ شکریہ!

خاکپائے مجاہدین ختم نبوت

محمد متین خالد

لاہور

Email: mateenkh@gmail.com

قادیانیت

ثبوت حاضر ہیں!

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم. وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِکُمْ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَلِیًّا وَّکَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیْرًا. لَعْنَتُ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ. اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ.

❁

پھول بغیر کانٹے کے نہیں ہوتا۔ آپ کتنا ہی نیک کام کیوں نہ کریں، نکتہ چین اپنی نیش زنی سے باز نہیں آتے۔ کسی کے عیب تلاش کرنے والے کی مثال اُس مکھی جیسی ہے جو سارا خوبصورت جسم چھوڑ کر صرف زخم پر ہی بیٹھتی ہے۔ چاند کو دیکھ کر کتے بھونکا کرتے ہیں اور بھونک بھونک کر یونہی اپنے آپ کو تھکا دیتے ہیں۔ حسد کا کوئی علاج نہیں۔ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول زریں ہے: حاسد کے لیے یہی سزا کافی ہے کہ جب تم خوش ہوتے ہو تو وہ افسردہ ہو جاتا ہے۔

حاسد حسد کی آگ میں ہر دم جلا کرے
وہ شمع کیا بجھے، جسے روشن خدا کرے

ثبوت حاضر ہیں!

قادیانیت
انگریز کا
خود کاشتہ پودا

اللہ تعالیٰ کی رضا اور دین اسلام کی بقا کے لیے اپنی جسمانی طاقت و توانائی کو راہ خدا میں بے دریغ صرف کرنا شریعت کی اصطلاح میں جہاد کہلاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر لڑائی میں مال و زر کا حصول، قوت و شوکت کی نمود، سامان حرب کی نمائش، شجاعت و مردانگی کا اظہار، سلطنت و حکومت کی توسیع، شہرت و ناموری کا شوق، لشکر کشی کا غلغلہ یا دوسروں کو زیر کرنے کا جنون پیش نظر ہو، تو پھر یہ جہاد نہیں ہوگا بلکہ جنگ ہوگی جو دینی نقطہ نگاہ سے بے مقصد ہے۔ اسلام میں وہ لڑائی معرکہ حق و باطل اور جنگ و قتال، جہاد ہے جو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی خوشنودی کے لیے لڑی جائے۔ مدعا اور مقصد فقط دین اسلام کی سربلندی ہو۔ ایسی لڑائی دنیاوی، نفسانی اور شیطانی خواہشات و اغراض سے یکسر پاک ہو۔ اس راہ میں لڑنے والے کا صرف ایک ہی نصب العین، ایک ہی جذبہ، ایک ہی شوق اور ایک ہی ولولہ ہو کہ اس کا مالک حقیقی اس سے راضی ہو جائے۔ بقول علامہ اقبالؒ

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

ایمان کے بعد اہم ترین فرض، دشمنانِ اسلام کے خلاف جہاد ہے۔ جہاد، بنیادی قانونِ خدوندی، دین اسلام کا اہم ستون اور عبادت ہے۔ عقیدہ جہاد کو اسلام میں بنیادی اہمیت حاصل ہے کیونکہ جہاد کی انفرادیت یہ ہے کہ وہ کفر اور اسلام میں تمیز کرتا ہے۔ جہاد ہی ایسا عمل ہے جو دین کی ترویج و ترقی اور سربلندی کا باعث بنتا ہے۔ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک جہاد تمام عبادتوں سے افضل عبادت ہے۔ قرآن مجید میں کئی مقامات پر جہاد کی یہ عظیم عبادت مسلمانوں پر فرض کی گئی ہے۔

- "(مسلمانو!) تم پر قتال فرض کر دیا گیا ہے۔ وہ تمھیں (طبعاً) ناگوار تو ہوگا، مگر عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بھلی ہو۔ اور عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو

بھلی لگے اور وہ تمہارے لیے مضر ہو۔ اور (ان باتوں کو) اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے۔" (البقرہ: 216)

- "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اللہ کا قرب ڈھونڈو اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا کرو، امید ہے کہ تم کامیاب ہو جاؤ گے۔" (المائدہ: 35)
- "مومن تو وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر (پکا) ایمان لائیں، پھر شک و شبہ نہ کریں اور اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں۔ (اپنے دعویٰ ایمان میں) یہی سچے اور راست گو ہیں۔" (الحجرات: 15)
- "پس جو لوگ آخرت کو خریدنا اور اس کے بدل میں دنیا کی زندگی کو بیچنا چاہتے ہیں، ان کو چاہیے کہ اللہ کی راہ میں جنگ کریں اور جو شخص اللہ کی راہ میں جنگ کرے پھر شہید ہو جائے یا غلبہ پائے، ہم عنقریب اس کو بڑا ثواب دیں گے۔" (النساء: 74)
- "اور ان کافروں سے قتال کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین (اسلام) پورے کا پورا اللہ کے لیے ہو جائے۔" (الانفال: 39)
- "نکلو خواہ ہلکے ہو یا بوجھل اور جہاد کرو اللہ کے راستے میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے، اگر تم جانتے ہو تو یہی تمہارے لیے بہتر ہے۔" (التوبہ: 41)

جہاد کی فرضیت اور اہمیت کے بارے میں حضور نبی الملاحم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی چند احادیث مبارکہ پیش ہیں:

- "جو شخص فقط اس لیے لڑے تا کہ اللہ کے نام کا بول بالا رہے بس وہی جہاد ہے۔" (مسلم)
- "میری امت کا ایک گروہ اللہ کے حکم کے مطابق قتال کرتا رہے گا، یہ لوگ اپنے دشمنوں پر چھائے رہیں گے، جس کسی نے ان کی مخالفت کی۔ وہ انھیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا، یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی اور وہ اسی راہ پر قائم ہوں گے۔" (صحیح مسلم)
- "ایک صحابیؓ نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! سب سے افضل ہجرت کون سی ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین ہجرت جہاد کی ہجرت ہے۔ صحابیؓ نے پوچھا کہ جہاد کیا چیز ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاد یہ ہے کہ تم بوقت مقابلہ کفار سے لڑو اور اس راستے میں نہ خیانت کرو اور نہ بزدلی دکھاؤ۔" (کنز العمال)
- "حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جنت میں سو درجے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اس کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیا ہے۔ دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔(بخاری)
(اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے لیے کتنا بلند مقام مہیا کیا ہے)!

❑ ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں دوست رکھتا ہوں اس بات کو کہ اللہ کی راہ میں شہید کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر شہید کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر شہید کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر شہید کیا جاؤں۔'' (بخاری و مسلم)

❑ ''حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ دین قائم رہے گا۔ اس حالت میں کہ مسلمانوں کی ایک جماعت اس کے لیے جنگ کرتی رہے گی حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔'' (مسلم)

❑ ''حضرت سہیل بن حنیفؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے خلوص دل کے ساتھ شہادت کی درخواست کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے شہید کے مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے خواہ وہ اپنے بستر پر ہی کیوں نہ فوت ہوا ہو۔'' (مسلم)

❑ ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مر جائے اور اس نے کبھی جہاد نہیں کیا اور نہ اس سلسلہ میں کبھی خواہش کا اظہار کیا تو وہ نفاق (منافقت) کے ایک پہلو پر مرتا ہے۔'' (مسلم)

❑ ''حضرت انسؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مشرکوں کے خلاف جہاد کرو۔ اپنے مالوں کے ساتھ، اپنی جانوں کے ساتھ، اپنی زبانوں کے ساتھ۔'' (ابوداؤد، نسائی)

❑ ''حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت کے دروازے تلوار کے سائے کے تلے ہیں۔'' (مسلم)

1857ء کی جنگ آزادی میں انگریزی استعمار اپنے تمام مظالم، جبر و استبداد کے باوجود ہندوستانی مسلمانوں کے جذبہ جہاد کے سامنے سپر انداز ہو گیا تھا۔ انگریزوں کی پریشانی کا اندازہ ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر (W.W.Hunter) کی کتاب ''ہندوستانی مسلمان'' (THE INDIAN MUSALMANS) سے لگایا جا سکتا ہے۔

30 مئی 1871ء کو وائسرائے لارڈ میو نے جو کہ ڈزرائیلی حکومت کا آرٹش سیکرٹری تھا، ایک مقامی سول ملازم ڈبلیو۔ ڈبلیو۔ ہنٹر کو اس سلگتے مسئلہ پر ایک رپورٹ تیار کرنے کو کہا: ''کیا مسلمان برطانوی حکومت کے خلاف بغاوت کے لیے اپنے ایمان کی وجہ سے مجبور ہیں؟'' ہنٹر کو حقیقت حال تک رسائی کے لیے تمام خفیہ سرکاری دستاویزات کی جانچ پڑتال کی اجازت دے دی گئی۔ ہنٹر نے 1871ء میں ''ہندوستانی مسلمان۔ کیا وہ اپنے ایمان کی وجہ سے شعوری طور پر ملکہ کے خلاف بغاوت کے لیے مجبور ہیں؟'' کے عنوان سے اپنی رپورٹ شائع کی۔ اس نے اسلامی تعلیمات خصوصاً جہادی تصور، نزول مسیح و مہدی کے نظریات وغیرہ پر بحث کرنے کے بعد یہ نتیجہ نکالا:

''مسلمانوں کی موجودہ نسل اپنے معتقدات کی رو سے موجودہ صورتحال (جیسی کہ ہے) کو قبول کرنے کی پابند ہے، مگر قانون (قرآن) اور پیغمبروں (کے تصورات) کو دونوں طریقوں سے یعنی وفاداری اور بغاوت کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ہندوستان کے مسلمان ہندوستان میں برطانوی راج کے لیے پہلے بھی خطرہ رہے ہیں اور آج بھی ہیں اور اس دعویٰ کی کوئی پیش گوئی نہیں کر سکتا کہ یہ باغی اڈہ (شمال مغربی سرحد) جس کی پشت پناہی مغربی اطراف کے مسلمانوں کے جتھے کر رہے ہیں، کسی کی رہنمائی میں وہ قوت حاصل کرے گا جو ایشیائی قوموں کو اکٹھا اور قابو کر کے ایک وسیع محاربہ Crescentado کی شکل دے دے۔''

(The Indian Musalmans by W.W.Hunter)

اس کے علاوہ وہ مزید لکھتا ہے:

''ہماری مسلمان رعایا سے کسی بھی پر جوش وفاداری کی توقع رکھنا عبث ہے۔ تمام قرآن مسلمانوں کے بطور فاتح نہ کہ مفتوح کے طور پر تصورات سے لبریز ہے۔ مسلمانان ہند ہندوستان میں برطانوی راج کے لیے ہمیشہ کا خطرہ ہو سکتے ہیں۔''

(The Indian Musalmans by W.W.Hunter)

سابق برطانوی وزیر اعظم ولیم ایورٹ گلیڈ سٹون (William Ewart Gladstone) نے اپنے ہاتھ میں قرآن مجید لہرا کر برطانوی پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا:

''جب تک یہ قرآن مسلمانوں کے ہاتھوں یا ان کے قلوب و اذہان میں موجود

رہے گا، اس کے تصور جہاد کی وجہ سے یورپ، اسلامی مشرق پر اولاً تو اپنا غلبہ و تسلط قائم نہیں کرسکتا اور اگر قائم کر لے تو وہ اسے برقرار رکھنے میں زیادہ دیر تک کامیاب نہیں رہ سکتا۔ حتیٰ کہ خود یورپ کا اپنا وجود بھی اسلام کی جانب سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔"

(اسلام اور مسلمانوں کے خلاف یورپی سازشیں از علامہ جلال العالم)

اس سے پہلے انگلستان گورنمنٹ نے 1869ء کے اوائل میں برٹش پارلیمنٹ کے ممبروں، برطانوی اخبارات کے ایڈیٹروں اور چرچ آف انگلینڈ کے نمائندوں پر مشتمل ایک وفد سرولیم کی زیر قیادت ہندوستان میں بھیجا تا کہ اس بات کا کھوج لگایا جا سکے کہ ہندوستانی مسلمانوں کو کس طرح رام کیا جا سکتا ہے؟ ہندوستانی عوام اور بالخصوص مسلمانوں میں، وفاداری کیونکر پیدا کی جا سکتی ہے؟ برطانوی وفد ایک سال ہندوستان میں رہا اور حالات کا جائزہ لیا۔ اسی سال وائٹ ہال لندن میں اس وفد کا اجلاس ہوا، جس میں ہندوستانی مشنریز کے اہم پادری بھی تھے۔ کمیشن کے سربراہ سرولیم نے بتایا:

- "مذہبی نقطہ نظر سے مسلمان کسی دوسری قوم کی حکومت کے زیر سایہ نہیں رہ سکتے۔ ایسے حالات میں وہ جہاد کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ ان کا یہ جوش کسی وقت بھی انھیں ہمارے خلاف ابھار سکتا ہے۔"

اس وفد نے "The Arrival of British Empire in India" (ہندوستان میں برطانوی سلطنت کی آمد) کے عنوان سے دو رپورٹیں لکھیں، جس میں انھوں نے لکھا: "ہندوستانی مسلمانوں کی اکثریت اپنے روحانی اور مذہبی پیشواؤں کی اندھا دھند پیروکار ہے۔ اگر کوئی ایسا شخص مل جائے جو الہامی سند پیش کرے تو ایسے شخص کو حکومت کی سرپرستی میں پروان چڑھا کر اس سے برطانوی مفادات کے لیے مفید کام لیا جا سکتا ہے۔"

انگلستانی وفد کی رپورٹ ملاحظہ فرمائیں:

REPORT OF MISSIONARY FATHERS

"Majority of the population of the country blindly follow their "Peers" their spiritual leaders. If at this stage, we succeed in finding out some who

would be ready to declare himself a Zilli Nabi (apostolic prophet) then the large number of people shall rally round him. But for this purpose, it is very difficult to persuade some one from the Muslim masses. If this problem is solved, the prophethood of such a person can flourish under the patronage of the Government. We have already overpowered the native governments mainly pursuing a policy of seeking help from the traitors. That was a different stage, for at that time, the traitors were from the military point of view. But now when we have sway over every nook of the country and there is peace and order every where we ought to undertake measures which might create internal unrest among the country."

(Extract from the Printed Report. India Office Library. London)

ترجمہ: ''ہندوستانی مسلمانوں کی اکثریت اپنے پیروں اور روحانی رہنماؤں کی اندھی تقلید کرتی ہے۔ اگر اس وقت ہمیں کوئی ایسا شخص مل جائے، جوظلی نبوت (حواری نبی) کا اعلان کر کے، اپنے گرد پیروکاروں کو اکٹھا کرے لیکن اس مقصد کے لیے اس کو عوام کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑے گا، اس شخص کی نبوت کو حکومت کی سرپرستی میں پروان چڑھا کر برطانوی حکومت کے لیے مفید کام لیا جا سکتا ہے۔ ہم نے مقامی حکومتوں کو پہلے ہی ایسی ہدایات دی ہوئی ہیں کہ غداروں سے معاونت حاصل کی جائے، اس وقت مسلح غداری ہوئی تھی اور صورت حال اور تھی، لیکن اب ہم نے ہندوستان کے طول و عرض میں ایسے انتظامات کر لیے ہیں، ملک میں ہر طرف امن و امان ہے۔ ملک کی اندرونی بدامنی سے نمٹنے کے لیے ایسے اقدامات کیے جا چکے ہیں جو ملک میں اندرونی بدامنی پیدا کریں گے۔''

(مطبوعہ رپورٹ سے ایک اقتباس: انڈیا آفس لائبریری، لندن)

رپورٹ کو مدنظر رکھ کر تاج برطانیہ کے حکم پر ایسے موزوں اور باعتبار شخص کی تلاش شروع ہوئی، جو برطانوی حکومت کے استحکام اور عملداری کے تحفظات میں الہامات کا ڈھونگ

رچا سکے، جس کے نزدیک تاج برطانیہ کے مراسلات، وحی کا درجہ رکھتے ہوں، جو ملکہ معظمہ کے لیے رطب اللسان ہو، برطانوی حکومت کی قصیدہ گوئی اور مدح سرائی جس کی نبوت کا دیباچہ ہو۔ برطانوی شہ دماغوں نے ہندوستان میں ایسے شخص کے انتخاب کے لیے ہدایات جاری کیں۔ پنجاب کے گورنر نے اس کام کی ڈیوٹی ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے ذمہ لگائی۔ چنانچہ "برطانوی معیار" کے مطابق نبی کی تلاش کا کام شروع ہوا۔ آخرکار قرعہ فال قادیان ضلع گورداسپور کے رہائشی مرزا غلام احمد قادیانی کے نام نکلا۔

❑ "برطانوی ہند کی سنٹرل انٹیلی جنس کی روایت کے مطابق ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ نے چار اشخاص کو انٹرویو کے لیے طلب کیا۔ ان میں سے مرزا غلام احمد قادیانی نبوت کے لیے نامزد کیے گئے۔" (تحریک ختم نبوت از آغا شورش کاشمیریؒ)

مرزا قادیانی، منشی سے نبوت تک کیسے پہنچا؟ اس مختصر مگر دلچسپ کہانی کو جناب ابومدثرہ اپنے الفاظ میں یوں لکھتے ہیں:

"مرزا غلام احمد کی ابتدائی زندگی کے حالات کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے معمولی سی دینی تعلیم حاصل کی۔ آپ کے والد نے سکھوں کے عہد میں چھن جانے والی جاگیروں کی بازیابی کے لیے مقدمات قائم کر رکھے تھے اور انگریز کے تعاون سے ان پر دوبارہ قابض ہونے کی فکر میں 1864ء میں آپ نے انگریز سے مل ملا کر آپ کو سیالکوٹ کی کچہری میں اہلمد (منشی) کی ملازمت دلوا دی۔ اس دوران آپ نے یورپی مشنریوں اور بعض انگریز افسران سے تعلقات پیدا کیے اور مذہبی مباحث کی آڑ میں باہمی میل جول کو بڑھایا۔

1868ء کے لگ بھگ سیالکوٹ میں ایک عرب محمد صالح وارد ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کے پاس حرمین شریفین کے بعض مفتیان کرام کا ایک فتویٰ تھا، جس میں ہندوستان کو دارالحرب ثابت کیا گیا تھا۔ انگریز کے مخبروں نے آپ کو اعتماد میں لے کر گرفتار کرا دیا۔ آپ پر دو الزامات عائد کیے گئے۔ ایک امیگریشن ایکٹ کی خلاف ورزی اور دوسرے برطانوی حکومت کے خلاف جاسوسی کرنا تھا۔ سیالکوٹ کچہری کے یہودی ڈپٹی کمشنر پارکنسن (Parkinson) نے تفتیش کا آغاز کیا۔ وہ ان تمام لوگوں کو گرفتار کرنا چاہتا تھا، جن سے نووارد عرب کا رابطہ تھا۔ دوران تفتیش ایک ایسے آدمی کی ضرورت پڑی، جو عربی کے مترجم کے طور پر کام کر سکے۔ (مجدد اعظم صفحہ 42 از ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری قادیانی) یہ خدمت مرزا غلام احمد قادیانی نے

ادا کی اور عرب دشمن اور برطانیہ نوازی کی وہ مثال پیش کی کہ پارکنسن آپ کا گرویدہ ہو گیا۔

ایک اور واقعہ جسے مرزا قادیانی کی زندگی میں سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے، وہ پادری بٹلر ایم۔اے کی لندن واپسی ہے۔ یہ پادری برطانوی انٹیلی جنس کا ایک اہم رکن تھا اور مبلغ کے روپ میں کام کر رہا تھا۔ مرزا صاحب نے مذہبی بحث کی آڑ میں ان سے طویل ملاقاتیں کیں اور برطانوی راج کے قیام کے لیے اپنی ہر قسم کی خدمات پیش کیں۔ 1868ء میں بٹلر ولایت جانے سے پہلے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ خفیہ بات چیت ہوئی اور معاملات کو حتمی صورت دی گئی۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے صاحبزادے مرزا محمود اپنی تصنیف ''سیرت مسیح موعود'' میں لکھتے ہیں:

❑ ''ریورنڈ بٹلر ایم۔اے، جو سیالکوٹ مشن میں کام کرتے تھے اور جن سے حضرت مرزا صاحب کے بہت سے مباحثات ہوتے رہتے تھے، جب ولایت واپس جانے لگے تو خود کچہری میں آپ کے پاس ملنے کے لیے چلے آئے اور جب ڈپٹی کمشنر صاحب نے پوچھا، کس طرح تشریف لائے تو ریورنڈ مذکور نے کہا، صرف مرزا صاحب کی ملاقات کے لیے! اور جہاں آپ بیٹھے تھے، وہیں سیدھے چلے گئے اور کچھ دیر بیٹھ کر واپس چلے گئے۔''

(سیرت مسیح موعود از مرزا بشیر الدین محمود صفحہ 12)

ایک خطبے میں مرزا محمود نے اس واقعہ کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

❑ ''اس وقت پادریوں کا بہت رعب تھا لیکن جب سیالکوٹ کا انچارج مشنری ولایت جانے لگا تو حضرت صاحب کو ملنے کے لیے خود کچہری آیا۔ ڈپٹی کمشنر اسے دیکھ کر اس کے استقبال کے لیے آیا اور دریافت کیا کہ آپ کس طرح تشریف لائے۔ کوئی کام ہو تو ارشاد فرمائیں مگر اس نے کہا، میں صرف آپ کے اس منشی سے ملنے آیا ہوں۔ یہ ثبوت ہے اس امر کا کہ آپ کے مخالف بھی تسلیم کرتے تھے کہ یہ ایک ایسا جوہر ہے جو قابل قدر ہے۔''

(روزنامہ ''الفضل'' قادیان، 24 اپریل 1934ء)

اسی سال 1868ء میں مرزا قادیانی بغیر کسی معقول ظاہری وجہ کے اہلمد کی نوکری سے استعفیٰ دے کر قادیان چلا گیا اور تصنیف و تالیف کے کام میں لگ گیا۔''

(قادیان سے اسرائیل تک از ابو مدثرہ)

عالمی تحریک صیہونیت، برطانوی سیاست میں یہودیوں کا دخل، خصوصاً ان کا

وزرائے اعظم کے عہدے تک پہنچنا، اسلامیان عالم کی سیاسی و معاشی زبوں حالی، ہندوستانی مسلمانوں کی حصول آزادی کے لیے جدوجہد اور انگریز کے سیاسی اور مذہبی تخریب کاری کے لیے خطرناک عزائم، جو علی الترتیب ہنٹر رپورٹ اور مشنری فادرز رپورٹ سے عیاں ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ایک غدار خاندان کے فرد مرزا غلام احمد قادیانی کا یہودی افسروں اور جاسوس مشنری اداروں کے سربراہوں سے روابط اور ان کا پارکنسن کی شہ اور بٹلر کی اشیر باد پر نوکری چھوڑ کر نام نہاد اصلاحی تحریک کا آغاز کرنا...... یہ سب واقعات اس عظیم سیاسی سازش کی طرف اشارہ کرتے ہیں، جو مذہبی روپ دھار کر "احمدیت" کی صورت میں منظر عام پر آئی۔

قادیانیت ایک ایسی جارحیت پسند سیاسی تحریک ہے جس نے اپنے مخصوص سیاسی عزائم پر مذہبیت کا پردہ ڈال رکھا ہے۔ اسلام اور پاکستان کے خلاف جتنی تحریکیں کام کر رہی ہیں، ان میں قادیانی تحریک سب سے زیادہ منظم اور فعال ہے۔ مجددیت، محدثیت، ظلی، بروزی، تشریعی اور غیر تشریعی نبوت، وفات مسیح، الہامات، پیش گوئیاں وغیرہ پر مشتمل ایک پر پیچ اور پراسرار نظام کی آڑ میں اس تحریک کا خدوخال نمایاں نہیں ہوتا۔ اس تحریک کے مذہبی بہروپ کے پس پردہ دراصل وہی روح کام کر رہی ہے جو بالعموم زیر زمین کام کرنے والی خطرناک تحریکوں میں ہوتی ہے۔

بقول آغا شورش کاشمیری "قادیانی" مذہب کی پناہ لیتے لیکن سیاست کا ناٹک کھیلتے ہیں۔ جب کوئی ان کے سیاسی عزائم کا محاسبہ کرتا ہے تو وہ مذہب کے حصار میں بیٹھ کر "ہم اقلیت ہیں" کا ناد بجا دیتے اور عالمی ضمیر کو معاونت کے لیے پکارتے ہیں جس سے حقائق ناآشنا دنیا سمجھتی ہے کہ پاکستان کے "جنونی مسلمان" گویا اپنی ایک چھوٹی سی اقلیت کو کچل دینا چاہتے ہیں۔ مرزائی امت کے شاطرین حد درجہ عیار ہیں، کوئی شخص اس پر غور نہیں کرتا کہ جب قادیانی ایک مذہبی اُمت بن کر اپنے سیاسی اقتدار کے لیے سعی و سازش کرتے ہیں تو وہ انہی بنیادوں پر اُس امت کے افراد کو اپنے محاسبہ کا حق کیوں نہیں دیتے جس امت میں نقب لگا کر انہوں نے اپنی جماعت بنائی ہے؟ عجیب بات ہے کہ قادیانی امت کا مذہبی محاسبہ کیا جائے تو وہ سیاسی پناہ تلاش کرتے ہیں، سیاسی محاسبہ کریں تو وہ مذہبی اقلیت ہونے کا تحفظ چاہتے ہیں۔ مسلمانوں کے ساتھ یہ مذاق ناروا ہے کہ ایک ایسی جماعت جو اس کے وجود کو قطع کر کے تیار ہوئی ہے، وہ اصل وجود کو اپنے اعضاء و جوارح کی حفاظت کا حق دینا نہیں چاہتی اور جو عارضہ

ان کو قادیانی سرطان کی شکل میں مار دینا چاہتا ہے، اس کے علاج سے روکتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں سے اپنے الگ ہونے کا اعلان سب سے پہلے خود قادیانیوں نے کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ ماننے والے کافر قرار دیئے گئے۔ اُن کے بچوں، عورتوں، معصوموں اور بوڑھوں کا جنازہ پڑھنے سے روک دیا گیا۔ انہیں زانیہ عورتوں کی اولاد، کتیوں کے بچے اور ولد الزنا تک کہا گیا۔ مسلمانوں نے تو اس سے بہت دیر بعد محاسبہ شروع کیا اور انہیں اپنے سے خارج قرار دیا...... جب مرزائی خود مسلمانوں سے الگ اُمت کہلاتے ہیں تو پھر انہیں مسلمانوں میں شامل رہنے پر اس وقت اصرار کیوں ہوتا ہے جب مسلمان ان کے الگ کر دینے کا مطالبہ کرتے اور انہیں اقلیت قرار دیتے ہیں؟ آخر کیا وجہ ہے کہ قادیانی مذہبی اور معاشرتی طور پر عقیدۃً مسلمانوں سے الگ رہتے لیکن سیاسۃً ان کا پنڈ نہیں چھوڑتے۔ اس کی واحد وجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ اس طرح وہ مسلمانوں کے حقوق و مناصب پر ہاتھ صاف کرتے اور ان کی ریاست پر حکمران ہونا چاہتے ہیں یا پھر انہیں مٹا کر اپنا سیاسی نقشہ مرتب کرنے کی جدوجہد میں ہیں۔

ایک خطرناک صورتِ حال جو ہمارے ہاں پیدا ہو چکی ہے، یہ ہے کہ ہمارے مغرب زدہ طبقے نے جس کے متعلق علامہ اقبالؒ نے سید سلیمان ندوی کو لکھا تھا کہ میں ڈکٹیٹر بن جاؤں تو سب سے پہلے اس طبقہ کو ہلاک کر دوں۔ ابھی تک نہ قادیانی مذہب کو سمجھنے کی ضرورت محسوس کی ہے کہ وہ خود مذہب سے بیگانہ ہو رہا ہے اور نہ وہ قادیانی اُمت کے سیاسی عزائم کی مضرتوں سے آگاہ ہے۔ وہ یہی سمجھتا ہے کہ ایک چھوٹی سی اقلیت کو مسلمانوں کے کٹ ملا تنگ کر رہے ہیں۔ وہ ان کی چگی داڑھی دیکھ کر اور ان کے تبلیغی اداروں کی روداد سن کر انہیں مسلمان سمجھتا ہے، کیونکہ اُس کے اپنے ظاہری و باطنی وجود سے اسلام خارج ہو چکا ہے۔

ان لوگوں سے بجا طور پر سوال کیا جا سکتا ہے کہ مسلمان ایک وحدت کا نام ہیں اور یہ وحدت ختم نبوت کے تصور سے اُستوار ہوئی ہے۔ اگر کوئی اس وحدت کو توڑتا ہے اور ختم نبوت کی مرکزیت کو ظلی و بروزی کی آڑ میں اپنی طرف منتقل کرنا چاہتا ہے تو کیا اُس کا وجود خطرناک نہیں، باغی کون ہے؟ وہ یا محاسب؟ کیا اپنی قومی سرحدوں کی حفاظت کرنا جرم ہے یا مذہبی جارحیت؟ بعض لوگ رواداری کا سبق دیتے ہیں، لیکن وہ رواداری کے معنی نہیں جانتے۔ اگر رواداری کے معنی غیرت، حمیت، عقیدے، مسلک اور اپنے شخصی یا اجتماعی وجود سے دستبردار

ہو جانے کے ہیں تو یہ معانی کہاں ہیں اور کس تحریک، داعی، پیغمبر اور نظام نے بتلائے ہیں۔
قادیانیوں کے باب میں مسلمانوں کا معاملہ ذاتی نہیں، اجتماعی ہے اور اس کے عناصر اربعہ میں
غیرت وحمیت، عقیدہ و مسلک شامل ہیں۔"

جھوٹا مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی برٹش حکومت کا خود کاشتہ پودا تھا۔ انگریز نے
اپنے نظریہ ضرورت کے تحت قادیانی تحریک کو پروان چڑھایا۔ جناب مرتضٰی احمد میکش رقمطراز ہیں:

"قادیانیت، برطانیہ کی استعماری سیاست کا ایک خود کاشتہ پودا ہے یعنی ایک ایسی
سیاسی تحریک ہے جو انگریزوں کے مقبوضہ ہندوستان میں ایک ایسی مذہبی جماعت پیدا کرنے
کے لیے شروع کی گئی جو سرکار برطانیہ کی وفاداری کو اپنا جزو ایمان سمجھے، غیر اسلامی حکومت یا
غیر مسلم حکمرانوں کے استیلا کو جائز قرار دے اور ایک ایسے ملک کو شرعی اصطلاح میں دارالحرب
سمجھنے سے عقیدہ کا ابطال کرے جس پر کوئی غیر مسلم قوم اپنی طاقت وقوت کے بل پر قابض ہو
گئی ہو۔ انگریز حکمرانوں کی قہاریت اور جباریت کو مسلمان از روئے عقیدہ دینی، اپنے حق
میں اللہ کا بھیجا ہوا عذاب سمجھتے تھے اور ان کی رضا کارانہ اطاعت کو گناہ متصور کرتے تھے۔
انگریز حکمران، مسلمانوں کے اس جذبے اور عقیدے سے پوری طرح آگاہ تھے۔ لہٰذا انھوں
نے اس سرزمین میں ایک ایسا "پیغمبر" کھڑا کر دیا جو انگریزوں کو اولی الامر منکم کے تحت
میں لا کر ان کی اطاعت کو مذہبا فرض قرار دینے لگا اور ان کے پاس ہندوستان کو دارالحرب
سمجھنے والے مسلمانوں کی مخبری کرنے لگا۔ جس طرح باغبان اپنے خود کاشتہ پودے کی
حفاظت و آبیاری میں بڑے اہتمام سے کام لیتا ہے، اسی طرح سرکار انگریزی نے مرزائیت کو
فروغ دینے کے لیے مرزائی جماعت کی پرورش کرنا اپنی سیاسی مصلحتوں کے لیے ضروری سمجھا
اور اس فرقہ کے پیروؤں سے مخبری، جاسوسی اور حکومت کے ساتھ جذبہ وفاداری کی نشرو
اشاعت کا کام لیتی رہی۔" (پاکستان میں مرزائیت از مرتضٰی خاں میکش)

مرزا قادیانی کا انگریزوں کا ٹاؤٹ ہونا اور جہاد کی مخالفت کرنا ایک ناقابل تردید
حقیقت ہے۔ قادیانی مذہب میں انگریزوں کی اطاعت جزو ایمان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس
فتنہ کی پرورش اور حفاظت، انگریز نے خود کی اور انہیں ہر طرح کی مراعات سے نوازا اور
انہیں مسلمانوں کے غیظ و غضب سے بچایا۔ آج بھی اس مذہب کے ماننے والوں کی ہمدردیاں
یہود و نصارٰی کے ساتھ ہیں اور ان کی ہمدردیاں قادیانیوں کے ساتھ ہیں۔ دونوں کا مقصد

اسلامی تعلیم اور یک جہتی کو تار تار کرنا ہے۔ یہود و نصاریٰ اور قادیانیوں کا باہمی گٹھ جوڑ "الکفر ملة واحدہ" کی بہترین مثال ہے۔

اسلامی عقائد میں یہ عقیدہ تواتر کے ساتھ منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ قرآن و حدیث میں ان کی کئی ایک نشانیاں بیان ہوئی ہیں۔ ان نشانیوں میں ایک نشانی یہ بھی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد پر دین اسلام پوری دنیا میں پھیل جائے گا۔ کوئی شخص کافر نہ رہے گا اور جہاد ختم ہو جائے گا۔

حضور نبی کریم ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے:

❑ حدثنا اسحق قال اخبرنا یعقوب بن ابراهیم قال حدثنا ابی صالح عن ابی شهاب ان سعید بن المسیب سمع ابوهریره رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی نفسی بیده لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلا فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الحرب ویفیض المال حتی لا یقبله احد حتی تکون السجدة الواحدة خیر من الدنیا وما فیها. ثم یقول ابی هریرة رضی الله عنه فاقروا ان شئتم و ان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته. (بخاری و مسلم)

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یقیناً ابن مریم تمہارے درمیان حاکم عادل ہو کر اتریں گے، پس صلیب توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، اور جنگ ختم کر دیں گے، مال کی اس قدر کثرت ہو جائے گی کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا۔ یہاں تک کہ دنیا اور دنیا بھر کے سب مال و متاع سے ایک سجدہ (قدر و قیمت کے لحاظ سے) اچھا معلوم ہو گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اگر تم نزول عیسیٰ علیہ السلام کی دلیل اس ارشاد نبوی کے ساتھ قرآن سے چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو: "ان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته" کیونکہ اس میں صاف طور پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جتنے اہل کتاب ہیں، وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان پر ایمان لے آئیں گے۔

اس حدیث کا سہارا لیتے ہوئے آنجہانی مرزا قادیانی نے انگریز کی شہ پر اپنے عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا اور کہا کہ میرے آنے سے جہاد کی فرضیت ختم ہو گئی ہے۔ حالانکہ حدیث مبارکہ میں ابن مریم (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے آنے کا ذکر ہے جبکہ مرزا قادیانی ابن

چراغ بی بی ہے۔ ابن مریم سے چراغ بی بی مراد لینا قادیانی تاویلات کی ادنیٰ مثال ہے۔

مرزا قادیانی نے کہا:

❑ ''میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیشگوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔''

(تحفہ گولڑویہ (ضمیمہ) صفحہ 118 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 295 از مرزا قادیانی)

❑ ''میں بھی خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نبیوں نے وعدہ دیا ہے اور میری نسبت اور میرے زمانہ کی نسبت توریت اور انجیل اور قرآن شریف میں خبر موجود ہے۔''

(دافع البلاء صفحہ 22 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 238 از مرزا قادیانی)

❑ ''مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افترا کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 526 طبع جدید از مرزا قادیانی)

❑ ''اب سے زمینی جہاد بند ہوگیا ہے اور لڑائیوں کا خاتمہ ہوگیا جیسا کہ حدیثوں میں پہلے لکھا گیا تھا کہ جب مسیح آئے گا تو دین کے لیے لڑنا حرام کیا جائے گا۔ سو آج سے دین کے لیے لڑنا حرام کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو دین کے لیے تلوار اُٹھاتا ہے اور غازی نام رکھ کر کافروں کو قتل کرتا ہے، وہ خدا اور اس کے رسُول کا، نافرمان ہے۔ صحیح بخاری کو کھولو اور اس حدیث کو پڑھو کہ جو مسیح موعود کے حق میں ہے یعنی یضع الحروب جس کے یہ معنے ہیں کہ جب مسیح آئے گا تو جہادی لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ سو مسیح آ چکا اور یہی ہے جو تم سے بول رہا ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 408 طبع جدید از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی اور اس کے جانشینوں کی مستند تحریروں سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ انہیں امت مسلمہ کے ماضی سے کوئی عقیدت ہے نہ اس کے حال سے کوئی دلچسپی۔ مستقبل کی تو بات ہی نہ کیجیے۔ ہماری اور ان کی امنگوں میں کوئی یکسانیت ہے نہ یکجہتی۔ ملت اسلامیہ کے دشمنوں کو وہ اپنا مربی اور سرپرست سمجھتے رہے۔ جس انگریز نے برصغیر میں اسلامی اقتدار کا چراغ گل کیا، ہماری تہذیبی قدروں کو روندا' لاکھوں بے گناہ مسلمانوں اور علمائے کرام کو قتل کیا' کیا کسی مسلمان کے دل میں ان دشمنان اسلام کے لیے خیر سگالی کے

جذبات پائے جا سکتے ہیں؟ لیکن افسوس ہے کہ مرزا قادیانی ان کے تملق، مدح سرائی، دعائیں، خیر سگالی کے جذبات اور ان کے پنجہ استبداد کو مضبوط کرنے کے لیے مسلسل تقریری اور تحریری کاوشیں کرتا رہا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

- یایها الذین امنوا لا تتخذوا الیهود والنصاری اولیاء بعضهم اولیاء بعض ط ومن یتولهم منکم فانه منهم ط ان اللّٰه لا یهدی القوم الظلمین o (المائدہ: 51)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ تم میں سے جو شخص انہیں اپنا دوست بنائے گا تو وہ انہی میں سے ہوگا۔ بے شک اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

اس قرآنی تعلیم کے برعکس یہود و نصاریٰ سے دوستی، ان کی پرجوش حمایت اور جہاد کی ممانعت کے سلسلہ میں مرزا قادیانی کی بے شمار تحریروں میں سے صرف چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں اور غور کریں کہ وہ اسلام دشمنی میں کس طرح اپنے جذبات اور خدمات کے لیے ان کی ایک نگاہ التفات کے لیے بے تاب تھا۔

؎ حرم والوں سے کیا نسبت بھلا اس قادیانی کو
وہاں قرآن اترا ہے، یہاں انگریز اترے ہیں

مرزا قادیانی کا قلم...... حضرت علیؑ کی تلوار؟

(1) ''اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سُلطان القلم اور میرے قلم کو ذوالفقار علی فرمایا۔ اس میں یہی سر ہے کہ زمانہ جنگ و جدل کا نہیں ہے، بلکہ قلم کا زمانہ ہے۔''
(ملفوظات احمد جلد اول، صفحہ 151، طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 676 پر)

ہمارے قلم رسول اللہ ﷺ کی تلواروں کے برابر ہیں

(2) ''اس وقت ہمارے قلم رسول اللہ ﷺ کی تلواروں کے برابر ہیں۔''
(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 114 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 677 پر)

ے . بنایا ایک ہی ابلیس آگ سے تو نے
بنائے آگ سے اس نے دو صد ہزار ابلیس

خاندانی خدمات

(3) ''میں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے۔ میرا والد میرزا غلام مرتضٰی گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا، جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن صاحب کی تاریخ رئیسانِ پنجاب میں ہے، اور 1857ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی۔ یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دیئے تھے۔ ان خدمات کی وجہ سے جو چٹھیات خوشنودی حکام ان کو ملی تھیں، مجھے افسوس ہے کہ بہت سی ان میں سے گم ہوگئیں مگر تین چٹھیات جومدت سے چھپ چکی ہیں، ان کی نقلیں حاشیہ میں درج کی گئی ہیں۔ پھر میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی میرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا۔ اور جب تموں کے گزر پر مفسدوں کا سرکار انگریزی کی فوج سے مقابلہ ہوا تو سرکار انگریزی کی طرف سے لڑائی میں شریک تھا۔''

(کتاب البریہ صفحہ 3 تا 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 4 تا 6 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 678 تا 680 پر)

قدیم خیر خواہ خاندان

(4) ''ہماری یہ محسن گورنمنٹ ہر ایک طبقہ اور درجہ کے انسانوں بلکہ غریب سے غریب اور عاجز سے عاجز خدا کے بندوں کی ہمدردی کر رہی ہے۔ یہاں تک کہ اس ملک کے پرندوں اور چرندوں اور بے زبان مویشیوں کے بچاؤ کے لیے بھی اس کے عدل گستر قوانین موجود ہیں۔ اور ہر ایک قوم اور فرقہ کو مساوی آنکھ سے دیکھ کر ان کی حق رسی میں مشغول ہے تو اس انصاف اور داد گستری اور عدل پسندی کی خصلت پر نظر کر کے یہ عاجز بھی اپنی ایک تکلیف کے رفع کے لیے حضور گورنمنٹ عالیہ میں یہ عاجزانہ عریضہ پیش کرتا ہے اور پہلے اس

سے کہ اصل مقصود کو ظاہر کیا جائے، اس محسن اور قدر شناس گورنمنٹ کی خدمت میں اس قدر بیان کرنا بے محل نہ ہوگا کہ یہ عاجز گورنمنٹ کے اس قدیم خیر خواہ خاندان میں سے ہے جس کی خیر خواہی کا گورنمنٹ کے عالی مرتبہ حکام نے اعتراف کیا ہے اور اپنی چٹھیوں سے گواہی دی ہے کہ وہ خاندان ابتدائی انگریزی عملداری سے آج تک خیر خواہی گورنمنٹ عالیہ میں برابر سرگرم رہا ہے۔ میرے والد مرحوم میرزا غلام مرتضیٰ اس محسن گورنمنٹ کے ایسے مشہور خیر خواہ اور دلی جاں نثار تھے کہ وہ تمام حکام جو اُن کے وقت میں اس ضلع میں آئے، سب کے سب اس بات کے گواہ ہیں کہ انہوں نے میرے والد موصوف کو ضرورت کے وقتوں میں گورنمنٹ کی خدمت کرنے میں کیسا پایا۔ اور اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ انہوں نے 1857ء کے مفسدہ کے وقت اپنی تھوڑی حیثیت کے ساتھ پچاس گھوڑے معہ پچاس نوجوانوں کے اس محسن گورنمنٹ کی امداد کے لیے دیئے اور ہر وقت امداد اور خدمت کے لیے کمر بستہ رہے یہاں تک کہ اس دنیا سے گذر گئے۔ والد مرحوم گورنمنٹ عالیہ کی نظر میں ایک معزز اور ہر دلعزیز رئیس تھے جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی۔"

(تریاق القلوب صفحہ 359 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 488,487 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 682,681 پر)

مرزا غلام احمد قادیانی ہر لحاظ سے انگریز حکومت کی خدمت اور برطانوی مفادات کے تحفظ کے لیے موزوں اور قابل اعتماد شخص تھا کیونکہ اس کا خاندان شروع ہی سے برطانوی سامراج کی خدمت اور کاسہ لیسی میں مشہور تھا۔ مرزا قادیانی کے والد مرزا غلام مرتضیٰ نے 1857ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کے خلاف 50 گھوڑے مع سواروں کے انگریزوں کی مدد کے لیے دیے تھے، جبکہ مرزا قادیانی کا بھائی مرزا غلام قادر معروف سفاک اور ظالم جنرل نکلسن کی فوج میں شامل رہا تھا اور اس نے مسلمانوں کے خون میں ہاتھ رنگے تھے۔ انگریزوں کی وفاداری اور تابع فرمانی میں مرزا قادیانی اعتراف کرتا ہے:

والد کی خدمات

(5) "میرا باپ مرزا غلام مرتضیٰ اس نواح میں ایک نیک نام رئیس تھا اور گورنمنٹ کے

اعلیٰ افسروں نے پرزور تحریروں کے ساتھ لکھا کہ وہ اس گورنمنٹ کا سچا مخلص اور وفادار ہے۔
اور میرے والد صاحب کو دربارِ گورنری میں کرسی ملتی تھی اور ہمیشہ اعلیٰ حکام عزت کی نگاہ سے ان کو دیکھتے تھے اور اخلاقِ کریمانہ کی وجہ سے حکامِ ضلع اور قسمت کبھی کبھی ان کے مکان پر ملاقات کے لیے بھی آتے تھے کیونکہ انگریزی افسروں کی نظر میں وہ ایک وفادار رئیس تھے۔
اور میں یقین رکھتا ہوں کہ گورنمنٹ ان کی اس خدمت کو کبھی نہیں بھولے گی کہ انہوں نے 1857ء کے ایک نازک وقت میں اپنی حیثیت سے بڑھ کر پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر اور پچاس سوار اپنے عزیزوں اور دوستوں میں سے مہیا کر کے گورنمنٹ کی امداد کے لیے دیئے تھے۔ چنانچہ ان سواروں میں سے کئی عزیزوں نے ہندوستان میں مردانہ دار لڑائی مفسدوں سے کر کے اپنی جانیں دیں۔ اور میرا بھائی مرزا غلام قادر مرحوم تموں کے پتن کی لڑائی میں شریک تھا اور بڑی جاں فشانی سے مدد دی۔ غرض اسی طرح میرے ان بزرگوں نے اپنے خون سے، اپنے مال سے، اپنی جان، اپنی متواتر خدمتوں سے، اپنی وفاداری کو گورنمنٹ کی نظر میں ثابت کیا۔ سو انہیں خدمات کی وجہ سے میں یقین رکھتا ہوں کہ گورنمنٹ عالیہ ہمارے خاندان کو معمولی رعایا میں سے نہیں سمجھے گی اور اس کے اس حق کو کبھی ضائع نہیں کرے گی جو بڑے فتنے کے وقت میں ثابت ہو چکا ہے۔"

(کشف الغطاء صفحہ 4، مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 180 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 683 پر)

میرا باپ، بھائی اور میں

6) "اور میرا باپ اسی طرح خدمات میں مشغول رہا، یہاں تک کہ پیرانہ سالی تک پہنچ گیا اور سفر آخرت کا وقت آ گیا اور اگر ہم اس کی تمام خدمات لکھنا چاہیں تو اس جگہ سما نہ سکیں اور ہم لکھنے سے عاجز رہ جائیں۔ پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ میرا باپ سرکار انگریزی کے مراحم کا ہمیشہ امیدوار رہا اور عندالضرورت خدمتیں بجالاتا رہا، یہاں تک کہ سرکار انگریزی نے اپنی خوشنودی کی چٹھیات سے اس کو معزز کیا اور ہر ایک وقت اپنے عطاؤں کے ساتھ اس کو خاص فرمایا اور اس کی غمخواری فرمائی اور اس کی رعایت رکھی اور اس کو اپنے خیر خواہوں اور مخلصوں

میں سے سمجھا۔ پھر جب میرا باپ وفات پا گیا تب ان خصلتوں میں اس کا قائم مقام میرا بھائی ہوا جس کا نام مرزا غلام قادر تھا اور سرکار انگریزی کی عنایات ایسی ہی اس کے شامل حال ہو گئیں جیسی کہ میرے باپ کے شامل حال تھیں اور میرا بھائی چند سال بعد اپنے والد کے فوت ہو گیا پھر ان دونوں کی وفات کے بعد میں ان کے نقش قدم پر چلا اور ان کی سیرتوں کی پیروی کی اور ان کے زمانہ کو یاد کیا۔"

(نور الحق حصہ اوّل صفحہ 27، 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 37، 38 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 685,684 پر)

باپ بڑا یا بیٹا؟

(7) "میں اس بات کا فیصلہ نہیں کر سکتا کہ اس گورنمنٹ محسنہ انگریزی کی خیر خواہی اور ہمدردی میں مجھے زیادتی ہے یا میرے والد مرحوم کو۔ بیس برس کی مدت سے میں اپنے دلی جوش سے ایسی کتابیں زبان فارسی اور عربی اور اردو اور انگریزی میں شائع کر رہا ہوں جن میں بار بار یہ لکھا گیا ہے کہ مسلمانوں پر یہ فرض ہے جس کے ترک سے وہ خدا تعالیٰ کے گنہگار ہوں گے کہ اس گورنمنٹ کے سچے خیر خواہ اور دلی جان نثار ہو جائیں اور جہاد اور خونی مہدی کے انتظار وغیرہ بیہودہ خیالات سے جو قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہو سکتے، دست بردار ہو جائیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم، صفحہ 355 طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 686 پر)

قادیانی بزرگوں کا کارنامہ

(8) "الم یفکر اننا ذریۃ اباء الفنوا اعمارھم فی خدمات ھذہ الدولۃ۔"

ترجمہ: "کیا گورنمنٹ اتنا غور نہیں کرتی کہ ہم انہی بزرگوں کی اولاد ہیں۔ جنھوں نے اپنی عمریں حکومت برطانیہ کی خدمت میں صرف کر دیں۔"

(انجام آتھم صفحہ 283 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 283 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 687 پر)

قدیم خدمت گزار

(9) ''اور گورنمنٹ پر پوشیدہ نہیں کہ ہم قدیم سے اُس کی خدمت کرنے والے اور اُس کے ناصح اور خیر خواہوں میں سے ہیں اور ہر ایک وقت پر دِلی عزم سے ہم حاضر ہوتے رہے ہیں۔ اور میرا باپ گورنمنٹ کے نزدیک صاحب مرتبہ اور قابل تحسین تھا اور اس سرکار میں ہماری خدمات نمایاں ہیں اور میں گمان نہیں کرتا کہ یہ گورنمنٹ کبھی ان خدمات کو بھلا دے گی۔ اور میرا والد میرزا غلام مرتضٰی ابن میرزا عطا محمد رئیس قادیان اس گورنمنٹ کے خیرخواہوں اور مخلصوں میں سے تھا اور اس کے نزدیک صاحب مرتبہ تھا اور صدر نشین بالین عزت سمجھا گیا تھا اور یہ گورنمنٹ اس کو خوب پہچانتی تھی اور ہم پر کبھی کوئی بدگمانی نہیں ہوئی بلکہ ہمارا اخلاص تمام لوگوں کی نظروں میں ثابت ہوگیا اور حکام پر کھل گیا۔ اور سرکار انگریزی اپنے ان حکام سے دریافت کر لیوے جو ہماری طرف آئے اور ہم میں رہے اور ہم نے ان کی آنکھوں کے سامنے کیسی زندگی بسر کی اور کس طرح ہم ہر یک خدمت میں سبقت کرنے والوں کے گروہ میں رہے۔''

(نورالحق صفحہ 36، 37 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 36، 37 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 689,688 پر)

بزرگوں سے زیادہ خدمات

(10) ''میں بذات خود سترہ برس سے سرکار انگریزی کی ایک ایسی خدمت میں مشغول ہوں کہ درحقیقت وہ ایک ایسی خیر خواہی گورنمنٹ عالیہ کی مجھ سے ظہور میں آئی ہے کہ میرے بزرگوں سے زیادہ ہے اور وہ یہ کہ میں نے بیسیوں کتابیں عربی اور فارسی اور اُردو میں اس غرض سے تالیف کی ہیں کہ اس گورنمنٹ محسنہ سے ہرگز جہاد درست نہیں بلکہ سچے دل سے اطاعت کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ چنانچہ میں نے یہ کتابیں بصرف زر کثیر چھاپ کر بلاد اسلام میں پہنچائی ہیں اور میں جانتا ہوں کہ ان کتابوں کا بہت سا اثر اس ملک پر بھی پڑا ہے اور جو لوگ میرے ساتھ مریدی کا تعلق رکھتے ہیں۔ وہ ایک ایسی جماعت تیار ہوتی جاتی

ہے کہ جن کے دل اس گورنمنٹ کی سچی خیر خواہی سے لبالب ہیں۔ان کی اخلاقی حالت اعلیٰ درجہ پر ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ وہ تمام اس ملک کے لیے بڑی برکت ہیں اور گورنمنٹ کے لیے دلی جان نثار۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 66، 67 طبع جدید،از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 690، 691 پر)

خود کاشتہ پودا

(11) ''سرکار دولتمدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں،اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔لہٰذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدمات گذشتہ کے لحاظ سے سرکار دولتمدار کی پوری عنایات اور خصوصیت توجہ کی درخواست کریں تا ہر ایک شخص بے وجہ ہماری آبروریزی کے لیے دلیری نہ کر سکے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 198 طبع جدید،از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 692 پر)

کھا رہا ہوں غم بے مہری آقائے فرنگ
سترہ سال سے یہ غم ہی مرا ناشتہ ہے
سوکھ جائے نہ کہیں میری نبوت کا درخت
یہ وہ پودا ہے جو سرکار کا خود کاشتہ ہے

ہم اور ہماری اولاد پر فرض

(12) ''ہم پر اور ہماری ذریت پر یہ فرض ہو گیا کہ اس مبارک گورنمنٹ برطانیہ کے ہمیشہ شکر گزار رہیں۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 132 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 166 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 693 پر)

فتنہ ملت بیضا ہے امامت اس کی
جو مسلماں کو سلاطیں کا پرستار کرے

کیریکٹر سرٹیفکیٹ

قارئین کرام! مرزا قادیانی کے خاندان کی انگریز حکومت سے وفاداری کے اعتراف میں برٹش حکومت نے انہیں کئی ایک تعریفی خطوط لکھے۔ ان خطوط کی نقول درج ذیل حوالہ کے عکسی ثبوت میں ضرور ملاحظہ کریں۔

(13) ''سرلیپل گریفن صاحب نے بھی اپنی کتاب تاریخ رئیسان پنجاب میں میرے والد صاحب اور میرے بھائی مرزا غلام قادر کا ذکر کیا ہے اور میں ذیل میں ان چٹھیات حکام بالا دست کو درج کرتا ہوں جن میں میرے والد صاحب اور میرے بھائی کی خدمات کا کچھ ذکر ہے۔

(1)

Translation of Certificate of J. M. Wilson

To,

Mirza Ghulam Murtaza Khan

Chief of Qadian

I have persued your application reminding me of your and your family's past services and rights. I am well aware that since the introduction of the

British Govt, you and your family have certainly remained devoted faithful and steady subjects and that your rights are really worthy of regard. In every respect you may rest assured and satisfied that the British Govt will never forget your family's rights and services which will recerve due consideration when a favourable apportunity offers itself. You must continue to be faithful and devoted subjects as in it lies the satisfaction of the Govt, and welfare. 11.6.1849. Lahore.

نقل مراسلہ (ولسن صاحب) نمبر 352

تہور پناہ شجاعت دستگاہ مرزا غلام مرتضیٰ رئیس قادیان حفظہٗ

عریضہ شما شعر بریاد دہانی خدمات و حقوق خود و خاندان خود بملاحظہ حضور ایں جانب در آمد۔ ما خوب میدانیم کہ بلا شک شما و خاندانِ شما از ابتدائے دخل و حکومت سرکار انگریزی جاں نثار وفا کیش ثابت قدم ماندہ آید و حقوق شما دراصل قابل قدر اند۔ بہرنہج تسلی و تشفی دارید۔ سرکار انگریزی حقوق و خدمات خاندان شمارا ہرگز فراموش نہ خواہد کرد۔ بموقعہ مناسب بر حقوق و خدمات شما غور و توجہ کردہ خواہد شد۔ باید کہ ہمیشہ ہوا خواہ و جاں نثار سرکار انگریزی بمانند۔ کہ دریں امر خوشنودی سرکار و بہبودی شما متصور است۔

فقط: المرقوم 11 جون 1849ء مقام لاہور انارکلی

جناب مرزا غلام مرتضیٰ خان صاحب رئیس قادیان

(ترجمہ اردو): ”میں نے تمہاری درخواست کا بغور جائزہ لیا ہے جس نے مجھے تمہاری اور تمہارے خاندان کی ماضی کی خدمات اور حقوق یاد دلا دیئے ہیں۔ مجھے بخوبی علم ہے۔ [illegible] حکومت کے قیام سے لے کر تم اور تمہارا خاندان یقیناً مخلص، وفادار اور ثابت قدم [illegible] ہو اور تمہارے حقوق واقعی قابل لحاظ ہیں۔ تمہیں ہر لحاظ سے پرامید اور مطمئن رہنا

چاہیے کہ حکومت برطانیہ تمہارے خاندانی حقوق اور خدمات کو کبھی فراموش نہیں کرے گی اور جب بھی کوئی سازگار موقع آیا، ان کا خیال کیا جائے گا۔ تم بعینہ سرکار انگریزی کا ہوا خواہ اور جانثار رہو کیونکہ اسی میں سرکار کی خوشنودی اور تمہاری بہبود ہے۔"

بتاریخ: 11 جون، 1849ء

(2)

Translation of Mr. Robert Casts Certificate

To,

Mirza Ghulam Murtaza Khan

Chief of Qadian

As you randered great help in enlisting sowars and supplying horses to Govt in the mutiny of 1857 and maintained loyalty since its beginning up to date and thereby gained the favour of Govt. A Khilat worth Rs. 200/- is presented to you in recognition of good services and as a reward for your loyalty.

Moreover in accordance with the wishes of Chief Commissioner a conveyed in his No. 576. Dt. 10th August 1858. this parwana is addressed to you as a token of satisfaction of Govt. for your fidelity and repute.

نقل مراسلہ رابرٹ کسٹ صاحب بہادر کمشنر لاہور تہور و شجاعت دستگاہ مرزا غلام مرتضیٰ رئیس قادیان بعافیت باشند۔

از آنجا کہ ہنگام مفسدہ ہندوستان موقوعہ 1857ء از جانب آپ کے رفاقت و خیر خواہی و مددومی سرکار دولتمدار انگلشیہ درباب نگاہداشت سواران و بہم رسانی اسپاں بخوبی بمنصہ

ظہور پہنچی۔ اور شروع مفسدہ سے آج تک آپ بدل ہوا خواہ سرکار رہے اور باعث خوشنودی سرکار ہوا۔ لہٰذا بجلد دے اس خیر خواہی اور خیر سگالی۔ کے خلعت مبلغ دوصد روپیہ کا سرکار سے آپ کو عطا ہوتا ہے اور حسب منشا چٹھی صاحب چیف کمشنر بہادر نمبری 576 مورخہ 10 اگست 1858ء پروانہ ہذا باظہار خوشنودی سرکار و نیک نامی و وفاداری بنام آپ کے لکھا جاتا ہے۔

مرقومہ: تارخ 20 ستمبر 1858ء

(3)

Translation of Sir Robert Egerton Financial Commr's:

Murasala dt. 29 June 1876.

My dear firend

Ghulam Qadir,

I have persued your letter of the 2nd instant and deeply regret the death of your father Mirza Ghulam Murtaza who was a great well wisher and faithful Chief of Govt.

In consideration of your family services will esteem you with the same respect as that bestowed on your loyal father. I will keep in mind the restoration and welfare of your family when a favourable opportunity occurs.

نقل مراسلہ فنانشل کمشنر پنجاب

مشفق مہربان دوستان مرزا غلام قادر رئیس قادیان حفظہٗ

آپ کا خط دو ماہ حال کا لکھا ہوا حضور ایں جانب میں گزرا۔ مرزا غلام مرتضیٰ صاحب آپ کے والد کی وفات سے ہم کو بہت افسوس ہوا۔ مرزا غلام مرتضیٰ سرکار انگریزی کا اچھا خیر خواہ اور وفادار رئیس تھا۔

ہم آپ کی خاندانی لحاظ سے اسی طرح عزت کریں گے جس طرح تمھارے باپ

وفاداری، کی جاتی تھی۔ ہم کو کسی اچھے موقعہ کے نکلنے پر تمہارے خاندان کی بہتری اور پابجائی کا خیال رہے گا۔

المرقوم 29 جون 1876ء راقم سر رابرٹ ایجرٹن صاحب بہادر فنانشل کمشنر پنجاب''

(کشف الغطاء صفحہ 4 تا 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 180 تا 185 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 694 تا 699 پر)

قادیانیت پہ کر سکتا ہے وہی انتقاد
منقل جاں میں ہے جس کی شعلہ زن جوش جہاد
جو رہا ہے عمر بھر زندانی زلف فرنگ
جس کو انگریزوں نے دی رہ رہ کے اس جذبے کے داد

ممانعت جہاد کی کتابیں، بے نظیر کارگزاری

(14) ''پھر میں اپنے والد اور بھائی کی وفات کے بعد ایک گوشہ نشین آدمی تھا۔ تاہم سترہ برس سے سرکار انگریزی کی امداد و تائید میں اپنی قلم سے کام لیتا ہوں۔ اس سترہ برس کی مدت میں جس قدر میں نے کتابیں تالیف کیں، ان سب میں سرکار انگریزی کی اطاعت اور ہمدردی کے لیے لوگوں کو ترغیب دی اور جہاد کی ممانعت کے بارے میں نہایت موثر تقریریں لکھیں۔ اور پھر میں نے قرین مصلحت سمجھ کر اسی امر ممانعت جہاد کو عام ملکوں میں پھیلانے کے لیے عربی اور فارسی میں کتابیں تالیف کیں جن کی چھپوائی اور اشاعت پر ہزارہا روپیہ خرچ ہوئے اور وہ تمام کتابیں عرب اور بلادِ شام اور روم اور مصر اور بغداد اور افغانستان میں شائع کی گئیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی نہ کسی وقت ان کا اثر ہوگا۔ کیا اس قدر بڑی کارروائی اور اس قدر دور دراز مدت تک ایسے انسان سے ممکن ہے جو دل میں بغاوت کا ارادہ رکھتا ہو؟ پھر میں پوچھتا ہوں کہ جو کچھ میں نے سرکار انگریزی کی امداد اور حفظِ امن اور جہادی خیالات کے روکنے کے لیے برابر سترہ سال تک پورے جوش سے پوری استقامت سے کام لیا، کیا اس کام کی اور اس خدمتِ نمایاں کی اور اس مدت دراز کی دوسرے مسلمانوں میں جو میرے مخالف ہیں، کوئی نظیر ہے؟ اگر میں نے یہ اشاعت گورنمنٹ انگریزی کی سچی خیرخواہی

سے نہیں کی تو مجھے ایسی کتابیں عرب اور بلادِ شام اور روم وغیرہ بلاد اسلامیہ میں شائع کرنے سے کس انعام کی توقع تھی؟ یہ سلسلہ ایک دو دن کا نہیں بلکہ برابر سترہ سال کا ہے اور اپنی کتابوں اور رسالوں کے جن مقامات میں، میں نے یہ تحریریں لکھی ہیں، ان کتابوں کے نام معہ ان کے نمبر صفحوں کے یہ ہیں، جن میں سرکار انگریزی کی خیر خواہی اور اطاعت کا ذکر ہے:۔"

نمبر	نام کتاب	تاریخ طبع	نمبر صفحہ
1	براہین احمدیہ حصہ سوم	1882ء	الف سے ب تک (شروع کتاب)
2	براہین احمدیہ حصہ چہارم	1884ء	الف سے د تک ایضاً
3	آریہ دھرم (نوٹس) دربارہ توسیع دفعہ 298	22 ستمبر 1895ء	57 سے 64 تک آخر کتاب
4	التماس شامل آریہ دھرم ایضاً	22 ستمبر 1895ء	1 سے 4 تک آخر کتاب
5	درخواست شامل آریہ دھرم ایضاً	22 ستمبر 1895ء	69 سے 72 تک آخر کتاب
6	خط دربارہ توسیع دفعہ 298	21 اکتوبر 1895ء	1 سے 8 تک
7	آئینہ کمالات اسلام	فروری 1893ء	17 سے 20 تک اور 511 سے 528 تک
8	نور الحق حصہ اول (اعلان)	1311ھ	23 سے 54 تک
9	شہادۃ القرآن (گورنمنٹ کی توجہ کے لائق)	22 ستمبر 1893ء	الف سے ع تک آخر کتاب
10	نور الحق حصہ دوم	1311ھ	49 سے 50 تک
11	سر الخلافہ	1312ھ	71 سے 73 تک
12	اتمام الحجہ	1311ھ	25 سے 27 تک

13	حمامۃ البشریٰ	1311ھ	39 سے 42 تک
14	تحفہ قیصریہ	25 مئی 1897ء	تمام کتاب
15	ست بچن	نومبر 1895ء	153 سے 154 تک
16	انجام آتھم	جنوری 1897ء	283 سے 284 تک آخر کتاب
17	سراج منیر	مئی 1897ء	صفحہ 74
18	تکمیل تبلیغ مع شرائط بیعت	12 جنوری 1889ء	صفحہ 4 حاشیہ اور صفحہ 6 شرط چہارم
19	اشتہار قابل توجہ گورنمنٹ اور عام اطلاع کے لیے	27 فروری 1895ء	تمام اشتہار یکطرفہ
20	اشتہار درباره سفیر سلطان روم	24 مئی 1897ء	1 سے 3 تک
21	اشتہار جلسہ احباب برجشن جوبلی بمقام قادیان	23 جون 1897ء	1 سے 4 تک
22	اشتہار جلسہ شکریہ جشن جوبلی حضرت قیصرہ دام ظلہا	7 جون 1897ء	تمام اشتہار یک ورق
23	اشتہار متعلق بزرگ	25 جون 1897ء	صفحہ 10
24	اشتہار لائق توجہ گورنمنٹ معہ ترجمہ انگریزی	10 دسمبر 1894ء	تمام اشتہار 1 سے 7 تک

(کتاب البریہ صفحہ 5 تا 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 6 تا 9 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 700 تا 703 پر)

20 سالہ بے نظیر خدمات

(15) ''یہ گورنمنٹ ہمارے مال اور خون اور عزت کی محافظ ہے اور اس کے مبارک قدم

سے ہم جلتے ہوئے تنور میں سے نکالے گئے ہیں۔ یہ کتابیں ہیں جو میں نے اس ملک اور عرب اور شام اور فارس اور مصر وغیرہ ممالک میں شائع کی ہیں۔ چنانچہ شام کے ملک کے بعض عیسائی فاضلوں نے بھی میری کتابوں کے شائع ہونے کی گواہی دی ہے اور میری بعض کتابوں کا ذکر کیا ہے۔ اب میں اپنی گورنمنٹ محسنہ کی خدمت میں جرأت سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ وہ بست سالہ میری خدمت ہے جس کی نظیر برٹش انڈیا میں ایک بھی اسلامی خاندان پیش نہیں کرسکتا۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 355 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 704 پر)

لاجواب سروس

(16) "میرے اس دعویٰ پر کہ میں گورنمنٹ برطانیہ کا سچا خیر خواہ ہوں، دو ایسے شاہد ہیں کہ اگر سول ملٹری جیسا لاکھ پرچہ بھی ان کے مقابلہ پر کھڑا ہو، تب بھی وہ دروغگو ثابت ہوگا۔ (اوّل) یہ کہ علاوہ اپنے والد مرحوم کی خدمت کے، میں سولہ برس سے برابر اپنی تالیفات میں اس بات پر زور دے رہا ہوں کہ مسلمانان ہند پر اطاعت گورنمنٹ برطانیہ فرض اور جہاد حرام ہے۔

دوسری یہ کہ میں نے کئی کتابیں عربی فارسی تالیف کر کے غیر ملکوں میں بھیجی ہیں جن میں برابر یہی تاکید اور یہی مضمون ہے۔ پس اگر کوئی نااندیش یہ خیال کرے کہ سولہ برس کی کارروائی میری کسی نفاق پر مبنی ہے تو اس بات کا اس کے پاس کیا جواب ہے کہ جو کتابیں عربی و فارسی، روم اور شام اور مصر اور مکہ اور مدینہ وغیرہ ممالک میں بھیجی گئیں اور ان میں نہایت تاکید سے گورنمنٹ انگریزی کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں، وہ کارروائی کیونکر نفاق پر محمول ہوسکتی ہے۔ کیا ان ملکوں کے باشندوں سے بجز کافر کہنے کے کسی اور انعام کی توقع تھی؟ کیا سول ملٹری گزٹ کے پاس کسی ایسی خیر خواہ گورنمنٹ کی کوئی اور بھی نظیر ہے؟ اگر ہے تو پیش کریں۔ لیکن میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ جس قدر میں نے کارروائی گورنمنٹ کی خیر خواہی کے لیے کی ہے، اس کی نظیر نہیں ملے گی۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 462 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 705 پر)

شکر گزاری

(17) ''وہ تقریر جو دُعا اور شکر گزاری جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند میں سُنائی گئی جس پر لوگوں نے بڑی خوشی سے آمین کے نعرے مارے، وہ چھ زبانوں میں بیان کی گئی تا ہمارے پنجاب کے ملک میں جس قدر مسلمان کسی زبان میں دسترس رکھتے ہیں، اُن تمام زبانوں سے شکر ادا ہو۔ اُن میں سے ایک اُردو میں تقریر تھی جو شکر اور دُعا پر مشتمل تھی جو عام جلسہ میں سُنائی گئی اور پھر عربی اور فارسی اور انگریزی اور پنجابی اور پشتو میں تقریریں قلمبند ہو کر پڑھی گئیں۔ اُردو میں اس لیے کہ وہ عدالت کی بولی اور شاہی تجویز کے موافق دفتروں میں رواج یافتہ ہے اور عربی میں اس لیے کہ وہ خدا کی بولی ہے جس سے دُنیا کی تمام زبانیں نکلیں اور جو اُمّ الالسنہ اور دنیا کی تمام زبانوں کی ماں ہے جس میں خدا کی آخری کتاب قرآن شریف خلقت کی ہدایت کے لیے آیا۔ اور فارسی میں اس لیے کہ وہ گذشتہ اسلامی بادشاہوں کی یادگار ہے۔ جنہوں نے اس ملک میں قریباً سات سو برس تک فرمانروائی کی۔ اور انگریزی میں اس لیے کہ وہ ہماری جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند اور اس کے معزز ارکان کی زبان ہے جس کے عدل اور احسان کے ہم شکر گزار ہیں۔ اور پنجابی میں اس لیے کہ وہ ہماری مادری زبان ہے جس میں شکر کرنا واجب ہے اور پشتو میں اس لیے کہ وہ ہماری زبان اور فارسی زبان میں ایک برزخ اور سرحدی اقبال کا نشان ہے۔

اسی تقریب پر ایک کتاب شکر گزاری جناب قیصرہ ہند کے لیے تالیف کر کے اور چھاپ کر اُس کا نام تحفہ قیصریہ رکھا گیا اور چند جلدیں اس کی نہایت خوبصورت مجلد کرا کے اُن میں سے ایک حضرت قیصرہ کے حضور میں بھیجنے کے لیے بخدمت صاحب ڈپٹی کمشنر بھیجی گئی اور ایک کتاب بحضور وائسرائے گورنر جنرل کشور ہند روانہ ہوئی اور ایک بحضور جناب نواب لیفٹیننٹ گورنر پنجاب بھیج دی گئی۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 115،114 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 707،706 پر)

خدا تعالیٰ سے عہد

(18) ''میں صاحب مال اور صاحب املاک نہیں تھا بلکہ میں ان کی وفات کے بعد اللہ جلشانہ کی طرف جھک گیا اور ان میں جا ملا جنھوں نے دنیا کا تعلق توڑ دیا اور میرے رب نے

اپنی طرف مجھے کھینچ لیا اور مجھے نیک جگہ دی اور اپنی نعمتوں کو مجھ پر کامل کیا اور مجھے دنیا کی آلودگیوں اور مکروہات سے نکال کر اپنی مقدس جگہ میں لے آیا اور مجھے اس نے دیا جو کچھ دیا اور مجھے ملہموں اور محدثوں میں سے کر دیا۔ سو میرے پاس دنیا کا مال اور دنیا کے گھوڑے اور دنیا کے سوار تو نہیں تھے بجز اس کے کہ عمدہ گھوڑے قلموں کے مجھ کو عطا کیے گئے اور کلام کے جواہر مجھ کو دیے گئے اور وہ نور مجھ کو عطا ہوا جو مجھے لغزش سے بچاتا اور راست روی کے آثار مجھ پر ظاہر کرتا ہے۔ پس اس الٰہی اور آسمانی دولت نے مجھے غنی کر دیا اور میرے افلاس کا تدارک کیا اور مجھے روشن کیا اور میری رات کو منور کر دیا اور مجھے منعموں میں داخل کیا۔ سو میں نے چاہا کہ اس مال کے ساتھ گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کروں۔ اگرچہ میرے پاس روپیہ اور گھوڑے اور خچریں تو نہیں اور نہ میں مالدار ہوں۔ سو میں اس کی مدد کے لیے اپنے قلم اور ہاتھ سے اُٹھا اور خدا میری مدد پر تھا اور میں نے اسی زمانہ سے خدا تعالیٰ سے یہ عہد کیا کہ کوئی مبسوط کتاب بغیر اس کے تالیف نہیں کروں گا جو اس میں احسانات قیصرہ ہند کا ذکر نہ ہو اور نیز اس کے ان تمام احسانوں کا ذکر ہو جن کا شکر مسلمانوں پر واجب ہے۔"

(نور الحق حصہ اوّل صفحہ 28، 29 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 38، 39 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 708,709 پر)

قادیانیت سے پوچھا کفر نے تو کون ہے؟
ہنس کے بولی آپ ہی کی دلربا سالی ہوں میں

پچاس الماریاں

(19) "میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے

دلوں کو خراب کرتے ہیں، ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔''
(تریاق القلوب صفحہ 27، 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 155، 156 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 711,710 پر)

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد ''انگریز'' بخشندہ

مرزا قادیانی کی تقریباً 100 کے قریب کتب ہیں جس میں اپنی ذات اور اپنے آباؤ اجداد کی تعریف میں تقریباً نصف سے زیادہ صفحات سیاہ کر دیے ہیں اور بقیہ 1/4 حصہ میں گورنمنٹ برطانیہ کی تعریف، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بازاری آوازے، توہین انبیائے کرام، شعائر اسلامی کی اہانت، بزرگان دین کے اقوال میں تحریف، مخالفین کو گالیاں، غیر مذاہب پر غیر شریفانہ جملے اور اپنی نام نہاد وحی والہامات پر خرچ کیے۔ مرزا قادیانی کی ان تمام تصانیف کے لیے ایک عام الماری کا 1/4 حصہ کافی ہے۔ مگر ''سلطان القلم'' کا دعویٰ ہے کہ اس نے انگریز کی اطاعت اور ممانعت جہاد کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں کہ اس سے 50 الماریاں بھر سکتی ہیں۔ ہمارا دنیا کے تمام قادیانیوں کو چیلنج ہے کہ وہ ہمیں مرزا قادیانی کی پچاس الماریوں پر مشتمل کتابوں کی فہرست فراہم کریں، ہم انہیں منہ بولا انعام دیں گے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ قیامت تک کوئی قادیانی ہمارا یہ چیلنج قبول کرنے کی جرأت نہ کر سکے گا۔ مرزا قادیانی کے اس جھوٹ کو ثابت کرنا کسی قادیانی کے بس میں نہیں۔ قادیانیوں کے لیے یہ لمحہ فکریہ ہے!

طوق استعمار مغرب خود کیا زیب گلو
اور گواہ اس پر ہیں مرزا کی پچاس الماریاں

پچاس ہزار کتابیں، رسائل اور اشتہارات

(20) ''مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی، وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دوسرے بلاد اسلامیہ میں اس مضمون کے شائع کیے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے۔ لہٰذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کا

شکر گزار اور دعا گو ہے۔"
(ستارہ قیصرہ صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 114 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 712 پر)

مجھے فخر ہے!

(21) "یہ کتابیں میں نے مختلف زبانوں یعنی اُردو فارسی، عربی میں تالیف کر کے اسلام کے تمام ملکوں میں پھیلا دیں۔ یہاں تک کہ اسلام کے دو مقدس شہروں مکہ اور مدینہ میں بھی بخوبی شائع کر دیں اور روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ اور بلاد شام اور مصر اور کابل اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہاں تک ممکن تھا، اشاعت کر دی گئی جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلط خیالات چھوڑ دیے جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے۔ یہ ایک ایسی خدمت مجھ سے ظہور میں آئی کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی نظیر کوئی مسلمان دکھلا نہیں سکا عذر میں اس قدر خدمت کر کے جو بائیس برس تک کرتا رہا ہوں۔ اس محسن گورنمنٹ پر کچھ احسان نہیں کرتا کیونکہ مجھے اس بات کا اقرار ہے کہ اس بابرکت گورنمنٹ کے آنے سے ہم نے اور ہمارے بزرگوں نے ایک لوہے کے جلتے ہوئے تنور سے نجات پائی ہے۔ اس لیے میں مع اپنے تمام عزیزوں کے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہوں کہ یاالٰہی! اس مبارک قیصرہ ہند دام ملکہ کو دیرگاہ تک ہمارے سروں پر سلامت رکھ۔ اور اس کے ہر ایک قدم کے ساتھ اپنی مدد کا سایہ شامل حال فرما اور اس کے اقبال کے دن بہت لمبے کر۔"
(ستارہ قیصرہ صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 114، از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 713 پر)

16 برس سے...... حق واجب ٹھہرا لیا

(22) "میں ایک گوشہ نشین آدمی تھا جس کی دنیوی طریق پر زندگی نہیں تھی اور نہ اس کے کامل اسباب مہیا تھے۔ تاہم میں نے برابر 16 برس سے یہ اپنے پر حق واجب ٹھہرا لیا

کہ اپنی قوم کو اس گورنمنٹ کی خیر خواہی کی طرف بلاؤں اور ان کو سچی اطاعت کی طرف ترغیب دوں۔ چنانچہ میں نے اس مقصد کی انجام وہی کے لیے اپنی ہر یک تالیف میں یہ لکھنا شروع کیا کہ اس گورنمنٹ کے ساتھ کسی طرح مسلمانوں کو جہاد درست نہیں۔ اور نہ صرف اس قدر بلکہ بار بار اس بات پر زور دیا کہ چونکہ گورنمنٹ برطانیہ، برٹش انڈیا کی رعایا کی محسن ہے، اس لیے مسلمانان ہند پر لازم ہے کہ نہ صرف اتنا ہی کریں کہ گورنمنٹ برطانیہ کے مقابل پر بدارادوں سے رُکیں بلکہ اپنی سچی شکر گزاری اور ہمدردی کے نمونے بھی گورنمنٹ کو دکھلاویں۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 459، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 714 پر)

19 برس سے...... اپنا وقت بسر کیا

(23) ''یہ تو میرے باپ اور میرے بھائی کا حال ہے اور چونکہ میری زندگی فقیرانہ اور درویشانہ طور پر ہے، اس لیے میں ایسے درویشانہ طرز سے گورنمنٹ انگریزی کی خیر خواہی اور امداد میں مشغول رہا ہوں۔ قریباً انیس برس سے ایسی کتابوں کے شائع کرنے میں، میں نے اپنا وقت بسر کیا ہے جن میں یہ ذکر ہے کہ مسلمانوں کو سچے دل سے اس گورنمنٹ کی خدمت کرنی چاہیے اور اپنی فرمانبرداری اور وفاداری کو دوسری قوموں سے بڑھ کر دکھلانا چاہیے اور میں نے اسی غرض سے بعض کتابیں عربی زبان میں لکھیں اور بعض فارسی زبان میں اور ان کو دور دور ملکوں تک شائع کیا۔ اور ان سب میں مسلمانوں کو بار بار تاکید کی اور معقول وجوہ سے ان کو اس طرف جھکایا کہ وہ گورنمنٹ کی اطاعت بدل و جان اختیار کریں۔''

(کشف الغطاء صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 185 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 715 پر)

22 برس سے...... اپنے ذمہ فرض کر رکھا ہے

(24) ''میں نے مناسب سمجھا کہ اس رسالہ کو بلاد عرب یعنی حرمین اور شام اور مصر وغیرہ میں بھی بھیج دوں کیونکہ اس کتاب کے صفحہ 152 میں جہاد کی مخالفت میں ایک مضمون لکھا گیا ہے اور میں نے بائیس برس سے اپنے ذمہ یہ فرض کر رکھا ہے کہ ایسی کتابیں جن میں

جہاد کی ممانعت ہو، اسلامی ممالک میں ضرور بھیج دیا کرتا ہوں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 533 طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 716 پر)

دنیا کو ہے اس مہدیٔ برحق کی ضرورت
ہو جس کی نگہ زلزلۂ عالم افکار

سلطنت برطانیہ......نعمت الٰہی، نعمت عظمیٰ

(25) "بالآخر یہ بات بھی ظاہر کرنا ہم اپنے نفس پر واجب سمجھتے ہیں کہ اگرچہ تمام ہندوستان پر یہ حق واجب ہے کہ بنظر ان احسانات کے جو سلطنت انگلشیہ سے اس کی حکومت اور آرام بخش حکمت کے ذریعہ سے عامہ خلائق پر وارد ہیں۔ سلطنت ممدوحہ کو خداوند تعالیٰ کی ایک نعمت سمجھیں اور مثل اور نعماء الٰہی کے، اس کا شکر بھی ادا کریں۔ لیکن پنجاب کے مسلمان بڑے ناشکر گزار ہوں گے، اگر وہ اس سلطنت کو جو ان کے حق میں خدا کی ایک عظیم الشان رحمت ہے، نعمت عظمیٰ یقین نہ کریں۔"

(براہین احمدیہ جلد اوّل تا چہارم صفحہ 140 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 140 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 717 پر)

اور غور کیجیے کہ چودہ سو سال سے جس مسیح کی آمد کی خوش خبری مسلمانوں کے کانوں میں گونج رہی ہے، معاذ اللہ، کیا وہ ایسا ہی مسیح ہے کہ جو صلیب پرستوں اور اسلامی حکومتوں کے دشمنوں کا مداح و ثنا خواں ہو، ان کے شکر اور دعا میں مع اپنی تمام امت کے رطب اللسان ہو، اسلامی حکومتوں کے زوال پر چراغاں کرنے والا ہو، اور مسلمانوں کے قاتلوں کو مبارک باد کے تار دینے والا ہو۔ مسیح کا کام تو کفر کی حکومت کو ختم کرنا ہے، نہ کہ دشمنان اسلام کی تائید اور حمایت کرنا اور ان کی بقا اور ترقی کے لیے دل و جان سے دعا کرنا اور ان کے سایہ کو سایہ رحمت سمجھنا۔

گورنمنٹ برطانیہ............ابر رحمت

(26) "یہ بات قطعی اور فیصلہ شدہ ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ مسلمانان ہند کی محسن ہے کیونکہ سکھوں کے زمانہ میں ہمارے دین اور دُنیا دونوں پر مصیبتیں تھیں۔ خدا تعالیٰ اس گورنمنٹ

کو دُور سے ابرِ رحمت کی طرح لایا اور ان مصیبتوں سے اس گورنمنٹ کے عہدِ دولت نے یک دم میں ہمیں چھوڑا دیا۔ پس اس گورنمنٹ کا شکر نہ کرنا بدذاتی ہے اور جو شخص ایسے احسانات دیکھ کر پھر نفاق سے زندگی بسر کرے اور سچے دل سے شکر گزار نہ ہو تو بلاشبہ کافر نعمت ہے۔ ہماری ایمانداری کا یہ تقاضا ہونا چاہیے کہ ہم تہ دل سے اقرار کریں کہ درحقیقت یہ گورنمنٹ ہماری محسن ہے۔ ہم اس گورنمنٹ کے قدوم میمنت لزوم سے ہزاروں بلاؤں سے بچے اور ہمیں وہ آزادی ملی جس کے ذریعہ سے ہم دین اور دُنیا دونوں درست کر سکتے ہیں۔ پس اگر اب بھی ہم اس گورنمنٹ کے سچے خیر خواہ نہ ہوں تو خدا تعالےٰ کے سامنے ناشکرے ٹھہریں گے۔ یہ وہ تمام باتیں ہیں جن کو مَیں نے مختلف کتابوں میں شائع کیا اور سولہ برس تک برابر میں اس خدمت کو بجالاتا رہا۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 460,459 طبع جدید از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 719,718 پر)

سلطنت برطانیہ.......... بارانِ رحمت

27) "یہ بات بھی ظاہر کرنا ہم اپنے نفس پر واجب سمجھتے ہیں کہ اگرچہ تمام ہندوستان پر حق واجب ہے کہ بنظر اُن احسانات کے کہ جو سلطنت انگلشیہ سے اس کی حکومت اور آرام و حکمت کے ذریعہ سے عامۂ خلائق پر وارد ہیں۔ سلطنت ممدوحہ کو خداوند تعالےٰ کی ایک نعمت سمجھیں اور مثل اور نعماء الٰہی کے، اس کا شکر بھی ادا کریں۔ لیکن پنجاب کے مسلمان بڑے شکرگذار ہوں گے اگر وہ اس سلطنت کو جو ان کے حق میں خدا کی ایک عظیم الشان رحمت ہے، سچے دل سے یقین نہ کریں۔ ان کو سوچنا چاہیے کہ اس سلطنت سے پہلے وہ کس حالت پُر ملالت میں تھے اور پھر کیسے امن و امان میں آ گئے۔ پس فی الحقیقت یہ سلطنت ان کے لیے ایک آسمانی برکت کا حکم رکھتی ہیں جس کے آنے سے سب تکلیفیں ان کی دور ہوئیں اور ہر ایک قسم کے ظلم اور تعدی سے نجات حاصل ہوئی اور ہر یک ناجائز روک اور مزاحمت سے آزادی میسر ہوئی۔ کوئی ایسا مانع نہیں کہ جو ہم کو نیک کام کرنے سے روک سکے یا ہماری آسائش میں خلل ڈال سکے۔ پس حقیقت میں خداوند کریم و رحیم نے اس سلطنت کو مسلمانوں کے لیے

ایک بارانِ رحمت بھیجا ہے جس سے پودہ اسلام کا پھر اس ملک پنجاب میں سرسبز ہوتا جاتا ہے اور جس کے فوائد کا اقرار حقیقت میں خدا کے احسانوں کا اقرار ہے۔"
(براہین احمدیہ حصہ اول تا چہارم صفحہ 140، مندرجہ روحانی خزائن جلد 1، صفحہ 140 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 720 پر)

انگریزی سلطنت، ایک رحمت اور برکت

(28) "سو بھی انگریز ہیں جن کو لوگ کافر کہتے ہیں جو تمہیں ان خونخوار دشمنوں سے بچاتے ہیں اور ان کی تلوار کے خوف سے تم قتل کیے جانے سے بچے ہوئے ہو۔ ذرا کسی اور سلطنت کے زیر سایہ رہ کر دیکھ لو کہ تم سے کیا سلوک کیا جاتا ہے۔ سو انگریزی سلطنت تمہارے لیے ایک رحمت ہے، تمہارے لیے ایک برکت ہے اور خدا کی طرف سے تمہاری وہ سپر ہے۔ پس تم دل و جان سے اس سپر کی قدر کرو۔"
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 709 طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 721 پر)

گورنمنٹ انگریزی کا زمانہ...... روحانی اور جسمانی برکات کا مجموعہ

(29) "بعد اس کے گورنمنٹ انگریزی کا زمانہ آیا۔ یہ زمانہ نہایت پُرامن ہے اور سچ تو یہ ہے کہ اگر ہم خالصہ قوم کی عملداری کے دنوں کو امن عامہ اور آسائش کے لحاظ سے انگریزی عملداری کی راتوں سے بھی برابر قرار دیں تو یہ بھی ایک ظلم اور خلاف واقعہ ہوگا۔ یہ زمانہ روحانی اور جسمانی برکات کا مجموعہ ہے۔ اور آنے والی برکتیں اس کی ابتدائی بہار سے ظاہر ہیں۔"
(لیکچر لاہور صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 20 صفحہ 176، از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 722 پر)

برٹش گورنمنٹ میں آسمان، زمین سے نزدیک ہوگیا

(30) "گورنمنٹ کو یہ فخر ہونا چاہیے کہ اس ملک میں اور اس کے زمانہ بادشاہت میں خدا اپنے بعض بندوں سے وہ تعلق پیدا کر رہا ہے کہ جو قصوں اور کہانیوں کے طور پر کتابوں میں لکھ

ہوا ہے۔اس ملک پر یہ رحمت ہے کہ آسمان زمین سے نزدیک ہوگیا ہے۔ورنہ دُوسرے ملکوں میں اس کی نظیر نہیں!"

(سراج منیر صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12، صفحہ 23، از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 723 پر)

سرکار انگریزی پھل دار درخت کی طرح ہے

(31) "سرکار انگریزی اس درخت کی طرح ہے جو پھلوں سے لدا ہوا ہو۔اور ہر ایک شخص جو میوہ چینی کے قواعد کی رعایت سے اس درخت کی طرف ہاتھ لمبا کرتا ہے تو کوئی نہ کوئی پھل اس کے ہاتھ میں آ جاتا ہے۔ ہماری بہت سی مرادیں ہیں جن کا مرجع اور مدار خدائے تعالیٰ نے اس گورنمنٹ کو بنا دیا ہے۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ رفتہ رفتہ وہ ساری مرادیں اس مہربان گورنمنٹ سے ہمیں حاصل ہوں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 548 طبع جدید از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 724 پر)

راحت کا جام

(32) "بیشک ہم اس سلطنت برطانیہ کے زیر سایہ پوری آزادی سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور اس حکومت کی مہربانی سے ہمارے اموال، ہماری جانیں، ہماری ملت اور ہماری عزتیں ظالموں کے ہاتھوں سے محفوظ ہیں۔پس ہم پر واجب ہے کہ ہم اس کی مہربانی کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ اس نے ہم کو اپنی عمدہ خصال کی وجہ سے راحت کا جام پلایا ہے، تہ دل سے اس کا شکریہ ادا کریں اور ہم پر یہ بھی واجب ہے کہ ہم اس کے دشمنوں (مسلمانوں) کو تلواروں کی چمک دکھائیں اور اس کے خلاف نہیں بلکہ اس کی خاطر اپنے غصہ کی آگ کو بھڑکائیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 417 طبع جدید از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 725 پر)

1857ء میں مرزا قادیانی کوئی ناسمجھ طفل نہیں تھا بلکہ بھرپور جوان تھا اور 1857ء میں انگریزوں نے اپنی کامیابی کے بعد مسلمانوں سے کیا سلوک کیا؟ اس سے وہ ناواقف نہیں

ہو سکتا تھا۔ خاص کر جب ہر طرف ایک ایک درخت کے ساتھ کئی کئی مسلمانوں کی لاشیں لٹکی ہوتی تھیں۔ اب جس حکومت کو مرزا قادیانی "خدا کی رحمت" قرار دیتا تھا، اس کے ماتحت مسلمانوں کی حالت زار بھی ملاحظہ کرتے چلیں۔

1857ء کی جنگ آزادی میں برصغیر کے عوام کی ناکامی کے بعد تہذیب و تمدن کے علمبرداروں نے تہذیب کو برہنہ کر دیا۔ شرافت کا منہ نوچ لیا۔ حیا کے نقاب کو تار تار کر دیا۔ پردہ پوش خواتین کو گھروں سے نکال کر بالوں سے پکڑ کر عریاں گھسیٹتے ہوئے گورے ناسیوں کے کیمپوں میں پہنچا دیا گیا۔ جس مسلمان کو دیکھا اس کو غدار سمجھ کر سولی پر چڑھا دیا یا توپ دم کر دیا۔ ان نظاروں کو دیکھ کر ظہیر دہلوی نے کہا تھا:

جسے دیکھا حاکم وقت نے کہا یہ بھی قابل دار ہے

1857ء کی جدوجہد آزادی کی ناکامی کے بعد انگریزوں نے جو مظالم کیے، وہ اتنے شدید تھے کہ پورے ہندوستان پر خوف و ہراس طاری ہو گیا۔ انبالہ سے دہلی تک کوئی درخت ایسا نہ تھا جس پر کسی مسلمان کی لاش نہ لٹکتی ہو۔

زینت دار بنانا تو کوئی بات نہیں
نعرہ حق کی کوئی اور سزا دیجیے!

ہزاروں بے قصور مسلمانوں کو انگریزوں نے مار ڈالا۔ ان کے بدنوں کو سنگینوں سے چھیدا جاتا تھا۔ مسلمانوں کو ننگا کر کے اور زمین سے باندھ کر سر سے پاؤں تک جلتے ہوئے تانبے کے ٹکڑوں سے بری طرح داغ دیا جاتا اور انہیں سور کی کھالوں میں سی دیا جاتا۔ ہزاروں مسلمان عورتوں نے فوج کے خوف سے کنوؤں میں چھلانگ لگا دی۔ یہاں تک کہ پانی میں ڈوب گئیں۔ جب زندہ عورتوں کو کنوؤں سے نکالنا چاہا تو انہوں نے کہا ہمیں گولیوں سے مار ڈالو، نکالو نہیں، ہم شریف گھروں کی بہو بیٹیاں ہیں۔ ہماری عزت خراب نہ کرو۔ بعض مسلمانوں نے اپنی عورتوں کو قتل کر کے خودکشی کر لی۔

بقول حضرت مولانا محمد اقبال رنگونی: "سقوط دہلی کے بعد مسلمانوں پر جو گزری ہے وہ تاریخ میں محفوظ ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ دور دیکھا ہے۔ وہ اس وقت بچہ نہ تھا کہ اسے کچھ بھی معلوم نہ ہو اور اس کے بعد گزرنے والا ہر دن ہندوستان کے باشندوں بالخصوص مسلمانوں کے لیے قیامت کا منظر بنا ہوا تھا اور قدم قدم پر ہوش ربا اور روح فرسا واقعات رونما

ہو رہے تھے اور یہ سلسلہ دراز سے دراز تر ہوتا جا رہا تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا اسی غلامی اور جبر و تسلط کے دور سے تعلق ہے۔ یہ زیادتی اور ناانصافی کا زمانہ ہے مگر ایک مدعی نبوت اس دور غلامی کو رحمت و برکت کا زمانہ بتاتا ہے اور ظالموں و جابروں کے قصیدے اور نغمے گا گا کر ملت اسلامیہ کو ان کا غلام رہنے کی تعلیم و تاکید کرتا ہے۔"

13 اپریل 1919ء کو بیساکھی کے روز جلیانوالہ باغ کے احتجاجی جلسہ میں جنرل ڈائر نے نہتے لوگوں پر انگریز سپاہیوں کے کئی دستوں کے ساتھ دھاوا بول دیا۔ جلیانوالہ باغ کو فوج نے چاروں طرف سے گھیر لیا اور بغیر کسی انتباہ کے پُرامن عوام پر اندھا دھند گولیاں برسانا شروع کر دیں۔ نوجوان گولیاں کھا کھا کر گرتے تھے اور ان کی جگہ اور نوجوان آ کر کھڑے ہو جاتے تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے جلیانوالہ باغ میں خون انسانی کی ندیاں بہنے لگیں۔ زخمی تڑپتے اور کراہتے ہوئے نظر آنے لگے، جو لوگ اس آتش بازی سے جاں بچانے کے لیے بھاگے، وہ جلیانوالہ باغ کے کنوئیں میں گر کر جاں بحق ہو گئے۔ جلیانوالہ باغ میں ہر طرف لاشیں بکھری پڑیں تھیں اور کنواں لاشوں سے اَٹ گیا تھا۔ ڈائر نے جس وحشت و بربریت کا مظاہرہ کیا، اس نے 1857ء کے میجر ہڈسن اور کرنل نیل کے ظلم و ستم کی داستان خونچکاں کی یاد تازہ کر دی۔ میجر ہڈسن وہ خونخوار بھیڑیا تھا جس نے مغل شہزادوں کے سر کاٹ کر ان کا چلو بھر خون پیا تھا اور ان شہزادوں کے سروں کو ایک طشت میں لگا کر ہندوستان کے آخری مغل شہنشاہ بہادر شاہ ظفر کی خدمت میں پیش کیا تھا اور کرنل نیل وہ شیطان صفت بدطینت وحشی درندہ تھا جس نے 1857ء میں مسلم خواتین کو بے لباس کر کے ان کے لواحقین کو ان سے برا بھلا کرنے پر مجبور کیا تھا اور جب ان مجاہدوں نے انکار کیا تو انھیں بڑی بے دردی سے قتل کر دیا گیا۔ بعد ازاں ان شریف زادیوں کو وحشی ٹامیوں کے حوالے کر دیا گیا اور پھر جو ہوا سو ہوا حتیٰ کہ وہ ہمیشہ کی نیند سو گئیں۔

اگر مرزا قادیانی ان ستم رانیوں اور وحشت و بربریت کے باوجود انگریزی سلطنت کو "رحمت خداوندی" سمجھتا تھا تو پھر بیچارے چنگیز اور ہلاکو تو خواہ مخواہ میں بدنام ہیں۔ وہ تو انگریز کے مقابلے میں رحمت کے بہت بڑے فرشتے تھے کیونکہ انھوں نے کبھی شریف زادیوں کو ننگا کر کے ان کے لواحقین کو ان سے بدکاری کرنے پر مجبور نہیں کیا تھا حالانکہ وہ کورے وحشی تھے اور "مہذب" انگریز کے مقابلے میں تہذیب و تمدن جیسی کوئی چیز ان کے پاس سے نہ

گزری تھی۔ کٹے ہوئے سروں کے مینار، انسانی خون کی بہتی ہوئی ندیاں، کراہتے ہوئے زخمیوں کا تڑپنا، بے بس عورتوں کی چیخ و پکار اور جلے ہوئے شہروں کی اُڑتی ہوئی راکھ، چنگیز اور ہلاکو کی فوجوں کے دل پسند مناظر تھے لیکن ان کی قتل و غارت کی ساری تاریخ میں ایک واقعہ بھی نہیں جہاں انھوں نے بے بس عورتوں کو برہنہ کر کے ان کے لواحقین کو ان سے فعل بد کرنے پر مجبور کیا ہو لیکن یہ ننگ انسانیت، طغرائے امتیاز صرف اس سلطنت کو حاصل ہوا جو مرزا قادیانی کی نگاہ میں ''رحمت خداوندی'' تھی اور جس کے وہ عمر بھر قصیدے پڑھتا رہا۔ اگر یہ رحمت تھی تو پتہ نہیں لعنت کس کو کہتے ہیں؟

دنیا کی سب سے بڑی مکار، ظالم، اسلام دشمن، حضور خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی عزت و ناموس پر ہر روز نئی یورش کرنے والی اور مسلمانوں کے خون سے صدیوں ہولی کھیلنے والی انگریز حکومت کو، ٹھیک اس وقت جب اس کے ہاتھ ہندوستان کے ہزاروں علما اور مجاہدین حریت کے خون سے رنگین تھے اور اس لمحے جب یہ حکومت اسلام کو صفحۂ ہستی سے نابود اور ملت اسلامیہ کے وجود کو ختم کرنے کے لیے پوری مسلم دنیا پر حملہ آور تھی، مرزا قادیانی یہ یقین دلاتا ہے:

گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور اطاعت کا 60 سالہ درس

(33) ''دوسرا امر قابل گزارش یہ ہے کہ میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں، اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں کہ تا مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال جہاد وغیرہ کے دور کروں جو ان کو دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں...... اور میں دیکھتا ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں پر میری تحریروں کا بہت ہی اثر ہوا ہے اور لاکھوں انسانوں میں تبدیلی پیدا ہو گئی۔

اور میں نے نہ صرف اسی قدر کام کیا کہ برٹش انڈیا کے مسلمانوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی اطاعت کی طرف جھکایا بلکہ بہت سی کتابیں عربی اور فارسی اور اردو میں تالیف کر کے ممالک اسلامیہ کے لوگوں کو بھی مطلع کیا کہ ہم لوگ کیونکر امن اور آرام اور آزادی سے گورنمنٹ انگلشیہ کے سایہ عاطفت میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور ایسی کتابوں کے

چھاپنے اور شائع کرنے میں ہزار ہا روپیہ خرچ کیا گیا مگر باایں ہمہ میری طبیعت نے کبھی نہیں چاہا کہ ان متواتر خدمات کا اپنے حکام کے پاس ذکر بھی کروں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 191.190 طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 727.726 پر)

بتوں سے تجھ کو امیدیں، خدا سے نومیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے؟

اسلام کو دوبارہ زندگی انگریزی سلطنت سے ملی

(34) "ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ اسلام کی دوبارہ زندگی انگریزی سلطنت کے امن بخش سایہ سے پیدا ہوئی ہے۔ تم چاہو، دل میں مجھے کچھ کہو، گالیاں نکالو، یا پہلے کی طرح کافر کا فتویٰ لکھو۔ مگر میرا اصول یہی ہے کہ ایسی سلطنت سے دِل میں بغاوت کے خیالات رکھنا یا ایسے خیال جن سے بغاوت کا احتمال ہو سکے، سخت بدذاتی اور خدا تعالیٰ کا گناہ ہے۔"

(تریاق القلوب صفحہ 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15، صفحہ 156 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 728 پر)

حدیثوں سے انگریز سلطنت کی تعریف ثابت ہوتی ہے

(35) "یہ جو حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح حکم ہو کر آئے گا اور وہ اسلام کے تمام فرقوں پر حاکم عام ہوگا۔ جس کا ترجمہ انگریزی میں گورنر جنرل ہے۔ سو یہ گورنری اُس کی زمین کی نہیں ہوگی۔ بلکہ ضرور ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کی طرح غربت اور خاکساری سے آوے، سو ایسا ہی وہ ظاہر ہوا۔ تا وہ سب باتیں پوری ہوں جو صحیح بخاری میں ہیں کہ یضع الحرب یعنی وہ مذہبی جنگوں کو موقوف کر دے گا اور اس کا زمانہ امن اور صلح کاری ہوگا۔ جیسا کہ یہ بھی لکھا ہے کہ اس کے زمانہ میں شیر اور بکری ایک گھاٹ سے پانی پئیں گے اور سانپوں سے بچے کھیلیں گے۔ اور بھیڑیئے اپنے حملوں سے باز آئیں گے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ ایک ایسی سلطنت کے زیر سایہ پیدا ہوگا جس کا کام انصاف اور عدل گستری ہوگا۔ سو اِن حدیثوں سے صریح اور کھلے طور پر انگریزی سلطنت کی تعریف ثابت ہوتی ہے کیونکہ وہ مسیح اسی

سلطنت کے ماتحت پیدا ہوا ہے اور یہی سلطنت ہے جو اپنے انصاف سے سانپوں کو بچوں کے ساتھ ایک جگہ جمع کر رہی ہے اور ایسا امن ہے کہ کوئی کسی پر ظلم نہیں کر سکتا۔ اس لیے مجھے جو میں مسیح موعود ہوں، زمین کی بادشاہت سے کچھ تعلق نہیں۔"

(تریاق القلوب صفحہ 16، 17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15، صفحہ 144، 145 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 729، 730 پر)

انگریزی گورنمنٹ بمقابلہ رومی گورنمنٹ

(36) "جب کوئی موقعہ میرے مخالفوں کو ملا ہے، انہوں نے میرے کچل دینے اور ہلاک کر دینے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا اور کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ مگر خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے ہر آگ سے بچایا، اُسی طرح جس طرح پر وہ اپنے رسولوں کو بچاتا آیا ہے۔ میں ان واقعات کو مدنظر رکھ کر بڑے زور سے کہتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ بمراتب اس رومی گورنمنٹ سے بہتر ہے جس کے زمانہ میں مسیح کو دکھ دیا گیا۔ پیلاطوس گورنر جس کے روبرو پہلے مقدمہ پیش ہوا وہ دراصل مسیح کا مرید تھا۔ اور اس کی بیوی بھی مرید تھی۔ اس وجہ سے اس نے مسیح کے خون سے ہاتھ دھوئے مگر باوجود اس کے کہ وہ مرید تھا اور گورنر تھا اُس نے اس جرأت سے کام نہ لیا جو کپتان ڈگلس نے دکھائی۔ وہاں بھی مسیح بے گناہ تھا اور یہاں بھی میں بے گناہ تھا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں اور تجربہ سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو حق کے لیے ایک جرأت دی ہے۔ پس میں اس جگہ پر مسلمانوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ ان پر فرض ہے کہ وہ سچے دل سے گورنمنٹ کی اطاعت کریں۔ یہ بخوبی یاد رکھو کہ جو شخص اپنے محسن انسان کا شکر گزار نہیں ہوتا، وہ خدا تعالیٰ کا شکر بھی نہیں کر سکتا۔ جس قدر آسائش اور آرام اس زمانہ میں حاصل ہے، اس کی نظیر نہیں ملتی۔"

(لیکچر لدھیانہ صفحہ 23، 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 271، 272 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 731، 732 پر)

رگ و ریشہ میں شکر گزاری

(37) "یہ عاجز صاف اور مختصر لفظوں میں گزارش کرتا ہے کہ بباعث اس کے کہ گورنمنٹ

انگریزی کے احسانات میرے والد بزرگوار مرزا غلام مرتضٰی مرحوم کے وقت سے آج تک اس خاندان کے شامل حال ہیں، اس لیے نہ کسی تکلف سے بلکہ میرے رگ و ریشہ میں شکر گزاری اس معزز گورنمنٹ کی سمائی ہوئی ہے۔ میرے والد مرحوم کی سوانح میں سے وہ خدمات کسی طرح الگ ہو نہیں سکتیں۔ جو وہ خلوص دل سے اس گورنمنٹ کی خیر خواہی میں بجالائے۔ انہوں نے اپنی حیثیت اور مقدرت کے موافق ہمیشہ گورنمنٹ کی خدمت گزاری میں اس کی مختلف حالتوں اور ضرورتوں کے وقت وہ صدق اور وفاداری دکھلائی کہ جب تک انسان سچے دل اور تہ دِل سے کسی کا خیر خواہ نہ ہو، ہرگز دکھلا نہیں سکتا۔“

(شہادۃ القرآن صفحہ 82، مندرجہ روحانی خزائن جلد 6، صفحہ 378 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ 733 پر)

خدا کی پسند

(38) ”جلسہ جوبلی کی مبارک تقریب پر ہر ایک شخص پر واجب ہے کہ ملکہ معظمہ کے احسانات کو یاد کر کے مخلصانہ دُعاؤں کے ساتھ مبارکباد دے۔ اور حضور قیصرہ ہند و انگلستان میں شکر گزاری کا ہدیہ گزارے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مجھ پر سب سے زیادہ واجب ہے۔ میرے لیے خدا نے پسند کیا کہ میں آسمانی کارروائی کے لیے ملکہ معظمہ کی پُرامن حکومت کی پناہ لوں۔ سو خدا نے مجھے ایسے وقت میں اور ایسے ملک میں مامور کیا جس جگہ انسانوں کی آبرو اور مال اور جان کی حفاظت کے لیے حضرت قیصرہ مبارکہ کا عہد سلطنت ایک فولادی قلعہ کی تاثیر رکھتا ہے۔ جس امان کے ساتھ میں نے اس ملک میں بود و باش کر کے سچائی کو پھیلایا۔ اس کا شکر کرنا میرے پر سب سے زیادہ واجب ہے۔ اور اگرچہ میں نے اس شکر گزاری کے لیے بہت سی کتابیں اُردو اور عربی اور فارسی میں تالیف کر کے اور ان میں جناب ملکہ معظمہ کے تمام احسانات کو جو برٹش انڈیا کے مسلمانوں کے شامل حال ہیں، اسلامی دنیا میں پھیلائی ہیں۔ اور ہر ایک مسلمان کو سچی اطاعت اور فرمانبرداری کی ترغیب دی ہے۔ لیکن میرے لیے ضروری تھا کہ یہ تمام کارنامہ اپنا جناب ملکہ معظمہ کے حضور میں بھی پہنچاؤں۔“

(تحفہ قیصریہ صفحہ 3، مندرجہ روحانی خزائن جلد 12، صفحہ 255 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 734 پر)

سچی خیر خواہی

(39) ''جس گورنمنٹ کے زیر سایہ خدا نے ہم کو کر دیا ہے یعنی گورنمنٹ برطانیہ جو ہماری آبرو اور جان اور مال کی محافظ ہے اُس کی سچی خیر خواہی کرنا اور ایسے مخالف امن امور سے دور رہنا جو اس کو تشویش میں ڈالیں۔ یہ اصول ثلثہ ہیں جن کی محافظت ہماری جماعت کو کرنی چاہیے اور جن میں اعلےٰ سے اعلےٰ نمونے دکھلانے چاہئیں۔''

(کتاب البریہ صفحہ 14، مندرجہ روحانی خزائن جلد 13، صفحہ 14 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 735 پر)

سخت جاہل، نادان اور نالائق مسلمان

(40) ''ہر ایک سعادت مند مسلمان کو دعا کرنی چاہیے کہ اس وقت انگریزوں کی فتح ہو۔ کیونکہ یہ لوگ ہمارے محسن ہیں اور سلطنت برطانیہ کے ہمارے سر پر بہت احسان ہیں۔ سخت جاہل اور سخت نادان اور سخت نالائق وہ مسلمان ہے جو اس گورنمنٹ سے کینہ رکھے۔ اگر ہم ان کا شکر نہ کریں تو پھر ہم خدا تعالیٰ کے بھی ناشکر گزار ہیں۔ کیونکہ ہم نے جو اس گورنمنٹ کے زیر سایہ آرام پایا اور پا رہے ہیں، وہ آرام ہم کسی اسلامی گورنمنٹ میں بھی نہیں پا سکتے، ہرگز نہیں پا سکتے۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 510 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 373 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 736 پر)

بروزی ہے نبوت قادیاں کی
برازی ہے خلافت قادیاں کی
عداوت حق سے، باطل سے محبت
ہے اتنی ہی حقیقت قادیاں کی
نصاریٰ کی پرستش کے سب اسرار
سکھاتی ہے شریعت قادیاں کی

(مولانا ظفر علی خانؒ)

گورنمنٹ کی وفاداری

(41) ''ایک اور خاص بات ہے جس کا بیان کر دینا بھی نہایت ضروری ہے کیونکہ اس کے متعلق بھی حضرت صاحب نے بار بار تاکید فرمائی ہے۔ میں نے پچھلے جلسہ پر اس کے متعلق بیان کیا تھا۔ اور وہ گورنمنٹ کی وفاداری ہے۔ اس گورنمنٹ کے ہم پر بڑے بڑے احسان ہیں۔ میں نے حضرت مسیح موعود کے منہ سے بارہا سنا ہے کہ اس گورنمنٹ کے ہم پر اتنے احسان ہیں کہ اگر ہم اس کی وفاداری نہ کریں اور اسے مدد نہ دیں تو ہم بڑے ہی بے وفا ہوں گے۔ میں بھی یہی کہتا ہوں کہ گورنمنٹ کی وفاداری ہمیں دل و جان سے کرنی چاہیے۔ میں اگر کسی سے کوئی ایسی بات سنتا ہوں جو گورنمنٹ کے خلاف ہوتی ہے تو کانپ جاتا ہوں۔ کیونکہ اس قسم کی کوئی بات کرنا بہت ہی نمک حرامی ہے۔ یہ بات اچھی طرح یاد رکھنا چاہیے کہ اگر یہ گورنمنٹ نہ ہوتی تو نہ معلوم ہمارے لیے کیا کیا مشکلات ہوتیں۔ ابھی چند دنوں کا ہی ذکر ہے کہ ہمارے مالابار کے احمدیوں کی حالت بہت تشویشناک ہو گئی تھی۔ ان کے لڑکوں کو سکولوں میں آنے سے بند کر دیا گیا۔ ان کے مردے دفن کرنے سے روک دیے گئے۔ چنانچہ ایک مردہ کئی دن تک پڑا رہا۔ مسجدوں سے روک دیا گیا۔ تجارت کو بند کر دیا لیکن اس گورنمنٹ نے ایسی مدد کی ہے کہ اگر ہماری اپنی سلطنت بھی ہوتی تو بھی ہم اس سے زیادہ نہ کر سکتے اور وہ یہ کہ گورنمنٹ نے احمدیوں کی تکلیف دیکھ کر اپنے پاس سے زمین دی ہے کہ اس میں مسجد اور قبرستان بنا لو لیکن وہاں کا راجہ اس پر بھی باز نہیں آیا اور اس نے یہ سوال اٹھایا کہ یہ زمین تو میری ہے، میں نہیں دیتا اور یہ بھی لکھا کہ خبردار! اگر تم نے اس پر کوئی عمارت بنائی تو سزا پاؤ گے اور یہ بھی کہا کہ تم لوگ حاضر ہو کر بتاؤ کہ کیوں تمہیں بائیکاٹ نہ کر دیا جائے کیونکہ علماء نے فتویٰ دیا ہے کہ تم مسلمان نہیں ہو۔ اس پر احمدیوں نے گورنمنٹ کی خدمت میں درخواست دی تو...... ڈپٹی کمشنر صاحب نے یہ حکم دیا کہ اگر اب احمدیوں کو کوئی تکلیف ہوئی تو مسلمانوں کے جتنے لیڈر ہیں، ان سب کو نئے قانون کے ماتحت ملک بدر کر دیا جائے گا۔ اس طرح کا حکم کسی کے منہ سے نہیں نکل سکتا مگر اسی کے منہ سے جس کے دل میں بنی نوع انسان کی ہمدردی ہو تو یہ تازہ سلوک اس گورنمنٹ نے تمہارے مالاباری بھائیوں کے ساتھ کیا ہے اور جو کسی کے بھائی پر احسان کرتا ہے، وہ اسی پر کرتا ہے۔ پس جب مالاباری

احمدی ہمارے بھائی ہیں تو ہمیں گورنمنٹ کا کس قدر احسان مند ہونا چاہیے۔ پھر ماریشس میں ہمارے ایک مبلغ گئے ہیں جو جہاں لیکچر دینا چاہتے، غیر احمدی بند کروا دیتے۔ آخر انھوں نے گورنمنٹ سے سرکاری ہال کے لیے درخواست کی تو وہاں کے گورنر نے حکم دیا کہ آپ ہفتہ میں تین دن اس ہال میں لیکچر دے سکتے ہیں۔ گویا گورنمنٹ نے ہفتہ کے نصف دن ہمارے مبلغ کو دیے اور نصف اپنے لیے رکھے۔ پس جو گورنمنٹ ایسی مہربان ہو، اس کی جس قدر بھی فرمانبرداری کی جائے، تھوڑی ہے۔"

(انوار خلافت [illegible] 153 [illegible] از مرزا بشیر الدین محمود، صفحہ نمبر 738,737 پر)

لعنت

□ "جو (شخص) کتاب ازالہ اوہام میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی یہ تحریر پڑھتا ہے کہ ہر ایک سعادت مند مسلمان کو دعا کرنی چاہیے کہ اس وقت انگریزوں کی فتح ہو، کیونکہ یہ لوگ ہمارے (یعنی قادیانی صاحبان کے) محسن ہیں اور سلطنت برطانیہ کے ہمارے سر پر بہت احسان ہیں۔ سخت جاہل، اور سخت نادان، اور سخت نالائق وہ مسلمان ہے جو اس گورنمنٹ سے کینہ رکھے۔ اگر ہم ان کا شکر نہ کریں تو پھر ہم خدا تعالیٰ کے بھی ناشکر گزار ہیں، اس سے زیادہ بے ایمان اور کون شخص ہوسکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا مسیح تو کہتا ہے کہ ہر ایک مسلمان کو انگریزوں کی کامیابی کے لیے دعا کرنی چاہیے، اور یہ کہتا ہے کہ دعا کی کیا ضرورت ہے، انگریزوں کو شکست ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ میں تو ایسے احمدی کو لعنتی انسان سمجھتا ہوں، اور میں تو یقین رکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کی دعا بہر حال قبول ہوگی۔ اگر اللہ تعالیٰ کا منشا کسی اور بڑی حکمت کے تحت اس دعا کو قبول کرنے کا نہ بھی ہو، تو ابھی اس شخص پر لعنت پڑ جائے گی کیونکہ اس نے اپنے آپ کو اس صف میں کھڑا کیا جو خدا تعالیٰ کے مسیح کے دشمنوں کی ہے۔"

(قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کی تقریر، روزنامہ الفضل قادیان جلد 28 نمبر 127 مورخہ 5 جون 1940ء)

مرزا قادیانی، حرزِ سلطنت

(42) "اب گورنمنٹ شہادت دے سکتی ہے کہ اس کو میرے زمانہ میں کیا کیا فتوحات

نصیب ہوئیں۔ یہ الہام سترہ برس کا ہے۔ کیا یہ انسان کا فعل ہو سکتا ہے؟ غرض میں گورنمنٹ کے لیے بمنزلہ حرزِ سلطنت ہوں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوئم صفحہ 69 طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 739 پر)

سلطنت برطانیہ......امن وراحت کی پناہ گاہ

(43) "جعل لی السلطنة البرطانية ربوة امنٍ و راحة و مستقرًا حسنا فلحمد لِلّٰہ."

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ نے میرے لیے سلطنت برطانیہ کو ربوہ، امن و راحت کی پناہ گاہ بنایا ہے اور یہ ٹھہرنے کی اچھی جگہ ہے اور اس پر خدا کی حمد و ثنا ہے۔"

(حقیقت الوحی، ضمیمہ، الاستفتاء صفحہ 46، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 22 صفحہ 668، از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 740 پر)

گورنمنٹ برطانیہ کے لیے پناہ اور تعویذ

(44) "پس میں یہ دعویٰ کر سکتا ہوں کہ میں ان خدمات میں یکتا ہوں اور میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں ان تائیدات میں یگانہ ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کے لیے بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک پناہ کے ہوں جو آفتوں سے بچاوے اور خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ خدا ایسا نہیں کہ ان کو دکھ پہنچاوے اور تو ان میں ہو۔ پس اس گورنمنٹ کی خیر خواہی اور مدد میں کوئی دوسرا شخص میری نظیر اور مثیل نہیں اور عنقریب یہ گورنمنٹ جان لے گی، اگر مردم شناسی کا اس میں مادہ ہے۔"

(نور الحق صفحہ 33، مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 44، 45 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 742,741 پر)

حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ سے بڑھ کر

(45) "اس مبارک گورنمنٹ کے زمانہ کو اگر اس امن کے زمانہ سے مشابہت دیں جو

حضرت نوح علیہ السلام کے وقت میں تھا تو یہ زمانہ بلا وجہ اس کا مثیل غالب ہوگا۔"
(ازالہ اوہام صفحہ 58 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 131 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 743 پر)

اللہ کی قسم !!!

(46) "اور ہم خدا کا شکر کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں سلطنت برطانیہ کا عہد بخشا اور اس کے ذریعہ سے بڑی بڑی مہربانیاں اور فضل ہم پر کیے۔ ہم نے اس سلطنت کے آنے سے انواع اقسام کی نعمتیں پائیں۔ ہماری قوم نے علم اور تہذیب سیکھی اور بہائم کی زندگی سے نکلنا انہیں نصیب ہوا اور حیوانی جذبوں سے نکل کر انسانی کمالات پر پہنچنا میسر آیا۔ سو ہمیں اس گورنمنٹ کے طفیل امید اور فکر سے بڑھ کر امن اور امان ملا...... اور یہ سلطنت ہر میدان میں تمہاری مدد کو کھڑی ہوئی اور تمہارے یاروں اور دوستوں اور مکانوں کی نسبت خوب سلوک کیا اور ثابت کر دیا کہ وہ تمہاری پناہ اور جائے امن ہے۔ اب تم پر اس کے احسان کے حقوق ثابت ہیں...... سو مناسب ہے کہ اس گورنمنٹ کے شکر ادا کرنے میں اور ذکر و تذکرہ میں گونگے اور بیہوش نہ بن جاؤ۔ اس لیے کہ احسان کا بدلہ احسان ہے۔ اور شکر سے غفلت کرنا کفران ہے۔ اور **میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ سلطنت تمہارے لیے بڑا امن بخش تعویذ ہے اور اس کے ہوتے کسی خود پوش مددگار کی ہمیں ضرورت نہیں**۔ اور حقیقت میں ساری حمدیں خدا کے لیے ہیں جس نے ہمیں ایسا قیصر عطا فرمایا جو ہمارے حال کی خبر گیری اور پرداخت میں کوئی قصور اور کوتاہی نہیں کرتا اور کوشش کرتا ہے کہ ہمیں پستی سے باہر لائے۔"
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 542 تا 544 طبع جدید از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 744 تا 746 پر)

اعتقاد اور یقین

(47) "اے نادانو! گورنمنٹ انگریزی کی تعریف تمہاری طرح قلم سے منافقانہ نہیں نکلتی۔ بلکہ میں اپنے اعتقاد اور یقین سے سے جانتا ہوں کہ در حقیقت خدا تعالیٰ کے فضل سے اس

گورنمنٹ کی پناہ ہمارے لیے بالواسطہ خدا تعالیٰ کی پناہ ہے۔ اس سے زیادہ اس گورنمنٹ کی پُر امن سلطنت ہونے کا اور کیا میرے نزدیک ثبوت ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ پاک سلسلہ اسی گورنمنٹ کے ماتحت برپا کیا ہے۔ وہ لوگ میرے نزدیک سخت نمک حرام ہیں جو حکام انگریزی کے روبرو اُن کی خوشامدیں کرتے ہیں۔ اُن کے آگے گرتے ہیں اور پھر گھر میں آ کر کہتے ہیں کہ جو شخص اس گورنمنٹ کا شکر کرتا ہے، وہ کافر ہے۔ یاد رکھو، اور خوب یاد رکھو کہ ہماری یہ کارروائی جو اس گورنمنٹ کی نسبت کی جاتی ہے، منافقانہ نہیں ہے۔ وَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ بلکہ ہمارا یہی عقیدہ ہے جو ہمارے دل میں ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 148 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 747 پر)

ملکہ وکٹوریہ کی حکومت کے سائے میں

(48) "اعملو ایها الاخوان انا قد نجونا من ایدی الظالمین فی ظل دوله هذه المکیلة...... التی نضرنا فی حکومتها کنضاره الارض من ایام التهتان."

ترجمہ: "اے بھائیو! جانو کہ ہم نے ملکہ وکٹوریہ کی حکومت کے سائے میں ظالموں کے ہاتھوں نجات پائی ہے۔ ہم اس حکومت کے سایہ میں اس طرح سرسبز ہوتے ہیں جیسے زمین، موسم بہار میں سرسبز ہوتی ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 517 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 517 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 748 پر)

تلوار

(49) "ولو لاهیبة سیف سله عدل سلطنه البرطانیه لحث الناس علی سفک دمی."

ترجمہ: "اور اس تلوار کی ہیبت نہ ہوتی جو سلطنت برطانیہ نے سونت رکھی ہے تو لوگ میرا خون کر دیتے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 18 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 749 پر)

قادیانی تلوار

(۵) ''حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) فرماتے ہیں کہ میں مہدی موعود ہوں اور گورنمنٹ برطانیہ میری تلوار ہے جس کے مقابلہ میں ان علما کی کچھ پیش نہیں جاتی۔ اب غور کرنے کا مقام ہے کہ پھر ہم احمدیوں کو کیوں خوشی نہ ہو۔ عراق، عرب ہو یا شام، ہم ہر جگہ اپنی تلوار (انگریز) کی چمک دیکھنا چاہتے ہیں۔''

(قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کی تقریر، روزنامہ الفضل قادیان جلد 6 نمبر 42 صفحہ 9 مورخہ 7 دسمبر 1918ء)

ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض ہے جیسا کہ خدا کا

(50) ''ہمارے نظام بدنی اور امور دُنیوی میں خدا تعالیٰ نے اِس قوم میں سے ہمارے لیے گورنمنٹ قائم کی اور ہم نے اس گورنمنٹ کے وہ احسانات دیکھے جن کا شکر کرنا کوئی سہل بات نہیں۔ اس لیے ہم اپنی معزز گورنمنٹ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم اس گورنمنٹ کے اسی طرح مخلص اور خیر خواہ ہیں جس طرح کہ ہمارے بزرگ تھے۔ ہمارے ہاتھ میں بجز دُعا کے اور کیا ہے۔ سو ہم دُعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اِس گورنمنٹ کو ہر یک شر سے محفوظ رکھے اور اس کے دشمن کو ذلت کے ساتھ پسپا کرے۔ خدا تعالیٰ نے ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض کیا ہے جیسا کہ اس کا شکر کرنا۔ سو اگر ہم اس محسن گورنمنٹ کا شکر ادا نہ کریں یا کوئی شر اپنے ارادہ میں رکھیں تو ہم نے خدا تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کیا کیونکہ خدا تعالیٰ کا شکر اور کسی محسن گورنمنٹ کا شکر جس کو خدائے تعالیٰ اپنے بندوں کو بطورِ نعمت کے عطا کرے۔ درحقیقت یہ دونوں ایک ہی چیز ہیں اور ایک دوسرے سے وابستہ ہیں اور ایک کے چھوڑنے سے دوسری کا چھوڑنا لازم آجاتا ہے۔''

(شہادۃ القرآن صفحہ 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 750 پر)

خدا کا شکر

(51) "ہم دنیا میں فروتنی کے ساتھ زندگی بسر کرنے آئے ہیں اور بنی نوع کی ہمدردی اور اس گورنمنٹ کی خیر خواہی جس کے ہم ماتحت ہیں یعنی گورنمنٹ برطانیہ ہمارا اصول ہے۔ ہم ہرگز کسی مفسدہ اور نقصِ امن کو پسند نہیں کرتے اور اپنی گورنمنٹ انگریزی کی ہر ایک وقت میں مدد کرنے کے لیے طیار ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں جس نے ایسی گورنمنٹ کے زیر سایہ ہمیں رکھا ہے۔"

(کتاب البریہ صفحہ 17، مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 18 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 751 پر)

؎ اور اک تو ہے کہ تیرا سایہ بھی نجس

سکون، نہ مکہ میں نہ مدینہ میں

(52) "میں بیس برس تک یہی تعلیم اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی دیتا رہا، اور اپنے مریدوں میں یہی ہدایتیں جاری کرتا رہا، تو کیونکر ممکن تھا کہ ان تمام ہدایتوں کے برخلاف کسی بغاوت کے منصوبے کی میں تعلیم کروں۔ حالانکہ میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ امن مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے، نہ مدینہ میں، اور نہ سلطانِ روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ میں۔"

(تریاق القلوب صفحہ 28، مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 156 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 752 پر)

مکہ و مدینہ والے میرے لیے درندوں کی طرح ہیں

(53) "قدیم سے میں نے اپنی بہت سی کتابوں میں بار بار یہی شائع کیا ہے کہ اس گورنمنٹ کے ہمارے سر پر احسان ہیں کہ اس کے زیر سایہ ہم آزادی سے اپنی خدمت تبلیغ پوری کرتے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ ظاہری اسباب کی رو سے آپ کے رہنے کے لیے اور بھی ملک ہیں اور اگر آپ اس ملک کو چھوڑ کر مکہ میں یا مدینہ میں یا قسطنطنیہ میں چلے

جائیں تو سب ممالک آپ کے مذہب اور مشرب کے موافق ہیں لیکن اگر میں جاؤں تو میں دیکھتا ہوں کہ وہ سب لوگ میرے لیے بطور درندوں کے ہیں۔"

(براہین احمدیہ، حصہ پنجم ضمیمہ صفحہ 128 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 294 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 753 پر)

مکہ معظمہ سے لندن بہتر! (نعوذ باللہ)

(54) "میرے خیال میں مذاہب کے پرکھنے اور جانچنے اور کھرے کھوٹے میں تمیز کرنے کے لیے اس سے بہتر کسی ملک کے باشندوں کو موقعہ ملنا ممکن نہیں۔ جو ہمارے ملک پنجاب اور ہندوستان کو ملا ہے۔ اس موقع کے حصول کے لیے پہلا فضل خدا تعالیٰ کا گورنمنٹ برطانیہ کا ہمارے اس ملک پر تسلط ہے۔ ہم نہایت ہی ناسپاس اور منکر نعمت ٹھہریں گے۔ اگر ہم سچے دل سے اس محسن گورنمنٹ کا شکر نہ کریں جس کے بابرکت وجود سے ہمیں دعوت اور تبلیغ اسلام کا وہ موقعہ ملا جو ہم سے پہلے کسی بادشاہ کو بھی نہ مل سکا کیونکہ اس علم دوست گورنمنٹ نے اظہار رائے میں وہ آزادی دی ہے جس کی نظیر اگر کسی اور موجودہ عملداری میں تلاش کرنا چاہیں تو لاحاصل ہے۔ کیا یہ عجیب بات نہیں کہ ہم لنڈن کے بازاروں میں دین اسلام کی تائید کے لئے وہ وعظ کر سکتے ہیں جس کا خاص مکہ معظمہ میں میسر آنا ہمارے لئے غیر ممکن ہے۔"

(رسالہ معیار المذاہب صفحہ 2، 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 461,460 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 755,754 پر)

مرزا قادیانی کو مسیح اور مہدی ماننے کا نتیجہ؟

(55) "میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے، ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات، جلد دوم صفحہ 196 طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 756 پر)

قلم کا ہے
دنیا میں اب ہی نہیں تلوار کارگر

لیکن جنابِ شیخ کو معلوم کیا نہیں
مسجد میں اب یہ وعظ ہے بے سُود و بے اثر
تیغ و تفنگ دستِ مسلماں میں ہے کہاں؟
ہو بھی تو دل ہیں موت کی لذّت سے بے خبر
کافر کی موت سے بھی لرزتا ہو جس کا دل
کہتا ہے کون اس کو مسلماں کی موت مر

ملت اسلامیہ کے لیے "غلامی" بہت بری لعنت اور خدا کا بہت بڑا غضب ہے اور اس پر قانع ہوجانا گویا عذاب الٰہی اور لعنت خداوندی پر قناعت کر لینے کے مترادف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو دعوتِ حق دیتے ہوئے پہلا مطالبہ یہ کیا کہ بنی اسرائیل کو اپنی غلامی سے آزاد کر دے تاکہ وہ میرے ساتھ ہو کر آزادانہ توحید الٰہی کے پرستار رہ سکیں اور ان کی مذہبی زندگی کے کسی شعبہ میں بھی جابرانہ اور کافرانہ اقتدار حائل نہ رہ سکے۔ لیکن یہاں ملاحظہ کیجیے! جھوٹا مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی کس فخر کے ساتھ انگریزوں کا طوقِ غلامی اپنے گلے میں ڈالتا ہے۔ حیف......صد حیف!!!

قادیانی بیعت کی شرط

(56) "اس تمام تقریر سے جس کے ساتھ میں نے اپنی سترہ سالہ مسلسل تقریروں سے ثبوت پیش کیے ہیں، صاف ظاہر ہے کہ میں سرکار انگریزی کا بدل و جان خیر خواہ ہوں اور میں ایک شخص امن دوست ہوں اور اطاعت گورنمنٹ اور ہمدردی بندگان خدا کی میرا اصول ہے اور یہ وہی اصول ہے جو میرے مریدوں کی شرائط بیعت میں داخل ہے۔"

(کتاب البریہ صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 10 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 757 پر)

جو نبی انگریز کی غلامی کو رحمت اور نعمت قرار دیتا ہو، اس کی تعلیمات میں (من حیث القوم) مسلمانوں کو درپیش مسائل کا حل تلاش کرنا ایسا ہی ہے جیسے "چیل کے گھونسلے میں

ماس" تلاش کرنا۔ حضور نبی رحمت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو حکومت، طاقت، شجاعت اور غیرت عطا کی لیکن چودھویں صدی کے "بناسپتی انگریزی نبی" نے تمام عمر قوم کو غلامی کا درس دیا۔ اگر مرزا قادیانی کے دل میں اسلام اور مسلمانوں کا درد ہوتا تو وہ کبھی اپنی قوم کو اغیار کی غلامی کا سبق نہ پڑھاتا۔ لیکن وہ تو تمام عمر منارہ المسیح اور بہشتی مقبرہ کی آڑ میں دولت اکٹھی کرنے کی فکر میں سرگرداں رہا۔ قوم کی فکر تھی ہی کب اور ہوتی بھی تو کیونکر؟ اس نبوت کو کس چیز سے تعبیر کیا جائے جو قوم کی غلامی کی زنجیروں کو اور زیادہ مضبوط کرے۔

قادیانی جماعت کے لیے ضروری نصیحت

(57) "چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ ان دنوں میں بعض جاہل اور شریر لوگ اکثر ہندوؤں میں سے اور کچھ مسلمانوں میں سے گورنمنٹ کے مقابل پر ایسی ایسی حرکتیں ظاہر کرتے ہیں، جن سے بغاوت کی بو آتی ہے، بلکہ مجھے شک ہوتا ہے کہ کسی وقت باغیانہ رنگ ان کی طبائع میں پیدا ہو جائے گا، اس لیے میں اپنی جماعت کے لوگوں کو، جو مختلف مقامات پنجاب اور ہندوستان میں موجود ہیں، جو بفضلہ تعالیٰ کئی لاکھ تک ان کا شمار پہنچ گیا ہے، نہایت تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ وہ میری اس تعلیم کو خوب یاد رکھیں، جو قریباً سولہ برس سے تقریری اور تحریری طور پر ان کے ذہن نشین کرتا آیا ہوں، یعنی یہ کہ اس گورنمنٹ انگریزی کی پوری اطاعت کریں، کیونکہ وہ ہماری محسن گورنمنٹ ہے۔ ان کی ظل حمایت میں ہمارا فرقہ احمدیہ چند سال میں لاکھوں تک پہنچ گیا ہے اور اس گورنمنٹ کا احسان ہے کہ اس کے زیر سایہ ہم ظالموں کے پنجہ سے محفوظ ہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 708 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 758 پر)

قادیانی اصول، ہدایتیں اور تعلیم

(58) "اب میں نے جو کچھ میرے اصول اور ہدایتیں اور تعلیم تھی۔ سب گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں ظاہر کر دیں۔ میری ہدایتوں کا خلاصہ یہی ہے کہ صلح کاری اور غریبی سے زندگی بسر کرو اور جس گورنمنٹ کے ہم ماتحت ہیں یعنی گورنمنٹ برطانیہ اس کے سچے خیر خواہ

اور تابعدار ہو جاؤ۔ نہ نفاق اور دنیاداری سے۔ آخر دعا پر ختم کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہماری ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند دام اقبالہا کا اقبال دن بدن بڑھاوے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم سچے دل سے اس کے تابعدار اور امن پسند انسان ہوں۔ آمین!

راقم خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان 27 دسمبر 1898ء"

(کشف الغطاء صفحہ 37 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 213 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 759 پر)

قادیانی مذہب اور عقیدہ

(59) "میں نے اپنی قلم سے گورنمنٹ کی خیرخواہی میں ابتدا سے آج تک، وہ کام کیا ہے جس کی نظیر گورنمنٹ کے ہاتھ میں ایک بھی نہیں ہوگی اور میں نے ہزارہا روپیہ کے صرف سے کتابیں تالیف کر کے ان میں جابجا اس بات پر زور دیا ہے کہ مسلمانوں کو اس گورنمنٹ کی سچی خیرخواہی چاہیے اور رعایا ہو کر بغاوت کا خیال بھی دل میں لانا نہایت درجہ کی بدذاتی ہے اور میں نے ایسی کتابوں کو نہ صرف برٹش انڈیا میں پھیلایا ہے بلکہ عرب اور شام اور مصر اور روم اور افغانستان اور دیگر اسلامی بلاد میں محض للّٰی نیت سے شائع کیا ہے نہ اس خیال سے کہ یہ گورنمنٹ میری تعظیم کرے یا مجھے انعام دے کیونکہ **یہ میرا مذہب اور میرا عقیدہ ہے جس کا شائع کرنا میرے پر حق واجب تھا۔**"

(انجام آتھم صفحہ 68 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 68، از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 760 پر)

ہر قادیانی کا عقیدہ

(60) "آج کی تاریخ تک تیس ہزار کے قریب یا کچھ زیادہ میرے ساتھ جماعت ہے، جو برٹش انڈیا کے متفرق مقامات میں آباد ہے اور ہر ایک شخص، جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود مانتا ہے، اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ میں جہاد قطعاً حرام ہے کیونکہ مسیح آ چکا۔ خاص کر میری تعلیم کے لحاظ سے اس گورنمنٹ انگریزی کا

سچا خیر خواہ اس کو بننا پڑتا ہے۔"

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ضمیمہ، صفحہ 6، 7، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 28، 29 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 762،761 پر)

مرزا قادیانی کے تمام الہامات، ملفوظات اور تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے کہ غلامی پر قناعت کرو اور دن رات انگریزی حکومت کے گن گاتے رہو۔

پلی ہے مغربی تہذیب کے آغوش عشرت میں
نبوت بھی رسیلی ہے پیمبر بھی رسیلا ہے
نصاریٰ کی رضا جوئی ہے مقصد اس نبوت کا
اور ابطال جہاد انجاح مقصد کا وسیلا ہے

حق بات کو ظاہر کرنا فرض ہے

(61) "میں نے نہ کسی بناوٹ اور ریاکاری سے بلکہ محض اُس اعتقاد کی تحریک سے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے دل میں ہے، بڑے زور سے بار بار اس بات کو مسلمانوں میں پھیلایا ہے کہ ان کو گورنمنٹ برطانیہ کی جو درحقیقت ان کی محسن ہے، سچی اطاعت اختیار کرنی چاہیے کہ وفاداری کے ساتھ اس کی شکر گزاری کرنی چاہیے۔ ورنہ خدا تعالیٰ کے گنہگار ہوں گے اور میں دیکھتا ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں پر میری تحریروں کا بہت ہی اثر ہوا ہے اور لاکھوں انسانوں میں تبدیلی پیدا ہوگئی۔

اور میں نے نہ صرف اسی قدر کام کیا کہ برٹش انڈیا کے مسلمانوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی اطاعت کی طرف جھکایا بلکہ بہت سی کتابیں عربی اور فارسی اور اردو میں تالیف [illegible] میہ کے لوگوں کو بھی مطلع کیا کہ ہم لوگ کیونکر امن اور آرام اور آزادی سے [illegible] مایہ عاطفت میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور ایسی کتابوں کے چھاپنے [illegible] ہا روپیہ خرچ کیا گیا مگر باایں ہمہ میری طبیعت نے کبھی نہیں چاہا کہ [illegible] تواتر حد [illegible] نا اپنے حکام کے پاس ذکر بھی کروں کیونکہ میں نے کسی صلہ اور انعام کی [illegible] ش سے نہیں بلکہ ایک حق بات کو ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھا اور درحقیقت وجود سلطنت انگلشیہ

خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لئے ایک نعمت تھی جو مدت دراز کی تکلیفات کے بعد ہم کو ملی۔ اس لیے ہمارا فرض تھا کہ اس نعمت کا بار بار اظہار کریں۔"

(کتاب البریہ صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 340، از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 763 پر)

جو نبوت قوم کے افراد کو آغوش غلامی میں سلانے کی کوشش کرے، انہیں مفلوج اور مجہول بنانے کی راہ پر گامزن ہو، انہیں مسلسل غلامی کے "فضائل" یاد کروائے، وہ نبوت قوم کے لئے برگ حشیش نہیں تو اور کیا ہے؟

وہ نبوت ہے مسلماں کے لیے برگ حشیش
جس نبوت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام

ہمارا فرض ہے

(62) "بے شک ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اس گورنمنٹ محسنہ کے سچے دل سے خیر خواہ ہوں اور ضرورت کے وقت جان فدا کرنے کو بھی طیار ہوں۔"

(البلاغ صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 400 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 764 پر)

قادیانی جماعت...... انگریز کی وفادار جماعت

(63) "جماعت جو میرے ساتھ تعلق بیعت و مریدی رکھتی ہے۔ وہ ایک ایسی سچی مخلص اور خیر خواہ اِس گورنمنٹ کی بن گئی ہے کہ مَیں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ ان کی نظیر دوسرے مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی۔ وہ گورنمنٹ کے لیے ایک وفادار فوج ہے، جن کا ظاہر و باطن، گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی سے بھرا ہوا ہے۔"

(ستارہ قیصریہ صفحہ 12 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12، صفحہ 264 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 765 پر)

؎ چڑھتے ہوئے سورج کے پجاری ذرا سن لیں
سورج کسی سر پہ کبھی سایہ نہیں کرتا

انگریز کی نمک پروردہ جماعت

(64) ’’غرض یہ ایک ایسی جماعت ہے جو سرکار انگریزی کی نمک پروردہ اور نیک نامی حاصل کردہ اور مورد مراحم گورنمنٹ ہیں۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات، جلد سوم، صفحہ 20، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 700 پر)

مسلمانوں کی جاسوسی

1857ء کی جنگِ آزادی کے بعد مسلمانوں میں یہ بحث چھڑ گئی چونکہ مسلمانوں کی اسلامی حکومت ختم ہو گئی ہے اور ہندوستان پر انگریز قابض ہو گیا ہے، اب شرعی لحاظ سے ہندوستان کی حیثیت کیا ہے؟ دارالحرب یا دارالسلام؟ اگر دارالحرب ہے تو اب مسلمانوں پر (شرائطِ نماز جمعہ پوری نہ ہونے کی وجہ سے) نماز جمعہ فرض نہ رہا اور اگر دارالسلام ہے تو نماز جمعہ کی فرضیت بدستور قائم ہے۔ یہ بحث کچھ عرصہ چلتی رہی۔ بعدازاں یہ قرار پایا کہ نماز جمعہ بھی ادا کیا جائے اور نماز ظہر بھی پوری پڑھی جائے۔ بعض لوگوں نے جمعہ کے روز نماز ظہر کو ترک کر دیا تھا اور بعض لوگ صرف نماز ظہر پڑھتے تھے۔ جن لوگوں کی یہ رائے تھی کہ ہندوستان کے دارالحرب ہونے کی وجہ سے نماز جمعہ اب فرض نہیں رہی اور صرف نماز ظہر ہی پڑھنی چاہیے، انگریز بہادر کے نزدیک ایسے تمام مسلمان حکومت کے باغی تھے۔ انگریز کے محکمہ جاسوسی کا فرض تھا کہ ایسے لوگوں پر گہری نظر رکھے تاکہ مستقبل میں وہ اکٹھے اور منظم ہو کر حکومت کے لیے کوئی مشکلات پیدا نہ کریں۔ حکومت کے ایسے باغیوں کی نشاندہی کے لیے مرزا قادیانی نے یہ ڈیوٹی اپنے ذمہ لی۔ اس سلسلہ میں اس نے ایک اشتہار شائع کیا جس میں گورنمنٹ برطانیہ کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ مسلمان حکومت کے ساتھ باغیانہ رویہ رکھتے ہیں۔ اس کی شناخت یہ ہے کہ جو لوگ نماز جمعہ نہیں پڑھتے، وہ سرکاری باغی اور ’’دہشت گرد‘‘ سمجھے جائیں۔ اس ’’نیک‘‘ کام کے لیے مرزا قادیانی نے باقاعدہ ایک گوشوارہ تیار کر کے

ہندوستان بھر میں اپنے تمام مریدوں میں تقسیم کیا اور حکم دیا کہ وہ اس گوشوارہ میں ایسے تمام مسلمانوں کے کوائف درج کر کے قادیان بھجوائیں جو اپنے اپنے علاقوں میں نماز جمعہ کے لیے مسجد نہیں آتے تاکہ باغیوں کے یہ نام انگریز بہادر کی خدمت میں پیش کر کے وہ اس کی بارگاہ میں سرخرو ہو سکے۔ اب آپ اس اشتہار کی عبارت ملاحظہ فرمائیں جو مسلمانوں کی جاسوسی کی غرض سے مرزا قادیانی نے شائع کر کے اپنے مریدوں میں تقسیم کیا:

(35) ''قابلِ توجہ گورنمنٹ از طرف مہتمم کاروبار تجویز تعطیل جمعہ

میرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

چونکہ قرینِ مصلحت ہے کہ سرکار انگریزی کی خیرخواہی کے لیے ایسے نافہم مسلمانوں کے نام بھی نقشہ جات میں درج کیے جائیں جو درپردہ اپنے دلوں میں برٹش انڈیا کو دارالحرب قرار دیتے ہیں اور ایک چھپی ہوئی بغاوت کو اپنے دلوں میں رکھ کر اسی اندرونی بیماری کی وجہ سے فرضیتِ جمعہ سے منکر ہو کر اس کی تعطیل سے گریز کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ نقشہ اسی غرض کے لیے تجویز کیا گیا کہ تا اس میں اُن ناحق شناس لوگوں کے نام محفوظ رہیں کہ جو ایسے باغیانہ سرشت کے آدمی ہیں۔ اگرچہ گورنمنٹ کی خوش قسمتی سے برٹش انڈیا میں مسلمانوں میں ایسے آدمی بہت ہی تھوڑے ہیں جو ایسے مفسدانہ عقیدہ کو اپنے دل میں پوشیدہ رکھتے ہوں۔ لیکن چونکہ اس امتحان کے وقت بڑی آسانی سے ایسے لوگ معلوم ہو سکتے ہیں، جن کے نہایت مخفی ارادے گورنمنٹ کے برخلاف ہیں۔ اس لیے ہم نے اپنی محسن گورنمنٹ کی پولیٹیکل خیرخواہی کی نیت سے اس مبارک تقریب پر یہ چاہا کہ جہاں تک ممکن ہو ان شریر لوگوں کے نام ضبط کیے جائیں جو اپنے عقیدہ سے اپنی مفسدانہ حالت کو ثابت کرتے ہیں کیونکہ جمعہ کی تعطیل کی تقریر پر ان لوگوں کا شناخت کرنا ایسا آسان ہے کہ اس کی مانند ہمارے ہاتھ میں کوئی بھی ذریعہ نہیں۔ وجہ یہ کہ جو ایک ایسا شخص ہو جو اپنی نادانی اور جہالت سے برٹش انڈیا کو دارالحرب قرار دیتا ہے، وہ جمعہ کی فرضیت سے ضرور منکر ہوگا اور اسی علامت سے شناخت کیا جائے گا کہ وہ درحقیقت اس عقیدہ کا آدمی ہے۔ لیکن ہم گورنمنٹ میں باادب اطلاع کرتے ہیں کہ ایسے

نقشے ایک پولیٹیکل راز کی طرح اُس وقت تک ہمارے پاس محفوظ رہیں گے جب تک گورنمنٹ ہم سے طلب کرے۔ اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ حکیم مزاج بھی ان نقشوں کو ایک ملکی راز کی طرح اپنے کسی دفتر میں محفوظ رکھے گی اور بالفعل یہ نقشے جن میں ایسے لوگوں کے نام مندرج ہیں گورنمنٹ میں نہیں بھیجے جائیں گے۔ صرف اطلاع دہی کے طور پر ان میں سے ایک سادہ نقشہ چھپا ہوا جس پر کوئی نام درج نہیں فقط یہی مضمون درج ہے، ہمراہِ درخواست بھیجا جاتا ہے اور ایسے لوگوں کے نام معہ پتہ ونشان یہ ہیں:"

کیفیت	ضلع	سکونت	نام معہ لقب وعہدہ	نمبر شمار

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 555 تا 557 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 767 تا 769 پر)

آنجہانی مرزا قادیانی مسلمانوں کے خلاف انگریز کے لیے جاسوسی کا کام "مفت" نہیں کرتا تھا بلکہ وہ ان خدمات کے لیے بھاری معاوضہ حاصل کرتا تھا۔ اس سلسلہ میں مرزا

قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے اپنی کتاب ''سیرۃ المہدی'' میں لکھتا ہے:

پُراسرار منی آرڈر

(66) ''مرزا دین محمد صاحب ساکن لنگروال ضلع گورداسپور نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود نے مجھے صبح کے قریب جگایا اور فرمایا کہ مجھے ایک خواب آیا ہے۔ میں نے پوچھا کیا خواب ہے؟ فرمایا: میں نے دیکھا ہے کہ میرے تخت پوش کے چاروں طرف نمک چُنا ہوا ہے۔ میں نے تعبیر پوچھی تو کتاب دیکھ کر فرمایا کہ کہیں سے بہت سا روپیہ آئے گا۔ اس کے بعد میں چار دن یہاں رہا۔ میرے سامنے ایک منی آرڈر آیا، جس میں ہزار سے زائد روپیہ تھا۔ مجھے اصل رقم یاد نہیں۔ جب مجھے خواب سنائی تو ملاوامل اور شرن پت کو بھی بلا کر سنائی۔ جب منی آرڈر آیا تو ملاوامل وشرن پت کو بلایا اور فرمایا کہ لو بھئی یہ منی آرڈر آیا ہے، جا کر ڈاکخانہ سے لے آؤ۔ ہم نے دیکھا تو منی آرڈر بھیجنے والا کا پتہ اس پر درج نہیں تھا۔ حضرت صاحب کو بھی پتہ نہیں لگا کہ کس نے بھیجا ہے۔''

(سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 102,101 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 771,770 پر)

مرزا بشیر احمد کی مذکورہ روایت کے مطابق مرزا قادیانی کو ایک ہزار روپے سے زائد کا منی آرڈر موصول ہوا۔ اگر اسے ہزار روپے بھی سمجھ لیا جائے تو آج کے تقریباً 64 لاکھ روپے بنتے ہیں۔ میں نے یہ حساب اس طرح لگایا ہے کہ مرزا بشیر احمد ایم اے کے مطابق اس زمانے میں ایک روپیہ کا سولہ کلو گوشت آتا تھا۔ (سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 182 از مرزا بشیر احمد ایم اے) آج کل گوشت 400 روپے فی کلو ہے۔ اس حساب سے سولہ کلو گوشت 6 ہزار 4 سو روپے مالیت کا بنتا ہے اور 6 ہزار 4 سو کو ایک ہزار سے ضرب دی جائے تو 64 لاکھ بنتا ہے۔ اس دور میں انگریز کے علاوہ ایسا کون سخی تھا جو مرزا قادیانی کو اس کی ''خصوصی خدمات'' کے عوض 64 لاکھ روپے دے اور اپنا نام بھی پوشیدہ رکھے؟

قادیانیوں سے سوال ہے کہ وہ بتائیں کہ رقم بھیجنے والا کون تھا اور اس نے یہ رقم

کس مقصد کے لیے بھیجی؟؟؟

ے وہ جو کہتے ہیں بسائے ہیں چمن ہزاروں ہم نے
ان سے پوچھو کہ اجاڑے ہیں گلستاں کتنے؟

سچا مخبر

(67) ''درخواست بحضور نواب گورنر جنرل و وائسرائے کشور ہند بالقابہ بمراد منظوری تعطیل جمعہ: یہ عرضداشت مسلمانان برٹش انڈیا کی طرف سے جن کے نام ذیل میں درج ہیں، بحضور جناب گورنر جنرل ہند دام اقبالہ اس غرض سے بھیجی گئی ہے کہ تا گورنمنٹ عالیہ معروضات ذیل پر توجہ فرما کر تمام برٹش انڈیا کے مسلمانوں کے لیے جمعہ کی تعطیل منظور فرما دے۔ وجوہات عرضداشت یہ ہیں......

یہ کہ تمام نیک دل اور پاک طبع مسلمان جو گورنمنٹ عالیہ کے سچے خیر خواہ ہیں، التزام جمعہ کی رسم کو اس محسن گورنمنٹ کی سچی خیر خواہی اور دلی وفاداری کے لیے ایک علامت ٹھہراتے ہیں۔ مگر بعض دوسرے نالائق نام کے مسلمان جن کی تعداد قلیل ہے، اس ملک برٹش انڈیا کو دارالحرب قرار دے کر اپنے خود تراشیدہ خیالات کے رُو سے جمعہ کی فرضیت سے منکر ہیں۔ کیونکہ ان کا گمان ہے جو برٹش انڈیا دارالحرب ہے اور دارالحرب میں جمعہ فرض نہیں رہتا۔ پس کچھ شک نہیں کہ جمعہ کی تعطیل سے ایسے بد باطن کمال صفائی سے شناخت کیے جائیں گے۔ کیونکہ اگر باوجود تعطیل کے پھر بھی وہ جمعہ کی نمازوں میں حاضر نہ ہوئے تو یہ بات کھل جائے گی کہ درحقیقت وہ نالائق اس گورنمنٹ کے ملک کو دارالحرب ہی قرار دیتے ہیں۔ تبھی تو جمعہ کی پابندی سے عمداً گریز کرتے ہیں۔ سو اس صورت میں یہ مبارک دن نہ صرف مسلمانوں کی عبادات خاصہ کا ایک دن ہو گا بلکہ گورنمنٹ کے لیے بھی ایک سچے مخبر کا کام دے گا اور ایک معیار کی طرح کھرے اور کھوٹے میں فرق کر کے دکھلاتا رہے گا۔ چنانچہ اس درخواست پر بھی صرف انہیں سچے خیر خواہوں کے دستخط درج ہیں جو اس ملک کو دارالحرب قرار نہیں دیتے۔ اور دلی سچائی سے گورنمنٹ کی حکومت کو قبول کر لیا ہے اور اپنے لیے سراسر برکت اور رحمت سمجھا ہے اور کچھ شک نہیں کہ جمعہ کی تعطیل سے ایسے لوگ جو غلطیوں میں پڑے ہوئے ہیں، اثر پذیر بھی ہوں گے اور گورنمنٹ کے دلی خیر خواہ بہت ترقی پذیر ہوں گے اور بد

باطن تارک الجمعہ بڑی آسانی سے شناخت کیے جائیں گے۔ یہ بات دوبارہ گورنمنٹ کو یاد دلائی جاتی ہے کہ ایک جمعہ ہی مسلمانوں میں اس بات کی علامت ہے کہ کون شخص اس ملک گورنمنٹ کو دارالحرب قرار دیتا ہے اور کون اس کی نفی کرتا ہے۔ سو جو شخص گورنمنٹ برطانیہ کی رعیت ہو کر جمعہ کی فرضیت کا قائل ہے اور اس کا ترک کرنا معصیت سمجھتا ہے، وہ ہرگز اس ملک کو دارالحرب قرار نہیں دے گا اور سچے دل سے گورنمنٹ کا خیر خواہ ہوگا لیکن جو شخص برٹش انڈیا میں جمعہ کی فرضیت کا منکر ہے، وہ در پردہ اس ملک کو دارالحرب قرار دیتا ہے اور سچا خیر خواہ نہیں۔ سو جمعہ ان دونوں فریقوں کے پرکھنے کے لیے ایک معیار ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 552، 551 طبع جدید از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 773,772 پر)

جمعہ کے خطبات میں انگریز کا شکریہ

(68) ''ہم رعایا کی یہ بھی تمنا ہے کہ جس طرح اسلامی ریاستوں میں ان سلاطین کا شکر کے ساتھ خطبہ میں ذکر ہوتا ہے جو مذہبی اُمور میں قرآن کے منشا کے موافق مسلمانوں کو آزادی دیتے ہیں۔ ہم بھی جمعہ کی تعطیل کے شکریہ میں اور بلاد کے مسلمانوں کی طرح یہ دائمی شکر جمعہ کے ممبروں پر اپنا وظیفہ کر لیں کہ سرکار انگریزی نے علاوہ اور مراحم اور الطاف کے ہم پر یہ بھی عنایت کی نظر کی جو ہمارے دینی عظیم الشان دن کو جو مدت سے اس ملک برٹش انڈیا میں مردہ کی طرح پڑا تھا، پھر نئے سرے سے زندہ کر دیا۔ سو بلاشبہ یہ ایسا احسان ہوگا کہ مسلمانوں کی ذریت کبھی اس کو فراموش نہیں کرے گی اور اسلامی تاریخ میں ہمیشہ عزت کے ساتھ یہ شکر ادا کیا جائے گا۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 553 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 774 پر)

انگریز کے لیے چندہ

(69) ''ہم نے اس مبارک عید کے موقع پر گورنمنٹ کے احسانات کا ذکر کر کے اپنی جماعت کو جو اس گورنمنٹ سے دلی اخلاص رکھتی اور دیگر لوگوں کی طرح منافقانہ زندگی بسر کرنا گناہ عظیم سمجھتی ہے، توجہ دلائی کہ سب لوگ تہ دل سے اپنی مہربان گورنمنٹ کے لیے دُعا کریں

کہ اللہ تعالٰی اس کو اس جنگ میں جو ٹرینسوال میں ہو رہی ہے، فتح عظیم بخشے اور نیز یہ بھی کہا کہ حق اللہ کے بعد اسلام کا اعظم ترین فرض ہمدردی خلائق ہے اور بالخصوص ایسی مہربان گورنمنٹ کے خادموں سے ہمدردی کرنا کارِ ثواب ہے جو ہماری جانوں اور مالوں اور سب سے بڑھ کر ہمارے دین کی محافظ ہے۔ اس لیے ہماری جماعت کے لوگ جہاں جہاں ہیں، اپنی توفیق اور مقدور کے موافق سرکارِ برطانیہ کے ان زخمیوں کے واسطے جو جنگ ٹرینسوال میں مجروح ہوئے ہیں، چندہ دیں۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہٰذا اپنی جماعت کے لوگوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہر ایک شہر میں فہرست مکمل کر کے اور چندہ کو وصول کر کے یکم مارچ سے پہلے مرزا خدا بخش صاحب کے پاس بمقام قادیان بھیج دیں کیونکہ یہ ڈیوٹی ان کے سپرد کی گئی ہے۔ جب آپ کا روپیہ مع فہرستوں کے آ جائے گا تو اس فہرست چندہ کو اس رپورٹ میں درج کیا جائے گا جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ہماری جماعت اس کام کو ضروری سمجھ کر بہت جلد اس کی تعمیل کرے۔ والسلام، راقم، مرزا غلام احمد از قادیان، 10 فروری 1900ء۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 363, 364 طبع جدید از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 776,775 پر)

تنگ ظرف لوگ

(70) "میں ہرگز نہیں چاہتا کہ مذہبی امور میں اس قدر غصہ بڑھایا جائے کہ مخالفوں کے حملوں کو قانونی جرائم کے نیچے لا کر گورنمنٹ سے ان کو سزا دلائی جائے یا ان سے کینہ رکھا جائے بلکہ میرا اصول یہ ہے کہ مذہبی مباحثات میں صبر اور اخلاق سے کام لینا چاہیے۔ اسی وجہ سے جب عام مسلمانوں نے مصنف کتاب "امہات المومنین" کے سزا دلانے کے لیے انجمن حمایت اسلام کے ذریعے سے گورنمنٹ میں میموریل بھیجے تو میں نے ان سے اتفاق نہیں کیا بلکہ ان کے برخلاف میموریل بھیجا اور صاف طور پر لکھا کہ مذہبی امور میں اگر کوئی رنج دہ امر پیش آوے تو اسلام کا اصول عفو اور درگزر ہے۔ قرآن ہمیں صاف ہدایت کرتا ہے کہ اگر مذہبی گفتگو میں سخت لفظوں سے تمہیں تکلیف دی جائے تو تنگ ظرف لوگوں کی طرح عدالتوں تک مت پہنچو اور صبر اور اخلاق سے کام لو۔ قرآن نے ہمیں صاف کہا ہے کہ عیسائیوں

سے محبت اور خلق سے پیش آؤ اور نیکی کرو۔"

(کشف الغطاء صفحہ 11,10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 187,186 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 778,777 پر)

طفیلی آزادی کو غنیمت سمجھو

(71) "یہ بھی تو سوچو کہ پادری صاحبوں کا مذہب ایک شاہی مذہب ہے۔ لہٰذا ہمارے ادب کا یہ تقاضا ہونا چاہیے کہ ہم اپنی مذہبی آزادی کو ایک طفیلی آزادی تصور کریں، اور اس طرح پر ایک حد تک پادری صاحبوں کے احسان کے بھی قائل رہیں۔ گورنمنٹ اگر ان کو باز پرس کرے تو ہم کس قدر باز پرس کے لائق ٹھہریں گے۔ اگر سبز درخت کاٹے جائیں تو پھر خشک کی کیا بنیاد ہے۔ کیا ایسی صورت میں ہمارے ہاتھ میں قلم رہ سکے گی؟ سو ہوشیار ہو کر طفیلی آزادی کو غنیمت سمجھو اور اس محسن گورنمنٹ کو دعائیں دو جس نے تمام رعایا کو ایک ہی نظر سے دیکھا۔"

(البلاغ صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 392 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 779 پر)

میرا مدعا

(72) "گذشتہ دنوں میں، مَیں نے بھی مسلمانوں میں ایسی تحریروں سے ایک جوش دیکھ کر چند دفعہ ایسی تحریریں شائع کی تھیں جن میں ان سخت کتابوں کا جواب کسی قدر سخت تھا۔ ان تحریروں سے میرا مدعا یہ تھا کہ عوض معاوضہ کی صورت دیکھ کر مسلمانوں کا جوش رُک جائے۔ سو اگرچہ اس حکمت عملی کی تحریروں سے مسلمانوں کو فائدہ تو ہوا اور وہ ایسے رنگ کا جواب پا کر ٹھنڈے ہو گئے۔"

(مجموعہ اشتہارات، جلد سوم صفحہ 250، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 780 پر)

قادیانی حکمت عملی؟؟؟

(73) ''اب میں اپنی گورنمنٹ محسنہ کی خدمت میں جرأت سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ وہ بست سالہ میری خدمت ہے جس کی نظیر برٹش انڈیا میں ایک بھی اسلامی خاندان پیش نہیں کرسکتا۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ اس قدر لمبے زمانہ تک کہ جو بیس برس کا زمانہ ہے، ایک مسلسل طور پر تعلیم مذکورہ بالا پر زور دیتے جانا کسی منافق اور خودغرض کا کام نہیں ہے بلکہ ایسے شخص کا کام ہے جس کے دل میں اس گورنمنٹ کی سچی خیرخواہی ہے۔ ہاں میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ میں نیک نیتی سے دُوسرے مذاہب کے لوگوں سے مباحثات بھی کیا کرتا ہوں۔ اور ایسا ہی پادریوں کے مقابل پر بھی مباحثات کی کتابیں شائع کرتا رہا ہوں۔ اور میں اس بات کا بھی اقراری ہوں کہ جبکہ بعض پادریوں اور عیسائی مشنریوں کی تحریر نہایت سخت ہوگئی اور حدِ اعتدال سے بڑھ گئی اور بالخصوص پرچہ ''نور افشاں'' میں جو ایک عیسائی اخبار لدھیانہ سے نکلتا ہے، نہایت گندی تحریریں شائع ہوئیں.........تو مجھے ایسی کتابوں اور اخباروں کے پڑھنے سے یہ اندیشہ دِل میں پیدا ہوا کہ مبادا مسلمانوں کے دلوں پر جو ایک جوش رکھنے والی قوم ہے، ان کلمات کا کوئی سخت اشتعال دینے والا اثر پیدا ہو۔ تب میں نے ان جوشوں کو ٹھنڈا کرنے کے لیے اپنی صحیح اور پاک نیت سے یہی مناسب سمجھا کہ اس عام جوش کے دبانے کے لیے حکمت عملی یہی ہے کہ ان تحریرات کا کسی قدر سختی سے جواب دیا جائے۔ تا سریع الغضب انسانوں کے جوش فرو ہوجائیں اور مُلک میں کوئی بے امنی پیدا نہ ہو۔ تب میں نے بمقابل ایسی کتابوں کے جن میں کمال سختی سے بدزبانی کی گئی تھی، چند ایسی کتابیں لکھیں جن میں کسی قدر بالمقابل سختی تھی کیونکہ میرے کانشنس نے قطعی طور پر مجھے فتویٰ دیا کہ اسلام میں جو بہت سے وحشیانہ جوش والے آدمی موجود ہیں، ان کے غیظ و غضب کی آگ بجھانے کے لیے یہ طریق کافی ہوگا۔ کیونکہ عوض معاوضہ کے بعد کوئی گلہ باقی نہیں رہتا۔ سو یہ میری پیش بینی کی تدبیر صحیح نکلی۔ اور ان کتابوں کا یہ اثر ہوا کہ ہزارہا مسلمان جو پادری عمادالدین وغیرہ لوگوں کی تیز اور گندی تحریروں سے اشتعال میں آچکے تھے، یکدفعہ ان کے اشتعال فرو ہوگئے۔ کیونکہ انسان کی یہ عادت ہے کہ جب سخت الفاظ کے مقابل پر اُس کا عوض دیکھ لیتا ہے تو اُس کا وہ جوش نہیں رہتا۔ بایں ہمہ میری تحریر پادریوں کے مقابل پر

بہت نرم تھی گویا کچھ بھی نسبت نہ تھی۔ ہماری محسن گورنمنٹ خوب سمجھتی ہے کہ مسلمان سے یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ اگر کوئی پادری ہمارے نبی ﷺ کو گالی دے تو ایک مسلمان اُس کے عوض میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی دے کیونکہ مسلمانوں کے دلوں میں دُودھ کے ساتھ ہی یہ اثر پہنچایا گیا ہے کہ وہ جیسا کہ اپنے نبی ﷺ سے محبت رکھتے ہیں ایسا ہی وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محبت رکھتے ہیں۔ سو کسی مسلمان کا یہ حوصلہ ہی نہیں کہ تیز زبانی کو اِس حد تک پہنچائے جس حد تک ایک متعصب عیسائی پہنچا سکتا ہے اور مسلمانوں میں یہ ایک عمدہ سیرت ہے جو فخر کرنے کے لائق ہے کہ وہ تمام نبیوں کو جو آنحضرت ﷺ سے پہلے ہو چکے ہیں، ایک عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور حضرت مسیح علیہ السلام سے بعض وجوہ سے ایک خاص محبت رکھتے ہیں۔ جس کی تفصیل کے لیے اس جگہ موقع نہیں۔ سو مجھ سے پادریوں کے مقابل پر جو کچھ وقوع میں آیا، یہی ہے کہ حکمت عملی سے بعض وحشی مسلمانوں کو خوش کیا گیا۔"

(تریاق القلوب صفحہ 361 تا 363 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 489 تا 491 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 781 تا 783 پر)

1927ء میں لاہور کے ایک ہندو پبلشر راجپال نے دنیا کی عظیم ترین، پاکیزہ ترین ہستی، محبوبِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے خلاف ایک نہایت دلآزار کتاب شائع کی جس میں آپ ﷺ کی ذاتِ گرامی کی بے حد توہین کی گئی تھی۔ اس کتاب کی اشاعت پر پورے عالم اسلام میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ اس گستاخی کو برداشت نہ کرتے ہوئے ایک محبِ رسول غازی علم الدین شہیدؒ نے 16 اپریل 1929ء کو ملعون راجپال کو قتل کر دیا۔ غازی علم الدین شہیدؒ کے اس کارنامے کو پوری ملت اسلامیہ نے سراہا۔ لیکن قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے اس واقعہ کی نا صرف مذمت کی بلکہ راجپال کے خاندان کے ساتھ تعزیت بھی کی۔ مرزا بشیر الدین نے اپنی ایک تقریر میں کہا:

وہ نبی بھی کیسا نبی ہے؟

(74) "اسی طرح اس قوم کا جس کے جوشیلے آدمی قتل کرتے ہیں، خواہ انبیا کی توہین کی وجہ

سے ہی وہ ایسا کریں، فرض ہے کہ پورے زور کے ساتھ ایسے لوگوں کو دبائے اور ان سے اظہار برأت کرے۔ انبیا کی عزت کی حفاظت قانون شکنی کے ذریعہ نہیں ہوسکتی، وہ نبی بھی کیسا نبی ہے جس کی عزت کو بچانے کے لیے خون سے ہاتھ رنگنے پڑیں، جس کے بچانے کے لیے اپنا دین تباہ کرنا پڑے۔ یہ سمجھنا کہ محمد رسول اللہؐ کی عزت کے لیے قتل کرنا جائز ہے، سخت نادانی ہے......

وہ لوگ (غازی علم الدین شہید، ناقل) جو قانون کو ہاتھ میں لیتے ہیں، وہ بھی مجرم ہیں اور اپنی قوم کے دشمن ہیں اور جو ان کی پیٹھ ٹھونکتا ہے، وہ بھی قوم کا دشمن ہے۔ میرے نزدیک تو اگر یہی شخص (راج پال کا) قاتل ہے جو گرفتار ہوا ہے تو اس کا سب سے بڑا خیر خواہ وہی ہوسکتا ہے جو اس کے پاس جاوے اور اسے سمجھائے کہ دنیاوی سزا تو تمہیں اب ملے گی ہی، لیکن قبل اس کے کہ وہ ملے، تمہیں چاہیے، خدا سے صلح کرلو۔ اس کی خیر خواہی اسی میں ہے کہ اسے (غازی علم الدین شہید کو) بتایا جائے کہ تم سے غلطی ہوئی ہے۔"

(خطبہ جمعہ مرزا محمود خلیفہ قادیان مندرجہ روزنامہ الفضل قادیان جلد 16 نمبر 82 صفحہ 8،9 مورخہ 19 اپریل 1929ء)

(عکس صفحہ نمبر 784 پر)

دیکھ اپنی صفوں میں کھڑے رشدی کے مقلد
ابلیس کو ٹھہراتا ہے کیا موردِ الزام

غرضکہ یہ قادیانی اصول قرار پایا کہ رسول اللہ ﷺ یا اہل بیتؓ کی شان میں خواہ کتنی ہی بے ادبی اور گستاخی کی جائے، ضبط و تحمل سے کام لیا جائے، اُف تک نہ کی جائے اور اگر کوئی اس سلسلہ میں غیرت ایمانی میں اپنی جان پر کھیل جائے تو اس کو اور اس کے ہمدردوں کو مجرم گردان کر مطعون کیا جائے...... لیکن مرزا قادیانی اور ان کے خاندان کے بارے میں یہ اصول بالکل الٹ گیا اور قرار پایا کہ قانونی چارہ جوئی کی جائے اور اگر جان بھی لی جائے تو اس کی تائید و تحسین کی جائے۔

قادیانی عہد

- "جماعت احمدیہ کو اس کے مخالفین خواہ کتنا ہی غلطی خوردہ سمجھیں، گمراہ قرار دیں، لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ یہ جماعت حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو خدا کا سچا

رسول اور نبی یقین کرتی ہے اور اس کا ہر ایک فرد سب سے اوّل دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اعلان کرتا ہوا جہاں یہ اقرار کرتا ہے کہ آپ کی تعلیم اور آپ کے احکام کے مقابلے میں وہ ساری دنیا کی کوئی پرواہ نہیں کرے گا۔ وہاں یہ بھی عہد کرتا ہے کہ آپ کی حرمت اور آپ کی تقدیس کے لیے اگر اپنی جان بھی دینا پڑے گی تو دریغ نہیں کرے گا۔"

(روزنامہ الفضل قادیان جلد 17 نمبر 80 صفحہ 3 مورخہ 15 اپریل 1930ء)

خون کا آخری قطرہ

❑ "سب سے پہلی اور مقدم چیز جس کے لیے ہر احمدی کو اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے میں دریغ نہیں کرنا چاہیے وہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور سلسلہ (قادیانیت) کی ہتک ہے۔"

(قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کی تقریر مندرجہ روزنامہ الفضل قادیان جلد 23 نمبر 43 صفحہ 5 مورخہ 20 اگست 1935ء)

حرامی اور بدکار آدمی

(75) "بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے، یا نہیں؟ سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے، اس سے جہاد کیسا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔"

(شہادت القرآن صفحہ 84، مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 785 پر)

گورنمنٹ انگریزی کا رزق مقسوم

(76) "تھوڑا عرصہ گذرا ہے کہ بعض صاحبوں نے مسلمانوں میں ... س مضمون کی

بابت کہ جو حصہ سوم کے ساتھ گورنمنٹ انگریزی کے شکر کے بارے میں شامل ہے، اعتراض کیا اور بعض نے خطوط بھی بھیجے اور بعض نے سخت اور درشت لفظ بھی لکھے کہ انگریزی عملداری کو دوسری عملداریوں پر کیوں ترجیح دی؟ لیکن ظاہر ہے کہ جس سلطنت کو اپنی شائستگی اور حُسنِ انتظام کے رُو سے ترجیح ہو، اس کو کیونکر چھپا سکتے ہیں۔ خوبی باعتبار اپنی ذاتی کیفیت کے خوبی ہی ہے، گو وہ کسی گورنمنٹ میں پائی جائے۔ **الحكمة ضالة المؤمن الخ**. اور یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ اسلام کا ہرگز یہ اصول نہیں ہے کہ مسلمانوں کی قوم جس سلطنت کے ماتحت رہ کر اُس کا احسان اُٹھاوے، اُس کے ظلِ حمایت میں بامن و آسائش رہ کر اپنا رزق مقسوم کھاوے۔ اُس کے انعامات متواترہ سے پرورش پاوے پھر اُسی پر عقرب کی طرح نیش چلاوے اور اُس کے سلوک اور مروّت کا ایک ذرہ شکر نہ بجالاوے۔“

(براہین احمدیہ حصہ اوّل تا چہارم صفحہ 2، مندرجہ روحانی خزائن جلد 1، صفحہ 316 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 786 پر)

بندوق کا جہاد؟

(77) ”جنگ سے مراد تلوار، بندوق کا جنگ نہیں۔ کیونکہ یہ تو سراسر نادانی اور خلاف ہدایت قرآن ہے جو دین کے پھیلانے کے لیے جنگ کیا جائے، اس جگہ جنگ سے ہماری مراد زبانی مباحثات ہیں جو نرمی اور انصاف اور معقولیت کی پابندی کے ساتھ کیے جائیں۔ ورنہ ہم ان تمام مذہبی جنگوں کے سخت مخالف ہیں جو جہاد کے طور پر تلوار سے کیے جاتے ہیں۔“

(تریاق القلوب صفحہ 2، مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 130 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 787 پر)

سرور جو حق و باطل کی کارزار میں ہے
تو حرب و ضرب سے بیگانہ ہو تو کیا کہیے

دینی جہاد کی ممانعت کا فتویٰ

(78) ”اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اب آ گیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کے لیے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نورِ خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد"

(تحفہ گولڑویہ ضمیمہ صفحہ 42، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 77، 78 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 789,788 پر)

نامور ادیب اور دانشور جناب پروفیسر یوسف سلیم چشتی لکھتے ہیں:

"اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لیے تلوار چلانا' رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی ممنوع تھا ("لا اکراہ فی الدین") اور آج بھی ممنوع ہے اور اسلام کی حمایت اور حفاظت کے لیے تلوار اٹھانا، ابتدائے اسلام میں بھی جائز تھا، آج بھی جائز ہے اور قیامت تک جائز رہے گا۔ مرزا قادیانی سے جو غلطی دانستہ یا نادانستہ طور پر سرزد ہوئی، وہ یہ تھی کہ اس نے اسلامی جہاد کے غلط معنی دنیا کے سامنے پیش کیے۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال

ان دونوں مصرعوں میں جو لفظ "اب" آیا ہے اگرچہ ادبی زاویۂ نگاہ سے اس کی تکرار بہت مذموم ہے لیکن مرزا قادیانی کی، اسلام سے ناواقفیت کا ثبوت دینے کے لیے بہت کافی ہے یعنی ان کا مطلب یہ ہے کہ دین کے لیے جنگ و قتال پہلے جائز تھا' اب جائز نہیں ہے۔ کس قدر عظیم الشان مغالطہ ہے جو اس نے دنیا کو دیا! کاش اسے تاریخ و فلسفۂ اسلام سے واقفیت ہوتی! دین کی اشاعت کے لیے جہاد کرنا پہلے کب جائز تھا؟ جو تم آج ناجائز قرار دے رہے ہو؟ اسلام پہلے کب بزور شمشیر پھیلایا گیا جو آج تم ناصح مشفق بن کر اس کی ممانعت کر رہے ہو؟ اگر جوع الارض کو تسکین دینے کے لیے یا ملوکیت اور شہنشاہیت قائم کرنے کے لیے یا بے گناہ اقوام کو غلام بنانے کے لیے جہاد کیا جائے تو وہ جہاد ہی کب ہے؟ وہ تو غارت گری ہے۔ خود علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں:

جنگ شاہانِ جہاں غارت گری است

جنگِ مومن سنتِ پیغمبری است

تعجب ہوتا ہے تعلیم یافتہ قادیانی حضرات پر کہ یہ لوگ کیونکر اس سفسطہ کا شکار ہو سکتے ہیں؟ کیا قادیانیوں میں کوئی ایسا روشن خیال انسان نہیں جو اسلامی فلسفہ و تاریخ کا مطالعہ کر کے اس مغالطہ کی دلدل سے باہر نکل سکے؟ قرآن مجید کا مطالعہ کرنے سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو سکتی ہے کہ اسلام میں جہاد کا معنی اور مفہوم کیا ہے؟ جنگ اور قتال اگر اس کا محرک ہوسِ ملک گیری اور استعماری حکمتِ عملی ہو تو یہ بات اسلام میں کبھی بھی جائز نہ تھی۔ پھر مرزا قادیانی اپنے اس ''الہامی شعر'' میں کس چیز کو حرام قرار دے رہا ہے؟ اسی بات کو نا' جو پہلے ہی سے حرام ہے تو حرام کو حرام قرار دینا یہ کون سی دانشمندی ہے؟ اور اگر ان کا مطلب یہ ہے کہ خطرہ کے وقت بھی مسلمانوں کا اپنے مذہب کی حمایت میں تلوار اٹھانا حرام ہے' تو وہ مذہب اسلام سے اپنی ناواقفیت کا ثبوت دے رہا ہے۔ ان دونوں صورتوں میں سے قادیانی حضرات جو صورت پسند کریں اختیار فرما لیں' مرزا قادیانی کی علمی اور مذہبی پوزیشن بہر حال متزلزل ہو جائے گی۔ اگر پہلی صورت صحیح ہے تو مرزا قادیانی مغالطہ کا مرتکب ثابت ہوا اور دوسری صورت کو تسلیم کیا جائے تو اسلام کے اصولوں سے کورا نظر آتا ہے۔

اسی لیے حکیم الامت علامہ اقبال نے مسلمانوں کو مرزا قادیانی اور مرزائیت دونوں کی غلط تعلیمات سے محفوظ کر لینے کے لیے اسرارِ خودی میں اس حقیقت کو آشکار فرما دیا ہے کہ اسلام میں جہاد کے معنی یہ ہیں کہ مسلمان کی زندگی کا مقصدِ وحید اعلائے کلمۃ اللہ ہے اور اگر کوئی طاقت مسلمان کو اس کے اس مذہبی فریضہ کی تکمیل سے باز رکھنا چاہے یا اس میں مزاحمت کرے تو وہ حق و صداقت کی حمایت میں تلوار اٹھا سکتا ہے۔ لیکن وہ جہاد جس کا مقصد جوع الارض ہو' تسخیر ممالک ہو یا قتل و غارت گری ہو' اسلام میں بالکل حرام ہے۔ چنانچہ علامہ فرماتے ہیں:

ہر کہ خنجر بہرِ غیر اللہ کشید

تیغ اُو در سینۂ او آرمید

اب جو شخص بھی مرزا قادیانی کے مذکورہ بالا شعر کو پڑھے گا وہ لامحالہ یہی سمجھے گا کہ دین کی اشاعت کے لیے پہلے اسلام میں جنگ و قتال جائز تھا یعنی نعوذ باللہ قرونِ اولیٰ میں اسلام کی اشاعت اس کے پاکیزہ اصولوں کی وجہ سے نہیں بلکہ تلوار کے زور سے ہوئی اور تیرہ

سو سال کے بعد جا کر مرزا قادیانی نے اس بات کو حرام قرار دیا ہے۔

معلوم نہیں مرزا قادیانی نے جہاد کے متعلق یہ غلط خیال کیوں پھیلایا۔ شاید حکومت برطانیہ کی نظروں میں عزت حاصل کرنے کے لیے، ورنہ یہ ایک حقیقت ہے کہ دین کی اشاعت کے لیے تلوار چلانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی جائز نہ تھا اور نہ قرآن مجید کی اس صریح آیت کی موجودگی میں (لا اکراہ فی الدین) کسی کو بزورِ شمشیر مسلمان کرنا جائز ہو سکتا ہے اور اسلام تو سرتاپا معقولیت پسند مذہب ہے۔ وہ کب اس بات کو روا رکھ سکتا ہے کہ لوگوں کو تلوار کے زور سے مسلمان بنایا جائے۔

اگر دین کے لیے جنگ و قتال، مرزا قادیانی سے پہلے حلال ہوتا تو ڈاکٹر آرنلڈ جو ایک سچا مسیحی تھا اور یقیناً مسلم نہ تھا کس طرح اپنی مشہور کتاب ''پریچنگ آف اسلام'' مرتب کر سکتا تھا؟ اس کتاب میں اس منصف مزاج عیسائی نے اسلامی تاریخ کی بناء پر یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچا دی ہے کہ اسلام اپنی ابتداء سے آج تک تلوار کے زور سے نہیں پھیلا۔'' (علامہ اقبال اور فتنہ قادیانیت از محمد متین خالد)

میں سچ سچ کہتا ہوں

(79) ''جب مسیح موعود ظاہر ہو جائے گا تو سیفی جہاد اور مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ کیونکہ مسیح نہ تلوار اٹھائے گا اور نہ کوئی اور زمینی ہتھیار ہاتھ میں پکڑے گا بلکہ اُس کی دعا اُس کا حربہ ہوگا۔ اور اُس کی عقد ہمت اُس کی تلوار ہوگی۔ وہ صلح کی بنیاد ڈالے گا اور بکری اور شیر کو ایک ہی گھاٹ پر اکٹھے کرے گا۔ اور اس کا زمانہ صلح اور نرمی اور انسانی ہمدردی کا زمانہ ہوگا۔ ہائے افسوس! کیوں یہ لوگ غور نہیں کرتے کہ تیرہ سو برس ہوئے کہ مسیح موعود کی شان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے کلمہ یضع الحرب جاری ہو چکا ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ مسیح موعود جب آئیگا تو لڑائیوں کا خاتمہ کر دے گا۔ اور اسی کی طرف اشارہ اس قرآنی آیت کا ہے۔ تضع الحرب اوزارھا. یعنی اس وقت تک لڑائی کرو جب تک کہ مسیح کا وقت آ جائے۔ یہی تضع الحرب اوزارھا ہے۔ دیکھو صحیح بخاری موجود ہے جو قرآن شریف کے بعد اصح الکتب مانی گئی ہے۔ اس کو غور سے پڑھو۔ اے اسلام کے عالمو اور مولویو! میری بات

سنو! میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اب جہاد کا وقت نہیں ہے۔ خدا کے پاک نبی کے نافرمان مت بنو۔ مسیح موعود جو آنے والا تھا آ چکا اور اس نے حکم بھی دیا کہ آئندہ مذہبی جنگوں سے جو تلوار اور کشت وخون کے ساتھ ہوتی ہیں، باز آ جاؤ تو اب بھی خونریزی سے باز نہ آنا اور ایسے وعظوں سے مُنہ بند نہ کرنا طریق اسلام نہیں ہے۔ جس نے مجھے قبول کیا ہے وہ نہ صرف ان وعظوں سے منہ بند کرے گا بلکہ اس طریق کو نہایت بُرا اور موجب غضب الٰہی جانے گا۔"

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ:8۔9 مندرجہ روحانی خزائن جلد:17، صفحہ:8۔9 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 790،791 پر)

میں ایک حکم لے کر آیا ہوں

(80) "دیکھو میں ایک حکم لے کر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں، وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے۔ اور یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کہی، بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے۔ صحیح بخاری کی اُس حدیث کو سوچو جہاں مسیح موعود کی تعریف میں لکھا ہے۔ کہ یضع الحرب یعنی مسیح جب آئے گا تو دینی جنگوں کا خاتمہ کر دے گا۔ سو میں حکم دیتا ہوں کہ جو میری فوج میں داخل ہیں وہ اِن خیالات کے مقام سے پیچھے ہٹ جائیں۔"

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 15 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 792 پر)

خلیفہ جو جنگ کا حکم نہ دے

(81) "اور جس وقت کہ وعدہ مشابہت خلافت کے دونوں سلسلہ میں تھا اور خدا تعالیٰ کی طرف سے نون ثقیلہ کے ساتھ موکد کیا گیا تھا، اس بات نے تقاضا کیا کہ سلسلہ محمدیہ کے آخر میں وہ خلیفہ آئے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کی مانند ہو۔ کس لئے کہ عیسیٰ علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام کے خلیفوں میں سے آخری خلیفہ تھے۔ جیسا کہ بیان ہوا اور واجب ہوا کہ یہ خلیفہ جو خاتم الخلفاء ہے، قریش میں سے نہ ہووے اور تلوار نہ اٹھائے اور جنگ کا حکم

نہ کرے، تا کہ مشابہت پوری ہو جائے۔"

(خطبہ الہامیہ صفحہ 83، 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 83، 84، از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 794,793 پر)

دین کے لیے لڑنا حرام ہے

(82) "اب سے زمینی جہاد بند ہو گیا ہے اور لڑائیوں کا خاتمہ ہو گیا جیسا کہ حدیثوں میں پہلے لکھا گیا تھا کہ جب مسیح آئے گا تو دین کے لیے لڑنا حرام کیا جائے گا۔ سو آج سے دین کے لیے لڑنا حرام کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو دین کے لیے تلوار اُٹھاتا ہے اور غازی نام رکھ کر کافروں کو قتل کرتا ہے، وہ خدا اور اس کے رسُول کا، نافرمان ہے۔ صحیح بخاری کو کھولو اور اس حدیث کو پڑھو کہ جو مسیح موعود کے حق میں ہے یعنی یضع الحرب جس کے یہ معنے ہیں کہ جب مسیح آئے گا تو جہادی لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ سو مسیح آ چکا اور یہی ہے جو تم سے بول رہا ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 401 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 795 پر)

حالانکہ ارشادِ خداوندی ہے۔

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ. (البقرہ:193)

ترجمہ: "اور ان (کافروں) سے جنگ کرتے رہو حتیٰ کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور دین (یعنی زندگی اور بندگی کا نظام عملاً) اللہ ہی کے تابع ہو جائے۔"

حضور نبی اکرم ﷺ نے واضح طور پر ارشاد فرمایا:

- لن يبرح هذا الدين قائما يقاتل عليه عصابة من المسلمين حتى تقوم الساعة. (صحیح مسلم)

"دین ہمیشہ قائم رہے گا اور مسلمانوں کی ایک جماعت قیامت تک جہاد کرتی رہے گی۔"

خدا تعالیٰ کا الہام؟

(83) "میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں سے اوّل درجہ کا خیرخواہ

گورنمنٹ انگریزی کا ہوں کیونکہ مجھے تین باتوں نے خیر خواہی میں اوّل درجہ کا بنا دیا ہے۔ (1) اول والد مرحوم کے اثر نے (2) دوم اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے (3) تیسرے خدا تعالیٰ کے الہام نے۔"

(تریاق القلوب صفحہ 363 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 491 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 796 پر)

حقیقت قادیاں کی پوچھ لیجیے ابن جوزی سے
نکوکاری کے پردے میں سیہ کاری کا حیلہ ہے
یہ وہ تلبیس ہے، ابلیس کو خود ناز ہے جس پر
مسلمانوں کو اس رندے نے اچھی طرح چھیلا ہے
پلی ہے مغربی تہذیب کے آغوش عشرت میں
نبوت بھی رسیلی ہے، پیمبر بھی رسیلا ہے
نصاریٰ کی رضا جوئی ہے مقصد اس نبوت کا
اور ابطال جہاد انجاح مقصد کا وسیلا ہے
(مولانا ظفر علی خانؒ)

جہاد، خدا کے حکم سے بند

جہاد کی ممانعت کے بارے مرزا قادیانی نے کہا:

(84) "آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا، خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔"
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 408 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 797 پر)

قادیانیوں سے سوال ہے کہ وہ خدا کے اس حکم کی نشاندہی فرمادیں کہ جس سے وہ انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا، خدا کے حکم سے بند ہو گیا؟؟؟

محکوم کے الہام سے اللہ بچائے
غارت گر اقوام ہے وہ صورت چنگیز

جہاد ختم

(85) ”جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیر خوار بچے بھی قتل کیے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی ﷺ کے وقت میں بچوں اور بڈھوں اور عورتوں کو قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لیے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دے کر مواخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا اور پھر مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔“

(اربعین نمبر 4 صفحہ 101 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 443 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 798 پر)

اسلام کے دو حصے

(86) ”سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں، یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں، دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو، جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے...... سو اگر ہم گورنمنٹ برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں۔“

(شہادت القرآن صفحہ 84، 85 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380، 381 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 800,799 پر)

یہاں مرزا قادیانی نے ”ظالموں“ کا لفظ مسلمانوں کے لئے استعمال کیا حالانکہ مسلمان برطانوی سامراج کے پنجۂ استبداد میں بے بسی کی زندگی بسر کر رہے تھے اور اس حقیقت کا علم مرزا قادیانی کو بخوبی تھا۔

اولی الامر سے مراد............ انگریز حکمران

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں کو ارشاد ہے:

”اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ.“ (النساء: 59)

(ترجمہ): "اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی، اور اطاعت کرو رسول (ﷺ) کی اور حاکموں کی جو تم میں سے ہوں۔"

مرزا قادیانی نے اس آیت کی تشریح میں لکھا:

(87) "جسمانی سلطنت میں بھی یہی خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ ایک قوم میں ایک امیر اور بادشاہ ہو اور خدا کی لعنت ان لوگوں پر ہے جو تفرقہ پسند کرتے ہیں اور ایک امیر کے تحت حکم نہیں چلتے۔ حالانکہ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے۔ اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ اولی الامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہے اور جسمانی طور پر جو شخص ہمارے مقاصد کا مخالف نہ ہو اور اس سے مذہبی فائدہ ہمیں حاصل ہو سکے وہ ہم میں سے ہے۔ اسی لیے میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر میں داخل کریں اور دل کی سچائی سے ان کے مطیع رہیں۔"

(ضرورۃ الامام صفحہ 23 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 493 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 801 پر)

قرآن مجید نے تو خدا، رسول ﷺ اور جماعت مومنین میں سے ان حکام کی اطاعت کو فرض قرار دیا ہے جنہیں کچھ اختیارات تفویض کیے گئے ہوں۔ لیکن مرزا قادیانی نے قرآن کریم کی معنوی تحریف کر کے کفار کی اطاعت کو فرض قرار دے دیا۔ مرزا قادیانی سے تو جرمنی کا مشہور و معروف شاعر گوئٹے بھی قرآن دانی میں کہیں آگے تھا اور اس کی سوچ اسلام کے مطابق تھی۔ مرزا قادیانی اپنے دعویٰ نبوت کے باوجود انگریز کی اطاعت کے شرک میں سرتاپا غرق تھا لیکن گوئٹے نے جب قرآن حکیم پڑھا تو بے اختیار پکار اٹھا "اس کا پڑھنے والا کبھی کسی کا غلام نہیں ہو سکتا۔"

مرزا قادیانی نے قرآنی آیت کا صرف اتنا حصہ لیا جس کو وہ توڑ مروڑ سکتا تھا اور آیت کے اس حصے کو چھوڑ دیا جو اس کی مذکورہ تحریف کا بھانڈا بیچ چوراہے پھوڑ دیتا ہے۔ پوری آیت یہ ہے:

"یاایھا الذین امنوا اطیعوا للّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکمۚ فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللّٰہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللّٰہ والیوم الاخرۚ ذلک خیر و احسن

تاویلاo (النساء: 59)

ترجمہ: اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو (اپنے ذیشان) رسول کی اور حاکموں کی جو تم میں سے ہوں پھر اگر جھگڑنے لگو تم کسی چیز میں تو لوٹا دو اسے اللہ اور (اپنے) رسول (کے فرمان) کی طرف اگر تم ایمان رکھتے ہو، اللہ پر اور روزِ قیامت پر یہی بہتر ہے اور بہت اچھا ہے اس کا انجام۔"

آیت کا خط کشیدہ فقرہ مرزا قادیانی کمال عیاری سے چھوڑ گیا کیونکہ یہ وہ ہڈی تھی جو اس کے حلق سے اتر نہ سکتی تھی۔ سوال یہ ہے کہ اگر انگریز اولی الامر تھے تو ان سے نزاع کی صورت میں کس کی طرف رجوع کیا جاتا؟ ظاہر ہے کہ انگریز تو مسلمانوں کے خدا اور رسول کریم ﷺ کو مانتے نہیں تھے۔ لہٰذا مسلمانوں کے خدا اور رسولؐ کی طرف تو رجوع ہو نہیں سکتا تھا۔ شاید ایسی صورت میں مرزا قادیانی کے ذہن میں خدا اور رسول سے مراد ملکہ برطانیہ اور سیکرٹری آف سٹیٹ ہوں کیونکہ انگریز کی حکومت میں تو انہی کی طرف رجوع ہو سکتا تھا۔

شورش فقیہہ شہر کے چہرے کی "آب و تاب"
قرآن کی آیتوں کے لہو کی دلیل ہے

انگریز کا عہد سیاسی شرک کا دور تھا کیونکہ انگریز کی حکومت غیر اللہ کی حکومت تھی۔ انگریز کو اولی الامر میں داخل کرنا قرآن حکیم کی وہ بدترین تحریف ہے جس سے بڑا تغیر و تبدل شاید یہودیوں نے بھی توریت میں نہ کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے اس قدر بے خوفی......؟ نبوت تو کجا اس دیدہ دلیری کے ساتھ تو مسلمان ہونے کا دعویٰ بھی میل نہیں کھاتا۔ معلوم نہیں قادیانیوں کے پاس اس کا کیا جواب ہے؟ حالانکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

رسول دنیا میں مطیع ہو کر نہیں آتا

(88) "خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ کوئی رسول دنیا میں مطیع اور محکوم ہو کر نہیں آتا بلکہ وہ مطاع اور صرف اپنی اس وحی کا متبع ہوتا ہے جو اس پر بذریعہ جبرئیلؑ نازل ہوتی ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 576 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 411 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 802 پر)

نیا فرقہ

(89) ''میں خدا سے پاک الہام پا کر یہ چاہتا ہوں کہ ان لوگوں کے اخلاق اچھے ہو جائیں اور وحشیانہ عادتیں دور ہو جائیں اور نفسانی جذبات سے ان کے سینے دھوئے جائیں۔ اور ان میں آہستگی اور سنجیدگی اور حلم اور میانہ روی اور انصاف پسندی پیدا ہو جائے۔ اور یہ اپنی اس گورنمنٹ کی ایسی اطاعت کریں کہ دوسروں کے لیے نمونہ بن جائیں اور یہ ایسے ہو جائیں کہ کوئی بھی فساد کی رگ ان میں باقی نہ رہے۔ چنانچہ کسی قدر یہ مقصود مجھے حاصل بھی ہو گیا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ دس ہزار یا اس سے بھی زیادہ ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو میری ان پاک تعلیموں کے دل سے پابند ہیں اور یہ نیا فرقہ مگر گورنمنٹ کے لیے نہایت مبارک فرقہ برٹش انڈیا میں زور سے ترقی کر رہا ہے۔ اگر مسلمان ان تعلیموں کے پابند ہو جائیں تو میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ فرشتے بن جائیں اور اگر وہ اس گورنمنٹ کی سب قوموں سے بڑھ کر خیر خواہ ہو جائیں تو تمام قوموں سے زیادہ خوش قسمت ہو جائیں۔ اگر وہ مجھے قبول کر لیں اور مخالفت نہ کریں تو یہ سب کچھ انہیں حاصل ہوگا۔''

(تریاق القلوب صفحہ 265،264 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 493،492 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 804،803 پر)

فرقہ احمدیہ

(90) ''اس فرقہ کا نام مسلمان فرقہ احمدیہ اس لیے رکھا گیا کہ ہمارے نبی ﷺ کے دو نام تھے۔ ایک محمد ﷺ۔ دوسرا احمد ﷺ۔ اور اسم محمدؐ جلالی نام تھا۔ اور اس میں یہ مخفی پیشگوئی تھی کہ آنحضرت ﷺ ان دشمنوں کو تلوار کے ساتھ سزا دیں گے جنہوں نے تلوار کے ساتھ اسلام پر حملہ کیا اور صدہا مسلمانوں کو قتل کیا۔ لیکن اسم احمد جمالی نام تھا، جس سے یہ مطلب تھا کہ آنحضرت ﷺ دنیا میں آشتی اور صلح پھیلائیں گے۔

سو خدا نے ان دونوں ناموں کی اس طرح پر تقسیم کی کہ اول آنحضرت ﷺ کی مکہ کی زندگی میں اسم احمد کا ظہور تھا اور ہر طرح سے صبر اور شکیبائی کی تعلیم تھی۔ اور پھر مدینہ کی زندگی میں اسم محمد کا ظہور ہوا۔ اور مخالفوں کی سرکوبی خدا کی حکمت اور مصلحت نے ضروری سمجھی۔ لیکن یہ

پیشگوئی کی گئی تھی کہ آخری زمانہ میں پھر اسم احمد ظہور کرے گا۔ اور ایسا شخص ظاہر ہوگا جس کے ذریعہ سے احمدی صفات یعنی جمالی صفات ظہور میں آئیں گی اور لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔"

(تریاق القلوب صفحہ 399، مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 527 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 805 پر)

قادیانیت، فرقہ جدیدہ

(91) "میں گورنمنٹ عالیہ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ فرقہ جدیدہ جو برٹش انڈیا کے اکثر مقامات میں پھیل گیا ہے جس کا میں پیشوا اور امام ہوں۔ گورنمنٹ کے لیے ہرگز خطرناک نہیں ہے اور اس کے اصول ایسے پاک اور صاف اور امن بخش اور صلحکاری کے ہیں کہ تمام اسلام کے موجودہ فرقوں میں اس کی نظیر گورنمنٹ کو نہیں ملے گی۔ جو ہدایتیں اس فرقہ کے لیے میں نے مرتب کی ہیں جن کو میں نے ہاتھ سے لکھ کر اور چھاپ کر ہر ایک مرید کو دیا ہے کہ ان کو اپنا دستور العمل رکھے۔ وہ ہدایتیں میرے اس رسالہ میں مندرج ہیں جو 12 جنوری 1889ء میں چھپ کر عام مریدوں میں شائع ہوا ہے جس کا نام تکمیل تبلیغ مع شرائط بیعت ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 195 طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 806 پر)

برٹش گورنمنٹ کا وفادار اور جانثار فرقہ

(92) "میں زور سے کہتا ہوں اور میں دعویٰ سے گورنمنٹ کی خدمت میں اعلان دیتا ہوں کہ باعتبار مذہبی اصول کے مسلمانوں کے تمام فرقوں میں سے گورنمنٹ کا اوّل درجہ کا وفادار اور جان نثار یہی نیا فرقہ ہے جس کے اصولوں میں سے کوئی اصول گورنمنٹ کے لیے خطرناک نہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 193 طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 807 پر)

ایک نیا فرقہ

(93) "چونکہ مسلمانوں کا ایک نیا فرقہ جس کا پیشوا اور امام اور پیر یہ راقم ہے پنجاب

اور ہندوستان کے اکثر شہروں میں زور سے پھیلتا جاتا ہے اور بڑے بڑے تعلیم یافتہ مہذب اور معزز عہدہ دار اور نیک نام رئیس اور تاجر پنجاب اور ہندوستان کے اس فرقہ میں داخل ہوتے جاتے ہیں اور عموماً پنجاب کے شریف مسلمانوں کے نوتعلیم یاب جیسے بی اے اور ایم اے، اس فرقہ میں داخل ہیں اور داخل ہو رہے ہیں اور یہ ایک گروہ کثیر ہو گیا ہے جو اس ملک میں روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ اس لیے میں نے قرین مصلحت سمجھا کہ اس فرقہ جدیدہ اور نیز اپنے تمام حالات سے جو اس فرقہ کا پیشوا ہوں، حضور لفٹیننٹ گورنر بہادر کو آگاہ کروں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 188 طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 808 پر)

فرقہ واریت دین کے لئے زہر قاتل ہے۔ اسلام اس کی شدید مذمت کرتا ہے۔ حیرانی ہے کہ مرزا قادیانی "فرقہ احمدیہ" کے نام سے ایک نیا فرقہ بنا کر کس قدر اترا رہا ہے۔ اسے یہ بھی نہیں معلوم کہ جو شخص اسلام میں کوئی فرقہ بناتا ہے، قرآن مجید اُسے مشرک گردانتا ہے جیسا کہ اس آیت سے واضح ہے۔

❏ مُنِيبِينَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ o مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ط كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ o (الروم: 31، 32)

ترجمہ: "(اے غلامانِ مصطفیٰ ﷺ تم بھی اپنا رُخ اسلام کی طرف کرلو) اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے اور ڈرو اس سے اور قائم کرو نماز کو اور نہ ہو جاؤ (ان) مُشرکوں میں سے، جنہوں نے پارہ پارہ کر دیا اپنے دین کو اور خود فرقہ فرقہ ہو گئے۔ ہر گروہ جو اس کے پاس ہے، وہ اسی پر خوش ہے۔"

ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو فرقہ واریت پھیلانے والوں سے لاتعلق رہنے کا ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ط اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ o

(الانعام: 159)

ترجمہ: "بے شک وہ جنہوں نے تفرقہ ڈالا اپنے دین میں اور ہو گئے کئی کئی فرقے (اے

محبوبؐ!) نہیں ہے آپ کا ان سے کوئی تعلق۔ ان کا معاملہ صرف اللہ ہی کے حوالے ہے پھر وہ بتائے گا انہیں جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔"

مرزا قادیانی کی تعلیمات سے انسان کھسرا بن جاتا ہے

(94) "یہ نیا فرقہ مگر گورنمنٹ کے لیے نہایت مبارک فرقہ برٹش انڈیا میں زور سے ترقی کر رہا ہے۔ اگر مسلمان ان تعلیموں کے پابند ہو جائیں تو مَیں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ فرشتے بن جائیں۔ اور اگر وہ اس گورنمنٹ کی سب قوموں سے بڑھ کر خیر خواہ ہو جائیں تو تمام قوموں سے زیادہ خوش قسمت ہو جائیں۔ اگر وہ مجھے قبول کر لیں اور مخالفت نہ کریں تو یہ سب کچھ انہیں حاصل ہوگا اور ایک نیکی اور پاکیزگی کی رُوح ان میں پیدا ہو جائے گی۔ اور جس طرح ایک انسان خوجہ ہو کر گندے شہوات کے جذبات سے الگ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح میری تعلیم سے ان میں تبدیلی پیدا ہوگی۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 357، 358 طبع جدید، از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 810,809 پر)

خواجگی میں کوئی مشکل نہیں رہتی باقی
پختہ ہو جاتے ہیں جب خوئے غلامی میں غلام!

باادب گذارش!

(95) "اے قادر خدا! اس گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کو ہماری طرف سے نیک جزا دے اور اس سے نیکی کر جیسا کہ اس نے ہم سے نیکی کی۔ آمین!

کشف الغطاء یعنی ایک اسلامی فرقہ کے پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف سے بحضور گورنمنٹ عالیہ اس فرقہ کے حالات اور خیالات کے بارے میں اطلاع اور نیز اپنے خاندان کا کچھ ذکر اور اپنے مشن کے اصولوں اور ہدایتوں اور تعلیموں کا بیان اور نیز ان لوگوں کی خلاف واقعہ باتوں کا رد جو اس فرقہ کی نسبت غلط خیالات پھیلانا چاہتے ہیں اور یہ مؤلف بارگاہ عزت جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کا واسطہ ڈال کر بخدمت

گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کے اعلیٰ افسروں اور معزز حکام کے باادب گزارش کرتا ہے کہ براہِ غریب پروری و کرم گستری اس رسالہ کو اول سے آخر تک پڑھا جائے یا سن لیا جائے۔"
(کشف الغطاء ٹائٹل پیج مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 177 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 811 پر)

ملکہ معظمہ کا واسطہ

(96) "میں تاج عزت عالیجناب حضرت مکرمہ معظمہ قیصرۂ ہند دام اقبالہا کا واسطہ ڈالتا ہوں کہ اس رسالے کو ہمارے عالی مرتبہ حکام توجہ سے اوّل سے آخر تک پڑھیں۔"
(کشف الغطاء صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 179 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 812 پر)

پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
تو جھکا جب غیر کے آگے نہ من تیرا نہ تن

ستارۂ قیصرہ

"ستارۂ قیصرہ" مرزا قادیانی کا ایک خط ہے جو اس نے 25 مئی 1897ء کو ملکہ وکٹوریہ (والیۂ برطانیہ) کی ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر تحریر کیا۔ بعدازاں 20 جون 1897ء کو قادیان میں ملکہ وکٹوریہ کی ڈائمنڈ جوبلی کی تقریب پر جلسہ بھی کیا گیا جس میں مرزا قادیانی نے ملکہ کی شان میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے۔ دنیا میں ذلیل سے ذلیل تر خوشامدی بھی کسی شخص کی ایسے خوشامد نہیں کرے گا جو ماہر چاپلوسیات مرزا قادیانی نے ایک کافرہ عورت کی شان میں کی۔ اس کا ایک ایک لفظ قادیانیت کی ذلت و رسوائی پر خدائی مُہر ہے۔ "ستارۂ قیصرہ" کے صفحات کا عکس پڑھ کر آپ خود اندازہ کریں کہ کیا کوئی شریف آدمی کسی کی اتنی چاپلوسی کر سکتا ہے چہ جائیکہ نبوت کا دعویدار............ (معاذ اللہ)! اس کے تصور

سے بھی ہماری روح کانپتی ہے۔ ہمارے خیال میں اس خط کا عنوان ''ستارہ قیصرہ'' کے بجائے ''بادشاہیاں قائم رہن تے بھاگ لگے رہن'' ہونا چاہیے تھا۔ ملاحظہ کیجیے......!

(97) "الحمد للہ والمنہ

کہ

یہ رسالہ مبارکہ جس میں حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ دام اقبالہا کی برکات کا ذکر ہے۔ اور یہ بیان ہے کہ جناب ملکہ ممدوحہ کے عہد عدالت مہد میں اور ان کے نہایت روشن ستارہ کی تاثیر سے انواع اقسام کی زمینی اور آسمانی برکتیں ظہور میں آئی ہیں۔ منطبع ہو کر انہی وجوہ کی مناسبت سے نام اس کا

ستارہ قیصرہ

رکھا گیا۔

بحضور عالی شان قیصرہ ہند ملکہ معظمہ

شہنشاہ ہندوستان وانگلستان

ادام اللہ اقبالہا

سب سے پہلے یہ دعا ہے کہ خدائے قادر مطلق اس ہماری عالی جاہ قیصرہ ہند کی عمر میں بہت بہت برکت بخشے اور اقبال اور جاہ و جلال میں ترقی دے اور عزیزوں اور فرزندوں کی عافیت سے آنکھ ٹھنڈی رکھے۔ اس کے بعد اس عریضہ کے لکھنے والا جس کا نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے جو پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان نام میں رہتا ہے جو لاہور سے تخمیناً بفاصلہ ستر میل مشرق اور شمال کے گوشہ میں واقع اور گورداسپورہ کے ضلع میں ہے۔ یہ

عرض کرتا ہے کہ اگرچہ اس ملک کے عموماً تمام رہنے والوں کو بوجہ ان آراموں کے جو حضور قیصرہ ہند کے عدل عام اور رعایا پروری اور دادگستری سے حاصل ہو رہے ہیں اور بوجہ ان تدابیر امن عامہ اور تجاویز آسائش جمیع طبقات رعایا کے جو کروڑہا روپیہ کے خرچ اور بے انتہا فیاضی سے ظہور میں آئی ہیں، جناب ملکہ معظمہ دام اقبالہا سے بقدر اپنی فہم اور عقل اور شناخت احسان کے درجہ بدرجہ محبت اور دلی اطاعت ہے اور بجز بعض قلیل الوجود افراد کے جو میں گمان کرتا ہوں کہ در پردہ کچھ ایسے بھی ہیں جو وحشیوں اور درندوں کی طرح بسر کرتے ہیں لیکن اس عاجز کو بوجہ اس معرفت اور علم کے جو اس گورنمنٹ عالیہ کے حقوق کی نسبت مجھے حاصل ہے۔ جس کو میں اپنے رسالہ تحفہ قیصریہ میں مفصل لکھ چکا ہوں۔ وہ اعلیٰ درجہ کا اخلاص اور محبت اور جوش اطاعت حضور ملکہ معظمہ اور اس کے معزز افسروں کی نسبت حاصل ہے جو میں ایسے الفاظ نہیں پاتا جن میں اس اخلاص کا اندازہ بیان کر سکوں۔ اسی سچی محبت اور اخلاص کی تحریک سے جشن شصت سالہ جوبلی کی تقریب پر میں نے ایک رسالہ حضرت قیصرہ ہند دام اقبالہا کے نام سے تالیف کر کے اور اس کا نام تحفہ قیصریہ رکھ کر جناب ممدوحہ کی خدمت میں بطور درویشانہ تحفہ کے ارسال کیا تھا اور مجھے قوی یقین تھا کہ اس کے جواب سے مجھے عزت دی جائے گی۔ اور امید سے بڑھ کر میری سرفرازی کا موجب ہوگا اور اس امید اور یقین کا موجب حضور قیصرہ ہند کے وہ اخلاق فاضلہ تھے جن کی تمام ممالک مشرقیہ میں دھوم ہے اور جو جناب ملکہ معظمہ کے وسیع ملک کی طرح وسعت اور کشادگی میں ایسے بےمثل ہیں جو ان کی نظیر دوسری جگہ تلاش کرنا خیال محال ہے۔ مگر مجھے نہایت تعجب ہے کہ ایک کلمہ شاہانہ سے بھی میں ممنون نہیں کیا گیا اور میرا کانشنس ہرگز اس بات کو قبول نہیں کرتا کہ وہ ہدیہ عاجزانہ یعنی رسالہ تحفہ قیصریہ حضور ملکہ معظمہ میں پیش ہوا ہو۔ اور پھر میں اس کے جواب سے ممنون نہ کیا جاؤں۔ یقیناً کوئی اور باعث ہے جس میں جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کے ارادہ اور مرضی اور علم کو کچھ دخل نہیں لہٰذا اس حسن ظن نے جو میں حضور ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی خدمت میں رکھتا ہوں۔ دوبارہ مجھے مجبور کیا کہ میں اس تحفہ یعنی رسالہ تحفہ قیصریہ کی طرف جناب ممدوحہ کو توجہ دلاؤں اور شاہانہ منظوری کے چند الفاظ سے خوشی حاصل کروں۔ اسی غرض سے یہ عریضہ روانہ کرتا ہوں اور میں حضور عالی حضرت جناب قیصرہ ہند دام اقبالہا کی خدمت میں یہ چند الفاظ بیان کرنے کے لیے جرأت کرتا ہوں کہ میں پنجاب کے ایک معزز خاندان مغلیہ میں سے ہوں اور سکھوں

کے زمانہ سے پہلے میرے بزرگ ایک خودمختار ریاست کے والی تھے اور میرے پردادا صاحب مرزا گل محمد اس قدر دانا اور مدبر اور عالی ہمت اور نیک مزاج اور ملک داری کی خوبیوں سے موصوف تھے کہ جب دہلی کے چغتائی بادشاہوں کی سلطنت بباعث نالیاقتی اور عیاشی اور سستی اور کم ہمتی کے کمزور ہو گئے تو بعض وزرا اس کوشش میں لگے تھے کہ مرزا صاحب موصوف کو جو تمام شرائط بیدار مغزی اور رعایا پروری کے اپنے اندر رکھتے تھے اور خاندان شاہی میں سے تھے، دہلی کے تخت پر بٹھایا جائے لیکن چونکہ چغتائی سلاطین کی قسمت اور عمر کا پیالہ لبریز ہو چکا تھا، اس لیے یہ تجویز عام منظوری میں نہ آئی اور ہم پر سکھوں کے عہد میں بہت سی سختیاں ہوئیں اور ہمارے بزرگ تمام دیہات ریاست سے بے دخل کر دیے گئے اور ایک ساعت بھی امن کی نہیں گزرتی تھی اور انگریزی سلطنت نے قدم مبارک کے آنے سے پہلے ہی ہماری تمام ریاست خاک میں مل چکی تھی اور صرف پانچ گاؤں باقی رہ گئے تھے اور میرے والد صاحب مرزا غلام مرتضٰی مرحوم جنھوں نے سکھوں کے عہد میں بڑے بڑے صدمات دیکھے تھے۔ انگریزی سلطنت کے آنے کے ایسے منتظر تھے جیسا کہ کوئی سخت پیاسا پانی کا منتظر ہوتا ہے اور پھر جب گورنمنٹ انگریزی کا اس ملک پر دخل ہو گیا تو وہ اس نعمت یعنی انگریزی حکومت کی قائمی سے ایسے خوش ہوئے کہ گویا ان کو ایک جواہرات کا خزانہ مل گیا اور وہ سرکار انگریزی کے بڑے خیر خواہ جاں نثار تھے۔ اسی وجہ سے انھوں نے ایام غدر 1857ء میں پچاس گھوڑے مع سواران بہم پہنچا کر سرکار انگریزی کو بطور مدد دیے تھے اور وہ بعد اس کے بھی ہمیشہ اس بات کے لیے مستعد رہے کہ اگر پھر بھی کسی وقت ان کی مدد کی ضرورت ہو تو بدل و جان اس گورنمنٹ کو مدد دیں۔ اور اگر 1857ء کے غدر کا کچھ اور بھی طول ہوتا تو وہ سو سوار تک اور بھی مدد دینے کو تیار تھے۔ غرض اس طرح ان کی زندگی گزری اور پھر ان کے انتقال کے بعد یہ عاجز دنیا کے شغلوں سے بالکل علیحدہ ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف مشغول ہوا۔ اور مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی، وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دوسرے بلاد اسلامیہ میں اس مضمون کے شائع کیے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے۔ لہٰذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کا شکر گزار اور دعا گو رہے اور یہ کتابیں میں نے مختلف زبانوں یعنی اردو فارسی، عربی میں تالیف کر کے اسلام کے تمام ملکوں میں پھیلا

دیں۔ یہاں تک کہ اسلام کے دو مقدس شہروں مکہ اور مدینہ میں بھی بخوبی شائع کر دیں اور روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ اور بلاد شام اور مصر اور کابل اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہاں تک ممکن تھا، اشاعت کر دی گئی جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلط خیالات چھوڑ دیے جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے۔ یہ ایک ایسی خدمت مجھ سے ظہور میں آئی کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی نظیر کوئی مسلمان دکھلا نہیں سکا اور میں اس قدر خدمت کر کے جو بائیس برس تک کرتا رہا ہوں۔ اس محسن گورنمنٹ پر کچھ احسان نہیں کرتا کیونکہ مجھے اس بات کا اقرار ہے کہ اس بابرکت گورنمنٹ کے آنے سے ہم نے اور ہمارے بزرگوں نے ایک لوہے کے جلتے ہوئے تنور سے نجات پائی ہے۔ اس لیے میں مع اپنے تمام عزیزوں کے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہوں کہ یاالٰہی! اس مبارکہ قیصرہ ہند دام ملکہ کو دیرگاہ تک ہمارے سروں پر سلامت رکھ۔ اور اس کے ہر ایک قدم کے ساتھ اپنی مدد کا سایہ شامل حال فرما اور اس کے اقبال کے دن بہت لمبے کر۔

میں نے تحفہ قیصریہ میں جو حضور قیصرہ ہند کی خدمت میں بھیجا گیا۔ یہی حالات اور خدمات اور دعوات گزارش کیے تھے اور میں اپنی جناب ملکہ معظمہ کے اخلاق وسیعہ پر نظر رکھ کر ہر روز جواب کا امیدوار تھا اور اب بھی ہوں۔ میرے خیال میں یہ غیر ممکن ہے کہ میرے جیسے دعا گو کا وہ عاجزانہ تحفہ جو بوجہ کمال اخلاص خون دل سے لکھا گیا تھا۔ اگر وہ حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کی خدمت میں پیش ہوتا، تو اس کا جواب نہ آتا بلکہ ضرور آتا ضرور آتا۔ اس لیے مجھے بوجہ اس یقین کے کہ جناب قیصرہ ہند کے پُر رحمت اخلاق پر کمال وثوق سے حاصل ہے۔ اس یاددہانی کے عریضہ کو لکھنا پڑا۔ اور اس عریضہ کو نہ صرف میرے ہاتھوں نے لکھا بلکہ میرے دل نے یقین کا بھرا ہوا زور ڈال کر ہاتھوں کو اس پُر ارادت خط کے لکھنے کے لیے چلایا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خیر اور عافیت اور خوشی کے وقت میں خدا تعالیٰ اس خط کو حضور قیصرہ ہند دام اقبالہا کی خدمت میں پہنچا دے اور پھر جناب ممدوحہ کے دل میں الہام کرے کہ وہ اس سچی محبت اور سچے اخلاص کو جو حضرت موصوفہ کی نسبت میرے دل میں ہے۔ اپنی پاک فراست سے شناخت کر لیں اور رعیت پروری کے رو سے مجھے پُر رحمت جواب سے ممنون فرما دیں اور میں اپنی عالی شان جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی عالی خدمت میں اس خوشخبری کو پہنچانے کے

لیے بھی مامور ہوں کہ جیسا کہ زمین پر اور زمین کے اسباب سے خدا تعالیٰ نے اپنی کمال رحمت اور کمال مصلحت سے ہماری قیصرہ ہند دام اقبالہا کی سلطنت کو اس ملک اور دیگر ممالک میں قائم کیا ہے تا کہ زمین کو عدل اور امن سے بھرے۔ ایسا ہی اس نے آسمان سے ارادہ فرمایا ہے کہ اس شہنشاہ مبارکہ قیصرہ ہند کے دلی مقاصد کو پورا کرنے کے لیے جو عدل اور امن اور آسودگی عامہ خلائق اور رفع فساد اور تہذیب اخلاق اور وحشیانہ حالتوں کا دور کرنا ہے۔ اس کے عہد مبارک میں اپنی طرف سے اور غیب سے اور آسمان سے کوئی ایسا روحانی انتظام قائم کرے جو حضور ملکہ معظمہ کے دلی اغراض کو مدد دے اور جس امن اور عافیت اور صلح کاری کے باغ کو آپ لگانا چاہتی ہیں۔ آسمانی آبپاشی سے اس میں امداد فرما دے۔ سو اس نے اپنے قدیم وعدہ کے موافق جو مسیح موعود کے آنے کی نسبت تھا۔ آسمان سے مجھے بھیجا ہے۔ تا میں اس مرد خدا کے رنگ میں ہو کر جو بیت اللحم میں پیدا ہوا اور ناصرہ میں پرورش پائی۔ حضور ملکہ معظمہ کے نیک اور بابرکت مقاصد کی اعانت میں مشغول ہوں اس نے مجھے بے انتہا برکتوں کے ساتھ چھوا اور اپنا مسیح بنایا تا وہ ملکہ معظمہ کے پاک اغراض کو خود آسمان سے مدد دے۔

اے قیصرہ مبارکہ خدا تجھے سلامت رکھے۔ اور تیری عمر اور اقبال اور کامرانی سے ہمارے دلوں کو خوشی پہنچا دے اس وقت تیرے عہد سلطنت میں جو نیک نیتی کے نور سے بھرا ہوا ہے۔ مسیح موعودؑ کا آنا خدا کی طرف سے یہ گواہی ہے کہ تمام سلاطین میں سے تیرا وجود امن پسندی اور حسن انتظام اور ہمدردی رعایا اور عدل اور دادگستری میں بڑھ کر ہے۔ مسلمان اور عیسائی دونوں فریق اس بات کو مانتے ہیں کہ مسیح موعود آنے والا ہے۔ مگر اسی زمانہ اور عہد میں جبکہ بھیڑیا اور بکری ایک ہی گھاٹ میں پانی پئیں گے اور سانپوں سے بچے کھیلیں گے۔ سوائے ملکہ مبارکہ معظمہ قیصرہ ہند وہ تیرا ہی عہد اور تیرا ہی زمانہ ہے۔ جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جو تعصب سے خالی ہو، وہ سمجھ لے، اے ملکہ معظمہ! یہ تیرا ہی عہد سلطنت ہے جس نے درندوں اور غریب پرندوں کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ راست باز جو بچوں کی طرح ہیں، وہ شریر سانپوں کے ساتھ کھیلتے ہیں اور تیرے پُرامن سایہ کے نیچے کچھ بھی ان کو خوف نہیں۔ اب تیرے عہد سلطنت سے زیادہ پُرامن اور کونسا عہد سلطنت ہوگا جس میں مسیح موعود آئے گا۔ اے ملکہ معظمہ! تیرے وہ پاک ارادے ہیں جو آسمانی مدد کو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں۔ اور تیری نیک نیتی کی کشش ہے۔ جس سے آسمان رحمت کے ساتھ زمین کی طرف جھکتا جاتا ہے۔ اس

لیے تیرے عہد سلطنت کے سوا اور کوئی بھی عہد سلطنت ایسا نہیں ہے جو مسیح موعود کے ظہور کے لیے موزوں ہو، سو خدا نے تیرے نورانی عہد میں آسمان سے ایک نور نازل کیا۔ کیونکہ نور نور کو اپنی طرف کھینچتا اور تاریکی تاریکی کو کھینچتی ہے۔ اے مبارک اور بااقبال ملکہ زمان! جن کتابوں میں مسیح موعود کا آنا لکھا ہے۔ ان کتابوں میں صریح تیرے پُرامن عہد کی طرف اشارات پائے جاتے ہیں مگر ضرور تھا کہ اسی طرح مسیح موعود دنیا میں آتا۔ جیسا کہ ایلیا نبی یوحنا کے لباس میں آیا تھا یعنی یوحنا ہی اپنی خو اور طبیعت سے خدا کے نزدیک ایلیا بن گیا۔ سو اس جگہ بھی ایسا ہی ہوا کہ ایک کو تیرے بابرکت زمانہ میں عیسیٰ علیہ السلام کی خو اور طبیعت دی گئی۔ اس لیے وہ مسیح کہلایا اور ضرور تھا کہ وہ آتا کیونکہ خدا کے پاک نوشتوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ اے ملکہ معظمہ، اے تمام رعایا کی فخر یہ، قدیم سے عادت اللہ ہے کہ جب شاہ وقت نیک نیت اور رعایا کی بھلائی چاہنے والا ہو تو وہ جب اپنی طاقت کے موافق امن عامہ اور نیکی پھیلانے کے انتظام کر چکتا ہے اور رعیت کی اندرونی پاک تبدیلیوں کے لیے اس کا دل دردمند ہوتا ہے۔ تو آسمان پر اس کی مدد کے لیے رحمتِ الٰہی جوش مارتی ہے اور اس کی ہمت اور خواہش کے مطابق کوئی روحانی انسان زمین پر بھیجا جاتا ہے اور اس کامل ریفارمر کے وجود کو اس عادل بادشاہ کی نیک نیتی اور ہمت اور ہمدردی عامہ خلائق پیدا کرتی ہے۔ یہ تب ہوتا ہے کہ جب ایک عادل بادشاہ ایک زمینی منجی کی صورت میں پیدا ہو کر اپنی کمال ہمت اور ہمدردی بنی نوع کے رو سے طبعاً ایک آسمانی منجی کو چاہتا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت میں ہوا کیونکہ اس وقت کا قیصر روم ایک نیک نیت انسان تھا اور نہیں چاہتا تھا کہ زمین پر ظلم ہو اور انسانوں کی بھلائی اور نجات کا طالب تھا۔ تب آسمان کے خدا نے وہ روشنی بخشنے والا چاند ناصرہ کی زمین سے چڑھایا یعنی عیسیٰ مسیح۔ تا جیسا کہ ناصرہ کے لفظ کے معنی عبرانی میں طراوت اور تازگی اور سرسبزی ہے۔ یہی حالت انسانوں کے دلوں میں پیدا کرے سوائے ہماری پیاری قیصرہ ہند خدا تجھے دیرگاہ تک سلامت رکھے۔ تیری نیک نیتی اور رعایا کی بچی ہمدردی اس قیصر روم سے کم نہیں ہے۔ بلکہ ہم زور سے کہتے ہیں کہ اس سے بہت زیادہ ہے کیونکہ تیری نظر کے نیچے جس قدر غریب رعایا ہے۔ جس کی تو اے معظمہ قیصرہ ہمدردی کرنا چاہتی ہے اور جس طرح تو ہر ایک پہلو سے اپنی عاجز رعیت کی خیر خواہ ہے۔ اور جس طرح تو نے اپنی خیر خواہی اور رعیت پروری کے نمونے دکھلائے ہیں۔ یہ کمالات اور برکات گذشتہ

قیصروں میں سے کسی میں بھی نہیں پائے جاتے۔اس لیے تیرے ہاتھ کے کام جو سراسر نیکی اور فیاضی سے رنگین ہیں۔ سب سے زیادہ اس بات کو چاہتے ہیں کہ جس طرح تو اے ملکہ معظمہ اپنی تمام رعیت کی نجات اور بھلائی اور آرام کے لیے دردمند ہے۔اور رعیت پروری کی تدبیروں میں مشغول ہے۔اسی طرح خدا بھی آسمان سے تیرا ہاتھ بٹادے۔سو یہ مسیح موعود جو دنیا میں آیا۔تیرے ہی وجود کی برکت اور دلی نیک نیتی اور سچی ہمدردی کا ایک نتیجہ ہے خدا نے تیرے عہد سلطنت میں دنیا کے دردمندوں کو یاد کیا اور آسمان سے اپنے مسیح کو بھیجا اور وہ تیرے ہی ملک میں اور تیری ہی حدود میں پیدا ہوا دنیا کے لیے یہ ایک گواہی ہو کہ تیری زمین کے سلسلہ عدل نے آسمان کے سلسلہ عدل کو اپنی طرف کھینچا اور تیرے رحم کے سلسلہ نے آسمان پر ایک رحم کا سلسلہ بپا کیا اور چونکہ اس مسیح کا پیدا ہونا حق اور باطل کی تفریق کے لیے دنیا پر ایک آخری حکم ہے جس کے رو سے مسیح موعود حکم کہلاتا ہے اس لیے ناصرہ کی طرح جس میں تازگی اور سرسبزی کے زمانہ کی طرف اشارہ تھا اس مسیح کے گاؤں کا نام اسلام پور قاضی ماجھی رکھا گیا۔تا قاضی کے لفظ سے خدا کے اس آخری حکم کی طرف اشارہ ہو۔جس سے برگزیدوں کو دائمی فضل کی بشارت ملتی ہے اور تا مسیح موعود کا نام جو حکم ہے۔اس کی طرف بھی ایک لطیف ایما ہو اور اسلام پور قاضی ماجھی اس وقت اس گاؤں کا نام رکھا گیا تھا۔جبکہ بابر بادشاہ کے عہد میں اس ملک ماجھ کا ایک بڑا علاقہ حکومت کے طور پر میرے بزرگوں کو ملا تھا اور پھر رفتہ رفتہ یہ حکومت خود مختار ریاست بن گئی۔اور پھر کثرت استعمال سے قاضی کا لفظ قادی سے بدل گیا اور پھر اور بھی تغیر پا کر قادیاں ہو گیا۔غرض ناصرہ اور اسلام پور قاضی کا لفظ ایک بڑے پُرمعنی نام ہیں۔جو ایک ان میں سے روحانی سرسبزی پر دلالت کرتا ہے۔اور دوسرا روحانی فیصلہ پر جو مسیح موعود کا کام ہے اے ملکہ معظمہ قیصرہ ہند! خدا تجھے اقبال اور خوشی کے ساتھ عمر میں برکت دے۔تیرا عہد حکومت کیا ہی مبارک ہے کہ آسمان سے خدا کا ہاتھ تیرے مقاصد کی تائید کر رہا ہے۔تیری ہمدردی رعایا اور نیک نیتی کی راہوں کو فرشتے صاف کر رہے ہیں۔تیرے عدل کے لطیف بخارات بادلوں کی طرح اٹھ رہے ہیں تا تمام ملک کو رشک بہار بنا دیں۔شریر ہے وہ انسان جو تیرے عہد سلطنت کا قدر نہیں کرتا اور بدذات ہے۔وہ نفس جو تیرے احسانوں کا شکر گزار نہیں۔چونکہ یہ مسئلہ تحقیق شدہ ہے کہ دل کو دل سے راہ ہوتا ہے۔اس لیے مجھے ضرورت نہیں کہ میں اپنی زبان کی لفاظی سے اس بات کو ظاہر کروں

کہ میں آپ سے دلی محبت رکھتا ہوں۔ اور میرے دل میں خاص طور پر آپ کی محبت اور عظمت ہے۔ ہماری دن رات کی دعائیں آپ کے لیے آب رواں کی طرح جاری ہیں اور ہم نہ سیاست قہری کے نیچے ہو کر آپ کے مطیع ہیں بلکہ آپ کی انواع و اقسام کی خوبیوں نے ہمارے دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیا ہے اے بابرکت قیصرہ ہند، تجھے یہ تیری عظمت اور نیک نامی مبارک ہو۔ خدا کی نگاہیں اس ملک پر ہیں۔ جس پر تیری نگاہیں ہیں۔ خدا کی رحمت کا ہاتھ اس رعایا پر ہے جس پر تیرا ہاتھ ہے۔ تیری ہی پاک نیتوں کی تحریک سے خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ تا پرہیزگاری اور نیک اخلاقی اور صلح کاری کی راہوں کو دوبارہ دنیا میں قائم کروں۔ اے عالی جناب قیصرہ ہند! مجھے خدا تعالٰی کی طرف سے علم دیا گیا ہے کہ ایک عیب مسلمانوں میں اور ایک عیب عیسائیوں میں ایسا ہے۔ جس سے وہ سچی روحانی زندگی سے دور پڑے ہوئے ہیں اور وہ عیب ان کو ایک ہونے نہیں دیتا۔ بلکہ ان میں باہمی پھوٹ ڈال رہا ہے اور وہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں یہ دو مسئلے نہایت خطرناک اور سراسر غلط ہیں کہ وہ دین کے لیے تلوار کے جہاد کو اپنے مذہب کا ایک رکن سمجھتے ہیں اور اس جنون سے ایک بے گناہ کو قتل کر کے ایسا خیال کرتے ہیں کہ گویا انھوں نے ایک بڑے ثواب کا کام کیا ہے۔ اور گو اس ملک برٹش انڈیا میں یہ عقیدہ اکثر مسلمانوں کا بہت کچھ اصلاح پذیر ہو گیا ہے۔ اور ہزارہا مسلمانوں کے دل میری بائیس تیئیس سال کی کوششوں سے صاف ہو گئے ہیں۔ لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ بعض غیر ممالک میں یہ خیالات اب تک سرگرمی سے پائے جاتے ہیں۔ گویا ان لوگوں نے اسلام کا مغز اور عطر لڑائی اور جبر کو ہی سمجھ لیا ہے۔ لیکن یہ رائے ہرگز صحیح نہیں ہے۔ قرآن میں صاف حکم ہے کہ دین کے پھیلانے کے لیے تلوار مت اٹھاؤ۔ اور دین کی ذاتی خوبیوں کو پیش کرو اور نیک نمونوں سے اپنی طرف کھینچو اور یہ مت خیال کرو کہ ابتدا میں اسلام میں تلوار کا حکم ہوا کیونکہ وہ تلوار دین کو پھیلانے کے لیے نہیں کھینچی گئی تھی۔ بلکہ دشمنوں کے حملوں سے اپنے آپ کو بچانے کے لیے اور یا امن قائم کرنے کے لیے کھینچی گئی تھی۔ مگر دین کے لیے جبر کرنا کبھی مقصد نہ تھا افسوس کہ یہ عیب غلط کار مسلمانوں میں اب تک موجود ہے۔ جس کی اصلاح کے لیے میں نے پچاس ہزار سے کچھ زیادہ اپنے رسالے اور مبسوط کتابیں اور اشتہارات اس ملک اور غیر ملکوں میں شائع کیے ہیں اور امید رکھتا ہوں کہ جلد تر ایک زمانہ آنے والا ہے کہ اس عیب سے مسلمانوں کا دامن پاک ہو جائے گا۔

دوسرا عیب ہماری قوم مسلمانوں میں یہ بھی ہے کہ وہ ایک ایسے خونی مسیح اور خونی مہدی کے منتظر ہیں۔ جو ان کے زعم میں دنیا کو خون سے بھر دے گا۔ حالانکہ یہ خیال سراسر غلط ہے۔ ہماری معتبر کتابوں میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کوئی لڑائی نہیں کرے گا اور نہ تلوار اٹھائے گا۔ بلکہ وہ تمام باتوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خو اور خلق پر ہوگا اور ان کے رنگ سے ایسا رنگین ہوگا کہ گویا ہو بہو وہی ہوگا۔ یہ دو غلطیاں حال کے مسلمانوں میں ہیں۔ جن کی وجہ سے اکثر ان کے دوسری قوموں سے بغض رکھتے ہیں مگر مجھے خدا نے اس لیے بھیجا ہے کہ ان غلطیوں کو دور کر دوں، اور قاضی یا حکم کا لفظ جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔ وہ اسی فیصلہ کے لیے ہے۔

اور ان کے مقابل پر ایک غلطی عیسائیوں میں بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ مسیح جیسے مقدس اور بزرگوار کی نسبت جس کو انجیل شریف میں نور کہا گیا ہے۔ نعوذ باللہ لعنت کا لفظ اطلاق کرتے ہیں۔ اور وہ نہیں جانتے کہ لعن اور لعنت ایک لفظ عبرانی اور عربی میں مشترک ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ ملعون انسان کا دل خدا سے بکلی برگشتہ اور دور اور مہجور ہو کر ایسا گندہ اور ناپاک ہو جائے۔ جس طرح جذام سے جسم گندہ اور خراب ہو جاتا ہے۔ اور عرب اور عبرانی کے اہل زبان اس بات پر متفق ہیں کہ ملعون یا لعنتی صرف اسی حالت میں کسی کو کہا جاتا ہے جبکہ اس کا دل درحقیقت خدا سے تمام تعلقات محبت اور معرفت اور اطاعت کے توڑ دے اور شیطان کا ایسا تابع ہو جائے کہ گویا شیطان کا فرزند ہو جائے۔ اور خدا اس سے بیزار اور وہ خدا سے بیزار ہو جائے اور خدا اس کا دشمن اور وہ خدا کا دشمن ہو جائے۔ اسی لیے لعین شیطان کا نام ہے۔ پس وہی نام حضرت مسیح علیہ السلام کے لیے تجویز کرنا اور ان کے پاک اور منور دل کو نعوذ باللہ شیطان کے تاریک دل سے مشابہت دینا اور وہ جو بقول ان کے خدا سے نکلا ہے۔ اور وہ جو سراسر نور ہے۔ اور وہ جو آسمان سے ہے۔ اور وہ جو علم کا دروازہ اور خداشناسی کی راہ اور خدا کا وارث ہے۔ اسی کی نسبت نعوذ باللہ یہ خیال کرنا کہ وہ لعنتی ہو کر یعنی خدا سے مردود ہو کر اور خدا کا دشمن ہو کر اور دل سیاہ ہو کر اور خدا سے برگشتہ ہو کر اور معرفت الٰہی سے نابینا ہو کر شیطان کا وارث بن گیا۔ اور اس لقب کا مستحق ہو گیا جو شیطان کے لیے خاص ہے یعنی لعنت۔ یہ ایک ایسا عقیدہ ہے کہ اس کے سننے سے دل پاش پاش ہوتا ہے اور بدن پر لرزہ پڑتا ہے۔ کیا

خدا کے مسیح کا دل خدا سے ایسا برگشتہ ہو گیا جیسے شیطان کا دل؟ کیا خدا کے پاک مسیح پر کوئی ایسا زمانہ آیا۔ جس میں وہ خدا سے بیزار اور درحقیقت خدا کا دشمن ہو گیا۔ یہ بڑی غلطی اور بڑی بے ادبی ہے قریب ہے جو آسمان اس سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ غرض مسلمانوں کے جہاد کا عقیدہ مخلوق کے حق میں ایک بداندیشی ہے اور عیسائیوں کا یہ عقیدہ خود خدا کے حق میں بداندیشی ہے۔ اگر یہ ممکن ہے کہ نور کے ہوتے ہی اندھیرا ہو جائے۔ تو یہ بھی ممکن ہے کہ نعوذ باللہ کسی وقت مسیح کے دل نے لعنت کی زہرناک کیفیت اپنے اندر حاصل کی تھی۔ اگر انسانوں کی نجات اسے بے ادبی پر موقوف ہے، تو بہتر ہے کہ کسی کی بھی نجات نہ ہو۔ کیونکہ تمام گنہگاروں کا مرنا بہ نسبت اس بات کے اچھا ہے کہ مسیح جیسے نور اور نورانی کو گمراہی کی تاریکی اور لعنت اور خدا کی عداوت کے گڑھے میں ڈوبنے والا قرار دیا جائے۔ سو میں یہ کوشش کر رہا ہوں کہ مسلمانوں کا وہ عقیدہ اور عیسائیوں کا یہ عقیدہ اصلاح پذیر ہو جائے اور میں شکر کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے ان دونوں ارادوں میں کامیاب کیا ہے۔ چونکہ میرے ساتھ آسمانی نشان اور خدا کے معجزات تھے۔ اس لیے مسلمانوں کے قائل کرنے کے لیے مجھے بہت تکلیف اٹھانی نہیں پڑی۔ اور ہزارہا مسلمان خدا کے عجیب اور فوق العادۃ نشانوں کو دیکھ کر میرے تابع ہو گئے۔ اور وہ خطرناک عقائد انھوں نے چھوڑ دیے۔ جو وحشیانہ طور پر ان کے دلوں میں تھے۔ دوسرا گروہ ایک سچا خیرخواہ اس گورنمنٹ کا بن گیا ہے جو برٹش انڈیا میں سب سے اوّل درجہ پر پرجوش اطاعت دل میں رکھتے ہیں۔ جس سے مجھے بہت خوشی ہے۔ وہ عیسائیوں کا یہ عیب دور کرنے کے لیے خدا نے میری وہ مدد کی ہے جو میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں شکر کر سکوں۔ اور وہ یہ ہے کہ بہت سے قطعی دلائل اور نہایت پختہ وجوہ سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ خدا نے اس پاک نبی کو صلیب پر سے بچا لیا اور آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ مر کر بلکہ زندہ ہی قبر میں غشی کی حالت میں داخل کیے گئے۔ اور پھر زندہ ہی قبر سے نکلے جیسا کہ آپ نے انجیل میں خود فرمایا تھا کہ میری حالت یونس نبی کی حالت سے مشابہ ہوئی۔ آپ کی انجیل میں الفاظ یہ ہیں کہ یونس نبی کا معجزہ میں دکھلاؤں گا۔ سو آپ نے یہ معجزہ دکھلایا کہ زندہ ہی قبر میں داخل ہوئے۔ اور زندہ ہی نکلے۔ یہ وہ باتیں ہیں جو انجیلوں سے ہمیں معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ ایک بڑی خوشخبری جو ہمیں ملی ہے، وہ یہ ہے کہ دلائل قاطعہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر

سری نگر کشمیر میں موجود ہے۔ اور یہ امر ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ آپ یہودیوں کے ملک سے بھاگ کر نصیبین کی راہ سے افغانستان میں آئے اور ایک مدت تک کوہ نعمان میں رہے اور پھر کشمیر میں آئے اور ایک سو بیس برس کی عمر پا کر سری نگر میں آپ کا انتقال ہوا اور سرینگر محلہ خان یار میں آپ کا مزار ہے۔ چنانچہ اس بارے میں میں نے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس کا نام ہے۔ مسیح ہندوستان میں۔ یہ ایک بڑی فتح ہے۔ جو مجھے حاصل ہوئی ہے اور میں جانتا ہوں کہ جلد تر یا کچھ دیر سے اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ یہ دو بزرگ قومیں عیسائیوں اور مسلمانوں کی جو مدت سے بچھڑی ہوئی ہیں، باہم شیر و شکر ہو جائیں گی۔ اور بہت سے نزاعوں کو خیر باد کہہ کر محبت اور دوستی سے ایک دوسرے سے ہاتھ ملائیں گی چونکہ آسمان پر یہی ارادہ قرار پایا ہے۔ اس لیے ہماری گورنمنٹ انگریزی کو بھی قوموں کے اتفاق کی طرف بہت توجہ ہوگئی ہے۔ جیسا کہ قانون سڈیشن کے بعض دفعات سے ظاہر ہے۔ اصل بھید یہ ہے کہ جو کچھ آسمان پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک تیاری ہوتی ہے۔ زمین پر بھی ویسے ہی خیالات گورنمنٹ کے دل میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ غرض ہماری ملکہ معظمہ کی نیک نیتی کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے آسمان سے یہ اسباب پیدا کر دیے ہیں کہ دونوں قوموں عیسائیوں اور مسلمانوں میں وہ اتحاد پیدا ہو جائے کہ پھر ان کو دو قوم نہ کہا جائے۔

اب اس کے بعد مسیح علیہ السلام کی نسبت کوئی عقل مند یہ عقیدہ ہرگز نہیں رکھے گا کہ نعوذ باللہ کسی وقت ان کا دل لعنت کی زہرناک کیفیت سے رنگین ہو گیا تھا کیونکہ لعنت مصلوب ہونے کا نتیجہ تھا۔ پس جبکہ مصلوب ہونا ثابت نہ ہوا بلکہ یہ ثابت ہوا کہ آپ کی ان دعاؤں کی برکت سے جو ساری رات باغ میں کی گئی تھیں اور فرشتے کی اس منشا کے موافق جو پلاطوس کی بیوی کے خواب میں حضرت مسیح کے بچاؤ کی سفارش کے لیے ظاہر ہوا تھا۔ اور خود حضرت مسیح علیہ السلام کی اس مثال کے موافق جو آپ نے یونس نبی کا تین دن مچھلی کے پیٹ میں رہنا اپنے انجام کار کا ایک نمونہ ٹھہرایا تھا آپ کو خدا تعالیٰ نے صلیب اور اس کے پھل سے جو لعنت ہے۔ نجات بخشی اور آپ کی یہ دردناک آواز کہ ایلی ایلی لما سبقتانی۔ (ترجمہ یہ ہے کہ اے میرے خدا! تو نے کیوں مجھے چھوڑ دیا)۔ یہ بات کسی طرح قبول کے لائق نہیں اور اس امر کو کسی دانشمند کا کانشنس قبول نہیں کرے گا کہ خدا تعالیٰ کا تو یہ ارادہ مصمم ہو کہ مسیح کو پھانسی دے۔ مگر اس کا فرشتہ خواہ مخواہ مسیح کے چھوڑانے کے لیے تڑپتا پھرے۔ کبھی پلاطوس کے دل میں مسیح کی محبت ڈالے اور اس کے منہ سے یہ کہلاوے کہ میں یسوع کا کوئی گناہ نہیں دیکھتا

اور کبھی پلاطوس کی بیوی کے پاس خواب میں جاوے اور اس کو کہے کہ اگر یسوع مسیح پھانسی مل گیا تو پھر اس میں تمہاری خیر نہیں ہے۔ یہ کیسی عجیب بات ہے کہ فرشتہ کا خدا سے اختلاف رائے) جناب الٰہی میں سنی گئی یہ وہ کھلا کھلا ثبوت ہے جس سے ہر ایک حق کے طالب کا دل بے اختیار خوشی کے ساتھ اچھل پڑے گا۔ سو بلاشبہ یہ ہماری ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی برکات کا ایک پھل ہے۔ جس نے حضرت مسیح علیہ السلام کے دامن کو تخمیناً انیس سو برس کی بیجا تہمت سے پاک کیا۔

اب میں مناسب نہیں دیکھتا کہ اس عریضہ نیاز کو طول دوں۔ گو میں جانتا ہوں کہ جس قدر میرے دل میں یہ جوش تھا کہ میں اپنے اخلاص اور اطاعت اور شکر گزاری کو حضور قیصرہ ہند دام ملکہ میں عرض کروں۔ پورے طور پر میں اس جوش کو ادا نہیں کر سکا۔ ناچار دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جو زمین و آسمان کا مالک اور نیک کاموں کی نیک جزا دیتا ہے۔ وہ آسمان پر سے اس محسنہ قیصرہ ہند دام ملکہ کو ہماری طرف سے نیک جزا دے اور وہ فضل اس کے شامل حال کرے جو نہ صرف دنیا تک محدود ہو۔ بلکہ بچی اور دائمی خوشحالی جو آخرت کو ہوگی، وہ بھی عطا فرما دے اور اس کو خوش رکھے اور ابدی خوشی پانے کے بس کے لیے سامان مہیا کرے۔ اور اپنے فرشتوں کو حکم کرے کہ تا اس مبارک قدم ملکہ معظمہ کو کہ اس قدر مخلوقات پر نظر رحم رکھنے والی ہے۔ اپنے اس الہام سے منور کریں جو بجلی کی چمک کی طرح ایک دم میں دل میں نازل ہوتا اور تمام صحن سینہ کو روشن کرتا اور فوق الخیال تبدیلی کر دیتا ہے۔ یا الٰہی ہماری ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کو ہمیشہ ہر ایک پہلو سے خوش رکھ اور ایسا کر کہ تیری طرف سے ایک بالائی طاقت اس کو تیرے ہمیشہ کے نوروں کی طرف کھینچ کر لے جائے اور دائمی اور ابدی سرور میں داخل کرے کہ تیرے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ آمین! اور سب کہیں کہ آمین!

20 اگست 1899ء　　　　المستمس

خاکسار مرزا غلام احمد قادیاں ضلع گورداسپور، پنجاب"

(ستارہ قیصرہ صفحہ 1 تا 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 109 تا 126 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 813 تا 829 پر)

اللہ کی روح میرے اندر بولتی ہے

(98) "وہ خدا جو آسمان پر ہے جو دل کے خیالات کو جانتا ہے جس کے الہام سے میں

نے اس عریضہ کو لکھا ہے۔ وہ میرے ساتھ ہوگا اور میرے ساتھ ہے۔ وہ مجھے اس گورنمنٹ عالیہ اور قوموں کے سامنے شرمندہ نہیں کرے گا۔ اسی کی روح ہے جو میرے اندر بولتی ہے۔ میں نہ اپنی طرف سے بلکہ اس کی طرف سے یہ پیغام پہنچا رہا ہوں تا سب کچھ جو اتمام حجت کے لیے چاہیے، پورا ہو۔ یہ سچ ہے کہ میں اپنی طرف سے نہیں بلکہ اس کی طرف سے کہتا ہوں اور وہی ہے جو میرا مددگار ہوگا۔

بالآخر میں اس بات کا بھی شکر کرتا ہوں کہ ایسے عریضہ کو پیش کرنے کے لیے میں بجز اس سلطنت محسنہ کے اور کسی سلطنت کو وسیع الاخلاق نہیں پاتا اور گو اس ملک کے مولوی ایک اور کفر کا فتویٰ بھی مجھ پر لگائیں۔ مگر میں کہنے سے باز نہیں رہ سکتا کہ ایسے عرائض کے پیش کرنے کے لیے عالی حوصلہ، عالی اخلاق صرف سلطنت انگریزی ہے۔ میں اس سلطنت کے مقابل پر سلطنت روم کو بھی نہیں پاتا جو اسلامی سلطنت کہلاتی ہے۔ اب میں اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہماری محسنہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کو عمر دراز کرکے ہر ایک اقبال سے بہرہ ور کرے اور وہ تمام دعائیں جو میں نے اپنے رسالہ ستارۂ قیصرہ اور تحفۂ قیصریہ میں ملکہ موصوفہ کو دی ہیں، قبول فرماوے اور میں امید رکھتا ہوں کہ گورنمنٹ محسنہ اس کے جواب سے مجھے مشرف فرماوے گی۔ والدعاء"

عریضۂ خاکسار

مرزا غلام احمد از قادیان

المرقوم 27 ستمبر 1899ء"

(تریاق القلوب صفحہ 371، 372 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 499، 500 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 831,830 پر)

اے قیصرہ و ملکہ معظمہ!

(99) "میں نہ اپنے نفس سے اور نہ اپنے خیال سے بلکہ خدا سے مامور ہوں کہ جس گورنمنٹ کے سایہ عطوفت کے نیچے، میں امن کے ساتھ زندگی بسر کر رہا ہوں۔ اس کے لیے دعا میں مشغول رہوں اور اس کے احسانات کا شکر کروں۔ اور اس کی خوشی کو اپنی خوشی سمجھوں اور جو کچھ مجھے فرمایا گیا ہے، نیک نیتی سے اس تک پہنچاؤں۔ لہٰذا اس موقعہ جوبلی پر جناب ملکہ معظمہ کے ان متواتر احسانات کو یاد کرکے جو ہماری جان اور مال اور آبرو کے شامل حال

ہیں۔ ہدیہ شکر گزاری پیش کرتا ہوں اور وہ ہدیہ دعائے سلامتی و اقبال ملکہ ممدوحہ ہے جو دل سے اور وجود کے ذرہ ذرہ سے نکلتی ہے۔

اے قیصرہ و ملکہ معظمہ! ہمارے دل تیرے لیے دعا کرتے ہوئے جناب الٰہی میں جھکتے ہیں اور ہماری روحیں تیرے اقبال اور سلامتی کے لیے حضرت احدیت میں سجدہ کرتی ہیں۔ اے اقبال مند قیصرہ ہند! اس جوبلی کی تقریب پر ہم اپنے دل اور جان سے تجھے مبارکباد دیتے ہیں اور خدا سے چاہتے ہیں کہ خدا تجھے ان نیکیوں کی بہت بہت جزا دے۔ جو تجھ سے اور تیری بابرکت سلطنت سے اور تیرے امن پسند حکام سے ہمیں پہنچی ہیں۔ ہم تیرے وجود کو اس ملک کے لیے خدا کا ایک بڑا فضل سمجھتے ہیں اور ہم ان الفاظ کے نہ ملنے سے شرمندہ ہیں۔ جن سے ہم اس شکر کو پورے طور پر ادا کر سکتے۔ ہر ایک دعا جو ایک سچا شکر گزار تیرے لیے کر سکتا ہے، ہماری طرف سے تیرے حق میں قبول ہو۔ خدا تیری آنکھوں کو مرادوں کے ساتھ ٹھنڈی رکھے اور تیری عمر اور صحت اور سلامتی میں زیادہ سے زیادہ برکت دے اور تیرے اقبال کا سلسلہ ترقیات جاری رکھے اور تیری اولاد اور ذریت کو تیری طرح اقبال کے دن دکھا دے۔ اور فتح اور ظفر عطا کرتا رہے۔ ہم اس کریم و رحیم خدا کا بہت بہت شکر کرتے ہیں۔ جس نے اس مسرت بخش دن کو ہمیں دکھایا اور جس نے ایسی محسنہ رعیت پرور داد گستر بیدار مغز ملکہ کے زیر سایہ ہمیں پناہ دی اور ہمیں اس کے مبارک عہد سلطنت کے نیچے یہ موقعہ دیا کہ ہم ہر ایک بھلائی کو جو دنیا اور دین کے متعلق ہو، حاصل کر سکیں اور اپنے نفس اور اپنی قوم اور اپنے بنی نوع کے لیے سچی ہمدردی کے شرائط بجا لا سکیں اور ترقی کی ان راہوں پر آزادی سے قدم مار سکیں۔ جن راہوں پر چلنے سے نہ صرف ہم دنیا کی مکروہات سے محفوظ رہ سکتے ہیں بلکہ ابدی جہان کی سعادتیں بھی ہمیں حاصل ہو سکتی ہیں۔

جب ہم سوچتے ہیں کہ یہ تمام نیکیاں اور ان کے وسائل جناب قیصرہ ہند کی عہد سلطنت میں ہم کو ملی ہیں اور یہ سب خیر اور بھلائی کے دروازے اسی ملکہ معظمہ مبارکہ کے ایام بادشاہت میں ہم پر کھلے ہیں تو اس سے ہمیں اس بات پر قوی دلیل ملتی ہے کہ جناب قیصرہ ہند کی نیت رعایا پروری کے لیے نہایت ہی نیک ہے کیونکہ یہ ایک مسلم مسئلہ ہے کہ بادشاہ کی نیت رعایا کے اندرونی حالات اور ان کے اخلاق اور چال چلن پر بہت اثر رکھتی ہے۔ یا یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ جب کسی حصہ زمین پر نیک نیت اور عادل بادشاہ حکمرانی کرتا ہے تو خدا تعالیٰ کی

یہی عادت ہے کہ اس زمین کے رہنے والے اچھی باتوں اور نیک اخلاق کی طرف توجہ کرتے ہیں اور خدا اور خلقت کے ساتھ اخلاص کی عادت ان میں پیدا ہو جاتی ہے۔ سو یہ امر ہر ایک آنکھ کو بدیہی طور پر نظر آ رہا ہے کہ برٹش انڈیا میں اچھی حالتوں اور اچھے اخلاق کی طرف ایک انقلاب عظیم پیدا ہو رہا ہے اور وحشیانہ جذبات ملکوتی حالات کی طرف انتقال کر رہے ہیں اور نئی ذریت نفاق کی جگہ اخلاص کو زیادہ پسند کرتی جاتی ہے اور لوگوں کی استعدادیں سچائی کے قبول کرنے کے لیے بہت نزدیک آتی جاتی ہیں۔ انسانوں کی عقل اور فہم اور سوچ میں ایک بڑی تبدیلی پیدا ہو گئی ہے اور اکثر لوگ ایک سادہ اور بے لوث زندگی کے لیے تیار ہو رہے ہیں۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عہد سلطنت ایک ایسی روشنی کا پیش خیمہ ہے جو آسمان سے اتر کر دلوں کو روشن کرنے والی ہے۔ ہزاروں دل اس طرح پر راستی کے شوق میں اُچھل رہے ہیں کہ گویا وہ ایک آسمانی مہمان کے لیے جو سچائی کا نور ہے، پیشوائی کے طور پر قدم بڑھاتے ہیں۔ انسانی قویٰ کے تمام پہلوؤں میں اچھے انقلاب کا رنگ دکھائی دیتا ہے اور دلوں کی حالت اس عمدہ زمین کی طرح ہو رہی ہے جو اپنا سبزہ نکالنے کے لیے پھول گئی ہو۔ ہماری ملکہ معظمہ اگر اس بات سے فخر کریں تو بجا ہے کہ روحانی ترقیات کے لیے خدا اسی زمین سے ابتدا کرنا چاہتا ہے جو برٹش انڈیا کی زمین ہے۔ اس ملک میں کچھ ایسے روحانی انقلاب کے آثار نظر آتے ہیں کہ گویا خدا بہتوں کو سفلی زندگی سے باہر نکالنا چاہتا ہے۔ اکثر لوگ بالطبع پاک زندگی کے حاصل کرنے کے لیے میل کرتے جاتے ہیں اور بہت سی روحیں عمدہ تعلیم اور عمدہ اخلاق کی تلاش میں ہیں اور خدا کا فضل امید دے رہا ہے کہ وہ اپنی ان مرادوں کو پائیں گے۔"

(تحفہ قیصریہ صفحہ 14 تا 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 266 تا 268 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 832 تا 834 پر)

بھروسہ کر نہیں سکتے غلاموں کی بصیرت پر
کہ دنیا میں فقط مردان حر کی آنکھ ہے بینا

مبارک، مبارک، مبارک!!

(100) "یہ ہدیہ مبارکبادی اُس شخص کی طرف سے ہے جو یسوع مسیح کے نام پر طرح

طرح کی بدعتوں سے دنیا کو چھوڑانے کے لیے آیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ امن اور نرمی کے ساتھ دنیا میں سچائی قائم کرے۔ اور لوگوں کو اپنے پیدا کنندہ سے سچی محبت اور بندگی کا طریق سکھائے۔ اور اپنے بادشاہ ملکہ معظمہ سے جس کی وہ رعایا ہیں، سچی اطاعت کا طریق سمجھائے، اور بنی نوع میں باہمی سچی ہمدردی کرنے کا سبق دیوے۔ اور نفسانی کینوں اور جوشوں کو درمیان سے اُٹھائے۔ اور ایک پاک صلح کاری کو خدا کے نیک نیت بندوں میں قائم کرے۔ جس کی نفاق سی ملونی نہ ہو اور یہ نوشتہ ایک ہدیہ شکر گذاری ہے۔ کہ جو عالی جناب قیصرہ ہند ملکہ معظمہ والی انگلستان و ہند دام اقبالہا بالقابہا کے حضور میں بتقریب جلسہ جوبلی شصت سالہ بطور مبارکباد پیش کیا گیا ہے۔ مبارک! مبارک!! مبارک!!"

(تحفہ قیصریہ صفحہ 1، مندرجہ روحانی خزائن جلد 12، صفحہ 253 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 835 پر)

مبارک ہو

(101) "تاج و تخت ہند قیصر کو مبارک ہو مدام
ان کی شاہی میں، میں پاتا ہوں رفاہ روزگار"

(براہین احمدیہ جلد پنجم صفحہ 111 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 141 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 836 پر)

اے موحدہ صدیقہ، تجھے آسمان سے بھی مبارک باد

(102) "اس خدا کا شکر ہے جس نے آج ہمیں یہ عظیم الشان خوشی کا دن دکھلایا۔ کہ ہم نے اپنی ملکہ معظمہ قیصرہ ہند و انگلستان کی شصت سالہ جوبلی کو دیکھا۔ جس قدر اس دن کے آنے سے مسرت ہوئی، کون اس کو اندازہ کر سکتا ہے؟ ہماری محسنہ قیصرہ مبارکہ کو ہماری طرف سے خوشی اور شکر سے بھری ہوئی مبارکباد پہنچے، خدا ملکہ معظمہ کو ہمیشہ خوشی سے رکھے!

وہ خدا جو زمین کو بنانے والا اور آسمانوں کو اونچا کرنے والا اور چمکتے ہوئے سورج اور چاند کو ہمارے لیے کام میں لگانے والا ہے۔ اس کی جناب میں ہم دُعا کرتے ہیں کہ وہ

ہماری ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کو جو اپنی رعایا کی مختلف اقوام کو کنارِ عاطفت میں لیے ہوئے ہے جس کے ایک وجود سے کروڑہا انسانوں کو آرام پہنچ رہا ہے۔ تا دیر گاہ سلامت رکھے۔ اور ایسا ہو کہ جلسہ جوبلی کی تقریب پر (جس کی خوشی سے کروڑ ہا دِل برٹش انڈیا اور انگلستان کے جوش نشاط میں ان پھولوں کی طرح حرکت کر رہے ہیں جو نسیم صبا کی ٹھنڈی ہوا سے شگفتہ ہو کر پرندوں کی طرح اپنے پروں کو ہلاتے ہیں) جس زور شور سے زمین مبارکباد کے لیے اچھل رہی ہے۔ ایسا ہی آسمان بھی اپنے آفتاب و ماہتاب اور تمام ستاروں کے ساتھ مبارکبادیاں دیوے۔ اور عنایت صمدی ایسا کرے کہ جیسا کہ ہماری عالی شان محسنہ ملکہ معظمہ والی ہند و انگلستان اپنی رعایا کے تمام بوڑھوں اور بچوں کے دلوں میں ہر دلعزیز ہے۔ ویسا ہی آسمانی فرشتوں کے دلوں میں بھی ہر دلعزیز ہو جائے۔ وہ قادر جس نے بیشمار دنیوی برکتیں اس کو عطا کیں۔ دینی برکتوں سے بھی اسے مالا مال کرے۔ وہ رحیم جس نے اِس جہان میں اس کو خوش رکھا، اگلے جہان میں بھی خوشی کے سامان اس کے لیے عطا کرے۔ خدا کے کاموں سے کیا بعید ہے کہ ایسا مبارک وجود جس سے کروڑہا بلکہ بے شمار نیکی کے کام ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ اس کے ہاتھ سے یہ آخری نیکی بھی ہو جائے کہ انگلستان کو رحم اور امن کے ساتھ انسان پرستی سے پاک کر دیا جائے۔ تا فرشتوں کی رُوحیں بھی بھول اُٹھیں۔ کہ اے موحدہ صدیقہ تجھے آسمان سے بھی مبارکباد جیسا کہ زمین سے!!''

(تحفہ قیصریہ صفحہ 3,2 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12، صفحہ 254، 255 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 838,837 پر)

غلامی اور محکومانہ زندگی کا سب سے بڑا اثر یہ ہوتا ہے کہ ہمت و عزم کی روح پست ہو کر رہ جاتی ہے۔ انسان اس ناپاک زندگی کے ذلت آمیز امن و سکون کو نعمت سمجھنے، حقیر راحتوں کو سب سے بڑی عظمت تصور کرنے اور جدوجہد کی زندگی سے پریشان و حیران نظر آتا ہے۔ آنجہانی مرزا قادیانی نے ملکہ وکٹوریہ کے دربار سے اپنے لیے جس ذلت آمیز طریقے سے بھکشا مانگی، اس سے تو بڑے بڑے رذیل گداگروں کے سر بھی شرم سے جھک گئے ہوں گے۔ درج ذیل حوالہ بطور خاص اس حقیقت کا شاہد ہے:

مہربانی کے مینہ سے پرورش

(103) ''ہم اس سلطنت کے سایہ کے نیچے بڑے آرام اور امن سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور شکر گزار ہیں اور یہ خدا کا فضل اور احسان ہے، جو اس نے ہمیں کسی ایسے ظالم بادشاہ کے حوالہ نہیں کیا جو ہمیں پیروں کے نیچے کچل ڈالتا اور کچھ رحم نہ کرتا بلکہ اُس نے ہمیں ایک ایسی ملکہ عطا کی ہے جو ہم پر رحم کرتی ہے اور احسان کی بارش سے اور مہربانی کے مینہ سے ہماری پرورش فرماتی ہے اور ہمیں ذلت اور کمزوری کی پستی سے اوپر کی طرف اٹھاتی ہے۔''

(نور الحق حصہ اوّل صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 6 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 839 پر)

یا اللہ انگریزوں کے چہرے آخرت میں بھی نورانی اور منور فرما!

(104) ''گورنمنٹ انگلشیہ خدا کی نعمتوں سے ایک نعمت ہے۔ یہ ایک عظیم الشان رحمت ہے۔ یہ سلطنت مسلمانوں کے لیے آسمانی برکت کا حکم رکھتی ہے۔ خداوند رحیم نے اس سلطنت کو مسلمانوں کے لیے ایک بارانِ رحمت بھیجا، ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا قطعی حرام ہے۔ اسلام کا ہرگز یہ اصول نہیں کہ مسلمانوں کی قوم جس سلطنت کے ماتحت رہ کر اس کا احسان اٹھاوے۔ اس کے ظل حمایت میں بامن و آسائش رہ کر اپنا مقسوم دکھاوے، اس کے انعامات متواترہ سے پرورش پاوے۔ پھر اسی پر عقرب کی طرح نیش چلاوے اور دعا سے بھی انھوں نے اس گورنمنٹ کو بہت دفعہ یاد کیا ہے۔ ان کی آخری دعا ان کے اشتہار مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر میں جس کی بیس ہزار کاپی چھپوا کر ہند اور انگلینڈ میں انھوں نے شائع کرنی چاہی ہے، یہ کلمات دعائیہ مرقوم ہیں۔ انگریز جن کی شائستہ اور مہذب اور بارحم گورنمنٹ نے ہم کو اپنے احسانات اور دوستانہ معاملات سے ممنون کر کے اس بات کے لیے دلی جوش بخشا ہے کہ ہم ان کے دین و دنیا کے لیے دلی جوش سے بہبودی اور سلامتی چاہیں تا ان کے گورے و سپید منہ جس طرح دنیا میں خوبصورت ہیں، آخرت میں بھی نورانی و منور ہوں۔''

(شہادت القرآن صفحہ 92 تا 97 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 388 تا 393 از مرزا غلام احمد قادیانی)

(عکس صفحہ 840 تا 845 پر)

خدا تعالیٰ برطانوی حکومت کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھے!

(105) ''ہم نے اس گورنمنٹ کے وہ احسانات دیکھے جن کا شکر کرنا کوئی سہل بات نہیں۔ اس لیے ہم اپنی معزز گورنمنٹ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم اس گورنمنٹ کے اسی طرح مخلص اور خیر خواہ ہیں جس طرح کہ ہمارے بزرگ تھے۔ ہمارے ہاتھ میں بجز دعا کے اور کیا ہے۔ سو ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس گورنمنٹ کو ہر یک شر سے محفوظ رکھے اور اس کے دشمن کو ذلت کے ساتھ پسپا کرے۔ خدا تعالیٰ نے ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض کیا ہے جیسا کہ اس کا شکر کرنا۔''

(شہادت القرآن صفحہ 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 846 پر)

اللہ انگریز حکومت کو تکلیف (عذاب) میں نہ ڈالے گا

(106) ''براہین احمدیہ کے صفحہ 241 میں ایک پیش گوئی گورنمنٹ برطانیہ کے متعلق ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم. انما تولوا فثم وجہ اللہ۔ یعنی خدا ایسا نہیں ہے کہ اس گورنمنٹ کو کچھ تکلیف پہنچائے حالانکہ تو اُن کی عملداری میں رہتا ہو۔ جدھر تیرا منہ خدا کا اسی طرف منہ ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ مجھے اس گورنمنٹ کی پُر امن سلطنت اور ظل حمایت میں دل خوش ہے اور اس کے لئے میں دُعا میں مشغول ہوں کیونکہ میں اپنے اس کام کو نہ مکہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہوں نہ مدینہ میں نہ روم میں نہ شام میں نہ ایران میں نہ کابل میں، مگر اس گورنمنٹ میں جس کے اقبال کے لئے دُعا کرتا ہوں۔ لہٰذا وہ اس الہام میں اشارہ فرماتا ہے کہ اس گورنمنٹ کے اقبال اور شوکت میں تیرے وجود اور تیری دُعا کا اثر ہے اور اس کی فتوحات تیرے سبب سے ہیں۔ کیونکہ جدھر تیرا منہ ادھر خدا کا منہ ہے۔

اب گورنمنٹ شہادت دے سکتی ہے کہ اس کو میرے زمانہ میں کیا کیا فتوحات نصیب ہوئیں۔ یہ الہام سترہ برس کا ہے۔ کیا یہ انسان کا فعل ہو سکتا ہے؟ غرض میں گورنمنٹ کے لئے بطور حرزِ سلطنت ہوں۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 69، طبع جدید، از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 847 پر)

یا اللہ! ملکہ معظمہ کے دل میں الہام کر

(107) ''میں اس (اللہ تعالیٰ) کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک ایسی گورنمنٹ کے سایہ رحمت کے نیچے جگہ دی، جس کے زیر سایہ میں بڑی آزادی سے اپنا کام نصیحت اور وعظ کا ادا کر رہا ہوں۔ اگرچہ اس محسن گورنمنٹ کا ہر ایک پر رعایا میں سے شکر واجب ہے، مگر میں خیال کرتا ہوں کہ مجھ پر سب سے زیادہ واجب ہے۔ کیونکہ یہ میرے اعلیٰ مقاصد جو جناب قیصرہ ہند کی حکومت کے سایہ کے نیچے انجام پذیر ہو رہے ہیں ہرگز ممکن نہ تھا کہ وہ کسی اور گورنمنٹ کے زیر سایہ انجام پذیر ہو سکتے، اگرچہ وہ کوئی اسلامی گورنمنٹ ہی ہوتی۔

اب میں حضور ملکہ معظمہ میں زیادہ مصدع اوقات ہونا نہیں چاہتا اور اس دعا پر یہ عریضہ ختم کرتا ہوں کہ اے قادر و کریم اپنے فضل و کرم سے ہماری ملکہ معظمہ کو خوش رکھ جیسا کہ ہم اس کے سایہ عاطفت کے نیچے خوش ہیں۔ اور اس سے نیکی کر جیسا کہ ہم اس کی نیکیوں اور احسانوں کے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں اور ان معروضات پر کریمانہ توجہ کرنے کے لیے اس کے دل میں آپ الہام کر کہ ہر ایک قدرت اور طاقت تجھی کو ہے۔'' آمین ثم آمین **الملتمس**

خاکسار: میرزا غلام احمد از قادیان''

(تحفہ قیصریہ صفحہ 31، 32 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 283، 284 از مرزا غلام احمد)
(عکس صفحہ 848، 849 پر)

ملکہ کو ملہمہ بنانے کی آرزو کے پیچھے کوئی اور قصہ معلوم ہوتا ہے۔ شاید اکبر الٰہ آبادی کا یہ شعر اشاریہ ترتیب دے سکے:

میں بھی گریجویٹ ہوں، تو بھی گریجویٹ
علمی مباحثے ہوں ذرا پاس آ کے لیٹ

ملکہ وکٹوریہ، مرزا قادیانی کے گھر میں

(108) ''صبح حضرت اقدس کو یہ رویا ہوئی ہے کہ حضرت ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند سلمہا اللہ تعالیٰ گویا حضرت اقدس کے گھر میں رونق افروز ہوئی ہیں۔ حضرت اقدس رؤیا میں عاجز راقم

عبدالکریم کو جو اس وقت حضور اقدس کے پاس بیٹھا ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت ملکہ معظمہ کمال شفقت سے ہمارے ہاں قدم رنجہ فرما ہوئی ہیں اور دو روز قیام فرمایا ہے۔ ان کا کوئی شکریہ بھی ادا کرنا چاہیے۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 280 طبع چہارم، از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 850 پر)

مرزا قادیانی نے انگریزوں کی اس قدر چاپلوسی اور اطاعت کی کہ اسے خواب میں فرشتے بھی انگریز نظر آتے تھے۔

انگریز فرشتہ

(109) "ایک فرشتہ کو میں نے 20 برس کے نوجوان کی شکل میں دیکھا۔ صورت اس کی انگریزوں کی تھی اور میز کرسی لگائے ہوئے بیٹھا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ آپ بہت ہی خوبصورت ہیں۔ اس نے کہا ہاں میں درشنی آدمی ہوں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 69 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 851 پر)

انگریزی الہامات

(110)

1. "You must do what I told you.
2. Though all men should be angry but God is with you. He shall help you. Words of God cannot exchange.
3. I shall help you.
4. You have to go Amritsar.
5. He halts in the Zilla Peshawar."

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 92 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 852 پر)

مرزا قادیانی کے خدا کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ ضلع کی انگریزی Zilla نہیں بلکہ

District ہوتی ہے۔

1- "I love you. I am with you. Yes I am happy. (111)

2- Life of pain. I shall help you. I can, what I will do. We can, what we will do. God is coming by His army. He is with you to kill enemy. The days shall come when God shall help you. Glory be to the Lord.

3- God maker of earth and heaven."

(حقیقۃ الوحی صفحہ 304 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 316 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 853 پر)

کاش مرزا قادیانی نے انگلش کی ٹیوشن پڑھی ہوتی!

(112) ''ایک دفعہ کی حالت یاد آئی ہے کہ انگریزی میں اول یہ الہام ہوا۔ آئی لو یو یعنی میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔ پھر یہ الہام ہوا۔ آئی ایم وِد یو یعنی میں تمہارے ساتھ ہوں پھر الہام ہوا۔ آئی شیل ہیلپ یو یعنی میں تمہاری مدد کروں گا۔ پھر الہام ہوا آئی کین ویٹ آئی وِل ڈو۔ یعنی میں کرسکتا ہوں جو چاہوں گا۔ پھر بعد اس کے بہت ہی زور سے جس سے بدن کانپ گیا یہ الہام ہوا۔ وِی کین ویٹ وِی وِل ڈو۔ یعنی ہم کر سکتے ہیں جو چاہیں گے اور اس وقت ایک ایسا لہجہ اور تلفظ معلوم ہوا کہ گویا ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا ہوا بول رہا ہے۔''

(براہین احمدیہ صفحہ 480 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 571، 572 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 854، 855 پر)

اس میں کیا شک ہے، یقیناً انگریز ہی تمہارے سر پر کھڑا بولتا تھا۔

قلم کی طاقت کمزور ثابت ہوئی

(113) ''یہ کام بجز خدائی ہاتھ کے انجام پذیر ہوتا نظر نہیں آتا۔ اسی واسطے ہم نے ہتھیاروں یعنی قلم کو چھوڑ کر دعا کے واسطے یہ مکان (حجرہ) بنوایا ہے کیونکہ دعا کا میدان خدا نے بڑا وسیع رکھا ہے اور اس کی قبولیت کا بھی اس نے وعدہ فرمایا ہے............ساٹھ یا پینسٹھ سال عمر سے گزر چکے ہیں۔ موت کا وقت مقرر نہیں۔ خدا جانے کس وقت آجاوے اور کام

ہمارا ابھی بہت باقی پڑا ہے۔ادھر قلم کی طاقت کمزور ثابت ہوئی ہے۔ رہی سیف، اس کے واسطے خدا تعالیٰ کا اذن اور منشا نہیں ہے۔"
(ملفوظات جلد سوم صفحہ 191، 192 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 857,856 پر)

قارئین کرام! آخر میں آپ قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کی اس تحریر کو پڑھیں جو اس نے عام قادیانی کے خیالات کے اظہار کے طور پر لکھا ہے:

مرزا قادیانی کی تحریریں پڑھ کر شرم آتی ہے

❑ "حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے فخریہ لکھا ہے کہ میری کوئی کتاب ایسی نہیں جس میں، میں نے گورنمنٹ کی تائید نہ کی ہو۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ میں نے غیروں سے نہیں بلکہ احمدیوں (قادیانیوں) کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے، میں انہیں احمدی ہی کہوں گا کیونکہ نابینا بھی آخر انسان ہی کہلاتا ہے کہ ہمیں حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی ایسی تحریریں پڑھ کر شرم آجاتی ہے۔انہیں شرم کیوں آتی ہے، اس لیے کہ ان کی اندر کی آنکھ نہیں کھلی۔"
(روزنامہ الفضل قادیان جلد نمبر 20 شمارہ نمبر 3 مورخہ 7 جولائی 1932ء)

مرزا محمود کو کہنا تو یہ چاہیے تھا کہ ابھی ان میں کچھ غیرت موجود ہے۔ لہٰذا وہ مرزا کی تحریریں پڑھ کر شرم محسوس کرتے ہیں لیکن جس کی اندر اور باہر کی آنکھ بند ہو چکی ہو، اس کو شرم آنے کا کیا سوال؟ قرآن مجید میں ارشادِ خداوندی ہے: "حقیقت تو یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہوتے ہیں۔" (الحج: 46)

قادیانی حکومت کی پلاننگ

❑ "ایک صاحب نے عرض کیا کہ بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ انگریزوں کی سلطنت کی حمایت اور ان کی کامیابی کے لیے حضرت مسیح موعود نے کیوں دُعائیں کیں۔ حضور (مرزا بشیر الدین محمود) بھی ان کی کامیابی کے لیے دعا کرتے ہیں اور اپنی جماعت کے لوگوں کو جنگ میں مدد دینے کے لیے بھرتی ہونے کا ارشاد فرماتے ہیں، حالانکہ انگریز مسلمان نہیں۔اس کے جواب میں حضور (مرزا بشیر الدین محمود) نے جو ارشاد فرمایا، اس کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

''فرمایا، اس سوال کا جواب قرآن حکیم میں موجود ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جو نظارے دکھائے گئے، ان میں ایک یہ تھا کہ ایک گری ہوئی دیوار بنا دی گئی جس کی وجہ بعد میں یہ بیان کی گئی کہ اس کے نیچے خزانہ تھا جس کے مالک چھوٹے بچے تھے۔ دیوار اس لیے بنا دی گئی کہ ان لڑکوں کے بڑے ہونے تک خزانہ کسی اور کے ہاتھ نہ لگے اور ان کے لیے محفوظ رہے۔ دراصل حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی جماعت کے متعلق پیش گوئی ہے، جب تک جماعت احمدیہ نظامِ حکومت سنبھالنے کے قابل نہیں ہوتی، اس وقت تک ضروری ہے کہ اس دیوار (انگریزوں کی حکومت) کو قائم رکھا جائے تا کہ یہ نظام کسی ایسی طاقت کے قبضہ میں نہ چلا جائے جو احمدیت کے مفادات کے لیے زیادہ مضر اور نقصان رساں ہو۔ جب جماعت میں قابلیت پیدا ہو جائے گی اس وقت نظام اس کے ہاتھ میں آجائے گا۔ یہ وجہ ہے انگریزوں کی حکومت کے لیے دعا کرنے اور ان کو فتح حاصل کرنے میں مدد دینے کی۔''

(روزنامہ الفضل قادیان 3 جنوری 1945ء)

تعجب ہے ایک طرف فتویٰ یہ ہے کہ اب جہاد منسوخ ہو گیا ہے اور دوسری جانب عمل یہ ہے کہ فرنگی کی فوج میں بھرتی ہو کر مسلمانوں کے خلاف ''جہاد'' کرو!

گورنمنٹ کی پٹھو جماعت

☐ ''ہماری جماعت وہ جماعت ہے جسے شروع سے ہی لوگ کہتے چلے آئے کہ یہ خوشامدی جماعت، گورنمنٹ کی پٹھو ہے، بعض لوگ ہم پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ ہم گورنمنٹ کے جاسوس ہیں۔ پنجابی محاورہ کے مطابق ہمیں جھولی چک اور نئے زمینداری محاورہ کے مطابق ہمیں ٹوڈی کہا جاتا ہے۔''

(قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کی تقریر، روزنامہ ''الفضل'' قادیان، 11 نومبر 1934ء)

قادیانی جماعت...... انگریزوں کی ایجنٹ

☐ ''دنیا ہمیں انگریزوں کا ایجنٹ سمجھتی ہے۔ چنانچہ جب جرمنی میں احمدیہ عمارت کے افتتاح کی تقریب میں ایک جرمن وزیر نے شمولیت کی تو حکومت نے اس سے جواب طلب کیا

کہ کیوں تم ایسی جماعت کی کسی تقریب میں شامل ہوئے جو انگریزوں کی ایجنٹ ہے۔"

(قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کی تقریر، روزنامہ الفضل قادیان جلد 22 نمبر 54 مورخہ یکم نومبر 1934ء)

❑ "ڈاکٹر سید محمود جو اس وقت کانگریس کے سیکرٹری ہیں، ایک دفعہ قادیان آئے اور انہوں نے بتایا کہ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو جب یورپ کے سفر سے واپس آئے تو انہوں نے اسٹیشن پر اتر کر جو باتیں سب سے پہلے کیں، ان میں سے ایک یہ تھی کہ میں نے اس سفر یورپ میں یہ سبق حاصل کیا ہے کہ اگر انگریزی حکومت کو ہم کمزور کرنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ اس سے پہلے احمدیہ جماعت کو کمزور کیا جائے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ ہر شخص کا یہ خیال تھا کہ احمدی جماعت انگریزوں کی نمائندہ اور ان کی ایجنٹ ہے۔"

(قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کی تقریر، مندرجہ روزنامہ الفضل قادیان جلد 23 نمبر 31 صفحہ 7-8 مورخہ 6 اگست 1935ء)

دعوئ نبوت کے بعد مرزا قادیانی، ہمیشہ انگریز پولیس کی حفاظت میں رہتا تھا جس کی وجہ سے وہ مسلمانوں کے غیظ و غضب سے بچا رہتا تھا۔ اس سلسلہ میں ایک حوالہ ملاحظہ کیجیے!

مرزا قادیانی کی حفاظت

(114) "میاں معراج الدین صاحب عمر نے بواسطہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود ایک مقدمہ فوجداری کی جوابدہی کے لیے جہلم کو جا رہے تھے۔ یہ مقدمہ کرم دین نے حضور اور حکیم فضل الدین صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب کے خلاف توہین کے متعلق کیا ہوا تھا۔ اس سفر کی مکمل کیفیت تو بہت طول چاہتی ہے۔ میں صرف ایک چھوٹی سی لطیف بات عرض کرتا ہوں جس کو بہت کم دوستوں نے دیکھا ہوگا۔

جب حضور لاہور ریلوے سٹیشن پر گاڑی میں پہنچے تو آپ کی زیارت کے لیے اس کثرت سے لوگ جمع تھے، جس کا اندازہ محال ہے کیونکہ نہ صرف پلیٹ فارم بلکہ باہر کا میدان بھی بھرا پڑا تھا اور لوگ نہایت منتوں سے دوسروں کی خدمت میں عرض کرتے تھے کہ ہمیں ذرا

چہرہ کی زیارت اور درشن تو کر لینے دو۔اس اثنا میں ایک شخص جن کا نام منشی احمدالدین صاحب ہے (جو گورنمنٹ کے پنشنر ہیں اور اب تک بفضلہٖ زندہ موجود ہیں اور ان کی عمر اس وقت دو تین سال کم ایک سو برس کی ہے لیکن قوئی اب تک اچھے ہیں اور احمدی ہیں) آگے آئے جس کھڑکی میں حضور بیٹھے ہوئے تھے، وہاں گورہ پولیس کا پہرہ تھا اور ایک سپرنٹنڈنٹ کی حیثیت کا افسر اس کھڑکی کے عین سامنے کھڑا نگرانی کر رہا تھا کہ اتنے میں جرات سے بڑھ کر منشی احمد الدین صاحب نے حضور سے مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھایا۔ یہ دیکھ کر فوراً اس پولیس افسر نے اپنی تلوار کو الٹے رخ پر اس کی کلائی پر رکھ کر کہا کہ پیچھے ہٹ جاؤ۔ اس نے کہا کہ میں ان کا مرید ہوں اور مصافحہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس افسر نے جواب دیا کہ اس وقت ہم ان کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں، ہم اس لیے ساتھ ہیں کہ بٹالہ سے جہلم اور جہلم سے بٹالہ تک بحفاظت تمام ان کو واپس پہنچا دیں۔ ہمیں کیا معلوم ہے کہ تم دوست ہو یا دشمن۔ ممکن ہے کہ تم اس بھیس میں کوئی حملہ کر دو اور نقصان پہنچاؤ۔ پس یہاں سے فوراً چلے جاؤ۔"

(سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 288، 289 از مرزا بشیر احمد ایم اے)(عکس صفحہ نمبر 859,858 پر)

انگریز کی حمایت اور جہاد کی مخالفت کے سلسلہ میں کی گئی تحریری کوششوں کے بارے میں مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

قرآن سے دوسرے درجہ پر

(115) "کلما قلت من کمال بلاغتی فی البیان. فهو بعد کتاب الله القران."

ترجمہ: "جو کچھ میں نے اپنی کمال بلاغت بیانی سے کہا ہے تو وہ کتاب اللہ قرآن مجید سے دوسرے درجہ پر ہے۔"

(لجۃ النور صفحہ 128 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 464 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 860 پر)

تائید الٰہی سے لکھے گئے رسائل

(116) "یہ رسائل جو لکھے گئے ہیں تائید الٰہی سے لکھے گئے ہیں۔ میں ان کا نام وحی اور

الہام تو نہیں رکھتا۔ مگر یہ تو ضرور کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی خاص اور خارق عادت تائید نے یہ رسالے میرے ہاتھ سے نکلوائے ہیں۔"

(سر الخلافہ صفحہ 101، 102 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 415، 416 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 862,861 پر)

میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی روح بولتی ہے

مرزا قادیانی کا الہام ہے:

(117) "اعلموا ان فضل الله معي وان روح الله ينطق في نفسي"

ترجمہ: "جان لو کہ اللہ کا فضل میرے ساتھ ہے اور اللہ کی روح میرے ساتھ بول رہی ہے۔"

(انجام آتھم صفحہ 176 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 176 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 863 پر)

خدا کا کلام

(118) "یہ کلام جو میں سناتا ہوں، یہ قطعی اور یقینی طور پر خدا کا کلام ہے جیسا کہ قرآن اور توریت خدا کا کلام ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 95 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 864 پر)

خزائن مدفونہ

(119) "اور خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دُنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو اُن درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے۔ اس سے اُن کو پاک صاف کروں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 38 طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 865 پر)

(120) ''وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 117 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 147، از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 866 پر)

شجاعت

(121) ''سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے۔''
(ملفوظات جلد چہارم، صفحہ 361 طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 867 پر)

کوئی اندر سے تعلیم دیتا ہے

(122) ''یہ بات بھی اس جگہ بیان کر دینے کے لائق ہے کہ میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشا پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب میں عربی میں یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔''
(نزول المسیح صفحہ 56 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 434 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 868 پر)

مرزا قادیانی کا مزید کہنا ہے کہ وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا بلکہ وہی کچھ کہتا ہے جو اُسے اللہ تعالیٰ وحی کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کی نام نہاد وحی ملاحظہ فرمائیں:

- وما ینطق عن الھوی. ان ھو الا وحی یوحی.

(تذکرہ مجموعہ وحی الہامات طبع چہارم، ص 309، 321 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کا مزید کہنا ہے:

- "وھب لی علومًا مقدسة نقیة ومعارف صافیة جلیة و علّمنی ما لم یعلم غیری من المعاصرین."

ترجمہ: ''اللہ نے مجھے پاک مقدس علوم نیز صاف وروشن معارف عطا کیے۔ اور وہ

کچھ سکھایا جو میرے سوا کسی اور انسان کو اس زمانے میں معلوم نہ تھا۔"

(انجام آتھم صفحہ 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 75 از مرزا قادیانی)

❑ "میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے، اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لیے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے، جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 563 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 403 از مرزا قادیانی)

❑ "میں زمین کی باتیں نہیں کہتا کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں بلکہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے۔"

(پیغام صلح صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 485 از مرزا قادیانی)

❑ "میں تو ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتا۔ اگر خدا تعالیٰ کی طاقت میرے ساتھ نہ ہو۔ بارہا لکھتے لکھتے دیکھا ہے کہ ایک خدا کی رُوح ہے جو تیر رہی ہے۔ قلم تھک جایا کرتی ہے مگر اندر جوش نہیں تھکتا۔ طبیعت محسوس کیا کرتی ہے کہ ایک ایک حرف خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 483 (طبع جدید) از مرزا قادیانی)

❑ "اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا جو مجھے دیا گیا ہے، وہ ہرگز نہیں مرے گا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو میں کہتا ہوں۔ اور وہ حکمت جو میرے مُنہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔ لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مُردہ دلوں کے لیے آبِ حیات کا حکم رکھتی ہے، دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم نے اس سرچشمہ سے انکار کیا جو آسمان پر کھولا گیا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 104 از مرزا قادیانی)

❑ "میں اپنے نفس سے کچھ نہیں کہتا بلکہ وہی کہتا ہوں جو خدا تعالیٰ میرے دل میں ڈالتا ہے۔"

(تذکرہ الشہادتین صفحہ 79 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 79 از مرزا قادیانی)

❑ "تیرا کلام خدا کی طرف سے فصیح کیا گیا ہے۔ تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو دخل نہیں۔"

(حقیقت الوحی صفحہ 106 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 106 از مرزا قادیانی)

❑ "وان الله لا یترکنی علی خطا طرفة عین و یعصمنی من کل مین و یحفظنی من سبل الشیاطین."

ترجمہ: ''اور اللہ تعالیٰ ایک پلک جھپکنے کے برابر بھی مجھے خطا پر قائم نہیں رہنے دیتا اور مجھے ہر ایک خطا سے محفوظ رکھتا ہے اور شیاطین کے راستوں سے میری حفاظت کرتا ہے۔''

(نور الحق صفحہ 86 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 272 از مرزا قادیانی)

❑ "انا و اکتبنا فی کتاب شیئا یخالف النصوص القرانیه اوالحدیثیه وما تفوهنا به یوما من الدهر۔"

ترجمہ: ''میں نے کسی کتاب میں کبھی کوئی چیز قرآن و حدیث کی تصریحات کے خلاف نہیں لکھی۔'' (حمامۃ البشریٰ صفحہ 72 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 285)

❑ "والله یعلم انی ماقلت الا ما قال الله تعالٰی ولم اقل کلمة قط مخالفه وما مسها قلمی فی عمری."

ترجمہ: ''خدا جانتا ہے کہ میں جو کچھ کہتا ہوں، وہ وہی کہتا ہوں جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے اور میں نے کوئی کبھی ایسا کلمہ تک نہیں کہا جو خلاف خداوند تعالیٰ ہو اور مخالفت خداوندی میرے قلم سے کبھی سرزد نہیں ہوتی۔''

(حمامۃ البشریٰ صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 186 از مرزا قادیانی)

❑ ''اور بباعث نہایت درجہ فنا فی اللہ ہونے کے اس کی زبان ہر وقت خدا کی زبان ہوتی ہے اور اس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہوتا ہے اور اگرچہ اس کو خاص طور پر الہام بھی نہ ہو تب بھی جو کچھ اس کی زبان پر جاری ہوتا ہے، وہ اس کی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 18 از مرزا قادیانی)

❑ ''مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ مجھے قرآن کے حقائق اور معارف کے سمجھنے میں ہر ایک روح پر غلبہ دیا گیا ہے۔''

(سراج منیر صفحہ 39 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 41 از مرزا قادیانی)

❑ ''جو لوگ خدائے تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر بلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے، اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے۔ اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 197 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 197 از مرزا قادیانی)

❑ ''اس عاجز کو اپنے ذاتی تجربہ سے یہ معلوم ہے کہ روح القدس کی قدسیت ہر وقت

اور ہر دم اور ہر لحظہ بلا فصل ملہم کے تمام قویٰ میں کام کرتی رہتی ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 93 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 93 از مرزا قادیانی)

❑ "جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجددیت کی قوت پاتے ہیں، وہ نرے استخوان فروش نہیں ہوتے بلکہ وہ واقعی طور پر نائب رسول اللہ ﷺ اور روحانی طور پر آنجناب کے خلیفہ ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انھیں اُن تمام نعمتوں کا وارث بناتا ہے جو نبیوں اور رسولوں کو دی جاتی ہیں اور ان کی باتیں از قبیلِ جوشیدن ہوتی ہیں نہ محض از قبیلِ کوشیدن۔ اور وہ حال سے بولتے ہیں نہ مجرد قال سے۔ اور خدا تعالیٰ کے الہام کی تجلی ان کے دلوں پر ہوتی ہے اور وہ ہر ایک مشکل کے وقت روح القدس سے سکھلائے جاتے ہیں اور ان کی گفتار اور کردار میں دنیا پرستی کی ملونی نہیں ہوتی کیونکہ وہ بکلی مصفا کیے گئے اور تمام و کمال کھینچے گئے ہیں۔"

(فتح اسلام صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 7 از مرزا قادیانی)

❑ "انی امر یکلمنی ربی...... و یعلمنی من لدنه و یحسن ادبی و یوحی الی رحمة منه فاتبع ما یوحی...... وما کان لی ان اترک سبیله و اختار طرقاشتی. و کلما قلت قلت من امره. وما فعلت شیئا عن امری. وما افتریت علی ربی الاعلیٰ وقد خاب من افتری."

(ترجمہ) "میں وہ مرد ہوں کہ خدا میرے ساتھ گفتگو کرتا ہے اور خزانہ خاص سے تعلیم دیتا ہے۔ اپنے ادب سے مجھ کو ادب سکھاتا ہے۔ اپنی رحمت سے مجھ پر وحی بھیجتا ہے۔ پس میں اس وحی کی پیروی کرتا ہوں اور مجھے کیا ہے کہ میں اس کی راہ کو چھوڑ دوں اور دوسرے راستے کو اختیار کروں اور جو میں نے کہا ہے اس کے حکم سے کہا ہے۔ میں از خود کوئی کام نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہیں باندھتا۔ ہلاک ہوا وہ جس نے افترا کیا۔"

(مواہب الرحمٰن صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 221 از مرزا قادیانی)

❑ "ازاں جملہ ایک عصمت بھی ہے جس کو حفظ الٰہی سے تعبیر کیا جاتا ہے، اور یہ عصمت بھی فرقان مجید کے کامل تابعین کو بطور خارق عادت عطا ہوتی ہے۔ اور اس جگہ عصمت سے مراد ہماری یہ ہے کہ وہ ایسی نالائق اور مذموم عادات اور خیالات اور اخلاق اور افعال سے محفوظ رکھے جاتے ہیں جن میں دوسرے لوگ دن رات آلودہ اور ملوث نظر آتے ہیں۔ اور اگر کوئی لغزش بھی ہو جائے تو رحمتِ الٰہی جلد تر اُن کا تدارک کر لیتی ہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ [illegible] مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 536 از مرزا قادیانی)

علامہ اقبالؒ اور فتنۂ قادیانیت

ترجمانِ حقیقت حضرت علامہ محمد اقبالؒ بیسویں صدی کے شہرۂ آفاق دانشور، عظیم روحانی شاعر، اعلیٰ درجہ کے مفکر اور بلند پایہ فلسفی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عہد ساز انسان بھی تھے۔ ایسی زندہ و جاوید ہستیاں صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں۔ ان کا دل ملتِ اسلامیہ کے ساتھ دھڑکتا تھا۔ وہ انسانیت کی اعلیٰ قدروں کے وارث تھے۔ ان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے انحطاط اور تنزل کی گھاٹی کی طرف تیزی سے گرتے ہوئے عالمِ اسلام کے تنِ مضمحل میں ایک نئی روح پھونکی اور اسے انقلاب کی راہ دکھائی۔

علامہ اقبالؒ کے حوالے سے یہ حقیقت بھی پیش نظر رہے کہ وہ انسانی خوبیوں اور خامیوں کے ساتھ اعلیٰ تعلیم یافتہ، راسخ العقیدہ مسلمان تھے۔ جہاں تک قادیانیت کا تعلق ہے تو اس حوالے سے تو وہ محرم راز درون خانہ تھے۔ انہوں نے جب بنظرِ غائر دیکھ لیا کہ مرزائی خود تو مرتد اور کافر ہیں ہی، لیکن عامۃ المسلمین کو بھی مرتد بنانے کے لیے کوشاں ہیں اور ''چہ دلاور است وزدے کہ بکف چراغ دارد'' کے مصداق اسلام کا لبادہ اوڑھ کر انہیں گمراہ کر رہے ہیں تو وہ اپنی اسلامی غیرت وحمیت اور محبت رسولؐ کے حوالے سے برداشت نہ کر سکے۔ انہوں نے انتہائی زیرکی اور ژرف نگاہی سے اِس اہم مسئلے کا جائزہ لیا اور اپنے تاثرات امت مسلمہ کے سامنے واضح انداز میں پیش کر دیے۔

عاشق رسولؐ علامہ اقبالؒ کو اس بات پر کامل ایقان تھا کہ حضرت محمد عربی ﷺ کی ذاتِ اقدس پر رسالت ونبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا، آپ خاتم النبیین ہیں، آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا، اگر کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو وہ نہ صرف کاذب و مفتری بلکہ واجب القتل ہے۔

حضرت علامہ اقبالؒ کو اس بات کا مکمل ادراک تھا کہ ملت اسلامیہ کو جن فتنوں نے سب سے زیادہ نقصان پہنچایا، ان میں سب سے خطرناک فتنۂ قادیانیت کا ہے۔ علامہ اقبالؒ نے قادیانیوں کی ملت اسلامیہ کے خلاف بڑھتی ہوئی سازشوں کو شدت کے ساتھ محسوس کیا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے خطبات، مضامین، توضیحات اور خطوط کے ذریعے قادیانیت کی سرکوبی کی اور اس تحریک کے عالم اسلام پر دینی، معاشی اور تمدنی اثرات اور ان کے منفی نتائج سے

امت مسلمہ کو آگاہ کیا۔ علامہ اقبالؒ کو یہ منفرد اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے حکومت کو سب سے پہلے یہ مطالبہ پیش کیا کہ قادیانیت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے کیونکہ یہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر ملت اسلامیہ کی اجتماعیت کو پارہ پارہ کر رہے ہیں اور مسلمانوں کے اندر رہ کر ایک نئی امت تشکیل دے رہے ہیں۔

مولانا محمد حسین عرشی امرتسری حضرت علامہ محمد اقبالؒ سے اپنی ایک خصوصی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''آخری عمر میں قریباً ہر صحبت میں مرزا غلام احمد قادیانی کا ذکر آجاتا تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ سلطان ٹیپو (شہید) کے جہاد حریت سے انگریز نے اندازہ کیا کہ مسئلہ جہاد اس کی حکومت کے لیے ایک مستقل خطرہ ہے۔ جب تک شریعت اسلامیہ سے اس مسئلے کو خارج نہ کیا جائے، انگریز کا مستقبل مطمئن نہیں۔ چنانچہ اسی زمانہ سے مختلف ممالک کے علماء کو آلۂ کار بنانا شروع کیا۔ ہندوستانی علماء سے بھی ایسے فتاویٰ حاصل کیے گئے، لیکن ایک منصوص قرآنی مسئلہ کو مٹانے کے لیے علماء کو ناکافی سمجھ کر ایک جدید نبوت کی ضرورت محسوس ہوئی۔ جس کا بنیادی مسئلہ یہی ہو کہ اقوامِ اسلامیہ میں نسخ جہاد کی تبلیغ کی جائے۔ احمدیت کے اسباب وجوہ پر آج تک جو کچھ لکھا گیا ہے، اس کی وقعت سطحیت سے زیادہ نہیں اس کا حقیقی سبب اسی ضرورت کا احساس تھا۔''

(اقبال پر 15 مقالات، مرتب: پروفیسر احسان الٰہی سالک، ایس اے بخاری)

شاعرِ مشرق، حکیم الامت حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ مرزا قادیانی کی انگریزی نبوت کے بارے میں فرماتے ہیں:

شیخ او لرد فرنگی را مرید

عصرِ من پیغمبرے ہم آفرید
آنکہ در قرآن بغیر از را ندید

تن پرست و جاہ مست و کم نگہ
اندرونش بے نصیب از لا الہ

در حرم زاد و کلیسا را مرید
پردۂ ناموسِ ما را بر درید

دامنِ اورا گرفتن ابلہی است
سینۂ او از دل روشن تہی است

الحذر! از گرمیٔ گفتار او
الحذر! از حرف پہلو دار او

شیخ او لرد فرنگی را مرید
گرچہ گوید از مقامِ بایزید

گفت دین را رونق از محکومی است
زندگانی از خودی محرومی است

دولتِ اغیار را رحمت شمرد
رقصہا گردِ کلیسا کرد و مُرد

(مثنوی پس چہ باید کرد)

(ترجمہ)

1- میرے زمانے نے ایک نبی بھی پیدا کیا
جس کو اپنے سوا قرآن میں کچھ نظر نہ آیا

2- خود پسند ' عزت چاہنے والا ' کوتاہ نظر
اس کا دل لا الٰہ سے خالی ہے

3- مسلمانوں کے گھر پیدا ہوا اور عیسائیوں کا غلام بنا
اس نے ہماری ناموس کے پردے کو چاک کرایا

4- اس سے عقیدت رکھنا حماقت ہے
اس کا سینہ دل کی روشنی سے خالی ہے

5- اس کی چرب زبانی سے بچو
اس کی چالبازانہ باتوں سے بچو

6- اس کا پیر شیطان اور فرنگی کا غلام ہے
اگرچہ وہ کہتا ہے کہ میں بایزید کے مقام سے بول رہا ہوں

7- وہ کہتا ہے کہ غلامی میں ہی دین کی رونق ہے
اس کی زندگی خودی سے محروم ہے

8- غیروں کی دولت کو وہ رحمت جانتا ہے
اس نے گرجا کے گرد رقص کیا اور مر گیا

آں ز ایراں بودو ایں ہندی نژاد

رفت ازو آں مستی و ذوق و سرور
دین او اندر کتاب و او بگور!

صحبتش با عصرِ حاضر در گرفت!
حرفِ دیں را از دو "پیغمبر" گرفت!

آں ز ایراں بود وایں ہندی نژاد
آں ز حج بیگانہ و ایں را جہاد!

تا جہاد و حج نماند از واجبات
رفت جاں از پیکرِ صوم و صلوٰت!

روح چوں رفت از صلوٰۃ و از صیام
فرد ناہموار و ملت بے نظام!

سینہ ہا از گرمیٔ قرآں تہی
از چنیں مرداں چہ امید بہی!

از خودی مردِ مسلماں در گذشت
اے خضر دستے کہ آب از سرگذشت

(جاوید نامہ)

(ترجمہ)

1- وہ مستی اور ذوق وسرور ہو چکا ہے۔ دین اب کتاب ہی میں رہ گیا ہے۔ مسلمان مر چکا ہے۔
2- وہ عصر حاضر کی صحبت اختیار کر چکا ہے اب وہ دو جعلی پیغمبروں سے دین سیکھتا ہے۔
3- ان میں سے ایک (بہاء اللہ) ایرانی ہے اور دوسرا (مرزا قادیانی) پہلے نے حج منسوخ کر دیا اور دوسرے نے جہاد۔
4- جب جہاد اور حج واجب نہ رہے تو صوم وصلوٰۃ کی رُوح بھی ختم ہوگئی۔
5- نماز روزے کی روح جاتی رہی تو فرد بے لگام ہو گیا اور ملت بے نظام۔
6- سینے حرارتِ قرآن پاک سے خالی ہو گئے۔ ایسے لوگوں سے بھلائی کی کیا اُمید؟
7- مسلمان نے خودی ترک کر دی۔ اے خضر! مدد کو پہنچ۔ پانی سر سے گزر گیا۔

کہ از تیغ وسپر بیگانہ سازد مرد غازی را!!

من آں علم و فراست با پرکا ہے نمی گیرم
کہ از تیغ و سپر بیگانہ ساز و مرد غازی را

بہر نرخے کہ ایں کالا بگیری سودمند افتد
بزور بازوئے حیدرؓ بدہ ادراک رازی را

اگر یک قطرہ خوں داری اگر مشت پرے داری
بیا من باتو آموزم طریق شاہبازی را

اگر ایں کار را کارِ نفس دانی چہ نادانی!
دم شمشیر اندر سینہ باید نے نوازی را

(ترجمہ)

1- میری نظر میں اس علم و حکمت کی قیمت گھاس کے ایک تنکے کے برابر بھی نہیں جو مردِ غازی کو اس کی تلوار اور ڈھال (عملِ جہاد) سے بے خبر کر دے۔

2- جس بھاؤ سے بھی تو یہ سودا خریدتا ہے، تیرے لئے سود مند ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قوتِ بازو کے عوض، امام فخر الدین رازی کی فہم و فراست چھوڑ دے۔ (ایسا علم کس کام کا جو مسلمان کو عملِ جہاد سے روک دے)۔

3- اگر تو خون کا ایک قطرہ رکھتا ہے (عمل کی رمق باقی ہے) اور اگر تو پروں کی مٹھی رکھتا ہے (ہمت پرواز بھی ہے) تو میرے پاس آ۔ میں تجھے شاہبازی (دنیا پر حکمرانی) کے اصول سمجھا دوں گا۔

4- (اور) اگر تو اس کام (زندگی گزارنا) کو سانس کا کام سمجھتا ہے تو یہ تیری کیسی نادانی ہے۔ بانسری بجانے کے لئے (عام سانس کی نہیں) تلوار کی طاقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ (جس طرح بانسری بجانے کے لئے صرف سانس پھونکنا ہی کافی نہیں، اس کے لئے سینے میں قوت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح عملی زندگی میں جان قربان کر دینے کی تمنا کرنا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے لئے جان ہتھیلی پر رکھنا ضروری ہے)۔

نبوت

میں نہ عارف، نہ مجدد، نہ محدث، نہ فقیہ
مجھ کو معلوم نہیں کیا ہے نبوت کا مقام
ہاں، مگر عالم اسلام پہ رکھتا ہوں نظر
فاش ہے مجھ پہ ضمیرِ فلکِ نیلی فام
"وہ نبوت ہے مسلماں کے لیے برگِ حشیش
جس نبوت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام"

(ضربِ کلیم)

مہدیٔ برحق

سب اپنے بنائے ہوئے زنداں میں ہیں محبوس
خاور کے ثوابت ہوں کہ افرنگ کے سیار
پیرانِ کلیسا ہوں کہ شیخانِ حرم ہوں
نے جدتِ گفتار ہے، نے جدتِ کردار
ہیں اہلِ سیاست کے وہی کہنہ خم و پیچ
شاعر اسی افلاسِ تخیل میں گرفتار
دنیا کو ہے اس مہدیٔ برحق کی ضرورت
ہو جس کی نگہ زلزلۂ عالمِ افکار

(ضربِ کلیم)

امامت

تو نے پوچھی ہے امامت کی حقیقت مجھ سے
حق تجھے میری طرح صاحبِ اسرار کرے

ہے وہی تیرے زمانے کا امامِ برحق
جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے
موت کے آئینے میں تجھ کو دکھا کر رُخِ دوست
زندگی تیرے لیے اور بھی دُشوار کرے
دے کے احساسِ زیاں تیرا لہو گرما دے
فقر کی سان چڑھا کر تجھے تلوار کرے
فتنۂ ملتِ بیضا ہے امامت اُس کی
جو مسلماں کو سلاطیں کا پرستار کرے

(ضربِ کلیم)

جہاد

فتویٰ ہے شیخ کا یہ زمانہ قلم کا ہے
دنیا میں اب رہی نہیں تلوار کارگر
لیکن جنابِ شیخ کو معلوم کیا نہیں
مسجد میں اب یہ وعظ ہے بے سُود و بے اثر
تیغ و تفنگ دستِ مسلماں میں ہے کہاں؟
ہو بھی تو دل ہیں موت کی لذت سے بے خبر
کافر کی موت سے بھی لرزتا ہو جس کا دل
کہتا ہے کون اس کو مسلماں کی موت مر
تعلیم اس کو چاہیے ترکِ جہاد کی
دنیا کو جس کے پنجۂ خونیں سے ہو خطر
باطل کے فال و فر کی حفاظت کے واسطے
یورپ زرہ میں ڈوب گیا دوش تا کمر
ہم پوچھتے ہیں شیخ کلیسا نواز سے
مشرق میں جنگ شر ہے تو مغرب میں بھی ہے شر

حق سے اگر غرض ہے تو زیبا ہے کیا یہ بات
اسلام کا محاسبہ، یورپ سے درگزر

(ضربِ کلیم)

ہو بندۂ آزاد اگر صاحبِ الہام
ہے اُس کی نگہ فکر و عمل کے لیے مہمیز
محکوم کے الہام سے اللہ بچائے
غارت گرِ اقوام ہے وہ صورتِ چنگیز

(ضربِ کلیم)

درسِ غلامی

ہند میں حکمتِ دیں کوئی کہاں سے سیکھے
نہ کہیں لذتِ کردار نہ افکارِ عمیق
خود بدلتے نہیں، قرآن کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہانِ حرم بے توفیق
ان غلاموں کا یہ مسلک ہے کہ ناقص ہے کتاب
کہ سکھاتی نہیں مومن کو غلامی کے طریق

(ضربِ کلیم)

آزاد قادیانی ریاست کا اعلان

اس عنوان سے روزنامہ "نوائے وقت" اپنے اداریہ میں لکھتا ہے:

"ایک نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر نے قادیانیوں کی آزاد ریاست قائم کرنے کے لیے ایک نورکنی کمیٹی تشکیل دے دی ہے جس کے سربراہ وہ خود ہوں گے۔ یہ کمیٹی جسے تین سال کا عرصہ دیا گیا ہے، اس کا ہیڈ کوارٹر لندن میں قائم کر دیا گیا ہے۔ مرزا طاہر نے آزاد قادیانی ریاست کا اعلان کرتے ہوئے اسے پاکستان کے علاقوں شکرگڑھ، سیالکوٹ اور بھارت کے علاقے قادیان اور اس سے ملحقہ کشمیری علاقے پر مشتمل قرار دیا ہے۔ پاکستان میں اقلیتوں کو پوری آزادی حاصل ہے اور ان کے حقوق کی پاسداری، آئین کا حصہ ہے، لیکن اس کا یہ مطلب بھی ہرگز نہیں کہ "بازی بازی باریش بابا ہم بازی" کے مصداق اب مملکت خداداد پاکستان کی ایک اقلیت 'قادیانی جماعت' اس کے وجود سے بھی کھیلنے لگے۔ بھارت کے علاقوں کو کسی مجوزہ قادیانی ریاست میں شامل سمجھنے کا جواب تو بھارت ہی دے سکتا ہے، لیکن جہاں تک پاکستان کے سیالکوٹ اور شکرگڑھ کے علاقوں کو مجوزہ قادیانی ریاست کا حصہ قرار دینے کا اعلان ہے تو یہ براہِ راست پاکستان کے وجود کو نقصان پہنچانے کے مذموم ارادے کا اظہار ہے۔ بالخصوص ایسے حالات میں جبکہ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر نے قادیانی ریاست کے قیام کے لیے ایک کمیٹی کا اعلان کرنے کے ساتھ اس کا ہیڈ کوارٹر لندن میں قائم کر دیا۔ لندن میں قادیانی خلیفہ کا قیام اور وہاں سے پاکستان توڑنے کی سازش کا آغاز کرنے کا واضح مطلب یہ ہے کہ قادیانیت اپنے موجد کی گود میں بیٹھ کر اس کی نئی آشیرباد کے ساتھ اس مذموم پروگرام کا آغاز کر چکی ہے۔ جس پودے کو برطانیہ نے مسلمانانِ برصغیر کو سیاسی و مذہبی نقصان پہنچانے کے لیے کاشت کیا تھا، وہ 1974ء کے فیصلے کے بعد اگرچہ سربریدہ ہو چکا تھا، لیکن اب پھر اسی برطانیہ کی آبیاری سے نئے برگ و بار لانے

پر ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ حکومت پاکستان مرزا طاہر کے خلاف کارروائی کرے اور برطانیہ سے بھی پوچھے کہ آخر اس نے ایسے لوگوں کو کیوں پناہ دے رکھی ہے جو وہاں بیٹھ کر پاکستان توڑنے کے پروگرام بناتے اور خواب دیکھتے ہیں۔ جب تک علماء دین اور مذہبی تنظیمیں قادیانیوں کی اسلام اور پاکستان دشمنی کی باتیں کرتی تھیں تو حکومت اور کئی حلقے یہ تصور کرتے تھے کہ یہ ہمارے مذہبی حلقوں کی مذہبی انتہا پسندی ہے، لیکن اب جبکہ قادیانی جماعت کے سربراہ نے سرزمین پاکستان کے ایک حصے کو قادیانی سٹیٹ میں شامل کرنے کا اعلان کر دیا ہے تو یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ قادیانی اور قادیانیت، پاکستان سے وفادار نہیں۔"

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور، 5 دسمبر 2000ء)

پوسٹ مارٹم

✡	قادیان	....	قبلہ
✡	ربوہ	....	اعصابی مرکز
✡	تل ابیب	....	تربیتی کیمپ
✡	لندن	....	آماجگاہ
✡	ماسکو	....	استاد
✡	جرمنی	....	پناہ گاہ
		اور	
✡	واشنگٹن	....	اس کا بینک ہے

تصویریں بولتی ہیں

Friday, November 22, 1985 The Jerusalem Post

اسرائیل میں قادیانی جماعت کی موجودگی اس بات کا بین ثبوت ہے کہ قادیانی مذہبی نہیں بلکہ ایک خالص سیاسی جماعت ہے۔ یہودی دوسرا بنیا ہے جو کبھی خسارے کا سودا نہیں کرتا۔ اسرائیل نے قادیانیوں کو اپنے نظریاتی ملک میں جو مذہبی آزادی دے رکھی ہے، وہ اس کے اصول اور قواعد وضوابط کے صریحاً خلاف ہے۔ قادیانی جماعت یہودی ٹکڑوں پر پلنے والا استعماری پٹھو ہے۔ مصدقہ اطلاعات کے مطابق اسرائیلی فوج میں کئی سو قادیانی شامل ہیں جو فلسطینی مسلمانوں پر ظلم وتشدد میں پیش پیش رہتے ہیں۔ قادیانیوں اور اسرائیل کے باہمی تعلقات اور روابط کا اندازہ قومی اخبارات میں 22 فروری 1985ء کے "یروشلم پوسٹ" کے حوالے سے چھپنے والی اس تصویر سے لگایا جا سکتا ہے، جس میں دو قادیانی مبلغوں کو اسرائیلی صدر کے ساتھ نہایت مودب انداز میں ملاقات کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اس تصویر میں اسرائیل میں سبکدوش ہونے والے قادیانی سربراہ شیخ شریف امنی نئے سربراہ شیخ محمد حمید کا اسرائیل کے صدر سے تعارف کروا رہے ہیں۔ اس موقع پر شیخ شریف نے قادیانیوں کو اسرائیل میں مکمل مذہبی آزادی دینے پر اسرائیلی حکومت کی تعریف کی اور ان کا شکریہ ادا کیا۔ یہ تصویر قادیانیوں کی اسلام دشمنی اور یہود دوستی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اسرائیلی صدر شمعون پیریز (Shimon Peres) نے ستمبر 2007ء میں اسرائیل کے شہر کبابیر (Kababir) میں واقع قادیانی عبادت گاہ کا دورہ کیا۔ اس موقع پر اسرائیلی صدر نے قادیانی جماعت کے اراکین سے خطاب کرتے ہوئے انہیں بین الاقوامی طور پر ہر ممکن امداد اور تعاون کا یقین دلایا۔

یہ ملکہ وکٹوریہ کی تصویر ہے جس کی تعریف و توصیف میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہوئے نبوت کے دعویدار آنجہانی مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں کے ہزاروں صفحات سیاہ کیے

مرزا قادیانی کی تصویر

یہ مرزا قادیانی کی تصویر ہے جس کا دعویٰ ہے کہ وہ نبی اور رسول ہے، تمام انبیاء کرام کا مجموعہ ہے، بلکہ خود محمد رسول اللہ ہے (نعوذ باللہ) اللہ کا نبی اپنے دور میں تمام انسانوں سے زیادہ خوبصورت اور حسین و جمیل ہوتا ہے۔ وہ اپنے حسن کی زکوٰۃ تقسیم کرے تو پوری کائنات صاحب حیثیت ہو جائے۔

آپ خود فیصلہ کریں کہ کیا نبی اس شکل کے ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے خود مبعوث کیا ہو اور اُن کی موت بیت الخلا میں ہوئی ہو۔ (نعوذ باللہ)! ہمیں تو یہ رنجیت سنگھ کی تصویر لگتی ہے۔ (مہاراجا رنجیت سنگھ سے معذرت کے ساتھ)!

ثبوت حاضر ہیں!

حیات و نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام
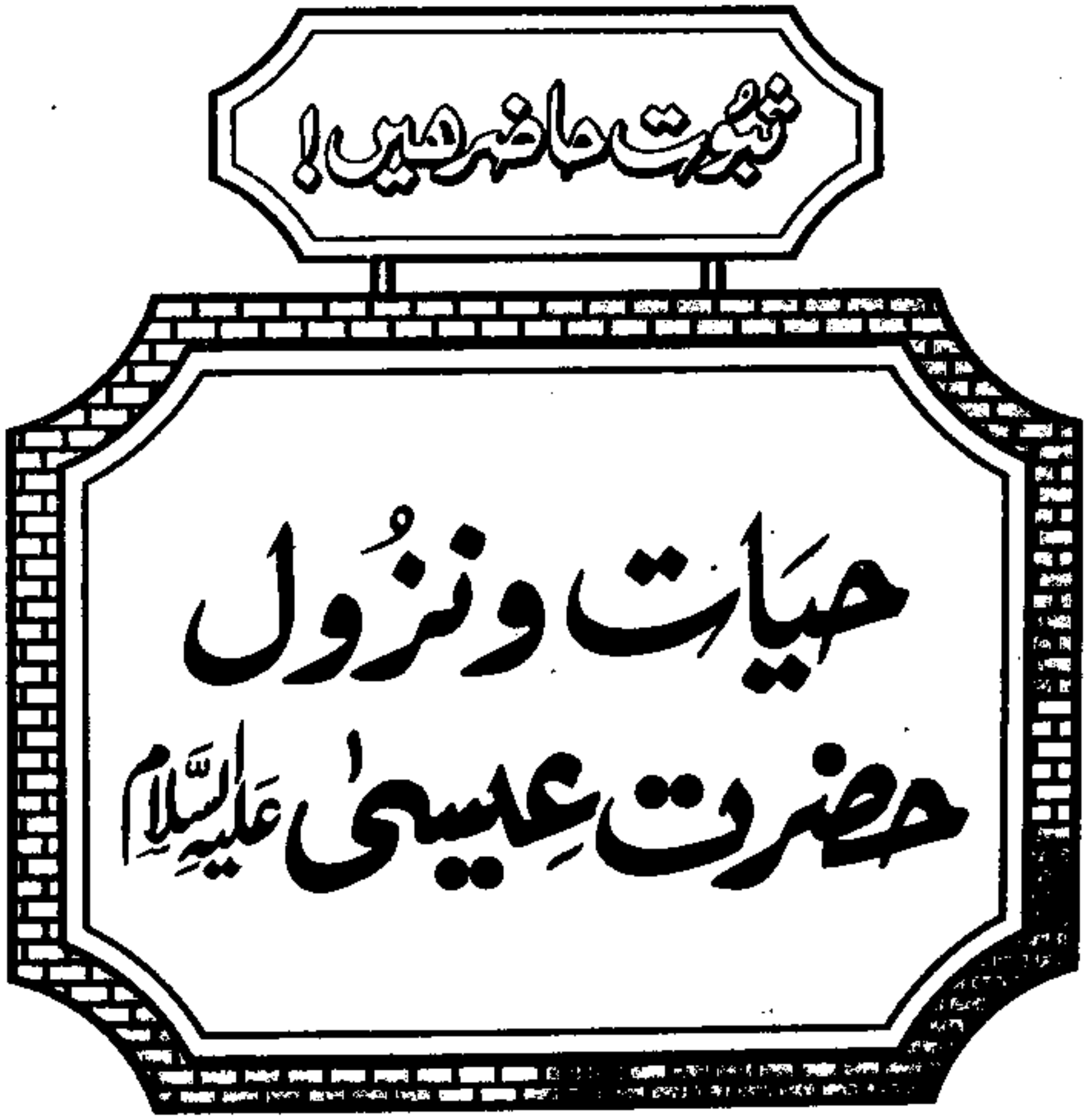
حیات و نزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور قرآن مجید

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات، رفع اور نزول کا عقیدہ ایک اسلامی اور بنیادی عقیدہ ہے۔اس عقیدہ کی بنیاد قرآن مجید اور حضور خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے وہ بے شمار ارشادات ہیں جو مجموعی اور معنوی حیثیت سے حد تواتر کو پہنچ گئے ہیں۔اس بنیاد پر تمام صحابہ کرامؓ، تابعین عظام، تبع تابعین، آئمہ مجتہدین، مفسرین، محدثین، فقہا، متکلمین، صوفیا کرام اور جملہ اہل اسلام اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے اپنی قدرت کاملہ سے سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ ہی آسمانوں پر اٹھا لیا ہے اور قرب قیامت آپ ہی کا نزول ہوگا۔اس پر تمام اہل اسلام کا اجماع ہے۔اکابرین اسلام نے اس کو عقائد میں جگہ دی ہے۔سو اس عقیدہ کا انکار کفر ہے۔

حیات و نزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک ایسا مسئلہ ہے جس سے کم علم اور ناقص مطالعے کے حامل عام لوگ جلد مغالطے کا شکار ہو جاتے ہیں۔قرآن مجید کی کئی آیات اس اہم مسئلہ کو کھول کر بیان کرتی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جسمانی موت طاری نہیں ہوئی بلکہ وہ آسمان پر زندہ اٹھا لیے گئے ہیں۔ان کی حیات طیبہ جس کی ابتدا ان کی پیدائش کے وقت سے ہوئی تھی، آج تک زندہ و جاری ہے اور اس وقت تک متسلسل رہے گی جب تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لا کر عام انسانوں کی طرح طبعی موت سے ہمکنار نہیں ہو جاتے۔دراصل قادیانی فتنہ نے اس اہم مسئلہ کو اپنی تحریروں اور تقریروں کے ذریعے یہ کہہ کر الجھا دیا کہ ایسا ہونا قانونِ قدرت کے خلاف ہے۔اس سے ہمارے کم پڑھے لکھے مسلمان فوری متاثر ہو جاتے ہیں۔حالانکہ اس مسئلہ میں بجائے فلسفیانہ موشگافیوں اور باطل تاویلات کے، یہ دیکھنا چاہیے کہ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانا اور پھر قرب قیامت زمین پر واپس آنا قرآن و حدیث سے ثابت ہے یا نہیں؟ اگر یہ بات قرآن و حدیث سے ثابت ہو

جائے تو پھر جس قادر مطلق نے اسے آسمان پر اٹھایا ہے اور لوگوں کے لیے اسے نشانِ قدرت ٹھہرایا ہے، اس کو یقیناً یہ قدرت بھی حاصل ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہر خطرے اور معز شے سے حفاظت فرمائے اور اپنے ہاں ان کا پورا پورا خیال رکھے۔ اس سلسلہ میں آنجہانی مرزا قادیانی کی تحریروں کے مندرجہ ذیل اقتباسات قابل غور ہیں:

اللہ تعالیٰ کی قدرت پر اعتراض کرنا؟

(123) ''یہ بات ہم مکرر لکھنا چاہتے ہیں کہ قدرتِ اللہ پر اعتراض کرنا خود ایک وجہ سے انکار خدائے تعالیٰ ہے کیونکہ اگر خدائے تعالیٰ کی قدرتِ مطلقہ کو نہ مانا جائے اور حسب اصول تناسخ آریہ صاحبان یہ اعتقاد رکھا جائے کہ جب تک زید نہ مرے، بکر ہرگز پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس صورت میں تمام خدائی اس کی باطل ہو جاتی ہے بلکہ اعتقاد صحیح اور حق یہی ہے کہ پرمیشر کو سرب شکتی مان اور قادرِ مطلق تسلیم کیا جائے اور اپنے ناقص ذہن اور ناتمام تجربہ کو قدرت کے بے انتہا اسرار کا محکِ امتحان نہ بنایا جائے ورنہ ہمہ دانی کے دعویٰ پر اس قدر اعتراض وارد ہوں گے اور ایسی خجالتیں اٹھانی پڑیں گی کہ جن کا کچھ ٹھکانا نہیں۔ انسان کا قاعدہ ہے کہ جو بات اپنی عقل سے بلند تر دیکھتا ہے اس کو خلافِ عقل سمجھ لیتا ہے حالانکہ بلند تر از عقل ہونا شئے دیگر ہے اور خلافِ عقل ہونا شئے دیگر۔''

(سرمہ چشم آریہ صفحہ 64,63 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 111، 112 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 870,869 پر)

کافر اور دہریہ کون؟

(124) ''درحقیقت کوئی شخص خدا کو شناخت نہیں کر سکتا جب تک اس حد تک اُس کی معرفت نہ پہنچ جائے کہ وہ اس بات کو سمجھ لے کہ خدا کے بیشمار کام ایسے ہیں کہ جو انسانی طاقت اور عقل اور فہم سے بالاتر اور بلندتر ہیں اور اس مرتبہ معرفت سے پہلے یا تو انسان محض دہریہ ہوتا ہے اور خدا کے وجود پر ایمان ہی نہیں رکھتا اور یا اگر خدا کو مانتا ہے تو صرف اس خدا کو مانتا ہے کہ جو اس کے خود تراشیدہ دلائل کا ایک نتیجہ ہے نہ اس خدا کو جو اپنی تجلی سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے اور جس کی قدرتوں کے اسرار اس قدر ہیں کہ انسانی عقل ان کا احاطہ نہیں کر سکتی۔

جب سے خدا نے مجھے یہ علم دیا ہے کہ خدا کی قدرتیں عجیب در عجیب اور عمیق در عمیق اور وراء الورا لا یدرک ہیں، تب سے میں ان لوگوں کو جو فلسفی کہلاتے ہیں، پکے کافر سمجھتا ہوں اور چھپے ہوئے دہریہ خیال کرتا ہوں۔"

(چشمہ معرفت صفحہ 269 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 281 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 871 پر)

اس سے ثابت ہوگیا کہ قانون قدرت کی آڑ میں حیات عیسیٰ علیہ السلام پر اعتراض کرنا دراصل باطنی کفر اور دہریت کا سبب ہے۔ امام رازیؒ کا قول ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کو عقل کے پیمانہ پر ناپنا چاہتا ہے، وہ کھلے طور پر گمراہ ہے۔ پس جو شخص حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے بجسدِ عنصری رفع الی السماء کا اس لیے منکر ہے کہ عقلی فلسفہ اس کا انکار کرتا ہے تو اس کا یہ دعویٰ بُرہان و دلیل اور علم و یقین کی جگہ محض جہل، ظن اور اٹکل کے ماتحت ہے اور ایسے حضرات کے لیے پھر عالم غیب کی تمام ماورائے عقل باتوں، مثلاً وحی، فرشتہ، جنت، جہنم، حشر، معاد، معجزہ وغیرہ کو خلاف عقل کہہ کر جھٹلا دینا چاہیے۔ قرآن مجید نے انہی جیسے منکرین حق کے متعلق صاف صاف مکذبین کا لقب تجویز کردیا ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ سے زائد انبیا کرام میں سے صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس بات کے لیے کیوں منتخب کیا کہ انھیں زندہ آسمانوں پر اٹھایا اور قرب قیامت آپ کو نازل فرمانے کا وعدہ فرمایا؟ پھر آپ کے نزول میں کیا حکمت کارفرما ہو سکتی ہے؟ اکابرین اسلام کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ حکیم مطلق ہیں۔ اس کی حکمتوں کو کوئی نہیں جان سکتا، تاہم اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا: "فعل الحکیم لا یخلوا عن الحکمة" یہ الگ بات ہے کہ اس کی حکمتوں کو ہم پوری طرح نہ پا سکیں۔ البتہ بعض حضرات محدثین نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے اسرار اور اس کی حکمتیں بیان فرمائی ہیں جس سے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی حکمت پر کچھ روشنی دلوں کے اطمینان کا باعث بنتی ہے۔

علامہ حافظ بدرالدین العینی لکھتے ہیں:

☐ ترجمہ:...... "اگر کہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے میں کیا حکمت ہے اور اس خصوصیت کی کیا وجہ ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی کئی وجوہات ہیں:

1- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے یہود کے اس باطل خیال کا رد کرنا ہے کہ

انھوں نے عیسیٰ کو قتل کر دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کا جھوٹ واضح کر دیا اور یہ بتا دیا کہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی یہود کو قتل کریں گے۔

2- حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضور ﷺ کی امت کی (عالی شان) صفت دیکھی تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ ان کو بھی اس امت میں شامل فرما دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو شرف قبولیت بخشا اور ان کو آسمان پر زندہ رکھا۔ یہاں تک کہ آپ آخری زمانہ میں نازل ہوں گے۔ دین اسلام کی تجدید کریں گے۔ اس وقت دجال نکلا ہوا ہوگا۔ آپ اس کو قتل کریں گے۔

3- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول یہود و نصاریٰ کی تکذیب اور ان کے باطل دعوؤں کی کجی کے اظہار اور ان کے قتل کے لیے ہوگا۔

4- ان امور مذکورہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خصوصیت کی وجہ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ مجھے سب سے زیادہ تعلق عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے ہے کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا۔ پس دوسرے انبیائے کرام کی بہ نسبت ان کو قرب زمانی حاصل ہے اس لیے آپ نزول کے زیادہ مستحق تھے۔"

اب ہم قرآن مجید سے حیاتِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیان کرتے ہیں۔ تفصیلات کے لیے براہ کرم تفاسیر سے رجوع کیجیے۔

پہلی آیت

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ. (آل عمران: 54)

(ترجمہ) "اور تدبیر کی ان کافروں نے اور تدبیر کی اللہ تعالیٰ نے اور اللہ کی تدبیر سب سے بہتر ہے۔"

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی " لکھتے ہیں: "مکر کہتے ہیں لطیف و خفیہ تدبیر کو۔ اگر وہ اچھے مقصد کے لیے ہو، تو اچھا ہے اور برائی کے لیے ہو تو برا ہے۔ اسی لیے وَلَا یَحِیْقُ الْمَکْرُ السَّیِّئُ میں مکر کے ساتھ "سیئ" کی قید لگائی اور یہاں خدا کو "خیر الماکرین" کہا۔ مطلب یہ ہے کہ یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف طرح طرح کی سازشیں اور خفیہ تدبیریں شروع کر دیں۔ حتیٰ کہ بادشاہ کے کان بھر دیے کہ یہ شخص (معاذ اللہ) ملحد ہے،

توریت کو بدلنا چاہتا ہے، سب کو بے دین بنا کر چھوڑے گا۔ چنانچہ اس نے مسیح علیہ السلام کی گرفتاری کا حکم دے دیا۔ اُدھر یہ ہورہا تھا اور ادھر حق تعالیٰ کی لطیف وخفیہ تدبیر ان کے توڑ میں اپنا کام کر رہی تھی، بیشک خدا کی تدبیر سب سے بہتر اور مضبوط ہے جسے کوئی نہیں توڑ سکتا۔" (تفسیر عثمانی)

"یھودا اسکر یوتی" جو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے 12 خاص حواریوں میں سے تھا، یہودیوں سے تیس (30) روپے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پکڑ لانے کے لیے مرکزی کردار ادا کیا۔ (متی: باب 26 فقرہ 14 تا 26) اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شکل میں تبدیل کر دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی کمال قدرت سے آسمان پر اٹھالیا۔

جب دوسرے لوگ گھر میں گھسے تو انھوں نے اس شخص کو مسیح سمجھ کر قتل کر دیا۔ جب مقتول کو اچھی طرح دیکھا تو کہنے لگے اس کا چہرہ تو مسیح کے چہرے سے مشابہ ہے اور باقی بدن ہمارے ساتھی کا معلوم ہوتا ہے۔ بعض نے کہا کہ اگر یہ مقتول مسیح ہے تو ہمارا آدمی کہاں گیا اور اگر یہ مقتول ہمارا آدمی ہے تو مسیح کہاں ہے؟ غرض کسی نے کچھ کہا کسی نے کچھ۔ صحیح علم کسی کو بھی نہیں تھا۔ چنانچہ یہود و نصاریٰ کے تمام فرقے غلط فہمیوں اور اشتباہ کا شکار ہیں اور صرف جھوٹے گمان کی اتباع کرتے ہیں۔ یہ تمام قصہ موجودہ اناجیل اربعہ میں موجود ہے۔ حوالہ کے لیے دیکھیے۔

(1) متی باب 26 فقرہ 51، 67 تا 68، باب 27 فقرہ: 2، 5، 26 تا 35

(2) مرقس باب 14 فقرہ 65 باب 15 فقرہ 1 تا 32

(3) یوحنا باب 18 فقرہ 12 تا 24 باب 19 فقرہ: 1 تا 35

(4) لوقا باب 23 فقرہ 33، باب 24 فقرہ، 7، 8)

امام فخر الدین رازیؒ جو قادیانیوں کے نزدیک چھٹی صدی کے مجدد ہیں، اپنی تفسیر، تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 69، 70 میں لکھتے ہیں:

"اور یہود کا مکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہ تھا کہ انھوں نے ان کے قتل کا ارادہ کیا اور اللہ تعالیٰ کا مکر یہود سے...... سو اس کی کئی صورتیں ہوئیں...... ایک صورت یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا اور یہ اس طرح ہوا کہ یہود کے ایک بادشاہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کا ارادہ کیا اور جبرائیل علیہ السلام ایک گھڑی بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جدا نہ ہوتے تھے اور یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا وَاَیَّدْنٰہُ

بِرُوْحِ الْقُدُسِ یعنی ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جبرائیل سے مدد دی۔ پس جب یہود نے قتل کا ارادہ کیا تو جبرائیل علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک مکان میں داخل ہو جانے کے لیے فرمایا۔ اس مکان میں کھڑکی تھی۔ پس جب یہود اس مکان میں داخل ہوئے تو جبرائیل علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس کھڑکی سے نکال لیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شباہت ایک اور آدمی کے اوپر ڈال دی۔ پس وہی پکڑا گیا اور پھانسی پر لٹکایا گیا...... غرضیکہ یہود کے ساتھ اللہ کے مکر کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا اور یہود کو حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ شرارت کرنے سے روک لیا۔"

یہاں قادیانی اعتراض کرتے ہیں کہ ایک شخص کی شکل ہو بہو عیسیٰ علیہ السلام جیسی کیسے ہوگئی؟ مناظر ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"جس طرح فرشتوں کا بشکل بشر متمثل ہونا اور موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا اژدھا بن جانا قرآن کریم میں منصوص ہے۔ انبیاء کرام کے لیے پانی کا شراب اور زیتون بن جانا نصاریٰ کے نزدیک مسلم ہے۔ پس اسی طرح اگر کسی شخص کو عیسیٰ علیہ السلام کے مشابہ اور ہم شکل بنا دیا جائے تو کیا استبعاد ہے؟ احیاء موتیٰ کا معجزہ القاء شبیہ کے معجزہ سے کہیں زیادہ بلند تھا۔ لہٰذا احیاء موتیٰ کی طرح القاء شبیہ کے معجزہ کو بھی بلاشبہ اور بلاتردد تسلیم کرنا چاہیے۔ نیز موجودہ سائنس کے دور میں پلاسٹک سرجری سے چہروں کی شباہت تبدیل کی جاتی ہے۔ یہ انسان اپنے ذرائع سے کر رہا ہے۔ اگر حق تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے ایک شخص کی شباہت دوسرے شخص پر ڈال دی تو وجہ استعجاب کیا ہے؟"

قادیانی مزید اعتراض کرتے ہیں کہ جس شخص پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شباہت ڈالی گئی، وہ آپ کا دشمن تھا یا حواری، اگر دشمن پر ڈالی گئی تو اسے مسیح بنا کر عزت دی گئی، اس طرح ایک کافر کو عزت دی گئی۔ اگر حواری تھا تو اس پر ظلم ہوا اور یہ اللہ تعالیٰ کی شان سے بعید ہے؟

مولانا اللہ وسایا صاحب اس قادیانی اعتراض کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس میں مفسرین کے دو قول ہیں کیونکہ قرآن مجید تاریخی کتاب نہیں بلکہ ہدایت کا منبع ہے۔ یہ تاریخ کا موضوع ہے کہ وہ شخص جو پھانسی دیا گیا، وہ کون ہے؟ قرآن مجید صرف اتنا بتلانا چاہتا ہے کہ مسیح علیہ السلام نہ قتل ہوئے نہ پھانسی دیے گئے۔ یہود کا قتل مسیح کا دعویٰ غلط ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے وہ شخص کون تھا؟ اس سلسلہ میں سابقہ کتب میں دو اقوال ہیں کہ وہ

دشمن تھا، وہ حواری تھا۔ اس لئے مفسرین نے دونوں اقوال نقل کیے۔ وہ دشمن تھا تو نبی کی شکل دے کر اعزاز کیوں دیا گیا؟ یہ قادیانیوں کی نادانی ہے۔ اس دشمن کو مسیح کی شکل دے کر اعزاز نہیں دیا گیا بلکہ عذاب دیا گیا کہ وہ پھانسی پر لٹکایا گیا۔ کیوں؟ اس کا جواب قرآن نے دیا۔ شبہ لهم۔ اور دوسرا قول کہ مسیح علیہ السلام کا حواری تھا، اس پر اشکال کہ بے قصور تھا۔ اس پر ظلم ہوا۔ اس کا جواب بھی تفسیروں اور کتب سابقہ میں موجود ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ کون شخص ہے جو میری جگہ پھانسی پر چڑھے اور قیامت کے دن جنت میں میرا رفیق بنے۔ یہ سوال تین بار کیا تو تینوں دفعہ مخلص حواری اٹھا جو اپنے نبی کی جگہ قربانی کی لیے آمادہ ہوا۔ یہ ایثار وقربانی کی بے مثال روایت ہے کہ اپنے نبی کے لیے جان قربان کر کے رفیق جنت بننے پر آمادہ ہوا اور ایسے کر کے وہ اعزاز کا مستحق ہوا نہ کہ اعتراض کا۔ وہ درجہ شہادت پر فائز ہوا۔ قادیانی، مخلص حواری مسیح کی شہادت کو ظلم سے تعبیر کریں تو جو لوگ اپنے دین وایمان اسلام وقرآن انبیاء کرام کی عزتوں کے تحفظ کے لیے شہید ہوئے تو کیا ان سب پر ظلم ہوا؟ معاذ اللہ۔"

(قادیانی شبہات کے جوابات جلد دوم از مولانا اللہ وسایا)

دوسری آیت

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰۤى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ o (آل عمران: 55)

(ترجمہ) "جس وقت کہا اللہ نے اے عیسیٰ میں لے لوں گا تجھ کو اور اٹھا لوں گا اپنی طرف اور پاک کردوں گا تجھ کو کافروں سے اور رکھوں گا ان کو جو تیرے تابع ہیں، غالب، ان لوگوں سے جو انکار کرتے ہیں قیامت کے دن تک، پھر میری طرف ہے تم سب کو پھر آنا، پھر فیصلہ کردوں گا تم میں جس بات میں تم جھگڑتے ہو۔"

یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو پکڑنے اور قتل کرنے کی خفیہ تدبیریں کیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت اور عصمت کی ایسی تدبیر فرمائی جو ان کے وہم وگمان سے بھی بالا اور برتر تھی۔ وہ یہ کہ ایک شخص کو عیسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل بنا دیا اور عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا اور یہودی جب گھر میں داخل ہوئے تو اس ہم شکل کو پکڑ کر لے گئے اور عیسیٰ علیہ السلام

سمجھ کر اس کو قتل کیا اور سولی پر چڑھایا اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر تدبیر فرمانے والے ہیں۔کوئی تدبیر اللہ کی تدبیر کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پریشانی دور کرنے کے لیے یہ فرمایا کہ اے عیسیٰ! تم گھبراؤ نہیں، بے شک میں تم کو تمہارے ان دشمنوں سے بلکہ اس جہان ہی سے پورا پورا لے لوں گا۔اور بجائے اس کے کہ یہ نابکار تجھ کو پکڑ کر لے جائیں اور صلیب پر چڑھائیں، میں تجھ کو اپنی پناہ میں لے لوں گا اور آسمان پر اٹھاؤں گا کہ جہاں کوئی پکڑنے والا پہنچ ہی نہ سکے اور تجھ کو ان ناپاک اور گندوں سے نکال کر پاک، مطہر اور معطر جگہ میں پہنچا دوں گا کہ یہ نابکار تجھ کو بے عزت کر کے تیرے اور تیرے دین کے اتباع سے لوگوں کو روکنا چاہتے ہیں۔اور میں اس کے بالمقابل تیرے پیرؤوں کو تیرے کفر کرنے والوں پر قیامت تک غالب اور فائق رکھوں گا۔تیرے خدام اور غلام ان پر حکمران ہوں گے اور یہ ان کے محکوم اور باج گزار ہوں گے۔قیامت کے قریب تک یونہی سلسلہ رہے گا کہ نصاریٰ ہر جگہ یہود پر غالب اور حکمران رہیں گے اور اپنی ذلت و مسکنت اور حضرت مسیح بن مریم کے نام لیواؤں کی عزت و رفعت کا مشاہدہ کرتے رہیں گے اور اندر سے تلملاتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ جب قیامت قریب آجائے گی اور دجال کو جیل خانہ سے چھوڑ دیا جائے گا تا کہ یہود بے بہبود اپنی عزت اور حکومت قائم کرنے کے لیے اس کے اردگرد جمع ہو جائیں تو یکا یک عیسیٰ علیہ السلام بصد جاہ و جلال آسمان سے نازل ہوں گے اور دجال کو جو یہود کا بادشاہ بنا ہوا ہو گا، اس کو تو خود اپنے دست مبارک سے قتل فرمائیں گے اور باقی یہود کا قتل و قتال اور اس جماعت کا بالکلیہ استیصال امام مہدی اور مسلمانوں کے سپرد ہو گا۔دجال کے متبعین کو چن چن کر قتل کیا جائے گا۔نزول سے پہلے یہود اگرچہ حضرت مسیح علیہ السلام کے غلام اور محکوم تھے مگر زندہ رہنے کی تو اجازت تھی مگر حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول کے بعد زندہ رہنے کی بھی اجازت نہ رہے گی۔ایمان لے آؤ! یا اپنے وجود سے بھی دستبردار ہو جاؤ اور نصاریٰ کو حکم ہو گا کہ میری الوہیت اور ابنیت کے عقیدہ سے تائب ہو جاؤ اور مسلمانوں کی طرح مجھ کو اللہ کا بندہ اور رسول سمجھو اور صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ کو ختم کریں گے اور سوائے دین اسلام کے کوئی دین قبول نہ فرمائیں گے۔الغرض نزول کے بعد اس طرح تمام اختلافات کا فیصلہ فرمائیں گے جیسا کہ آئندہ آیت میں اس طرف اشارہ فرماتے ہیں۔ پھر تم سب کو میری طرف لوٹنا ہے، پس اس وقت میں تمہارے اختلافات

کا فیصلہ کروں گا۔ وہ فیصلہ یہ ہوگا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے یہود کا یہ زعم باطل ہو جائے گا کہ ہم نے حضرت مسیح علیہ السلام کو قتل کر دیا۔ وَ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ. اور نصاریٰ کا یہ زعم باطل ہوگا کہ وہ خدا یا خدا کے بیٹے ہیں اور حیات مسیح علیہ السلام کے مسئلہ کا فیصلہ ہو جائے گا اور روزِ روشن کی طرح تمام عالم پر یہ واضح ہو جائے گا کہ عیسیٰ علیہ السلام اسی جسد عنصری کے ساتھ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے تھے، اور اسی جسم کے ساتھ آسمان سے اترے ہیں۔

یہ آیت اس بات پر زبردست اور محکم دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم و روح کے ساتھ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں کیونکہ آیت میں لفظ عیسیٰ مراد ہے۔ فقط جسم اور نہ ہی فقط روح بلکہ جسم مع الروح یعنی زندہ عیسیٰ۔ ہر چہار ضمیروں کے خطاب کے مخاطب وہی ایک عیسیٰ زندہ بعینہ ہے کیونکہ ضمیر خطاب معرفہ ہے اور بوجہ تقدیم عطف و تاخیر ربط اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ چاروں واقعات (توفی، رفع، تطہیر، غلبہ تابعین) قیامت سے پہلے پہلے بعینہ حضرت عیسیٰ زندہ کے ساتھ ہو جائیں گے اور صیغہ اسم فاعل آئندہ کے لیے بکثرت استعمال ہوتا ہے۔ جیسے قرآن میں ہے: ''وانا لجاعلون ماعليها صعيداً جرزا'' (کہف:8) ''اور ہم ہی بنانے والے ہیں ان چیزوں کو جو زمین پر ہیں (ویران کر کے) چٹیل میدان، غیر آباد۔''

اب غور کیجیے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رُوح مبارک کو نکال کر آسمان پر لے جایا جاتا تو اس صورت میں آپ کا جسم اطہر تو زمین پر ہی رہتا اور اس صورت میں دو طرح کا امکان تھا۔ اول تو یہ کہ آپ کا جسم مبارک یونہی زمین پر پڑا رہتا، جس میں ایک معظم و مکرم نبی کے جسد اطہر کی توہین تھی اور دوسرا امکان یہ تھا کہ بنی اسرائیل انھیں اپنے ناپاک ہاتھوں سے دفن کرتے، لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ بھی گوارا نہ ہوا، اس لیے اللہ تعالیٰ نے انھیں زندہ آسمان پر اُٹھالیا۔

حکیم نور الدین قادیانی نے اپنی کتاب فصل الخطاب لمقدمۃ اہل الکتاب حصہ دوم صفحہ 314 پر آیت وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته کا ترجمہ ان الفاظ میں کیا ہے۔ ''اور نہیں کوئی اہل کتاب سے مگر البتہ ایمان لائے گا۔ ساتھ اس کے پہلے موت اس کی کے اور دن قیامت کے ہوگا اوپر ان کے گواہ۔''

یاد رہے کہ یہ اس شخص کا ترجمہ ہے جو مسیحیت مرزا کا سب سے بڑا حامی بلکہ بانی تھا۔

علماء مفسرین کے نزدیک متوفیک کا مادہ "وفی" ہے یعنی جب یہ مادہ باب تفعل میں چلا جائے تو اس کے حقیقی معنی پورا پورا لینے کے ہوں گے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اتوفیت الثمن" بعض دفعہ یہ لفظ موت اور نیند کے معنی میں بھی مجازاً استعمال ہوتا ہے جبکہ وہاں کوئی قرینہ موجود ہو جیسے "هو الذی یتوفکم باللیل" (وہی (اللہ) ہے جو پورا لے لیتا یا قبضہ میں کر لیتا ہے تمھیں رات کو) (الانعام:60) اسی طرح "اللّٰہ یتوفی الانفس حین موتها و التی لم تمت فی منامها" ترجمہ: اللہ تعالیٰ جانوں کو ان کی موت کے نزدیک قبض کر لیتا ہے اور جو ابھی نہیں مرتے، ان کی جان نیند میں قبض کر لیتا ہے۔ (الزمر: 42) "وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ" کے لیے بھی لفظ "توفی" بولا گیا۔ یعنی ایک جانب یہ صراحت کی جا رہی ہے کہ یہ وہ جانیں (نفوس) ہیں جن کو موت نہیں آتی اور دوسری جانب یہ بھی بصراحت کہا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نیند کی حالت میں ان کے ساتھ "توفی" کا معاملہ کرتا ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ فاعل ہے۔ "متوفی" اور نفس انسانی مفعول ہے۔ موت اور نوم میں لفظ توفی کا استعمال قرآن کریم ہی نے شروع کیا ہے۔ جاہلیت والے تو عموماً اس حقیقت سے ہی نا آشنا تھے کہ موت یا نوم میں خدا تعالیٰ کوئی چیز آدمی سے معطل کر لیتا ہے۔ اس لیے لفظ توفی کا استعمال موت و نوم پر ان کے یہاں مروج نہ تھا۔ قرآن کریم نے موت وغیرہ کی حقیقت پر روشنی ڈالنے کے لیے اول اس لفظ کا استعمال شروع کیا تو اسی کو حق ہے کہ موت و نوم کی طرح اخذ روح مع البدن کے نادر مواقع میں بھی اسے استعمال کر لے۔ مگر پھر بھی کسی صورت سے "توفی بمعنی موت" صحیح نہیں ہے ورنہ تو قرآن کا جملہ "و التی لم تمت" نعوذ باللہ مہمل ہو کر رہ جائے گا۔

یہ آیات اس بات کی صریح دلیل ہیں کہ "توفی" کا حقیقی معنی موت نہیں ہے، اگر اس کا حقیقی معنی موت ہوتا تو موت اور توفی کا تقابل درست نہ تھا۔ یہاں آیت میں توفی کے ساتھ موت اور عدم موت دونوں جمع ہو رہی ہیں۔ یتوفکم باللیل میں وفات تو ہے مگر موت نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نیند کی حالت میں روح کو اپنے قبضہ میں لے لیتے ہیں مگر پھر بیداری کے وقت لوٹا دیتے ہیں جبکہ موت میں روح قبضے میں تو لے لی جاتی ہے مگر اسے لوٹایا نہیں جاتا۔ چنانچہ متوفیک میں وفات بمعنی موت نہیں اور نہ اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت ثابت ہوتی ہے۔ خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے:

- ان عیسی لم یمت و انه راجع الیکم قبل یوم القیامه (ابن کثیر، ابن جریر)

(ترجمہ): بے شک عیسیٰ علیہ السلام پر موت واقع نہیں ہوئی اور وہ تمہاری طرف قیامت برپا ہونے سے پہلے دوبارہ آئیں گے۔

لیکن اگر مرزائیوں کے مطابق توفی بمعنی موت کے لیا جائے تو پھر ان کے ذمہ ہے کہ وہ اس وعدے کا ایفا لفظ ماضی سے دکھائیں جو منجانب اللہ ہو۔ میرا یہ دعویٰ ہے کہ کوئی مرزائی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں لفظ توفی کو بصیغہ ماضی قرآن حکیم میں سے قیامت تک نہیں دکھا سکے گا۔ گویا ثابت ہوا اگر توفی کا مطلب موت ہوتا تو پہلے تین وعدوں کی طرح یہ وعدہ بھی جلد اور بلاتوقف پورا ہونا ضروری تھا اور پہلے وعدوں کی طرح اس کے ایفا کا ثبوت بھی قرآن حکیم سے ملنا ضروری تھا مگر ایسا نہیں ہوا، لہٰذا ثابت ہوا کہ توفی کا مطلب یہی تھا کہ پورا پورا لے کر یعنی مع جسم اور روح آسمان پر اٹھائیں گے اور یہ وعدہ بھی قرآن کی رو سے پورا ہو چکا ہے۔ قرآن مجید میں ''حیات'' کے مقابلے میں ''وفات'' کا لفظ کہیں نہیں آیا بلکہ ہر جگہ حیات کا مقابل موت کو قرار دیا ہے۔

مذکورہ بالا تشریح سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ ''توفی'' کے حقیقی معنی ''موت'' کے ہرگز نہیں۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل آیات نہایت قابل غور ہیں۔

(1) ثم توفی کل نفس ما کسبت. (البقرہ: 281)

ترجمہ: پھر پورا پورا دے دیا جائے گا ہر نفس کو جو اُس نے کمایا ہے۔

(2) وتوفی کل نفس ما عملت (النحل: 111)

ترجمہ: اور پورا پورا بدلہ دیا جائے گا ہر نفس کو جو اس نے کیا ہوگا۔

(3) فیوفیھم اجورھم۔ (آل عمران: 57)

ترجمہ: تو اللہ پورے پورے دے گا اُنہیں اُن کے اجر۔

(4) وانما توفون اجورکم یوم القیمۃ۔ (آل عمران: 185)

ترجمہ: اور پوری مل کر رہے گی تمہیں تمہاری مزدوری قیامت کے دن۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ توفی اور موت یقیناً مترادف الفاظ نہیں ہیں اور توفی کے حقیقی معنی ''موت'' نہیں بلکہ ''پورا لے لینا یا قبض کر لینا'' ہیں۔ قرآن مجید سے اس کی ایک واضح دلیل یہ بھی ہے کہ پورے قرآن مجید میں کسی ایک جگہ بھی موت کا فاعل اللہ تعالیٰ کے سوا

اور کسی کو قرار نہیں دیا گیا مگر اس کے برعکس توفی کا فاعل متعدد مقامات پر ملائکہ (فرشتوں) کو ٹھہرایا گیا۔ (دیکھیے النساء:97، الانعام:61، سجدہ:11، الانفال:50)

ویسے اگر اس مقام پر لفظ توفی کا معنی موت بھی کر لیا جائے تو پھر بھی ہمیں قطعاً مضر نہیں۔ کیونکہ پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بقول اس آیت مبارکہ میں تقدیم و تاخیر مانی جائے گی۔ جیسا کہ تفسیر ابی السعود، تفسیر خازن اور تفسیر کبیر وغیرہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ تفسیر موجود ہے کہ اب تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور آسمان سے اترنے کے بعد تجھے موت دوں گا۔

قادیانیوں کا کہنا ہے کہ مذکورہ آیت میں ہر چہار فقرے ترتیب طبعی سے بیان کیے گئے ہیں چونکہ متوفیک پہلے لکھا اور رافعک بعد میں، اس لیے وفات پہلے ہونا ضروری ہے، پھر رفع ہو۔ قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ عربی فن کی کتابوں یعنی علم نحو، علم اصول، علم بلاغت اور علم ادب کی تمام کتب میں یہ درج ہے کہ واؤ ترتیب کے لیے نہیں ہوتی۔ مرزا قادیانی نے بھی اسی اصول کو مان رکھا ہے۔

□ "یہ ضروری نہیں کہ حرف واؤ کے ساتھ ہمیشہ ترتیب کا لحاظ واجب ہو۔"

(تریاق القلوب حاشیہ صفحہ 326 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 454 از مرزا قادیانی)

اور اس بات کا سب سے بڑا ثبوت خود قرآن پاک میں موجود ہے۔ فرمایا گیا یمریم اقنتی لربک واسجدی وارکعی مع الراکعین٥ نیز فرمایا والذین یبیتون لربھم سجداً وقیاما٥ (مومنون) صاف ظاہر ہے کہ سجدہ رکوع سے پہلے ہوتا ہے نہ سجدہ قیام سے پہلے ہوتا ہے۔ قرآن مجید سے ہی ایک اور مثال پیش ہے:

"واوحینا الی ابراھیم واسمعیل واسحق و یعقوب والاسباط و عیسی و ایوب و یونس و ھرون و سلیمن." (النساء:163)

اس ترتیب قرآنی کو سامنے رکھا جائے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دور حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام سے پہلے بنتا ہے حالانکہ زمانہ جانتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ حضور علیہ السلام یعنی ہمارے پیارے نبی ﷺ کے علاوہ باقی تمام انبیا و رسل علیہ السلام کے بعد ہے جبکہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر اس آیت میں ان انبیا سے پہلے ہے۔ قرآن مجید میں ایسا کئی جگہوں پر ہے کہ کسی بات کا تذکرہ ایک بات سے پہلے ہے جبکہ اس کا وقوع بعد میں ہوتا ہے۔

تیسری آیت

☐ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَ كُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ قَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّ قَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ وَّ بِكُفْرِهِمْ وَ قَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۝ وَّ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ (نساء: 155 تا 158)

(ترجمہ) "ان کو جو سزا ملی، سو ان کی عہد شکنی پر اور منکر ہونے پر اللہ کی آیتوں سے اور قتل کرنے پر پیغمبروں کا ناحق اور اس کہنے پر کہ ہمارے دل پر غلاف ہے۔ سو یہ نہیں بلکہ اللہ نے مہر کر دی ان کے دل پر کفر کے سبب سو ایمان نہیں لاتے مگر کم۔ اور ان کے کفر پر اور مریم پر بڑا طوفان باندھنے پر اور ان کے اس کہنے پر کہ ہم نے قتل کیا مسیح عیسیٰ مریم کے بیٹے کو جو رسول تھا اللہ کا۔ اور انھوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا لیکن وہی صورت بن گئی، ان کے آگے اور جو لوگ اس میں مختلف باتیں کرتے ہیں تو وہ لوگ اس جگہ شبہ میں پڑے ہوئے ہیں، کچھ نہیں ان کو اس کی خبر صرف اٹکل پر چل رہے ہیں اور اس کو قتل نہیں کیا بے شک۔ بلکہ اس کو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف اور اللہ ہے زبردست حکمت والا۔"

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں یہود بے بہبود کے ملعون و مغضوب اور مطرود و مردود ہونے کے کچھ وجوہ و اسباب ذکر کیے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ پس ہم نے یہود کو متعدد وجوہ کی بنا پر مورد لعنت و غضب بنایا۔ (1) نقض عہد کی وجہ سے (2) اور آیاتِ الٰہی کی تکذیب اور انکار کی وجہ سے۔ (3) اور خدا کے پیغمبروں کو بے وجہ محض عناد اور دشمنی کی بنا پر قتل کرنے کی وجہ سے (4) اور اس قسم کے متکبرانہ کلمات کی وجہ سے کہ مثلاً ہمارے قلوب علم اور حکمت کے ظرف ہیں ہمیں تمہاری ہدایت اور ارشاد کی ضرورت نہیں۔ ان کے قلوب علم اور حکمت اور رشد و ہدایت سے اس لیے بالکل خالی ہیں کہ اللہ نے ان کے عناد اور تکبر کی وجہ سے ان کے دلوں پر

مُہر لگا دی ہے، جس کی وجہ سے قلوب میں جہالت اور ضلالت بند ہے، اوپر سے مُہر لگی ہوئی ہے اندر کا کفر باہر نہیں آ سکتا اور باہر سے کوئی رشد اور ہدایت کا اثر اندر نہیں داخل ہو سکتا۔ (پس اس گروہ میں سے کوئی ایمان لانے والا نہیں مگر کوئی شاذ و نادر جیسے حضرت عبداللہؓ بن سلام اور ان کے رفقاء) (5) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کفر و عداوت کی وجہ سے۔ (6) اور حضرت مریم علیہا السلام پر عظیم بہتان لگانے کی وجہ سے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اہانت اور تکذیب کو بھی مستلزم ہے۔ اہانت تو اس لیے کہ کسی کی والدہ کو زانیہ اور بدکار کہنے کے معنی یہ ہیں کہ وہ شخص ولد الزنا ہے اور العیاذ باللہ نبی کے حق میں ایسا تصور بھی بدترین کفر ہے اور تکذیب اس طرح لازم آتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزہ سے حضرت مریم علیہا السلام کی برأت اور نزاہت ثابت ہو چکی ہے اور تہمت لگانا برأت اور نزاہت کا صاف انکار کرنا ہے۔ (7) اور ان کے اس قول کی وجہ سے کہ جو بطور تفاخر کہتے تھے کہ ہم نے مسیح بن مریم جو رسول اللہ ہونے کے مدعی تھے، ان کو قتل کر ڈالا۔ نبی کا قتل کرنا بھی کفر ہے بلکہ ارادۂ قتل بھی کفر ہے اور پھر اس قتل پر فخر کرنا، یہ اس سے بڑھ کر کفر ہے اور حالانکہ ان کا یہ قول کہ ہم نے مسیح بن مریم کو قتل کر ڈالا، بالکل غلط ہے۔ ان لوگوں نے نہ ان کو قتل کیا اور نہ سولی چڑھایا لیکن ان کو اشتباہ ہو گیا اور جو لوگ حضرت مسیح کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں، وہ سب شک اور تردد میں پڑے ہوئے ہیں اور ان کے پاس کسی قسم کا کوئی صحیح علم اور صحیح معرفت نہیں سوائے گمان کی پیروی کے کچھ بھی نہیں۔ خوب سمجھ لیں کہ امر قطعی اور یقینی ہے کہ حضرت مسیح کو کسی نے قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف یعنی آسمان پر اٹھا لیا اور ایک اور شخص کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا شبیہ اور ہم شکل بنا دیا اور حضرت عیسیٰ سمجھ کر اسی کو قتل کیا اور صلیب پر چڑھایا اور اسی وجہ سے یہود کو اشتباہ ہوا اور پھر اس اشتباہ کی وجہ سے اختلاف ہوا۔ اور یہ سب اللہ کی قدرت اور حکمت سے کوئی بعید نہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑے غالب اور حکمت والے ہیں کہ اپنی قدرت اور حکمت سے نبی کو دشمنوں سے بچا لیا اور زندہ آسمان پر اٹھایا اور ان کی جگہ ایک شخص کو ان کے ہم شکل بنا کر قتل کرایا اور تمام قاتلین کو قیامت تک اشتباہ اور اختلاف میں ڈال دیا۔

قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی پر نص صریح ہیں۔ قادیانی کہتے ہیں کہ رفع سے مراد وہ موت ہے جو عزت کے ساتھ ہو، جیسا کہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ازالہ اوہام صفحہ 599 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 423 پر لکھا۔ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہٗ قادیانیوں کی مذکورہ بالا باطل تاویل کا

جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وعدہ بلا توقف و بجلد رفع کا تھا۔ اگر قادیانیوں کے معنی صحیح ہوں تو مطلب یہ ہوا کہ مسیح اسی وقت عزت کے ساتھ مر گیا تھا اور کون نہیں جانتا کہ یہ یہود کی تائید ہے۔ چونکہ حضرت مسیح علیہ السلام اس زمانے میں فوت نہیں ہوئے، جیسا کہ مرزا قادیانی کو بھی اقرار ہے۔ لہٰذا اس وقت جو رفع ہوا وہ یقیناً زندہ آسمان پر اٹھایا جانا تھا۔

اس کے علاوہ رفع کے معنی عزت کی موت لینے، نہ صرف بوجہ تمام کتب لغت کے خلاف ہونے کے مردود ہیں۔ بلکہ اس میں یہ نقص ہے کہ کلام ربانی درجہ فصاحت سے گر جاتا ہے کیونکہ دوسری آیت میں رافعک سے پہلے مُتَوَفِّیکَ کا وعدہ موجود ہے اور توفی کے معنی جیسا کہ کتب عربیہ اور تحریرات مرزا سے کسی چیز کو پورا پورا لینے کے ہیں۔ پس یہ کہنا کہ زندہ اٹھالیا، پھر ساتھ ہی یہ کہنا کہ عزت کی موت دے کر اٹھالیا۔ یہ متضاد کلام خدا کی شان سے بعید ہے۔ اگر کہا جائے کہ مُتَوَفِّیکَ کے معنی بھی موت ہیں تو بھی خلاف فصاحت ہے کیونکہ جو بات ایک لفظ (موت) سے ادا ہو سکتی تھی اس کو دو فقروں میں بیان کرنا بھی شان بلاغت پر دھبہ ہے۔ حاصل یہ کہ یہود کہتے تھے کہ ہم نے مسیح علیہ السلام کو مار دیا۔ ان کے جواب میں یہ کہنا کہ ہاں مار تو دیا تھا مگر یہ عزت کی موت ہے۔ یہود کی تردید نہیں بلکہ تصدیق ہے حالانکہ خداوند تعالیٰ اس عقیدہ کو لعنتی قرار دیتا ہے جو قادیانیوں کو مبارک ہو۔" (قادیانی شبہات کے جوابات از مولانا اللہ وسایا)

خود مرزا قادیانی عیسائیوں کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھائے جانے کا قائل تھا۔ اس کا کہنا ہے۔

مسیح صلیب پر چڑھایا گیا

(125) "مسیح پر جو یہ معیبت آئی کہ وہ صلیب پر چڑھایا گیا اور کیلیں اس کے اعضا میں ٹھوکی گئیں جن سے وہ غشی کی حالت میں ہو گیا یہ معیبت درحقیقت موت سے کچھ کم نہیں تھی۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 302 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 302 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 872 پر)

(126) ''اور اب یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن وحکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب میں کمال رکھتے تھے گو الیسع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے کیونکہ الیسع کی لاش نے بھی معجزہ دکھلایا کہ اس کی ہڈیوں کے لگنے سے ایک مردہ زندہ ہو گیا مگر چوروں کی لاشیں مسیح کے جسم کے ساتھ لگنے سے ہرگز زندہ نہ ہو سکیں۔ یعنی وہ دو چور جو مسیح کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 257 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 257 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 873 پر)

(127) ''حضرت مسیح بروز جمعہ بوقت عصر صلیب پر چڑھائے گئے تھے، جب وہ چند گھنٹہ کیلوں کی تکلیف اُٹھا کر بیہوش ہو گئے اور خیال کیا گیا کہ مر گئے تو یک دفعہ سخت آندھی اٹھی۔''

(نزول المسیح صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 396 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 874 پر)

جھوٹے مدعی نبوت بہاء اللہ ایرانی اور سرسید احمد خاں کی پیروی کرتے ہوئے ملحد قادیان آنجہانی مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھایا گیا اور سولی دی گئی اور آپ بے جان مردہ سے ہو گئے لیکن اس وقت آپ علیہ السلام کی موت واقع نہیں ہوئی، نص قرآنی وَّ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَاقَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ۔ کے بالکل خلاف ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھایا جانا تسلیم کرنا نصف نصرانیت قبول کر لینے کے برابر ہے۔ ایسے لوگوں کو اللہ رب العزت کا یہ فرمان یاد رکھنا چاہیے۔

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ. (الکھف: 29)

ترجمہ: ''اور فرمایئے حق تمہارے رب کی طرف سے ہے پس جس کا جی چاہے، وہ ایمان لے آئے اور جس کا جی چاہے کفر کرتا رہے۔''

مولانا رفیق دلاوریؒ لکھتے ہیں:

''لاہور میں یہ خبر آناً فاناً مشہور ہو گئی کہ قادیاں کے خانہ ساز مسیح نے حسب مصداق کل شی یرجع الی اصلہ (ہر چیز اپنی اصل کی طرف لوٹتی ہے) حضرت مسیح علیہ السلام کی

مصلوبیت کا نصرانی عقیدہ علیٰ رؤس الاشہاد تسلیم کر لیا ہے۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی ان دنوں لاہور آئے ہوئے تھے۔ ان ایام میں مولوی صاحب کی رگوں میں حمیت اسلامی کے ساتھ جوانی کا خون جوش مار رہا تھا۔ یہ اطلاع سن کر ضبط نہ کر سکے اور سیدھے مرزا قادیانی کی قیام گاہ (واقع احمدیہ بلڈنگ لاہور) میں پہنچ کر پورے اسلامی جلال کے ساتھ باز پرس شروع کر دی۔ خود ساختہ موعود نے بہتیرے جتن کیے کہ کسی طرح یہ بلا ٹل جائے۔ لیکن مولوی صاحب کی گرفت بہت سخت تھی، کسی طرح نجات نہ ملی۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب نے یہ دریافت کیا تھا کہ کلام الٰہی کی اس آیت کے کیا معنی ہیں۔ واذ کففت بنی اسرائیل عنک (اے عیسیٰ ابن مریم! اس احسان کو بھی یاد کیجیے کہ میں نے بنی اسرائیل کو آپ پر قابو نہ پانے دیا) مولوی صاحب نے فرمایا کہ اگر یہود نے حضرت مسیح علیہ السلام کو گرفتار کر کے تازیانے لگائے، طمانچے مارے اور ہر ممکن سے ممکن رسوائی کے بعد آپ کو سولی پر چڑھایا اور آپ کے ہاتھوں اور پیروں پر میخیں ٹھونکی گئیں تو خدائے ودود کا یہ احسان کیا معنی رکھتا ہے؟" اس سوال پر مرزا قادیانی کا ناطقہ بند ہو گیا اور بجز دفع الوقتی کے چارہ کار نہ دیکھ کر کہا کہ اس اعتراض کا کل جواب دیا جائے گا۔ لیکن خوش قسمتی سے دوسرے دن راہی ملک عدم ہو کر جواب کی تلخ ذمہ داری سے از خود مخلصی حاصل کر لی۔"

(رئیس قادیان از رفیق دلاوری)

جبکہ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے:

(128) "قرآن شریف کے عجائبات اکثر بذریعہ الہام میرے پر کھلتے رہتے ہیں اور اکثر ایسے ہوتے ہیں کہ تفسیروں میں ان کا نام ونشان نہیں پایا جاتا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 158 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 258 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر ۸۷۵ پر)

شیخ الحدیث حضرت علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ اپنی شہرۂ آفاق تفسیر قرآن "تبیان القرآن" میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

"اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "بلکہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا۔"

مرزائی اس آیت سے استدلال کے جواب میں یہ کہتے ہیں کہ اس آیت میں رفع سے مراد ہے کہ روح کا اٹھالینا، ان کا یہ کہنا اس لیے غلط اور باطل ہے کہ "بل رفعه الله اليه" میں کلام سابق سے اضراب ہے، کلام سابق میں جس چیز کی نفی کی ہے "بل" سے اضراب کر کے اس چیز کا اثبات کیا ہے، کلام سابق میں مذکور ہے کہ یہود نے کہا تھا کہ ہم نے عیسیٰ کو قتل کیا ہے اور ان کو سولی دی ہے، ان کا دعویٰ یہ تھا کہ ہم نے حضرت عیسیٰ کے جسم مع روح کو قتل کیا ہے اور ان کے جسم مع روح کو سولی دی ہے، کیونکہ روح کو قتل کرنا اور اس کو سولی دینا غیر معقول ہے اور نہ یہ یہود کا دعویٰ تھا۔ پس "بل" سے پہلے جسم مع روح کو قتل کرنے کا ذکر تھا تو "بل" کے بعد جسم مع روح کے رفع اور اس کے اٹھانے کا ذکر ہے اور اس کو صرف روح کے رفع اور اٹھانے پر محمول کرنا سیاق و سباق اور قواعد و نحو کے خلاف ہے اور غلط اور باطل ہے۔ لہٰذا اس آیت سے واضح ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ کے جسم مع روح کو آسمان کی طرف اٹھالیا گیا۔" (تبیان القرآن جلد دہم صفحہ 705)

اس بل نے مرزائیوں کے سب بل دیے نکال
اے کاش بل کے بل کو بھی سمجھا کرے کوئی
اس بل کے نکل جانے سے سیدھے کئی ہوئے
جن کی یہ آرزو تھی کہ ہمیں سیدھا کرے کوئی

چوتھی آیت

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا. (نساء: 159)

(ترجمہ) "اور سب ہی اہل کتاب اس (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی موت سے پہلے ان پر ضرور ایمان لے آئیں گے اور قیامت کے دن وہ ان کے بارہ میں شہادت دیں گے۔"

گزشتہ آیات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع الی السماء کا ذکر تھا، جس سے طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ اب رفع الی السماء کے بعد کیا ہوگا؟ زیر نظر آیت میں اس کا جواب مذکور ہے کہ وہ اس وقت تو آسمان پر زندہ ہیں مگر قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے اور اس وقت تمام اہل کتاب ان کی موت سے پہلے ان پر ایمان لے آئیں گے اور تقریباً 45

سال دنیا میں رہ کر انتقال فرمائیں گے اور روضہ اقدس میں مدفون ہوں گے جیسا کہ احادیث مبارکہ میں مذکور ہے اور یہود بے بہود جو ان کے قتل کے مدعی ہیں، ان کو اپنی آنکھوں سے زندہ دیکھ کر اپنی غلطی پر ذلیل اور نادم ہوں گے۔

گذشتہ آیات میں حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ یہود کے کفر اور عداوت کا ذکر تھا۔ اس آیت میں ان کے ایمان کا ذکر ہے کہ رفع الی السماء سے پہلے اگرچہ یہود حضرت مسیح علیہ السلام کی نبوت سے منکر تھے، مگر نزول من السماء کے بعد تمام اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے اور ان کی نبوت کی تصدیق کریں گے چنانچہ ارشاد خداوندی ہے کہ آئندہ زمانے میں کوئی شخص اہل کتاب میں سے باقی نہ رہے گا مگر عیسیٰ علیہ السلام کے مرنے سے پہلے ان کی نبوت و رسالت پر ضرور بالضرور ایمان لے آئے گا۔ رفع الی السماء سے پہلے تکذیب اور عداوت تھی، نزول کے بعد تصدیق اور محبت ہوگی اور پھر اس سب کے بعد قیامت کے دن عیسیٰ علیہ السلام ان کی تصدیق و تکذیب اور محبت اور عداوت کی شہادت دیں گے تاکہ شہادت کے بعد فیصلہ سنا دیا جائے۔

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ابھی زندہ ہیں، قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے اور ان کی وفات سے پہلے تمام اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے اس کے بعد ان کی وفات ہوگی۔ یہ بھی یاد رہے کہ یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طبعی وفات کے لیے موت کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس آیت میں قبل موتہ یعنی "اس کی موت سے پہلے" استعمال ہوا ہے۔

مسیح ابن مریم کے مقتول و مصلوب نہ ہونے اور صحیح سالم آسمان پر اٹھا لیے جانے کی بات جو آج قرآن کے ذریعہ بیان کی جا رہی ہے، اس کی یہود و نصاریٰ کو بھی اس وقت مشاہدہ سے تصدیق ہو جائے گی، جب مسیح بن مریم اس دنیا میں پھر بھیجے جائیں گے اور یہیں آنے کے بعد وفات پائیں گے اور جو اہل کتاب اس وقت زندہ اور باقی ہوں گے، وہ حضرت مسیح کی وفات سے کچھ پہلے ان کی حیات ہی میں ان پر ایمان لے آئیں گے۔ یعنی یہودی جو ہمیشہ ان کے منکر اور دشمن رہے اور معاذ اللہ ان کو ولد الزنا تک کہتے رہے، وہ اپنے اس خبیث کفر سے توبہ کر کے ان پر ایمان لے آئیں گے اور ان کو اللہ کا سچا نبی و رسول اور برگزیدہ بندہ مان لیں گے۔ اسی طرح نصاریٰ بھی جنھوں نے ان کو خدا اور خدا کا بیٹا اور ثالث ثلاثہ بنایا تھا،

وہ بھی اپنے اس مشرکانہ عقیدہ سے توبہ کر کے ان کو اللہ کا مقرب بندہ اور نبی و رسول مان لیں گے اور یہ دونوں گروہ اس دین محمدیؐ کے حلقہ بگوش ہو جائیں گے جس کے اس وقت حضرت مسیح بن مریم داعی و منادی اور علمبردار ہوں گے۔

آگے فرمایا گیا ہے: "یوم القیمة یکون علیهم شهیدا" یعنی پھر قیامت کے دن حضرت مسیح ان ایمان لانے والے اہل کتاب کے بارہ میں اللہ کے حضور میں شہادت دیں گے جس طرح سارے نبی و رسول اپنی اپنی امتوں کے بارے میں شہادت دیں گے۔

حضور ﷺ کی ہجرت مدینہ منورہ میں ہوئی۔ اس لیے کہ آپؐ کے اجزائے جسمیہ مدینہ منورہ کی مبارک اور مقدس زمین سے لیے گئے تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہجرت آسمان پر ہوئی اس لیے کہ ان کے اجزائے جسمیہ آسمان سے جبریل امین لے کر آئے تھے اور جہاں سے کسی کے اجزائے جسمیہ آتے ہیں، وہیں اس کی ہجرت ہوتی ہے اور ہجرت کے بعد واپسی ضرور ہوتی ہے۔ دیکھیے حضور نبی کریم ﷺ ہجرت کے کچھ عرصہ بعد مکہ فتح کرنے کے لیے تشریف لائے اور اہل مکہ آپ پر ایمان لائے۔ اس طرح عیسیٰ علیہ السلام بھی فتح اسلام کے لیے ضرور تشریف لائیں گے اور اہل کتاب آپ پر ایمان لائیں گے۔

قادیانی خلیفہ حکیم نور الدین مذکورہ بالا آیت کا ترجمہ یوں کرتا ہے:

ترجمہ: "اور نہیں کوئی اہل کتاب سے مگر البتہ ایمان لائے گا۔ ساتھ اس کے پہلے موت اس کی کے اور دن قیامت کے ہوگا او پر ان کے گواہ۔" (فصل الخطاب لمقدمۃ اہل الکتاب حصہ دوم صفحہ 314)

اس ترجمہ میں حکیم نور الدین نے "قبل موته" کی ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف کی ہے۔

حضرت مولانا محمد حفظ الرحمان سیوہاروی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہورِ زمانہ کتاب "قصص القرآن" میں لکھتے ہیں:

"یہ بات خاص طور پر قابل توجہ ہے کہ سورہ آل عمران اور سورہ مائدہ کی طرح اس جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے لفظ "توفی" نہیں بولا گیا بلکہ بصراحت لفظ "موت" استعمال کیا گیا ہے، یہ کیوں؟ صرف اس لیے کہ ان دونوں مقامات پر جس حقیقت کا اظہار مقصود ہے اس کے لیے "توفی" ہی مناسب ہے۔ اس جگہ چونکہ براہ راست "موت" ہی کا تذکرہ مطلوب ہے اور اسی حالت کا ذکر ہے جس کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام بھی

''کل نفس ذآئقة الموت'' کا مصداق بننے والے ہیں، اس لیے یہاں ''موت'' کو بصراحت لانا ہی از بس ضروری تھا اور یہ مزید برہان ہے اس دعویٰ کے لیے کہ آل عمران اور مائدہ میں لفظ ''موت'' کی جگہ ''توفی'' کا اطلاق بلاشبہ خاص مقصد رکھتا ہے ورنہ جس طرح ان دونوں مقامات پر ''توفی'' کا اطلاق کیا گیا تھا، اسی طرح یہاں بھی کیا جاتا، یا جس طرح اس جگہ لفظ ''موت'' کا اطلاق کیا گیا ہے، اسی طرح ان دونوں مقامات پر بھی لفظ موت ہی کا استعمال ہونا چاہیے تھا۔ مگر قرآن عزیز کے ان دقیق اسالیب بیان کے فرق کا فہم، طالبین حق کا ہی حصہ ہے نہ کہ مرزائے قادیانی اور مسٹر لاہوری جیسے اصحابِ زیغ کا جو اپنی خاص اغراضِ ذاتی کے پیش نظر پہلے ایک نظریہ ایجاد کر لیتے ہیں اور بعد ازاں اس سلسلہ کی تمام آیاتِ قرآنی کو اسی کے سانچہ میں ڈھال کر اس کا نام ''تفسیر قرآن'' رکھتے ہیں۔'' (قصص القرآن حصہ چہارم صفحہ 130)

پانچویں آیت

اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَo وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ یَخْلُفُوْنَo وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌo وَلَا یَصُدَّنَّكُمُ الشَّیْطٰنُ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌo

(زخرف: 59 تا 62)

(ترجمہ) ''وہ کیا ہے ایک بندہ ہے کہ ہم نے اس پر فضل کیا اور کھڑا کر دیا اس کو بنی اسرائیل کے واسطے اور اگر ہم چاہیں نکالیں تم میں سے فرشتے، رہیں زمین میں تمہاری جگہ۔ اور وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نشانی ہیں قیامت کی۔ سو، اس میں شک مت کرو اور میرا کہا مانو، یہ ایک سیدھی راہ ہے اور نہ روک دے تم کو شیطان، وہ تو تمہارا دشمن ہے صریح۔''

اس آیت کی تشریح میں علامہ ابن کثیرؒ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''اور بے شک وہ (عیسیٰ علیہ السلام) قیامت کی علامت ہیں یعنی قیامت کی آمد اور اس کے وقوع کی نشانی اور دلیل ہیں۔ حضرت مجاہدؒ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت کا دن برپا ہونے سے پہلے آنا قیامت (کے قرب) کی علامت اور نشانی ہے اور اسی طرح اس کی یہ تفسیر حضرت ابو ہریرہؓ حضرت ابن عباسؓ حضرت ابو العالیہ،

حضرت ابو مالکؒ، حضرت عکرمہؒ، حضرت حسنؒ (بصری)، حضرت قتادہؒ اور حضرت ضحاکؒ (بن مزاحم) وغیرہم سے بھی مروی ہے اور آنحضرت ﷺ سے متواتر احادیث کے ساتھ ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے امامِ عادل اور منصف حاکم بن کر نازل ہونے کی خبر دی ہے۔" (تفسیر ابن کثیر جلد 4 صفحہ 132 و 133)

قرآن کریم کی ان آیات مبارکہ کے ہر ہر جملہ میں تاکیدی الفاظ کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور آمد کا بالکل واضح ثبوت ہے اور پھر حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ جیسے ترجمان قرآن اور جلیل القدر صحابہ کرامؓ اور معتبر و مستند تابعینؒ کی تفسیر اس پر مستزاد ہے اور احادیث متواترہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد اور نزول اپنی جگہ حق ہے۔

اس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو قیامت کی نشانی بتلایا گیا ہے، اس کا مطلب یہی ہے کہ آخری زمانہ میں قیامت سے پہلے ان کا نزول اس کی خاص نشانی اور علامت ہے۔ صحیح مسلم شریف میں حضرت حذیفہ بن اسید الغفاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک موقع پر قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والی اس کی خاص اور اہم دس نشانیاں ہم لوگوں کو بتلائیں اور اس سلسلے میں آپ ﷺ نے دجال اور دابۃ الارض کے ظہور کا اور سورج کے مغرب کے سمت سے طلوع ہونے کا بھی ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا: "ونزول عیسی بن مریم" (صحیح مسلم جلد 2 صفحہ 393) یعنی عیسیٰ بن مریم کا نازل ہونا بھی قیامت کی خاص نشانیوں میں سے ہے۔

چھٹی آیت

وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ (المائدہ:110)

(ترجمہ) "اور جب روکا میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے جب تو لے کر آیا ان کے پاس نشانیاں تو کہنے لگے جو کافر تھے ان میں اور کچھ نہیں یہ تو جادو ہے صریح۔"

اس آیت کی تفسیر میں علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

"(حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے) کہ میری نعمتوں کو یاد کریں کہ جب یہودیوں کو آپ سے میں نے روکے رکھا جب آپ ان کے پاس فیصلہ کن دلائل و

براہین اور رسالت، اللہ تعالیٰ سے لے کر آئے تو انھوں نے آپ کی تکذیب کی، جادوگری کا اتہام لگایا، آپ کے قتل و پھانسی کے درپے ہوئے، میں (اللہ تعالیٰ) نے ان سے آپ کو بچایا اور اپنی طرف اٹھا لیا اور ان کی بدی سے آپ کو پاک کیا اور ان کے شر سے محفوظ رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان انعامات کا تذکرہ آپ کے آسمانِ دنیا پر اٹھائے جانے کے بعد کیا یا قیامت کے دن ان انعامات کا تذکرہ فرمائیں گے۔ (اگر قیامت کے دن فرمائیں گے تو پھر اذ قال اللہ بصیغہ ماضی کیوں فرمایا؟) اس کی تعبیر ماضی سے اس لیے فرمائی کہ یہ یقینی امر ہے جو ہر حال میں ہوگا (یعنی قیامت کے دن یہ کلام الٰہی عیسیٰ علیہ السلام سے ہوگا) یہ وہ غیب کے اسرار ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد ﷺ کو مطلع فرمادیا۔" (تفسیر ابن کثیر جلد 1 صفحہ 115)

قارئین کرام! جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہود نے قتل کرنے کی کوشش کی اور قتل کا مکمل انتظام کرلیا۔ بعینہٖ اسی طرح بنو نضیر کے یہود نے آنحضرت ﷺ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بال بال محفوظ رکھا۔ جیسا کہ تمام مفسرین نے سورۃ مائدہ آیت 11 کے تحت لکھا ہے۔ قادیانی حضرت، ابن کثیرؒ (جنھیں وہ مجدد مانتے ہیں) کی تفسیر کو اس آیت کے تحت میں ملاحظہ کریں۔ جس طرح کف کا لفظ آنحضرت ﷺ کے لیے استعمال ہوا۔ بعینہٖ وہی لفظ و اذ کففت بنی اسرائیل عنک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے استعمال ہوا۔ آنحضرت ﷺ کو یہود کے شر سے محفوظ رکھنے پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے کا حکم ہوا۔ اس طرح عیسیٰ علیہ السلام کو یہود کے شر سے محفوظ رکھنے پر اللہ تعالیٰ شکریہ کا حکم فرمائیں گے اور اپنا انعام یاد کرائیں گے۔

مرزا قادیانی کا موقف

❑ "اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فرمایا تھا۔ اذ کففت بنی اسرائیل عنک یعنی یاد کر وہ زمانہ جب کہ بنی اسرائیل کو جو قتل کا ارادہ رکھتے تھے، میں نے تجھ سے روک دیا۔ حالانکہ تواتر قوی سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو یہودیوں نے گرفتار کر لیا تھا اور صلیب پر کھینچ دیا تھا لیکن خدا نے آخر جان بچادی۔ پس یہی معنی اذ کففت کے ہیں۔"

(ضمیمہ نزول المسیح صفحہ 151 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 528، از مرزا قادیانی)

- اسی مضمون کو مرزا قادیانی دوسری جگہ اس طرح لکھتا ہے:

"پھر بعد اس کے مسیح علیہ السلام ان کے حوالہ کیا گیا اور اس کو تازیانے لگائے گئے اور جس قدر گالیاں سننا اور فقیہوں اور مولویوں کے اشارہ سے طمانچے کھانا اور ہنسی اور ٹھٹھے اڑائے جانا اس کے حق میں مقدر تھا، سب نے دیکھا۔ آخر صلیب دینے کے لیے تیار ہوئے...... تب یہودیوں نے جلدی سے مسیح علیہ السلام کو دو چوروں کے ساتھ صلیب پر چڑھا دیا۔ تا شام سے پہلے ہی لاشیں اتاری جائیں۔ مگر اتفاق سے اسی وقت ایک سخت آندھی آ گئی...... انھوں نے تینوں مصلوبوں کو صلیب پر سے اتار لیا...... سو پہلے انھوں نے چوروں کی ہڈیاں توڑیں...... جب چوروں کی ہڈیاں توڑ چکے اور مسیح علیہ السلام کی نوبت آئی تو ایک سپاہی نے یوں ہی ہاتھ رکھ کر کہہ دیا کہ یہ تو مر چکا ہے۔ کچھ ضرور نہیں کہ اس کی ہڈیاں توڑی جائیں، اور ایک نے کہا میں ہی اس لاش کو دفن کروں گا...... پس اس طور سے مسیح زندہ بچ گیا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 380 تا 382 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 295، 297، از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی نے مزید تشریح یوں کی ہے:

- "مسیح علیہ السلام پر جو مصیبت آئی کہ وہ صلیب پر چڑھایا اور کیلیں اس کے اعضا میں ٹھونکی گئیں، جن سے وہ غشی کی حالت میں ہو گیا۔ یہ مصیبت در حقیقت موت سے کچھ کم نہ تھی۔" (ازالہ اوہام صفحہ 392 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 302، از مرزا قادیانی)

- "اب بھی خدا تعالیٰ کا وہ غصہ نہیں اُترا جو اس وقت بھڑکا تھا جبکہ اس "وجیہ" نبی کو گرفتار کرا کر مصلوب کرنے کے لیے کھوپری کے مقام پر لے گئے تھے اور جہاں تک بس چلا تھا، ہر ایک قسم کی ذلت پہنچائی تھی۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 107 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 200، از مرزا قادیانی)

- "جب حضرت مسیح نے یہودیوں کو ایلیا کے نزول کے بارے میں ان کے خیال کے موافق تسلی بخش جواب نہ دیا تو یہودیوں نے مسیح پر بہت ٹھٹھا مارا اور ان کا نام ملحد رکھا گیا اور اکثر لوگوں نے ان کو مارا اور ان کے منہ پر تھوکا اور کوڑے بھی لگے اور اپنے خیال میں بڑی بے عزتی کی۔"

(انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 23 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 307 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی ملعون کے ان 5 حوالہ جات سے ذیل کے نتائج اخذ ہوتے ہیں:۔

1- عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کیا گیا۔
2- عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر کھینچا گیا۔
3- عیسیٰ علیہ السلام یہود کے حوالہ ہوئے۔
4- عیسیٰ علیہ السلام کو تازیانے (کوڑے) لگائے گئے۔
5- عیسیٰ علیہ السلام نے گالیاں سنیں۔
6- عیسیٰ علیہ السلام کو طمانچے مارے گئے۔
7- عیسیٰ علیہ السلام سے ٹھٹھا و ہنسی ہوئی۔
8- عیسیٰ علیہ السلام چوروں کے ساتھ صلیب دیے گئے۔
9- عیسیٰ علیہ السلام پر مصیبت آئی۔
10- عیسیٰ علیہ السلام کے اعضا میں کیلیں ٹھونکی گئیں۔
11- عیسیٰ علیہ السلام بیہوش ہو گئے۔
12- عیسیٰ علیہ السلام کی یہ مصیبت موت سے کم نہ تھی۔
13- عیسیٰ علیہ السلام وجیہ نبی کو گرفتار کیا گیا۔
14- عیسیٰ علیہ السلام کو ہر قسم کی ذلت پہنچائی گئی۔
15- عیسیٰ علیہ السلام کا نام ملحد رکھا گیا۔
16- عیسیٰ علیہ السلام کو لوگوں نے ما
17- عیسیٰ علیہ السلام کے منہ پر تھوکا گیا۔ (نعوذ باللہ!)
18- عیسیٰ علیہ السلام کو کوڑے لگائے گئے۔
19- عیسیٰ علیہ السلام کی بڑی بے عزتی کی گئی۔

چودھویں صدی کے کذاب اعظم مرزا قادیانی کی عبارتوں سے یہ 19 نتائج برآمد ہوئے۔ اس قادیانی تفسیر پر مزید حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں۔ کیا اس کے بعد بھی خدا کو یہ حق پہنچتا ہے کہ یوں کہے۔ بالفاظ مرزا قادیانی "یاد کرو وہ زمانہ جب بنی اسرائیل کو جو قتل کا ارادہ رکھتے تھے، میں نے تجھ سے روک لیا۔" (نزول المسیح صفحہ 153 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 529، از مرزا قادیانی)

اس آیت کی ابتدا میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فرماتے ہیں۔ اذکر نعمتی یعنی یاد کر میری نعمتیں۔'' انھیں نعمتوں میں سے ایک نعمت بنی اسرائیل سے حضرت مسیح علیہ السلام کو بچانا بھی ہے۔ دنیا جہان میں ایسے موقعوں پر سیکڑوں دفعہ ایک انسان دوسروں کے نرغہ سے بال بال بچ جاتا ہے۔ پس اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام بال بال بھی بچ گئے ہوتے تب بھی اس بچانے کو مخصوص طور پر بیان کرنا باری تعالیٰ کی شان عالی کے لائق نہ تھا۔ ایسا بچ جانا عام بات ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزانہ رنگ اور عجیب طریقہ سے یہود کے درمیان سے بچ کر آسمان پر چلا جانا ایک خاص نعمت ہے، جس کو باری تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سامنے بیان کر کے شکریہ کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ ورنہ اگر مرزا قادیانی کا بیان اور تفسیر صحیح تسلیم کر لی جائے تو کیا اس نعمت کے شکریہ کے مطالبہ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام یوں کہنے میں حق بجانب نہ ہوں گے؟ یا اللہ یہ بھی آپ کا کوئی مجھ پر احسان تھا کہ تمام جہان کی ذلتیں اور مصائب مجھے پہنچائی گئیں۔ میرے جسم میں میخیں ٹھونکی گئیں۔ میں نے ''ایلی ایلی لما سبقتنی!!'' کی صدائیں دیں۔ یعنی اے میرے خدا! اے میرے خدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا ہے؟ پھر بھی تیری غیرت جوش میں نہ آئی۔ اندھیری رات میں وہ مجھے مردہ سمجھ کر پھینک گئے۔ میرے حواریوں نے چوری چوری میری مرہم پٹی کی۔ میں یہود کے ڈر سے بھاگا بھاگا ایران اور افغانستان کے دشوار گزار پہاڑوں میں ہزار مشکلات کے بعد درۂ خیبر کے راستہ پنجاب، یو، پی، نیپال پہنچا اور وہاں کی گرمی کی شدت برداشت نہ کر سکنے کے سبب کوہ ہمالیہ کے دشوار گزار دروں میں سے گرتا پڑتا سری نگر پہنچا۔ وہاں 87 برس گمنامی کی زندگی بسر کر کے مر گیا اور وہیں دفن کر دیا گیا۔ اس میں آپ نے کون سا کمال کیا کہ مجھے نعمت کے شکریہ کا حکم دیتے ہیں؟ کیا یہ کہ میری جان جسم سے نہ نکلنے دی اور اس حالت کا شکریہ مطلوب ہے؟ سبحان اللہ واہ رے آپ کی خدائی! ہاں ایسی ذلت سے پہلے اگر میری جان نکال لیتا تو بھی میں آپ کا احسان سمجھتا۔ اب کون سا احسان ہے؟ اگر تُو کہے کہ میں نے تیری جان بچا کر صلیب پر مرنے اور اس طرح ملعون ہونے سے بچا لیا تو اس کا جواب بھی سن لیں۔

1- کیا تیرا معصوم نبی اگر صلیب پر مر جائے تو واقعی تیرا یہی قانون ہے کہ وہ لعنتی ہو جاتا ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر جان بچانے کے کیا معنی؟

2- باوجود اپنی اس تدبیر کے جس پر آپ مجھ سے شکریہ کا مطالبہ چاہتے ہیں، یہودی

اور عیسائی مجھے ملعون ہی سمجھتے ہیں۔آپ کی کس بات کا شکریہ ادا کروں؟

3- اگر آپ کے ہاں نعوذ باللہ ایسا ہی عجیب قانون ہے کہ ہر معصوم مظلوم پھانسی پر چڑھائے جانے اور پھر مر جانے پر ملعون ہو جاتا ہے اور آپ نے مجھے لعنتی موت سے بچانا چاہا تو معاف کریں اگر میں یوں کہوں کہ آپ کا اختیار کردہ طریق کار صحیح نہ تھا جیسا کہ نتائج نے ثابت کر دیا۔اگر مجھے اپنی مزعومہ لعنتی موت سے بچانا تھا تو کم از کم یوں کرتے کہ ان کی گرفتاری سے پہلے مجھے موت دے دیتے تاکہ میری اپنی امت تو ایک طرف یقیناً یہودی بھی میری لعنتی موت کے قائل نہ ہو سکتے۔پس مجھے بتایا جائے کہ میں کس بات کا شکریہ ادا کروں؟

معاذ اللہ، ثم معاذ اللہ یہ ہے وہ قدرتی جواب جو قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذہن میں آنا چاہیے، بشرطیکہ مرزا قادیانی کے موقف کو درست تسلیم کر لیا جائے۔ہاں اسلامی تفسیر کو صحیح تسلیم کر لیں تو وہ حالت یقیناً قابلِ ہزار شکر ہے۔ہزار ہا یہود قتل کے لیے تیار ہو کر آتے ہیں، مکان کو گھیر لیتے ہیں، مکر و فریب کے ذریعہ گرفتاری کا مکمل سامان کر چکے ہیں، موت حضرت مسیح علیہ السلام کو سامنے نظر آتی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، انی متوفیک و رافعک الیّ. یعنی "(اے عیسیٰ علیہ السلام) میں تجھ پر قبضہ کرنے والا ہوں اور آسمان پر اٹھانے والا ہوں۔" پھر اس وعدہ کو اللہ تعالیٰ پورا کرتے ہیں اور یوں اعلان کرتے ہیں۔وایدناہ بروح القدس یعنی ہم نے مسیح علیہ السلام کو جرائیل فرشتہ کے ساتھ مدد دی (جو انہیں اٹھا کر دشمنوں کے نرغہ سے بچا کر آسمان پر لے گئے) دوسری جگہ اس وعدہ کا ایفا یوں مذکور ہے: وماقتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ (یقینی بات ہے کہ یہود نے حضرت مسیح علیہ السلام کو قتل نہیں کیا بلکہ اٹھا لیا اللہ تعالیٰ نے ان کو آسمان پر) اسی ایفا وعدہ اور معجزانہ حفاظت کو بیان کر کے شکریہ کا مطالبہ کرتے ہیں۔اس آیت میں واذ کففت بنی اسرائیل عنک یعنی اے عیسیٰ علیہ السلام! یاد کر ہماری نعمت کو جب ہم نے تم سے بنی اسرائیل کو روک لیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر واجب ہے کہ گردن مارے احسان کے جھکا دیں اور یوں عرض کریں۔رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علیّ. یا اللہ! مجھے توفیق دے کہ میں واقعی تیری معجزانہ نعمتوں کا شکریہ ادا کروں۔

ساتویں آیت

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَo وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَo (آل عمران: 45، 46)

(ترجمہ) ''جب کہا فرشتوں نے اے مریم! اللہ تجھ کو بشارت دیتا ہے اپنے ایک حکم کی جس کا نام مسیح ہے عیسیٰ مریم کا بیٹا، مرتبہ والا دنیا میں اور آخرت میں اور اللہ کے مقربوں میں۔ اور باتیں کرے گا لوگوں سے گہوارے میں بھی اور ادھیڑ عمر میں بھی اور صالحین میں سے ہوگا۔''

اس آیت مبارکہ میں حضرت مریم علیہا السلام کو بطور بشارت کہا گیا ہے کہ وہ لڑکا (عیسیٰ علیہ السلام) دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی باعزت، باآبرو اور باوجاہت ہوگا۔ قابل توجہ الفاظ یہاں وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا کے ہیں۔ ان الفاظ سے صاف عیاں ہے کہ اس سے مراد صرف دنیوی وجاہت ہی ہے، جیسا کہ خود الفاظ ڈنکے کی چوٹ اعلان کر رہے ہیں۔ پھر دنیوی وجاہت سے بھی وہ معمولی وجاہت مراد نہیں ہو سکتی جو دنیا میں کروڑہا انسانوں کو حاصل ہے۔ اس سے کوئی خاص وجاہت (عزت مراد ہے) ورنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دنیوی وجاہت سے خاص کرنا اور اس کی بشارت کو خصوصیت کے ساتھ بطور پیشگوئی بیان کرنا شانِ باری تعالیٰ کے لائق نہیں۔ حضرت مریم علیہا السلام کو معمولی دنیوی وجاہت سے قبل از وقت اطلاع دینا قرین قیاس نہیں۔ روحانی وجاہت کا یقین تو حضرت مریم علیہا السلام کو کلمة منه اور وَجِيْهًا في الآخرة اور غلامًا ذكيا وغیرہ خطابات ہی سے حاصل ہو گیا تھا۔ ہاں وجیهًا في الدنيا کے الفاظ کے اضافہ سے یقیناً باری تعالیٰ کا یہ مقصود تھا کہ اے مریم! اس دنیا میں اپنی قوم سے چند روز بدسلوکی کے بعد ہم انھیں تمام جہان کی نظروں میں باعزت کریں گے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو واقعہ صلیب تک دنیوی وجاہت حاصل تھی، یا نہ؟ اس کا جواب مرزا قادیانی کے اپنے الفاظ میں ملاحظہ کیجیے:

1 ''وجیهًا في الدنيا والآخرہ دنیا میں بھی مسیح علیہ السلام کو اس کی زندگی میں وجاہت یعنی عزت، مرتبہ، عظمت، بزرگی ملے گی اور آخرت میں بھی۔ اب ظاہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ

السلام نے ہیرودیس کے علاقہ میں کوئی عزت نہیں پائی بلکہ غایت درجہ کی تحقیر کی گئی۔"

(مسیح ہندوستان میں صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 53، از مرزا قادیانی)

قارئینِ محترم! مرزا قادیانی کو جس زمانہ میں ابھی مسیح، عیسیٰ علیہ السلام، ابن مریم، بننے کا شوق نہیں چرایا تھا، تو اس زمانہ میں اس کا بھی وہی عقیدہ تھا جو ایک ارب چالیس کروڑ مسلمانان عالم کا ساڑھے چودہ سو سال سے چلا آ رہا ہے۔ براہین احمدیہ (جسے مرزا قادیانی اپنی الہامی کتاب کہتا ہے) میں مجدد و محدث کا دعویٰ کرنے کے بعد مرزا قادیانی یوں لکھتا ہے:

❑ "هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ"

"یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبۂ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔"

(براہین احمدیہ صفحہ 499-498 خزائن جلد 1 صفحہ 593، از مرزا قادیانی)

❑ "عَسٰی رَبُّكُمْ اَنْ یَّرْحَمَكُمْ عَلَیْكُمْ اِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا...... یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ ہے...... تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے جب خدا تعالیٰ مجرمین کے لیے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کر دیں گے اور کج و ناراست کا نام و نشان نہ رہے گا اور جلالِ الٰہی گمراہی کے تخم کو اپنی تجلی قہری سے نیست و نابود کر دے گا۔"

(براہین احمدیہ صفحہ 505 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 601، 602، از مرزا قادیانی)

قارئین کرام! یہ ہے وہ وجاہت جس کی طرف اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو توجہ دلا رہے ہیں۔ چونکہ ابھی تک یہ وجاہت حضرت مسیح علیہ السلام کو حاصل نہیں ہوئی، پس معلوم ہوا کہ وہ ابھی تک دنیا میں نازل بھی نہیں ہوئے اور بقول مرزا قادیانی "نزول جسمانی رفع جسمانی کی فرع ہے۔" (ازالہ صفحہ 269 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 236) اس لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع بھی ثابت ہو گیا۔ مرزا قادیانی یہ لکھتا ہے:

□ ''انجیل کے بعض اشارات سے پایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح بھی جورو کرنے کی فکر میں تھے مگر تھوڑی سی عمر میں اُٹھائے گئے ورنہ یقین تھا کہ اپنے باپ داوٗد کے نقشِ قدم پر چلتے۔'' (آئینہ کمالات اسلام صفحہ 283 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 283 از مرزا قادیانی)

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع اپنی تفسیر معارف القرآن جلد 2 صفحہ 62، 63 پر لکھتے ہیں۔

''اس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک صفت یہ بھی بتلائی ہے کہ وہ بچپن کے گہوارے میں جب کوئی بچہ کلام کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا، اس حالت میں بھی کلام کریں گے، جیسا کہ دوسری آیت میں مذکور ہے کہ جب لوگوں نے ابتداءِ ولادت کے بعد حضرت مریم علیہا السلام پر تہمت کی بنا پر طعن کیا، تو یہ نومولود بچے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بول اٹھے، اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ...... اور اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ جب وہ ''کہل'' یعنی ادھیڑ عمر کے ہوں گے، اس وقت بھی لوگوں سے کلام کریں گے۔ یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ بچپن کی حالت میں کلام کرنا تو ایک معجزہ اور نشانی تھی، اس کا ذکر تو اس جگہ کرنا مناسب ہے مگر ادھیڑ عمر میں لوگوں سے کلام کرنا تو ایک ایسی چیز ہے جو ہر انسان مومن، کافر، عالم، جاہل کیا ہی کرتا ہے۔ یہاں اس کو بطور وصفِ خاص ذکر کرنے کے کیا معنی ہو سکتے ہیں؟ اس سوال کا ایک جواب تو وہ ہے جو بیان القرآن کے خلاصہ تفسیر سے سمجھ میں آیا کہ مقصد اصل میں حالت بچپن ہی کے کلام کا بیان کرنا ہے، اس کے ساتھ بڑی عمر کے کلام کا ذکر اس غرض سے کیا گیا کہ ان کا بچپن کا کلام بھی ایسا نہیں ہوگا جیسے بچے ابتدا میں بولا کرتے ہیں بلکہ عاقلانہ، عالمانہ، فصیح و بلیغ کلام ہوگا، جیسے ادھیڑ عمر کے آدمی کیا کرتے ہیں۔ اور اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعہ اور اس کی پوری تاریخ پر غور کیا جائے تو اس جگہ ادھیڑ عمر میں کلام کرنے کا تذکرہ ایک مستقل عظیم فائدہ کے لیے ہو جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اسلامی اور قرآنی عقیدہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھالیا گیا ہے۔ روایات سے یہ ثابت ہے کہ ان کو اٹھانے کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر تقریباً تیس پینتیس سال کے درمیان تھی جو عین عنفوانِ شباب کا زمانہ تھا، ادھیڑ عمر جس کو عربی میں کہل کہتے ہیں، وہ اس دنیا میں ان کی ہوئی ہی نہ تھی، اس لیے ادھیڑ عمر میں لوگوں سے کلام جبھی ہو سکتا ہے جبکہ وہ پھر دنیا میں تشریف لائیں، اس لیے جس طرح ان کا بچپن کا کلام معجزہ تھا، اسی طرح ادھیڑ عمر کا کلام بھی معجزہ ہی ہے۔''

آٹھویں آیت

وَاِذْ عَلَّمْتُکَ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ وَالتَّوْرَاۃَ وَالْاِنْجِیْلَ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ کَھَیْئَۃِ الطَّیْرِ. (المائدہ:110)

(ترجمہ) "اور جب سکھائی میں نے تمہیں کتاب اور حکمت (کی باتیں) اور توریت اور انجیل اور جب تو بناتا تھا گارے سے پرندے کی سی صورت۔"

قرآن مجید میں جہاں کہیں آنحضرت ﷺ کے لیے یعلّمهم الکتاب والحکمة کا لفظ آیا ہے، امت کے اجتماعی فہم قرآن کے مطابق الکتاب والحکمة سے مراد قرآن و سنت ہے۔ اب سورہ مائدہ آیت 110 اور آل عمران کی آیت 48 میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے لیے بھی جہاں تورات و انجیل کے علم دیے جانے کا ذکر ہے وہاں الکتاب والحکمة سے مراد بھی قرآن و سنت کا علم دیا جانا مذکور ہو تو یہ نہ صرف قرین قیاس بلکہ قرآن کی قرآنی تفسیر قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس لیے کہ الکتاب والحکمة معرفہ ہے۔ بدیں وجہ عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری پر انہیں قرآن و سنت کا علم دیا جائے گا۔ وہ کسی سے قرآن و سنت کا علم حاصل نہیں کریں گے بلکہ قرآن و سنت کا علم بذریعہ الہام والقا منجانب اللہ ان کو عطا کیا جائے گا۔ اس لحاظ سے مذکورہ بالا آیات سیدنا مسیح علیہ السلام کے نزول کی دلیلیں قرار پائیں گی۔ یہ صرف ہماری رائے نہیں بلکہ قدیم مفسرین نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے۔

نویں آیت

ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ. (الصف:9)

(ترجمہ) "اسی نے بھیجا اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر تا کہ اس کو غلبہ دے ہر دین پر اور پڑے برا مانیں مشرک۔"

اس آیت سراپا انعام و ہدایت میں دین اسلام کو جملہ دینوں پر ایک نمایاں غلبہ دینے کا وعدہ دیا ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ یہ غلبۂ کاملہ حضرت مسیح ابن مریم کے نزول کے زمانہ میں ہوگا۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں: میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ بت پرستی کا دوبارہ زور شور نہ ہو۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں تو جب آیت ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ نازل ہوئی اس وقت سمجھ چکی تھی کہ دین کا غلبہ پورا ہو چکا۔ فرمایا تحقیق بات یہ ہے کہ اس کا غلبہ عنقریب پھر ہوگا جتنا عرصہ اللہ چاہے گا (مسیح ابن مریم کے زمانہ میں نزول کے بعد) پھر خدا ایک پاک ہوا بھیجے گا جس سے ہر وہ مومن جس کے دل میں رائی کے دانہ برابر بھی ایمان ہوگا، مر جائے گا۔ فَیَبْقٰی مَنْ لَا خَیْرَ فِیْہِ فَلْیَرْجِعُوْنَ اِلٰی دِیْنِ اٰبَآئِھِمْ پس باقی رہ جائیں گے ایسے شخص جن میں ذرہ بھر بھی بھلائی نہ ہوگی پس وہ جھک جائیں گے اپنے آبائی دین بت پرستی کی طرف۔" (صحیح مسلم)

الغرض اس آیت کی تفسیر، حدیث مبارکہ سے عیاں ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم زندہ ہیں جو آخری زمانہ میں نازل ہوں گے۔ ان کے ہاتھ سے دین اسلام جملہ مذاہب پر پھر غلبہ حاصل کرے گا۔

اس کی مزید تائید مرزا قادیانی کی تحریر سے کی جاتی ہے:

❑ "ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ. یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبۂ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعے ظہور میں آئے گا، اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع اقطار میں پھیل جائے گا۔" (براہین احمدیہ صفحہ 498، 499 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 593)

دسویں آیت

وَاَیَّدْنٰہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ. (البقرہ: 253)

(ترجمہ) "اور ہم نے مسیح کو جبرائیل کے ساتھ تائید دی۔"

اس آیت کی تفسیر یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو بوقتِ محصوری آسمان پر لے جانے کو حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے جیسا کہ سابقاً بروایت ابن عباسؓ جن کو "علم قرآن بہ دعا نبوی ﷺ حاصل تھا" مذکور ہو چکا ہے۔ اسی کی طرف قرآن مجید میں بار بار توجہ دلائی گئی

ہے۔ تفصیل اس کی یوں ہے کہ اگرچہ تمام انبیا کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آتے رہے، مگر اس طرح کا واقعہ کسی نبی کے ساتھ پیش نہیں آیا جیسا مسیح علیہ السلام کے ساتھ، یعنی یہ کہ جبرائیل علیہ السلام انھیں دشمنوں کے نرغے سے نکال کر آسمان پر لے گئے ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ خاص مسیح علیہ السلام کے متعلق آیات میں بار بار آیا ہے۔ اَیَّدْنَاهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ. ''ہم نے مسیح علیہ السلام کو جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ تائید دی۔''

اسی طرح خدا تعالیٰ قیامت کے دن مسیح علیہ السلام کو یہ انعام یاد دلائے گا۔ اِذْ اَیَّدْتُکَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ (مائدہ: 110) ''اے عیسیٰ علیہ السلام وہ وقت یاد کر جب میں نے تجھے روح القدس سے تائید بخشی یعنی آسمان پر زندہ اٹھالیا۔'' (تفسیر کبیر جلد 1 صفحہ 226)

گیارہویں آیت

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلاً مِّنْ قَبْلِکَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّیَّةً (الرعد: 38)

(ترجمہ) ''اور بھیج چکے ہیں ہم کتنے رسول تجھ سے پہلے اور ہم نے دی تھی ان کو بیویاں اور اولاد۔''

نصاریٰ، یہود اور خود قادیانیوں کو اعتراف ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے نکاح نہیں کیا۔ مرزا قادیانی کی بدباطنی ملاحظہ ہو۔ شرافت سر پیٹ کر رہ جاتی ہے جب مرزا قادیانی سیدنا مسیح علیہ السلام کے نکاح نہ ہونے کے واقعہ کو ان الفاظ میں بیان کرتا ہے:

☐ ''مردی اور رجولیت انسان کی صفات محمودہ میں سے ہے۔ ہیجڑا ہونا کوئی اچھا صفت نہیں جیسے بہرہ اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں۔ ہاں یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفات کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب محض ہونے کے باعث ازواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے۔''

(نور القرآن نمبر 2 صفحہ 17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 392، از مرزا قادیانی)

سیدنا مسیح علیہ السلام کے متعلق بڑے سے بڑے یہودی نے بھی یہ بکواس نہیں کی اور ان کے نکاح نہ کرنے کی یہ وجہ نہیں بتائی جو مرزا قادیانی ملعون نے بیان کی۔ لیکن بہرحال اس حوالہ سے یہ ثابت ہوا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ۔ نے نکاح نہیں کیا۔ جب نکاح نہیں ہوا تو

اولاد کا سوال ہی نہیں؟ لیکن اس کے باوجود اولاد نہ ہونے کا قادیانی حوالہ بھی ملاحظہ ہو:

❏ "ظاہر ہے کہ دنیوی رشتوں کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی آل نہ تھی۔"

(تریاق القلوب صفحہ 235 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 363، از مرزا قادیانی)

قارئین! مرزا قادیانی کے دجل و بدزبانی پر لعنت بھیجیں۔ آیت قرآنی اور حدیث نبوی ﷺ کے بموجب توجہ فرمائیں کہ نکاح رب کریم کا حکم اور انبیا علیہم السلام کی سنت ہے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی پہلی زندگی (قبل از رفع) میں نکاح نہیں کیا تو اس حکم باری تعالیٰ اور سنت انبیا علیہم السلام پر عمل ان کے نزول من السما کے بعد ہوگا۔

چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ینزل عیسیٰ بن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہٗ. (مشکوۃ صفحہ 480 باب نزول عیسیٰ بن مریم)

(ترجمہ): "حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام جب زمین پر تشریف لائیں گے تو شادی کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی۔" لیجیے اس حدیث شریف نے مذکورہ بالا آیت مبارکہ (شادی و اولاد) کے بموجب کہ حکم الٰہی اور سنت انبیا علیہم السلام پر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا عمل مبارک نزول من السما کے بعد ہوگا۔

یہاں ایک اور حوالہ پیش کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی نے لکھا:

❏ "چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی کہ **یتزوج ویولد لہٗ** یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 53 حاشیہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 337، از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی نے اپنے دجل سے اس حدیث کو محمدی بیگم پر فٹ کرنا چاہا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے ذلیل کیا کہ وہ پوری نہ ہوئی۔ تاہم اس حدیث شریف (کہ عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد شادی کریں گے، اولاد ہوگی) کی صحت مرزا قادیانی کے حوالہ بالا سے بھی ثابت ہوگئی۔

بارہویں آیت

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ

اِلٰهَيۡنِ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ط قَالَ سُبۡحٰنَكَ مَايَكُوۡنُ لِیۡۤ اَنۡ اَقُوۡلَ مَالَيۡسَ لِیۡ بِحَقٍّ ط اِنۡ كُنۡتُ قُلۡتُهٗ فَقَدۡ عَلِمۡتَهٗ ط تَعۡلَمُ مَا فِیۡ نَفۡسِیۡ وَلَاۤ اَعۡلَمُ مَا فِیۡ نَفۡسِكَ ط اِنَّكَ اَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُيُوۡبِ○ مَاقُلۡتُ لَهُمۡ اِلَّا مَاۤ اَمَرۡتَنِیۡ بِهٖۤ اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیۡ وَرَبَّكُمۡ وَكُنۡتُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا مَا دُمۡتُ فِيۡهِمۡ فَلَمَّا تَوَفَّيۡتَنِیۡ كُنۡتَ اَنۡتَ الرَّقِيۡبَ عَلَيۡهِمۡ ط وَاَنۡتَ عَلٰى كُلِّ شَیۡءٍ شَهِيۡدٌ○ (المائدہ:116-117)

(ترجمہ) ''اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب کہے گا اللہ تعالیٰ (نصاریٰ کو جھٹلانے کے لیے) کہ اے عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم (ان نصاریٰ میں جو تثلیث کا عقیدہ تھا، اس کا کیا سبب ہوا) کیا تُو نے ہی کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو بھی علاوہ خدا کے معبود قرار دے لو۔ عیسیٰ علیہ السلام عرض کریں گے (توبہ توبہ)!! میں تو آپ کو (شریک سے) منزہ سمجھتا ہوں۔ (جیسا کہ آپ واقع میں بھی اس سے پاک اور منزہ ہیں، تو ایسی حالت میں) مجھ کو کسی طرح زیبا نہ تھا کہ میں ایسی بات کہتا کہ جس کے کہنے کا مجھے کوئی حق نہ تھا۔ اگر میں نے کہا ہوگا تو آپ کو اس کا علم ہوگا۔ (مگر جب آپ کے علم میں بھی یہی ہے کہ میں نے ایسا نہیں کہا تو پھر میں اس بات سے بری ہوں) آپ تو میرے دل کے اندر کی بات کو بھی جانتے ہیں اور میں آپ کے علم میں جو کچھ ہے اس کو نہیں جانتا۔ تمام غیبوں کے جاننے والے آپ ہی ہیں۔ (سو جب اپنا اس قدر عاجز ہونا اور آپ کا اس قدر کامل ہونا مجھ کو معلوم ہے تو شرکت خدائی کا میں کیونکر دعویٰ کرسکتا ہوں) میں نے تو ان سے اور کچھ نہیں کہا۔ مگر صرف وہی جو آپ نے مجھے ان سے کہنے کو فرمایا تھا۔ (یعنی) یہ کہ تم اللہ کی بندگی اختیار کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ (یااللہ) میں ان پر گواہ تھا۔ جب تک ان میں موجود رہا۔ پھر جب آپ نے مجھے اٹھا لیا۔ تو صرف آپ ہی ان کے احوال پر نگہبان رہے۔ (اس وقت کی مجھ کو کچھ خبر نہیں کہ ان کی گمراہی کا سبب کیا ہوا اور کیوں کر ہوا) اور آپ ہر چیز کی خبر رکھتے ہیں۔''

تیرھویں آیت

مَا الۡمَسِيۡحُ ابۡنُ مَرۡيَمَ اِلَّا رَسُوۡلٌ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهِ الرُّسُلُ. (المائدہ:75)

(ترجمہ) ''نہیں ہے مسیح مریم کا بیٹا مگر رسول، گزر چکے اس سے پہلے بہت رسول۔''

اس آیت کو مرزا قادیانی نے وفات مسیح علیہ السلام کی دلیل کے طور پر بیان کیا ہے۔ نہ صرف اسی آیت کو بلکہ جس قدر آیات سے حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام ثابت ہے، ان سب میں تحریف کر کے مرزا قادیانی نے وفاتِ مسیح علیہ السلام ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کی ہے۔ اسی کو کہتے ہیں "چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔" (وہ چور کتنا دلیر ہے جو ہاتھ میں چراغ لیے ہو، چوری اور سینہ زوری)۔

اس آیت کی تفسیر میں ہم بہت طوالت اختیار نہیں کریں گے۔ صرف اجمالی بحث پر اکتفا کریں گے۔

1- لفظ "خلت" خلو یا خلاء سے مشتق ہے۔ اس کے معنی ہیں علیحدہ ہو جانا، نہ کہ مر جانا۔ اسی لیے تنہائی کو خلوت کہتے اور مقام تنہائی کو بیت الخلاء۔ اس لفظ کا استعمال زندوں پر بھی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ واذا خلو الی شیاطینھم (البقرہ: 14) اور جب وہ اپنے شیطانوں کے پاس علیحدہ ہوتے ہیں۔ واذا خلو عضوا علیکم الانامل من الغیظ (آل عمران: 119) اور جب وہ علیحدہ ہوتے ہیں تو تم پر غصے سے اپنی انگلیاں کاٹتے ہیں۔ ان دونوں آیتوں میں زندوں پر خَلَوْا کا استعمال ہوا ہے۔ ثابت ہوا کہ خلت کا استعمال زندوں پر بھی ہوتا ہے۔ (سبحان اللہ) یہ اعجاز قرآنی ہے کہ ایسا لفظ فرمایا جو دونوں پر مستعمل ہے۔ لہٰذا معنی یہ ہوا کہ حضور ﷺ سے پہلے تمام رسول تشریف لے جا چکے ہیں خواہ وفات پا کر یا آسمان پر جا کر۔ اگر خلت کا معنی صرف مر جانا ہی کیا جائے تو پھر بیت الخلاء کا نام یقیناً قادیانیوں کے ہاں مردہ خانہ ہوگا۔

2- امام جلال الدین سیوطیؒ اپنی تفسیر جلالین صفحہ 104 میں زیر آیت فرماتے ہیں:

"مَاالْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مضت مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُل فهو یمضی مثلهم ولیس بالله کما زعموا ولا لما مضی" "نہیں ہے مسیح علیہ السلام ابن مریم مگر ایک رسول۔ اس سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔ پس وہ بھی ان کی طرح گزر جائے گا اور وہ اللہ نہیں ہے جیسا کہ نصاریٰ خیال کرتے ہیں اور اگر وہ خدا ہوتا تو نہ گزر جاتا (چونکہ وہ بھی دوسرے نبیوں کی طرح گزر جائے گا۔ اس لیے خدا نہ ہوا)۔

3- امام فخر الدین رازیؒ اپنی شہرہ آفاق تفسیر میں فرماتے ہیں:

"ای ما هو الا رسول من جنس الرسل الذین خلوا من قبله جاء بایات من الله کما اتوا بامثالها فان کان الله ابرا الاکمه والابرص واحیا الموتی علی یده

فقد احيا العصا وجعلهاحية تسعى و فلق البحر على يد موسٰى و ان كان خلق من غير ذكر فقد خلق ادم من غير ذكر و لا انثى." (تفسیر کبیر جلد 6 جز 11 صفحہ 61)

"یعنی نہیں عیسیٰ علیہ السلام مگر ایک رسول، ایسے ہی جیسے کہ ان سے پہلے گزر چکے ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کی طرف سے ایسے ہی معجزات لے کر آئے تھے کہ جن کی مثل وہ پہلے رسول بھی لائے تھے۔ پس اگر اللہ تعالیٰ نے مادرزاد اندھوں اور برص والوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر اچھا کیا اور مُردوں کو ان کے ہاتھ پر زندہ کر دیا تو موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر عصا کو زندہ کر کے اژدہا بنا دیا اور سمندر کو پھاڑ دیا تھا اور اگر وہ بغیر باپ کے پیدا کیے گئے تو آدم علیہ السلام ماں باپ دونوں کے بغیر پیدا کیے گئے تھے۔"

اس عبارت سے صاف عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت (خدائی) کے خلاف ان کے صرف رسول ہونے کا اعلان کر رہے ہیں۔ اگر قادیانی عقیدہ درست تسلیم کر لیا جائے تو پھر اللہ تعالیٰ ضرور عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو پیش کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت کے خلاف دلیل پکڑتے۔ کسی شخص کے مر جانے کا ثبوت اس کے مخلوق ہونے کا بہترین ثبوت ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ یہاں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ مانتے ہوئے ان کی رسالت اور معجزات کو گذشتہ نبیوں اور ان کے معجزات کا نمونہ قرار دے رہے ہیں۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہوتے تو اللہ تعالیٰ ضرور یوں استدلال کرتے کہ "تم جانتے ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور ظاہر ہے کہ خدا فوت نہیں ہو سکتا۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی خدا نہیں بن سکتے۔"

مگر اللہ تعالیٰ یوں دلیل بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے بھی ان کی طرح رسول گزر چکے ہیں۔ یہ کوئی انوکھے رسول نہیں ہیں۔

ذیل میں ہم اپنے بیان کی تصدیق مرزا قادیانی کی زبان سے کراتے ہیں۔ مرزا قادیانی کا ترجمہ ملاحظہ کیجیے:

☐ "یعنی مسیح صرف ایک رسول ہے، اس سے پہلے نبی فوت ہو چکے ہیں۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 603 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 425)

اس ترجمہ میں مرزا قادیانی کی زبان سے خود اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر ایسے الفاظ

نکلوا دیے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیاتِ جسمانی کا بیانگ دہل اعلان کر رہا ہے۔ ''ایک رسول ہے۔'' کے الفاظ پر غور فرمائیں۔ پھر مرزا قادیانی دوسرے رسولوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں فرق یہ بیان کر رہا ہے کہ دوسرے رسول تو فوت ہو چکے ہیں۔ جس سے لازمی نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ مسیح فوت نہیں ہوئے۔ ہاں دوسرے نبیوں کی طرح فوت ہو جانا ان کے لیے بھی مقدر ہے جو اپنے وقت پر پورا ہو کر رہے گا۔

سورۃ آل عمران: 144 میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔

مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ.

اس کے معنی مرزا قادیانی یوں کرتا ہے۔

ب ''محمد ﷺ صرف ایک نبی ہیں۔ ان سے پہلے سب نبی فوت ہو گئے ہیں۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 606 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 427)

اب غور طلب بات یہ ہے کہ دونوں آیتیں حضرت رسول کریم ﷺ پر نازل ہوئی تھیں۔ دونوں کا طرز بیان ایک ہے۔ دونوں کا مقصد ایک ہے۔ دونوں کے الفاظ ایک ہیں۔ فرق اگر ہے تو یہ کہ ایک آیت میں المسیح ابن مریم مذکور ہے۔ تو دوسری میں محمد ﷺ مرقوم ہیں۔ اندریں حالات جو معنی اور تفسیر دوسری آیت میں رسول کریم ﷺ کے متعلق کریں گے، وہی پہلی آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق سمجھیں گے۔ چنانچہ مرزا قادیانی بھی ازالہ اوہام صفحہ 320 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 267 پر ہمارے اصول کو صحیح تسلیم کر چکا ہے۔ قارئین کرام مفصل وہاں دیکھ سکتے ہیں۔ پس اگر کلام اللہ کی آیت مامحمد الا رسول کے نازل ہونے کے وقت (نعوذ باللہ) رسول کریم ﷺ فوت ہو چکے تھے تو ماالمسیح ابن مریم الا رسول کے نزول کے وقت ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات تسلیم کرنے سے ہرگز ہرگز انکار نہیں۔ لیکن اگر مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ کے نزول کے وقت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ بجسدہ العنصری موجود تھے تو بعینہ اسی دلیل سے مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ کی آیت سے حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات جسمانی ثابت ہو جائے گی۔ کون نہیں جانتا کہ رسول کریم ﷺ نزول آیت کے وقت زندہ تھے۔ پس جس دلیل سے رسول کریم ﷺ کی حیات کا ثبوت ملتا ہے۔ اسی دلیل سے حضرت مسیح علیہ السلام کا زندہ ہونا بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔

قادیانی "خلت" کے معنی "موت" کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ اس لفظ کا اور کوئی معنی نہیں۔ حالانکہ مذکورہ آیت سے چند آیات بیشتر ایک آیت میں لفظ خلت استعمال ہوا ہے۔

قد خلت من قبلکم سنن فسیرو فی الارض فانظروا کیف کان عاقبه المکذبین. (آل عمران:137)

ترجمہ: "گزر چکے تم سے پہلے (قوموں کے عروج وزوال کے) قاعدے، پس سیر کرو زمین میں اور (اپنی آنکھوں سے) دیکھو کہ کیسا انجام ہوا (دعوت حق کو) جھٹلانے والوں کا۔"

قادیانی بتائیں کہ کیا یہاں خلت کا معنی موت ہو سکتا ہے؟ اگر ہو سکتا ہے تو اس آیت کا ترجمہ کریں اور اگر نہیں ہو سکتا اور ہرگز نہیں ہو سکتا تو زیر بحث آیت میں لفظ خلت کا معنی بھی موت نہیں ہو سکتا۔ کیا قادیانی بتا سکتے ہیں کہ گذشتہ 13 صدیوں کے مجددین، مفسرین (جن کے ناموں پر قادیانیوں اور مسلمانوں میں اتفاق ہے) میں سے کسی ایک نے بھی اس جگہ خلت کا معنی موت کیا ہو۔

اس طرح قرآن مجید میں ایک اور مقام پر ہے۔

کذلک ارسلنک فی امة قد خلت من قبلها. (الرعد:30)

ترجمہ: (اے رسول کریم ﷺ) اس طرح بھیجا ہم نے آپ کو ایک امت میں۔ گزر چکی ہیں اس سے پہلے کئی امتیں۔

کیا اس جگہ خلت کے معنی یہ ہیں کہ پہلی امتیں سب کی سب صفحہ ہستی سے مٹ چکی ہیں۔ ان کا نام ونشان تک نہیں؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ اس دنیا میں یہود و نصاریٰ وغیرہ موجود ہیں۔ خود قرآن مجید انھیں یا اہل الکتاب، اہل توریت، اہل انجیل کہہ کر یاد کرتا ہے۔ بہر حال خلت کا معنی موت کر کے اس سے وفات مسیح مراد لینا قرآن وحدیث کا انکار اور اسلامی عقائد و تعلیمات سے بغاوت کے مترادف ہے۔

لفظ خلت کی تشریح میں مندرجہ ذیل قرآنی آیات بھی قابل توجہ ہیں:

1- وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ. (الرعد:6)

ترجمہ: "اور (ان نادانوں کو یاد نہیں کہ) گزر چکے ہیں ان سے پہلے نزول عذاب

کے کئی واقعات۔"

2- سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ. (الفتح:23)

ترجمہ: یہ اللہ کا دستور ہے جو پہلے سے چلا آتا ہے۔

3- وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِیْنَ. (الحجر:13)

ترجمہ: "اور گزر چکی ہے پہلوں کی یہی روش۔

لہٰذا مذکورہ بالا آیات کی تشریح سے ثابت ہوا کہ ختم نبوت کے عقیدہ کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رفع الی السماء، ان کی حیات اور پھر زمین پر نزول بھی قطعی اور محکم دلائل سے ثابت ہے جو کسی تاویل کا محتاج نہیں۔

ابن مریم زندہ ہے حق کی قسم
آسمانِ ثانی پر ہیں محترم
رفع ان کا ثبات ہے قرآن سے
اور نازل ہوں گے وہ آسمان سے
وہ ابھی داخل نہیں اموات میں
ہے یہی آیاتِ بینات میں

۞ ۞ ۞

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام اور احادیث مبارکہ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت و فلاح کے لیے جو کچھ ارشاد فرمایا، اس کی تعبیر و تشریح حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی احادیث مبارکہ کے بغیر ممکن نہیں۔ احادیث رسول ﷺ ہمیں قرآنی احکام کی عملی تصویر مہیا کرتی ہیں۔ صلوٰۃ، زکوٰۃ، تیمم، حج، عمرہ، صوم وغیرہ یہ محض الفاظ ہیں۔ عربی لغات ہمیں ان الفاظ کے وہ معانی نہیں بتاتیں جو شریعت میں مطلوب ہیں۔ پس اگر احادیث رسول ﷺ موجود نہ ہوں تو ہمارے پاس قرآن مجید کے معانی، شریعت کے مطابق متعین کرنے کا اور کوئی ذریعہ نہیں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں درجنوں آیات میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقوال اور افعال کی پیروی کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا آپ ﷺ کے افعال کی اتباع قیامت تک کے مسلمانوں پر واجب ہے۔ احادیث شریفہ کو اگر معتبر نہ مانا جائے تو نہ صرف یہ کہ حضور نبی کریم ﷺ کی دی ہوئی ہدایات سے ہم محروم ہوں گے بلکہ قرآن مجید کی دی ہوئی ہدایات سے بھی ہم مکمل طور پر مستفید نہ ہو سکیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لیے قرآن نازل فرمایا اور اس کی تشریح و تفسیر حضور سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد کر دی۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

□ وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم و لعلھم یتفکرون.
(النحل:44)

ترجمہ: ہم نے آپ (ﷺ) کی طرف ذکر (قرآن مجید) نازل فرمایا تاکہ آپ (اسے) کھول کر لوگوں کو بیان کریں کہ ان کی طرف کیا احکام نازل کیے گئے ہیں تاکہ وہ غور و فکر کریں۔

اسلام میں حدیث کی آئینی و دستوری حیثیت اور حجیت کے بارے حضور نبی کریم ﷺ کے فکر انگیز ارشادات ملاحظہ کیجیے:

- عن العرباضؓ بن ساريه قال قام رسول الله فقال الحسيب احدكم متكناً علیٰ اريكته يظن ان اللّٰه لم يحرم شيئاً الا ما فی هذا القرآن، الا و انی واللّٰه قد امرت و وعظت و نهيست عن اشياء انهما کمثل القرآن او اکثرهم. (مشکوٰۃ،ابی داؤد)

حضرت عرباضؓ بن ساریہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ میں کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: کیا گمان کرتا ہے، تم میں سے ایک شخص، اپنے پلنگ پر تکیہ لگائے ہوئے، کہ اللہ نے اور کوئی چیز حرام ہی نہیں کی، بجز ان چیزوں کے جو قرآن میں حرام کی گئی ہیں؟ آگاہ رہو، کہ قسم خدا کی کہ میں نے حکم دیے ہیں اور میں نے نصیحتیں کی ہیں اور میں نے روکا ہے، بہت سی چیزوں سے کہ وہ قرآن ہی کی طرح ہیں، بلکہ اس سے بھی زائد۔

- عن المقدام بن معدی کرب قال قال رسول اللّٰه ﷺ الا انی اديت القرآن و مثله معه الا يوشک رجل شبعان علیٰ اريکته يقول عليکم بهذا القرآن فما وجدتم فيه من حلال فاحلوه وما و جدتم فيه من حرام فحرموه و انما حرم رسول اللّٰه کما حرم اللّٰه. (مشکوٰۃ،ابوداؤد،ابن ماجہ)

حضرت مقدام بن معدی کربؓ سے روایت ہے، کہ رسولِ اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار رہو، یقیناً مجھے قرآن بھی عطا ہوا ہے اور قرآن ہی کے مثل ایک اور چیز، خبردار رہو، عنقریب ایک شکم سیر آدمی اپنے مزین و آراستہ پلنگ یا صوفے پر بیٹھ کر کہے گا کہ بس قرآن ہی کا (اتباع) فرض ہے۔ قرآن ہی کے حلال کیے ہوئے کو حلال، اور قرآن ہی کے حرام کیے ہوئے کو حرام تسلیم کرو۔ حالانکہ اللہ کے رسول نے جو کچھ حرام کیا ہے، وہ بھی ایسا ہی ہے، جیسا کہ اللہ نے حرام کیا ہو۔

- عن ابی رافع قال قال رسول اللّٰه ﷺ القين احد کم متکناً علیٰ اريکته ياتيه الامر من امری مما امرت به او نهيت عنه فيقول لا ادری، ماوجدنا فی کتاب اللّٰه اتبعناه.

حضرت ابورافعؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ اپنے پلنگ پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو، اس کے سامنے امر و نہی

کے بارے میں میرا حکم پیش ہو اور وہ کہے، میں اسے نہیں جانتا، ہم تو جو کچھ کتاب اللہ میں پائیں گے، اسی پر عمل کریں گے۔"

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ منکرین حدیث قادیانی، پرویزی وغیرہ پُر تکلف امیرانہ زندگی گزارتے ہوں گے اور خوب پیٹ بھر کر آراستہ و پیراستہ تختوں، مسندوں پر نرم و نازک تکیوں سے ٹیک لگا کر احادیث کا رد اور انکار کریں گے۔ سچے اللہ کے مخبر صادق حضرت محمد ﷺ کی یہ پیشگوئی لفظ بہ لفظ پوری ہو رہی ہے۔ آج بنگلوں میں ٹھاٹھ سے رہنے والے اور فراغت و خوشحالی و عیش و نشاط سے زندگی گزارنے والے لوگ حدیث کی حجیت کا انکار کرتے ہیں اور صرف قرآن کو حجت قرار دیتے ہیں۔

شیخ المفسرین حضرت علامہ حافظ ابن کثیر تحریر فرماتے ہیں:

"حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے کئی احادیث تواتر کے ساتھ منقول ہیں کہ آپؐ نے خبر دی کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے آسمان سے نازل ہوں گے۔" (تفسیر ابن کثیر جلد 4 صفحہ 132)

معلوم ہوا کہ نزول مسیح کی احادیث کو تواتر کا درجہ حاصل ہے۔ اس سلسلہ میں علامہ خالد محمود لکھتے ہیں:

"آنحضرت ﷺ سے جو حدیثیں تواتر کے ساتھ منقول ہیں، ان کی تکذیب بھی حضور ﷺ کی تکذیب ہے۔ سو حدیث متواتر سے ثابت ہونے والے جملہ امور پر ایمان لانا ضروری ہے اور ان میں سے کسی ایک کا انکار کفر ہے۔ ان میں سے کسی ایک کا انکار کر دیا جائے تو انسان مسلمان نہیں رہتا۔ ایمان، حضور ﷺ کو آپؐ کی جملہ تعلیمات میں سچا ماننے کا نام ہے۔ ایمان کے لیے آپ ﷺ کی سب تعلیمات کو ماننے کی قید ہے، کفر کے لیے کسی ایک کا انکار بھی کافی ہے۔" (آثار الحدیث جلد 2 صفحہ 128)

تمام امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور قرب قیامت زمین پر نازل ہوں گے، جیسا کہ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ سے 30 سے زائد صحابہ کرامؓ روایت کر رہے ہیں۔ احادیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور اس کے بعد ان کے کارناموں اور ذمہ داریوں کی 209 نشانیاں بڑے واضح الفاظ میں بیان کی گئی ہیں۔ 70 سے زائد ان احادیث کو

تواتر کا درجہ حاصل ہے۔ ان میں سے چند ایک احادیث مبارکہ پیش کی جاتی ہیں:

پہلی حدیث

(1) حدثنا اسحق اخبرنا یعقوب بن ابراهیم حدثنا ابی عن صالح عن ابی شهاب ان سعید بن المسیب سمع ابوهریره ﷺ قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم والذی نفسی بیده لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلا فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الحرب ویفیض المال حتی لا یقبله احد حتٰی تکون السجدة الواحدة خیر من الدنیا وما فیها. ثم یقول ابی هریرة ﷺ واقرو وان شئتم و ان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته و یوم القیامة یکون علیهم شهیداً.

(صحیح بخاری، جلد اوّل صفحہ 490، حدیث نمبر 3448، مسلم جلد 1 صفحہ 87)

(ترجمہ) ''حضرت ابو ہریرہؓ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یقیناً ابن مریم تم میں حاکم عادل ہو کر اتریں گے، پس صلیب توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جنگ ختم کر دیں گے، مال کی اس قدر کثرت ہو جائے گی کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا۔ یہاں تک کہ دنیا اور دنیا بھر کے سب مال و متاع سے ایک سجدہ اچھا معلوم ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے تھے کہ اگر تم نزول عیسیٰ علیہ السلام کی دلیل اس ارشاد نبویؐ کے ساتھ قرآن سے چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو: "**وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته ویوم القیامة یکون علیهم شهیداً**" کیونکہ اس میں صاف طور پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جتنے اہل کتاب ہیں، وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان پر ایمان لے آئیں گے۔ اور قیامت کے دن وہ ان کے بارہ میں شہادت دیں گے۔''

اس حدیث مبارکہ کو امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ دونوں نے روایت کیا ہے۔ محدثین کی اصطلاح میں یہ ''متفق علیہ'' حدیث ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے اس آیت کا مطلب وہی سمجھا اور بیان کیا ہے جو اوپر لکھا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ مطلب انھوں نے

رسول اللہ ﷺ ہی کی تلقین و تعلیم سے سمجھا ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کردہ اس حدیث سے چند باتیں معلوم ہوئیں:۔

1- قرب قیامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا مسئلہ قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے۔

2- حضور نبی کریم ﷺ کے وہ تمام ارشادات جو نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہیں، وہ قرآن کریم کی ہی شرح و تفسیر ہیں۔

3- جس عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا قرآن کریم اور ارشادات نبویہ ﷺ میں ذکر ہے، اس سے وہی حضرت عیسیٰ بنفس نفیس مراد ہیں، نہ کہ کوئی اور مراقی یا انگریزی مسیح یا خود ساختہ ابن مریم۔

4- حضرت ابو ہریرہؓ کا حلقہ درس مسجد نبوی میں ہوتا تھا اور وہ ہزاروں کے مجمع میں علی رؤس الاشہاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر قرآن کریم اور حدیث نبوی کے حوالے باصرار و تکرار پیش کرتے تھے، مگر کسی صحابیؓ اور کسی تابعیؒ نے ان کو اس پر نہیں ٹوکا، اور یہ ممکن نہیں تھا کہ کوئی غلط بات نعوذ باللہ مسجد نبوی میں بیٹھ کر علیٰ رؤس الاشہاد قرآن و حدیث کے حوالے سے کہی جائے اور صحابہ و تابعینؒ کی پوری جماعت میں ایک آدمی بھی انھیں ٹوکنے والا نہ اٹھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت ابو ہریرہؓ کے تمام ہمعصر صحابہ و تابعین کا یہی عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانے میں آسمان سے نازل ہوں گے اور انھوں نے قرآن مجید اور حضور نبی کریم ﷺ سے یہی عقیدہ اخذ کیا تھا۔

مذکورہ بالا حدیث کے راوی حضرت ابو ہریرہؓ قریب المرگ ہونے کے باوجود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد اور آپ سے ملنے کے متمنی تھے۔ ایک موقع پر حضرت ابو ہریرہؓ نے اصحاب سے فرمایا: "کیا تم مجھے نہیں دیکھتے ہو کہ میں بالکل بوڑھا ہو چکا ہوں؟ میری ہنسلی کی ہڈیاں بڑھاپے کے سبب مل جانے کے قریب ہیں۔ میری تمنا یہ ہے کہ میری موت اُس وقت تک نہ آئے جب تک کہ میں آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) سے مل نہ لوں اور میں اُن کو نبی کریم ﷺ کی احادیث سناؤں اور آپ میری تصدیق کریں۔ اگر میں ملاقات سے پہلے مرجاؤں اور تمہاری اُن سے ملاقات ہو جائے تو اُن کی خدمت میں میرا سلام عرض کر دینا۔

اس حدیث مبارکہ میں صلیب کو توڑ ڈالنے اور خنزیر کو ہلاک کر دینے کا مطلب یہ

ہے کہ عیسائیت ایک الگ دین کی حیثیت سے ختم ہو جائے گی۔ دین عیسوی کی پوری عمارت اس عقیدے پر قائم ہے کہ خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو (نعوذ باللہ) صلیب پر ''لعنت'' کی موت دی جس سے وہ انسان کے گناہ کا کفارہ بن گیا۔ انبیا علیہ السلام کی امتوں کے درمیان عیسائیوں کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ انھوں نے صرف عقیدے کو لے کر خدا کی پوری شریعت رد کر دی، حتیٰ کہ خنزیر تک کو حلال کر لیا، جو تمام انبیا کی شریعتوں میں حرام رہا ہے۔ پس جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آ کر خود اعلان کر دیں گے کہ نہ میں خدا کا بیٹا ہوں، نہ میں نے صلیب پر جان دی، نہ میں کسی کے گناہ کا کفارہ بنا تو عیسائی عقیدے کے لیے سرے سے کوئی بنیاد ہی باقی نہ رہے گی۔ اسی طرح جب وہ بتائیں گے کہ میں نے تو نہ اپنے پیروؤں کے لیے خنزیر حلال کیا تھا اور نہ ان کو شریعت کی پابندی سے آزاد ٹھہرایا تھا تو عیسائیت کی دوسری امتیازی خصوصیت کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔

حضور نبی کریم ﷺ اس حدیث میں قسم کھا رہے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں تاویل نہیں ہو سکتی۔ اس کا معنی و مطلب وہی ہے جو اس کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ اس میں آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر ارشاد فرما رہے ہیں کہ: (حضرت عیسیٰ) ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے یعنی وہی ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے۔

- جن کو اللہ تعالیٰ نے بن باپ پیدا کیا۔
- جن کا ذکر قرآن میں ہے۔
- جن پر اللہ تعالیٰ نے انجیل نازل فرمائی۔
- جن کو ساری دنیا رسولاً الی بنی اسرائیل کی حیثیت سے جانتی ہے۔

مندرجہ بالا تشریح سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام ہی دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے نہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی ابن چراغ بی بی اور نہ ہی اس سے مراد ''مثیل مسیح'' ہے۔ مثلاً اگر کوئی یہ کہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی ولد حکیم مرتضیٰ مدعی نبوت و مسیحیت جو 26 مئی 1908ء کو ''وبائی ہیضہ'' میں مبتلا ہو کر نہایت عبرتناک حالت میں مرا تو اس سے مراد یقیناً وہی مرزا غلام احمد قادیانی ہی سمجھا جائے گا نہ کہ اس کا کوئی مثیل۔ قرآن حکیم میں ''عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام'' مذکور ہے اور احادیث میں بلا استثنا ''مسیح ابن مریم علیہ سلام'' یا صرف ''ابن مریم علیہ السلام'' کے الفاظ موجود ہیں۔ پھر یہاں تو حدیث مذکور میں

آنحضرت ﷺ قسم اٹھا کر فرماتے ہیں کہ "ابن مریم علیہ السلام" اتریں گے، اصول یہ ہے کہ جو بات قسم اٹھا کر کہی جائے اس سے صرف ظاہری معنی مراد لیے جاتے ہیں۔ وہاں کسی قسم کی تاویل اور استثنا نہیں چل سکتا۔ آنجہانی مرزا قادیانی نے خود یہ اصول بیان کیا ہے۔

چنانچہ وہ لکھتا ہے:

(129) "والقسم یدل علیٰ ان الخبر محمول علی الظاهر لاتأویل فیه ولا استثناء والا فایی فائدة کانت فی ذکر القسم.

(ترجمہ) "اور قسم کھا کر کوئی بات کہنا اس پر دلالت کرتا ہے کہ کہی ہوئی بات ظاہر پر محمول ہے۔ اس میں نہ کوئی تاویل ہے اور استثناء ورنہ قسم کھانے کا فائدہ کیا ہے۔"

(حمامۃ البشریٰ صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 192 (حاشیہ) از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 876 پر)

آنحضرت ﷺ مذکورہ حدیث میں قسم کھا رہے ہیں کہ "ابن مریم" نازل ہوں گے اور مرزا قادیانی بھی قسم کھا کر کہتا ہے کہ "میں وہی مسیح موعود ہوں جن کے آنے کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی ہے۔" مرزا قادیانی کے الفاظ ملاحظہ کیجیے:

(130) "میں نے پہلے بھی اس اقرار مفصل ذیل کو اپنی کتابوں میں قسم کے ساتھ لوگوں پر ظاہر کیا ہے اور اب بھی اس پرچہ میں، اس خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر لکھتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کی خبر رسول اللہ ﷺ نے ان احادیث صحیحہ میں دی ہے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور دوسری صحاح میں درج ہیں۔ وکفی باللہ شهیداً.

(الراقم: مرزا غلام احمد عفا اللہ عنہ وایدہ، 17 اگست 1899ء)

(ملفوظات جلد اوّل، صفحہ 218 طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 877 پر)

یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ ایک مسلمان کو کس کی خبر پر اعتماد کرنا چاہیے؟ آنحضرت ﷺ کی خبر پر یا مرزا قادیانی کی خبر پر (جبکہ مرزا قادیانی کے دعوے کا غلط ہونا ثابت ہو چکا ہے)۔

گزشتہ صفحات میں تحریر کیا جا چکا ہے کہ آنے والے مسیح کا نام "عیسیٰ" ہوگا جبکہ مرزا

قادیانی کا نام ''غلام احمد تھا''۔ کہاں ''غلام احمد'' اور کہاں ''عیسیٰ'' فرق صاف ظاہر ہے۔ مسیح علیہ السلام کی والدہ محترمہ کا نام ''مریم صدیقہ'' ہے جبکہ مرزا قادیانی کی ماں کا نام ''چراغ بی بی''۔ مسیح علیہ السلام نازل ہوں گے جبکہ مرزا قادیانی ماں کے پیٹ سے برآمد ہوا۔

اس بحث کا نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا قادیانی ہرگز وہ ''مسیح موعود'' نہیں جس کی خبر حضور نبی کریم ﷺ نے دی تھی۔

قادیانی بتائیں:

- کیا ''وان من اهل الکتاب الا لیومنن به قبل موته'' (نساء: 159) قرآن مجید کی آیت ہے یا نہیں؟
- کیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو منکرین حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام کو اس حدیث پر ایمان لانے کے لیے اس آیت کے پڑھنے کو فرماتے ہیں تو خود ان کا اور باقی صحابہ کرام کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ ہونے اور قرب قیامت آسمان سے نزول ہونے پر ایمان تھا یا نہیں؟

مذکورہ بالا حدیث کو مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ''ازالہ اوہام'' کے صفحہ 201 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 198 پر نقل کیا ہے۔ اس حدیث مبارکہ میں حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم، عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے۔ اس کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کہتا ہے کہ ''ابن مریم مر گیا حق کی قسم''! (ازالہ اوہام صفحہ 413 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 513 از مرزا قادیانی) یعنی ایک ہی شخصیت کے متعلق حضور ﷺ فرماتے ہیں: کہ وہ نازل ہوں گے (زندہ ہیں) جبکہ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ وہ مر گئے ہیں، نازل نہیں ہوں گے۔ اب قادیانی خود فیصلہ کریں کہ کس کی قسم سچی ہے، حضور خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یا ملعون آنجہانی مرزا قادیانی کی؟

مرزا قادیانی کی زبان درازی اور شقاوت قلبی دیکھیے کہ اس نے مذکورہ حدیث کے راوی حضرت ابو ہریرہؓ کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و نزول کے بارے میں تشریح کا نہ صرف بُرا منایا بلکہ حضرت ابو ہریرہؓ کے متعلق ایسی ہرزہ سرائی کی کہ عبداللہ بن سبا کو بھی شرمندہ کر گیا۔

- "جیسا کہ ابو ہریرہؓ غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔"

(اعجاز احمدی صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 127 از مرزا قادیانی)

- "جو شخص قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے اس کو چاہیے کہ ابو ہریرہ کے قول کو ایک ردی متاع کی طرح پھینک دے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 410 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 410 از مرزا قادیانی)

- "بعض کم تدبر کرنے والے صحابی جن کی درایت اچھی نہیں تھی (جیسے ابو ہریرہ)...... اکثر باتوں میں ابو ہریرہ بوجہ اپنی سادگی اور کمی درایت کے ایسے دھوکوں میں پڑ جایا کرتا تھا۔ چنانچہ ایک صحابی کے آگ میں پڑ جانے کی پیشگوئی میں بھی اس کو یہی دھوکہ لگا تھا اور آیت و ان من اھل الکتب الا لیومنن به قبل موته کے ایسے الٹے معنی کرتا تھا جس سے سننے والے کو ہنسی آتی تھی۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ 34 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 36 از مرزا قادیانی)

دوسری حدیث

(2) عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال الانبياء اخوة العلات دينهم واحد و امهاتهم شتی وانا اولی الناس بعيسى ابن مريم لانه لم يكن بينی و بينه نبی وانه نازل فاذا رايتموه فاعرفوه فانه رجل مربوع الی الحمرة والبياض سبط كان راسه يقطروان لم يصسبه بلل بين ممصرتين فيكسر الصليب ويقتل الخنزير و يضع الجزية ويعطل الملل حتى يهلک الله فی زمانه الملل كلها غير الاسلام ويهلک الله فی زمانه المسيح الدجال الكذاب وتقع الامنة فی الارض حتى ترتع الابل مع الاسد جميعا والنمور مع البقر والذئاب مع الغنم و يلعب الصبيان والغلمان بالحيات لايضر بعضهم بعضا فيمكث ماشاء الله ان يمكث ثم يتوفی فيصلی عليه المسلمون و يدفنونه. (مسند احمد جلد 2 صفحہ 437)

(ترجمہ) "امام احمد بن حنبلؒ اپنی مسند میں ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمام انبیا علاتی بھائی ہیں، مائیں مختلف یعنی شریعتیں مختلف ہیں اور دین یعنی اصول شریعت سب کا ایک ہے اور میں، عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ سب سے

زیادہ قریب ہوں اس لیے کہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ یقیناً وہی نازل ہوں گے جب ان کو دیکھو تو پہچان لینا۔ وہ میانہ قد ہوں گے، رنگ ان کا سرخ اور سفیدی کے درمیان ہوگا۔ ان پر دو رنگے ہوئے کپڑے ہوں گے، سر کی یہ شان ہوگی کہ گویا اس سے پانی ٹپک رہا ہے۔ اگر چہ اس کو کسی قسم کی تری نہیں پہنچی ہوگی، صلیب کو توڑیں گے، جزیہ کو اٹھائیں گے۔ سب کو اسلام کی طرف بلائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں سوائے اسلام کے تمام مذاہب کو نیست و نابود کر دے گا اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں مسیح دجال کو قتل کرائے گا۔ پھر تمام روئے زمین پر ایسا امن ہو جائے گا کہ شیر اونٹ کے ساتھ اور چیتے گائے کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چرنے لگیں گے اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلنے لگیں گے۔ سانپ ان کو نقصان نہ پہنچائیں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام زمین پر چالیس سال ٹھہریں گے پھر وفات پائیں گے اور مسلمان ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے۔"

(نوٹ) (1) مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے اپنی کتاب "حقیقت النبوۃ" صفحہ 192 مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 508 پر اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ (2) خود مرزا قادیانی نے "ازالہ اوہام" صفحہ 594 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 420 پر اس حدیث کے بعض حصے نقل کر کے اس کی تصحیح و تصدیق کی بلکہ اس سے استدلال بھی کیا ہے۔

مرزا قادیانی کے مرید خدا بخش مرزائی نے ایک کتاب "عسل مصفیٰ" لکھی، اس کی جلد اوّل میں صفحہ 162 سے 165 تک تیرہ صدیوں کے مجددین کی فہرست نقل کی ہے۔ اس فہرست میں اس روایت منقولہ بالا کو نقل کرنے والے مرزائیوں کے تسلیم شدہ مجددین سے امام احمد بن حنبلؒ، ابن کثیرؒ، علامہ ابن حجر عسقلانیؒ، علامہ جلال الدین سیوطیؒ، یہ چار مجدد اس روایت کو نقل کرتے ہیں۔ مرزا قادیانی اور اس کا بیٹا اس روایت کو تسلیم کرتے ہیں۔ قادیانیوں سے درخواست ہے کہ وہ اس حدیث مبارکہ کو بغور پڑھیں، غور کریں اور سوچیں کہ ان نشانیوں کا کس پر اطلاق ہوتا ہے؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یا مرزا قادیانی پر؟ پھر انصاف سے بتائیں کہ کیا آنحضرت ﷺ کی ذکر کردہ یہ علامتیں مرزا قادیانی میں پائی گئیں؟ اگر نہیں...... اور یقیناً نہیں...... تو مرزا قادیانی کو مسیح موعود قرار دینا کس طرح صحیح ہوگا؟

اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے بارے میں جو وضاحت اور تفصیل اور ان کے نزول کے بعد زمانے کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ کچھ یوں ہے۔

1- ''ابن مریم'' (ابن چراغ بی بی نہیں) نازل ہوں گے۔
2- وہی عیسیٰ علیہ السلام جن کے اور آنحضرت ﷺ کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا۔
3- عیسیٰ علیہ السلام، صلیب کو پاش پاش کریں گے، خنزیر کو قتل کریں گے۔
4- عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں سب مذاہب ہلاک ہو جائیں گے۔
5- عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایسا امن قائم ہو جائے گا کہ شیر، اونٹ کے ساتھ اور چیتے گائیوں کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چرنے لگیں گے۔
6- پھر اُن کی وفات ہوگی۔

اس حدیث کو بار بار پڑھیے اور دل تھام کر فیصلہ کیجیے کہ کیا مرزا قادیانی کے زمانے میں دنیا کا یہی نقشہ تھا؟ کیا تمام مذاہب ہلاک ہو گئے؟ اور کیا صرف ایک اسلام رہ گیا؟ یہاں تو یہ حال ہے کہ تمام مذاہب تو کیا ہلاک ہوتے خود قادیانی جماعت دو حصوں میں تقسیم ہے اور قادیانی جماعت میں مزید انتشار اور افتراق کی خبریں آ رہی ہیں۔ حدیث میں فرمایا گیا کہ جب اصلی مسیح ''ابن مریم علیہ السلام'' نازل ہوں گے تو دو آدمیوں میں تو کیا دو درندوں کے درمیان بھی عداوت نہیں ہوگی۔ دنیا امن و امان کا گہوارہ بن جائے گی، جنگیں ختم ہو جائیں گی لیکن مرزا قادیانی کی سبز قدمی سے اب تک دو عالمی جنگیں ہو چکی ہیں اور تیسری کی تلوار سر پر لٹک رہی ہے۔ اخبارات اُٹھا کر دیکھ لیجیے روزانہ کتنے انسانوں کے خون سے یہ زمین رنگین ہو رہی ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی ہرگز وہ ''مسیح موعود'' نہیں جس کے آنے کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی تھی۔

یہاں ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ اس حدیث مبارکہ میں حضور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''یقیناً حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہی نازل ہوں گے۔ جب تم ان کو دیکھو تو (میری بتائی ہوئی نشانیوں کے پیش نظر) انہیں پہچان لینا۔'' یعنی قرب قیامت جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے تو مسلمان انہیں حضور نبی کریم ﷺ کی بتائی ہوئی نشانیوں کی بنیاد پر فوراً پہچان لیں گے۔ وہاں کوئی جھگڑا یا بحث نہ ہوگی کہ یہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نہیں ہیں اور نہ ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس بات کا اعلان کریں گے کہ میں وہی عیسیٰ ابن مریم ہوں جس کا وعدہ قرآن و حدیث میں ہے بلکہ وہ اپنی نشانیوں کے سبب فوراً پہچانے جائیں گے۔ اس کے برعکس آنجہانی مرزا قادیانی تمام عمر مختلف تاویلات کا سہارا لے

کر یہ ڈھنڈورا پیٹتا رہا کہ میں ہی وہ مسیح موعود ہوں جس کے آنے کا قرآن و حدیث میں وعدہ کیا گیا ہے کیونکہ وہ تمام نشانیاں اللہ تعالیٰ نے ایک الہام کے ذریعے مجھے منتقل کر دی ہیں۔ اپنے خود ساختہ الہام کو قرآن و حدیث پر ترجیح دینا ایک ملحد کا ہی کام ہو سکتا ہے۔

تیسری حدیث

(3) قال الحسن: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم للیھود ان عیسی لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیمۃ۔

(ابن کثیر جلد 2 صفحہ 40 (زیر آیت انی متوفیک)۔ ابن جریر جلد 3 صفحہ 289، درمنثور جلد 2 صفحہ 36)

(ترجمہ) ''امام حسن بصریؒ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہود سے ارشاد فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام ابھی نہیں مرے، وہ قیامت کے قریب تمہاری طرف ضرور لوٹ کر آئیں گے۔''

(نوٹ) یہ روایت حافظ ابن کثیرؒ اور علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے نقل فرمائی۔ دونوں اکابرین قادیانیوں کے نزدیک مجدد ہیں اور ابن جریرؒ کو مرزا قادیانی نے ''آئینہ کمالات اسلام'' صفحہ 168 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 168 پر رئیس المفسرین تسلیم کیا ہے اور دوسری جگہ اپنی کتاب ''چشمہ معرفت'' میں لکھا ہے: ''ابن جریر نہایت معتبر اور آئمہ حدیث میں سے ہے۔'' (چشمہ معرفت حاشیہ صفحہ 250 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 261) غرض تینوں اکابرؒ قادیانیوں کے نزدیک مسلمہ ہیں۔

یہود (جو انا قتلنا المسیح سے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل تھے، ان کو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ان عیسی لم یمت یقیناً حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے۔ اس حدیث میں راجع کا لفظ صراحتہً موجود ہے۔ جس کے معنی واپس آنے والے کے ہیں۔ محاورۃً یہ لفظ اسی وقت استعمال ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص کسی دوسری جگہ گیا ہو اور پھر وہاں سے واپس آئے۔

قادیانی اس حدیث پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر یہ معتبر حدیث ہے تو اس کو صحاح ستہ میں ہونا چاہیے تھا۔ اس کے جواب میں قادیانیوں سے پوچھنا چاہیے:

(1) مرزا قادیانی نے ضمیمہ ''انجام آتھم'' حاشیہ صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11

صفحہ 337 میں جو حدیث یتزوج ویولدلہ درج کی اور کمال ڈھٹائی سے اُسے اپنے اوپر منطبق کیا، وہ صحاح ستہ میں کہاں ہے؟

(2) "حقیقۃ الوحی" صفحہ 194 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 202، حاشیہ، "چشمہ معرفت" صفحہ 314 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 329 میں مرزا قادیانی نے جو روایت کسوف خسوف در رمضان تحریر کی ہے، وہ صحاح ستہ میں کس جگہ ہے؟

(3) ضمیمہ "انجام آتھم" صفحہ 41 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 325 میں مرزا قادیانی نے جو اثر خروج مہدی از کدعہ درج کیا ہے، وہ صحاح ستہ کی کس کتاب میں ہے؟

(4) کتاب "مسیح ہندوستان میں" صفحہ 53، 54 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 53، 54 میں مرزا قادیانی نے جو تین روایات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیاحت سے متعلق تحریر کی ہیں، وہ صحاح ستہ میں کہاں موجود ہیں؟

چوتھی حدیث

(4) **ابوھریرۃ یحدث عن النبی ﷺ قال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم بفج الروحاء حاجًا او معتمرا او لیثنیھما.**

(صحیح مسلم حدیث نمبر 316، جلد 1 صفحہ 408)

"حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اس پاک ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ضرور ابن مریم (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) روحا (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام) کی گھاٹی میں حج یا عمرہ یا دونوں کی لبیک (تلبیہ) پکاریں گے ایک ہی ساتھ۔"

یہ حدیث مبارکہ مسلم شریف میں درج ہے۔ مسلم شریف میں احادیث مبارکہ کا صحیح ہونا مرزا قادیانی کے نزدیک بھی درست ہے۔ (دیکھیے: ازالہ اوہام صفحہ 884 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 582)

اس حدیث مبارکہ میں حضور نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ضرور بر ضرور تشریف لائیں گے۔ قسم کے بارے میں مرزا قادیانی کا

کہنا ہے کہ کسی مضمون کو قسم اٹھا کر بیان کرنا اس بات پر گواہ ہے کہ اس میں کوئی تاویل کی جائے نہ استثنا بلکہ اس کو ظاہر پر ہی محمول کیا جائے ورنہ قسم اٹھانے کا فائدہ کیا ہوا؟''

(حمامۃ البشریٰ صفحہ 14، مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 192 حاشیہ، از مرزا قادیانی)

پھر اس حدیث مبارکہ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں آ کر حج بیت اللہ کریں گے اور خود ادا کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد اس قدر امن قائم کر لیں گے کہ کوئی امر انھیں حج کرنے سے روک نہ سکے گا۔ پھر وہ ایسی تمام بیماریوں سے بھی محفوظ رہیں گے جو حج کرنے سے مانع ہو سکتی ہیں۔ اس حدیث میں مذکور لفظ فج الروحا سے مراد فج الروحاء ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام ہے۔ مرزا قادیانی نے حج یا عمرہ تو درکنار فج الروحا کبھی خواب میں بھی نہ دیکھا ہوگا۔

پانچویں حدیث

(5) عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: کیف انتم اذا نزل ابن مریم من السماء فیکم و امامکم منکم. (بیہقی، جلد اوّل، صفحہ 166)

(ترجمہ) ''حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ التحیہ والثنا فرماتے ہیں: (اے مسلمانو!) اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا (خوشی کے باعث) جب عیسیٰ بن مریم آسمان سے تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔''

(نوٹ) امام بیہقی قادیانیوں کے نزدیک مسلمہ مجدد ہیں۔ ان سے مسندِ احمد کی روایت میں لفظ ''من السماء'' کے الفاظ کی صراحت مذکور ہے۔ اس حدیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے، نہ کہ ماں کے پیٹ سے۔ بس مرزا قادیانی کا ماں کے پیٹ سے برآمد ہو کر مسیح ہونے کا دعویٰ کرنا غلط ثابت ہوتا ہے۔ اس حدیث پاک سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی رضی اللہ عنہ دو الگ الگ شخصیات ہیں۔ احادیث مبارکہ میں ان دونوں مقدس شخصیات کی علیحدہ علیحدہ نشانیاں بیان کی گئی ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نزول عیسیٰ کے سلسلہ میں اپنی زبان مبارک سے لفظ ''من السماء'' فرما کر سیکڑوں سال بعد پیدا ہونے والے قادیانی اعتراضات کا قلع قمع فرما

دیا۔اس کے باوجود بد بخت مرزا قادیانی کا کہنا ہے: ''صحیح حدیثوں میں تو آسمان کا لفظ بھی نہیں۔'' (ازالہ اوہام صفحہ 60 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 132) ''اور یہ بھی سوچ لو کہ صحیح حدیثوں میں آسمان سے اترنے کا بھی کہیں ذکر نہیں۔'' (ازالہ اوہام صفحہ 283 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 244)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ینزل اخی عیسٰی بن مریم من السماء (کنزالعمال جلد 14 صفحہ 619) مرزا قادیانی نے اس روایت کو نقل کیا مگر بددیانتی کی مثال ملاحظہ کریں کہ لفظ ''سماء'' غائب کر گیا۔ (حمامۃ البشریٰ صفحہ 146 وصفحہ 148 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 312، 314 از مرزا قادیانی) اس کے علاوہ مرزا قادیانی کی یہ تحریر بھی ملاحظہ کیجیے۔ ان المسیح ینزل من السماء بجمیع علومہ. یعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام آسمان سے کامل علوم کے ساتھ نازل ہوں گے۔ (آئینہ کمالات صفحہ 409 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 409 از مرزا قادیانی) اس عبارت میں نزول بھی ہے اور سماء بھی۔ قادیانیوں سے پوچھنا چاہیے کہ یہ ''سماء'' کا لفظ مرزا قادیانی کہاں سے لے آیا۔ اس طرح ازالہ اوہام میں بھی ''سماء'' یعنی آسمان سے نازل ہونا موجود ہے: ''صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔'' (ازالہ اوہام صفحہ 81 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 142 از مرزا قادیانی) خود مرزا قادیانی کا یہ اقبالی اعتراف موجود ہے کہ ''براہین احمدیہ میں، میں نے یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔'' (حقیقۃ الوحی صفحہ 152 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 153 از مرزا قادیانی)۔ مسیح موعود کی خصوصیات کے بارے میں مرزا قادیانی لکھتا ہے: ''اب حدیثوں پر نظر غور کرنے سے بخوبی یہ ثابت ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں ابن مریم اترنے والا ہے جس کی تعریفیں لکھی ہیں کہ وہ گندم گون ہوگا اور بال اس کے سیدھے ہوں گے اور مسلمان کہلائے گا اور مسلمانوں کے باہمی اختلافات دور کرنے کے لئے آئے گا اور مغز شریعت جس کو وہ بھول گئے ہوں گے انہیں یاد دلائے گا اور ضرور ہے کہ وہ اس وقت نازل ہو جس وقت انتہاء تک شر اور فتن پہنچ جائیں اور مسلمانوں پر تنزل کا زمانہ ہو جو یہودیوں پر اُن کے آخری دنوں میں آیا تھا۔'' (ازالہ اوہام صفحہ 359 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 459 از مرزا قادیانی) اس عبارت میں مرزا قادیانی اعتراف کرتا ہے کہ آخری زمانہ میں ابن مریم

(ابن غلام مرتضیٰ نہیں) اترنے والا ہے، وہ یہ بھی اعتراف کرتا ہے کہ ابن مریم نازل ہوں گے۔اب ظاہر بات ہے کہ اوپر سے اترنا اور نازل ہونا ہوتا ہے، نہ کہ ماں کے پیٹ سے۔ اب مرزا قادیانی نہ اترا اور نہ نازل ہوا بلکہ ماں کے پیٹ سے برآمد ہوا لہٰذا وہ اپنی اس تحریر کے مطابق بھی جھوٹا ہے۔

انجیل برنباس میں جس کے معتبر ہونے پر مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ''سرمہ چشم آریہ'' کے صفحہ 239، 243 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 287، 293 پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ دعا درج ہے:۔

☐ ''یارب بخشش والے! اے رحمت میں غنی! تو اپنے خادم کو قیامت کے دن اپنے رسولؐ کی امت میں ہونا نصیب فرما۔'' (انجیل برنباس باب 212 آیت 14)

اس کی روشنی میں مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ اے لوگو گھبراؤ نہیں تمہارے لیے خوشی اور مسرت کا مقام ہوگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسا اولوالعزم رسول بھی تمہاری طرح میرا امتی بن کر رہے گا۔ اس سے امت محمدیؐ کو اس کے عالی مرتبہ ہونے کی بشارت کا اعلان ہے اور واقعی ہمارا ایمان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امت محمدیہ میں شامل ہو کر حضور نبی کریم ﷺ کے دین کی خدمت کریں گے۔

''امامکم منکم'' کے حوالہ سے مرزا قادیانی کی درج ذیل تحریر نہایت قابل غور ہے۔

(131) ''اور اگر یہ کہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو امتی کر کے کہاں پکارا گیا ہے تو میں کہتا ہوں کہ صحیح بخاری کی وہ حدیث دیکھو جس میں امامکم منکم موجود ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ منکم کے خطاب کے مخاطب اُمتی لوگ ہیں جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے دنیا کے اخیر تک ہوتے رہیں گے۔ اب ظاہر ہے کہ جب مخاطب صرف اُمتی لوگ ہیں اور یہ اُمتیوں کو خوشخبری دی گئی کہ ابن مریم جو آنے والا ہے، وہ تم میں سے ہی ہوگا اور تم میں سے ہی پیدا ہوگا تو دوسرے لفظوں میں اس فقرے کے یہی معنے ہوئے کہ <u>وہ ابن مریم جو آنے والا ہے، کوئی نبی نہیں ہوگا بلکہ فقط اُمتی لوگوں میں سے ایک شخص ہوگا۔</u>''

(ازالہ اوہام صفحہ 292 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 249 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 878)

اس عبارت میں مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ "وہ ابن مریم جو آنے والا ہے، کوئی نبی نہیں ہوگا بلکہ فقط امتی لوگوں میں سے ایک شخص ہوگا۔" اس کا مطلب یہ ہوا کہ آنے والا مسیح موعود نبی نہیں ہوگا بلکہ صرف ایک عام امتی ہوگا۔ اس لحاظ سے مرزا قادیانی کا دعویٰ مسیح موعود خود بخود باطل ہوجاتا ہے کیونکہ اس کا نہ صرف مہدی، مسیح موعود بلکہ نبی اور رسول ہونے کا بھی دعویٰ ہے۔

مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

- "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 447، طبع جدید، از مرزا قادیانی)

- "خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔"

(اربعین نمبر 3 صفحہ 36، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 426 از مرزا قادیانی)

- "سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"

(دافع البلاء صفحہ 11، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 231 از مرزا قادیانی)

- "جس طرح فرعون کے پاس رسول بھیجا گیا تھا وہی الفاظ ہم کو بھی الہام ہوئے ہیں کہ تو بھی ایک رسول ہے جیسا کہ فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا گیا تھا۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 17، طبع جدید، از مرزا قادیانی)

- "تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی ہے، وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہر حال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے، قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لیے نشان ہے"۔

(دافع البلاء صفحہ 14، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 230 از مرزا قادیانی)

- "اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے نشان ظاہر کیے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 387، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 503 از مرزا قادیانی)

- "وقل یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً."

اور کہہ دو کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف خدا تعالیٰ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔

(تذکرہ مجموعہ وحی مقدس والہامات صفحہ 292، طبع چہارم، از مرزا قادیانی)

- "انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا."

"ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے، اسی رسول کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 102 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 105 از مرزا قادیانی)

چھٹی حدیث

(6) عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسی ابن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ ویمکث خمسا واربعین سنۃ ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا و عیسیٰ ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر و عمر. (مشکوٰۃ صفحہ 480 باب نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام)

(ترجمہ) "حضرت عبداللہ بن عمرو، رسول کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول کریم ﷺ نے کہ عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم، زمین کی طرف نازل ہوں گے۔ پس نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی اور پینتالیس برس تک رہیں گے، پھر فوت ہوں گے اور میرے پاس میرے مقبرہ میں دفن ہوں گے۔ پھر میں اور عیسیٰ ابن مریم ایک ہی مقبرہ سے اٹھیں گے، ابوبکرؓ و عمرؓ کے درمیان۔"

یہ حدیث امام ابن جوزی نے بیان کی ہے جو قادیانیوں کے نزدیک چھٹی صدی میں تجدید دین کے لیے مبعوث ہوئے تھے اور ان کے منکر کا کافر اور فاسق ہونا قادیانیوں کے نزدیک مسلّم ہے۔ (دیکھیے شہادۃ القرآن صفحہ 408 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 344) پھر اس حدیث کی صحت کو خود مرزا قادیانی اور اس کی جماعت نے اپنی مندرجہ ذیل کتابوں میں بڑے زور سے صحیح تسلیم کیا ہے۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 337، کشتی نوح صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 16، نزول المسیح صفحہ 3 مندرجہ

روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 381، حقیقۃ الوحی صفحہ 307 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 320۔ ضمیمہ حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ 51 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 674۔ عسل مصفٰی جلد 2 صفحہ 441۔440) مرزا قادیانی کے علاوہ خود مرزا بشیر الدین محمود نے بھی اس حدیث کی صحت کو اپنی کتاب ''انوارِ خلافت'' کے صفحہ 50 (مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 114، از مرزا بشیر الدین محمود) پر قبول کیا ہے۔

قارئینِ محترم! قادیانی کتب سے جب ثابت ہو چکا کہ یہ حدیث، رسول کریم ﷺ کے مبارک الفاظ ہیں تو اب جو قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیاتِ جسمانی کا انکار کرے، کیا وہ مسلمان ہو سکتا ہے؟ پھر یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ اس حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے حضرت مسیح کا نام عیسیٰ نہیں بلکہ عیسیٰ بن مریم فرمایا۔ پھر ان کا آسمان سے زمین پر نازل ہونا فرمایا۔ پھر نزول کے بعد اُن کی شادی کا ہونا فرمایا۔ پھر فوت ہونا اور مدینہ منورہ میں حضور ﷺ کے قریب دفن ہونا فرمایا۔ ان نشانیوں میں سے ایک بھی نشانی مرزا قادیانی میں نہیں پائی جاتی۔ کیا قادیانی غیر جانبدار ہو کر ان نکات پر غور کریں گے؟

ساتویں حدیث

(7) عن عائشة قالت قلت یارسول الله انی اری انی اعیش بعدک فتاذن لی ان ادفن الی جنبک! فقال: وانی لک بذلک اموضع! مافیه الا موضع قبری وقبرابی بکرو عمرو عیسٰی ابن مریم.

(کنز العمال جلد 14 صفحہ 620، حدیث نمبر 39728)

(ترجمہ) ''حضرت امی عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ (میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں) بظاہر یہ نظر آتا ہے کہ میں آپ ﷺ کے بعد زندہ رہوں گی۔ کیا آپ مجھے اپنے پہلو میں دفن ہونے کی اجازت مرحمت فرمائیں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ کس طرح ممکن ہے کیونکہ وہاں تو صرف میری (آنحضرت ﷺ) ابوبکرؓ، عمر فاروقؓ اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی قبور کی جگہ ہے۔''

قارئین کرام! جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بیوی اور اولاد کا نہ ہونا ثابت

ہے، اسی طرح کرہ ارضی پر ان کی قبر بھی نہیں ہے بلکہ رسول کریم ﷺ کے ارشاد کے مطابق آپ ﷺ کے روضہ مبارکہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے قبر کی جگہ خالی پڑی ہے۔ اگر وہ فوت ہو گئے ہوتے تو رسول کریم ﷺ اپنے پہلو میں ان کے دفن کے لیے جگہ نہ چھڑوا جاتے۔ پس ثابت ہوا کہ ابھی تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔

اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں قادیانیوں سے پوچھا جا سکتا ہے کہ اگر مرزا قادیانی سچا مسیح تھا تو اسے مدینہ منورہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے قریب دفن ہونا چاہیے تھا۔ خود مرزا قادیانی کی ایک پیش گوئی ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اے مرزا، تو مکہ میں مرے گا یا مدینہ میں۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات و وحی مقدس صفحہ 503 طبع چہارم از مرزا قادیانی) لیکن سب جانتے ہیں کہ مرزا قادیانی برانڈرتھ روڈ لاہور پر واقع احمدیہ بلڈنگ کی لیٹرین میں عبرتناک موت کا شکار ہوا اور ریل گاڑی (بقول مرزا قادیانی، دجال کی سواری) پر اس کی نعش قادیان لے جائی گئی جہاں وہ دفن ہوا۔

مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

- ''اس (حدیث) کے معنے کو ظاہر پر ہی حمل کریں تو ممکن ہے کہ کوئی مثیل مسیح ایسا بھی ہو جو آنحضرت ﷺ کے روضہ کے پاس مدفون ہو۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 471 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 352، از مرزا قادیانی)

آٹھویں حدیث

(8) عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لن تھلک امۃ انا فی اولھا و عیسٰی بن مریم فی آخرھا والمھدی فی وسطھا.

(کنز العمال جلد 14 صفحہ 266 حدیث 38671)

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور خاتم النبیین ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

(ترجمہ) ''وہ امت کبھی ہلاک نہیں ہوگی جس کے اوّل میں مَیں ہوں اور آخر میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اور درمیان میں مہدی علیہ الرضوان۔''

(نوٹ) علامہ جلال الدین سیوطیؒ قادیانیوں کے نزدیک مجدد ہیں۔ یہ ان کی بیان

کردہ روایت ہے۔

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امت محمدیہ میں آئیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی رضی اللہ عنہ علیحدہ علیحدہ شخصیات ہیں۔

نویں حدیث

(9) حدثنی المثنی قال: ثنا اسحاق ثنا ابن ابی جعفر عن ابیه عن الربیع فی قوله (الم اللّٰه لا اله الا هو الحی القیوم) قال ان النصاریٰ اتو رسول اللّٰه ﷺ فخاصموه فی عیسی ابن مریم وقالوا له من ابوه و قالوا علی اللّٰه الکذب والبهتان لا اله الا هو لم یتخذ صاحبة ولا ولدا فقال لهم النبی ﷺ الستم تعلمون انه لا یکون ولد الا وهو یشبه اباه؟ قالوا بلی قال الستم تعلمون ان ربنا حی لایموت وان عیسٰی یاتی علیه الفناء؟ قالوا بلی قال الستم تعلمون ان ربنا قیم علی کل شی یکلوه و یحفظه و یرزقه؟ قالوا بلی قال فهل یملک عیسٰی من ذلک شیئا؟ قالو لا قال افلستم تعلمون ان اللّٰه عزوجل لا یخفی علیه شئی فی الارض ولا فی السماء؟ قالوا بلی قال فهل یعلم عیسٰی من ذلک شیئا الا ما علم؟ قالوا لا قال فان ربنا صور عیسٰی فی الرحم کیف شاء فهل تعلمون ذلک؟ قالوا بلی قال السم تعلمون ان ربنا لا یاکل الطعام ولا یشرب الشراب ولا یحدث الحدث؟ قالوا بلی قال الستم تعلمون ان عیسٰی حملته امراة کما تحمل المراة ثم وضعته کما تضع المراة ولدها ثم غذی کما یغذی الصبی ثم کان یطعم الطعام و یشرب الشراب و یحدث الحدث قالوا بلی قال فکیف یکون هذا کما زعمتم قال فعر فوالم ابوا الاجحودا فانزل اللّٰه عزوجل الم اللّٰه لا اله الا هو الحی القیوم. (ابن جریر جلد 3، صفحہ 163)

(نوٹ) ابن جریر قادیانیوں کے نزدیک رئیس المفسرین اور علامہ سیوطی مجدد ہیں۔ ان دونوں کی یہ بیان کردہ روایت ہے۔

(ترجمہ) "ربیع سے (قرآنی آیت) **الم اللّٰه لا اله الا هو الحی القیوم** کی

*تفسیر میں منقول ہے کہ جب نجران کے نصاریٰ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت کے بارے میں آپ ﷺ سے مناظرہ اور مکالمہ شروع کیا اور یہ کہا کہ اگر حضرت مسیح ابن اللہ نہیں تو پھر ان کا باپ کون ہے حالانکہ وہ خدا لاشریک، بیوی اور اولاد سے پاک اور منزہ ہے تو حضور نبی کریم ﷺ نے ان سے یہ ارشاد فرمایا کہ تم کو خوب معلوم ہے کہ بیٹا باپ کے مشابہ ہوتا ہے۔ انھوں نے کہا کیوں نہیں! بے شک ایسا ہی ہوتا ہے (یعنی جب یہ تسلیم ہو گیا کہ بیٹا باپ کے مشابہ ہوتا ہے تو اس قاعدہ سے حضرت مسیح علیہ السلام بھی خدا کے مماثل اور مشابہ ہونے چاہئیں حالانکہ سب کو معلوم ہے کہ خدا بے مثل ہے۔ (لیس کمثلہ شیء ولم یکن لہ کفوا احد)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم کو معلوم ہے کہ ہمارا پروردگار حی لا یموت ہے یعنی زندہ ہے کبھی نہ مرے گا اور عیسیٰ علیہ السلام پر موت اور فنا آنے والی ہے (اس جواب سے صاف ظاہر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ابھی زندہ ہیں مرے نہیں بلکہ زمانہ آئندہ میں ان پر موت آئے گی) نصاریٰ نجران نے کہا، بے شک صحیح ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم کو معلوم ہے کہ ہمارا پروردگار ہر چیز کا قائم رکھنے والا تمام عالم کا نگہبان اور محافظ اور سب کا رزاق ہے۔ نصاریٰ نے کہا بے شک۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام بھی کیا ان چیزوں کے مالک ہیں؟ نصاریٰ نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم کو معلوم ہے کہ اللہ پر زمین اور آسمان کی کوئی شے پوشیدہ نہیں۔ نصاریٰ نے کہا ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا عیسیٰ علیہ السلام کی بھی یہی شان ہے؟ نصاریٰ نے کہا نہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم کو معلوم ہے کہ اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رحم مادر میں جس طرح چاہا بنایا۔ نصاریٰ نے کہا ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم کو خوب معلوم ہے کہ اللہ نہ کھانا کھاتا ہے نہ پانی پیتا ہے اور نہ بول و براز کرتا ہے۔ نصاریٰ نے کہا بے شک۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم کو معلوم ہے کہ عورتوں کی طرح ان کی والدہ مطہرہ حاملہ ہوئیں اور پھر مریم صدیقہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جنا۔ جس طرح عورتیں بچوں کو جنا کرتی ہیں۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام کو بچوں کی طرح غذا بھی دی گئی۔ حضرت مسیح علیہ السلام کھاتے بھی تھے، پیتے بھی تھے اور بول و براز بھی کرتے تھے۔ نصاریٰ نے کہا بے شک ایسا ہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر عیسیٰ علیہ السلام کس طرح خدا کے بیٹے ہو سکتے ہیں؟ نصاریٰ نجران نے حق کو خوب پہچان لیا مگر دیدہ و دانستہ اتباع حق سے انکار کیا۔ اللہ عزوجل

نے اس بارے میں یہ آیتیں نازل فرمائیں۔ الم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم۔"

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے عیسائیوں کے سامنے اسلامی عقائد بیان فرمائے۔ آپ ﷺ نے عیسائیوں کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ حی و قیوم ہے اور ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اس پر موت نہیں آئے گی جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ارشاد فرمایا کہ ان پر فنا یعنی موت آئے گی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے تھے تو آپ عیسائیوں سے یہ ارشاد فرماتے کہ اللہ تعالیٰ حی و قیوم ہے جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ اس سے آپ ﷺ کی دلیل مزید پختہ ہو جاتی مگر آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فنا یعنی موت آئے گی۔ اس بات کی دلیل ہے کہ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ و حیات ہیں۔

دسویں حدیث

(10) وعن جابر ان امرأة من الیھود بالمدینة ولدت غلاما ممسوحة عینه طالعة نابه فاشفق رسول اللہ ﷺ ان یکون الدجال فوجده تحت قطیفة یھمھم فاذنته امه فقالت یا عبد اللہ ھذا ابو القاسم فخرج من القطیفة فقال رسول اللہ ﷺ مالھا قاتلھا اللہ لوترکة لبین فذکر مثل معنی حدیث ابن عمر فقال عمر بن الخطاب ائذن لی یارسول اللہ فاقتله فقال رسول اللہ ﷺ ان یکن ھو فلست صاحبه انما صاحبه عیسی ابن مریم والایکن ھو فلیس لک ان تقتل رجلا من اھل العھد فلم یزل رسول اللہ ﷺ مشفقا انه ھو الدجال. رواہ فی شرح السنة. (مشکوٰۃ صفحہ 479 باب قصۃ ابن صیاد)

(ترجمہ) "حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک یہودی عورت کے ہاں ایک لڑکا (ابن صیاد) پیدا ہوا جس کی ایک آنکھ صاف تھی اور جس کا کیلہ باہر کو نکلا ہوا تھا تو رسول اللہ ﷺ کو یہ خطرہ ہوا کہ کہیں یہ وہی دجال نہ ہو۔ پھر ایسا ہوا کہ آپ ﷺ نے اس کو ایک چادر میں لپٹا ہوا دیکھا کہ اس میں پڑا کچھ گنگنا رہا تھا۔ اس کی ماں نے (آنحضرت ﷺ کو دیکھ کر) اس کو خبردار کر دیا کہ اے عبداللہ! دیکھو یہ ابوالقاسم آ گئے

ہیں، پس وہ اپنی چادر سے باہر نکل آیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کا ناس کرے۔ اگر یہ اس کو اطلاع نہ دیتی تو یہ اپنا معاملہ خود ہی بیان کر دیتا۔ پھر راوی نے حضرت عمرؓ والی حدیث کا قصہ بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے عرض کی یارسول اللہ! مجھ کو اجازت دیجیے میں اس کو قتل کر دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر یہ وہی دجال ہے تو تم اس کے قاتل نہیں ہو، اس کو تو عیسیٰ علیہ السلام بن مریم علیہ السلام قتل کریں گے اور اگر یہ وہ نہیں تو ایسے بچہ کا قتل کرنا خیر کی بات نہیں جو ہمارے عہد میں داخل ہو (یعنی ہماری ذمی رعایا ہے)۔"

صحیح بخاری میں جو حدیث مبارکہ مذکور ہے، اس کا ترجمہ ہے: "حضرت عمر فاروقؓ نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! اگر آپ ﷺ اجازت دیں تو میں اس کی گردن اتار دوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اسے قتل نہیں کر سکتے۔ (اس لیے کہ دجال کو عیسیٰ علیہ السلام قتل کریں گے) اور اگر یہ وہ (دجال) نہیں تو اس کے قتل میں تمہاری بھلائی نہیں۔"

مرزا قادیانی بھی یہی لکھتا ہے:

□ "آنحضرت نے عمر کو قتل کرنے سے منع کیا اور فرمایا اگر یہی دجال ہے تو اس کا صاحب عیسیٰ بن مریم ہے جو اسے قتل کرے گا۔ ہم اسے قتل نہیں کر سکتے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 225، مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 213، از مرزا قادیانی)

ثابت ہوا کہ حضرت مسیح زندہ آسمان پر موجود ہیں جو زمین پر اُتر کر دجال کو قتل کریں گے۔ اب مرزا قادیانی نے دجال کے جو مضحکہ خیز معنی، تاویلات اور تشریحات کی ہیں، اسے پڑھ کر آدمی اپنا سر پکڑ لیتا ہے۔ تفصیلات کے لیے دیکھیے اس کتاب کا باب "دجال اور مرزا قادیانی۔"

گیارھویں حدیث

(11) عن عبد اللہ ابن مسعود عن النبی ﷺ قال لقیت لیلۃ اسری بی ابراھیم و موسی و عیسیٰ قال فتذاکروا أمر الساعۃ فردوا أمرھم الی ابراھیم فقال لا علم لی بھا فردوا الامر الی موسی فقال لا علم لی بھا فردوا الامر الی

عیسی فقال اما وجبتها فلا یعلمها أحد الا اللّٰہ ذلک و فیما عهد الی ربی عز وجل ان الدجال خارج قال ومعی قضیبان فاذا رآنی ذاب کمایذوب الرصاص قال فیهلکه اللّٰہ حتی ان الحجر و الشجر لیقول یا مسلم ان تحتی کافر افتعال فاقتله قال فیهلکهم اللّٰہ. (مسند احمد، جلد اوّل ابن ماجہ صفحہ 366)

(ترجمہ) ''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے شب معراج میں حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے ملاقات کی تو وہ قیامت کے بارے میں باتیں کرنے لگے۔ پس انھوں نے اس معاملہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے رجوع کیا (کہ وہ وقتِ قیامت کے بارے میں کچھ بتائیں) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے اس کا کوئی علم نہیں۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف رجوع کیا تو انھوں نے بھی فرمایا کہ مجھے اس کا کوئی علم نہیں۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف رجوع کیا تو انھوں نے فرمایا جہاں تک وقتِ قیامت کا معاملہ ہے تو اس کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں۔ یہ بات تو اتنی ہی ہے۔ البتہ جو عہد، پروردگار نے مجھ سے کیا ہے، اس میں یہ ہے کہ دجال نکلے گا اور میرے پاس دو باریک سی نرم تلواریں ہوں گی۔ پس وہ مجھے دیکھتے ہی رانگ (یا سیسہ) کی طرح پگھلنے لگے گا پس اللہ اس کو ہلاک کرے گا۔ یہاں تک کہ پتھر اور درخت بھی کہیں گے کہ اے مردِ مسلم میرے نیچے کافر چھپا ہوا ہے، آ کر اسے قتل کر دے۔ چنانچہ اللہ ان سب (کافروں) کو ہلاک کر دے گا۔''

اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں قادیانیوں سے پوچھا جا سکتا ہے کہ اس حدیث شریف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جن باتوں کا ذکر کیا ہے۔ کیا مرزا قادیانی کے دور میں وہ باتیں پوری ہوئیں؟

خبیث کون؟

عجیب بات ہے کہ اگر مرزا قادیانی کوئی بات کہے تو قادیانی اس پر آنکھیں بند کر کے ایمان لے آتے ہیں لیکن جب حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان سامنے آئے تو جرح کرتے ہوئے دلائل و ثبوت طلب کیے جاتے ہیں۔ یہی وہ بے ایمانی ہے جو ہر قادیانی کو وراثت میں ملی ہے۔ حالانکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

(132) ''کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو''
(تحفہ گولڑویہ ضمیمہ صفحہ 42 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 78 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 879 پر)

بیس ہزار روپے تاوان!

(133) ''غرض ان لوگوں نے یہ عقیدہ اختیار کر کے چار طور سے قرآن شریف کی مخالفت کی ہے۔ اور پھر اگر پوچھا جائے کہ اس بات کا ثبوت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چڑھ گئے تھے؟ تو نہ کوئی آیت پیش کر سکتے ہیں اور نہ کوئی حدیث دکھلا سکتے ہیں۔ صرف نزول کے لفظ کے ساتھ اپنی طرف سے آسمان کا لفظ ملا کر عوام کو دھوکہ دیتے ہیں۔ مگر یاد رہے کہ کسی حدیث مرفوع متصل میں آسمان کا لفظ پایا نہیں جاتا اور نزول کا لفظ محاورات عرب میں مسافر کے لیے آتا ہے اور نزیل مسافر کو کہتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے ملک کا بھی یہی محاورہ ہے کہ ادب کے طور پر کسی وارد شہر کو پوچھا کرتے ہیں کہ آپ کہاں اُترے ہیں؟ اور اس بول چال میں کوئی بھی یہ خیال نہیں کرتا کہ یہ شخص آسمان سے اُترا ہے۔ اگر اسلام کے تمام فرقوں کی حدیث کی کتابیں تلاش کرو تو صحیح حدیث تو کیا وضعی حدیث بھی ایسی نہیں پاؤ گے جس میں یہ لکھا ہو کہ حضرت عیسےٰ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے اور پھر کسی زمانہ میں زمین کی طرف واپس آئیں گے۔ اگر کوئی حدیث پیش کرے۔ تو ہم ایسے شخص کو بیس ہزار روپیہ تک تاوان دے سکتے ہیں اور توبہ کرنا اور تمام اپنی کتابوں کا جلا دینا اس کے علاوہ ہوگا۔ جس طرح چاہیں تسلی کر لیں۔''
(کتاب البریہ صفحہ 208,207، مندرجہ روحانی خزائن جلد 13، صفحہ 226,225 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 881,880 پر)

آسمان سے

(134) ''صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں

گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 81 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 142 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 882 پر)

آخر میں قادیانی حضرات سے درخواست ہے کہ وہ تحقیق کر لیں کہ مذکورہ بالا احادیث صحیح ہیں یا موضوع؟ اگر قادیانی یہ فیصلہ کر لیں کہ یہ احادیث صحیح ہیں تو ان میں کسی مثیل مسیح کا نہیں، صرف حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام کا ذکر ہے اور وہ نسلِ انسانی میں ایک ہی شخصیت ہیں۔ یہ وہی عیسیٰ علیہ السلام ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ یہ وہی عیسیٰ ہیں جن کے نزول کی خبر احادیث مبارکہ میں ہے۔ یہ وہی عیسیٰ ہیں جو حضرت مریم علیہا السلام کے بطن سے پیدا ہوئے۔ یہ وہی عیسیٰ ہیں جو بغیر باپ کے اللہ تعالیٰ کی قدرت سے نفخہ جبرائیل سے پیدا ہوئے۔ یہ وہی عیسیٰ ہیں جن پر انجیل نازل ہوئی۔ لہٰذا مثیل مسیح کا نظریہ ایک ڈھکوسلہ ہے۔ اگر قادیانیوں کے نزدیک یہ احادیث موضوع ہیں تو قصہ ہی ختم ہو گیا۔ پھر نہ کسی مسیح نے آنا ہے اور نہ کسی مثیل مسیح نے آنا ہے۔

قصہ کوتاہ شد ورنہ درد سر بسیار بود

احادیث کے چھوڑنے سے

□ "اب سوچ کر دیکھ لو کہ احادیث کے چھوڑنے سے اسلام کا کیا باقی رہ جاتا ہے۔"
(شہادۃ القرآن صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 301 از مرزا قادیانی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی نشانیاں
(احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں)

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام علیہم السلام مبعوث ہوئے اور انھیں اللہ تعالیٰ نے بے شمار اور منفرد معجزات سے نوازا، مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات مقدسہ اس لحاظ سے یگانہ ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت کا واقعہ معجزانہ طور پر ہوا۔ آپ کا زندہ آسماں پر جانا بھی خارقِ عادت اور حیرت انگیز معجزہ کی حیثیت میں وقوع پذیر ہوا، اور قیامت کے قریب آپ کا نزول بھی ایک زبردست معجزانہ حیثیت کا حامل ہوگا۔

حضرت مسیح موعود کا نام عیسیٰ علیہ السلام، کنیت ابن مریم، لقب مسیح، کلمۃ اللہ، روح اللہ ہوگا۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام مریم ہوگا۔ قرآن مجید کے مطابق آپ بغیر والد کے محض قدرت خداوندی سے پیدا ہوئے۔ آپ کے نانا کا نام عمران علیہ السلام، آپ کے ماموں کا نام ہارون (ہارون سے مراد ہارون علیہ السلام نہیں کیونکہ وہ تو حضرت مریم سے بہت پہلے گزر چکے تھے بلکہ ان کے نام پر حضرت مریم کے بھائی کا نام ہارون رکھا گیا تھا۔) آپ کی نانی کا نام امراۃ عمران (حنہ) ہے۔ آپ کی نانی محترمہ نے یہ نذر مانی تھی کہ اس حمل سے جو بچہ پیدا ہوگا، وہ بیت المقدس کے لیے وقف کروں گی لیکن جب اس حمل سے لڑکی پیدا ہوئی تو انھوں نے یہ عذر پیش کیا کہ یہ عورت ہونے کی وجہ سے وقف کے قابل نہیں۔ پھر انھوں نے اس لڑکی کا نام مریم رکھا۔ حضرت مریم علیہا السلام کی خصوصیات میں یہ چیزیں شامل ہیں کہ وہ ہمیشہ شیطان سے محفوظ رہیں۔ ان کی نشوونما بھی ایک کرامت ہے کہ وہ ایک دن میں ایک سال کی ہو گئیں۔ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیبی رزق آتا تھا۔ فرشتے ان سے ہمکلام ہوتے تھے۔

حضرت مریم علیہا السلام، اللہ تعالیٰ کے نزدیک بے حد مقبول تھیں۔ وہ حیض سے پاک تھیں۔ تمام دنیا کی موجودہ عورتوں سے افضل تھیں۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا وقت ہوا تو حضرت مریم ایک گوشہ میں چلی گئیں۔ ان پر پردہ ڈال دیا گیا۔ پھر ان کے پاس انسانی شکل میں ایک فرشتہ آیا۔ فرشتے نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کی خبر دی۔ حضرت مریم نے اس خبر پر بے حد تعجب کا اظہار کیا اور کہا کہ مرد کی صحبت کے بغیر کیسے بچہ پیدا ہوگا؟ فرشتے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ پر یہ سب آسان ہے۔ پس وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے بغیر کسی مرد کے ساتھ صحبت کے، حاملہ ہوئیں۔ دردِ زہ کے وقت ایک کھجور کے درخت کے نیچے چلی گئیں۔ حضرت مریم اپنی عفت و عصمت، حیا و پاکیزگی اور لوگوں کی تہمت سے پریشان ہوئیں تو ایک فرشتے نے آواز دی کہ گھبراؤ نہیں۔ حضرت مریم ولادت کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گود میں اٹھا کر گھر لے آئیں۔ ان کی قوم نے ان پر طرح طرح کی تہمتیں اور الزامات لگائے اور بدنام کیا، جس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تائید غیبی سے گود میں کلام کیا اور فرمایا کہ میں نبی ہوں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام وجیہ الشکل، درمیانے قد و قامت اور سفید سرخی مائل رنگت کے ہوں گے۔ ان کے سر کے بالوں کی لمبائی دونوں شانوں تک ہوگی۔ ان کے بالوں کا رنگ بہت سیاہ، چمکدار جیسے نہانے کے بعد ہوتے ہیں۔ بال سیدھے یعنی پیچدار نہ ہوں گے۔ صحابہ کرامؓ میں سے حضرت عروہ بن مسعودؓ کے مشابہ ہوں گے۔ آپ کی خوراک لوبیا اور جو چیزیں آگ پر نہ پکیں، ہوں گی۔ حضرت مسیح موعود کے خصائص و معجزات میں یہ بات شامل ہے کہ وہ بحکم خداوندی مُردوں کو زندہ کرتے۔ برص کے بیمار کو تندرستی دیتے۔ بحکم خداوندی مادر زاد اندھے کو شفا بخشتے، مٹی کی چڑیوں میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے جان ڈالتے۔

یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کا ارادہ کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کی اور کفار کے نرغہ کے وقت آپ کو آسمان پر زندہ اٹھا لیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت پھر آسمان سے واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔ نزول کے وقت آپ کے جسم پر زرد رنگ کی دو چادریں ہوں گی۔ جن میں سے ایک کو تہ بند بنا کر باندھا ہوا ہوگا، دوسرے چادر کے طور پر اوڑھ رکھا ہوگا جب سر جھکائیں گے تو اس سے چاندی کے موتی کی طرح پانی کے قطرے ٹپکیں گے۔ آپ کے سر پر ایک لمبی ٹوپی ہوگی۔ آپ زرہ پہنیں گے۔ حضرت عیسیٰ

علیہ السلام نزول کے وقت دونوں ہاتھ فرشتوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے اتریں گے۔آپ کے ہاتھ میں ایک حربہ ہوگا جس سے دجال کو قتل کریں گے۔اس وقت جس کسی کافر پر آپ کے سانس کی ہوا پہنچ جائے گی، وہ مر جائے گا۔آپ کے سانس کی ہوا اتنی دور تک پہنچے گی، جہاں تک آپ کی نظر جائے گی۔آپ کا نزول ملک دمشق میں ہوگا۔دمشق کی مرکزی جامع مسجد کے شرقی (سفید) مینارہ کے قریب ہوگا۔آپ کا نزول صبح کے وقت ہوگا۔مسلمانوں کی ایک جماعت جو دجال سے لڑنے کے لیے جمع ہوئے ہوں گے،ان کی تعداد آٹھ سو مرد اور چار سو عورتیں ہوں گی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے چند منٹ پہلے یہ لوگ نماز فجر کے لیے اپنی صفیں درست کر رہے ہوں گے۔اس وقت اس جماعت کے امام حضرت مہدی ہوں گے۔ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو امامت کے لیے بلائیں گے،مگر وہ انکار کریں گے۔جب حضرت مہدیؓ پیچھے ہٹنے لگیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی پشت پر ہاتھ رکھ کر انھیں امام بنائیں گے۔پھر حضرت مہدی نماز پڑھائیں گے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک دنیا میں قیام فرمائیں گے۔آپ نکاح کریں گے۔آپ کا نکاح حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں ہوگا۔روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جذام کے وفد سے فرمایا: ''تمہارا آنا مبارک ہو اور قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک مسیح علیہ السلام تمہاری قوم میں نکاح نہ کریں اور ان کے اولاد پیدا نہ ہو۔'' قبیلہ جذام قوم شعیب ہی کی ایک شاخ ہے اور قوم شعیب کا حضرت موسیٰ کا سسرال ہونا قرآن حکیم (سورۃ قصص: 26 تا 28) سے ثابت ہے۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہونے کے بعد قبیلہ جذام کی کسی خاتون سے نکاح فرمائیں گے اور ان کے اولاد بھی ہوگی۔اس طرح اس قبیلہ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے علاوہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سسرال ہونے کا شرف بھی حاصل ہو جائے گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اولاد بھی ہوگی۔ایک روایت کے مطابق آپ کے دو صاحبزادے ہوں گے۔ایک کا نام محمد اور دوسرے کا نام موسیٰ رکھیں گے۔نزول کے بعد حضرت مسیح موعود صلیب توڑیں گے۔یعنی صلیب پرستی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے۔خنزیر کو قتل کریں گے یعنی نصرانیت کو مٹائیں گے۔آپ نماز سے فارغ ہو کر مسجد کا دروازہ کھلوائیں گے

تو سامنے دجال نظر آئے گا۔ پھر آپ اپنے ساتھیوں کے ساتھ دجال اور یہودیوں کے ساتھ جہاد کریں گے۔ آپ دجال کو ارض فلسطین میں مقام لُد پر قتل کریں گے۔ (باب لُدّ ایک پہاڑی ہے جو شام میں واقع ہے، بعض محققین کہتے ہیں کہ "لُدّ (Lydda)" ملک شام اور موجودہ اسرائیل کی سرحد پر آخری شہر ہے۔ بعض کے نزدیک یہ یروشلم کے ایک گاؤں کا نام ہے جبکہ بعض کے نزدیک یہ فلسطین کا ایک مقام ہے۔ یہ مقام آج کل یہودیوں کے تسلط میں ہے۔ تل ابیب سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر اس مقام پر نام نہاد اسرائیلی حکومت کا ایک بڑا فوجی ایئرپورٹ بھی ہے اور لُدّ ہی کے نام سے مشہور ہے۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈیڑھ ہزار سال پہلے اس وقت لُدّ کا ذکر فرمایا تھا جب اسرائیل نامی کسی ریاست کا کوئی وجود بھی نہ تھا۔ تحقیق جدید سے پتہ چلتا ہے کہ اسرائیل میں واقع "مقامِ لُد" پر گدھے کی شکل میں ایک ایسا چھوٹا مگر جدید ترین طیارہ تیار کیا جا رہا ہے جو اسرائیلی ماہرین کے مطابق دنیا کا تیز رفتار طیارہ ہوگا اور جس کے پَر، گدھے کے کان سے مشابہ ہوں گے جن کے درمیان چالیس ہاتھوں جتنا فاصلہ ہوگا، مزید تفصیلات کے لیے انٹرنیٹ پر کسی بھی سرچ انجن کی مدد سے یہ ہوش رُبا تحقیقی مواد حاصل کیا جا سکتا ہے۔) اس کے بعد تمام دنیا مسلمان ہو جائے گی۔ جو یہودی باقی ہوں گے، چن چن کر قتل کر دیے جائیں گے۔ کسی یہودی کو کوئی چیز پناہ نہ دے سکے گی۔ یہاں تک کہ درخت اور پتھر بول اٹھیں گے کہ ہمارے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے۔ اس وقت اسلام کے سوا تمام مذاہب مٹ جائیں گے۔ اور جہاد موقوف ہو جائے گا کیونکہ کوئی کافر ہی نہ رہے گا اور اس لیے جزیہ اور خراج کا حکم بھی باقی نہ رہے گا۔ مال و زر لوگوں میں اتنا عام ہو جائے گا کہ کوئی (صدقہ یا زکوۃ کی شکل میں) قبول نہ کرے گا۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ حضرت مہدی نماز کی امامت کریں گے، بعد میں تمام نمازوں اور دیگر معاملات کی امامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مقام فج الروحاء میں تشریف لے جائیں گے۔ حج یا عمرہ یا دونوں کریں گے۔ رسول کریم ﷺ کے روضہ اقدس پر بھی حاضری دیں گے۔ آپ ﷺ عیسیٰ علیہ السلام کو سلام کا جواب دیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرآن وسنت پر خود بھی عمل کریں گے اور لوگوں کو بھی اس پر چلائیں گے۔ ہر قسم کی دینی اور دنیوی برکات نازل ہوں گی۔ سب کے دلوں سے بغض وحسد اور کینہ نکل جائے گا۔ ایک انار اتنا بڑا ہوگا کہ ایک جماعت کے لیے کافی ہوگا۔ ایک دودھ دینے والی اونٹنی لوگوں کی ایک جماعت

کے لیے کافی ہوگی۔ایک بکری ایک قبیلہ کے لیے کافی ہوگی۔ ہر ڈنک والے زہریلے جانور کا ڈنک وغیرہ نکال لیا جائے گا، یہاں تک کہ اگر ایک بچہ سانپ کے منہ میں ہاتھ دے گا تو وہ اس کو نقصان نہ پہنچائے گا۔ایک لڑکی شیر کے دانت کھول کر دیکھے گی اور وہ اس کو کوئی تکلیف نہ پہنچا سکے گا۔ بھیڑیا، بکریوں کے ساتھ ایسا رہے گا جیسا کتا ریوڑ کی حفاظت کے لیے رہتا ہے۔ ساری زمین امن و امان سے اس طرح بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے۔ صدقات کا وصول کرنا چھوڑ دیا جائے گا۔ یہ برکات سات سال تک رہیں گی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے ایک رومی لشکر مقام اعماق یا وابق میں اترے گا۔ ان سے جہاد کے لیے مدینہ سے ایک لشکر چلے گا۔ یہ لشکر اپنے زمانہ کے بہترین لوگوں کا مجمع ہوگا۔ اس جہاد میں لوگوں کے تین ٹکڑے ہو جائیں گے۔ ایک تہائی حصہ شکست کھائے گا۔ ایک تہائی شہید ہو جائے گا۔ اور ایک تہائی فتح پائیں گے۔ قسطنطنیہ فتح ہو جائے گا۔ جس وقت وہ مال غنیمت تقسیم کرنے میں مشغول ہوں گے تو خروج دجال کی غلط خبر مشہور ہو جائے گی۔ لیکن جب لوگ ملک شام واپس آئیں گے تو دجال نکل آئے گا۔ عرب اس زمانہ میں بہت کم ہوں گے اور اکثر بیت المقدس میں ہوں گے۔ مسلمان دجال سے بچ کر افیق نامی گھاٹی میں جمع ہو جائیں گے۔ اس وقت مسلمان سخت فقر و فاقہ میں مبتلا ہوں گے۔ اس وقت اچانک ایک منادآواز دے گا کہ تمہارا فریادرس آ گیا۔ لوگ تعجب سے کہیں گے کہ یہ تو کسی پیٹ بھرے ہوئے کی آواز ہے۔

مسلمانوں کا ایک لشکر ہندوستان سے جہاد کرے گا اور اس کے بادشاہوں کو قید کرے گا۔ یہ لشکر اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول و مغفور ہوگا۔ جس وقت یہ لشکر واپس ہوگا تو عیسیٰ علیہ السلام کو ملک شام میں پائے گا۔ شام و عراق کے درمیان دجال نکلے گا۔ فتنہ دجال اتنا سخت ہوگا کہ تاریخ انسانی میں اس سے بڑا فتنہ نہ کبھی ہوا اور نہ آئندہ ہوگا۔ اس لیے تمام انبیائے کرام اپنی اپنی امتوں کو اس سے خبردار کرتے رہے ہے۔ مگر اس کی جتنی تفصیلات رسول کریم ﷺ نے بتائیں، کسی اور نبی نے نہیں بتلائیں۔ وہ پہلے نبوت کا اور اس کے بعد خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ اس کی پیشانی پر کافر اس صورت میں لکھا ہوگا۔ ک۔ف۔ر۔ جسے ہر مومن پڑھ سکے گا، خواہ لکھنا پڑھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔ دجال جوان ہوگا اور عبدالعزیٰ بن قطن کے مشابہ ہوگا۔ رنگ گندمی اور بال پیچدار ہوں گے۔ دونوں آنکھیں عیب دار ہوں گی۔ وہ بائیں آنکھ سے کانا

ہوگا۔ دجال کی رفتار بادل اور ہوا کی طرح تیز ہوگی۔ تمام دنیا میں پھر جائے گا کوئی جگہ باقی نہ رہے گی جہاں وہ نہ پہنچے۔ البتہ حرمین شریفین مکہ و مدینہ اس کے شر سے محفوظ رہیں گے۔ مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے ہر راستے پر فرشتوں کا پہرہ ہوگا، جو دجال کو اندر نہ گھسنے دیں گے۔ جب دجال کو مکہ و مدینہ سے دفع کر دیا جائے گا تو ظریب احمر میں سبخہ (کھاری زمین) کے ختم پر جا کر ٹھہرے گا۔ اس وقت مدینہ میں تین زلزلے آئیں گے جو منافقین کو مدینہ سے نکال پھینکیں گے اور تمام منافق مرد و عورت دجال کے ساتھ جا ملیں گے۔ اس کے ساتھ ظاہری طور پر جنت و دوزخ ہوگی مگر حقیقت میں اس کی جنت دوزخ، دوزخ جنت ہوگی۔ اس کے زمانہ میں ایک دن سال بھر کے برابر، دوسرا مہینہ بھر کے برابر، اور تیسرا ہفتہ کے برابر ہوگا اور پھر باقی ایام اسی طرح معمول کے مطابق ہوں گے۔ دجال ایک گدھے پر سوار ہوگا جس کے دونوں کانوں کا درمیانی فاصلہ چالیس ہاتھ ہوگا۔ اس کے ساتھ شیاطین ہوں گے جو لوگوں سے کلام کریں گے۔ جب وہ بادل سے کہے گا تو فوراً بارش ہو جائے گی اور جب چاہے گا تو قحط پڑ جائے گا۔

دجال مادر زاد اندھے اور برص کے مریض کو تندرست کر دے گا۔ زمین کے پوشیدہ خزانوں کو حکم دے گا تو فوراً باہر آ کر اس کے پیچھے ہو جائیں گے۔ دجال ایک نوجوان آدمی کو بلائے گا اور تلوار سے اس کے دو ٹکڑے درمیان سے کر دے گا اور پھر اس کو بلائے گا تو وہ صحیح سالم ہو کر ہنستا ہوا سامنے آ جائے گا۔ دجال کے ساتھ 70 ہزار یہودی ہوں گے جن کے پاس جڑاؤ تلواریں اور ساج ہوں گے۔ لوگوں کے تین گروہ ہو جائیں گے۔ ایک گروہ دجال کا اتباع کرے گا۔ ایک گروہ اپنی کاشتکاری میں لگا رہے گا اور ایک گروہ دریائے فرات کے کنارے پر اس کے ساتھ جہاد کرے گا۔ مسلمان ملک شام کی بستیوں میں جمع ہو جائیں گے اور دجال کے پاس ایک ابتدائی لشکر بھیجیں گے۔ اس لشکر میں ایک شخص ایک سرخ یا سیاہ و سفید گھوڑے پر سوار ہوگا اور یہ سارا لشکر شہید ہو جائے گا۔ ان میں سے ایک بھی واپس نہ آئے گا۔ دجال جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں۔ اس وقت تمام یہودیوں کو شکست ہوگی۔ حدیث شریف کے مطابق حضور نبی کریم ﷺ نے سورۃ الکہف کی ابتدائی آیات کو دجال سے تحفظ کا ذریعہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو نکالے گا جن کا سیلاب تمام عالم کو گھیرے گا۔ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمام مسلمانوں کو پہاڑ طور پر جمع فرما دیں گے۔ یاجوج ماجوج کی فوج کا ابتدائی حصہ جب دریائے طبریہ پر گزرے گا تو

سب دریا کو پی کر صاف کر دے گا۔

اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام یاجوج و ماجوج کے لیے بددعا فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے گلوں میں ایک گلٹی نکال دے گا جس سے سب کے سب آہستہ آہستہ مر جائیں گے۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو لے کر جبل طور سے زمین پر اتریں گے مگر تمام زمین یاجوج و ماجوج کے مُردوں کی بدبو سے بھری ہوئی ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دعا کریں گے کہ بدبو نابود ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ بارش برسائے گا جس سے تمام زمین دھل جائے گی۔ پھر زمین اپنی اصلی حالت پر ثمرات و برکات سے بھر جائے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو فرمائیں گے کہ میرے بعد ایک شخص کو خلیفہ بنائیں جس کا نام مقعد ہے۔ اس کے بعد آپ کی وفات ہو جائے گی۔ نبی کریم ﷺ کے روضہ اطہر میں چوتھی قبر آپ کی ہوگی۔ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم ارشاد کے لیے مقعد کو خلیفہ بنائیں گے۔ پھر مقعد کا بھی انتقال ہو جائے گا۔ پھر لوگوں کے سینوں سے قرآن اٹھا لیا جائے گا۔ یہ واقعہ مقعد کی وفات سے تقریباً تیس سال بعد ہوگا۔ اس کے بعد قیامت کا حال ایسا ہوگا، جیسے کسی پورے نو مہینہ کی حاملہ کو معلوم نہیں، کب ولادت ہو جائے۔ اس کے بعد قیامت کی بالکل قریبی علامات ظاہر ہوں گی۔

۞......۞......۞

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام اور صحابہ کرامؓ

اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآن مجید میں جس عقیدہ کو بیان کیا ہو اور حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے متواتر احادیث میں جس عقیدہ کو وضاحت کے ساتھ ارشاد فرمایا ہو، ظاہر ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا عقیدہ اس کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ حضور نبی کریم ﷺ کی مبارک صحبت سے براہ راست فیض پانے والے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ و مسلک یہی تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے تھے اور وہ قرب قیامت میں دوبارہ اس زمین پر تشریف لائیں گے۔

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ لکھتے ہیں:

"اس امت مرحومہ پر قوم عاد اور ثمود کی طرح عذاب تو نہیں لیکن فتنے ہیں جن سے نکلنے کا راستہ سوائے کتاب و سنت کے کچھ نہیں اور کتاب و سنت تک رسائی بغیر حضرات صحابہؓ و تابعینؒ کے ناممکن ہے۔ اس لیے کہ صحابہؓ اور تابعینؒ ہی کے ذریعے ہم تک کتاب و سنت پہنچا۔ نبی اور امت کے درمیان میں صحابہؓ واسطہ ہیں اور ایسا واسطہ ہیں کہ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ لہٰذا قرآن و حدیث کا وہی مطلب معتبر ہوگا جو حضرات صحابہؓ اور تابعینؒ نے سمجھا۔ سوائے حضرات انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے، دنیا میں صحابہ کرامؓ جیسا نور علم، نور فہم اور نور تقویٰ، اولین میں سے کسی کو میسر آیا اور نہ آخرین میں سے کسی کو حاصل ہوا۔ پس اگر صحابہ کرامؓ کی تفسیر اور شرح معتبر نہیں تو پھر کسی کی بھی معتبر نہیں۔ خدا کی قسم! اگر ایک صحابیؓ کے نور علم، نور فہم اور نور تقویٰ کی زکوٰۃ نکالی جائے اور کل عالم پر تقسیم کی جائے تو دنیا کا ہر فرد علم و فہم کا امیر اور دولت مند بن جائے۔"

(کلمۃ اللہ فی حیات روح اللہ المعروف حیات عیسیٰ علیہ السلام از مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ)

حضرات صحابہ کرامؓ کی روایاتؓ اور اقوال سے ثابت ہے کہ وہ تمام حضرات، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور نزول کے قائل تھے۔ صحابہ کرامؓ کی روایات ہزار ہا لوگوں نے سنیں اور ان سے کوئی دوسرا مخالف قول منقول نہیں۔ آپ گزشتہ باب میں پڑھ چکے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے صحابہ کرام کی ایک کثیر تعداد کے ساتھ حضرت عمر فاروق ؓ کو ابن صیاد کے قتل سے اس بنا پر منع فرما دیا تھا کہ دجال کو حضرت عیسیٰ ابن مریم قتل کریں گے، اور حضرت عمرؓ نے اس کے جواب میں خاموشی اختیار کی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرات صحابہ کرامؓ نے نبی کریم ﷺ کا عقیدہ حیات و نزول مسیح علیہ السلام قبول کیا اور اس بارے میں کتب حدیث میں متعدد روایات موجود ہیں اور ان سب روایات کو احاطہ تحریر میں لانا بھی خاصا مشکل کام ہے۔ جن حضرات کو تحقیق کرنی ہو، وہ احادیث کے ذخیرہ بے بہا میں غواصی کر سکتے ہیں۔

یہ بات بھی یاد رہے کہ جب حضور سرور کائنات ﷺ صحابہ کرامؓ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور قرب قیامت آسمان سے زمین پر دوبارہ نزول کی خبر دے رہے تھے تو تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرامؓ میں سے کسی ایک نے بھی جواباً یہ نہیں کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو وفات پا چکے ہیں۔ آپ ان کے نزول کی خبر کیسے دے رہے ہیں؟ یاد رکھیے! جن بنیادی اسلامی عقائد کا دارومدار ایمان اور ہدایت پر ہے، قرآن و حدیث نے انہیں اپنی پوری تفصیل کے ساتھ کھول کر بیان کر دیا ہے تاکہ ان کے متعلق کسی قسم کا شک و شبہ یا ابہام باقی نہ رہے۔ قرآن و حدیث میں جہاں بھی حیات و نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا ہے، اس سے مراد حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہی ہیں۔ یہاں کسی مثیل مسیح کی آمد کا ذکر نہیں۔ فرض کیجیے، اگر خدانخواستہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی جگہ قادیان کے آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے آنا ہوتا تو قرآن و حدیث میں (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح) اس کی تمام نشانیاں بیان ہوتیں۔ قرآن و حدیث کو مسلمانوں سے کیا بیر ہے کہ جس چیز پر ان کے ایمان و کفر کا مدار ہے، اسے پوشیدہ یا گول مول انداز میں بیان کیا جاتا۔ قرآن و حدیث کے علاوہ خود صحابہ کرامؓ کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام زندہ و حیات ہیں اور قرب قیامت وہی دوبارہ دنیا میں نزول فرمائیں گے۔

صحابہ کرامؓ کے اجماع کی اہمیت کے بارے میں مرزا قادیانی کا کہنا ہے:۔

- ''صحابہ کا اجماع وہ چیز ہے جس سے انکار نہیں ہوسکتا۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ 5 صفحہ 203 حاشیہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 376، از مرزا قادیانی)

- ''شرعی حجت صرف صحابہ کا اجماع ہے۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ 5 صفحہ 234 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 410، از مرزا قادیانی)

- ''اجماع کے خلاف عقیدہ رکھنے والے پر خدا کی لعنت اور اس کے فرشتوں کی لعنت۔''

(انجام آتھم صفحہ 144 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 144، از مرزا قادیانی)

- ''اور صحابہ کا اجماع حجت ہے جو کبھی ضلالت پر نہیں ہوتا۔''

(تریاق القلوب صفحہ 147 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 461 حاشیہ، از مرزا قادیانی)

- ''جو شخص بعد صحابہ کے کسی مسئلہ میں اجماع کا دعویٰ کرے، وہ کذاب ہے۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 44 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 44 از مرزا قادیانی)

جن حضرات صحابہ کرامؓ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ونزول کی روایات یا اقوال ثابت ہیں، ان میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت ابوعبیدہ بن الجراح، حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابوہریرہؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابوالعالیہ، حضرت ابو مالکؓ، حضرت عکرمہؓ، حضرت عثمان بن ابی العاصؓ، حضرت ابوالامامۃ الباہلیؓ، حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ، ام المومنین حضرت صفیہؓ، حضرت حذیفہ بن اسیدؓ، حضرت انسؓ، حضرت عبداللہ بن سلامؓ، حضرت مغیرہ بن شعبہؓ اور حضرت ثعلبہ انصاریؓ خصوصی طور پر شامل ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

حدثنا اسحٰق اخبرنا یعقوب بن ابراھیم حدثنا ابی عن صالح عن ابی شهاب أن سعید بن المسیب سمع ابوھریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم والذی نفسی بیده لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلا فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الحرب ویفیض المال حتی لا یقبله احد حتی تکون السجدة الواحدة خیر من الدنیا وما فیها. ثم یقول ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ واقرو وان شئتم و ان من اھل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته و یوم

القیامة یکون علیهم شهیداً۔

(صحیح بخاری، جلد اوّل صفحہ 490، حدیث نمبر 3448، مسلم جلد 1 صفحہ 87)

(ترجمہ) ''حضرت ابو ہریرہؓ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یقیناً ابن مریم تم میں حاکم عادل ہو کر اتریں گے، پس صلیب توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جنگ ختم کر دیں گے، مال کی اس قدر کثرت ہو جائے گی کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا۔ یہاں تک کہ دنیا اور دنیا بھر کے سب مال و متاع سے ایک سجدہ اچھا معلوم ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اگر تم نزول عیسیٰ علیہ السلام کی دلیل اس ارشاد نبویؐ کے ساتھ قرآن سے چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو: ''وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته ویوم القیامة یکون علیهم شهیداً'' کیونکہ اس میں صاف طور پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جتنے اہل کتاب ہیں، وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان پر ایمان لے آئیں گے۔ اور قیامت کے دن وہ ان کے بارہ میں شہادت دیں گے۔''

حضرت ابو ہریرہؓ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حسب قرآنی وعدہ و پیشگوئی وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں سے نازل ہوں گے اور ان کے فوت ہونے سے پہلے سب اہل کتاب کا ان پر ایمان لانا ضروری ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ تمام دنیا کے مسلمانوں کو حیات عیسیٰ علیہ السلام کے ثبوت میں قرآنی آیت وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته ویوم القیامة یکون علیهم شهیداً۔ (النساء: 159) پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں۔ تمام کتب حدیث یا ان کی شرح میں لکھی جانے والی کتب کو پڑھ جایئے، کہیں کوئی ایسی روایت نہ ملے گی، جہاں صحابہ کرامؓ سمیت کسی محدث یا مفسر نے حضرت ابو ہریرہؓ کے اس قول کی تردید کی ہو۔

قصہ ابن صیاد کے حوالہ سے حدیث مبارکہ میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مع صحابہ کرامؓ، ابن صیاد کو دیکھنے گئے۔ ابن صیاد کے بارے میں صحابہ کرامؓ کو شبہ تھا کہ کہیں یہی شخص دجال نہ ہو۔ وہاں حضرت عمر فاروقؓ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ آپؐ مجھے اجازت

دیں۔ میں اسے ابھی قتل کر دوں۔ اس پر حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! اگر یہ ابن صیاد، دجال ہے تو پھر تو اسے قتل نہ کر سکے گا کیونکہ دجال کا قتل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ہوگا۔" اس پر کسی بھی صحابی رسول ﷺ نے یہ اعتراض نہیں کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو فوت ہو گئے ہیں۔ اب وہ دوبارہ دنیا میں نہیں آئیں گے۔ لہٰذا ان کا دجال کو قتل کرنا چہ معنی دارد؟ اس سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور دنیا میں دوبارہ نزول کے قائل تھے۔

اس بات کو ذہن نشین رکھنا بھی نہایت ضروری ہے کہ تمام صحابہ کرامؓ اہل لسان عرب تھے۔ قرآن مجید اور اس کے مفاہیم کو خوب اچھی طرح سمجھتے تھے، زیادہ تر مسائل قرآن مجید ہی سے مستنبط فرمایا کرتے تھے۔ جب بھی کوئی مسئلہ پیش آتا، ان کے ذہن میں فوراً اس سے متعلق قرآنی آیت منعکس ہو جاتی اور اس کی روشنی میں مسئلہ کا حل تلاش کر لیتے تھے، اور ویسے بھی قرآن مجید کی تلاوت ان نفوسِ طیبہ کا معمول تھا، اور تلاوتِ قرآن مجید کے دوران انی متوفیک، فلما توفیتنی اور قد خلت وغیرہ کلماتِ مبارکہ ان کے وردِ زبان رہتے تھے، لیکن اس کے باوجود وہ پاک طینت ہستیاں رفع عیسیٰ علیہ السلام کی بھی قائل تھیں اور نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بھی پختہ یقین رکھتی تھیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان آیات کا وہ مطلب ہرگز نہیں ہے جو قادیانی پیش کر کے حیات و رفع عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کرتے ہیں۔

اگر فلما توفیتنی و متوفیک کے معنی اخراج روح اور خلت کے معنی موت ہوتے تو مذکورہ بالا متواتر روایات ان نفوس مبارکہ سے نقل ہو کر کبھی نہ آتیں، جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع الی السماء اور ان کے زمین پر تشریف لانے کی خبر دی گئی ہے۔ اور اگر "توفی" کے معنی "موت" ہی کے ہوتے تو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مبارک دور میں اس کے خلاف معنی کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع الی السماء اور نزول علی الارض کا عقیدہ رکھنے والے لوگوں کی تردید ضرور کی جاتی۔ لیکن اس کے برعکس براہ راست اور بلاواسطہ حضرت نبی کریم ﷺ کی پاکیزہ و نورانی مجلس میں حاضر ہو کر اسلامی عقائد و اعمال اور قرآن مجید کی تعلیم و تفہیم اور عملی تربیت حاصل کرنے والے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے توفی کا معنی موت نہیں کیا بلکہ اٹھائے جانے کا کیا ہے۔

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام پر اجماعِ اُمت

لغت میں اجماع متفق ہونے کو کہتے ہیں۔ لغوی معنی کے اعتبار سے اتفاق اور اجماع ایک ہی چیز ہیں مگر اصطلاح شریعت میں ایک خاص قسم کے اتفاق کو اجماع کہا جاتا ہے۔ جس کی تعریف یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد کسی زمانہ کے فقہا اور مجتہدین کا کسی حکم شرعی پر متفق ہو جانا اجماع ہے۔

جن امور دین پر امت کا ایک بڑا گروہ یا کثیر جماعت ہر زمانہ میں بیان کرتے چلے آئے ہوں اور وہ ان میں مسلسل جاری و ساری رہے ہوں، ان سب امور و احکام کو متواتر کہتے ہیں۔

تمام تابعین، تبع تابعین، محدثین، مفسرین، مجددین، صوفیائے کرام، اہل تحقیق، علمائے حق، اہل لغت، مترجمین، اہل تاریخ اور تمام اکابرینِ امت اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور اخیر زمانہ میں نازل ہوں گے جیسا کہ قرآن مجید اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔ یہ عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے۔ اس عقیدہ کا منکر بالاتفاق کافر ہے۔

"حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

- لن تجتمع امتی علی الضلالہ

(ترجمہ) میری امت گمراہی پر ہرگز جمع نہ ہوگی۔ (مسند احمد)

ابو عبداللہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف الحیان اندلسی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

- "یعنی تمام امت کا اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور اخیر زمانہ میں نازل ہوں گے جیسا کہ احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔"

(تفسیر بحر المحیط جلد 2، صفحہ 473)

حضرت ابی جعفر بن محمد بن جلیل الطبری اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

❑ "اس پر اجماع ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں میں زندہ ہیں۔ وہ زمین پر نازل ہو کر دجال کو قتل کریں اور اسلام کی تائید کریں گے۔" (تفسیر جامع البیان صفحہ 52)

❑ حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں: "ونزول عیسٰی علیه السلام من السماء حق کائن" حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا حق ہے اور صحیح ہے۔ (فقہ اکبر صفحہ 22)

❑ امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی مسند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم کا قبل از قیامت نکلنا اور اترنا برحق ہے۔ (مسند امام احمد)

❑ امام مالکؒ نے فرمایا کہ لوگ اس حالت میں کھڑے ہوں گے کہ اقامتِ نماز سنتے ہوں گے کہ اچانک ان کو ایک بادل ڈھانک لے گا۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام یقیناً اس وقت اتریں گے۔ (اکمال المعلم، شرح صحیح مسلم)

❑ علامہ زرقانی مالکیؒ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم اتریں گے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے موافق حکم صادر فرمائیں گے بوجہ الہام یا اطلاع فیوض نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے یا جیسا کہ منظور خدا ہوگا۔ آپ کتاب وسنت سے استخراج فرمائیں گے۔ (شرح مواہب قسطلانی)

❑ شیخ اسلام حرانیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوپر اٹھائے جانے سے یہ امر ثابت ہو گیا کہ آدمی بمعہ جسم آسمان پر جا سکتا ہے، اس لیے کہ عیسیٰ علیہ السلام بمعہ جسم اوپر اٹھائے گئے اور عنقریب آسمان سے اتریں گے اور یہ ایسا امر ہے جس پر نصاریٰ بھی مسلمانوں کے ساتھ متفق ہیں کیونکہ نصاریٰ بھی مسلمانوں کی طرح مانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور عنقریب اتریں گے۔

❑ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کتاب الاعلام میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب اتریں گے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے ساتھ حکم فرمائیں گے جیسا کہ صحیح حدیثوں میں آیا ہے اور اس پر اجماع منعقد ہوا ہے۔ (کتاب الاعلام)

❑ عطاء ابن ابی رباحؒ لکھتے ہیں کہ جب عیسیٰ علیہ السلام زمین پر اتریں گے تو کوئی یہودی اور نصرانی نہ ہوگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے۔ (تفسیر فتوحات الٰہیہ)

❑ امام طبریؒ فرماتے ہیں کہ "وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ" سے مراد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے دنیا میں اتریں گے۔ (تفسیر ابن جریر)

❑ علامہ ابن جوزیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین کی طرف اتریں گے پھر شادی کریں گے اور ان کی اولاد ہوں گی اور 45 برس رہیں گے پھر فوت ہوں گے اور مدینہ منورہ میں مدفون ہوں گے۔ (مشکوۃ شریف، باب نزول عیسیٰ ابن مریم)

❑ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ لکھتے ہیں کہ آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اٹھالیا۔ (مدارج النبوۃ)

❑ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اہل تفسیر اور محدثین کا اتفاق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ اسی جسم سے اٹھائے گئے۔ (تلخیص الحبیر)

❑ علامہ بدرالدین عینیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتر کر دجال کو قتل کریں گے۔ (عمدۃ القاری، شرح صحیح بخاری)

❑ علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر آسمان سے اتریں گے۔ (ارشاد الساری، شرح صحیح بخاری)

❑ حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھالیا گیا، آسمان سے زمین پر اتریں گے اور کتاب سنت کے ساتھ حکم کریں گے۔ (حافظ ابن قیم)

❑ علامہ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے منارۂ مشرقی پر اتریں گے۔ (مرقاۃ)

❑ قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا اور دجال کو قتل کرنا احادیث صحیحہ کی رُو سے اہل سنت والجماعت کے نزدیک بالکل حق ہے (صحیح مسلم، حاشیہ نووی)۔

❑ شاہ عبدالقادر محدث دہلوی تفسیر قرآن میں لکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی زندہ ہیں جب یہود میں دجال پیدا ہوگا، تب اِسی جہاں میں آکر اُسے ماریں گے۔ (موضح القرآن)

❑ شاہ رفیع الدین محدث دہلوی، تفسیر قرآن میں لکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے کاندھوں پر تکیہ لگائے آسمان سے دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی منارے پر رونق افروز ہوں گے۔ (برحاشیہ علامات قیامت)

❑ مولانا عبدالحق صاحب حقانی لکھتے ہیں کہ بوقتِ شب ملائکہ حضرت مسیح علیہ السلام

کو آسمان پر لے گئے تھے اور آپ آسمان پر زندہ ہیں۔ (عقائد الاسلام)

دوسری بات جو اتنی ہی وضاحت کے ساتھ ان احادیث سے ظاہر ہوتی ہے، وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کا یہ دوبارہ نزول نبی ہو کر آنے والے شخص کی حیثیت سے نہیں ہوگا، نہ ان پر وحی نازل ہوگی، نہ وہ خدا کی طرف سے کوئی نیا پیغام یا نئے احکام لائیں گے، نہ وہ شریعت محمدﷺ میں کوئی اضافہ یا کوئی کمی کریں گے، نہ ان کو تجدید دین کے لیے دنیا میں لایا جائے گا، نہ وہ آکر لوگوں کو اپنے اوپر ایمان لانے کی دعوت دیں گے اور نہ وہ اپنے ماننے والوں کی ایک الگ امت بنائیں گے، وہ صرف ایک کارِ خاص کے لیے بھیجے جائیں گے، اور وہ یہ ہوگا کہ دجال کے فتنے کا استیصال کر دیں۔ اس غرض کے لیے وہ ایسے طریقے سے نازل ہوں گے کہ جن مسلمانوں کے درمیان ان کا نزول ہوگا، انہیں اس امر میں کوئی شک نہ رہے گا کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم ہی ہیں، جو رسول اللہﷺ کی پیش گوئیوں کے مطابق ٹھیک وقت پر تشریف لائیں گے۔ وہ آکر مسلمانوں کی جماعت میں شامل ہو جائیں گے۔ جو بھی مسلمانوں کا امام اُس وقت ہوگا، اسی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ علمائے اسلام نے اس مسئلے کو پوری وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔

- علامہ تفتازانی شرح عقائد نسفی میں لکھتے ہیں: ''یہ ثابت ہے کہ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں۔ اگر کہا جائے کہ آپ ﷺ کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا ذکر احادیث میں آیا ہے تو ہم کہیں گے کہ ہاں آیا ہے، مگر وہ حضرت محمد ﷺ کے تابع ہوں گے، کیونکہ ان کی شریعت تو منسوخ ہو چکی ہے۔ اس لیے نہ ان کی طرف وحی ہوگی اور نہ وہ احکام مقرر کریں گے بلکہ رسول اللہ ﷺ کے نائب کی حیثیت سے کام کریں گے۔ (شرح عقائد نسفی)

- علامہ آلوسی تفسیر روح المعانی میں کہتے ہیں۔ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو وہ اپنی سابق نبوت پر باقی ہوں گے، بہر حال اس سے معزول تو نہ ہو جائیں گے۔ مگر وہ اپنی پچھلی شریعت کے پیرو نہ ہوں گے، کیونکہ وہ ان کے اور دوسرے سب لوگوں کے حق میں منسوخ ہو چکی ہے۔ اب وہ اصول اور فروع میں اس شریعت کی پیروی پر مکلف ہوں گے۔ لہٰذا ان پر نہ اب وحی آئے گی اور نہ انہیں احکام مقرر کرنے کا اختیار ہوگا، بلکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے نائب اور آپ کی امت میں امت محمدیہ کے حاکموں میں سے ایک حاکم کی حیثیت سے کام کریں گے۔ (تفسیر روح المعانی)

- امام فخر الدین رازیؒ اس بات کو اور زیادہ وضاحت کے ساتھ اس طرح بیان کرتے ہیں: ''انبیاء علیہم السلام کا دور حضرت محمد ﷺ کی بعثت تک تھا۔ جب آپ ﷺ مبعوث ہو گئے تو انبیاء علیہم السلام کی آمد کا زمانہ ختم ہو گیا۔ اب یہ بات بعید از قیاس نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد حضرت محمد ﷺ کے تابع ہوں گے۔ (تفسیر کبیر)

اور جو بھی اس وقت مسلمانوں کا امیر ہوگا، اسی کو آگے رکھیں گے، تا کہ اس شبہے کی کوئی ادنیٰ سی گنجائش بھی نہ رہے کہ وہ اپنی سابق پیغمبرانہ حیثیت کی طرح اب پھر پیغمبری کے فرائض انجام دینے کے لیے واپس آئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ کسی جماعت میں اگر اللہ کا پیغمبر موجود ہو تو نہ اُس کا کوئی امام دوسرا شخص ہو سکتا ہے اور نہ امیر۔ پس جب وہ مسلمانوں کی جماعت میں آ کر محض ایک فرد کی حیثیت سے شامل ہوں گے تو یہ گویا خود بخود اس امر کا اعلان ہوگا کہ وہ پیغمبر کی حیثیت سے تشریف نہیں لائے ہیں اور اس بناء پر ان کی آمد سے مُہر نبوت کے ٹوٹنے کا قطعاً کوئی سوال پیدا نہ ہوگا۔

- امام ابو جعفر طحاویؒ عقیدۃ الطحاویہ میں فرماتے ہیں: "ونومن بخروج الدجال و نزول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام من السماء" اور ہم ایمان لاتے ہیں، دجال کے نکلنے اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے پر۔ (عقیدہ الطحاویہ صفحہ 35)

- امام ابن عطیہ مالکیؒ فرماتے ہیں کہ امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور وہ آخری زمانہ میں نزول فرمائیں گے اور اس اجماع کی بنیاد احادیث متواترہ ہیں۔ (البحر المحیط جلد 2 صفحہ 472)

- قاضی عیاض مالکیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا اور نازل ہو کر دجال کو قتل کرنا، اہل سنت والجماعت کے ہاں حق اور صحیح ہے۔ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور کوئی عقلی دلیل اس کے خلاف نہیں۔ پس اس کو ماننا لازم ہے۔ ہاں بعض معتزلہ اور جہمیہ نے اس کا انکار کیا ہے۔ (نووی شرح صحیح مسلم صفحہ 4 جلد 2)

- امام اہل سنت و جماعت امام ابوالحسن اشعریؒ فرماتے ہیں کہ امت کا اس پر اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا۔ (کتاب الابانہ صفحہ 46)

- علامہ تفتازانی" فرماتے ہیں کہ احادیث صحیحہ سے امام مہدی کا ظہور اور عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ثابت ہے۔ (شرح مقاصد صفحہ 307)

❑ علامہ ابن ہمامؒ فرماتے ہیں کہ علامات قیامت میں سے دجال کا نکلنا اور عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا ہے۔ یہ سب حق ہے اور نصوص صحیحہ صریحہ سے ثابت ہے۔
(المسائرة صفحہ 26 جلد 2)

❑ امام عبدالحکیمؒ فرماتے ہیں: "ونزوله الى الارض واستقراره عليها قد ثبت باحاديث صحيحه بحيث لم يبق فيه شبهة ولم يختلف فيه احد" اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا زمین کی طرف اور ان کا ٹھہرنا اس پر تحقیق ثابت ہوا ہے صحیح حدیثوں کے ساتھ، اس طریقہ سے کہ ان میں کوئی شبہ نہیں اور اس میں کسی ایک نے بھی اختلاف نہیں کیا۔
(عبدالحکیم علی الخیالی صفحہ 142)

❑ علامہ سفارینیؒ فرماتے ہیں کہ امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور اہل شریعت میں سے کسی نے اس کا انکار نہیں کیا۔ اس کا انکار صرف فلاسفہ اور ملاحدہ نے کیا ہے اور ان کے انکار سے اجماع پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور اس بات پر بھی امت کا اجماع ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد شریعت محمدیﷺ کے مطابق عمل کریں گے۔ اگرچہ آپ نبوت کی صفت سے بھی متصف ہوں گے۔
(شرح عقیدہ سفارینی صفحہ 90 جلد 2)

اہل اسلام کے نزدیک ہر صدی میں مجدد یا مجددین کا ہونا صحیح ہے۔ آنجہانی مرزا قادیانی نے بھی اس موقف کی تائید کی ہے۔ وہ لکھتا ہے:

❑ "خداتعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ہر ایک صدی کے سر پر وہ ایسے شخص کو مبعوث کرے گا جو دین کو تازہ کرے گا اور اس کی کمزوریوں کو دور کر کے پھر اپنی طاقت پر اسے لے آئے گا۔"
(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 340 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 340 از مرزا قادیانی)

❑ "مجدد کا علوم لدنیہ و آیات سماویہ کے ساتھ آنا ضروری ہے۔"
(ازالہ اوہام صفحہ 79 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 179 از مرزا قادیانی)

قادیانیوں کی ایک نہایت اہم کتاب "عسل مصفّٰی" ہے، جس کا مصنف مرزا قادیانی کا خاص مرید مرزا خدا بخش قادیانی ہے۔ یہ کتاب قادیانی جماعت کے نزدیک ایک مایہ ناز کتاب ہے۔ آنجہانی مرزا قادیانی، مرزا بشیرالدین محمود، مولوی محمد علی قادیانی لاہوری اور دیگر اہم قادیانی "عسل مصفّٰی" پر فخر کرتے رہے ہیں۔ یہ کتاب روزانہ جتنی لکھی جاتی، وہ

باقاعدہ ایک محفل میں مرزا قادیانی کو سنائی جاتی، اگر کبھی وہ اتفاقاً مرزا قادیانی کو نہ سناتا تو مرزا قادیانی بڑے اہتمام کے ساتھ اس کے متعلق استفسار کرتا کہ آج تم نے مجھے اس کتاب کا مسودہ کیوں نہیں سنایا، غرضیکہ یہ پوری کتاب مرزا غلام احمد قادیانی نے پورے اہتمام کے ساتھ سنی، گویا یہ قادیانیت کی مصدقہ کتاب ہے اور اس کے اندر جو مجددین کی فہرست ہے، وہ مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک بھی مسلم مجددین ہیں۔

مرزا خدا بخش قادیانی اپنی اس کتاب کے صفحہ 6، 7 پر لکھتا ہے کہ میری اس کتاب کو حکیم نورالدین بھیروی، مولوی عبدالکریم سیالکوٹی، مولوی محمد احسن امروہی نے نہایت ہی پسند فرمایا۔ آگے لکھتا ہے:

❑ ''حضرت مرزا غلام احمد قادیانی رئیسِ قادیان مسیح موعود مہدی موعود نے بھی اس ناچیز رسالے کو عزت کی نگاہ سے دیکھا اور اس کے سننے سے اظہار خوشی فرمایا۔ سو دوسری وجہ جو اس کتاب کے لکھنے کی محرک ہوئی، وہ یہی ہے کہ خود ہادی امام میری ناچیز خدمت کو نظر قبولیت سے دیکھتے ہیں۔'' (عسل مصفّٰی: جلد اوّل صفحہ 7)

مرزا خدا بخش قادیانی نے اس کتاب میں از خود مرزا قادیانی کو چودھویں صدی کا مجدد بنانے کے لیے تیرہ صدیوں کے مجددین کی فہرست شائع کی جو مندرجہ ذیل ہے:

(135) ''پہلی صدی میں اصحاب ذیل مجدد تسلیم کیے گئے ہیں

(1) عمر بن عبدالعزیز (2) سالم (3) قاسم (4) مکحول

علاوہ ان کے اور بھی اس صدی کے مجدد مانے گئے ہیں چونکہ جو مجدد جامع صفات حسنہ ہوتا ہے وہ سب کا سردار اور فی الحقیقت وہی مجدد فی نفسہ مانا جاتا ہے اور باقی اس کی ذیل سمجھے جاتے ہیں، جیسے انبیائے بنی اسرائیل میں ایک نبی بڑا ہوتا تھا تو دوسرے اس کے تابع ہو کر کارروائی کرتے تھے۔ چنانچہ صدی اوّل کے مجدد متصف بجمیع صفات حسنہ حضرت عمر بن عبدالعزیز تھے۔ (نجم الثاقب: ج 2 صفحہ 9 قرۃ العیون، مجالس الابرار)

دوسری صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(1) امام محمد بن ادریس ابو عبداللہ شافعی (2) احمد بن محمد بن حنبل شیبانی (3) یحییٰ بن

عون غطفانی (4) اشہب بن عبدالعزیز بن داؤد قیس (5) ابوعمرو مالکی مصری (6) خلیفہ مامون رشید بن ہارون (7) قاضی حسن بن زیاد حنفی (8) جنید بن محمد بغدادی صوفی (9) سہل بن ابی سہل بن ریحلہ الشافعی (10) بقول امام شعرانی حارث بن اسعد محاسبی ابوعبداللہ صوفی بغدادی (11) اور بقول قاضی القضاۃ علامہ عینی احمد بن خالد الخلال ابو جعفر حنبلی بغدادی۔ (نجم الثاقب: ج 2 صفحہ 14 قرۃ العیون، مجالس الابرار)

تیسری صدی کے مجددین

(1) قاضی احمد بن شریح بغدادی شافعی (2) ابوالحسن اشعری متکلم شافعی (3) ابوجعفر طحاوی ازدی حنفی (4) احمد بن شعیب (5) ابوعبدالرحمٰن نسائی (6) خلیفہ مقتدر باللہ عباسی (7) حضرت شبلی صوفی (8) عبید اللہ بن حسین (9) ابوالحسن کرخی وصوفی حنفی (10) امام بقی بن مخلد قرطبی مجدد اندلس اہل حدیث۔

چوتھی صدی کے مجددین

(1) امام ابوبکر باقلانی (2) خلیفہ قادر باللہ عباسی (3) ابو حامد اسفرائنی (4) حافظ ابونعیم (5) ابوبکر خوارزمی حنفی (6) بقول شاہ ولی اللہ محمد بن عبداللہ المعروف بالحاکم نیشاپوری (7) امام بیہقی (8) حضرت ابوطالب ولی اللہ صاحب قوت القلوب جو طبقہ صوفیا سے ہیں (9) حافظ احمد بن علی بن ثابت خطیب بغداد (10) ابواسحاق شیرازی (11) ابراہیم بن علی بن یوسف فقیہ المحدث۔

پانچویں صدی کے مجدد اصحاب

(1) محمد بن محمد ابوحامد امام غزالی (2) بقول عینی و کرمانی حضرت راعونی حنفی (3) خلیفہ مستظہر بالدین مقتدی باللہ عباسی (4) عبداللہ محمد بن محمد انصاری ابواسماعیل ہروی (5) ابو طاہر سلفی (6) محمد بن احمد ابوبکر شمس الدین سرخسی فقیہ حنفی۔

چھٹی صدی کے مجددین

(1) محمد بن عبداللہ فخر الدین رازی (2) علی بن محمد (3) عزالدین بن کثیر (4) امام رافعی شافعی صاحب زبدہ شرح شفا (5) یحیٰی بن حبش بن میرک حضرت شہاب الدین سہروردی

شہید امام طریقت (6) یحییٰ بن اشرف بن حسن محی الدین لوذی (7) حافظ عبدالرحمٰن ابن جوزی۔

ساتویں صدی کے مجدد اصحاب

(1) احمد بن عبدالحلیم تقی الدین ابن تیمیہ حنبلی (2) تقی الدین ابن دقیق العید (3) شاہ شرف الدین مخدوم بہائی سندی (4) حضرت معین الدین چشتی (5) حافظ ابن القیم جوزی شمس الدین محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد بن القیم الجوزی ورعی دمشقی حنبلی (6) عبداللہ بن اسعد بن علی بن سلیمان بن خلاج ابو محمد عفیف الدین یافعی شافعی (7) قاضی بدرالدین محمد بن عبداللہ الشبلی حنفی دمشقی۔

آٹھویں صدی کے مجددین

(1) حافظ علی بن حجر عسقلانی شافعی (2) حافظ زین الدین عراقی شافعی (3) صالح بن عمر بن ارسلان قاضی بلقینی (4) علامہ ناصرالدین شازلی بن سنت مکی۔

نویں صدی کے مجدد اصحاب

(1) عبدالرحمٰن کمال الدین شافعی معروف بہ امام جلال الدین سیوطی (2) محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی شافعی (3) سید محمد جونپوری مہدی اور بقول بعض دسویں صدی کے مجدد ہیں۔

دسویں صدی کے مجدد اصحاب یہ ہیں

(1) ملا علی قاری (2) محمد طاہر فتنی گجراتی، محی الدین محی السنہ (3) حضرت علی بن حسام الدین معروف بہ علی متقی ہندی مکی۔

گیارہویں صدی کے مجددین

(1) عالم گیر بادشاہ غازی اورنگ زیب (2) حضرت آدم صوفی (3) شیخ احمد بن عبدالاحد بن زین العابدین فاروقی سرہندی معروف باامام ربانی مجدد الف ثانی۔

بارہویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(1) محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان نجدی (2) مرزا مظہر جان جاناں دہلوی (3) سید عبدالقادر بن احمد بن عبدالقادر حسنی کوکبانی (4) حضرت احمد شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی (5) امام شوکانی (6) علامہ سید محمد بن اسماعیل امیر یمن (7) محمد حیات بن ملا زیہ سندھی مدنی۔

تیرہویں صدی کے مجددین

(1) سید احمد بریلوی (2) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (3) مولوی محمد اسماعیل شہید دہلوی (4) بعض کے نزدیک شاہ رفیع الدین صاحب بھی مجدد ہیں (5) بعض نے شاہ عبدالقادر کو مجدد تسلیم کیا ہے۔ ہم اس کا انکار نہیں کر سکتے کہ بعض ممالک میں بعض بزرگ ایسے بھی ہوں گے جن کو مجدد مانا گیا ہو اور ہمیں اطلاع نہ ملی ہو۔"

(عسل مصفّٰی از مرزا خدا بخش قادیانی صفحہ 117 تا 120) (عکس صفحہ نمبر 883 تا 886 پر)

یاد رہے مجدد وہی ہو سکتا ہے جو اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ قرآن و حدیث کا علم رکھتا ہو۔ مزید براں مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

❑ "جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجددیت کی قوت پاتے ہیں، وہ نرے استخوان فروش نہیں ہوتے بلکہ وہ واقعی طور پر نائب رسول اللہ ﷺ اور روحانی طور پر آنجنابؐ کے خلیفہ ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انھیں ان تمام نعمتوں کا وارث بناتا ہے جو نبیوں اور رسولوں کو دی جاتی ہیں اور ان کی باتیں از قبیل جوشیدن ہوتی ہیں۔"

(فتح اسلام صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 7 از مرزا قادیانی)

قادیانیوں کی طرف سے شائع کردہ مجددین کی اس فہرست میں کوئی ایک بھی مجدد ایسا نہیں ہے جو حیات و نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کا منکر یا اجرائے ختم نبوت کا قائل ہو۔ قادیانی اس تصور سے بھی بھاگتے ہیں۔ بعض دفعہ قادیانی مبلغین جو حوالہ پیش کرتے ہیں، ان میں اپنی مرضی کی کانٹ چھانٹ اور تحریف ہوتی ہے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ان بزرگوں میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو امت مسلمہ کے اس متفقہ عقیدہ کے خلاف اپنا علیحدہ موقف رکھتا ہو۔

قادیانی کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی چودھویں صدی کا مجدد ہے۔ اب یہ کیسی عجیب بات ہے کہ تیرہ صدیوں کے تمام مجددین (جن کی تعداد قادیانی فہرست کے مطابق 81 بنتی ہے) کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور قرب قیامت آسمان سے زمین پر نازل ہوں گے جبکہ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر تیرہ صدیوں کے مجددین حق پر ہیں تو اکیلا مرزا قادیانی حق پر نہیں ہے۔ اور اگر مرزا قادیانی حق پر ہے تو گزشتہ تیرہ صدیوں کے تمام مجددین حق پر نہ ہوئے۔ سو

صاحبانِ علم و انصاف خود فیصلہ کریں کہ گذشتہ تیرہ صدیوں کے مجددین سچے ہیں یا مرزا قادیانی: جبکہ اجماع امت کے حوالے سے مرزا قادیانی کا قول ہے:

اجماعی عقیدہ سے انکار باعث لعنت ہے

(136) ”کسی اجماعی عقیدہ سے انکار و انحراف موجب لعنت کلی ہے۔“
(انجام آتھم صفحہ 144 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 144 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 887 پر)

اجماعی عقیدہ ماننا فرض ہے

(137) ”غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں، ان سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔“
(ایام الصلح صفحہ 87 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 323 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 888 پر)

اجماعی عقیدے کا انکار کرنے والے پر اللہ کی لعنت

(138) ”جو شخص اس شریعت میں ایک ذرہ کا اضافہ کرے، یا اس میں کمی کرے، یا کسی اجماعی عقیدہ کا انکار کرے تو اس پر اللہ، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ یہی میرا اعتقاد ہے اور یہی میرا مقصود ہے اور یہی میرا مدعا ہے۔ مجھے اپنی قوم سے اصول اجماعی میں کوئی اختلاف نہیں۔“
(انجام آتھم صفحہ 144 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 144 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 889 پر)

اکابرین اسلام نے ہر زمانہ میں قرآن مجید کو تحریفِ معنوی سے محفوظ رکھا

مرزا قادیانی قرآنی آیت ”انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون۔ (الحجر:9)“

کی تفسیر میں لکھتا ہے:

(139) ''سو خدا تعالیٰ نے بموجب اس وعدہ کے چار قسم کی حفاظت اپنے کلام کی کی۔ اول حافظوں کے ذریعہ سے اس کے الفاظ اور ترتیب کو محفوظ رکھا اور ہر ایک صدی میں لاکھوں ایسے انسان پیدا کیے جو اس کے پاک کلام کو اپنے سینوں میں حفظ رکھتے ہیں۔ ایسا حفظ کہ اگر ایک لفظ پوچھا جائے تو اس کا اگلا پچھلا سب بتا سکتے ہیں اور اس طرح پر قرآن کو تحریف لفظی سے ہر ایک زمانہ میں بچایا۔ دوسرے ایسے ائمہ اور اکابر کے ذریعہ سے جن کو ہر ایک صدی میں فہم قرآن عطا ہوا ہے۔ جنہوں نے قرآن شریف کے اجمالی مقامات کی احادیث نبویہ کی مدد سے تفسیر کر کے خدا کے پاک کلام اور پاک تعلیم کو ہر ایک زمانہ میں تحریف معنوی سے محفوظ رکھا۔ تیسرے متکلمین کے ذریعہ سے جنہوں نے قرآنی تعلیمات کو عقل کے ساتھ تطبیق دے کر خدا کے پاک کلام کو کوتہ اندیش فلسفیوں کے استخفاف سے بچایا ہے۔ چوتھے روحانی انعام پانے والوں کے ذریعہ سے جنہوں نے خدا کی پاک کلام کو ہر ایک زمانہ میں معجزات اور معارف کے منکروں کے حملہ سے بچایا ہے۔''

(ایام الصلح صفحہ 62، مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 288 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 890 پر)

مرزا قادیانی کے ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ جو شخص امت کے اجماعی عقیدہ کا منکر ہو، اس پر خدا کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور سارے انسانوں کی لعنت۔ ایسا ملعون اور ازلی بدبخت بے ایمان ہے، اسلام سے برگشتہ ہے۔ اس کے باوجود مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام...... 13 سو برس سے

□ ''ایک دفعہ ہم دلی میں گئے تھے۔ ہم نے وہاں کے لوگوں سے کہا کہ تم نے تیرہ سو برس سے یہ نسخہ استعمال کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو مدفون اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر بٹھایا۔ یہ نسخہ تمہارے لیے مفید ہوا یا مضر...... مگر اب دوسرا نسخہ ہم بتاتے ہیں، وہ استعمال کر کے دیکھو اور وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وفات شدہ مان لو۔''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 579 طبع جدید از مرزا قادیانی)

پچھلی صدی کے بڑے بڑے بزرگوں اور اولیاء کا عقیدہ

❑ "پچھلی صدیوں میں قریباً سب دنیا کے مسلمانوں میں مسیح کے زندہ ہونے پر ایمان رکھا جاتا تھا اور بڑے بڑے بزرگ اس عقیدہ پر فوت ہوئے...... حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے دعویٰ سے پہلے جس قدر اولیا، صلحا گزرے ہیں، ان میں سے ایک بڑا گروہ (ایک بڑا گروہ ہی نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کا...... ناقل) عام عقیدہ کے ماتحت حضرت مسیح کو زندہ خیال کرتا تھا۔"

(حقیقۃ النبوۃ، صفحہ 142، انوار العلوم، جلد 2 صفحہ 463، 464، از مرزا بشیر الدین محمود)

اب انصاف فرمایا جائے کہ مرزا قادیانی خود اپنے اقرار سے ملعون، بے ایمان اور برگشتہ از اسلام ہوا یا نہیں؟

۞......۞ ...۞

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور نزول کی حکمت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و نزول کی حکمت، اللہ رب العزت ہی بہتر جانتے ہیں۔ بہر حال ہر دور کے علمائے کرام نے اپنی مومنانہ فہم و فراست کے ساتھ قرآن و حدیث کی روشنی میں اس پر خوب لکھا ہے: اس موضوع پر مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ کی تحریر نہایت پُرمغز اور فکر انگیز ہے۔ ملاحظہ کیجیے:

"اللہ تعالیٰ کی حکمتوں اور اس کی مشیت کی مصلحتوں کا احاطہ عقلِ انسانی کے لیے ناممکن ہے اور مخلوق، خالق کائنات کے اسرار و حِکم پر عبور بھی کیسے کر سکتی ہے؟ تاہم علمائے امت، فراست مومن اور علم حق کی راہ سے دین اور احکامِ دین کے اسرار و مصالح پر قلم فرسائی کرتے اور اپنی محدود دسترس کے مطابق اس موضوع پر علمی حقائق کا اظہار کرتے آئے ہیں۔

اسلامی دور کی علمی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ دورِ اول میں علم الاسرار کی امامت کا شرف حضرت عمر بن الخطاب، حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہم) کو حاصل تھا، اور اس کے بعد اگرچہ ہر ایک صدی میں دو چار علماءِ ربانی اس کے ماہر و محقق رہے ہیں لیکن خصوصیت کے ساتھ خلیفۂ اموی حضرت عمر بن عبدالعزیز، امام ابو حنیفہ، علامہ عزالدین بن عبدالسلام مصری، حافظ ابن تیمیہ، امام غزالی، سید مرتضیٰ زبیدی اور شاہ ولی اللہ دہلویؒ کو اس علم سے خاص مناسبت تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں اُن کو فطری ملکہ عطا فرمایا تھا۔ بہر حال حکمت کی حیثیت لطائف و نکات کی ہوتی ہے اور اس کو دلیل و حجت کا مرتبہ نہیں دیا جا سکتا، اس لیے زیر بحث مسئلہ میں بھی "حکمت و مصلحت" کا ذکر اِسی نقطۂ نظر سے سمجھنا چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب!

(1) یہود بنی اسرائیل اپنی مذہبی کتابوں کی پیشینگوئیوں اور بشارتوں میں یہ پڑھ چکے

تھے کہ ان کو دو شخصیتوں "مسیحِ ہدایت" اور "مسیحِ ضلالت" سے سابقہ پڑے گا، اس لیے وہ منتظر تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد "مسیحِ ہدایت" کا ظہور کب ہوتا ہے۔ لیکن شومیٔ قسمت کہ جب مسیح ہدایت کا ظہور ہوا تو انہوں نے بغض و حسد کی راہ سے اس کو "مسیحِ ضلالت" کہہ کر رد کر دیا اور صرف یہی نہیں بلکہ آمادۂ قتل ہو گئے اور چونکہ قتلِ انبیا ان کا دستور رہا تھا، اس لیے وہ اس پر ہر وقت جری رہتے تھے۔ پس جبکہ وہ دوسرے انبیا علیہم السلام کی طرح ان کے قتل کے بھی قائل ہو گئے تو یہ تعجب خیز بات نہ ہوئی کہ جب مسیحِ ضلالت (دجال) کا خروج ہو تو یہود اس کو مسیحِ ہدایت کہہ کر قومی حیثیت سے اس کے پیرو ہو جائیں کیونکہ مذہبی تعلیم کے پیش نظر ان پر مسیح ہدایت کا اِتباع ضروری تھا اور جب وہ مسیحِ ہدایت کو مسیح ضلالت کہہ کر قتل کر چکے تو اب مسیح ضلالت کو ہی اس کے دعوے کے مطابق مسیحِ ہدایت تسلیم کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے مگر مشیت الٰہی فیصلہ کر چکی تھی کہ مسیح ضلالت کی گمراہی کا فتنہ چونکہ عظیم الشان ہوگا اور وہ اوّل خدائی کا دعویٰ کرے گا اور اس کے بعد مسیح ہدایت بنے گا۔ اس لیے اس کا خروج قیامت کے قریب ہی ہونا چاہیے جو دورِ فتن یعنی فتنوں کی آماجگاہ ہوگا، اس لیے حکمت الٰہی کا یہ بھی منشا ہوا کہ "مسیح ہدایت" کو یہود کے فتنہ سے اس طرح بچا لیا جائے کہ وہ اس کو ہاتھ بھی نہ لگا سکیں اور جب وہ وقت آ پہنچے کہ مسیح ضلالت اپنی گمراہی کا علم بلند کرے تو مسیح ہدایت ملاءِ اعلیٰ سے کائنات ارضی پر اُترے اور یہود بنی اسرائیل جو کہ بہ تعدادِ کثیر مسیح ضلالت کے پیرو ہو رہے ہوں گے، اپنی آنکھوں سے حق و باطل کا مشاہدہ کرلیں اور جب مسیح ہدایت کے مقدس ہاتھوں سے مسیح ضلالت کا خاتمہ ہو جائے تو "جآء الحق و زحق الباطل ط ان الباطل کان زھوقا ط" حق الیقین بن کر اُن کی نگاہوں کے سامنے آ جائے اور اس طرح قبول حق کے ماسوا ان کے لیے دوسرا چارۂ کار باقی ہی نہ رہے اور یا پھر وہ بھی مسیح ضلالت کے ساتھ "فی النار" کر دیے جائیں۔

نیز یہ حقیقت بھی پیش نظر رہے کہ ادیان و ملل کی تاریخ میں صرف یہود ہی ایک ایسی جماعت ہے جس نے اپنے انبیا علیہم السلام کو بھی قتل کرنے سے ہاتھ نہیں روکا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد یہود نے جن انبیا کے خونِ ناحق سے ہاتھ رنگے تھے، وہ صرف "نبی" ہی تھے جو "علماء امتی کا بنیاءِ بنی اسرائیل" کا مصداق تھے مگر کوئی صاحب شریعت رسول اُن کے اس قتل ناحق کا مظلوم نہیں بنا تھا۔ اس لیے یہ پہلا موقع تھا کہ انہوں نے ایک جلیل القدر رسول (عیسیٰ بن مریمؑ) کو قتل کرنے کا نہ صرف ارادہ کیا بلکہ دنیوی

اسباب کے لحاظ سے مکمل تیاری کر لی تھی۔ تب مشیت حق نے یہ فیصلہ کیا کہ مسیح ہدایت کو اس طرح بچالیا جائے کہ خود یہود کو بھی محسوس ہو جائے کہ وہ مسیح بن مریمؑ پر دسترس نہ پا سکے، لہٰذا فیصلۂ مشیت بروئے کار آیا اور حضرت مسیحؑ کو ملاءِ اعلیٰ کی جانب اٹھا لیا گیا اور تمام دنیوی اسباب ہیچ ہو کر رہ گئے۔ لیکن اس احساس کے باوجود چونکہ حقیقتِ حال تک نہ پہنچ سکے اور ظن وگمان ہی کے قعر میں پڑے رہے۔ گو اپنی بات رکھنے کے لیے مشہور یہی کرتے رہے کہ ہم نے مسیح ابن مریم کو قتل کر دیا۔ ادھر متبعین مسیح ہدایت (نصاریٰ) کی بدبختی دیکھیے کہ کچھ عرصہ کے بعد پولوس نے ان میں عقیدۂ تثلیث و کفارہ کی بدعت پیدا کر کے یہود کے گھڑے ہوئے افسانۂ صلیب کو بھی داخل عقیدہ کر دیا، اور اب یہود و نصاریٰ دونوں جماعتیں اس گمراہی میں مبتلا ہو گئیں کہ عیسیٰ بن مریمؑ صلیب پر چڑھا کر قتل کر دیے گئے۔ تب قرآن عزیز نے نازل ہو کر حق و باطل کے درمیان فیصلہ سنایا اور حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق دونوں جماعتوں نے جو دو الگ الگ رُخ اختیار کیے تھے اور پھر ایک مسئلہ میں دونوں کا اتفاق بھی ہو گیا تھا، ان سب کے متعلق علم یقین کے ذریعہ حقیقت حال کو واشگاف اور دونوں کی گمراہی کو واضح کر کے قبولِ حق کے لیے دعوت دی مگر جماعتی حیثیت سے دونوں نے انکار کر دیا اور حضرت مسیحؑ سے متعلق اپنے اپنے گمراہ کن عقیدہ پر قائم رہے مگر عالم الغیب والشہادہ، چونکہ ان حقائق کا ان کے وقوع سے قبل عالم و دانا تھا، اس لیے اس کی حکمت کا یہ بھی تقاضا ہوا کہ مسیح ہدایت کو کائناتِ ارضی پر اس وقت دوبارہ بھیجا جائے جب مسیح ضلالت کا بھی خروج ہو چکے تا کہ یہود و نصاریٰ کے سامنے حقیقت حال مشاہدہ کے درجہ میں روشن ہو جائے۔ یہود آنکھوں سے دیکھ لیں کہ جس کے قتل کے مدعی تھے، قدرتِ الٰہی کے کرشمے کی بدولت وہ بقیدِ حیات موجود ہے اور نصاریٰ نادم ہوں کہ حضرتِ مسیحؑ کی سچی پیروی چھوڑ کر جو گمراہ کن عقیدہ اختیار کیا تھا، وہ سرتاپا باطل اور ہیچ تھا اور اس طرح ہدایت و ضلالت کے معرکہ میں حق کی سربلندی اور باطل کی پستی کا دونوں مشاہدہ کر کے قرآن عزیز کی تصدیقؔ پر مجبور ہو جائیں اور دونوں جماعتیں "ایمان حق" کو برضا ورغبت اختیار کر لیں اور اپنے باطل عقیدہ پر شرمسار و سرنگوں ہو جائیں۔ چونکہ ان دونوں جماعتوں کے علاوہ ہدایت و ضلالت کا یہ مشاہدہ و مظاہرہ دوسرے اہل باطل بھی کریں گے، اس لیے وہ بھی حلقہ بگوشِ اسلام ہو جائیں گے اور اس طرح احادیث صحیحہ کے مطابق اس زمانہ میں کائناتِ ارضی کا صرف ایک ہی مذہب ہوگا اور وہ "اسلام" ہوگا۔

"هوالذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کلهٖ" (الصف:9)

(2) ادیان وملل کی تاریخ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انبیا علیہم السلام اور معاندین حق کے درمیان "سنة اللّٰه" کے دو مستقل دور رہے ہیں۔ پہلا دور حضرت نوح علیہ السلام سے شروع ہوکر حضرت لوط علیہ السلام پر ختم ہوتا ہے، اس دور میں سنة اللّٰه یہ رہی کہ جب قوموں نے اپنے پیغمبروں کی صدائے حق پر کان نہ دھرا بلکہ برابر اس کا تمسخر کرتی اور اس کے پیغام حق کے آڑے آتی رہیں، تب اللہ تعالیٰ کے عذاب نے اُن کو ہلاک کردیا اور دوسروں کے لیے ان کو باعث عبرت و بصیرت بنا دیا۔ اور دوسرا دور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے شروع ہوکر حضور خاتم الانبیا حضرت محمد ﷺ تک پہنچا ہے۔ اس دور میں سنت اللہ کی خصوصیت یہ رہی ہے کہ جب اعداءِ حق اور دشمنانِ دین نے کلمۂ حق کی مخالفت پر اصرار کیا، اپنے پیغمبروں کو ایذا دی اور ان کے ساتھ تمسخر کو اپنا نصب العین بنا لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان قوموں کو ہلاک کرنے کی بجائے اپنے پیغمبروں کو یہ حکم دیا کہ وہ خدا کی راہ میں وطن چھوڑ دیں اور ہجرت کرجائیں، چنانچہ حضرت ابراہیم پہلے پیغمبر ہیں جنہوں نے قوم کے سامنے یہ اعلان کیا: "انی مهاجر الی ربی انه هو العزیز الحکیم۔" (العنکبوت:26) اور عراق سے شام کی جانب ہجرت فرما گئے۔

پھر یہی صورت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیش آئی اور وہ بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر مصر سے شام کو ہجرت کر گئے مگر فرعون اور اس کے لشکریوں نے چونکہ مزاحمت کی اور ہجرت کے بھی آڑے آئے، اس لیے وہ بحرِ قلزم میں غرق کردیے گئے۔

اور یہی صورت حضور نبی اکرم حضرت محمد ﷺ کو پیش آئی کہ جب قریش مکہ نے اذیت، تمسخر، دین حق کے ساتھ تصادم اور اعمالِ دین کی مزاحمت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا تب مشیت الٰہی کا فیصلہ ہوا کہ آپ ﷺ مکہ سے مدینہ کو ہجرت کرجائیں، چنانچہ ہر قسم کی نگرانی اور مکان کے ہر طرف محاصرہ کے باوجود کرشمۂ قدرت سے آپ ﷺ محفوظ و مامون مدینہ طیبہ ہجرت کر گئے۔

"سنت اللہ" کے اسی دور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت ہوئی اور ان کی قوم بنی اسرائیل نے ان کے ساتھ اور ان کی دعوتِ حق کے ساتھ بھی وہ سب کچھ کیا جو معاندین حق اور دشمنانِ دین اپنے پیغمبروں کے ساتھ کرتے رہے تھے اور ان میں ایک یہ خصوصیت زیادہ

تھی کہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام سے قبل چند انبیا کو قتل تک کر چکے تھے اور اب حضرت مسیح کے قتل کے درپے تھے، اسی کے ساتھ یہ مسطورۂ بالا حقیقت بھی فراموش نہیں رہنی چاہیے کہ یہود، مسیح ہدایت اور مسیح ضلالت، دو مسیح کے منتظر تھے اور حضرت عیسیٰ بن مریم کو مسیح ضلالت قرار دے کر آج بھی مسیح ہدایت کے منتظر ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ کا یہ فیصلہ ہوا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی ہجرت، کائناتِ ارضی کی بجائے ملاء اعلیٰ کی جانب ہوتا کہ مقررہ وقت آنے پر وہ مسیح ہدایت اور مسیح ضلالت کے درمیان مشاہدہ سے امتیاز کرسکیں اور ایک جانب اگر مسیح ہدایت کو مسیح ہدایت سمجھیں تو دوسری جانب قرآن کے فیصلۂ حق کی صداقت و حقانیت کو دیکھ کر دین حق ''اسلام'' کے سامنے سرِ تسلیم خم کردیں اور ساتھ ہی نصاریٰ کو بھی اپنی جہالت اور یہود کی کورانہ تقلید پر ندامت ہو اور وہ بھی تعلیم قرآن کی صداقت پر یقین و اعتقاد کے ساتھ شہادت دینے پر آمادہ ہو جائیں۔

کچھ عجیب صورتِ حال ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اور حضور خاتم الانبیا حضرت محمد ﷺ کے درمیان دعوت و تبلیغ حق، اور معاندین کی جانب سے حق کی معاندت و مخالفت، اور پھر اس کے نتائج و ثمرات میں بہت ہی زیادہ مشابہت پائی جاتی ہے، دونوں کی اپنی قوم نے دونوں کو جھٹلایا، دونوں کی قوموں نے سازشِ قتل کے بعد مکانوں کا محاصرہ کیا، قدرتِ حق کے کرشمۂ اعجاز نے دونوں کو دشمنوں کی دسترس سے ہر طرح محفوظ رکھا، دونوں ہی کے لیے ہجرت کا معاملہ پیش آیا، البتہ نبی اکرم ﷺ کی بعثت چونکہ بعثتِ عامہ تھی اور اس کی دعوت و تبلیغ کے لیے ذاتِ اقدس ﷺ کا کرۂ ارضی پر قیام مسلسل ضروری تھا، اس لیے مکہ سے مدینہ کو ہجرت کا حکم ہوا اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام چونکہ قوم کو دعوت حق پہنچا چکے تھے اور ایک خاص مقصد عظیم کے پیش نظر ان کا مدت مدید کے بعد کائناتِ ارضی پر موجود ہونا ضروری تھا، اس لیے اُن کو ہجرتِ ارضی کی بجائے ہجرتِ سماوی پیش آئی۔ پھر جس طرح حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے زمانہ کے قائد ضلالت ''امیہ بن خلف'' کو اپنے حربہ سے قتل کیا، عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) بھی قوم کے مسیح ضلالت، دجال کو قتل کریں گے اور جس طرح نبی اکرم ﷺ کو ہجرت کے بعد آپ ﷺ کے وطن مکہ پر قدرتِ حق نے اقتدار عطا فرمادیا، عیسیٰ بن مریم کا نزول بھی شام ہی کے اس مشہور شہر میں ہوگا جس سے اپنی قوم کی معاندانہ سازشوں کی بنا پر ملاءِ اعلیٰ کی جانب ہجرت پیش آئی تھی اور بیت المقدس، دمشق اور شام کے پورے ملک پر یہود کے علی الرغم ان

کی حکومت ہوگی۔

(3) حضرت مسیح علیہ السلام سے پہلے قتل انبیا علیہم السلام نے یہود کو اس درجہ گستاخ اور بے باک بنا دیا تھا کہ وہ یہ سمجھ بیٹھے کہ کسی ہستی کے متعلق یہ فیصلہ کہ وہ نبی صادق ہے یا متنبی کاذب، ہمارے ہاتھ میں ہے اور جس کو ہم اور ہمارے فقیہ ''کاذب'' قرار دے دیں، وہ واجب القتل ہے۔ چنانچہ اسی زعمِ باطل میں انہوں نے عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کو مسیح ضلالت کہا اور ان کے فقیہوں نے قتل کا فتویٰ صادر کر دیا۔ حالانکہ یہ وہ جلیل القدر ہستی تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل میں اس پایہ کا کوئی پیغمبر مبعوث ہی نہیں ہوا تھا اور اس نے جدید پیغام حق (انجیل) کے ذریعہ روحانیت کی مردہ کھیتی میں دوبارہ جان ڈال دی تھی، تب اللہ تعالیٰ کی مشیت کا فیصلہ ہوا کہ ہمیشہ کے لیے بنی اسرائیل کے اس زعمِ باطل کو پاش پاش کر دیا جائے اور دکھا دیا جائے کہ رب العالمین، خالق کائنات جس کی حفاظت کا وعدہ کر لے، کائنات کی کوئی ہستی یا مجموعۂ کائنات بھی اس پر دسترس نہیں پا سکتی، چنانچہ یدِ قدرت نے اس وقت اس مقدس ہستی کو جسد عنصری کے ساتھ ملاءِ اعلیٰ کی جانب اٹھا لیا جبکہ مکان کے محاصرہ کے ساتھ دشمنوں نے اس کی حفاظتِ جان کے تمام وسائل دنیوی مسدود کر دیے تھے۔

پھر اس واقعہ نے ایک نئی صورت پیدا کر دی، وہ یہ کہ مذاہب کی تاریخ میں صرف حضرت مسیح علیہ السلام ہی کی شخصیت ایسی ہے جن کے قتل و عدم قتل کے متعلق حق و باطل کے درمیان سخت اختلاف پیدا ہوا اور یہود و نصاریٰ کے باہم واقعۂ صلیب و قتل پر اتفاق کے باوجود دو باطل اور متضاد عقائد کی کشمکش نظر آنے لگی۔

یہود، قتل و صلیب کی وجہ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ان کے نزدیک وہ ''مسیح ضلالت'' تھے اور نصاریٰ وجہ صلیب، یہ بتاتے ہیں کہ وہ خدا کے بیٹے تھے جو کائنات کے گناہوں کا کفارہ بننے کے لیے بھیجے گئے تھے تاکہ پاپی دنیا پاپ سے پاک ہو جائے اور صدیوں بعد جب قرآن نے ''امرِ حق'' کو واضح اور مسیح بن مریم سے متعلق حقیقتِ حال کو روشن کیا، تب بھی دونوں جماعتوں نے جماعتی حیثیت سے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ لہٰذا قدرتِ حق کا فیصلہ ہوا کہ خود مسیح بن مریم علیہا السلام ہی وقت موعود پر نازل ہو کر قرآن کے فیصلہ کی تصدیق کر دیں اور یہود و نصاریٰ کے باطل عقائد کا خود بخود اس طرح خاتمہ ہو جائے اور اس کے بعد مدعیانِ اہل کتاب کو شرک و باطل کی پیروی کے لیے کوئی گنجائش باقی نہ رہے اور خدا کی حجت ان پر تمام ہو جائے۔

نیز جبکہ اللہ تعالیٰ نے کائنات ہست و بود کے لیے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ خدا کی ہستی کے ماسوا ہر ایک وجود کو فنا اور موت ہے "کل نفس ذائقة الموت" "کل شیء هالک الا وجهه" اور یہ ظاہر ہے کہ ملاءِ اعلیٰ اور عالم قدس مقامِ موت نہیں ہے بلکہ مقامِ حیات ہے۔ اس لیے از بس ضروری ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام بھی موت کا ذائقہ چکھیں اور اس کے لیے کائناتِ ارضی پر اتریں تا کہ زمین کی امانت زمین ہی کے سپرد ہو، اس لیے "حیات و رفع" کے بعد "نزولِ ارضی" مقدر ہوا۔

(4) قرآن عزیز میں "میثاقِ انبیاء" سے متعلق یہ ارشادِ باری ہے:۔

واذ اخذ اللّٰہ میثاق النبیین لمآ اٰتیتکم من کتاب وحکمة ثم جآءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن به ولتنصرنه ط قال ءاقررتم واخذتم علی ذلکم اصری ط قالوا اقررنا ط قال فاشهدوا وانا معکم من الشهدین ○ (آل عمران: 81)

"اور وہ وقت قابل ذکر ہے جبکہ اللہ نے نبیوں سے (یہ) عہد لیا کہ جب تمہارے پاس (خدا کی جانب سے) کتاب اور حکمت آئے پھر ایسا ہو کہ تمہاری موجودگی میں ایک رسول (محمد ﷺ) آئے جو تصدیق کرتا ہو اُن کتابوں کی جو تمہارے پاس ہیں، ضرور تم اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا، اللہ نے کہا: کیا تم نے اقرار کیا؟ انہوں نے جواب دیا ہاں ہم نے اقرار کیا، اللہ نے کہا: پس تم اپنے اس عہد پر گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔"

آل عمران کی ان آیات میں حسب تفسیر حضرتِ ابن عباسؓ اس عہد و پیمان کا تذکرہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ازل میں خاتم الانبیا حضرت محمد ﷺ کے متعلق انبیا و رسل (علیہم السلام) سے لیا، قرآن کے اسلوبِ بیان کے مطابق اگرچہ یہ خطاب انبیا و رسل کی معرفت ان کی امتوں سے تھا کہ ان میں سے جو امتیں خاتم الانبیا ﷺ کا زمانہ مبارک پائیں تو ان پر ایمان لائیں اور دعوتِ حق میں اُن کی نصرت و یاوری کریں۔ چنانچہ ہر ایک پیغمبر نے اپنے اپنے دور میں تعلیم حق کے ساتھ ساتھ خدا کے اس وعدہ کو بھی یاد دلایا اور ان میں سے اہل حق نے وعدہ دیا اور اقرار کیا کہ ضرور اُن پر ایمان لائیں گے اور پیغامِ حق میں اُن کی مدد کریں گے۔

تو یہ "میثاق النبیین" اگر چہ اس طرح پورا ہوتا رہا، تاہم ازل میں چونکہ اس عہد و میثاق کے اوّل مخاطب حضرات انبیا و رسل تھے، اس لیے اس میثاق کی عملی حیثیت کا تقاضا تھا کہ خود انبیا و رسل میں سے بھی کوئی نبی یا رسول اس عہد و میثاق کا عملی مظاہرہ کر کے دکھائے تا کہ یہ خطاب اولین براہِ رست بھی موثر ثابت ہو مگر "ثم جاء کم رسول" میں باقاعدہ عربیت خطاب تھا، ان تمام انبیا و رسل سے جو ذاتِ اقدسؐ سے پہلے اس کائناتِ ارضی میں مبعوث ہونے والے تھے کیونکہ ازل ہی میں محمد ﷺ کے لیے یہ مقرر ہو چکا تھا "ولکن رسول الله وخاتم النبیین" پس حضرت محمد ﷺ کی صفت "خاتم النبیین" اور ازل سے مقدر "میثاق النبیین" کا اجتماع صرف اسی ایک شکل میں ممکن تھا کہ انبیائے سابقین میں سے کوئی ایک پیغمبر بعثت محمد ﷺ کے بعد نزول فرمائیں اور وہ اور اُن کی امت دنیائے انسانی کے سامنے خاتم الانبیاء ﷺ پر ایمان لائیں اور "دین حق" کی مدد و نصرت کا مظاہرہ کریں تا کہ "لتؤ منن به ولتنصرنه" کا وعدۂ حق پورا ہو۔

یہ حقیقت بخوبی عیاں ہو چکی ہے کہ اگر چہ تمام انبیا و رسل اپنے اپنے زمانہ میں حضرت محمد ﷺ کی بشارات دیتے چلے آتے تھے لیکن یہ خصوصیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کے حصہ میں آئی کہ وہ ذاتِ اقدس ﷺ کی بعثت کے لیے تمہید اور براہِ راست منادو مبشر بنے اور بنی اسرائیل کو تعلیم حق دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا: "انی رسول الله الیکم مصدقا لما بین یدی من التورة ومبشرا برسول یاتی من بعد اسمه احمد (الصف: 6)" اور حقیقت یہ ہے کہ خاتم انبیا بنی اسرائیل (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ہی کا یہ حق تھا کہ وہ حضور خاتم الانبیاء والرسل ﷺ کی بعثت کا "مناد" اور "مبشر" ہو، اس لیے حکمت ربانی کا یہ فیصلہ ہوا کہ میثاق النبیین کے وقار کے لیے ان ہی کو منتخب کیا جائے اور اس معاملہ میں وہی تمام انبیا و رسل کی نمائندگی کریں تا کہ امتوں کی جانب سے ہی نہیں بلکہ براہِ رست انبیا و رسل کی جانب سے وفاءِ عہد کا عملی مظاہرہ ہو سکے، اسی حقیقت کے پیش نظر حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

"وانا اولی الناس بعیسی ابن مریم لانه لم یکن بینی و بینه نبی"

ترجمہ: "اور میں، عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ سب سے زیادہ قریب ہوں اس لیے کہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں۔" (مسند احمد جلد 2 صفحہ 437)

مگر قرآن چونکہ خدا کا آخری پیغام ہے اور "انا له لحافظون" کے وعدۂ الٰہی سے

رہتی دنیا تک اس کو تحریف سے محفوظ کر دیا ہے اس لیے قدرتی طور پر اس کی تعلیم کے ثمرات دوسرے انبیا علیہم السلام کی تعلیمات کے مقابلہ میں مدت طویل تک اپنا کام کرتے رہیں گے اور اس کی روشنی سے قلوب کو گرمانے اور طاعت ربانی کے لیے ''علماءِ امت'' انبیاءِ بنی اسرائیل کی طرح خدمت حق انجام دیتے رہیں گے۔ لیکن جب بعثت محمد ﷺ کو گزرے ہوئے بہت ہی طویل عرصہ ہو جائے گا اور امت مرحومہ کے عملی قویٰ اور اجتماعی اعضا میں انتہائی اضمحلال پیدا ہو کر یہ کیفیت ہو جائے گی کہ ان کی بیداری اور تیز روی کے لیے صرف علماءِ حق کی روحانیت ہی کافی ثابت نہیں ہو گی، وہ وقت اس کا متقاضی ہو گا کہ کوئی ''قائم بالحجۃ'' ان کو سنبھالے اور اس لیے مشیتِ الٰہی نے مقدر کیا کہ جو ہستی (عیسیٰ بن مریمؑ) انبیا و رسل کے میثاقِ ازل کی نمائندگی کے لیے مامور ہے، اس کا ایسے ہی وقت نزول ہو اور وہ امت محمد ﷺ کے درمیان رہ کر ذاتِ اقدس ﷺ کی نیابت اور امت کی امامت کا فرض انجام دے اور ''لتؤ منن به و لتنصرونه'' کا عملی مظاہرہ کر کے دکھائے۔

اب کرشمہ قدرت دیکھیے کہ ازل کے ان مقدرات نے جو کہ ملاءِ اعلیٰ سے تعلق رکھتے تھے، کائناتِ ارضی میں کس طرح اپنی بساط بچھائی؟ بنی اسرائیل اپنے جلیل القدر پیغمبر کے قتل کے لیے سازش مکمل کر چکے ہیں، شاہی دستہ چہار جانب سے مکان کو محصور کیے ہوئے ہے، مگر قدرتِ حق اپنا کام اس طرح نہیں کرتی کہ معجزانہ کرشمہ کے ذریعہ ان کو محفوظ وہاں سے نکال کر خدا کی وسیع زمین کے دوسرے حصہ میں ''ہجرت'' کرا دیتی، نہیں بلکہ ہوا یہ کہ اُن کو ملاءِ اعلیٰ کی ہجرت کے لیے محفوظ و مامون زندہ اٹھا لیا اور سازش و محصور کرنے والوں کو ظن و ریب کی دلدل میں پھنسا کر ان کے خَیرَ الدنیا و الآخرۃ کا نشان عطا کر دیا اور پھر ارضی انسان کے ارضی احکام کے لیے وہ وقت مقرر کر دیا جو ''میثاق النبیین'' کی نمائندگی کے لیے موزوں تھا، یہی ہے وہ حقیقت جس کو زبانِ وحی ترجمان نے اس طرح ظاہر فرمایا: ''والذی نفسی بیده لیو شکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا'' اور اسی کو نصِ قرآن نے یوں واضح کیا ہے: ''وانه لعلم للساعة'' (زخرف: 61)

پھر یہ ہستی میثاق انبیا و رسل کی نمائندگی کا اس طرح حق ادا کرے گی کہ جب اس کا نزول ہو گا تو اس کرشمۂ قدرت کو دیکھ کر مسلمانوں کے قلوب، تصدیق قرآن اور تازگی ایمان سے روشن ہو جائیں گے اور وہ حق الیقین کے درجہ میں یقین کریں گے کہ بلاشبہ راہِ مستقیم صرف

''اسلام'' ہی ہے اور مخبر صادق ﷺ کی جس طرح یہ خبر صادق نکلی، عالم غیب سے متعلق اس کی تمام خبریں اسی طرح حق اور بلاشبہ حق ہیں، اور نصاریٰ بحیثیت قوم اپنے باطل عقیدہ ''تثلیث و کفارہ'' پر نادم و شرمسار ہوں گے اور قرآن اور محمد ﷺ پر ایمان لانے کو اپنے لیے راہِ نجات اور راہِ سعادت یقین کریں گے اور یہود جب مسیح ہدایت اور مسیح ضلالت کے معرکۂ حق و باطل کا مشاہدہ کرلیں گے اور مسیح ہدایت کے نزول سے اپنے دعویٰ قتل و صلیب کے ملعون عقیدہ کو باطل پالیں گے تو اب ان کو بھی ''ایمان بالحق'' کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں رہے گا اور مسیحِ ضلالت کے رفقا کے علاوہ سب ہی ''مسلم'' بن جائیں گے۔ یہی ہے قرآن کی وہ خبر صادق ''وان من اهل الکتب الا لیؤ منن به قبل موته'' مسلمانوں میں ایمان کی تازگی و شگفتگی، نصاریٰ اور یہود میں تبدیلی عقائد کا حیرت انگیز انقلاب دیکھ کر اب مشرک جماعتوں پر بھی قدرتی اثر پڑے گا اور ساتھ ہی خدا کے مقدس پیغمبر کے زبردست روحانی اثرات کارفرما ہوں گے اور نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ بھی حلقہ بگوشِ اسلام ہوجائیں گے اور اس طرح وحی ترجمان، حاملِ قرآن حضرت محمد ﷺ کا یہ ارشاد اپنی صداقت کو نمایاں کرے گا۔ ویدعو الناس الی الاسلام ویهلک الله فی زمانه الملل کلها الا الاسلام ویهلک الله فی زمانه الدجال۔

اس تفصیل سے یہ بھی روشن ہوگیا کہ قرآن اور احادیث کی تصریحات ثابت کررہی ہیں کہ اگر اس فرض کی انجام دہی کے لیے کوئی جدید نبی مبعوث ہوتا تو ایک جانب نبی اکرم ﷺ کا خصوصی شرف ''خاتم النبیین'' باقی نہ رہتا اور دوسری جانب ''میثاق النبیین'' کے خطابِ اولین کا عملی مظاہرہ عالم وجود میں نہ آتا کیونکہ وہ ہستی بہر حال حضرت محمد ﷺ کی امت ہی میں سے ہوتی۔ البتہ سابقہ نبی کی آمد نقلاً اور عقلاً دونوں حیثیت سے شرفِ خصوصی ''خاتم النبیین'' کے لیے بھی قادح نہیں ہے اور ''میثاق النبیین'' کو بھی پورا کرتی ہے۔''

(قصص القرآن از مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ)

اصلی مسیح اور نقلی مسیح: انجیل کیا کہتی ہے؟

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ قرآن حکیم اہل کتاب کے تمام اختلافات کا فیصلہ کرنے کے لیے بطورِ حکم آیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

وما انزلنا علیک الکتاب الالتبین لھم الذی اختلفوا فیہ وھدی و رحمۃ لقوم یومنون. (النحل:64)

(ترجمہ) "اور ہم نے اتاری تجھ پر کتاب اس واسطے کہ کھول کر سنا دے تو ان کو وہ چیز کہ جس میں جھگڑ رہے ہیں اور سیدھی راہ سمجھانے کو اور واسطے بخشش ایمان لانے والوں کے۔"

مرزا قادیانی نے بھی مندرجہ بالا آیت سے یہی استدلال کیا ہے۔ (ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 453-454، براہین احمدیہ حصہ اوّل مندرجہ روحانی خزائن جلد اول صفحہ 234) مرزا قادیانی کے نزدیک بھی یہ اصول مسلم ہے کہ قرآن کریم چونکہ اہل کتاب کے مختلف فیہ مسائل کی تنقیح کے لیے آیا ہے۔ اس لیے اگر وہ اہل کتاب کے کسی عقیدہ کی تردید نہ کرے تو اس کا سکوت ہی تائید سمجھا جائے گا۔ چنانچہ اس کی تائید میں مرزا قادیانی ایک جگہ لکھتا ہے:

☐ "اب ہم دیکھتے ہیں کہ واقعہ صلیب سے متعلق قرآن شریف کیا کہتا ہے۔ اگر یہ خاموش ہے تو پتا چلا کہ یہود و نصاریٰ اپنے خیالات میں حق پر ہیں۔" (ریویو آف ریلیجز اپریل 1919ء شمارہ نمبر 9 جلد 18 صفحہ 149-150)

ان دونوں باتوں سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ مسلمانوں اور قادیانیوں کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ قرآنِ کریم کی حیثیت اہل کتاب کے لیے حَکم کی ہے اور قرآنِ کریم کا ان کے کسی عقیدہ کی (جس کا صراحتاً یا اشارۃً ذکر قرآن کریم میں ہو) تردید نہ کرنا اس عقیدہ کی

صحت کی دلیل ہے۔ اسی متفقہ عقیدہ کی روشنی میں ہم دیکھتے ہیں کہ عیسائی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق درج ذیل عقائد رکھتے ہیں:۔

(1) الوہیت مسیح (2) ابنیت (3) تثلیث (4) صلیب اور کفارہ (5) رفع جسمانی و نزول جسمانی۔ نہایت اہم بات یہ ہے کہ قرآن کریم نے رفع ونزول کے عقیدہ کے علاوہ باقی سب عقائد باطلہ کی واضح الفاظ میں تردید فرمادی ہے۔

(1) الوہیت کی تردید اس طرح کی گئی:

لقد کفر الذین قالوا ان اللّٰہ ھو المسیح ابن مریم (المائدہ:72)

(2) ابنیت کی تردید اس طرح کی گئی:

وقالت النصاری المسیح ابن اللّٰہ (التوبہ:30)

(3) تثلیث کی تردید یوں بیان ہوئی:

لقد کفر الذین قالوا ان اللّٰہ ثالث ثلثۃ (المائدہ:73)

(4) اور صلیب وکفارہ کا بطلان اس طرح کیا گیا:

وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم (النساء:157)

(5) نیز کفارہ کی تردید کرتے ہوئے فرمایا:

ولا تزر وازرۃ وزر اخری (فاطر:18)

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

- ''آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں عیسائیوں کا یہی عقیدہ تھا کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہی دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔''

(ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 318، از مرزا قادیانی)

مزید لکھتا ہے:

- ''ان عقیدۃ حیاتہ قد جاءت فی المسلمین من الملۃ النصرانیۃ.''

(ضمیمہ حقیقۃ الوحی الاستفتاء صفحہ 39 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 660 از مرزا قادیانی)

ترجمہ: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا عقیدہ مسلمانوں میں عیسائی ملت کی طرف سے آیا ہے۔''

عیسائیوں کے عقیدہ "رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام" کی تردید پورے قرآن مجید یا احادیث مبارکہ میں کہیں نہیں کی گئی بلکہ قرآن نے اس کا اثبات کیا ہے اور احادیث مبارکہ میں بھی اس کی صراحتہ تائید موجود ہے۔ یہاں اگر قرآن مجید کا اس عقیدہ کی تردید سے صرف ساکت ہو جانا بھی ثابت ہو جاتا تو بھی اس عقیدہ کی تائید ہو جاتی۔ چہ جائیکہ خود قرآن مجید اپنی زبان میں اس کی تصدیق کر رہا ہے۔ بل رفعه الله اليه اور ورافعک الی کی آیتیں اس پر شاہد عدل ہیں تو دوسری طرف مرزا قادیانی کے بیان کردہ اصول کے مطابق عیسائیوں کا عقیدہ رفع ونزول صحیح ٹھہرا۔ اب اس کی تردید کی گنجائش نہیں ہے اور اس سلسلہ میں جو بھی تاویلیں قادیانی کرتے ہیں، وہ موشگافیوں سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔

مرزا قادیانی مزید لکھتا ہے:

- "اگر تمھیں ان بعض امور کا علم نہ ہو جو تم میں پیدا ہوں تو اہل کتاب کی طرف رجوع کرو اور ان کی کتابوں کے واقعات پر نظر ڈالو تا اصل حقیقت تم پر منکشف ہو جائے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 617 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 433 از مرزا قادیانی)

عقیدہ "رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام" کے بارے میں عیسائیوں کا نقطہ نظر کیا ہے؟ مندرجہ ذیل حوالے ملاحظہ کیجیے:

- "وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ یسوع آپ ان کے بیچ میں آ کھڑا ہوا اور ان سے کہا، تمھاری سلامتی ہو مگر انھوں نے گھبرا کر اور خوف کھا کر یہ سمجھا کہ کسی روح کو دیکھتے ہیں۔ اس (یسوع) نے ان سے کہا کہ تم کیوں گھبراتے ہو اور کس واسطے تمھارے دل میں شک پیدا ہوتے ہیں۔ میرے ہاتھ اور میرے پاؤں دیکھو کہ میں ہی ہوں۔ مجھے چھو کر دیکھو کیونکہ روح کے گوشت اور ہڈی نہیں ہوتی جیسا کہ مجھ میں دیکھتے ہو اور یہ کہہ کر اس نے انھیں اپنے ہاتھ اور پاؤں دکھائے۔ جب مارے خوشی کے ان کو یقین نہ آیا اور تعجب کرتے تھے تو اس نے ان سے کہا، کیا یہاں تمھارے پاس کچھ کھانے کو ہے۔ انھوں نے اسے بھنی ہوئی مچھلی کا قتلہ دیا۔ اس نے لے کر ان کے روبرو کھایا...... پھر وہ انھیں بیت عنیاہ کے سامنے تک باہر لے گیا اور اپنے ہاتھ اٹھا کر انھیں برکت دی۔ جب وہ انھیں برکت دے رہا تھا تو

ایسا ہوا کہ ان (حواریوں) سے جدا ہو گیا اور آسمان پر اٹھایا گیا۔"
(انجیل لوقا باب 24 فقرہ 36 تا 52)

- "یہ کہہ کر وہ ان کے دیکھتے دیکھتے اوپر اٹھا لیا گیا اور بدلی نے اسے ان کی نظروں سے چھپا لیا اور اس کے جاتے وقت جب وہ آسمان کی طرف غور سے دیکھ رہے تھے تو دیکھو دو مرد سفید پوشاک پہنے ان کے پاس آ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اے گلیلی مردو! تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو۔ یہی یسوع تمہارے پاس سے آسمان پر اٹھایا گیا ہے، اسی طرح پھر آئے گا، جس طرح تم نے اسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے۔"

(انجیل، رسولوں کے اعمال باب 1 فقرہ 9 تا 11، انجیل یوحنا باب 20 فقرہ 17، 18)

- "غرض خداوند یسوع (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ان سے کلام کرنے کے بعد آسمان پر اٹھایا گیا۔" (انجیل مرقس، باب 16 فقرہ 19)

تینوں حوالہ جات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمانوں پر رفع کا جس صراحت سے ذکر ہے، اس کا اندازہ قارئین خود فرمالیں کہ آیا اس سے زیادہ صراحت ہوسکتی ہے؟ یہ تینوں حوالہ جات آپ نے رفع حضرت مسیح علیہ السلام کے ملاحظہ کیے۔ اب دو حوالہ جات نزول مسیح علیہ السلام کے بھی ملاحظہ کیجیے۔

- "ان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج بے نور ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا اور ستارے آسمان سے گر جائیں گے اور آسمان کی قوتیں ہل جائیں گی، اس وقت ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا اور اس وقت زمین کی سب قومیں چھاتی پیٹیں گی اور ابن آدم (عیسیٰ علیہ السلام) کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمانوں کے بادلوں میں آتے دیکھیں گی۔" (متی باب 34 فقرہ 30)

- "اس وقت لوگ ابن آدم (عیسیٰ علیہ السلام) کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ بادلوں میں آتے دیکھیں گے۔" (مرقس باب 13 فقرہ 26)

جھوٹے نبیوں اور نقلی مسیحوں کے بارے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان ہے:

- "جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آتے ہیں

مگر باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیے ہیں۔ ان کے پھلوں سے تم ان کو پہچان لو گے۔ کیا جھاڑیوں سے انگور یا اونٹ کٹاروں سے انجیر توڑتے ہیں؟"

(انجیل متی باب 7 فقرہ: 15 تا 17)

❑ "اور جب وہ زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا، اس کے شاگردوں نے الگ اس کے پاس آ کر کہا، ہم کو بتا کہ یہ باتیں کب ہوں گی؟ اور تیرے آنے اور دنیا کے آخر ہونے کا نشان کیا ہوگا؟ یسوع نے جواب میں ان سے کہا کہ خبردار! کوئی تم کو گمراہ نہ کر دے۔ کیونکہ بہتیرے (مرزا قادیانی اور بہاء اللہ ایرانی وغیرہ) میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔"

(انجیل متی باب 24 فقرہ 3 تا 6)

❑ "اس وقت اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں (قادیان میں) ہے یا وہاں (ایران میں) ہے تو یقین نہ کرنا۔ کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کر لیں۔ لیکن تم خبردار رہو۔ دیکھو میں نے تم سے سب کچھ پہلے ہی کہہ دیا ہے۔"

(انجیل متی باب 24 فقرہ 23 تا 24، مرقس باب 13 فقرہ 22، 23)

❑ "اور اگر تو اپنے دل میں کہے کہ جو بات خداوند نے نہیں کہی ہے، اسے ہم کیونکر پہچانیں؟ تو پہچان یہ ہے کہ جب وہ نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور اس کے کہے کے مطابق کچھ واقع یا پورا نہ ہو تو وہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہیں بلکہ اس نبی نے وہ بات خود گستاخ بن کر کہی ہے تو اس سے خوف نہ کرنا۔"

(انجیل استثنا باب 18 فقرہ: 21، 22)

❑ "تب خداوند نے مجھے فرمایا کہ انبیا میرا نام لے کر جھوٹی نبوت کرتے ہیں۔ میں نے نہ ان کو بھیجا اور نہ حکم دیا اور نہ ان سے کلام کیا۔ وہ جھوٹی رویا اور جھوٹا علم غیب اور بطالت اور اپنے دلوں کی مکاری نبوت کی صورت میں تم پر ظاہر کرتے ہیں۔"

(انجیل یرمیاہ باب 14 فقرہ 14)

❑ "میں نے سنا جو نبیوں نے کہا جو میرا نام لے کر جھوٹی نبوت کرتے اور کہتے ہیں کہ

میں نے خواب دیکھا۔ میں نے خواب دیکھا۔ کب تک یہ نبیوں کے دل میں رہے گا کہ جھوٹی نبوت کریں؟ ہاں وہ اپنے دل کی فریب کاری کے نبی ہیں۔"

(انجیل یرمیاہ باب 23 فقرہ 25 تا 27)

مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ دس ہزار سے زیادہ مسیح آسکتے ہیں۔

دس ہزار سے زیادہ مسیح

(140) "اِس عاجز کی طرف سے بھی یہ دعویٰ نہیں کہ مسیحیت کا میرے وجود پر ہی خاتمہ ہے اور آئندہ کوئی مسیح نہیں آئے گا بلکہ میں تو مانتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آسکتا ہے، اور ممکن ہے کہ ظاہری جلال اور اقبال کے ساتھ بھی آوے اور ممکن ہے کہ اوّل وہ دمشق میں ہی نازل ہو۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 295 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 251 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 891 پر)

مرزا قادیانی کس کا مثیل؟

جناب پروفیسر یوسف سلیم چشتی لکھتے ہیں:

"سچ پوچھا جائے تو مرزا قادیانی کو اسلامی تاریخ سے واسطہ تھا نہ مسیحیت کی تاریخ سے کوئی علاقہ۔ اس کی ساری عمر "مثیلِ مسیح" کا دعویٰ کرنے میں گزر گئی۔ لیکن اسے آخر وقت تک یہ پتہ نہ چلا کہ میں کس مسیح کے مثیل ہونے کا دعویٰ کر رہا ہوں؟ آیئے مرزا قادیانی کی معلومات کے اس پہلو کو بھی ذرا واضح کر دیں۔

جن لوگوں نے تاریخِ یورپ، اسلام اور مسیحیت کی تاریخ کا غائر نظر سے مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ موجودہ اناجیل یعنی عہد جدید' کا مسیح اور قرآن مجید کا مسیح دو مختلف اشخاص ہیں جن کو ایک دوسرے سے کوئی نسبت نہیں ہے۔ قرآن مجید میں جس مسیح کا مذکور ہے وہ اللہ کے برگزیدہ رسول تھے اور ان کی بعثت کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ یہود کو رومیوں کی غلامی سے

نجات دلائیں جیسا کہ شروع سے تمام انبیاء کا مقصد رہا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ ان کو اپنے مقصد میں کامیابی نہیں ہوئی لیکن اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ انھوں نے اپنی قوم کو درسِ حریت دیا۔

جس طرح تمام سلطنتوں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ وہ اس بات کو روا نہیں رکھ سکتیں کہ کوئی شخص، محکوموں کو اس برگِ حشیش کا اُتار پلائے جو ازل سے شہنشاہیت کے دستر خوان سے رعایا کو مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ رومی حکومت بھی اس بات کو برداشت نہیں کر سکتی تھی کہ حضرت مسیح علیہ السلام، قومِ یہود کو حریت کا سبق پڑھائیں، یا ان کے دل میں لیلائے آزادی سے ہمکنار ہونے کی تمنا پیدا کریں۔ پس حکومتِ وقت نے نہایت چابکدستی کے ساتھ علمائے یہود کو آلۂ کار بنایا اور ان کی مدد سے ''حکومت کے باغی'' کو کانٹوں کا تاج پہنا کر اپنی راہ سے ہٹا دیا۔

جب حکومت کو حضرت مسیح کی طرف سے اطمینان ہو گیا تو اس نے دوسرا قدم یہ اٹھایا کہ اصلی انجیل کو جو آرامی یا عبرانی زبان میں تھی اور جس میں یقیناً غیر اللہ کی غلامی سے نکلنے کی تاکید ہوگی، رفتہ رفتہ صفحۂ ہستی سے ہمیشہ کے لیے نابود کر دیا، اور اس کی جگہ مختلف شہروں میں مختلف ''انجیلیں'' پیدا کر دیں، جن کی تعلیمات مذہبی حکومت کے منشاء کے مطابق تھیں۔ کلیسا کے مورخین نے اپنی کتابوں میں تقریباً 150 انجیلوں کا ذکر کیا ہے جو یہود میں تشتت اور افتراق پیدا کرنے کے لیے حکومت کے ایماء سے مختلف اوقات میں مختلف لوگوں نے مرتب کیں۔ جب قسطنطین سریر آرائے (سلطنت ہوا تو اس کی) حکومت میں تو صلیب پرستوں کو عروج حاصل ہوا اور انھوں نے اپنی منشاء کے مطابق چار انجیلیں اور شاگردوں کے خطوط منتخب کر کے ''عہد جدید'' مرتب کر دیا جو آج ہمارے سامنے موجود ہے، جس کا قدیم ترین نسخہ یونانی زبان میں پانچویں صدی عیسوی کا لکھا ہوا ملتا ہے۔ اس سے پہلے کا حال پردۂ خفا میں مستور ہے لیکن اس حقیقت سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ حضرت مسیح نے اگر کوئی کتاب اپنی قوم کو دی ہوگی تو وہ یونانی میں نہیں بلکہ عبرانی یا آرامی زبان میں ہو گی۔ یہی وجہ ہے کہ مسیح کی انجیل کے اس رومن ایڈیشن میں آپ کو ایسی ایسی باتیں ملیں گی جو ہرگز ہرگز خدا کے کسی اولوالعزم نبی کے شایانِ شان نہیں ہیں۔ مثلاً قیصر کا حق قیصر کو دو، یا میری بادشاہت اس دنیا کی نہیں ہے، وغیرہ وغیرہ۔ یہود کو رومی قوم سے سخت نفرت تھی لیکن اس انجیل کے مطالعہ سے یہ بات قطعاً ظاہر نہیں ہوتی۔ موجودہ انجیل دونوں کو یہود کی نظروں سے اوجھل کر کے ایک خود ساختہ مسیح اور

خود پرداختہ انجیل قوم کو دی۔ موجودہ انجیلوں کا مسیح تو ایک "صوفی مسیحا" نظر آتا ہے جو ترک دنیا پر اور تجرد اور غلامی پر قناعت کرنے پر زور دیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ سب باتیں رومی حکومت کے لیے مفید تھیں۔ اب مرزا قادیانی کو دیکھیے۔ اس نے بھی برطانوی حکومت کی اطاعت کو جزوِ ایمان قرار دیا ہے اور مسلمانوں کو برگِ حشیش پلانے کی سعی ناکام کی ہے۔ جس طرح موجودہ انجیل کا پیش کردہ مسیح رومی حکومت کا مطیع نظر آتا ہے اسی طرح موجودہ زمانہ کا "مثیلِ مسیح" برطانوی حکومت کا مطیع نظر آتا ہے۔ لہٰذا ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ مرزا قادیانی مثیلِ مسیح تو ہے مگر نقلی مسیح کا مثیل ہے، جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے نہ احادیث میں۔"

(علامہ اقبالؒ اور فتنہ قادیانیت از محمد متین خالد)

۞......۞......۞

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا قادیانی میں مشابہت؟؟؟

مرزا قادیانی کا نام، کنیت، ماں کا نام، باپ کا نام وغیرہ ہر چیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مختلف ہے۔ قرآن و حدیث میں حضرت مریم علیہا السلام کی جو خصوصیات بیان ہوئی ہیں، مرزا قادیانی کی ماں کو کبھی نصیب نہ ہوئیں۔ مرزا قادیانی کا حلیہ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بالکل مختلف اور اُلٹ تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بن باپ پیدا ہوئے جبکہ مرزا قادیانی کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ بیان کیا جاتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب روح اللہ، کلمتہ اللہ اور مسیح ہے جبکہ مرزا قادیانی کا کوئی لقب نہیں تھا، اکثر لوگ اُسے "شُور مار" کہتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ کا نام حضرت مریم ہے جبکہ مرزا قادیانی کی والدہ کا نام چراغ بی بی ہے، جبکہ وہ علاقے میں مائی گھسیٹی کے نام سے مشہور تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شفاف کردار کے مالک تھے جبکہ مرزا قادیانی زانی اور شرابی تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے جبکہ مرزا قادیانی ماں کے پیٹ سے نکلا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھ کر آئیں گے، مرزا قادیانی کو دائی نے پیٹ سے بڑی مشکل سے باہر نکالا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب زمین پر تشریف لائیں گے تو ان کے سر کے بالوں سے پانی ٹپکتا ہوگا، جیسے غسل کر کے آئے ہیں جبکہ مرزا قادیانی نفاس کے خون اور اپنی گندگی میں لت پت تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب زمین پر تشریف لائیں گے تو اس وقت دو زرد رنگ کی چادریں پہن رکھی ہوں گی جبکہ مرزا قادیانی پیدائش کے وقت الف ننگا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف آوری کے وقت خوش و خرم ہوں گے جبکہ مرزا قادیانی خوف سے چیخیں مار رہا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خانہ کعبہ کا طواف کریں گے جبکہ مرزا قادیانی کو ساری زندگی مکہ جانے کی توفیق نہیں ہوئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بحکم

خداوندی مُردوں کو زندہ کرتے تھے، جبکہ مرزا قادیانی زندوں کو مارنے کی فکر میں تھا۔ چنانچہ بہت سے لوگوں کے لیے مرنے کی بددعائیں اور پیش گوئیاں کیں مگر پوری نہ ہوئیں۔ برص کا کوئی مریض اور کوئی اندھا کبھی اس کے ہاتھوں شفایاب نہیں ہوا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں دشمنی، حسد اور بغض دور ہو جائیں گے جبکہ مرزا قادیانی کی وجہ سے دشمنی، حسد، بغض، قطع تعلقی اور قطع رحمی جیسے نتائج نکل رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں مال اس کثرت سے ہو جائے گا کہ زکوٰۃ کے قبول کرنے والے نہیں ملیں گے جبکہ مرزا قادیانی کی وجہ سے لوگ سخت محتاجی اور مفلسی میں مبتلا ہوئے یہاں تک کہ بے دینی کی طرف مائل ہو گئے۔ مرزا قادیانی بذات خود اتنا لالچی تھا کہ ساری زندگی اپنے پیروکاروں کو بیوقوف بنا کر مختلف بہانوں سے چندے مانگتا حتیٰ کہ "منارۃ المسیح" جو قادیان میں بنایا گیا، وہ بھی لوگوں سے چندے مانگ کر بنایا گیا۔ (یاد رہے یہ منارہ مرزا قادیانی کی موت کے بعد مکمل ہوا) مرزا قادیانی اپنی اولاد کے مستقبل کے لیے اپنے پیروکاروں پر ایسے چندے لاگو کر گیا کہ جن کو ادا کیے بغیر کوئی قادیانی جماعت میں نہیں رہ سکتا۔ کوئی قادیانی مرنے کے بعد نام نہاد بہشتی مقبرہ میں ایک کثیر رقم ادا کیے بغیر دفن نہیں ہو سکتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں مسلمانوں کے دلوں میں آخرت کی تیاری کی فکر اور دنیا سے بے رغبتی پیدا ہو گی جبکہ مرزا قادیانی کے دعویٰ مسیح موعود کے بعد لوگ لالچ، طمع نفسانی، رشوت ستانی، خیانت، فراڈ، بددیانتی اور غبن وغیرہ ایسی برائیوں میں مبتلا ہوئے، یہاں تک کہ حلال و حرام میں تمیز بھی نہ رہی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں بارش کثرت سے ہو گی۔ دودھ، پھل اور دوسری ضروری اجناس معمول سے زیادہ دستیاب ہوں گی اور جو امر عام مخلوق خدا کے حق میں نقصان دہ ہوں گے، وہ رک جائیں گے جبکہ مرزا قادیانی کے دور میں خشک سالی، ہر جنس کی گرانی، خصوصاً ضروری اجناس کا کم ہو جانا اور آئے دن نئی بیماریاں، وبائیں، زلزلے، طاعون اور بہت سی مصیبتیں آئیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں سانپ نہ ڈسیں گے اور شیر اور بکری ایک ہی گھاٹ سے پانی پئیں گے جبکہ مرزا قادیانی کے دعویٰ مسیحیت کے بعد قادیان، ربوہ، برصغیر پاک و ہند اور دنیا بھر میں بے شمار لوگ سانپ کے ڈسنے سے ہلاک ہوئے۔ شیر اور بکری تو دور کی بات ہے، ربوی اور لاہوری قادیانی ایک برتن میں پانی نہیں پیتے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمانوں پر اٹھائے

گئے، مرزا قادیانی 26 مئی 1908ء بروز منگل صبح دس بجے برانڈرتھ روڈ لاہور پر واقع احمدیہ بلڈنگ کی لیٹرین میں عبرت ناک موت مرا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق میں نازل ہوں گے جبکہ مرزا قادیانی نے عمر بھر دمشق نہیں دیکھا۔ آسمان سے زمین پر نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت مہدیؑ ایسے مخلص، بہادر اور مجاہد ساتھی کی رفاقت نصیب ہوگی جبکہ مرزا قادیانی کے زمانے میں اُسے حضرت مہدی ایسا کوئی بہادر ساتھی ملا اور نہ ہی اس نے کسی دجال سے مقابلہ کیا۔ حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں تمام ملتیں ختم ہو کر فقط ایک ملت اسلام بن جائیں گی کہ روئے زمین پر سوائے اسلام کے اور کوئی دین نہ رہے گا جبکہ مرزا قادیانی کے دور میں تفرقہ بازی میں اضافہ ہوا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں اور صلیب کو توڑیں گے یعنی یہودیت اور نصرانیت ختم ہو جائے گی جبکہ مرزا قادیانی کے زمانہ میں اسلام کو تنزل، ترک اسلامی حکومت کا زوال اور عیسائیت کو ترقی اور غلبہ ملا۔ عیسائی تو کیا مسلمان ہوتے الٹا مسلمان عیسائی بنائے گئے۔ مرزا قادیانی کے نزدیک دجال انگریز ہے اور اس نے ان میں سے کسی ایک کو بھی قتل نہیں کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو اسرائیل کے شہر مقام لد پر قتل کریں گے جبکہ مرزا قادیانی نے مقام لُد کی صورت خواب میں بھی نہیں دیکھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تمام دنیا مسلمان ہو جائے گی جبکہ مرزا قادیانی کے آتے ہی ساری دنیا کافر ہوگئی۔

ایک حدیث مبارکہ میں حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

❑ **یحدث ابوھریرۃ قال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم بفج الروحاء حاجًا او معتمرا او لیثنیھما۔ (مسلم)**

”حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول کریم ﷺ نے کہ مجھے اس پاک ذات کی قسم ہے۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ضرور ابن مریم (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) روحا (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام) کی گھاٹی میں حج یا عمرہ یا دونوں کی لبیک (تلبیہ) پکاریں گے ایک ہی ساتھ۔“

•

اس حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے قسم اٹھا کر نزول عیسیٰ علیہ السلام کو بیان کیا اور ان کی تشریف آوری کے بعد ان کے حج کرنے اور ان کے (احرام باندھنے کے بعد)

تلبیہ کہنے کے مقام کا بھی تعین کر دیا اور بقول مرزا قادیانی:

❑ **والقسم یدل علی ان الخبر محمول علی الظاهر لا تأویل فیه ولا استثناء والا فأی فائدة کانت فی ذکر القسم۔**

''قسم اس امر کی دلیل ہے کہ خبر اپنے ظاہر پر محمول ہے۔اس میں نہ تاویل ہے نہ استثناء، ورنہ قسم سے بیان کرنے کا کیا فائدہ۔''

(حمامۃ البشریٰ صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 192 از مرزا قادیانی)

اور یہ بات ایک زندہ جاوید حقیقت ہے کہ مرزا قادیانی کا مقام فج الروحا سے احرام باندھنا تو بڑی دور کی بات ہے، وہ تو سرے سے حج کرنے کی نیت سے کبھی قادیان سے باہر نہیں نکلا، پھر مسیح موعود کیسے بن گیا؟ جب مرزا قادیانی پر اعتراض کیا گیا کہ تم حج کیوں نہیں کرتے؟ تو مرزا قادیانی نے کہا: ''میرا پہلا کام خنزیروں کا قتل اور صلیب کی شکست ہے۔ابھی تو میں خنزیروں کو قتل کر رہا ہوں۔ بہت سے خنزیر مر چکے ہیں اور بہت سے سخت جان ابھی باقی ہیں۔ان سے فرصت اور فراغت تو ہو لے۔'' (ملفوظات جلد دوم صفحہ 283 طبع جدید از مرزا قادیانی) لہٰذا مذکورہ حدیث کی رو سے ابن مریم سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں نہ کہ مرزا قادیانی۔لہٰذا قادیانیوں کو مان لینا چاہیے کہ مرزا قادیانی نے مسیح موعود کا دعویٰ کر کے جھوٹ اور دھوکہ دہی کا ارتکاب کیا ہے۔

۞......۞......۞

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں حضرت امام مہدیؓ کی کئی ایک مستند نشانیاں ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مہدی میری عترۃ یعنی اولاد فاطمہؓ میں سے ہوگا۔ ان کا نام میرے نام کے موافق (یعنی محمد بن عبداللہ اور ایک روایت میں احمد بن عبداللہ) ہوگا۔ ان کے والد کا نام میرے والد کے نام جیسا ہوگا۔ ان کی والدہ محترمہ کا نام حضرت آمنہؓ ہوگا۔ ان کا لقب مہدی ہوگا۔ ان کی کنیت ابوالقاسم ہوگی۔ ان کی ولادت مدینہ منورہ میں ہوگی۔ ظہور کے وقت اُن کی عمر تقریباً 40 سال ہوگی۔ امام مہدیؓ سے آسمان والے بھی راضی ہوں گے اور زمین کے باشندے بھی خوش ہوں گے۔ آسمان اپنے تمام قطرے بہا دے گا، زمین اپنی تمام پیداوار اگل دے گی۔ یہاں تک کہ زندہ لوگ، مُردوں کی تمنا کرنے لگیں گے۔ حضرت مہدی کم از کم سات یا نو سال تک خلیفہ رہیں گے۔ ان کے زمانے میں نعمتوں کی ایسی فراوانی ہوگی کہ اس سے پہلے اس کی مثال بھی نہ سنی گئی ہو۔

عقیدۂ ظہور امام مہدی صحیح احادیث سے ثابت ہے اور چودہ سو سال سے مسلمانوں میں مسلم اور مشہور ہے۔ اس ضمن میں چند احادیث درج ذیل ہیں:

☐ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دنیا کا صرف ایک ہی دن باقی رہ جائے تو بھی اللہ تعالیٰ اُس دن کو طویل کر دے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُس میں ایک آدمی مبعوث فرمائے گا جو میرے اہل بیت میں سے ہوگا، اُس کا نام میرے نام پر ہوگا، اُس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہوگا (یعنی محمد بن عبداللہ) وہ زمین کو انصاف اور عدل سے بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم و زیادتی سے بھر چکی ہوگی۔ (جامع ترمذی، سنن ابی داؤد)

□ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی میری اولاد میں سے ہے اور وہ زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وستم سے بھری تھی، وہ سات برس تک زمین کا مالک رہے گا۔
(سنن ابی داؤد، مشکوٰۃ المصابیح)

□ ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کہ میرا یہ بیٹا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے، سید (سردار) ہے۔ عنقریب اس کی پشت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر ہوگا۔ اخلاق و عادات میں وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشابہ ہوگا۔ صورت و شکل میں مشابہ نہ ہوگا۔ اس کے بعد حضرت سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اُس شخص کے عدل و انصاف کا واقعہ بیان کیا۔ (سنن ابی داؤد)

□ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی میری آل سے ہوگا یعنی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد میں سے ہوگا۔ (سنن ابی داؤد)

□ "ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک خلیفہ (بادشاہ) کے مرنے پر اختلاف واقع ہوگا، پھر ایک شخص مدینے سے نکلے گا اور مکے کی طرف چلا جائے گا۔ مکے کے لوگ اُس کے پاس آئیں گے اور اس کو گھر سے باہر لائیں گے اور حجر اسود و مقام ابراہیم کے درمیان اُس کے ہاتھ پر بیعت کر کے اُس کو اپنا خلیفہ بنالیں گے، حالانکہ وہ شخص اِس سے ناخوش ہوگا (یہ شخص امام مہدی ہوں گے) پھر شام سے (وہاں کے بادشاہ کی طرف سے) اُس کے مقابلے کے لیے ایک لشکر بھیجا جائے گا جس کو "مقام بیداء" پر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگوں کو خبر پہنچے گی اور یہ حال معلوم ہوگا تو شام کے اقطاب و ابدال اور عراق کے بہت سے لوگ اُس کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور اُس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ پھر قریش میں سے ایک اور شخص پیدا ہوگا جس کی ننھیال قبیلہ کلب میں ہوگی۔ یہ شخص بھی اُس شخص کے خلاف لشکر بھیجے گا اور اُس لشکر پر امام کا لشکر غالب آئے گا اور یہ فتنہ لشکر کلب کا فتنہ ہے۔ امام لوگوں کے درمیان اپنے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کے احکام کے مطابق عمل کریں گے اور اسلام اپنی گردن زمین پر رکھ دے گا

(یعنی قائم و استوار ہو جائے گا) امام سات برس تک قائم رہیں گے اور پھر وفات پا جائیں گے اور اُن کے جنازے پر مسلمان نماز پڑھیں گے۔ (سنن ابی داؤد، طبرانی)

☐ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ ہم عبدالمطلب کی اولاد، جنت کے سردار ہوں گے یعنی میں، حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی (رضوان اللہ علیہم اجمعین)۔ (سنن ابی ماجہ)

محدثین کرام لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارکہ ''تمہارا امام تمہارے میں ہی سے ہوگا'' سے مراد امام مہدی ہیں اور دیگر احادیث سے اِس کی تصدیق ہوتی ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے تو نماز کے لیے اقامت کہی جا چکی ہوگی...... مسلمانوں کے امام حضرت مہدی ہی ہوں گے اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہیں گے کہ آپ آگے آ کر نماز پڑھائیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ نہیں یہ کارِ خیر آپ ہی انجام دیں۔

صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ ہمیشہ میری امت میں ایک جماعت حق کے لیے لڑتی رہے گی اور وہ غالب رہے گی، یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے تو مسلمانوں کے امیر اُن سے عرض کریں گے کہ آیئے نماز پڑھایئے وہ فرمائیں گے کہ نہیں اِس امت کے لوگ خود بعض کے لیے امام اور امیر ہیں۔ (صحیح مسلم)

مذکورہ بالا حدیث میں مسلمانوں کے امیر سے مراد امام مہدی ہیں۔ مولانا شبیر احمد عثمانی صحیح مسلم کی شرح ''فتح الملہم'' میں لکھتے ہیں کہ قربِ قیامت سے متعلق وہ سب احادیث جن میں امیر یا خلیفہ کا لفظ مبہم مذکور ہو، اس سے مراد امام مہدی ہیں۔ (فتح الملہم، شرح صحیح مسلم)

☐ ابن ماجہ میں ہے کہ امام مہدی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر پیچھے ہٹیں گے تو آپ علیہ السلام ان کی پشت پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے کہ تم ہی نماز پڑھاؤ کیونکہ اس نماز کی اقامت تمہاری امامت کے لیے ہو چکی ہے۔ چنانچہ اُس وقت کی نماز امام مہدی ہی پڑھائیں گے۔ پس امام مہدی نماز پڑھائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کی اقتدا، ریں گے (چنانچہ اس وقت کی نماز سب کو امام مہدی ہی پڑھائیں گے پھر اس کے بعد (کی نمازوں میں) امام حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔) نماز سے فارغ ہو کر امام مہدی پھر [illegible] ت عیسیٰ [illegible] علیہ

السلام سے کہیں گے: "یا نبی اللہ! اب لشکر کا انتظام آپ کے سپرد ہے جس طرح چاہیں انجام دیں۔" اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: "نہیں، یہ کام بدستور آپ کے تحت رہے گا، میں تو صرف قتل دجال کے واسطے آیا ہوں جس کا میرے ہی ہاتھ سے مارا جانا مقدر ہے۔"

❑ یہاں قارئین کے ذہنوں میں یقیناً یہ سوال ابھرے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز کی امامت کیوں نہیں فرمائیں گے؟ علامہ ابن جوزی علیہ الرحمہ نے اس کے جواب میں فرمایا ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آگے بڑھ کر امامت کرا دیں تو دل میں شبہ پیدا ہوگا کہ آیا وہ نائب کی حیثیت سے آگے بڑھے ہیں یا وہ نئی شریعت لائے ہیں؟ آپ مقتدی کے طور پر نماز پڑھیں گے کیونکہ ایسا نہ کرنے کی صورت میں ممکن ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قول شک و شبہ سے غبار آلود ہو جائے کہ "میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔" (فتح الباری) یہ بڑی ہی خوبصورت اور پختہ توجیہہ ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جانب سے نماز کی امامت نہ فرمانے کی۔ پھر نماز کے ختم ہونے کے فوراً بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام، دجال کے قتل اور باقی ماندہ یہودیوں کے خاتمے کا کام اپنے ذمے لیں گے۔

حضرت شاہ رفیع الدینؒ محدث دہلوی اپنی کتاب "علاماتِ قیامت" میں حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کے متعلق فرماتے ہیں:

"آپ کے ظہور سے قبل ملک عرب و شام میں ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جو سادات کو قتل کرے گا۔ اس کا حکم ملک شام و مصر کے اطراف میں چلے گا۔ اس درمیان میں بادشاہِ روم کی عیسائیوں کے ایک فرقہ سے جنگ اور دوسرے فرقہ سے صلح ہوگی۔ لڑنے والا فریق قسطنطنیہ پر قبضہ کر لے گا۔ بادشاہِ روم دارالخلافہ کو چھوڑ کر ملک شام میں پہنچ جائے گا اور عیسائیوں کے دوسرے فریق کی اعانت سے اسلامی فوج ایک خونریز جنگ کے بعد فریق مخالف پر فتح پائے گی۔ دشمن کی شکست کے بعد موافق فریق میں سے ایک شخص نعرہ لگائے گا کہ صلیب غالب ہوگئی اور اسی کے نام سے یہ فتح ہوئی۔ یہ سن کر اسلامی لشکر میں سے ایک شخص اس سے مار پیٹ کرے گا اور کہے گا نہیں، دینِ اسلام غالب ہوا اور اسی کی وجہ سے یہ فتح نصیب ہوئی۔ یہ دونوں اپنی اپنی قوم کو مدد کے لیے پکاریں گے جس کی وجہ سے فوج میں خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔

بادشاہ اسلام شہید ہو جائے گا۔ عیسائی ملک شام پر قبضہ کر لیں گے اور آپس میں

ان دونوں عیسائی قوموں کی صلح ہو جائے گی۔ باقی مسلمان مدینہ منورہ چلے آئیں گے، عیسائیوں کی حکومت خیبر تک (جو مدینہ منورہ سے قریب ہے) پھیل جائے گی۔ اس وقت مسلمان اس فکر میں ہوں گے کہ امام مہدی کو تلاش کرنا چاہیے، تا کہ ان کے ذریعہ سے یہ مصیبتیں دُور ہوں، اور دشمن کے پنجے سے نجات ملے۔

حضرت امام مہدی اُس وقت مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوں گے مگر اس ڈر سے کہ مبادا لوگ مجھ جیسے ضعیف کو اس عظیم الشان کام کی انجام دہی کی تکلیف دیں، مکہ معظمہ چلے جائیں گے۔ اس زمانے کے اولیائے کرام اور ابدال عظام آپ کو تلاش کریں گے۔ بعض آدمی مہدی ہونے کے جھوٹے دعوے بھی کریں گے۔ حضرت مہدی ؑ حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوں گے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت آپ کو پہچان لے گی اور آپ کو مجبور کر کے آپ سے بیعت کر لے گی۔ اس واقعہ کی علامت یہ ہے کہ اس سے قبل گذشتہ ماہِ رمضان میں چاند اور سورج کو گرہن لگ چکے گا، اور بیعت کے وقت آسمان سے یہ آواز آئے گی۔ هٰذَا خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ فَاسْتَمِعُوا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا اس آواز کو اس جگہ کے تمام خاص و عام سن لیں گے۔ بیعت کے وقت آپ کی عمر چالیس سال کی ہوگی۔ خلافت کے مشہور ہونے پر مدینہ کی فوجیں آپ کے پاس مکہ معظمہ چلی آئیں گی۔ شام و عراق اور یمن کے اولیائے کرام و ابدال عظام آپ کی صحبت میں اور ملک عرب کے لاتعداد لوگ آپ کے لشکر میں داخل ہو جائیں گے اور اس خزانہ کو جو کعبہ میں مدفون ہے (جس کو "تاج الکعبہ" کہتے ہیں) نکال کر مسلمانوں پر تقسیم فرمائیں گے۔ جب یہ خبر اسلامی دنیا میں پھیلے گی تو خراسان سے ایک شخص ایک بہت بڑی فوج لے کر آپ کی مدد کے لیے روانہ ہوگا، جو راستہ میں بہت سے عیسائیوں اور بددینوں کا صفایا کر دے گا۔ اس لشکر کے مقدمۃ الجیش کی کمان منصور نامی ایک شخص کے ہاتھ میں ہوگی۔ وہ سفیانی (جس کا ذکر اوپر گزر چکا) اہل بیت کا دشمن ہوگا۔ اس کی ننھیال قوم بنو کلب ہوگی۔ حضرت امام مہدی کے مقابلہ کے واسطے اپنی فوج بھیجے گا۔ جب یہ فوج مکہ و مدینہ کے درمیان ایک میدان میں پہاڑ کے دامن میں مقیم ہوگی تو اسی جگہ اس فوج کے نیک و بد سب کے سب دھنس جائیں گے اور قیامت کے دن ہر ایک کا حشر اس کے عقیدے اور عمل کے مطابق ہوگا۔ ان میں سے صرف دو آدمی بچیں گے۔ ایک حضرت امام مہدی کو اس واقعہ کی اطلاع دے گا اور دوسرا سفیانی کو۔ عرب کی فوجوں کے

اجتماع کا حال سن کر عیسائی بھی چاروں طرف سے فوجوں کے جمع کرنے کی کوشش میں لگ جائیں گے اور اپنے اور روم کے ممالک سے فوج کثیر لے کر امام مہدی علیہ السلام کے مقابلہ کے لیے شام میں جمع ہو جائیں گے۔ ان کی فوج کے اس وقت ستر جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ بارہ ہزار سپاہ ہوگی (جس کی کل تعداد 840000 ہوگی) حضرت امام مہدی مکہ مکرمہ سے روانہ ہو کر مدینہ منورہ پہنچیں گے اور پیغمبر خدا ﷺ کے روضہ کی زیارت سے مشرف ہو کر شام کی جانب روانہ ہو جائیں گے۔ دمشق کے پاس آ کر عیسائیوں کی فوج سے مقابلہ ہوگا۔ اس وقت حضرت امام مہدی کی فوج کے تین گروہ ہو جائیں گے۔ ایک گروہ تو نصاریٰ کے خوف سے بھاگ جائے گا، خداوند کریم ان کی توبہ ہرگز قبول نہ فرمائے گا۔ باقی فوج میں سے کچھ تو شہید ہو کر بدر و اُحد کے شہدا کے مراتب کو پہنچیں گے اور کچھ بتوفیقِ ایزدی فتحیاب ہوں گے۔ حضرت امام مہدی دوسرے روز پھر نصاریٰ کے مقابلہ کے لیے نکلیں گے، اس روز مسلمانوں کی ایک جماعت یہ عہد کر کے نکلے گی کہ میدانِ جنگ فتح کریں گے یا مر جائیں گے۔ یہ جماعت سب کی سب شہید ہو جائے گی۔ حضرت امام مہدی باقی ماندہ قلیل جماعت کے ساتھ لشکر میں واپس آئیں گے۔ پھر ایک بڑی جماعت یہ عہد کرے گی کہ فتح کے بغیر میدان جنگ سے واپس نہیں آئیں گے یا مر جائیں گے، اور حضرت امام مہدی کے ہمراہ بڑی بہادری کے ساتھ جنگ کریں گے اور آخر یہ بھی جام شہادت نوش کریں گے۔ شام کے وقت حضرت امام مہدی تھوڑی سی جماعت کے ساتھ لوٹیں گے۔ تیسرے روز اسی طرح ایک بڑی جماعت قسم کھا کر نکلے گی اور وہ بھی شہید ہو جائے گی اور حضرت امام مہدی تھوڑی سی جماعت کے ساتھ اپنی قیام گاہ پر واپس تشریف لے آئیں گے۔ پھر حضرت امام مہدی رسدگاہ کی محافظ جماعت کو لے کر دشمن سے پھر نبرد آزما ہوں گے۔ یہ جماعت تعداد میں بہت کم ہوگی مگر خداوند کریم ان کو فتح مبین عطا فرمائے گا۔ عیسائی اس قدر قتل ہوں گے کہ باقیوں کے دماغ سے حکومت کی بُو نکل جائے گی اور بے سروسامان ہو کر نہایت ذلت و رسوائی کے ساتھ بھاگ جائیں گے۔ مسلمان ان کا تعاقب کر کے بہتوں کو جہنم رسید کر دیں گے۔ اس کے بعد حضرت امام مہدی بے انتہا انعام و اکرام اس میدان کے شیروں جانبازوں پر تقسیم فرمائیں گے مگر اس مال سے کسی کو خوشی حاصل نہ ہوگی کیونکہ اس جنگ کی بدولت بہت سے خاندان و قبیلے ایسے ہوں گے جن میں فی صدی صرف ایک ہی آدمی بچا ہوگا۔ اس کے بعد حضرت امام مہدی

بلادِ اسلام کے نظم و نسق اور فرائض و حقوق العباد کی انجام دہی میں مصروف ہوں گے۔ چاروں طرف اپنی فوجیں پھیلا دیں گے اور ان مہمات سے فارغ ہو کر فتح قسطنطنیہ کے لیے روانہ ہو جائیں گے۔ بحیرۂ روم کے کنارے پر پہنچ کر قبیلہ بنو اسحٰق کے ستر ہزار بہادروں کو کشتیوں پر سوار کر کے اس شہر کی خلاصی کے لیے جس کو آج کل استنبول کہتے ہیں مقرر فرمائیں گے۔ جب یہ فصیلِ شہر کے قریب پہنچ کر نعرۂ تعبیر بلند کریں گے تو اس کی فصیل نامِ خدا کی برکت سے یکا یک گر جائے گی۔ مسلمان ہلّہ کر کے شہر میں داخل ہو جائیں گے۔ سرکشوں کو ختم کر کے ملک کا انتظام نہایت عدل و انصاف کے ساتھ کریں گے۔ ابتدائی بیعت سے اس وقت تک چھ سات سال کا عرصہ گزرے گا۔ امام مہدی ملک کے بندوبست ہی میں مصروف ہوں گے کہ افواہ اُڑے گی کہ دجال نکل آیا اور مسلمانوں کو تباہ کر رہا ہے۔ اس خبر کے سنتے ہی حضرت امام مہدی ملک شام کی طرف واپس ہوں گے اور اس خبر کی تحقیق کے لیے پانچ یا نو سوار جن کے حق میں حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ میں ان کے ماں باپوں و قبائل کے نام اور ان کے گھوڑوں کا رنگ جانتا ہوں۔ وہ اس زمانے کے روئے زمین کے آدمیوں سے بہتر ہوں گے۔ لشکر کے آگے بطور طلیعہ روانہ ہو کر معلوم کر لیں گے کہ یہ افواہ غلط ہے۔ پس امام مہدی عجلت کو چھوڑ کر ملک کی خبر گیری کی غرض سے آہستگی اختیار فرمائیں گے۔ اس میں کچھ عرصہ نہ گزرے گا کہ دجال ظاہر ہو جائے گا اور قبل اس کے کہ وہ دمشق پہنچے حضرت امام مہدی دمشق آ چکے ہوں گے اور جنگ کی پوری تیاری و ترتیب فوج کر چکے ہوں گے۔ ایک دن لوگ نماز فجر کی تیاری میں ہوں گے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام دو فرشتوں کے کاندھوں پر تکیہ لگائے ہوئے آسمان سے دمشق کی مرکزی جامع مسجد کے مشرقی منارہ پر جلوہ افروز ہوں گے۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام، امام مہدی سے ملاقات فرمائیں گے۔ امام مہدی نہایت تواضع و خوش خلقی سے آپ کے ساتھ پیش آئیں گے اور فرمائیں گے: یا نبی اللہ! امامت کیجیے۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام ارشاد فرمائیں گے کہ امامت تم ہی کرو کیونکہ تمہارے بعض، بعض کے لیے امام ہیں اور یہ عزت اسی اُمت کو خدا نے دی ہے پس امام مہدی نماز پڑھائیں گے اور حضرت عیسٰی علیہ السلام اقتدا کریں گے۔ نماز سے فارغ ہو کر امام مہدی پھر حضرت عیسٰی سے کہیں گے کہ یا نبی اللہ! اب لشکر کا انتظام آپ کے سپرد ہے جس طرح چاہیں انجام دیں۔ وہ فرمائیں گے نہیں یہ کام بدستور آپ ہی کے تحت میں رہے گا۔ میں تو صرف قتلِ دجال کے واسطے آیا ہوں جس کا مارا جانا

میرے ہی ہاتھ سے مقدر ہے۔

تمام زمین حضرت امام مہدی ﷺ کے عدل و انصاف سے (بھر جائے گی) منور و روشن ہو جائے گی۔ ظلم و بے انصافی کی بیخ کنی ہوگی۔ تمام لوگ عبادت و طاعت الٰہی میں سرگرمی سے مشغول ہوں گے۔ آپ کی خلافت کی میعاد تقریباً نو سال ہوگی۔ واضح رہے کہ سات سال عیسائیوں اور دیگر فتنوں اور ملک کے انتظام میں، آٹھواں سال یہودیوں اور دجال کے ساتھ جنگ و جدال میں اور نواں سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معیت میں گزرے گا۔ اس حساب سے آپ کی عمر 49 سال کی ہوگی۔ بعد ازاں امام مہدی ﷺ کی وفات ہو جائے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے جنازے کی نماز پڑھا کر انھیں بیت المقدس دفن فرمائیں گے۔ اس کے بعد تمام چھوٹے بڑے انتظامات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں آ جائیں گے۔" (رسالہ علامات قیامت مؤلفہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین قدس سرہٗ)

یہ سب علامات ایسی ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے ساتھ مختص ہیں۔ جن میں سے ایک بھی آنجہانی مرزا قادیانی کے وقت میں نہیں پائی گئی۔

حضرت امام مہدیؑ اور مرزا قادیانی میں مشابہت؟؟؟

مرزا قادیانی کا نام، کنیت، ماں کا نام اور باپ کا نام وغیرہ حضرت مہدیؑ سے بالکل مختلف ہے۔ اس کا حلیہ، حالات زندگی اور سیرت حضرت مہدیؑ سے بالکل مختلف اور الٹ تھی۔ احادیث مبارکہ کی رو سے حضرت مہدیؑ اولاد فاطمہ میں سے ہوں گے جبکہ مرزا قادیانی مغل برلاس قوم سے تعلق رکھتا تھا۔ حضرت مہدیؑ کی والدہ محترمہ کا نام آمنہ جبکہ مرزا قادیانی کی ماں کا نام چراغ بی بی تھا جبکہ وہ علاقے میں گھسیٹی کے نام سے مشہور تھی۔ حضرت مہدیؑ کے والد محترم کا نام عبداللہ ہوگا جبکہ مرزا قادیانی کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ تھا جو قادیانی روایات کے مطابق انگریزوں کا ٹاؤٹ اور بے نمازی تھا۔ حضرت مہدی خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہوں گے تو مسلمانوں کی ایک جماعت آپ کو پہچان لے گی اور آپ سے بیعت کرے گی۔ بیعت کے وقت آسمان سے یہ آواز آئے گی۔ **ھذا خلیفه اللّٰہ المھدی فاستمعوا لهٔ واطیعوا۔** اس کے برعکس مرزا قادیانی نے ساری زندگی مکہ کا رخ نہ کیا۔ کبھی خواب میں بھی کعبہ اللہ کی زیارت نصیب نہیں ہوئی بلکہ جب مرزا قادیانی نے 23 مارچ 1889ء میں ہوشیار پور میں اپنے چیلوں سے اپنے مہدی ہونے کی بیعت لی تو اس وقت آسمان سے یہ ندا آئی ہوگی **ھذا خلیفه الشیطان فلا تستمعوا له ولا تطیعو۔** پوری دنیا کے تمام مشائخ عظام و علمائے کرام اور عام مسلمانوں نے مرزا قادیانی کے اس جھوٹے دعویٰ اور اس کے کفریہ عقائد و عزائم کی تکذیب کی اور متفقہ طور پر اسے مرتد، زندیق اور واجب القتل قرار دیا۔ مکہ معظمہ کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی ملکوں میں مرزا قادیانی کے دعویٰ مہدویت کی تکذیب کی تشہیر کی گئی کہ امام مہدی ملک عرب کے والی حکومت ہوں گے۔ جبکہ مرزا قادیانی عرب کا بادشاہ تو کجا؟ قادیان کا نمبردار بھی نہ تھا۔

ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کی روایت میں ہے کہ امام مہدی کی بیعت بین الرکن والمقام ہوگی۔ یعنی خانہ کعبہ کے رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان ہوگی۔ لوگ ان کی بیعت کرنا چاہیں گے اور وہ بیعت لینے سے ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کریں گے۔ لیکن پھر لوگوں کے اصرار سے بیعت لیں گے اور جہاد قائم کریں گے۔

ادھر مرزا قادیانی کو دیکھیے کہ خود لوگوں کے پیچھے پڑا رہا کہ مجھے امام مانو اور میری بیعت کرو جبکہ جہاد کے متعلق کہا کہ وہ اب موقوف ہے جو اس کا نام لے گا، وہ کافر ہے۔

اس حدیث کے رو سے جب امام مہدی علیہ الرضوان کی بیعت کا رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان واقع ہونا مسلم ہے تو معلوم ہوا کہ امام مہدی طواف کعبہ بھی کریں گے۔ لیکن دوسری طرف دیکھو تو مرزا قادیانی کو حج ہی نصیب نہیں ہوا۔ ساری عمر قادیان کے گول کمرے ہی میں بیعت لیتا رہا۔ خانہ کعبہ پہنچا نہ وہاں جا کر بیعت لی۔

دیگر یہ کہ حضرت امام مہدی بیعت جہاد کے لیے لیں گے۔ جیسا کہ ان کے بعد واقعات سے ثابت ہے۔ لیکن مرزا قادیانی محض پیری مریدی کے لیے بیعت لیتا رہا اور تحصیل زر کرتا رہا۔ جو ''حقیقت الوحی'' میں مذکور ہے اور اس طریق سے حاصل کردہ روپیہ زندگی میں ذات خاص اور اپنے اہل و عیال کے مصارف میں خرچ کرتا رہا اور بعد موت کے اپنے وارثوں کے لیے چھوڑ گیا۔

مرزا قادیانی نے لکھا کہ حضرت مہدی کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس میں اس کے تین سو تیرہ اصحاب کا نام درج ہوگا۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (انجام آتھم صفحہ 325 تا 328 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 325 تا 328) میں اپنے 313 چیلوں کے نام لکھے جن میں 17 افراد ایسے تھے جو مدتوں پہلے فوت ہو چکے تھے۔ گویا اس وقت مرزا قادیانی کے ساتھ صرف 296 افراد تھے۔ اس مذکورہ فہرست کے سیریل نمبر 91، 93، 96، 99، 100، 107، 113، 132، 134، 147، 148، 169، 283، 286، 293، 295 اور نمبر 310 پر درج افراد مدتوں کے فوت شدہ تھے جو مرزا قادیانی نے بغیر کسی وجہ کے اپنی لسٹ میں شامل کر لیے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ اس فہرست کے سیریل نمبر 159 پر ڈاکٹر عبدالحکیم کا نام ہے جو پٹیالہ کی مشہور معروف شخصیت تھی اور تقریباً 25 سال تک مرزا قادیانی کے خاص الخاص اور

جلیل القدر مریدین میں شمار ہوتے رہے۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (ازالہ اوہام صفحہ 808 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 537) میں ڈاکٹر عبدالحکیم کا تعارف ان الفاظ میں کروایا ہے۔

❏ ''حبی فی اللہ میاں عبدالحکیم خاں جوان صالح ہے۔ علامات رشد و سعادت اس کے چہرہ سے نمایاں ہیں۔ زیرک اور فہیم آدمی ہیں۔ انگریزی زبان میں عمدہ مہارت رکھتے ہیں۔ امید رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کئی خدمات اسلام ان کے ہاتھ سے پوری کرے گا۔''

بعدازاں اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر صاحب کی رہنمائی کی اور ان کو شمع ہدایت سے منور فرمایا۔ خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ ان سے اسلام کی خدمات لی جائیں۔ اس لیے ترک مرزائیت کے بعد ڈاکٹر صاحب نے نہایت تحدی کے ساتھ یہ اعلان کیا کہ مرزا قادیانی کاذب ہے، عیار ہے اور مرزا قادیانی میری زندگی میں ہی عبرتناک موت سے مرے گا۔ چنانچہ ان کی یہ پیش گوئی پوری ہوئی اور مرزا قادیانی، ڈاکٹر صاحب کی زندگی میں ہی 1908ء میں عبرتناک موت سے ہمکنار ہوا۔ مرزا قادیانی اور ڈاکٹر عبدالحکیم کے درمیان سب سے بڑی وجہ جو اختلافات کا باعث بنی، وہ یہ تھی کہ مرزا غلام احمد مسلمانوں کو کافر کیوں کہتا ہے؟ مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے نے اپنی کتاب میں لکھا ہے۔

❏ ''حضرت مسیح موعود نے عبدالحکیم خاں کو جماعت (مرزائیہ) سے اس واسطے خارج کیا کہ وہ غیر احمدیوں کو مسلمان کہتا تھا۔''

(کلمۃ الفصل صفحہ 49 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

مزید دلچسپ بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے مذکورہ چیلے قادیان میں کبھی ایک وقت میں اکٹھے نہیں ہوئے۔ 17 آدمی جو مردہ تھے، ان کو چھوڑ کر باقی 296 تو زندہ تھے، ان کے لیے قادیان میں جمع ہونا ممکن تھا۔ اگر وہ قادیان میں جمع نہیں ہوئے تو حدیث کی صداقت کیسے ہو سکتی ہے؟

اس کے علاوہ ایک اور دلیل سے مرزا قادیانی ہرگز مہدی نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ خود لکھتا ہے:

❏ ''سو سنت جماعت کا یہ مذہب ہے کہ امام محمد مہدی فوت ہو گئے ہیں اور آخری زمانہ میں انھیں کے نام پر ایک اور امام پیدا ہوگا۔ لیکن محققین کے نزدیک مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں ہے۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 458 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 344 از مرزا قادیانی)

ہمیں مرزا قادیانی کے الہامی حافظہ پر حیرت اور تعجب ہے کہ اس نے پہلے تو بڑے زور و شور اور وثوق سے اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر بعد میں اس سے انکاری ہو گیا۔ مرزا

قادیانی کی مندرجہ بالا عبارت میں کسی تاویل یا استعارہ کی گنجائش نہیں۔ قادیانیوں کے لیے شرم سے ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ مرزا قادیانی خود لکھتا ہے کہ مہدی کا آنا صحیح نہیں ہے اور پھر خود ہی اس کا مدعی بن بیٹھا۔ سچ ہے کہ جب کسی کے دماغ میں فتور آ جاتا ہے تو اسے اگلی پچھلی تمام باتیں بھول جاتی ہیں۔ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی لکھتا ہے:

□ ''اس شخص کی حالت ایک مخبط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 191 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 191 از مرزا قادیانی)

قارئین کرام! مرزا قادیانی اور حضرت مہدیؑ میں کوئی مماثلت یا مشابہت نہیں پائی جاتی البتہ مرزا قادیانی اور جھوٹے مہدی سوڈانی کے حالات وغیرہ میں کافی مماثلت پائی جاتی ہے۔ ملاحظہ کیجیے:-

1- مرزا قادیانی 1839ء میں پیدا ہوا جبکہ مہدی سوڈانی بھی اسی سال پیدا ہوا۔

2- مہدی سوڈانی نے 1889ء میں مہدی ہونے کا دعویٰ کیا جبکہ مرزا قادیانی نے بھی اسی سال مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔

3- مہدی سوڈانی کا نام محمد احمد تھا جبکہ مرزا قادیانی کا نام غلام احمد ہے۔ دونوں کے نام میں لفظ احمد مشترک ہے۔

4- مہدی کاذب سوڈان میں پیدا ہوا جبکہ مرزا قادیانی قادیان میں۔

5- مہدی سوڈانی اپنے آپ کو عالم، فاضل اور مناظر سمجھتا تھا، جبکہ مرزا قادیانی بھی خود کو عالم، فاضل اور مناظر کہلواتا تھا۔

6- مہدی سوڈانی خوبصورت عورتوں کا شائق تھا جبکہ مرزا قادیانی بھی رات کو رنگین محفلیں سجاتا۔

7- البتہ ایک بات میں مہدی سوڈانی، مرزا قادیانی سے بڑھ کر ہے کہ مہدی سوڈانی کے پاس 3 لاکھ جان نثار فوج موجود تھی جبکہ مرزا قادیانی کے پاس صرف 313 جبکہ مردے نکال کر 296 خاص چیلے تھے۔ مہدی سوڈانی نے صرف مہدویت کا دعویٰ کیا جبکہ مرزا قادیانی نے مسیح موعود اور مہدی دونوں کا دعویٰ کیا۔ مہدی سوڈانی صحت مند اور کڑیل جسم کا مالک تھا جبکہ مرزا قادیانی بیماریوں کا ہسپتال تھا۔

میں مہدی نہیں ہوں
مرزا قادیانی کا اعتراف

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے جب اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تو لکھا:
(141) ''وہ آخری مہدی جو تنزلِ اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہِ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اس آسمانی مائدہ کو نئے سرے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا، جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم ﷺ نے دی تھی، وہ میں ہی ہوں۔''

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ 2 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 3، 4 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 893,892 پر)

سچے مہدی کی نشانی یہ ہے کہ وہ عیسائیوں کی فوج سے جہاد کریں گے۔ اللہ تعالیٰ انھیں فتح مبین عطا فرمائے گا۔ اس جہاد میں عیسائی اس قدر قتل ہوں گے کہ باقیوں کے دماغ سے حکومت کی بُو نکل جائے گی اور وہ بے سروسامان ہو کر نہایت ذلت و رسوائی کے ساتھ بھاگ جائیں گے۔ مسلمان ان کا تعاقب کرتے بہتوں کو جہنم رسید کر دیں گے۔ اس کے بعد حضرت مہدی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر دجال کی فوج کا مقابلہ کریں گے اور اسے شکست دیں گے۔ آپ کی خلافت کی میعاد آٹھ یا نو سال ہوگی۔ سات سال عیسائیوں کے فتنے کے خلاف، آٹھواں سال دجال کے ساتھ جنگ و جدال اور نواں سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معیت میں گزرے گا۔ مرزا قادیانی کو جب ان حقائق کا علم ہوا تو بے حد پریشان ہو گیا کہ کہیں اس کے دعویٰ مہدویت سے انگریز سرکار ناراض نہ ہو جائے۔ علاوہ ازیں انہی دنوں مہدی سوڈانی کے ہاتھوں انگریزوں کو سوڈان میں بڑی شرمناک شکست کا سامنا کرنا پڑا

تھا۔ مرزا قادیانی کے ایک مخالف نے انگریز حکومت کی توجہ ان کے دعویٰ مہدویت کی طرف دلا کر یہ الزام عائد کیا کہ وہ بھی مہدی سوڈانی کی طرح "جہاد فی سبیل اللہ" کریں گے۔ اس پر مرزا قادیانی کی بوکھلاہٹ قابل دید تھی۔ لہٰذا اس سے پہلے کہ انگریز بہادر مرزا قادیانی کے خلاف کوئی کارروائی کرتا، اس نے فوراً پینترا بدلا اور دعویٰ مہدویت سے تائب ہو گیا۔ مرزا قادیانی کی مندرجہ ذیل تحریریں ہر قادیانی کے لیے لمحہ فکریہ ہیں۔

ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

مہدی کا وجود ایک فرضی وجود ہے

(142) "یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ مسلمانوں کے قدیم فرقوں کو ایک ایسے مہدی کی انتظار ہے جو فاطمہؓ مادر حسینؓ کی اولاد میں سے ہوگا اور نیز ایسے مسیح کی بھی انتظار ہے جو اس مہدی سے مل کر مخالفانِ اسلام سے لڑائیاں کرے گا۔ مگر میں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ یہ سب خیالات لغو اور باطل اور جھوٹ ہیں اور ایسے خیالات کے ماننے والے سخت غلطی پر ہیں۔ ایسے مہدی کا وجود ایک فرضی وجود ہے جو نادانی اور دھوکا سے مسلمانوں کے دلوں میں جما ہوا ہے۔ اور سچ یہ ہے کہ بنی فاطمہؓ سے کوئی مہدی آنے والا نہیں۔ اور ایسی تمام حدیثیں موضوع اور بے اصل اور بناوٹی ہیں جو غالباً عباسیوں کی سلطنت کے وقت میں بنائی گئی ہیں۔"

(کشف الغطاء صفحہ 17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 193 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 894 پر)

میں کسی خونی مہدی کا قائل نہیں ہوں

(143) "یہ سچ ہے کہ میں کسی ایسے مہدی ہاشمی قرشی خونی کا قائل نہیں ہوں جو دوسرے مسلمانوں کے اعتقاد میں بنی فاطمہؓ میں سے ہوگا اور زمین کو کفار کے خون سے بھر دے گا۔ میں ایسی حدیثوں کو صحیح نہیں سمجھتا اور محض ذخیرۂ موضوعات جانتا ہوں...... اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے، ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے

کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔"
(کتاب البریہ صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 347 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 895 پر)

مہدی کے بارے میں تمام حدیثیں نا قابل اعتبار ہیں

(144) "میرا اور میری جماعت کا عقیدہ مہدی کی نسبت۔ مہدی اور مسیح موعود کے بارے میں جو میرا عقیدہ اور میری جماعت کا عقیدہ ہے وہ یہ ہے کہ اس قسم کی تمام حدیثیں جو مہدی کے آنے کے بارے میں ہیں ہرگز قابل وثوق اور قابل اعتبار نہیں ہیں۔"
(حقیقت المہدی صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 429، 430 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 897,896 پر)

مہدی کفار سے جنگ کرے گا، یہ باتیں صحیح نہیں

(145) "اور میں اس وقت اپنی محسن گورنمنٹ کو اطلاع دیتا ہوں کہ وہ مسیح موعود خدا سے ہدایت یافتہ اور مسیح علیہ السلام کے اخلاق پر چلنے والا میں ہی ہوں...... اور اس امر سے قطعاً منکر ہوں کہ آسمان سے اسلامی لڑائیوں کے لیے مسیح نازل ہوگا۔ اور کوئی شخص مہدی کے نام سے جو بنی فاطمہؓ سے ہوگا بادشاہ وقت ہوگا اور دونوں مل کر خونریزیاں شروع کر دیں گے۔ خدا نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ یہ باتیں ہرگز صحیح نہیں ہیں۔ راقم خاکسار، مرزا غلام احمد از قادیان۔"
(حقیقت المہدی صفحہ 6، 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 432، 433 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 899,898 پر)

نہ میں جہاد کا قائل اور نہ ایسے مہدی کو ماننے والا

(146) "محمد حسین بٹالوی کا مجھے مہدی سوڈانی سے مشابہت دینا کس قدر گورنمنٹ کو دھوکا دینا ہے۔ ظاہر ہے کہ نہ میں جہاد کا قائل اور نہ ایسے مہدی کو ماننے والا اور نہ ایسے کسی مسیح کے آنے کا انتظار رکھتا ہوں جس کا کام جہاد اور خونریزی ہو تو پھر سوڈانی کو مجھ سے کیا مشابہت اور

مجھے اس سے کیا مناسبت...... گورنمنٹ عالیہ خوب دانا ہے۔ وہ کسی کا دھوکا کھا نہیں سکتی۔ لیکن چونکہ محمد حسین نے بارہا میرے پر یہ الزام لگایا ہے کہ گویا مہدی سوڈانی سے میرے حالات مشابہ بلکہ اس سے بھی زیادہ خطرناک ہیں اس لیے ضرور تھا کہ اس افترا کا میں جواب دیتا۔ خدائے تعالیٰ کا شکر ہے کہ منافقانہ کارروائیوں سے اس نے مجھے محفوظ رکھا ہے۔"

(حقیقت المہدی صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 437 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 900 پر)

میں وہ مہدی نہیں ہوں

(147) ''میرا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق من ولد فاطمة و من عترتی وغیرہ ہے۔"

(براہین احمدیہ ضمیمہ حصہ پنجم صفحہ 186 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 356 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 901 پر)

پہلے بھی مہدی آئے، ممکن ہے آئندہ بھی آئیں

(148) ''ہمیں اس بات کا اقرار ہے کہ پہلے بھی کئی مہدی آئے ہوں، اور ممکن ہے کہ آئندہ بھی آویں، اور ممکن ہے کہ امام محمد کے نام پر بھی کوئی مہدی ظاہر ہو۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 519 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 379 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 902 پر)

مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں

(149) ''محققین کے نزدیک مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 457 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 344 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 903 پر)

جھوٹ بولا ہے تو قائم بھی رہو اس پر ظفر
آدمی کو صاحب کردار ہونا چاہیے

قادیانی کہتے ہیں کہ مذکورہ بالا تحریریں مرزا قادیانی کے دعوئ مہدویت سے پہلے کی ہیں۔ انھیں معلوم ہونا چاہیے کہ بات تو ایک ہی ہے۔ ایک شخص مہدی کے تصور کا انکاری ہے اور پھر وہ خود مہدی ہونے کا دعوئ کر دیتا ہے۔ ہمارے خیال میں مرزا قادیانی ''خونی مہدی'' تھا جیسا کہ اس کا کہنا ہے:

''خونی مہدی''

(150) ''آخری زمانہ میں ایک خونی مہدی ظاہر ہوگا۔''

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 137 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 223 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 904 پر)

(151) ''پھر بعد اس کے مجھے 18 مارچ 1905ء کو بخار ہوا۔ پیشاب نہایت شدید درد سے آتا تھا اور پیشاب کی راہ خون آنا شروع ہوا یہاں تک کہ بہت سا خون نکلا۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 446 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 905 پر)

(152) ''تھوڑی دیر کے بعد منشی الٰہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہوا۔ یریدون ان یروا طمثک. یہ لوگ خون حیض تجھ میں دیکھنا چاہتے ہیں۔''

(اربعین نمبر 4 صفحہ 110 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 452 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 906 پر)

(153) ''ایک مرتبہ میں قولنج زحیری سے سخت بیمار ہوا اور سولہ دن پاخانہ کی راہ سے خون آتا رہا اور سخت درد تھا جو بیان سے باہر ہے۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 246 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 246 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 907 پر)

دجال

دجال کے معنی ہیں حقیقت کو چھپانے والا، سب سے بڑا دھوکے باز اور چالباز۔
دجال کا مادہ دجل ہے جس کے معنی ہیں خلط ملط کر دینا، تلبیس یعنی شیطانی چالوں سے دوسروں کو دھوکے اور التباس میں ڈالنا، ملمع سازی کرنا، حقیقت کو چھپانا، جھوٹ بولنا اور غلط بیانی کرنا۔ گویا دجال میں یہ تمام منفی اوصاف پائے جاتے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں دجال سے مراد جھوٹا مسیح (المسیح الدجال) ہے جو قیامت کی اہم نشانیوں میں سے ایک ہے۔ وہ آخری زمانے میں ظاہر ہوگا اور نبوت اور خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ دجال کی کئی علامات احادیث مبارکہ میں بیان ہوئی ہیں۔ ملاحظہ کیجیے:

''حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہم کو خطبہ دیا اور ایک لمبی تقریر فرمائی، اس میں دجال کا حال بھی بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا: جب سے اللہ تعالیٰ نے اولادِ آدم کو پیدا کیا ہے، اس وقت سے اب تک دجال کے فتنے سے بڑھ کر کوئی فتنہ پیدا نہیں فرمایا۔ تمام انبیا اپنی امتوں کو دجال سے خوف دلاتے رہے ہیں، چونکہ تمام انبیا علیہم السلام کے آخر میں، میں ہوں، اور تم بھی آخری امت ہو اس لیے دجال تمہیں لوگوں میں پیدا ہوگا۔ اگر وہ میری زندگی میں ظاہر ہو جاتا تو میں تم سب کی جانب سے اس کا مقابلہ کرتا، لیکن چونکہ وہ میرے بعد ظاہر ہوگا اس لیے ہر شخص اپنے نفس کی جانب سے اپنا بچاؤ کرلے گا۔ اللہ میری جانب سے اس کا محافظ ہوگا۔ سنو! دجال شام و عراق کے مابین مقام خُلّہ سے ہوگا اور اپنے دائیں بائیں ملکوں میں فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو! ایمان پر ثابت قدم رہنا۔ میں تم کو اس کی وہ حالت سناتا ہوں، جو مجھ سے پہلے کسی نے بھی بیان نہیں کی۔ پہلے تو وہ نبوت کا دعویٰ کرے گا، تو پھر کہے گا، میں خدا ہوں، (نعوذ باللہ) تم مرنے سے پہلے خدا کو نہیں دیکھ سکتے۔

پھر دجال کیسے خدا ہوا؟ اس کے علاوہ وہ کانا ہوگا تمہارا رب کانا نہیں۔ اس کی پیشانی پر ک،ف،ر، لکھا ہوگا، جسے ہر مومن عالم ہو یا جاہل سب پڑھ لیں گے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''پس جب دجال ویرانے پر سے گزرے گا تو اسے حکم دے گا کہ اپنے خزانے نکال، تو اس کے خزانے اس کی ایسی اتباع کریں گے، جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سردار کی اتباع کرتی ہیں۔'' (مشکوٰۃ ترمذی جلد 2) اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ بھی ہوگی لیکن حقیقت میں وہ جنت، دوزخ ہوگی اور دوزخ، جنت ہوگی، تو جو شخص اس کی دوزخ میں ڈالا جائے، اسے چاہیے کہ سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے تو وہ دوزخ اُس کے لیے ایسا ہی باغ ہو جائے گی۔ جیسے ابراہیم علیہ السلام پر ہوئی تھی۔ اس کا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا کہ وہ ایک دیہاتی سے کہے گا، کہ اگر میں تیرے ماں باپ کو زندہ کر دوں، تو کیا مجھے تُو خدا مانے گا؟ وہ کہے گا، ہاں، تو دو شیطان اس کے ماں باپ کی صورت بنا کر آئیں گے، اور اس سے کہیں گے، کہ بیٹا اس کی اطاعت کرو، یہ تیرا رب ہے۔ اور ایک فتنہ یہ ہے کہ ایک شخص کو مار کر اور چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا اور کہے گا دیکھو میں اس بندے کو اب ملاتا ہوں، تو کیا اس کے بعد بھی میرے علاوہ کوئی دوسرے خدا کو مانو گے؟ خدا تعالیٰ اس دجال کا فتنہ پورا کرنے کے لیے اسے دوبارہ زندہ کر دے گا۔ دجال اس سے پوچھے گا، تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہے گا کہ میرا رب اللہ ہے، اور تُو خدا کا دشمن دجال ہے۔ خدا کی قسم اب تو مجھے تیرے دجال ہونے کا پورا یقین ہو گیا۔ اور دجال کا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا کہ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضِ فَتُنْبِتُ پس دجال آسمان کو حکم کرے گا، تو مینہ برسائے گا، اور زمین کو حکم دے گا تو وہ سبزہ اگائے گی، اور اس روز چرنے والے جانور خوب موٹے تازے ہوں گے، کوکھیں بھری ہوئی، تھن دودھ سے لبریز ہوں گے، سوائے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے کوئی خطہ زمین کا ایسا نہ ہوگا، جہاں دجال نہ پہنچا ہوگا، مکہ اور مدینہ میں داخل ہوتے وقت فرشتے اس کو ننگی تلواروں سے روکیں گے۔ دجال ایک چھوٹی سی سرخ پہاڑی کے قریب مقیم ہو جائے گا۔ حدیث پاک میں ہے کہ حضرت امام مہدیؑ ملک کے بندوبست میں ہی مصروف ہوں گے کہ افواہ اڑے گی کہ دجال نے مسلمانوں پر تباہی ڈال دی ہے۔ اس خبر کو سنتے ہی حضرت امام مہدی علیہ السلام ملک شام کی طرف تیاری فرمائیں گے، اور اس خبر کی تحقیق کے لیے پانچ یا نو سوار بھیجیں گے جن کے حق میں حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا: إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَأَلْوَانَ خُيُوْ

لِهِمْ۝ (مسلم شریف صفحہ 459) میں ان مجاہدین کے نام جانتا ہوں، اور ان کے باپ دادوں کے بھی نام جانتا ہوں، اور ان کے گھوڑوں کے رنگ بھی جانتا ہوں۔ وہ اس زمانے کے روئے زمین کے آدمیوں سے بہتر ہوں گے۔ وہ دجال کو کہیں نہ پائیں گے، اور واپس آ کر حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کو خبر دیں گے کہ یہ افواہ غلط ہے۔ اور پھر کچھ دن بعد دجال ظاہر ہو جائے گا، دجال قوم یہود میں سے ہوگا، اس کے پیروکاروں کی اکثریت یہودی اور عورتیں ہوں گی۔ (مسند احمد) وہ نوجوان مرد ہوگا وہ بھاری بھرکم جسم سرخ رنگت کا مالک ہوگا۔ عوام میں اس کا لقب مسیح ہوگا، (صحیح بخاری و مسلم) وہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا۔ (صحیح مسلم) اس کے بال چھوٹے اور گھنگھریالے ہوں گے، سواری میں ایک بڑا گدھا ہوگا، اولاً اس کا ظہور ملک عراق و شام کے درمیان ہوگا، جہاں نبوت و رسالت کا دعویٰ کرتا ہوگا، پھر وہاں سے اصفہان چلا جائے گا (مسلم شریف) یہاں اس کے ہمراہ ستر ہزار یہودی ہوں گے۔ یہیں سے خدائی کا دعویٰ کر کے چاروں طرف فساد برپا کرے گا، اور زمین کے اکثر مقامات پر گشت کر کے لوگوں سے اپنے آپ کو خدا منوائے گا۔ لوگوں کی آزمائش کے لیے خداوند کریم اس سے بڑے بڑے عجیب و غریب کام ظاہر کرائے گا (مسلم شریف) اس کی پیشانی پر لفظ (ک، ف، ر) لکھا ہوگا (بخاری) جس کی شناخت صرف اہل ایمان ہی کر سکیں گے۔ اس کے ساتھ ایک آگ ہوگی، جس کو دوزخ سے تعبیر کرے گا، اور ایک باغ ہوگا، جس کو جنت کہے گا۔ مخالفین کو آگ میں اور موافقین کو جنت میں ڈالے گا، (صحیح بخاری) اس کے پاس کھانے پینے کی چیزوں کا بہت بڑا ذخیرہ ہوگا، جس کو چاہے گا، دے گا۔ جو فرقہ اس کا مخالف ہوگا، تو اس سے اشیائے مذکورہ بند کر دے گا۔ اسی قسم کی بہت سی ایذائیں مسلمانوں کو پہنچائے گا، مگر خدا کے فضل سے اللہ کا ذکر اور تسبیح و تقدیس مسلمانوں کو کھانے پینے کا کام دے گی، (ابوداؤد) اس کے ظاہر ہونے سے دو سال پہلے قحط رہ چکا ہوگا، اور تیسرے سال دوران قحط ہی اس کا ظہور ہوگا، (ابوداؤد) زمین کے مدفون خزانے اس کے حکم سے اس کے ہمراہ ہو جائیں گے، (صحیح مسلم) بعض آدمیوں سے کہے گا: میں تمہارے ماں باپ کو زندہ کر سکتا ہوں، اس لیے تم کو چاہیے کہ میری یہ قدرت دیکھ کر میری خدائی کا یقین کر لو۔ اور اسی حالت میں بہت سے ممالک پر اس کا گزر ہوگا، یہاں تک کہ وہ جب سرحدِ یمن میں پہنچے گا، اور بہت سے بددین لوگ اس کے ساتھ ہو جائیں گے، تو وہاں سے واپس ہو کر مکہ مکرمہ کے قریب مقیم ہو جائے گا، مگر محافظ فرشتوں کی وجہ سے مکہ

شریف میں داخل نہ ہو سکے گا، (صحیح مسلم و بخاری شریف) اور پھر مدینہ منورہ کا رخ کرے گا، اس وقت مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے، (صحیح بخاری) ہر دروازے کی محافظت کے لیے خداوند کریم دو دو فرشتے متعین فرمائے گا، جن کے ڈر سے دجال کی فوج مدینہ منورہ میں داخل نہ ہو سکے گی۔ اور مدینہ منورہ میں تین دفعہ زلزلے آئیں گے، جس کی وجہ سے بدعقیدہ منافق لوگ خوف کی وجہ سے شہر سے نکل کر دجال کے پھندے میں پھنس جائیں گے۔ اس وقت مدینہ منورہ سے ایک بزرگ دجال سے مناظرہ کرنے کے لیے نکلیں گے اور دجال سے کہیں گے کہ تو وہی دجال ملعون ہے، جس کی ہم کو اللہ کے محبوب پاک ﷺ نے خبر دی تھی، تو دجال غصہ میں آ کر اس بزرگ کو آرے سے چیر کر اس کے دو ٹکڑے علیحدہ علیحدہ پھینک دے گا، اور پھر اپنے دعوئ خدائی کا لوگوں کو یقین دلانے کے لیے اس کو یعنی اس بزرگ کے ٹکڑوں کو پھر زندہ کر دے گا، لیکن وہ بزرگ پھر زندہ ہونے کے بعد دجال کو کہیں گے کہ اب تو مجھ کو پورا یقین ہو گیا ہے کہ تو وہی مردود دجال ہے۔ دجال پھر غصہ میں آ کر اس بزرگ کو پھر ذبح کرنے کا حکم دے گا، لیکن اب ناکام ہو گا۔ پھر وہ اس بزرگ کو اپنی تیار کی ہوئی دوزخ میں ڈال دے گا، لیکن وہ آگ خداوند کریم کی قدرت سے آپ کے لیے گلزار بن جائے گی، اس کے بعد دجال کسی بھی مردہ کو زندہ کرنے کی قدرت نہ پائے گا، اور یہاں سے ملک شام کی طرف روانہ ہو جائے گا، اور اس کے وہاں جانے سے پہلے حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ دمشق آ چکے ہوں گے، اور دجال کے ساتھ جنگ کرنے کی تیاری کی، یعنی ترتیب فوج اور جنگی سامان تقسیم کریں گے کہ ایک دن لوگ نماز کی تیاری میں ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے کندھوں پر تکیہ کیے آسمان سے دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی مینارہ پر جلوہ افروز ہوں گے اور حضرت امام مہدی سے ملاقات فرمائیں گے، (صحیح مسلم شریف) اور امام مہدی نہایت انکساری اور خوش خلقی کے ساتھ آپ سے پیش آئیں گے، (مسلم شریف) اور فرمائیں گے، یا نبی اللہ! امامت کیجیے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشاد فرمائیں گے کہ امامت تمہیں کرو، کیونکہ یہ عزت اسی امت کو خدا نے دی ہے۔ پس حضرت امام مہدی نماز پڑھائیں گے، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ نماز سے فارغ ہو کر حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہیں گے کہ یا نبی اللہ! اب لشکر کا انتظام آپ کے سپرد ہے جس طرح آپ چاہیں، انجام دیں۔ وہ فرمائیں گے یہ کام آپ ہی انجام دیں، میں تو صرف

دجال کو قتل کرنے کے لیے آیا ہوں، جس کا مارا جانا میرے ہی ہاتھ سے مقدر ہے۔ جب رات گزر جائے گی، تو صبح کو حضرت امام مہدی علیہ السلام فوج لے کر میدان جنگ میں تشریف لائیں گے، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے، کہ میرے لیے گھوڑا اور نیزہ لاؤ، تاکہ اس ملعون کے شر سے زمین کو پاک کر دوں۔ پس حضرت عیسیٰ دجال پر اور اسلامی فوج دجال کے لشکر پر حملہ آور ہوگی، اور خوب گھمسان کی جنگ ہوگی۔ اس وقت دم عیسوی میں یہ خاصیت ہوگی کہ جہاں تک آپ کی نظر جائے گی، وہاں تک ہی دمِ عیسوی مار کرے گی (مسلم شریف) اور جس کافر تک آپ کا سانس پہنچے گا تو وہ وہیں نیست و نابود ہو جایا کرے گا۔ دجال آپ کے مقابلہ سے بھاگے گا، آپ اس کا تعاقب کریں گے، اور مقامِ لُد میں جا لیں گے، اور نیزے سے اس کا کام تمام کر کے لوگوں پر اس کی ہلاکت کا اظہار کریں گے۔ کہتے ہیں، کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُس کو قتل نہ بھی کرتے، تو بھی وہ آپ کے سانس سے اس طرح پگھل جاتا، جیسے نمک پانی میں۔ (صحیح مسلم، ابن ماجہ)

اسلامی فوج دجال کے لشکر کے قتل و غارت کرنے میں مشغول ہو جائے گی، اور ان یہودیوں کو جو دجال کے لشکر میں ہوں گے ان کو اس وقت کوئی چیز پناہ نہ دے گی، یہاں تک کہ اگر شام کے وقت کسی پتھر یا درخت کی آڑ میں ان میں سے کوئی چھپا ہوگا، تو وہ درخت اور پتھر بھی آواز دے گا، کہ اے خدا کے بندو! اس یہودی کو پکڑو، اور اس کو قتل کرو، مگر درخت غرقدان کو پناہ دے کر چھپائے رکھے گا۔ زمین پر دجال کے شر و فساد کا زمانہ چالیس روز تک رہے گا، (ترمذی) جن میں ایک دن ایک سال کے برابر، ایک دن ایک مہینہ کے برابر، ایک دن ایک ہفتہ کے برابر، باقی دن عام دنوں کے برابر ہوں گے۔ دجال کا فتنہ ختم ہونے کے بعد حضرت امام مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن شہروں میں دجال نے فساد پھیلا رکھا تھا، دورہ فرمائیں گے۔ دجال سے تکلیف اٹھائے ہوئے لوگوں کو خدا کے یہاں اجرِ عظیم ملنے کی خوشخبری دے کر دلاسا و تسلی دیں گے، اور اپنے انعام و اکرام سے ان کے دنیاوی نقصانات کی تلافی کریں گے۔

خروج دجال کے متعلق عقیدہ رکھنا کتنا اہم اور فتنہ دجال کی ہمارے دینی لٹریچر میں کتنی اہمیت ہے، اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ حدیث کی تمام مستند کتابوں میں اس کا ذکر تواتر سے موجود ہے۔ امام بخاری نے دجال پر ایک خصوصی باب مختص کیا ہے اور صحیح

بخاری میں 51 مرتبہ دجال کا ذکر آیا ہے۔ صحیح مسلم میں بھی دجال پر ایک باب قائم ہے اور صحیح مسلم میں لفظ دجال 65 مرتبہ مذکور ہے۔ سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی میں بھی دجال پر ابواب موجود ہیں اور ان دونوں مجموعہ ہائے احادیث میں لفظ دجال بالترتیب 28 اور 33 مرتبہ آیا ہے۔ سنن ابن ماجہ میں لفظ دجال 18 مرتبہ، مسند احمد میں 206 مرتبہ، مؤطا امام مالک میں 5 مرتبہ آیا ہے۔ امام ابو یعلی، امام بزار، امام طبری، امام ابن ماجہ، امام ہیثمی رحمہم اللہ کے اپنے اپنے مرتب کردہ مجموعہ ہائے احادیث میں دجال کا لفظ اتنی بار مذکور ہے کہ اس کی حیثیت ایک ذخیرے کی سی ہے اور ان کا شمار کرنا تقریباً ناممکن امر ہے۔ امام حاکم، امام قرطبی، نعیم بن حماد، ابن کثیر، علامہ برزنجی اور شیخ یوسف مقدسی کے مرتب کردہ مجموعہ ہائے احادیث میں بھی دجال سے متعلق کثرت سے روایات موجود ہیں۔

۞.....۞.....۞

دجال، مرزا قادیانی کی نظر میں

حضور نبی کریم ﷺ کی توہین

(154) ''ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقتِ کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کے ستر باع کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابتہ الارض کی ماہیت کما ہی ہی ظاہر فرمائی گئی اور صرف امثلہ قریبہ اور صور متشابہ اور امور متشاکلہ کے طرز بیان میں جہاں تک غیب محض کی تفہیم بذریعہ انسانی قویٰ کے ممکن ہے، اجمالی طور پر سمجھایا گیا ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 473 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 473 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 908 پر)

اس کے یہ معنے ہوئے کہ (نعوذ باللہ) جس بات کو حضور سید المرسلین ﷺ نہ سمجھ سکے تھے، مرزا قادیانی ملعون پر اس کی حقیقت کاملہ باوجود فاسد الایمان، ناقص العلم والعمل، مجسمہ امراض، تارک صلوٰۃ، تارک صوم، تارک زکوٰۃ، تارک حج، منکر جہاد، عیش کوشی، دنیا طلبی، صلیب پرستی، مسیلمہ کذاب اور اس قماش کے دوسرے دجالوں کے نمونوں کی موجودگی کے باعث موبمو منکشف ہو گئی تھی۔ مرزا قادیانی پر دجال کی حقیقت کاملہ کا جو موبمو انکشاف ہوا، اس کی حقیقت مندرجہ ذیل مرزائی خرافات سے ظاہر ہو گی۔

دجال کا گدھا اور ریل گاڑی

(155) "ایک بڑی بھاری علامت دجال کی اس کا گدھا ہے جس کے بین الاذنین کا اندازہ ستر باع کیا گیا ہے اور ریل کی گاڑیوں کا اکثر اسی کے موافق سلسلہ طولانی ہوتا ہے اور اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ وہ دخان کے زور سے چلتی ہیں جیسے بادل ہوا کے زور سے تیز حرکت کرتا ہے۔ اس جگہ ہمارے نبی ﷺ نے کھلے کھلے طور پر ریل گاڑی کی طرف اشارہ فرمایا ہے چونکہ یہ عیسائی قوم کا ایجاد ہے جن کا امام و مقتدا یہی دجالی گروہ ہے۔ اس لیے ان گاڑیوں کو دجال کا گدھا قرار دیا گیا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 398 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 493 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 909 پر)

دجال...... پادریوں کا گروہ

☐ "بپایہ ثبوت پہنچ گیا کہ مسیح دجال جس کے آنے کی انتظار تھی، یہی پادریوں کا گروہ ہے جو ٹڈی کی طرح دنیا میں پھیل گیا ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 496 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 366 از مرزا قادیانی)

دجال......اس زمانہ کے پادری

☐ "میرا مذہب یہ ہے کہ اس زمانہ کے پادریوں کی مانند کوئی اب تک دجال پیدا نہیں ہوا اور نہ قیامت تک پیدا ہوگا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 488 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 362 از مرزا قادیانی)

دجال سے مراد جھوٹوں کا گروہ

☐ "لغت میں دجال جھوٹوں کے گروہ کو کہتے ہیں جو باطل کو حق کے ساتھ مخلوط کر دیتے ہیں اور خلق اللہ کے گمراہ کرنے کے لیے مکر اور تلبیس کو کام میں لاتے ہیں۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 362 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 362 از مرزا قادیانی)

دجال...... خدا کے کلام میں تحریف کرنے والا

□ ''دجال کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ جو شخص دھوکہ دینے والا اور گمراہ کرنے والا اور خدا کے کلام کی تحریف کرنے والا ہو اس کو دجال کہتے ہیں۔ سو ظاہر ہے کہ پادری لوگ اس کام میں سب سے بڑھ کر ہیں...... پس اسی وجہ سے وہ دجال اکبر ہیں اور خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کے مطابق دوسرے کسی دجال کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں کیونکہ لکھا ہے کہ دجال گرجا سے نکلے گا اور جس قوم میں سے ہوگا، وہ قوم تمام دنیا میں سلطنت کرے گی۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 456 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص456 از مرزا قادیانی)

دجال سے مراد...... بااقبال قومیں

□ ''ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد بااقبال قومیں ہوں اور گدھا ان کا یہی ریل ہو جو مشرق اور مغرب کے ملکوں میں ہزارہا کوسوں تک چلتے دیکھتے ہو۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 174 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 174 از مرزا قادیانی)

دجال سے مراد...... عیسائیت کا بھوت

□ ''اس شیطان (دجال) کا نام دوسرے لفظوں میں عیسائیت کا بھوت ہے۔ یہ بھوت آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں عیسائی گرجا میں قید تھا اور صرف جساسہ کے ذریعہ سے اسلامی اخبار معلوم کرتا تھا۔ پھر قرون ثلاثہ کے بعد بموجب خبر انبیاء علیہم السلام کے اس بھوت نے رہائی پائی اور ہر روز اس کی طاقت بڑھتی گئی، یہاں تک کہ تیرھویں صدی ہجری میں بڑے زور سے اس نے خروج کیا۔ اسی بھوت کا نام دجال ہے جس نے سمجھنا ہو سمجھ لے اور اسی بھوت سے خدا تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ کے اخیر میں ولا الضالین کی دعا میں ڈرایا ہے۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 45 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 45 از مرزا قادیانی)

پادری سب سے بڑے دجال

□ ''یہ بات کسی پہلو سے درست نہیں ٹھہر سکتی کہ حال کے پادریوں کے سوا کوئی

اور بھی دجال ہے جو ان سے بڑا ہے کیونکہ جبکہ خدا نے اپنی پاک کلام میں سب سے بڑا یہی دجال بیان فرمایا ہے تو نہایت بے ایمانی ہوگی کہ خدا کی کلام کی مخالفت کر کے کسی اور کو بڑا دجال ٹھہرایا جائے۔"

(انجام آتھم صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 47 از مرزا قادیانی)

دجال اکبر...... پادریوں کا فتنہ

❑ "قرآن نے تو اپنے صریح لفظوں میں دجالِ اکبر پادریوں کو ٹھہرایا اور ان کے دجل کو ایسا عظیم الشان دجل قرار دیا کہ قریب ہے جو اس سے زمین و آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں، اور حدیث نے مسیح موعود کی حقیقی علامت یہ بتلائی کہ اس کے ہاتھ پر کسرِ صلیب ہوگا اور وہ دجال اکبر کو قتل کرے گا۔ ہمارے نادان مولوی نہیں سوچتے کہ جبکہ مسیح موعود کا خاص کام کسرِ صلیب اور قتلِ دجال اکبر ہے، اور قرآن نے خبر دی ہے کہ وہ بڑا دجل اور بڑا فتنہ جس سے قریب ہے کہ نظام اس عالم کا درہم برہم ہو جائے اور خاتمہ اس دنیا کا ہو جائے، وہ پادریوں کا فتنہ ہے تو اس سے صاف طور پر کھل گیا کہ پادریوں کے سوا اور کوئی دجالِ اکبر نہیں ہے اور جو شخص اب اس فتنہ کے ظہور کے بعد اور کی انتظار کرے، وہ قرآن کا مکذب ہے۔"

(انجام آتھم صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 47 از مرزا قادیانی)

دجال معہود...... پادریوں کا گروہ

❑ "پس ظاہر ہے کہ یہ کرسچن قوموں اور تثلیث کے حامیوں کی جانب سے وہ ساحرانہ کارروائیاں ہیں اور سحر کے اس کامل درجہ کا نمونہ ہے جو بجز اوّل درجہ کے دجال کے جو دجالِ معہود ہے اور کسی سے ظہور پذیر نہیں ہو سکتیں۔ لہٰذا انہی لوگوں کو جو پادری صاحبوں کا گروہ ہے، دجالِ معہود ماننا پڑا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 365 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 365 از مرزا قادیانی)

دجال......شیطان کا اسم اعظم

❏ ’’مسیح الدجال جس کا ترجمہ ہے کہ خلیفۂ ابلیس کیونکہ دجال ابلیس کے ناموں میں سے ایک نام ہے جو اس کا اسم اعظم ہے......اور یہی ہمارا مذہب ہے کہ دراصل دجال شیطان کا اسم اعظم ہے جو بمقابل خدا تعالیٰ کے اسم اعظم کے ہے جو اللّٰہ الحیی القیوم ہے۔ اس تحقیق سے ظاہر ہے کہ نہ حقیقی طور پر دجال یہود کو کہہ سکتے ہیں نہ نصاریٰ کے پادریوں کو اور نہ کسی اور قوم کو، کیونکہ یہ سب خدا کے عاجز بندے ہیں۔‘‘

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 182، 183 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 268، 269 از مرزا قادیانی)

شیطان......دجال

❏ ’’قرآن شریف اُس شخص کو جس کا نام حدیثوں میں دجال ہے، شیطان قرار دیتا ہے جیسا کہ وہ شیطان کی طرف سے حکایت کر کے فرماتا ہے قَالَ اَنۡظِرۡنِیۡۤ اِلٰی یَوۡمِ یُبۡعَثُوۡنَ قَالَ اِنَّکَ مِنَ الۡمُنۡظَرِیۡنَ. یعنی شیطان نے جناب الٰہی میں عرض کی کہ میں اس وقت تک ہلاک نہ کیا جاؤں جب تک کہ وہ مُردے جن کے دل مر گئے ہیں، دوبارہ زندہ ہوں۔ خدا نے کہا کہ میں نے تجھے اُس وقت تک مہلت دی۔ سو وہ دجال جس کا حدیثوں میں ذکر ہے، وہ شیطان ہی ہے جو آخر زمانہ میں قتل کیا جائے گا۔‘‘

(حقیقۃ الوحی صفحہ 41 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 41 از مرزا قادیانی)

ناس سے مراد......دجال

❏ ’’اسی کی طرف قرآن شریف کی اس ترتیب کا اشارہ ہے کہ وہ الحمد للّٰہ رب العلمین سے شروع کیا گیا اور اس آیت پر ختم کیا گیا ہے۔ الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس. پس لفظ ناس سے مراد اس جگہ بھی دجال ہے۔‘‘

(ایام الصلح صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 296 از مرزا قادیانی)

مکرم قارئین! دجال کے بارے میں آپ نے مرزا قادیانی کی تضاد بیانیاں ملاحظہ کیں۔ اس تناقض کے بارے میں اس کا کہنا ہے:

پرلے درجے کا جاہل

□ "جو پرلے درجہ کا جاہل ہو، جو اپنے کلام میں متناقض بیانوں کو جمع کرے اور اس پر اطلاع نہ رکھے۔"

(ست بچن صفحہ 29 (حاشیہ) مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 141 از مرزا قادیانی)

یہ مختلف بیانات ہیں جو مرزا قادیانی پر تعلیمات اسلام سے روگردان ہونے کے بعد ٹیچی ٹیچی کے فیضان القا سے منکشف ہوئے۔

دجال ایک جماعت ہے...... منہم

□ "ہم پہلے اس سے قرآن شریف سے بھی ثابت کر چکے ہیں کہ دجال ایک گروہ کا نام ہے نہ یہ کہ کوئی ایک شخص اور اس حدیث مذکورہ بالا میں جو دجال کے لیے جمع کے صیغے استعمال کیے گئے ہیں جیسے یختلون اور یلبسون اور یفترون اور یحترزون اور اولئک اور منہم یہ بھی بآواز بلند پکار رہے ہیں کہ دجال ایک جماعت ہے نہ ایک انسان۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 150 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 236 از مرزا قادیانی)

میری جماعت...... منہم

□ "جو مسیح موعود کی جماعت ہے جن کی نسبت قرآن شریف فرماتا ہے واخرین منہم لما یلحقوا بھم."

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 132 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 218 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کی دجالیت...... حدیث میں تحریف

مرزا قادیانی اپنی کتاب "تحفہ گولڑویہ" میں لکھتا ہے:

(156) "وہ احادیث واضحہ جو قرآن کی منشاء کے موافق دجال کی حقیقت ظاہر کرتی ہیں، اگرچہ بہت ہیں مگر ہم اس جگہ بطور نمونہ ایک اُن میں سے درج کرتے ہیں۔

وہ حدیث یہ ہے:۔ یخرج فی اخر الزمان دجال یختلون الدنیا بالدین. یلبسون للناس جلود الضان من الدین. السنتھم احلی من العسل و قلوبھم قلوب الذیاب یقول اللہ عز وجل ابی یغترون ام علی یجترون. حتی حلف لابعثن علی اولئک منھم فتنة. (الخ) (کنز العمال جلد نمبر 7 صفحہ 174)۔ یعنی آخری زمانہ میں دجال ظاہر ہوگا وہ ایک مذہبی گروہ ہوگا جو زمین پر جابجا خروج کرے گا اور وہ لوگ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دیں گے یعنی ان کو اپنے دین میں داخل کرنے کے لئے بہت سا مال پیش کریں گے اور ہر قسم کے آرام اور لذات دنیوی کی طمع دیں گے اور اس غرض سے کہ کوئی اُن کے دین میں داخل ہو جائے، بھیڑوں کی پوستیں پہن کر آئیں گے۔ اُن کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی اور ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے اور خدائے عزوجل فرمائے گا کہ کیا یہ لوگ میرے حلم پر مغرور ہو رہے ہیں کہ میں اُن کو جلد تر نہیں پکڑتا اور کیا یہ لوگ میرے پر افترا کرنے میں دلیری کر رہے ہیں یعنی میری کتابوں کی تحریف کرنے میں کیوں اس قدر مشغول ہیں۔ میں نے قسم کھائی ہے کہ میں انہی میں سے اور انہی کی قوم میں سے ان پر ایک فتنہ برپا کروں گا۔ دیکھو کنز العمال جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 174۔ اب بتلاؤ کہ کیا اس حدیث سے دجال ایک شخص معلوم ہوتا ہے اور کیا یہ تمام اوصاف جو دجال کے لکھے گئے ہیں، یہ آج کل کسی قوم پر صادق آ رہی ہیں یا نہیں؟"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 149، 150 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 235، 236، از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 911,910 پر)

مذکورہ عبارت میں مرزا قادیانی کی دجالیت ملاحظہ کریں کہ اس نے حضور نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث نقل کی ہے جس میں لفظ دجال تحریر کیا۔ حالانکہ حدیث مبارکہ کے اصل الفاظ میں لفظ رجال ہے۔ یہ حدیث مبارکہ کنز العمال میں درج ہے جس کے مرتب نے یہ حدیث مبارکہ جامع ترمذی سے لی ہے۔ یہ دونوں نسخے میرے پاس موجود ہیں۔ ان دونوں جگہ حدیث میں لفظ رجال استعمال ہوا ہے۔ مرزا قادیانی نے سوچا ہوگا کہ 15، 20 جلدوں پر مشتمل احادیث کے مجموعہ کنز العمال کو کون پڑھے گا اور کون دیکھے گا؟ لہٰذا اس میں تحریف کر کے رجال کی جگہ دجال لکھ دیا۔ ممکن ہے کوئی قادیانی اپنے "مسیح موعود" کے دفاع میں یہ تاویل پیش کرے کہ مرزا قادیانی نے کنز العمال کی جلد نمبر 7 کا حوالہ دیا ہے وہاں لفظ رجال

نہیں بلکہ دجال ہی ہے۔ اس کے جواب میں قادیانیوں سے کہا جاسکتا ہے کہ آپ اس کے ثبوت میں اس جلد کا عکس پیش کریں۔ ہمیں سو فیصد یقین ہے کہ وہاں لفظ رجال ہے، دجال نہیں۔ اور اگر چند لمحوں کے لئے یہ فرض بھی کرلیا جائے کہ اس جلد میں کتابت کی غلطی سے لفظ رجال کی جگہ دجال لکھا گیا ہے تو پھر مرزا قادیانی کے ان دعوؤں کا کیا بنے گا جس میں وہ کہتا ہے:

مرزا قادیانی کا الہام ہے:

- "اعلموا ان فضل الله معی و ان روح الله ینطق فی نفسی"

ترجمہ: "جان لو کہ اللہ کا فضل میرے ساتھ ہے اور اللہ کی روح میرے ساتھ بول رہی ہے۔"

(انجام آتھم صفحہ 176 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 176 از مرزا قادیانی)

- "یہ بات بھی اس جگہ بیان کردینے کے لائق ہے کہ میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاپردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب میں عربی میں یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔"

(نزول المسیح صفحہ 56 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 434 از مرزا قادیانی)

- "وان الله لا یترکنی علی خطا طرفة عین و یعصمنی من کل مین و یحفظنی من سبل الشیاطین."

ترجمہ: "اور اللہ تعالیٰ ایک پلک جھپکنے کے برابر بھی مجھے خطا پر قائم نہیں رہنے دیتا اور مجھے ہر ایک خطا سے محفوظ رکھتا ہے اور شیاطین کے راستوں سے میری حفاظت کرتا ہے۔"

(نور الحق صفحہ 86 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 272 از مرزا قادیانی)

اصل حدیث

(157) "قال رسول الله ﷺ یخرج فی اخر الزمان رجال یختلون الدنیا بالدین. یلبسون للناس جلود الضان من الدین. السنتهم احلی من السکر و قلوبهم قلوب الذیاب یقول الله ابی یغترون ام علی یجترون. حتی حلف لابعثن علی اولٓئک منهم فتنة تدع العلیم منهم حیرانا." (الخ) (کنز العمال جلد نمبر 14 صفحہ 210، حدیث نمبر 38443، جامع ترمذی صفحہ 348 ...(نسخہ نمبر 9156912 پ)

اہم بات یہ ہے کہ اس حدیث مبارکہ میں جس خبیث گروہ کا تذکرہ ہے، وہ قادیانی گروہ معلوم ہوتا ہے۔ قادیانیوں میں وہ سب نشانیاں موجود ہیں جو اس حدیث پاک میں مذکور ہیں۔ اللہ تعالیٰ قادیانیوں کے شر سے ہر مسلمان کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ آمین!

اعتراف

- ''ایک نئے معنی اپنی طرف سے گھڑ لینا بھی تو الحاد اور تحریف ہے۔ خدا تعالیٰ مسلمانوں کو اس سے بچائے۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 745 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 3 صفحہ 501، از مرزا قادیانی)

دجال اور مرزا قادیانی میں حیران کن مشابہت

قارئین محترم! گذشتہ صفحات میں آپ نے مرزا قادیانی کے حالات زندگی اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں دجال کی نشانیاں پڑھیں۔ میرے خیال میں دجال اور مرزا قادیانی کے حالات وواقعات میں کئی ایک باتیں مشترک ہیں۔ ملاحظہ کیجیے:۔

1- دجال کا فتنہ بہت بڑا ہوگا جس سے امتِ مسلمہ کو بے حد نقصان پہنچے گا جبکہ مرزا قادیانی کا برپا کردہ فتنہ ''قادیانیت'' بھی ایک بڑا فتنہ ہے جس نے عالم اسلام کو شدید نقصان پہنچایا اور موجودہ دور میں بھی دشمنان اسلام کی سرپرستی میں یہ فتنہ اپنی ریشہ دوانیوں سے امت مسلمہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا رہا ہے۔

2- حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے:

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ اس سے پہلے یہ علامات نہ ہو چکے کہ دو جماعتوں میں جنگ عظیم رونما ہو، حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہو اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی جب تک کہ تقریباً 30 دجال کاذب دنیا میں نہ آ چکیں جن میں سے ہر ایک یہ کہتا ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں (روایت کیا اس کو امام بخاریؒ اور مسلمؒ اور امام احمدؒ نے)۔''

مفتی محمد شفیعؒ اس حدیث مبارکہ کی تشریح کے سلسلہ میں لکھتے ہیں:

''اس حدیث میں آپ ﷺ کے بعد مدعی نبوت کو دجال و کذاب فرمایا گیا ہے، جیسا کہ آئندہ حدیث میں اس کی اور بھی زیادہ تصریح ہے۔ اس جگہ پر یہ سوال ہوتا ہے کہ اگر ہر مدعی نبوت دجال و کذاب ہے تو پھر تیس کا عدد صادق نہیں آتا، کیونکہ مدعی نبوت تو تیس سے بہت زیادہ ہو چکے ہیں اور نہ معلوم اور کتنے ہوں گے؟

حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری شرح بخاری میں اس سوال کو حل کرتے ہوئے فرمایا ہے:

ولیس المراد بالحدیث من ادعی النبوة مطلقاً فانهم لا یحصون کثرة لکون غالبهم ینشأ لهم ذلک عن جنون و سوداء وانما المراد من قامت له الشوکة۔ (فتح الباری صفحہ 455ج6)

''اور ہر مدعی نبوت مطلقاً اس حدیث میں مراد نہیں، اس لیے کہ آپ ﷺ کے بعد مدعی نبوت تو بے شمار ہوئے ہیں، کیونکہ یہ بے بنیاد دعوے عموماً جنون یا سوداویت سے پیدا ہوتے ہیں، بلکہ اس حدیث میں جن تیس دجالوں کا ذکر ہے وہ وہی ہیں جن کی شوکت قائم ہو جائے اور جن کا مذہب مانا جائے اور جن کے متبع زیادہ ہو جائیں۔''

حافظؒ کی اس عبارت سے جس طرح مذکورۃ الصدر سوال کا شافی جواب معلوم ہو گیا کہ اگرچہ مدعی نبوت سبھی کذاب ہیں مگر حدیث میں 30 کے عدد سے وہ مدعی نبوت مراد ہیں جن کی شوکت و حشمت قائم ہو جائے اور ان کے ماننے والوں کی کوئی جماعت پیدا ہو جائے، اسی طرح دو اور فائدے معلوم ہوئے۔ اوّل یہ کہ اس قسم کے دعوائے نبوت آج کل عموماً جنون یا سوداویت کا کرشمہ ہوتے ہیں۔ دوم یہ کہ کسی مدعی نبوت کی شوکت و حشمت کا قائم ہو جانا یا اس کے مذہب کا رواج پانا اور اس کے متبعین کا زیادہ ہو جانا یہ اس کی سچائی یا حقانیت کی دلیل نہیں ہو سکتی، ہاں اس کی دلیل ہوتی ہے کہ کوئی معمولی متبنی نہیں ہے، بلکہ ان ہی تیس دجالوں کی فہرست میں کا ایک نمبری جھوٹا ہے، جن کا ذکر حدیث میں آیا ہے۔

اب مرزا قادیانی کا اپنے مریدین کی کثرت یا مذہب کے رواج یا لوگوں کے اموال بٹورنے پر فخر کرنا اور اس کو اپنی حقانیت کی دلیل بلکہ معجزہ قرار دینا جس درجہ کی دلیل ہے وہ بھی ظاہر ہو گیا، اور معلوم ہو گیا کہ مرزا قادیانی ان تیس دجالوں میں سے بڑا رتبہ رکھتا ہے، سچ ہے۔

وکان امرأ من جند ابلیس فارتقی
به الحال حتّٰی صار ابلیس من جنده

''وہ ابلیس کے لشکر کا ایک آدمی تھا پھر اس کی ترقی ہو گئی یہاں تک کہ ابلیس بھی اس کا ایک لشکری بن گیا۔'' (ختم نبوت کامل از مفتی محمد شفیعؒ)

3۔ دجال خدائی کا دعویٰ کرے گا جبکہ مرزا قادیانی نے بھی خدا ہونے کا دعویٰ کیا۔

❑ "ورایتنی فی المنام عین اللہ وتیقنت اننی ھو"

ترجمہ "میں (مرزا غلام احمد قادیانی) نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔ میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 564، مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 564 از مرزا قادیانی)

❑ "میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔"

(کتاب البریہ صفحہ 85، مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 103 از مرزا قادیانی)

❑ "آوا ہن (خدا تیرے اندر اتر آیا۔)"

(کتاب البریہ صفحہ 84، مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 102 از مرزا قادیانی)

❑ "تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے، وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔"

(حقیقت الوحی صفحہ 108، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 108 از مرزا قادیانی)

4- دجال نبوت و رسالت کا دعویٰ کرے گا جبکہ مرزا قادیانی نے بھی نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا۔

❑ "تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی ہے، وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہر حال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے، قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لیے نشان ہے۔"

(دافع البلاء صفحہ 10، روحانی خزائن نمبر 18 صفحہ 230 از مرزا قادیانی)

❑ "اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے نشان ظاہر کیے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ 387، روحانی خزائن نمبر 22 صفحہ 503 از مرزا قادیانی)

❑ "ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے صار وجودی وجودہ نیز من فرق

بینی وبین المصطفی فما عرفنی و ماریٰ اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت آخرین منھم سے ظاہر ہے، پس مسیح موعودؑ خود محمدؐ رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے، اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں، ہاں اگر محمدؐ رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔"

(کلمۃ الفصل صفحہ 158 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا غلام احمد قادیانی)

❑ "سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"

(دافع البلاء صفحہ 11، مندرجہ روحانی خزائن نمبر 18 صفحہ 231 از مرزا قادیانی)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ سچے خدا کی نشانی صرف یہ ہے کہ اس نے مرزا قادیانی کو قادیان میں رسول بنا کر بھیجا ہے اور اگر مرزا قادیانی رسول نہیں ہے تو پھر خدا کی سچائی مشکوک ہے۔ (نعوذ باللہ)!

5- دجال مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں کبھی داخل نہ ہو سکے گا۔ مرزا قادیانی بھی صاحب استطاعت ہونے کے باوجود تمام عمر مکہ مکرمہ یا مدینہ طیبہ میں داخل نہ ہو سکا۔

6- دجال ایک آنکھ سے کانا ہوگا جبکہ مرزا قادیانی بھی ایک آنکھ سے تقریباً کانا تھا۔ قارئین کرام اس کی تصویر دیکھ کر اس بات کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔

7- دجال کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی۔ حقیقت میں اس کی جنت دوزخ ہوگی اور اس کی دوزخ جنت ہوگی۔ مرزا قادیانی نے بھی اپنے نہ ماننے والوں کو جہنمی کہا۔ حقیقت میں جو لوگ اس پر ایمان لائے، وہ جہنمی ہوئے اور جن لوگوں نے اس کی تکذیب اور سرکوبی کی، وہ خوش نصیب جنت کے مستحق ٹھہرے۔ اس طرح قادیانی آج کل اپنے مذہب کی تبلیغ و ترویج کے لیے مسلمانوں کو ہر قسم کا لالچ دیتے ہیں۔ قادیانی اپنے مشن کے مطابق مسلمانوں بالخصوص نوجوانوں کو دولت، خوبصورت لڑکیوں، مکان، ملازمت اور امریکہ و برطانیہ وغیرہ کے ویزا کا لالچ دیتے ہیں جس سے ہمارے اکثر سادہ لوح مسلمان جو دین اسلام کے بارے میں محدود علم رکھتے ہیں، بدقسمتی سے اس سنہری جال میں پھنس جاتے ہیں اور پھر تمام عمر ان کے لیے اس جال سے نکلنا بہت مشکل بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے۔ اس طرح وہ چند روزہ زندگی کی عیش و عشرت اور پرآسائش لمحات کے بدلے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آخرت کا عذاب خرید لیتے ہیں۔

8- دجال گدھے پر سواری کرے گا جبکہ مرزا قادیانی نے ریل گاڑی کو دجال کی سواری کہا جبکہ اس نے خود ریل گاڑی پر اکثر و بیشتر سفر کیا بلکہ جب مرزا قادیانی 26 مئی 1908ء کو برانڈرتھ روڈ لاہور میں ہیضہ کی عبرتناک بیماری سے مرا تو اس کی لاش مال گاڑی کے ذریعے لاہور سے قادیان لے جائی گئی۔ گویا آخری سفر بھی دجال کی سواری پر کیا۔

خرِ دجال یہ کیسا کہ جس پر ثانی عیسیٰ
بایں شان و بایں منصب کرایہ دے کے چڑھتا ہے

9- دجال قوم یہود میں سے ہوگا۔ یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عزیر علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں۔ (توبہ:30) قرآن مجید اس کی سخت تردید اور مذمت کرتا ہے۔ (مریم: 90 تا 92) مرزا قادیانی کا بھی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے۔ مرزا قادیانی کا الہام ہے۔ "انت منی بمنزلة اولادی" (ترجمہ) "اے مرزا! تو میرے نزدیک میری اولاد کی طرح ہے۔" (''تذکرہ'' مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 345 از مرزا قادیانی) اس طرح قوم یہود کا عقیدہ ہے کہ ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا۔ (النساء:157) مرزا قادیانی کا بھی دعویٰ ہے کہ "اصل میں ہمارا وجود دو باتوں کے لیے ہے ایک تو ایک نبی (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو مارنے کے لیے، دوسرا شیطان کو مارنے کے لیے۔" (ملفوظات جلد 5 صفحہ 398 طبع جدید از مرزا قادیانی) یہودی حضرت مریم علیہا السلام کی پاک دامنی کے خلاف تھے۔ مرزا قادیانی بھی حضرت مریم علیہا السلام کو شان میں بے حد بکواس کرتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف جنگ میں دجال کی فوج میں اکثریت یہودیوں کی ہوگی اور یہ بات روز روشن کی طرح پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ اسرائیل کی فوج میں 600 قادیانی بھرتی ہو گئے ہیں اور وہاں مختلف عہدوں پر رضاکارانہ خدمات انجام دے رہے ہیں۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور 15 اکتوبر 2008ء)

ثبوت حاضر ہیں!

حیات و نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور قادیانیت

حیات مسیح علیہ السلام کو بیان کرنا قرآن وحدیث کی تائید اور عیسائیت کی تردید ہے اور وفات مسیح علیہ السلام ثابت کرنا یہودیت کی تصدیق ہے۔ یہودیت کی حمایت اور اس کی اتباع قادیانیوں کو مبارک ہو! مسلمان تو مغضوب علیہ قوم کی موافقت نہیں کر سکتے۔ دراصل قادیانیوں نے وفات مسیح علیہ السلام کا مسئلہ کھڑا کر کے عیسائیت کی تردید نہیں بلکہ تائید کی ہے کیونکہ وفات مسیح علیہ السلام ماننے سے عیسائیت کے مسئلہ کفارہ مسیح کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔

آنجہانی مرزا قادیانی عیسیٰ ابن مریم بننے کے لیے جن ارتقائی مراحل سے گزرا، جو جو پاپڑ بیلے، جو مضحکہ خیز تاویلات کیں، جو تضاد بیانیاں کیں، اور اس دعویٰ میں جو قلابازیاں کھائیں، وہ اسی کا حصہ ہے۔ ضمیر نام کی کوئی چیز اگر اس میں موجود ہوتی تو شاید وہ یہ دعویٰ نہ کرتا۔

مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ مسیح موعود ہے، اور اس کے ادعا کی اصل بنیاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و وفات کا مسئلہ ہے، یعنی اگر قرآن و حدیث سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا عقیدہ ثابت ہو تو مرزا قادیانی کا دعویٰ غلط ہے اور اگر وفات عیسیٰ کا عقیدہ ثابت ہو تو مرزا قادیانی کا دعویٰ زیر بحث آ سکتا ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

قرآن وحدیث کے مخالف اعتقاد رکھنے والا

(158) ”ایسے شخص کی نسبت، جو مخالف قرآن اور حدیث کوئی اعتقاد رکھتا ہے، ولایت کا گمان ہرگز نہیں کر سکتے، بلکہ وہ دائرہ اسلام سے خارج سمجھا جاتا ہے، اور اگر وہ کوئی نشان بھی دکھا دے تو وہ نشان کرامت متصور نہیں ہوتا، بلکہ اس کو استدراج کہا جاتا ہے...... اس صورت میں صاف ظاہر ہے کہ سب سے پہلے بحث کے لائق وہی امر ہے جس سے یہ ثابت ہو جائے کہ قرآن وحدیث اس دعوے کے مخالف ہیں، اور وہ امر مسیح ابن مریم کی وفات کا مسئلہ ہے، کیونکہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اگر درحقیقت قرآن حکیم اور احادیث صحیحہ کی رو سے حضرت مسیح

علیہ السلام کی حیات ہی ثابت ہوتی ہے تو اس صورت میں پھر اگر یہ عاجز مسیح موعود ہونے کے دعویٰ پر ایک نشان کیا بلکہ لاکھ نشان بھی دکھا دے تب بھی وہ نشان قبول کرنے کے لائق نہیں ہوں گے کیونکہ قرآن ان کی مخالف شہادت دیتا ہے۔ غایت کار وہ استدراج سمجھے جائیں گے، لہٰذا سب سے اول بحث جو ضروری ہے، مسیح بن مریم کی وفات یا حیات کی بحث ہے، جس کا طے ہو جانا ضروری ہے، کیونکہ مخالف قرآن و حدیث کے نشانوں کا ماننا مومن کا کام نہیں، ہاں ان نادانوں کا کام ہے جو قرآن و حدیث سے کچھ غرض نہیں رکھتے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 220، 221 طبع جدید از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 917,916 پر)

صدق و کذب آزمانے کے لیے...... قرآن

(159) مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

"ہمارے اور ہمارے مخالفوں کے صدق و کذب آزمانے کے لیے سرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات حیات ہے۔ اگر حضرت عیسیٰ در حقیقت زندہ ہیں تو ہمارے سب دعوے جھوٹے اور سب دلائل ہیچ ہیں اور اگر وہ در حقیقت قرآن کے رُو سے فوت شدہ ہیں تو ہمارے مخالف باطل پر ہیں۔ اب قرآن درمیان میں ہے، اس کو سوچو۔"

(تحفہ گولڑویہ (حاشیہ) صفحہ 102 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 264 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 918 پر)

مرزا قادیانی کی یہ دونوں عبارتیں مزید کسی حاشیہ و تشریح کی محتاج نہیں، ان کا صاف صاف مدعا یہ ہے کہ اگر قرآن و حدیث سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ثابت ہو تو مرزا قادیانی کا دعویٰ مسیحیت سرے سے غلط ہے اور اس صورت میں مرزا قادیانی کو ولی یا مجدد تو کجا؟ مسلمان بھی تصور نہیں کیا جا سکتا، بلکہ اسے دائرہ اسلام سے خارج تصور کیا جائے گا، اور اگر وہ اپنے دعویٰ کے ثبوت میں لاکھ نشان بھی دکھائے تو اسے مکر و فریب اور استدراج ہی سمجھا جائے گا۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے:

1- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و ممات سے مرزا قادیانی کے دعویٰ کو کیا تعلق ہے؟

2- اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت ثابت ہو جائے تو کیا مرزا قادیانی کا دعویٰ مسیحیت و مہدویت ثابت ہو سکتا ہے یا نہیں؟

بہرحال اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود مرزا قادیانی اپنے اس دعویٰ میں کہاں تک کامیاب ہوا، اس کا فیصلہ قارئین کرام خود کریں۔ یاد رہے کہ ابتدا میں مرزا قادیانی کے وہی عقائد تھے جو عام مسلمانوں کے ہیں۔ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی لکھتا ہے:

ہمارا مذہب

(160) "وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں، ان سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ 97 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 323 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 919 پر)

تمام امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں اور آخر زمانے (قرب قیامت) میں دوبارہ نازل ہوں گے۔ 52 سال تک مرزا قادیانی بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ ہونے اور آسمان سے دوبارہ زمین پر تشریف آوری کا قائل تھا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی لکھتا ہے:

حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے

(161) "هوالذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره علی الدین کله. (الصف:9) یہ آیت جسمانی اور سیاستِ ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی

ہے، اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔"

(براہین احمدیہ جلد اوّل تا چہارم صفحہ 449 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 593 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 920 پر)

حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے

(162) "عسٰی ربکم ان یرحم علیکم و ان عدتم عدنا وجعلنا جھنّم للکافرین حصیراً. (بنی اسرائیل:8) خدائے تعالیٰ کا ارادہ اس بات کی طرف متوجہ ہے جو تم پر رحم کرے، اور اگر تم نے گناہ اور سرکشی کی طرف رجوع کیا تو ہم بھی سزا اور عقوبت کی طرف رجوع کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لیے قید خانہ بنا رکھا ہے۔ یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ ہے یعنی اگر طریق رفق اور نرمی اور لطف و احسان کو قبول نہیں کریں گے اور حق محض جو دلائل واضحہ اور آیات بینہ سے کھل گیا ہے، اس سے سرکش رہیں گے تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدائے تعالیٰ مجرمین کے لیے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کر دیں گے اور کج اور ناراست کا نام و نشان نہ رہے گا۔ اور جلال الٰہی گمراہی کے تخم کو اپنی تجلی قہری سے نیست و نابود کر دے گا۔"

(براہین احمدیہ جلد اوّل تا چہارم صفحہ 505، 506 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 ص 601، 602 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 921،922 پر)

حضرت مسیح آسمانوں پر جا بیٹھے

(163) "حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص کی ناقص ہی چھوڑ کر آسمانوں پر جا بیٹھے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ 381 حاشیہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 431 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 923 پر)

نزول مسیح کی پیش گوئی، قرآن مجید میں

(164) ''اب اس تحقیق سے ثابت ہے کہ مسیح ابن مریم کی آخری زمانہ میں آنے کی قرآن شریف میں پیشگوئی موجود ہے۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 675 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 464 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 924 پر)

نزول مسیح کی پیش گوئی، انجیل میں

(165) ''مسیح کے صلیب سے بچ جانے کے لیے یہ آیت جو متی 16 باب میں پائی جاتی ہے، بڑا ثبوت ہے۔

اور منجملہ انجیلی شہادتوں کے جو ہم کو ملی ہیں، انجیل متی کی مندرجہ ذیل آیت ہے:

''اور اس وقت انسان کے بیٹے کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا اور اس وقت زمین کی ساری قومیں چھاتی پیٹیں گی اور انسان کے بیٹے کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گے۔'' دیکھو متی باب 24 آیت 30۔''

(مسیح ہندوستان میں صفحہ 38 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 38 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 925 پر)

مسیح ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی ایک اوّل درجہ کی پیشگوئی ہے

(166) ''مسیح ابن مریم (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے آنے کی پیشگوئی ایک اوّل درجہ کی پیشگوئی ہے جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیشگوئیاں لکھی گئی ہیں، کوئی پیشگوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی۔ تواتر کا اوّل درجہ اس کو حاصل ہے۔ انجیل بھی اس کی مصدق ہے۔ اب اس قدر ثبوت پر پانی پھیرنا اور یہ کہنا کہ یہ تمام حدیثیں موضوع ہیں، درحقیقت ان لوگوں کا کام ہے جن کو خدا تعالیٰ نے بصیرت دینی اور حق شناسی سے کچھ بھی بخرہ اور حصہ نہیں دیا اور بباعث اس کے کہ ان لوگوں کے دلوں میں قال اللہ اور قال الرسول کی عظمت باقی نہیں رہی۔ اس لیے جو بات ان کی اپنی سمجھ سے بالاتر ہو، اس کو

محالات اور ممتنعات میں داخل کر لیتے ہیں۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 557 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 400 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 926 پر)

مسیح موعود کے آنے کی خبر تواتر سے ہے

(167) "یہ خبر مسیح موعود (حضرت عیسٰی علیہ السلام) کے آنے کی اس قدر زور کے ساتھ ہر ایک زمانہ میں پھیلی ہوئی معلوم ہوتی ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی جہالت نہیں ہوگی کہ اس کے تواتر سے انکار کیا جائے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر اسلام کی وہ کتابیں جن کی رُو سے یہ خبر سلسلہ وار شائع ہوتی چلی آئی ہے۔ صدی وار مرتب کر کے اکٹھی کی جائیں تو ایسی کتابیں ہزارہا سے کچھ کم نہیں ہوں گی۔"

(شہادۃ القرآن صفحہ 2 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 298 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 927 پر)

حضرت مسیح کے آنے سے متعلقہ احادیث کا جھوٹ ہونا ناممکن ہے

(168) "اگر یہ کہو کہ کیوں جائز نہیں کہ یہ تمام حدیثیں موضوع ہوں اور آنے والا کوئی بھی نہ ہو۔ تو میں کہتا ہوں کہ ایسا خیال بھی سراسر ظلم ہے کیونکہ یہ حدیثیں ایسے تواتر کی حد تک پہنچ گئی ہیں کہ عندالعقل ان کا کذب محال ہے اور ایسے متواترات بدیہیات کے رنگ میں ہو جاتے ہیں۔"

(ایام الصلح صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 279 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 928 پر)

(169) "والنزول ایضا حق نظرا علی تواتر الاثار. وقد ثبت من طرق فی الاخبار."

ترجمہ: اور نازل ہونا عیسٰی ابن مریم کا بسبب متواتر احادیث صحیحہ کے بالکل حق ہے۔ اور یہ امر احادیث میں مختلف طریقوں سے ثابت ہو چکا ہے۔"

(انجام آتھم صفحہ 158 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 158 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 929 پر)

تواتر کیا ہے؟

(170) "تواتر ایک ایسی چیز ہے کہ اگر غیر قوموں کی تواریخ کے رُو سے بھی پایا جائے تو تب بھی ہمیں قبول کرنا ہی پڑتا ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 556 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 399 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 930 پر)

متواترات سے انکار گویا اسلام کا انکار ہے

(171) "یہ پیشگوئی اگرچہ قرآن شریف میں صرف اجمالی طور پر پائی جاتی ہے مگر احادیث کے رو سے اس قدر تواتر تک پہنچی ہے کہ جس کا کذب عندالعقل ممتنع ہے۔ اگر تواتر کچھ چیز ہے تو کہہ سکتے ہیں کہ اسلامی پیشگوئیوں میں سے جو آنحضرت ﷺ کے منہ سے نکلیں۔ کوئی ایسی پیشگوئی نہیں جو اس درجہ تواتر پر ہو جیسا کہ اس پیشگوئی میں پایا جاتا ہے۔ جس شخص کو اسلامی تاریخ سے خبر ہے، وہ خوب جانتا ہے کہ اسلامی پیشگوئیوں میں سے کوئی ایسی پیشگوئی نہیں جو تواتر کے رو سے اس پیشگوئی سے بڑھ کر ہو۔ یہاں تک کہ علما نے لکھا ہے کہ جو شخص اس پیشگوئی کا انکار کرے، اس کے کفر کا اندیشہ ہے کیونکہ متواترات سے انکار کرنا گویا اسلام کا انکار ہے۔"

(کتاب البریہ صفحہ 188 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 206 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 931 پر)

دو نبی آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور کسی زمانہ میں زمین پر اتریں گے

(172) "اب پہلے ہم صفائی بیان کے لیے یہ لکھنا چاہتے ہیں کہ بائبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کے رُو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے، وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے۔ دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔ ان دونوں نبیوں کی نسبت عہد قدیم اور جدید کے بعض صحیفے بیان کر رہے ہیں کہ وہ دونوں آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور پھر کسی زمانہ میں زمین پر اتریں

گے اور تم ان کو آسمان سے آتے دیکھو گے۔ ان ہی کتابوں سے کسی قدر ملتے جلتے الفاظ احادیث نبویہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔"

(توضیح مرام صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 52 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 932 پر)

مسیح موعود کے بارے میں پیش گوئی ابتداء سے مسلمانوں کے رگ وریشہ میں داخل ہے

(173) "مسیح موعود (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری) کے بارے میں جو احادیث میں پیشگوئی ہے، وہ ایسی نہیں ہے کہ جس کو صرف ائمہ حدیث نے چند روایتوں کی بنا پر لکھا ہو وبس۔ بلکہ یہ ثابت ہو گیا ہے کہ یہ پیشگوئی عقیدہ کے طور پر ابتدا سے مسلمانوں کے رگ وریشہ میں داخل چلی آتی ہے گویا جس قدر اُس وقت روئے زمین پر مسلمان تھے، اُسی قدر اس پیشگوئی کی صحت پر شہادتیں موجود تھیں کیونکہ عقیدہ کے طور پر وہ اس کو ابتدا سے یاد کرتے چلے آتے تھے۔"

(شہادت القرآن صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 304 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 933 پر)

تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ آنے والا شخص عیسیٰ بن مریم ہوگا

(174) "سو واضح ہو کہ اس امر سے دنیا میں کسی کو بھی انکار نہیں کہ احادیث میں مسیح موعود کی کھلی کھلی پیشگوئی موجود ہے بلکہ قریباً تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ احادیث کی رُو سے ضرور ایک شخص آنے والا ہے جس کا نام عیسیٰ بن مریم ہوگا اور یہ پیشگوئی بخاری اور مسلم اور ترمذی وغیرہ کتب حدیث میں اس کثرت سے پائی جاتی ہے جو ایک منصف مزاج کی تسلی کے لیے کافی ہے۔"

(شہادت القرآن صفحہ 2 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 298 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 934 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ ہونے پر تمام صدیوں کے بزرگوں کا عقیدہ تھا

(175) ”پچھلی صدیوں میں قریباً سب دنیا کے مسلمانوں میں مسیح کے زندہ ہونے پر ایمان رکھا جاتا تھا اور بڑے بڑے بزرگ اسی عقیدہ پر فوت ہوئے...... حتیٰ کہ حضرت مسیح موعود باوجود مسیح کا خطاب پانے کے دس سال تک یہی خیال کرتے رہے کہ مسیح آسمان پر زندہ ہے...... حضرت مسیح موعود کے دعویٰ سے پہلے جس قدر اولیا صلحا گزرے ہیں، ان میں سے ایک بڑا گروہ عام عقیدہ کے ماتحت حضرت مسیح کو زندہ خیال کرتا تھا۔“

(حقیقۃ النبوۃ صفحہ 142، 143 مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 463، 464 از مرزا بشیر الدین محمود)

(عکس صفحہ نمبر 936,935 پر)

قادیانی حضرات کے لیے مقامِ تفکر ہے کہ مرزا قادیانی اگر ایک زمانہ، حیاتِ مسیح کا بڑی ہی تحدی سے دعویدار رہا اور اپنی کتابوں میں غیر مبہم الفاظ میں لکھتا رہا کہ حضرت مسیح آسمان پر زندہ اٹھا لیے گئے، اب وہی بجسد عنصری نزول فرمائیں گے...... تو اس کا ایک ہی مطلب ہے کہ مرزا قادیانی کو خدا خوار کرنا چاہتا تھا تاکہ جب وہ اعتقادی قلابازی لگائے تو ایک دنیا اس پر ہنسے...... زمینی مفکر کے موقف میں تبدیلی، موجب تعجب نہیں۔ آسمانی مامور اگر اپنے قول کی تردید کرتا ہے تو یہ روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ تائید ربانی ہرگز ہرگز حاصل نہیں۔ بندے اور خدا میں یہی تو فرق ہے کہ بندہ اپنے نظریے میں لازماً تبدیلی کرتا ہے جبکہ خدا کبھی اپنی تردید نہیں کرتا۔ نہ وہ اپنے مامورین کو تضاد بیانی کی تہمت سے متہم ہونے دیتا ہے۔

مرزا قادیانی نے حیات و نزول حضرت مسیح علیہ السلام کا جو عقیدہ ”براہین احمدیہ“ میں بیان کیا ہے، اس کے بارے میں مرزا قادیانی کے دعویٰ جات مندرجہ ذیل ہیں:۔

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ”براہین احمدیہ“ کے ٹائٹل پر یہ عبارت لکھی ہے:

کمال تحقیق اور تدقیق

(176) ”بفضلِ عظیم حضرت ہادیٔ عالم و عالمیان و رحمت عمیم رہنمائے گمگشتگان کتاب

لاجوب موسوم بہ براہین احمدیہ ملقب بہ البراھین الاحمدیہ علی حقیقت کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیہ جس کو فخرِ اہل اسلام پنجاب جناب میرزا غلام احمد صاحب رئیس اعظم قادیان ضلع گورداسپور پنجاب دام اقبالہم نے کمال تحقیق اور تدقیق سے تالیف کر کے منکرین اسلام پر حجت اسلام پوری کرنے کے لیے بوعدہ انعام دس ہزار روپیہ شائع کیا۔"

(براہین احمدیہ ٹائٹل، مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 ٹائٹل پیج، از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 937 پر)

منکرین اسلام کو لاجواب کرنے والی کتاب

(177) "سب طالبانِ حق پر واضح ہو جو مقصود اس کتاب کی تالیف سے جو موسوم البراھین الاحمدیہ علی حقیقت کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیہ ہے، یہ ہے جو دین اسلام کی سچائی کے دلائل اور قرآن مجید کی حقیقت کے براہین اور حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کی صدق رسالت کے وجوہات سب لوگوں پر بوضاحت تمام ظاہر کیے جائیں۔ اور نیز ان سب کو جو اس دین متین اور مقدس کتاب اور برگزیدہ نبی سے منکر ہیں، ایسے کامل اور معقول طریق سے ملزم اور لاجواب کیا جائے جو آئندہ ان کو بمقابلہ اسلام کے دم مارنے کی جگہ باقی نہ رہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ 16، مندرجہ روحانی خزائن جلد 1، صفحہ 23، 24، از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 939,938 پر)

براہین احمدیہ: اثبات حقانیت قرآن وصداقت دین اسلام

(178) "اس خاکسار نے ایک کتاب (براہین احمدیہ) متضمن اثبات حقانیتِ قرآن و صداقت دین اسلام ایسی تالیف کی ہے جس کے مطالعہ کے بعد طالب حق سے بجز قبولیت اسلام اور کچھ بن نہ پڑے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 16 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 940 پر)

براہین احمدیہ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر لکھا

جو شخص براہین احمدیہ میں درج دلائل کو توڑے، اسے دس ہزار روپے انعام

(179) ''کتاب براہین احمدیہ جس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مؤلف نے ملہم اور مامور ہو کر بغرض اصلاح وتجدید دین تالیف کیا ہے...... اس کتاب میں دین اسلام کی سچائی کو دو طرح پر ثابت کیا گیا ہے (1) اوّل تین سو مضبوط اور قوی دلائل عقلیہ سے جن کی شان وشوکت۔ قدر و منزلت اس سے ظاہر ہے کہ اگر کوئی مخالفِ اسلام ان دلائل کو توڑ دے تو اس کو دس ہزار روپیہ دینے کا اشتہار دیا ہوا ہے۔ اگر کوئی چاہے تو اپنی تسلی کے لیے عدالت میں رجسٹری بھی کرا لے......اور مصنف کو اس بات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے اور روحانی طور پر اس کے کمالات مسیح بن مریم کے کمالات سے مشابہ ہیں...... اگر اس اشتہار کے بعد بھی کوئی شخص سچا طالب بن کر اپنی عقدہ کشائی نہ چاہے اور دلی صدق سے حاضر نہ ہو تو ہماری طرف سے اس پر اتمام حجت ہے جس کا خدا تعالیٰ کے روبرو اُس کو جواب دینا پڑے گا۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 27، 28 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 942،941 پر)

یہ تھی مرزا قادیانی کی چالبازی کہ پہلے مرحلے میں خود کو بطور مجدد پیش کیا۔ ساتھ ہی روحانی کمالات میں مسیح ابن مریم کی غیر محسوس مشابہت کا پہلو تراش لیا۔ اور پھر سوچی سمجھی سکیم کے تحت موصوف اپنے دعاوی میں ترقی کرتے کرتے بالآخر مستقل صاحب شریعت نبی بن بیٹھا۔

اس کتاب کا متولی اور مہتمم ظاہراً و باطناً حضرت رب العالمین ہے

(180) ''ابتدا میں جب یہ کتاب تالیف کی گئی تھی، اس وقت اس کی کوئی اور صورت تھی۔ پھر بعد اس کے قدرت الٰہیہ کی ناگہانی تجلی نے اس احقر عباد کو موسیٰ کی طرح ایک ایسے عالم سے خبر دی جس سے پہلے خبر نہ تھی۔ یعنی یہ عاجز بھی حضرت ابن عمران کی طرح اپنے خیالات کی شب تاریک میں سفر کر رہا تھا کہ ایک دفعہ پردۂ غیب سے اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ کی آواز آئی اور ایسے اسرار ظاہر ہوئے کہ جن تک عقل اور خیال کی رسائی نہ تھی۔ سو اب اس کتاب کا متولی اور مہتمم ظاہراً و باطناً حضرت رب العالمین ہے۔ اور کچھ معلوم نہیں کہ کس اندازہ اور مقدار تک اس کو پہنچانے کا ارادہ ہے اور سچ تو یہ ہے کہ جس قدر اس نے جلد چہارم

تک انوار حقیقت اسلام کے ظاہر کیے ہیں، یہ بھی اتمام حجت کے لیے کافی ہیں۔"
(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 77 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 943 پر)

براہین احمدیہ: حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کی گئی

(181) "اسی زمانے کے قریب کہ جب یہ ضعیف اپنی عمر کے پہلے حصہ میں ہنوز تحصیل علم میں مشغول تھا، جناب خاتم الانبیاء ﷺ کو خواب میں دیکھا اور اس وقت اس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی کہ جو خود اس عاجز کی تالیف معلوم ہوتی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا کہ تُو نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے؟ خاکسار نے عرض کیا کہ اس کا نام میں نے قطبی رکھا ہے۔ جس نام کی تعبیر اب اس اشتہاری کتاب کی تالیف ہونے پر یہ کھلی کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے، جس کے کامل استحکام کو پیش کر کے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا گیا ہے۔ غرض آنحضرت ﷺ نے وہ کتاب مجھ سے لے لی اور جب وہ کتاب حضرت مقدس نبوی کے ہاتھ میں آئی تو آنجناب ﷺ کا ہاتھ مبارک لگتے ہی ایک نہایت خوش رنگ اور خوبصورت میوہ بن گئی کہ جو امرود سے مشابہ تھا مگر بقدر تربوز تھا۔ آنحضرت ﷺ نے جب اس میوہ کو تقسیم کرنے کے لیے قاش قاش کرنا چاہا تو اس قدر اس میں سے شہد نکلا کہ آنجناب ﷺ کا ہاتھ مبارک مرفق تک شہد سے بھر گیا۔ تب ایک مُردہ کہ جو دروازہ سے باہر پڑا تھا، آنحضرت ﷺ کے معجزہ سے زندہ ہو کر اس عاجز کے پیچھے آ کھڑا ہوا اور یہ عاجز آنحضرت ﷺ کے سامنے کھڑا تھا جیسے ایک مستغیث حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور آنحضرت ﷺ بڑے جاہ و جلال اور حاکمانہ شان سے ایک زبردست پہلوان کی طرح کرسی پر جلوس فرما رہے تھے۔ پھر خلاصہ کلام یہ کہ ایک قاش آنحضرت ﷺ نے مجھ کو اس غرض سے دی کہ تا میں اُس شخص کو دوں کہ جو نئے سرے زندہ ہوا اور باقی تمام قاشیں میرے دامن میں ڈال دیں اور وہ ایک قاش میں نے اس نئے زندہ کو دے دی اور اس نے وہیں کھا لی۔ پھر جب وہ نیا زندہ اپنی قاش کھا چکا تو میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کی کرسی مبارک اپنے پہلے مکان سے بہت ہی اونچی ہو گئی۔ اور جیسے آفتاب کی کرنیں چھوٹتی ہیں، ایسا ہی آنحضرت ﷺ کی پیشانی مبارک متواتر چمکنے لگی کہ جو دین اسلام کی

تازگی اور ترقی کی طرف اشارت تھی۔ تب اُسی نور کے مشاہدہ کرتے کرتے آنکھ کھل گئی۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔"

(براہین احمدیہ صفحہ 249 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 275، 276 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 945,944 پر)

براہین احمدیہ: حضور نبی کریم ﷺ کا اظہار پسندیدگی

(182) "اور اوائلِ ایام جوانی میں ایک رات میں نے (رؤیا میں) دیکھا کہ میں ایک عالیشان مکان میں ہوں، جو نہایت پاک اور صاف ہے۔ اور اس میں آنحضرت ﷺ کا ذکر اور چرچا ہو رہا ہے۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ حضور ﷺ کہاں تشریف فرما ہیں؟ انھوں نے ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا۔ چنانچہ میں دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر اس کے اندر چلا گیا۔ اور جب میں حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو حضور ﷺ بہت خوش ہوئے، اور آپ ﷺ نے مجھے بہتر طور پر میرے سلام کا جواب دیا۔ آپ ﷺ کا حُسن و جمال اور ملاحت اور آپ ﷺ کی پُرشفقت و پُرمحبت نگاہ مجھے اب تک یاد ہے، اور وہ مجھے کبھی بھول نہیں سکتی۔ آپ ﷺ کی محبت نے مجھے فریفتہ کر لیا اور آپ ﷺ کے حسین و جمیل چہرہ نے مجھے اپنا گرویدہ بنا لیا۔ اُس وقت آپ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ اے احمد! تمھارے دائیں ہاتھ میں کیا چیز ہے؟ جب میں نے اپنے دائیں ہاتھ کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہے، اور وہ مجھے اپنی ہی ایک تصنیف معلوم ہوئی۔ میں نے عرض کیا: حضور ﷺ! یہ میری ایک تصنیف ہے...... پھر میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کی کرسی اونچی ہوگئی ہے۔ حتیٰ کہ چھت کے قریب جا پہنچی ہے، اور میں نے دیکھا کہ اس وقت آپ ﷺ کا چہرہ مبارک ایسا چمکنے لگا کہ گویا اس پر سورج اور چاند کی شعاعیں پڑ رہی ہیں۔ اور میں ذوق اور وجد کے ساتھ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اور میرے آنسو بہہ رہے تھے۔ پھر میں بیدار ہو گیا اور اس وقت بھی میں کافی رو رہا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ وہ مُردہ شخص اسلام ہے اور اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کے روحانی فیوض کے ذریعہ سے اسے اب میرے ہاتھ پر زندہ کرے گا۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 1 تا 3 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 946 تا 948 پر)

(183) ''اس احقر نے 1864ء یا 1865ء عیسوی میں، یعنی اسی زمانہ کے قریب کہ جب یہ ضعیف اپنی عمر کے پہلے حصہ میں ہنوز تحصیلِ علم میں مشغول تھا، جناب خاتم الانبیاء ﷺ کو خواب میں دیکھا اور اس وقت اس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی کہ جو خود اس عاجز کی تالیف معلوم ہوتی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا کہ تُو نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے؟ خاکسار نے عرض کیا کہ اس کتاب کا نام میں نے قطبی رکھا ہے، جس نام کی تعبیر اب اس اشتہاری کتاب کے تالیف ہونے پر یہ کھلی کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے، جس کے کامل استحکام کو پیش کر کے دس ہزار روپے کا اشتہار دیا گیا ہے۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 3 طبع چہارم، براہین احمدیہ صفحہ 248 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 274، 275، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 950,949 پر)

(184) ''غرض آنحضرت ﷺ نے وہ کتاب مجھ سے لے لی۔ اور جب وہ کتاب حضرت مقدس نبویؐ کے ہاتھ میں آئی تو آنجناب ﷺ کا ہاتھ مبارک لگتے ہی ایک نہایت خوش رنگ اور خوبصورت میوہ بن گئی کہ جو امرود سے مشابہ تھا مگر بقدر تربوز تھا۔ آنحضرت ﷺ نے جب اس میوہ کو تقسیم کرنے کے لیے قاش قاش کرنا چاہا تو اس قدر اس میں سے شہد نکلا کہ آنجناب ﷺ کا ہاتھ مبارک مرفق تک شہد سے بھر گیا۔ تب ایک مردہ کہ جو دروازہ سے باہر پڑا تھا، آنحضرت ﷺ کے معجزہ سے زندہ ہو کر اس عاجز کے پیچھے آ کھڑا ہوا۔ اور یہ عاجز آنحضرت ﷺ کے سامنے کھڑا تھا جیسے ایک مستغیث حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اور آنحضرت ﷺ بڑے جاہ و جلال اور حاکمانہ شان سے ایک زبردست پہلوان کی طرح کرسی پر جلوس فرما رہے تھے۔

پھر خلاصہ کلام یہ کہ ایک قاش آنحضرت ﷺ نے مجھ کو اس غرض سے دی کہ تا میں اس شخص کو دوں کہ جو نئے سرے زندہ ہوا اور باقی تمام قاشیں میرے دامن میں ڈال دیں۔ اور وہ ایک قاش میں نے اس نئے زندہ کو دے دی اور اس نے وہیں کھا لی۔ پھر جب وہ نیا زندہ اپنی قاش کھا چکا تو میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کی کرسی مبارک اپنے پہلے مکان سے

بہت ہی اونچی ہوگئی اور جیسے آفتاب کی کرنیں چھوٹتی ہیں۔ ایسا ہی آنحضرت ﷺ کی پیشانی مبارک متواتر چمکنے لگی کہ جو دین اسلام کی تازگی اور ترقی کی طرف اشارت تھی۔ تب اسی نور کے مشاہدہ کرتے کرتے آنکھ کھل گئی۔ والحمدللہ علی ذالک۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 4،3 طبع چہارم، براہین احمدیہ صفحہ 249 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 276،275، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 952,951 پر)

براہین احمدیہ: تفسیر قرآن جسے حضرت علیؓ نے تالیف کیا

(185) "اور نماز مغرب کے بعد عین بیداری میں ایک تھوڑی سی غیبت حس سے جو خفیف سے نشا سے مشابہ تھی ایک عجیب عالم ظاہر ہوا کہ پہلے ایک دفعہ چند آدمیوں کے جلد جلد آنے کی آواز آئی، جیسی بسرعت چلنے کی حالت میں پاؤں کی جوتی اور موزہ کی آواز آتی ہے۔ پھر اسی وقت پانچ آدمی نہایت وجیہ اور مقبول اور خوبصورت سامنے آ گئے یعنی جناب پیغمبر خدا ﷺ و حضرت علیؓ و حسنینؓ و فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم اجمعین۔ اور ایک نے ان میں سے اور ایسا یاد پڑتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نہایت محبت اور شفقت سے مادر مہربان کی طرح اس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا۔ پھر بعد اس کے ایک کتاب مجھ کو دی گئی، جس کی نسبت یہ بتلایا گیا کہ یہ تفسیر قرآن ہے جس کو علیؓ نے تالیف کیا ہے اور اب علیؓ وہ تفسیر تجھ کو دیتا ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذَالِکَ۔"

(براہین احمدیہ صفحہ 504 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 599 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 953 پر)

براہین احمدیہ میں درج تمام دلائل قرآن مجید سے لیے گئے ہیں

(186) "پانچواں اس کتاب میں یہ فائدہ ہے کہ اس کے پڑھنے سے حقائق اور معارف کلام ربانی کے معلوم ہو جائیں گے۔ اور حکمت اور معرفت اس کتاب مقدس کی کہ جس کے نور روح افروز سے اسلام کی روشنی ہے سب پر منکشف ہو جائے گی کیونکہ تمام وہ دلائل اور براہین جو اس میں لکھی گئی ہیں اور وہ تمام کامل صداقتیں جو اس میں دکھائی گئی ہیں، وہ سب آیات بینات قرآن شریف سے ہی لی گئی ہیں اور ہر ایک دلیل عقلی وہی پیش کی گئی ہے جو خدا نے اپنی

کلام میں آپ پیش کی ہے اور اسی التزام کے باعث سے تقریباً باراں سیپارہ قرآن شریف کے اس کتاب میں اندراج پائے ہیں۔ پس حقیقت میں یہ کتاب قرآن شریف کے دقائق اور حقائق اور اس کے اسرار عالیہ اور اس کے علوم حکمیہ اور اس کے اعلیٰ فلسفہ ظاہر کرنے کے لیے ایک عالی بیان تفسیر ہے کہ جس کے مطالعہ سے ہر ایک طالب صادق پر اپنے مولیٰ کریم کی بے مثل و مانند کتاب کا عالی مرتبہ مثل آفتاب عالمتاب کے روشن ہوگا۔"

(براہین احمدیہ صفحہ 137 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 130، 131 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 955,954 پر)

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب "براہین احمدیہ" میں حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ قرآن مجید کی روشنی میں بیان کیا۔ اس کا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے براہِ راست قرآن مجید، اس کے صحیح معنی اور اس کے حقائق و معارف سکھائے ہیں۔ ایک جگہ پر بڑے وثوق کے ساتھ لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ "براہین احمدیہ" میں فرماتا ہے۔ یعنی قرآن مجید نہیں بلکہ "براہین احمدیہ" میں۔ ملاحظہ کیجیے:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے صحیح معنی مجھ پر ظاہر کیے

(187) "یَا اَحْمَدُ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ مَارَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی، اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰن. ترجمہ: اے احمد! خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے جو کچھ تُو نے چلایا، وہ تُو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا، خدا نے تجھے قرآن سکھلایا۔ یعنی اس کے صحیح معنی تجھ پر ظاہر کیے۔" (ترجمہ از مرزا قادیانی، حقیقت الوحی صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 73 از مرزا قادیانی)"

(براہین احمدیہ صفحہ 239 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 265 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 956 پر)

اللہ تعالیٰ براہین احمدیہ میں فرماتا ہے

(188) "اللہ تعالیٰ براہین احمدیہ میں فرماتا ہے اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰن."

(حقیقۃ الوحی صفحہ 51 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 485 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 957 پر)

اس قسم کے فقرے مرزا قادیانی نے اپنی تالیفات میں بہت جگہ لکھے ہیں۔ مسلمان کہا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتے ہیں جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ قرآن شریف کلام اللہ ہے۔ اسی طرح بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ "براہین احمدیہ" میں فرماتا ہے۔ گویا براہین احمدیہ کلام اللہ ہے۔ اسی طرح مرزا قادیانی کی یہ وحی الرحمن علم القرآن...... یعنی وہ اللہ، الرحمٰن ہے جس نے تجھے (مرزا قادیانی کو) قرآن سکھلایا اور صحیح معنوں پر مطلع کیا۔

ہم نے اس کتاب میں اپنے قیاس سے کوئی دلیل نہیں لکھی

(189) "یہ امر بھی ہر یک صاحب پر روشن رہے کہ ہم نے اس کتاب میں جس قدر دلائل حقیقت قرآن مجید اور براہین صدق رسالت حضرت خاتم الانبیاء ﷺ لکھی ہیں یا جو جو فضائل اور محاسن قرآن شریف کے اور آیات بینات منجانب اللہ ہونے اس کتاب کے کتاب ہذا میں درج کیے ہیں یا جس طور کا اس کی نسبت کوئی دعویٰ کیا ہے۔ وہ سب دلائل وغیرہ اسی مقدس کتاب سے ماخوذ اور مستنبط ہیں یعنی دعویٰ بھی وہی لکھا ہے جو کتاب ممدوح نے کیا ہے اور دلیل بھی وہی لکھی ہے جو اسی پاک کتاب نے اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ نہ ہم نے فقط اپنے ہی قیاس سے کوئی دلیل لکھی ہے اور نہ کوئی دعویٰ کیا ہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ 88 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 88 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 958 پر)

تین سو مضبوط اور محکم عقلی دلائل پر مشتمل کتاب

(190) "ہم نے صدہا طرح کا فتور اور فساد دیکھ کر کتاب براہین احمدیہ کو تالیف کیا تھا اور کتاب موصوف میں تین سو مضبوط اور محکم عقلی دلیل سے صداقت اسلام کو فی الحقیقت آفتاب سے بھی زیادہ تر روشن دکھلایا گیا۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 53 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 959 پر)

براہین احمدیہ کے فوائد

(191) ''اوّل اس کتاب میں یہ فائدہ ہے کہ یہ کتاب مہمات دینیہ کے تحریر کرنے میں ناقص البیان نہیں بلکہ وہ تمام صداقتیں کہ جن پر اصول علم دین کے مشتمل ہیں اور وہ تمام حقائق عالیہ کہ جن کی ہیئت اجتماعی کا نام اسلام ہے۔ وہ سب اس میں مکتوب اور مرقوم ہیں اور یہ ایسا فائدہ ہے کہ جس سے پڑھنے والوں کو ضروریات دین پر احاطہ ہو جاوے گا اور کسی مغوی اور بہکانے والے کے پیچ میں نہیں آئیں گے بلکہ دوسرے کو وعظ اور نصیحت اور ہدایت کرنے کے لیے ایک کامل استاد اور ایک عیار رہبر بن جائیں گے۔

دوسرا یہ فائدہ کہ یہ کتاب تین سو محکم اور قوی دلائل حقیقت اسلام اور اصول اسلام پر مشتمل ہے کہ جن کے دیکھنے سے صداقت اس دین متین کی ہر ایک طالب حق پر ظاہر ہوگی بجز اس شخص کے کہ بالکل اندھا اور تعصب کی سخت تاریکی میں مبتلا ہو۔''

(براہین احمدیہ صفحہ 129 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 129 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 960 پر)

مجھے اللہ تعالیٰ ہر ایک خطا سے محفوظ رکھتا ہے

(192) "وان اللہ لا یترکنی علی خطا طرفة عین و یعصمنی من کل مین و یحفظنی من سبل الشیاطین."

ترجمہ: ''اور اللہ تعالیٰ ایک پلک جھپکنے کے برابر بھی مجھے خطا پر قائم نہیں رہنے دیتا اور مجھے ہر ایک خطا سے محفوظ رکھتا ہے اور شیاطین کے راستوں سے میری حفاظت کرتا ہے۔''

(نور الحق صفحہ 86 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 272 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 961 پر)

کبھی کسی کتاب میں قرآن و حدیث کے خلاف نہیں لکھا

(193) "انا ما کتبنا فی کتاب شیئا یخالف النصوص القرآنیه او الحدیثیه وما

تفوھنا به یوما من الدھر."

ترجمہ: "میں نے کسی کتاب میں کبھی کوئی چیز قرآن و حدیث کی تصریحات کے خلاف نہیں لکھی۔"

(حمامۃ البشریٰ صفحہ 72 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 285، از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 962 پر)

میں وہی کہتا ہوں جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے

(194) "واللّٰہ یعلم انی ماقلت الا ما قال اللّٰہ تعالٰی ولم اقل کلمۃ قط مخالفہ وما مسھا قلمی فی عمری."

ترجمہ: "خدا جانتا ہے کہ میں جو کچھ کہتا ہوں، وہ وہی کہتا ہوں جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے اور میں نے کوئی کبھی ایسا کلمہ تک نہیں کہا جو خلاف خداوند تعالیٰ ہو اور مخالفت خداوندی میرے قلم سے کبھی سرزد نہیں ہوتی۔"

(حمامۃ البشریٰ صفحہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 186، از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 963 پر)

ملہم کی زبان ہر وقت خدا کی زبان ہوتی ہے

(195) "اور بباعث نہایت درجہ فنا فی اللہ ہونے کے اس کی زبان ہر وقت خدا کی زبان ہوتی ہے اور اس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہوتا ہے اور اگرچہ اس کو خاص طور پر الہام بھی نہ ہو تب بھی جو کچھ اس کی زبان پر جاری ہوتا ہے، وہ اس کی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔"
(حقیقۃ الوحی صفحہ 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 18، از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 964 پر)

خدا کی قسم مجھے قرآن کے حقائق و معارف ہرایک شخص سے بڑھ کر سمجھائے گئے ہیں

(196) "مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ مجھے قرآن کے حقائق اور معارف کے سمجھنے میں ہر ایک روح پر غلبہ دیا گیا ہے۔"

(سراج منیر صفحہ 39 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 41 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 965 پر)

خدا تعالیٰ سے الہام پانے والے بغیر بلائے نہیں بولتے

(197) "جو لوگ خدائے تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر بلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے، اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے۔ اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 198 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 197، از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 966 پر)

روح القدس کی قدسیت ملہم کے تمام قویٰ میں کام کرتی ہے

(198) "اس عاجز کو اپنے ذاتی تجربہ سے یہ معلوم ہے کہ روح القدس کی قدسیت ہر وقت اور ہر دم اور ہر لحظہ بلا فصل ملہم کے تمام قویٰ میں کام کرتی رہتی ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 93 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 93، از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 967 پر)

میں علوم لدنیہ و آیات سماویہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجدد ہوں

(199) "یوں تو ہمیشہ دین کی تجدید ہو رہی ہے مگر حدیث کا تو یہ منشا ہے کہ وہ مجدد خدائے تعالیٰ کی طرف سے آئے گا یعنی علوم لدنیہ و آیات سماویہ کے ساتھ۔ اب بتلاویں کہ اگر یہ عاجز

حق پر نہیں ہے تو پھر کون آیا جس نے اس چودھویں صدی کے سر پر مجدد ہونے کا ایسا دعویٰ کیا جیسا کہ اس عاجز نے کیا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 79 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 179 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 968 پر)

مجدد ان نعمتوں کا وارث ہوتا ہے جو نبیوں اور رسولوں کو دی جاتی ہیں

(200) "جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجددیت کی قوت پاتے ہیں، وہ نرے استخوان فروش نہیں ہوتے بلکہ وہ واقعی طور پر نائب رسول اللہ ﷺ اور روحانی طور پر آنجناب ﷺ کے خلیفہ ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں اُن تمام نعمتوں کا وارث بناتا ہے جو نبیوں اور رسولوں کو دی جاتی ہیں اور ان کی باتیں از قبیلِ جوشیدن ہوتی ہیں نہ محض از قبیلِ کوشیدن۔ اور وہ حال سے بولتے ہیں نہ مجرد قال سے۔ اور خدا تعالیٰ کے الہام کی تجلی ان کے دلوں پر ہوتی ہے اور وہ ہر ایک مشکل کے وقت روح القدس سے سکھلائے جاتے ہیں اور ان کی گفتار اور کردار میں دنیا پرستی کی ملونی نہیں ہوتی کیونکہ وہ بکلی مصفا کیے گئے اور تمام و کمال کھینچے گئے ہیں۔"

(فتح اسلام صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 7 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 969 پر)

میں از خود کوئی کام نہیں کرتا

(201) "انی امر یکلمنی ربی...... و یعلمنی من لدنه و یحسن ادبی و یوحی الی رحمة منه فاتبع ما یوحی...... وما کان لی ان اترک سبیله و اختار طرقاشتی. وکلما قلت قلت من امره. وما فعلت شیئا عن امری. وما افتریت علی ربی الاعلیٰ وقد خاب من افتری."

(ترجمہ) "میں وہ مرد ہوں کہ خدا میرے ساتھ گفتگو کرتا ہے اور خزانہ خاص سے تعلیم دیتا ہے۔ اپنے ادب سے مجھ کو ادب سکھاتا ہے۔ اپنی رحمت سے مجھ پر وحی بھیجتا ہے۔ پس میں اس وحی کی پیروی کرتا ہوں اور مجھے کیا ہے کہ میں اس کی راہ کو چھوڑ دوں اور دوسرے راستے کو اختیار کروں اور جو میں نے کہا ہے اس کے حکم سے کہا ہے۔ میں از خود کوئی کام نہیں

کرتا اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہیں باندھتا۔ ہلاک ہوا وہ جس نے افترا کیا۔"
(مواہب الرحمٰن صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 221 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 970 پر)

مجھے اندر سے تعلیم ملتی ہے

(202) "جب میں عربی میں یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔"
(نزول المسیح صفحہ 56 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 434 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 971 پر)

مجھ سے لغزش ہو جائے تو رحمت الٰہی جلد اس کا تدارک کر لیتی ہے

(203) "ازاں جملہ ایک عصمت بھی ہے جس کو حفظ الٰہی سے تعبیر کیا جاتا ہے، اور یہ عصمت بھی فرقان مجید کے کامل تابعین کو بطور خارق عادت عطا ہوتی ہے۔ اور اس جگہ عصمت سے مراد ہماری یہ ہے کہ وہ ایسی نالائق اور مذموم عادات اور خیالات اور اخلاق اور افعال سے محفوظ رکھے جاتے ہیں جن میں دوسرے لوگ دن رات آلودہ اور ملوث نظر آتے ہیں۔ اور اگر کوئی لغزش بھی ہو جائے تو رحمتِ الٰہی جلد تر اُن کا تدارک کر لیتی ہے۔"
(براہین احمدیہ صفحہ 514 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 536 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 972 پر)

اقرار کے بعد انکار

(204) "صاحب من! اقرار کے بعد کوئی قاضی انکار نہیں سن سکتا۔"
(اعجاز احمدی (نزول المسیح) صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 140 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 973 پر)

اہم نکات

اس باب میں مرزا قادیانی کی جو تحریریں پیش کی گئی ہیں، ان سے مندرجہ ذیل نتائج برآمد ہوتے ہیں:۔

1- اگر کوئی شخص قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کے مخالف کوئی عقیدہ رکھتا ہے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کی سچائی کا کوئی نشان کرامت نہیں بلکہ استدراج ہوگا۔

2- مسلمانوں اور قادیانیوں میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے؟ اس کا فیصلہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات یا وفات کے عقیدہ پر منحصر ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرآن و حدیث کی روشنی میں اگر زندہ ہیں تو مسلمان حق اور قادیانی باطل پر ہیں۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرآن و حدیث کی رو سے فوت ہو گئے ہیں تو قادیانی حق پر اور مسلمان باطل پر ہیں۔

3- وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں، ان سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔

4- قرآن مجید کی آیت هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله (الصف:9) کی رو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے اور ان کے ہاتھ سے دین اسلام پوری دنیا میں پھیل جائے گا۔

5- قرآن مجید کی آیت عسیٰ ربکم ان یرحمکم و ان عدتم عدنا و جعلنا جهنم للکافرین حصیراً (بنی اسرائیل:8) کی رو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور پوری دنیا سے گمراہی کو ختم کر دیں گے۔

6- حضرت عیسیٰ علیہ السلام انجیل کو ناقص چھوڑ کر آسمان پر چلے گئے ہیں۔

7- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ زمین پر آنے کی پیش گوئی قرآن مجید میں موجود ہے۔

8- انجیل متی میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ دوبارہ زمین پر نازل ہوں گے۔

9- آنے والا مسیح بن مریم (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ہے، اسی کی پیش گوئی کی گئی۔

10- یہ پیش گوئی ایک اول درجہ کی پیش گوئی ہے۔

11- صحاح ستہ کی کوئی پیش گوئی، اس پیش گوئی کے برابر نہیں۔

12- اس پیش گوئی کو تواتر کا اوّل درجہ حاصل ہے۔

13- جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور نزول سے متعلقہ احادیث کو کمزور یا ضعیف کہتے ہیں۔ انھیں نہ تو بصیرت دینی حاصل ہے اور نہ حق شناسی سے ہی کچھ حصہ ملا ہے۔

14- جو لوگ اسے ناممکن اور انسانی عقل سے بالاتر سمجھتے ہیں، ان کے دلوں میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی کوئی عظمت اور عقیدت نہیں۔

15- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کی پیش گوئی اس قدر زور کے ساتھ ہر ایک زمانہ میں پھیلی ہوئی معلوم ہوتی ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی جہالت نہیں ہوگی کہ اس کے تواتر سے انکار کیا جائے۔

16- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کی خبر اتنی اسلامی کتابوں میں شائع ہوئی ہے کہ اگر اکٹھی کی جائیں تو ان کی تعداد ہزاروں سے کم نہیں۔

17- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ دنیا میں نازل ہونے سے متعلقہ احادیث ایسے تواتر کی حد تک پہنچ گئیں ہیں کہ ان کا غلط یا جھوٹا ہونا ناممکن ہے۔

18- تواتر غیر قوموں کی تواریخ کی رو سے پایا جائے تو بھی قبول ہے۔

19- تواتر ایک ایسی چیز ہے کہ اگر غیر قوموں کی تواریخ کے رُو سے بھی پایا جائے تو تب بھی ہمیں قبول کرنا ہی پڑتا ہے۔

20- جو شخص حضور نبی کریم ﷺ کی پیش گوئی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت دنیا میں نزول فرمائیں گے، کا انکار کرے، اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔

21- تواتر احادیث سے انکار، اسلام کا انکار ہے۔

22- حضرت مسیح ابن مریم آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور قرب قیامت زمین پر

تشریف لائیں گے۔

-23 مسیح موعود کے بارے میں پیش گوئی ابتداء سے مسلمانوں کے رگ و ریشہ میں داخل ہے۔

-24 تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ احادیث کی رُو سے آنے والا شخص عیسیٰ ابن مریم ہوگا۔

-25 پچھلی صدیوں میں تقریباً سب دنیا کے مسلمانوں میں مسیح کے زندہ ہونے پر ایمان رکھا جاتا تھا اور بڑے بڑے جید بزرگ اکابرین امت اسی عقیدہ پر فوت ہوئے ہیں۔

-26 "براہین احمدیہ" کو کمال تحقیق اور تدقیق سے تالیف کر کے منکرین اسلام پر حجت اسلام پوری کرنے کے لیے بوعدہ انعام دس ہزار روپیہ شائع کیا۔

-27 "براہین احمدیہ" کی تالیف کا مقصد یہ ہے کہ اسلام کی سچائی کے دلائل، قرآن مجید کی فضیلت کے براہین اور حضور خاتم الانبیاء ﷺ کی صدق رسالت کے وجوہات، منکرین پر ظاہر کیے جائیں تا کہ آئندہ ان کو اسلام کے مقابلہ میں دم مارنے کی جرأت نہ ہو۔

-28 کتاب "براہین احمدیہ" جس میں مرزا قادیانی نے قرآن مجید کی روشنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ونزول کا عقیدہ بیان کیا ہے، کے بارے میں لکھا کہ وہ حقانیت قرآن اور صداقت اسلام پر مشتمل ہے۔

-29 کتاب "براہین احمدیہ" کو مرزا قادیانی نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور اور مجدد ہو کر تصنیف کیا۔

-30 "براہین احمدیہ" میں صداقت اسلام کے تین سو مضبوط دلائل موجود ہیں۔ اگر کوئی شخص ان دلائل کا رد کرے گا تو اسے دس ہزار روپے انعام ملے گا۔

-31 "براہین احمدیہ" کا مہتمم اور متولی اللہ تعالیٰ ہے۔

-32 مرزا قادیانی نے اپنی کتاب "براہین احمدیہ" حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کی۔ نبی کریم ﷺ نے مرزا صاحب سے اس کتاب کا نام پوچھا تو مرزا قادیانی نے کہا کہ اس کتاب کا نام قطبی ہے۔ یعنی قطب ستارہ کی مانند غیر متزلزل اور مستحکم۔ آپ ﷺ نے اس کتاب پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ (کیونکہ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور نزول کا عقیدہ بیان کیا گیا تھا)۔

33- مرزا قادیانی کے خواب میں اہل بیتؑ تشریف لائے۔ اور مرزا قادیانی کو کتاب ''براہین احمدیہ'' پیش کی گئی اور کہا گیا کہ یہ تفسیر قرآن ہے جسے حضرت علیؑ نے تصنیف کیا۔ اب یہ کتاب تجھے دی جا رہی ہے۔

34- ''براہین احمدیہ'' میں مندرج تمام دلائل، براہین اور صداقتیں قرآن مجید سے لی گئی ہیں۔

35- اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کو قرآن سکھایا۔ اس کے معنی اور حقائق و معارف بھی سکھائے۔

36- ''براہین احمدیہ'' اس قدر راہیت کی کتاب ہے کہ اللہ تعالیٰ ''براہین احمدیہ'' میں فرماتا ہے۔ الرحمٰن علم القرآن۔

37- مرزا قادیانی نے اس کتاب میں اپنے قیاس سے کوئی دلیل نہیں لکھی بلکہ سب کچھ قرآن مجید سے لیا ہے۔

38- مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ ہر ایک خطا سے محفوظ رکھتا ہے۔

39- مرزا قادیانی نے کسی کتاب میں کبھی کوئی چیز قرآن و حدیث کی تصریحات کے خلا نہیں لکھی۔

40- مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ سے بغیر الہام پائے اپنی زبان سے کچھ نہیں بولتا اور نہ لکھتا ہے۔

41- مرزا قادیانی مجدد ہے اور مجدد ان نعمتوں کا وارث ہوتا ہے جو نبیوں اور رسولوں کو دی جاتی ہیں۔

42- مرزا قادیانی از خود کوئی کام نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ پر جھوٹ نہیں باندھتا۔

43- مرزا قادیانی وہی کہتا ہے جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ مخالفت خداوندی اس کے قلم سے کبھی سرزد نہیں ہوتی۔

44- اگر مرزا قادیانی سے کبھی کوئی زبانی یا تحریری لغزش ہو جائے تو اللہ تعالیٰ فوراً اس کا تدارک کر دیتے ہیں۔

45- مرزا قادیانی ملہم ہے اور ملہم کے تمام قویٰ میں روح القدسیت ہر وقت کام کرتی ہے۔

46- مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ اسے قرآن کے حقائق اور معارف ہر ایک شخص سے بڑھ کر سمجھائے گئے ہیں۔

47- مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ جب میں عربی میں یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو

میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔

مرزا قادیانی کی مندرجہ بالا تحریروں اور ان سے اخذ کردہ نتائج کی روشنی میں ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی 52 سال تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کے آسمان سے زمین پر نزول کا قائل رہا۔ مرزا قادیانی کے مذکورہ بالا عقیدہ کے بارے میں قادیانی یہ تاویل پیش کرتے ہیں کہ واقعتاً شروع میں مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آمد ثانی کا عقیدہ رکھتا تھا۔ لیکن اس نے اپنی کتاب اعجاز احمدی (صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 7) میں اعتراف کیا ہے کہ یہ رسمی عقیدہ تھا۔ قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ عقیدہ رسمی نہیں بن سکتا۔ کیونکہ مرزا قادیانی نے اس عقیدہ کو ثابت کرنے کے لیے قرآن مجید کی آیات پیش کی ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی نے یہ عقیدہ رسمی طور پر نہیں بلکہ قرآنی طور پر بیان کیا ہے۔ پھر یہ رسمی عقیدہ یا اجتہادی غلطی اس لیے بھی نہیں ہو سکتی کہ یہ کتاب بقول مرزا قادیانی حضور نبی کریم ﷺ کے ہاتھوں میں پہنچ چکی ہے اور اس کا نام قطبی بتایا گیا ہے یعنی قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے۔ اگر اس عقیدہ کو رسمی عقیدہ یا اجتہادی غلطی کہہ کر غلط قرار دے دیا جائے تو یہ کتاب قطبی نہیں رہے گی اور اس کے دلائل مستحکم اور غیر متزلزل نہیں ہوں گے۔ پھر یہ اجتہادی غلطی اس لیے بھی نہیں بن سکتی کہ مرزا قادیانی نے خود تسلیم کیا ہے کہ ہم نے اس کتاب میں کوئی دعویٰ اور کوئی دلیل اپنے قیاس سے نہیں لکھی بلکہ وہی کچھ لکھا جو خدا نے لکھوایا۔ مزید اس کتاب کے کامل استحکام کو مدنظر رکھتے ہوئے دس ہزار روپے انعام کا اشتہار دیا گیا۔ اب اگر اس میں درج شدہ عقیدہ کو غلط قرار دیا جائے تو یہ کتاب انعامی نہیں رہ سکتی۔

پھر ایک اہم بات یہ کہ جب یہ کتاب حضور نبی کریم ﷺ کے مبارک ہاتھوں میں آ چکی اور آپ کی مبارک نظر سے گزر چکی تو یہ کیسے ممکن ہے کہ اگر اس کتاب میں کوئی عقیدہ خلاف اسلام بیان ہوتا تو آپ اس کی نشاندہی نہ فرماتے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی نے اس کتاب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور نزول کا جو عقیدہ بیان کیا ہے، وہ قرآن و حدیث اور اجماع امت کی رو سے بالکل درست اور عین اسلام ہے۔ اس کا انکار تواتر کا انکار ہے اور ایسے لوگ بصیرت دینی سے محروم ہیں۔ غور فرمائیے! اس قدر وضاحت کے بعد بھی اس عقیدہ کو فاسدانہ و مشرکانہ و مرتدانہ قرار دینا ظلم و ستم کی انتہا نہیں تو اور کیا ہے؟

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب "براہین احمدیہ" کے بارے میں یہ بھی لکھا کہ میں نے یہ کتاب سالہا سال اپنی جان کو محنت شدید میں ڈال کر اور اپنی عمر عزیز کا ایک حصہ خرچ کر کے لکھی۔ (براہین احمدیہ صفحہ 64 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 64)

پھر مزید تحریر کیا:

براہین احمدیہ: بڑی تحقیقات کے بعد تالیف کی گئی

(205) "میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس کتاب کی تالیف سے پہلے ایک بڑی تحقیقات کی گئی اور ہر یک مذہب کی کتاب دیانت اور امانت اور خوض اور تدبر سے دیکھی گئی اور فرقان مجید اور ان کتابوں کا باہم مقابلہ بھی کیا گیا اور زبانی مباحثات بھی اکثر قوموں کے بزرگ علما سے ہوتے رہے۔ غرض جہاں تک طاقت بشری ہے، ہر ایک طور کی کوشش اور جاں فشانی اظہارِ حق کے لیے کی گئی۔"

(براہین احمدیہ صفحہ 90، 91 روحانی خزائن، جلد 1 صفحہ 79 تا 81، از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 974 تا 976 پر)

قادیانی مبلغین، مرزا قادیانی کے "براہین احمدیہ" میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ ہونے اور قرب قیامت زمین پر نزول فرمانے کے عقیدہ سے خاصے پریشان ہیں۔ اپنی اس پریشانی کا حل وہ اس طرح تراشتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی یہ تالیف دعویٰ نبوت سے پہلے کی ہے۔ اس لیے اس عقیدہ کی کوئی اہمیت نہیں۔ اصل عقیدہ وحی کی بنا پر بعد میں وجود میں آیا اور یہی اصل عقیدہ تھا۔

قادیانی مبلغین کا یہ اعتراض بہت ہی کمزور اور بودا ہے۔ قادیانیوں کی یہ تاویل مرزا قادیانی کی کتابوں سے جہالت اور ناواقفی کی دلیل ہے۔ مرزا قادیانی نے جب "براہین احمدیہ" تالیف کی تو اس وقت بھی اس کا دعویٰ یہی تھا کہ وہ مامور من اللہ، ملہم بلکہ نبی اور رسول ہے۔ مرزا قادیانی کی اپنی تحریر ہے:

خدا کا رسول

(206) "پھر اس کے بعد اسی کتاب میں میری نسبت یہ وحی اللہ ہے۔ جری اللہ فی حلل الانبیاء یعنی خدا کا رسول نبیوں کے حلوں میں (دیکھو براہین احمدیہ صفحہ 504) پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اشدآء علی الکفار رحماء بینھم اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔ پھر یہ وحی اللہ ہے جو صفحہ 557 براہین میں درج ہے۔ "دنیا میں ایک نذیر آیا۔" اس کی دوسری قرات یہ ہے کہ دنیا میں ایک نبی آیا۔ اسی طرح "براہین احمدیہ" میں اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا۔"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 977 پر)

اس عبارت سے واضح ہوا کہ "براہین احمدیہ" کی تالیف کے وقت مرزا قادیانی پر رسول اور نبی ہونے کی برابر وحی اترتی رہی اور رسول ہونا واضح کیا گیا۔

اب مرزائی بتائیں کہ ان تصریحات کے ہوتے ہوئے حیات مسیح کا انکار کیوں کیا جاتا ہے؟ کیا صرف اس لیے کہ مرزا قادیانی نے عقیدہ بدل لیا تھا یا اس لیے کہ یہ تحقیق اسلامی تصریحات کے خلاف تھی؟ نہیں بلکہ اس لیے کہ مرزا قادیانی نے اسلام چھوڑ دیا تھا اور اپنے آپ کو فلاسفہ ملاحدہ میں شامل کر کے ایک نئے "اسلام" کی بنیاد ڈالی تھی جو کسی طرح بھی اہل اسلام کے نزدیک معتبر نہیں ہے۔

مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

(207) "جس مذہب میں سچائی ہے وہ کبھی اپنا رنگ نہیں بدل سکتی۔ جیسے اوّل ہے، ویسے ہی آخر ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 13 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 978 پر)

قادیانی علم کلام کی ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ جب انہیں مرزا قادیانی کا "عہد رسالت" 23 برس سے زائد ثابت کرنا مقصود ہو تو وہ فوراً "براہین احمدیہ" (1882ء) سے عبارت نکال کر پیش کر دیں گے، جی! دیکھیے اللہ نے انہیں "رسول" کہہ کر مخاطب کیا ہے۔ لیکن جب یہ کہا جائے مرزا قادیانی اس دور میں حیات و نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قائل تھا تو یہ دلیل لے آتے ہیں کہ یہ اُس وقت کی بات ہے جب اس نے دعویٰ رسالت نہیں کیا تھا...... حیف ہے ایسی "نبوت" پہ جو اس قدر متلون مزاج ہے!!!

مرزا قادیانی کی قلابازیاں

آنجہانی مرزا قادیانی اپنی عمر کے 52 سال تک اور ملہم ہونے کا دعوے دار ہونے کی حیثیت سے 12 سال تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور نزول کے عقیدہ پر نہ صرف قائم رہا بلکہ اس کی اشاعت و تبلیغ بھی کرتا رہا۔ پھر اچانک 1891ء میں اس کے خیالات میں تبدیلی آنے لگی۔ دراصل وہ مستقبل میں اپنے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرنے والا تھا۔ لہٰذا اس کے لیے اس نے پہلے سے ہی لوگوں کی ذہن سازی کرنا شروع کر دی۔ پھر اس نے اپنے سابقہ عقیدہ سے روگردانی کرتے ہوئے تقریری اور تحریری محاذ پر بھرپور طریقے سے یہ پراپیگنڈا کرنا شروع کر دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ نہیں بلکہ فوت ہو گئے ہیں۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ اس نے اپنا پہلا عقیدہ کہ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور قرب قیامت زمین پر تشریف لائیں گے۔'' کو قرآن مجید کی روشنی میں بیان کیا جبکہ بعد میں اس عقیدہ کے برعکس قرآن مجید کو فراموش کرتے ہوئے کہا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ گویا قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کا الہام قرآن مجید پر فوقیت رکھتا ہے۔ (نعوذ باللہ)! آیئے دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے اپنے سابقہ عقیدہ سے روگردانی کرتے ہوئے کیا نیا موقف اختیار کیا؟

ارادے باندھتا ہوں، سوچتا ہوں، توڑ دیتا ہوں
کہیں ایسا نہ ہو جائے، کہیں ویسا نہ ہو جائے

الہام: مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے

(208) ''میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔

چنانچہ اس کا الہام یہ ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے۔"
(ازالہ اوہام صفحہ 302 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 402 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 979 پر)

خود مرزا قادیانی کا کہنا ہے:
(209) "واضح ہو کہ شیطانی الہامات ہونا حق ہے۔"
(ضرورت الامام صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 483 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 980 پر)

قرآن میں وفات مسیح

(210) "قرآن شریف قطعی طور پر اپنی آیات بینات میں مسیح کے فوت ہو جانے کا قائل اور ہمیشہ کے لیے اس کو رخصت کرتا ہے۔"
(ازالہ اوہام صفحہ 143 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 172 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 981 پر)

گذشتہ باب میں مرزا قادیانی نے از روئے قرآن، حضرت مسیح ابن مریم کی دوبارہ آمد بتائی اور اب از روئے قرآن اس کا انکار کیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ ان دو عبارتوں میں سے ایک قرآن پر افترا ہے اور مرزا قادیانی مفتری کے متعلق فتویٰ دیتا ہے:

(211) "لعنت ہے مفتری پہ خدا کی کتاب میں
عزت نہیں ہے ذرہ بھی اس کی جناب میں"
(براہین احمدیہ حصہ پنجم (نصرۃ الحق) صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 21 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 982 پر)

Presented by: https://jafrilibrary.com

وفات مسیح پر 3 آیتیں

(212) ''قرآن شریف میں اگرچہ حضرت مسیح کے بہشت میں داخل ہونے کا بہ تصریح کہیں ذکر نہیں لیکن ان کے وفات پا جانے کا تین جگہ ذکر ہے۔''

(توضیح مرام صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 54 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 983 پر)

وفات مسیح پر 30 آیتیں

(213) ''قرآن شریف کی وہ تیس آیتیں جن سے مسیح ابن مریم کا فوت ہونا ثابت ہوتا ہے۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 598 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 423 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 984 پر)

قادیانیوں سے سوال ہے کہ کیا اس وقت قرآن مجید میں یہ 30 آیات موجود نہیں تھیں جب مرزا قادیانی ''براہین احمدیہ'' میں قرآنی آیات سے ثابت کر رہا تھا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور قرب قیامت دنیا میں تشریف لائیں گے۔ حالانکہ اس وقت مرزا قادیانی مجدد، محدث اور ملہم من اللہ ہونے کا دعویٰ کر چکا تھا۔ کیا اس وقت مرزا قادیانی کو ان آیات کا مطلب آتا تھا یا نہیں؟ کیا یہ 30 آیات 1890ء کے بعد نازل ہوئی تھیں یا اس سے پہلے؟ کیا اس وقت مرزا قادیانی کے علم و فہم میں کچھ نقص تھا؟ کیا یہ بات صحیح ہے کہ مرزا قادیانی 52 سال تک اس عقیدہ پر قائم رہا؟ بات دراصل یہ ہے کہ بعد ازاں مرزا قادیانی نے خود کو فلاسفہ ملاحدہ میں شامل کر کے حیات مسیح علیہ السلام کا عقیدہ چھوڑ دیا تھا جو نہ صرف اسلامی تصریحات کے خلاف تھا بلکہ کسی بھی طرح اہل اسلام کے نزدیک معتبر نہیں ہے۔ حیرت ہے کہ جو مسئلہ مرزا قادیانی کے نزدیک قرآن مجید کی 30 آیات میں صراحتہً مذکور ہو، وہ باوجود مجدد، محدث اور ملہم من اللہ ہونے کے بھی اسے پہلے سمجھ نہ آیا۔ یہ منافقت نہیں تو اور کیا ہے؟

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ اس کتاب کے سب سے بڑے مفسر اور شارح حضور خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ نے عقائد و احکامات کے سلسلہ میں اپنے مبارک ارشادات عالیہ سے امت مسلمہ کی بھرپور راہنمائی فرمائی۔ پھر صحابہ

کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، مفسرین کرامؒ، محدثین کرامؒ، مجددینؒ اور علمائے کرام نے قرآن و حدیث سے وہی مفہوم لیا جو اللہ اور اس کے آخری رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تعجب کی بات ہے کہ اگر قرآن مجید میں وفات مسیح کے سلسلہ میں 30 آیات ہیں تو صحابہ کرامؓ سے لے کر آج تک کسی محدث، مفسر نے اس کی نشاندہی نہیں کی اور اگر یہ آیات نظر آئیں تو صرف مرزا قادیانی کو جو تحریف قرآن و حدیث میں سب کے کان کتر گیا۔

معروف قادیانی کتاب ''عسلِ مصفیٰ'' (از مرزا خدا بخش قادیانی) میں گذشتہ 13 صدیوں کے مجددین کی فہرست دی گئی ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جسے مرزا قادیانی روزانہ اپنی خاص محفل میں سنتا اور اس کی تعریف و تصدیق کرتا۔ اس کتاب میں درج 13 صدیوں کے مجددین جن کی تعداد 83 بنتی ہے، اس پر مسلمانوں کو بھی اتفاق ہے۔ میں دنیا کے تمام قادیانیوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ ان 83 مجددین میں سے کسی ایک کا بھی قول دکھا دیں کہ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔'' تو میں انھیں منہ مانگا انعام دوں گا۔ ہے کسی قادیانی میں جرأت جو میرے اس چیلنج کو قبول کرے؟؟؟

صحیح بخاری میں

(214) ''مسلمانوں کے لیے صحیح بخاری نہایت متبرک اور مفید کتاب ہے۔ یہ وہی کتاب ہے جس میں صاف طور پر لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے۔''

(کشتی نوح صفحہ 60 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 65 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 985 پر)

صاف طور پر لکھا ہوا ہے؟ تو پھر مرزا قادیانی کو استعارات اور تمثیلات کا سہارا لینے کی کیا ضرورت تھی؟ اور یہ صاف لکھا ہوا مرزا قادیانی کی نظر سے کب گزرا؟ جب مرزا قادیانی کو معلوم تھا کہ حدیثوں میں صاف لکھا ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے اور اب مسیح موعود اسی امت میں سے آئے گا تو پھر کیا وجہ ہے کہ 52 سال تک مرزا قادیانی مسلمانوں کے مشہور عقیدہ حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام کا قائل رہا؟

حضور نبی کریم ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے:

❑ حدثنا اسحق اخبرنا یعقوب بن ابراهیم حدثنا ابی عن صالح عن ابی شهاب ان سعید بن المسیب سمع ابوهریره رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم والذی نفسی بیده لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلا فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الحرب ویفیض المال حتی لا یقبله احد حتٰی تکون السجدة الواحدة خیر من الدنیا وما فیها۔ ثم یقول ابی هریرة رضی اللہ عنہ واقرو وان شئتم و ان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته و یوم القیامة یکون علیهم شهیداً.

(صحیح بخاری، جلد اوّل صفحہ 490، حدیث نمبر 3448، مسلم جلد 1 صفحہ 87)

(ترجمہ) "حضرت ابو ہریرہؓ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یقیناً ابن مریم تم میں حاکم عادل ہو کر اتریں گے، پس صلیب توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جنگ ختم کردیں گے، مال کی اس قدر کثرت ہو جائے گی کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا۔ یہاں تک کہ دنیا اور دنیا بھر کے سب مال و متاع سے ایک سجدہ اچھا معلوم ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اگر تم نزول عیسیٰ علیہ السلام کی دلیل اس ارشاد نبویؐ کے ساتھ قرآن سے چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو: "وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته ویوم القیامة یکون علیهم شهیداً" کیونکہ اس میں صاف طور پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جتنے اہل کتاب ہیں، وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان پر ایمان لے آئیں گے۔ اور قیامت کے دن وہ ان کے بارہ میں شہادت دیں گے۔"

اس حدیث مبارکہ کو امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ دونوں نے روایت کیا ہے۔ محدثین کی اصطلاح میں یہ "متفق علیہ" حدیث ہے، اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت ابو ہریرہ ۔ نے اس آیت کا مطلب وہی سمجھا اور بیان کیا ہے جو اوپر لکھا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ مطلب انھوں نے رسول اللہ ﷺ ہی کی تلقین و تعلیم سے سمجھا ہوگا۔

اب وفات مسیحؑ کا نسخہ

(215) ''ایک دفعہ ہم دلی میں گئے تھے۔ہم نے وہاں کے لوگوں سے کہا کہ تم نے تیرہ سو برس سے یہ نسخہ استعمال کیا ہے کہ...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر بٹھایا...... مگر اب دوسرا نسخہ ہم بتاتے ہیں، وہ استعمال کر کے دیکھو۔ اور وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وفات شدہ مان لو۔''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 579 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 986 پر)

اس سے پہلے مرزا قادیانی قرآنی آیات کے حوالہ سے لکھ چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر زندہ ہونا اور پھر دوبارہ کسی وقت دنیا میں تشریف لانا ملت اسلامیہ کا تیرہ سو سال سے متواتر عقیدہ رہا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے متواتر ارشادات میں، جن کو تواتر کا اول درجہ حاصل ہے، یہی عقیدہ بیان ہوا ہے، اور خیر القرون میں یہ عقیدہ وہاں وہاں تک پہنچا ہوا تھا، جہاں کہیں ایک مسلمان بھی آباد تھا۔ انصاف فرمایئے کہ اس سے بڑھ کر اس عقیدہ کی حقانیت کا اور کیا ثبوت پیش کیا جا سکتا ہے؟

اس کے بعد بھی جو شخص اس عقیدے پر زبان طعن دراز کرتا ہے، اسلام کی مسلسل اور مربوط تاریخ کی تکذیب کرتا ہے، اسلام کے متواترات و قطعیات کو، جن کی پشت پر ساڑھے چودہ سو سالہ امت کا تعامل موجود ہے، جھٹلانے کی جرأت کرتا ہے۔ انصاف کیجیے کہ کیا ایسا شخص مسلمان کہلانے کا مستحق ہے؟ بہرحال مرزا قادیانی کا یہ مشورہ کہ:

☐ ''تم نے تیرہ سو برس سے یہ نسخہ استعمال کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر بٹھایا مگر اب دوسرا نسخہ ہم بتاتے ہیں، وہ استعمال کر کے دیکھو اور وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وفات شدہ مان لو۔'' (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 579 طبع جدید)

کسی مسلمان کے لیے لائق التفات نہیں ہو سکتا، کیونکہ کسی مسلمان کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ اسلام کے متواتر و مسلسل عقیدہ کو بدل ڈالنے کی جرأت کرے اور جو شخص ایسی جرأت کرے وہ مسلمان نہیں، بلکہ اسلام کا دشمن ہے.......... جب آدمی بے حیا ہو جائے اور معاملہ یہاں تک پہنچ جائے کہ

بے حیا باش ہرچہ خواہی کن

تو اس کے لیے ناجائز بھی شیر مادر ہے۔ اسے کون روک سکتا ہے؟

❁.....❁.....❁

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر؟؟؟

آنجہانی مرزا قادیانی کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بھی ڈھونڈ نکالی۔ افسوس! کہ وہ اس پر قائم نہ رہ سکا۔ کبھی کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ان کے اپنے وطن گلیل میں واقع ہے۔ کبھی کہا کہ ان کی قبر بلاد شام میں ہے، کبھی کہا کہ ان کی قبر یروشلم میں ہے۔ اور کبھی کہا کہ ان کی قبر سرینگر کشمیر میں ہے۔ حالانکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے پلک جھپکنے کے برابر بھی غلطی پر نہیں رہنے دیتا (نور الحق صفحہ 86 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 272)

آیئے! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے وفات کے بارے میں مرزا قادیانی کی حیران کن تضاد بیانیاں ملاحظہ کریں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے وطن گلیل میں فوت ہوئے

(216) "یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔ لیکن یہ ہرگز سچ نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا پھر زندہ ہو گیا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 473 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 353 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 987 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بلاد شام میں موجود ہے

(217) "اور لطف تو یہ کہ حضرت عیسیٰ کی بھی بلاد شام میں قبر موجود ہے اور ہم زیادہ صفائی

کے لیے اس جگہ حاشیہ میں اخویم حبی فی اللہ سید مولوی محمد السعیدی طرابلسی کی شہادت درج کرتے ہیں اور وہ طرابلس بلاد شام کے رہنے والے ہیں اور انھیں کی حدود میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔ اور اگر کہو کہ وہ قبر جعلی ہے تو اس جعل کا ثبوت دینا چاہیے، اور ثابت کرنا چاہیے کہ کس وقت یہ جعل بنایا گیا ہے اور اس صورت میں دوسرے انبیا کی قبروں کی نسبت بھی تسلی نہیں رہے گی اور امان اٹھ جائے گا اور کہنا پڑے گا کہ شاید وہ تمام قبریں جعلی ہی ہوں۔"

(اتمام الحجہ صفحہ 24، 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 296، 297 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 988، 989 پر)

وفات مسیح کے سلسلہ میں مرزا قادیانی نے اپنی کتب میں اپنے ایک عقیدت مند مولوی محمد السعیدی طرابلسی کے ذیل میں درج ایک خط کو بنیاد بنا کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر یروشلم میں ہونے کا خوب پروپیگنڈا کیا۔ ملاحظہ کیجیے:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر یروشلم میں ہے

(218) "اے حضرت مولانا و امامنا السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ! میں خدا تعالیٰ سے چاہتا ہوں کہ آپ کو شفا بخشے! (میری بیماری کی حالت میں یہ خط شامی صاحب کا آیا تھا) جو کچھ آپ نے عیسیٰ علیہ السلام کی قبر اور دوسرے حالات کے متعلق سوال کیا ہے سو میں آپ کی خدمت میں مفصل بیان کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت اللحم میں پیدا ہوئے اور بیت اللحم اور بلدہ قدس میں تین کوس کا فاصلہ ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بلدہ قدس میں ہے اور اب تک موجود ہے اور اُس پر ایک گرجا بنا ہوا ہے اور وہ گرجا تمام گرجاؤں سے بڑا ہے اور اس کے اندر حضرت عیسیٰ کی قبر ہے اور اسی گرجا میں حضرت مریم صدیقہ کی قبر ہے اور دونوں قبریں علیحدہ علیحدہ ہیں اور بنی اسرائیل کے عہد میں بلدہ قدس کا نام یروشلم تھا اور اس کو اورشلم بھی کہتے ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ کے فوت ہونے کے بعد اس شہر کا نام ایلیا رکھا گیا۔"

(اتمام الحجہ صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 299 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 990 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہے

(219) "جو سری نگر میں محلہ خان یار میں یوزآسف کے نام سے قبر موجود ہے، وہ درحقیقت بلاشک وشبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔"

(رازِ حقیقت صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 172 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 991 پر)

(220) "اگر ان کا خدا ہے تو وہ وہی ہے جو مدت ہوئی کہ مر گیا اور سری نگر محلہ خانیار کشمیر میں اس کی قبر ہے۔"

(چشمہ مسیحی صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 344 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 992 پر)

(221) "لعنت اللہ علی الکاذبین! جو شخص کشمیر سری نگر محلہ خان یار میں مدفون ہے، اس کو ناحق آسمان پر بٹھایا گیا۔ کس قدر ظلم ہے۔"

(دافع البلاء صفحہ 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 235 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 993 پر)

اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ 87 سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کشمیر میں روپوش رہ کر فوت ہو گئے تھے تو کئی سوال پیدا ہوتے ہیں:

(1) تین سال کی تبلیغ کا تو یہ اثر تھا کہ آج عیسائی مذہب سب سے بڑا ہے جو شام سے نکل کر یورپ میں جا گھسا تھا مگر کشمیر میں 87 سال کی تبلیغ سے ایک عیسائی بھی نظر نہیں آتا۔

(2) اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام روپوش رہے تھے اور دشمن کا خوف بھی نہ تھا تو آپ نے تبلیغ کیوں نہ کی؟

(3) قیامت کے روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سامنے کیسے کہیں گے کہ جب تک میں یہود میں رہا، ان کا نگران حال رہا۔ کیا کوئی روپوش شخص بھی نگران حال رہا کرتا ہے؟

(4) ماننا پڑتا ہے کہ آپ کی عین حیات اور روپوشی کے لیے عرصہ میں حیثیت پیدا ہو چکی تھی کیونکہ واقعہ صلیب کے بعد اسی سال کے اول ہی اناجیل مرتب ہو چکی تھیں جن میں آپ کو ابن اللہ کہا گیا تھا۔ اس لیے ہجرت کشمیر کا نظریہ صرف خیالی مسئلہ ہے جس پر نہ کوئی تاریخی ثبوت ہے اور نہ آسمانی شہادت موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وما قتلوہ و ما صلبوہ" (نساء:157) یعنی نہ انھوں نے اس کو قتل کیا اور نہ سولی دیا۔ پس جب سولی دینا ہی باطل ہے تو کشمیر میں آ کر فوت ہونا بھی باطل ہوا اور محلہ خان یار میں جو قبر ہے، وہ یوز آصف شہزادہ کی ہے جو کشمیر کے ایک راجہ کا بیٹا تھا اور مسلمان ہو گیا تھا۔

ہم بھی قائل ہیں تیری نیرنگیوں کے یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

۞......۞......۞
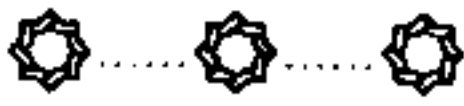
مرزا قادیانی: مثیلِ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ

حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"عن عبداللہ بن عمرو فی حدیث طویل قال قال رسول اللہ ﷺ فیبعث اللہ عیسٰی ابن مریم کانہ عروۃ بن مسعودؓ فیطلبہٗ فیہلکہ."

(صحیح مسلم)

ترجمہ: پس بھیجے گا اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ ابن مریم کو جو (شکل وصورت میں) حضرت عروہ بن مسعودؓ کی طرح ہوں گے۔ پس وہ ڈھونڈیں گے دجال کو اور اسے ہلاک کریں گے۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ جس عیسیٰ ابن مریم کے آنے کی پیش گوئی فرما رہے ہیں، ان کا حلیہ اور شباہت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وہ میرے صحابیؓ حضرت عروہ بن مسعودؓ ایسے ہوں گے۔

قربان جایئے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے آنے والے مسیح کا پہلے نام بیان فرمایا پھر نسب بھی بتا دیا تا کہ امت دھوکہ نہ کھائے۔ اس کے بعد آسمان سے نازل ہونے والے عیسیٰ کے ساتھ ابن مریم اور انھیں عروۃ بن مسعودؓ کا ہم شکل بتا کر خرد ماغ انسانوں کو بھی سمجھانے کی کوشش کی گئی کہ عیسیٰ ابن مریم ہی دوبارہ آئیں گے۔

یہاں ایک دلچسپ نکتہ پیدا ہوتا ہے کہ مثیل مسیح کا دعویٰ کرنے کے سب سے زیادہ حق دار حضرت عروہ بن مسعودؓ تھے کہ ان کی شکل وشباہت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملتی جلتی تھی لیکن انھوں نے مثیل مسیح بننے کا کبھی سوچا بھی نہیں۔ ان کے برعکس جن کی شکلیں شاید کسی انسان سے بھی نہ ملتی ہوں، انھوں نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ ایسے ہی بدبختوں میں مرزا قادیانی کا شمار ہوتا ہے۔ اس نے اپنے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرنے کے لیے باقاعدہ

ایک منصوبہ بندی کی۔ پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا شوشا چھوڑا۔ پھر مسیح موعود کے بجائے اپنے مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ مرزا قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرنے سے پہلے اپنے خاص مرید حکیم نورالدین (قادیانی راسپوٹین) سے خط کتابت کے ذریعہ مشورہ کیا۔ پھر حکیم نورالدین کے ایک خط کے جواب میں 24 جنوری 1891ء کو لکھا:

مثیل مسیح کے دعویٰ میں کیا حرج ہے؟

(222) ''جو کچھ آنمخدوم (نورالدین) نے تحریر کیا ہے کہ اگر دمشقی حدیث کے مصداق کو علیحدہ چھوڑ کر الگ مثیلِ مسیح کا دعویٰ ظاہر کیا جائے تو اس میں کیا حرج ہے۔''

(مکتوبات احمد مکتوب نمبر 63 بنام حکیم نورالدین، جلد دوم صفحہ 98 طبع جدید از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 994 پر)

کیا سچے مامورین اس طرح مشاورت اور پلاننگ سے ماموریت کے دعوے کیا کرتے ہیں؟ ایسا وہی کرتے ہیں جن کے دماغ میں فتور ہو۔

کم فہم لوگ مجھے مسیح موعود سمجھتے ہیں، وہ کذاب ہیں

(223) ''اے برادرانِ دین و علمائے شرع متین! آپ صاحبان میری ان معروضات کو متوجہ ہو کر سنیں کہ اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں...... میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح بن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے، وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 190 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 192 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 995 پر)

مرزا قادیانی کی اس مذکورہ عبارت کے مطابق جو شخص اسے مسیح ابن مریم یا مسیح موعود کہتا ہے، وہ کم فہم، مفتری اور کذاب ہے۔ قادیانیوں کو اس پر ضرور غور کرنا چاہیے۔

فقط مثیل مسیح

(224) ”مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں بلکہ مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 215 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 996 پر)

میرے جیسے دس ہزار مثیل مسیح

(225) ”میں نے صرف مثیلِ مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور میرا یہ بھی دعویٰ نہیں کہ صرف مثیل ہونا میرے پر ہی ختم ہو گیا ہے بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار بھی مثیلِ مسیح آ جائیں۔ ہاں اس زمانہ کے لیے میں مثیلِ مسیح ہوں اور دوسرے کی انتظار بے سود ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 199 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 197 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 997 پر)

قرآن مجید میں مسیح موعود سے مراد مثیل مسیح

(226) ”میں نے اس کتاب میں ثابت کر دیا ہے کہ مسیح موعود کا قرآن کریم میں ذکر ہے اور دجال کا بھی۔ لیکن جس طرز سے قرآن کریم میں یہ بیان فرمایا ہے وہ جبھی صحیح اور درست ہو گا کہ جب مسیح موعود سے مراد کوئی مثیل مسیح لیا جائے۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 357 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 357 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 998 پر)

یہاں ہم مثیل مسیح کی تھوڑی سی وضاحت پیش کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ مثیل مسیح کا مطلب ہے ”مسیح جیسا۔“ یہ اصطلاح مرزائیوں کی خود ساختہ ہے۔ میرا یہ دعویٰ ہے کہ موجودہ قادیانی خلیفہ سمیت دنیا بھر میں کوئی قادیانی ایسا نہیں جو قرآن حکیم کی کسی آیت یا حضور نبی کریم ﷺ کی کسی حدیث سے یہ الفاظ دکھا سکے کہ ”حضرت مسیح علیہ السلام خود نہیں بلکہ مثیل مسیح آئیں گے۔“ مرزا قادیانی کے نزدیک چونکہ انعامی چیلنج درست ہے، لہٰذا میں دنیا بھر کے

تمام قادیانیوں کو کتاب وسنت سے ''مثیل مسیح علیہ السلام'' کے الفاظ دکھانے پر ایک لاکھ روپیہ بطور انعام دینے کا اعلان کرتا ہوں۔ یاد رہے کہ مرزا قادیانی اپنے ان مخالفین کو جھوٹا اور شکست خوردہ سمجھتا تھا جو اس کے چیلنج کا جواب نہیں دیا کرتے تھے۔

بالفرض اگر کوئی مجہول مطلق اس خودساختہ جھوٹی اصطلاح پر اپنے ایمان کی بنیاد رکھ دے تو اس بات کا جائزہ لینا تو لازمی ہے کہ کیا مرزا قادیانی واقعی مثیل مسیح ہے؟ آیئے اس پہلو پر تھوڑا سا غور کریں:۔

1- حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ کیا مرزا قادیانی بھی بغیر باپ کے پیدا ہوا؟

2- حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پیدا ہوتے ہی باتیں کیں اور اپنی نبوت کا اعلان کیا۔ کیا مرزا قادیانی سے بھی ایسا کرنا ثابت ہے؟

3- حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس زندگی میں شادی کی نہ بچے ہوئے جبکہ مرزا قادیانی نے شادیاں بھی کیں، بچے بھی ہوئے اور ایک مزید شادی کی شدید حسرت رکھتا تھا۔ اگرچہ اس میں بری طرح ناکام رہا۔

4- اس وقت کی حکومت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخالف تھی جبکہ مرزا قادیانی کی اپنے وقت کی کافر حکومت سے زبردست دوستی اور مودت تھی۔

5- اس وقت کی حکومت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بذریعہ صلیب قتل کرنے کا حکم جاری کیا جبکہ مرزا قادیانی ملکہ وکٹوریہ کو ایک خط میں لکھتا ہے: ''تیری ہی پاک نیتوں کی تحریک سے خدا نے مجھے بھیجا ہے۔'' (ستارہ قیصرہ صفحہ 15) نیز مرزا قادیانی نے خود تسلیم کیا ہے کہ وہ انگریز کا خودکاشتہ پودا ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 198 طبع جدید از مرزا قادیانی)۔ ان مبینہ تضادات کی موجودگی میں مرزا قادیانی کا خود کو مثیل مسیح کہنا کیا جھوٹ کی انتہا نہیں؟

لہٰذا اصلی مسیح موعود کو جاننے کے لیے ہمیں کتاب وسنت کی روشنی میں یہ جانچنا ہوگا کہ جو شخص دعویٰ کر رہا ہے، کیا وہ ان علامات پر پورا اترتا ہے یا نہیں؟ جو ہمیں آنے والے مسیح علیہ السلام کے بارے میں بتائی گئی ہیں۔ حیرت کی بات ہے کہ مرزائی حضرات جن کتب احادیث سے کسی مسیح علیہ السلام کے آنے کا عقیدہ اخذ کرتے ہیں، وہیں بے شمار کھلی کھلی

علامات کے ساتھ ساتھ آنے والے مسیح علیہ السلام کا نام عیسیٰ علیہ السلام بن مریم لکھا ہوا ہے۔
اب یہ کس اصول کی روشنی میں مان لیا جائے کہ احادیث میں جو عیسیٰ علیہ السلام بن مریم کا ذکر ہے، اس سے مراد مرزا غلام احمد بن چراغ بی بی ہے۔

لہٰذا اگر کوئی کتاب وسنت کے خلاف یہ مان ہی لیتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں تو پھر اسے یہ عقیدہ اپنا لینا چاہیے کہ اب کسی مسیح علیہ السلام نے آنا ہی نہیں اور اگر کسی نے ضرور آنا ہی ہے تو وہ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم ہی ہوں گے، کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کتاب وسنت میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کی بجائے کسی اور نام کے شخص نے آنا ہے یا کسی مثیل مسیح نے آنا ہے۔ یہ بھی ایک عجیب مذاق ہے کہ آنے والے مسیح کی آمد کا عقیدہ تو لے لیا جائے احادیث سے اور پھر انہی احادیث کو نظر انداز کر کے یہ تاویلات کی جائیں کہ وہ آنے والا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں بلکہ ان کا کوئی مثیل ہوگا۔

شیطان اس کو دیکھ کے کہتا تھا رشک سے
بازی یہ مجھ سے لے گیا تقدیر دیکھیے!

مرزا قادیانی: مسیح موعود بننے کی تیاریاں

مسیح موعود بننے کے لیے مرزا قادیانی کے دماغ پر شیطانی بھوت سوار تھا۔ یہ دعویٰ کرنے کے لیے ایک خرانٹ آدمی کی طرح اس نے باقاعدہ ایک منصوبے کے تحت اس کی پلاننگ کی۔ آیئے! ملاحظہ کیجیے۔

تم مسیحا بنو خدا کے لیے

(227) ''خاکسار عرض کرتا ہے کہ منشی احمد جان صاحب لدھیانوی ایک بڑے صوفی مزاج آدمی تھے اور اپنے علاقہ کے ایک مشہور پیر سجادہ نشین تھے مگر افسوس کہ حضرت صاحب کے دعویٰ مسیحیت سے پہلے ہی فوت ہو گئے۔ ان کو حضرت مسیح موعود سے اس درجہ عقیدت تھی کہ ایک دفعہ انھوں نے آپ کو مخاطب کر کے یہ شعر فرمایا۔

ہم مریضوں کی ہے تمھیں پہ نظر
تم مسیحا بنو خدا کے لیے''

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 147 از مرزا بشیر احمد ایم اے) (عکس صفحہ نمبر 999 پر)

مخالفت کا شور

(228) ''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعویٰ مسیحیت شائع کرنے لگے تو اس وقت آپ قادیان میں تھے۔ آپ نے اس کے متعلق ابتدائی رسالے یہیں لکھے۔ پھر آپ لدھیانہ تشریف لے گئے اور وہاں سے دعویٰ شائع کیا۔

والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ دعویٰ شائع کرنے سے پہلے آپ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ میں ایک بات کا اعلان کرنے لگا ہوں جس سے ملک میں مخالفت کا بہت شور پیدا ہوگا۔"

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 19 از مرزا بشیر احمد ایم اے) (عکس صفحہ نمبر 1000 پر)

بار بار الہام کی بنا پر مسیح موعود ہونے کا اعلان

(229) "لیکن 1891ء میں ایک اور تغیر عظیم ہوا یعنی حضرت مرزا صاحب کو الہام کے ذریعہ بتایا گیا کہ حضرت مسیح ناصری (عیسیٰ علیہ السلام) جن کے دوبارہ آنے کے مسلمان اور مسیحی دونوں قائل ہیں، فوت ہو چکے ہیں اور ایسے فوت ہوئے ہیں کہ پھر واپس نہیں آ سکیں گے اور یہ مسیح کی بعثت ثانیہ سے مراد ایک ایسا شخص ہے جو ان کی خو بو پر آوے اور وہ آپ (مرزا قادیانی) ہی ہیں۔ جب اس بات پر آپ کو شرح صدر ہو گیا اور بار بار الہام سے آپ کو مجبور کیا گیا کہ آپ اس بات کا اعلان کریں تو آپ کو مجبوراً اس کام کے لیے اٹھنا پڑا۔ قادیان میں ہی آپ کو یہ الہام ہوا تھا۔ آپ نے گھر میں فرمایا کہ اب ایک ایسی بات میرے سپرد کی گئی ہے کہ اس سے سخت مخالفت ہوگی۔ اس کے بعد آپ لدھیانہ چلے گئے اور مسیح موعود ہونے کا اعلان 1891ء میں بذریعہ ایک اشتہار کے شائع کیا گیا۔ اس اعلان کا شائع ہونا تھا کہ ہندوستان بھر میں ایک شور پڑ گیا۔"

(سیرت مسیح موعود صفحہ 26 از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 1001 پر)
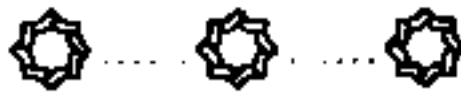
''میں مسیح موعود ہوں''

مرزا قادیانی کا دعویٰ

ایک طویل منصوبہ بندی اور منظم پلاننگ کے بعد بالآخر مرزا قادیانی نے اپنے مسیح موعود ہونے کا اعلان کردیا۔ اس سلسلہ میں اس نے یہ ہرزہ سرائی کی کہ وہ تمام آیات اور احادیث جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کا ذکر ہے، اللہ تعالیٰ نے خاص الہامات کے ذریعے اس کا مصداق مجھے ٹھہرایا ہے۔ یہ ہے مرزا قادیانی کے مسیح موعود بننے کی کہانی۔ آیئے! دیکھتے ہیں، وہ اس بارے میں کیا کہتا ہے:۔

میں مسیح موعود ہوں

(230) ''میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیشگوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔''

(تحفہ گولڑویہ (ضمیمہ) صفحہ 118 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 295 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1002 پر)

میرا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا ہے

(231) ''میرا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق من ولد فاطمة و من عترتی وغیرہ ہے بلکہ میرا دعویٰ تو مسیح موعود ہونے کا ہے اور مسیح موعود کے لیے کسی محدث کا قول نہیں کہ وہ بنی فاطمہ وغیرہ میں سے ہوگا۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 186 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 356 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1003 پر)

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں مسیح موعود ہوں

(232) ''میں بھی خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نبیوں نے وعدہ دیا ہے اور میری نسبت اور میرے زمانہ کی نسبت توریت اور انجیل اور قرآن شریف میں خبر موجود ہے۔''

(دافع البلاء صفحہ 22 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 238 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1004 پر)

خدا نے مجھے مسیح موعود بنا کر بھیجا

(233) ''مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افترا کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 526 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1005 پر)

(234) ''اور سوچنے سے ظاہر ہوگا کہ میرے دعویٰ مسیح موعود ہونے کی بنیاد انہی الہامات سے پڑی ہے اور انہی میں خدا نے میرا نام عیسیٰ رکھا اور جو مسیح موعود کے حق میں آیتیں تھیں، وہ میرے حق میں بیان کر دیں۔''

(اربعین نمبر 2 صفحہ 22 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 369، از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1006 پر)

یعنی قرآن مجید کی وہ آیتیں پہلے کسی اور کے حق میں نازل ہوئی تھیں لیکن اب اللہ تعالیٰ نے وہ آیات مرزا قادیانی کے حق میں کر دیں۔ مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ میرے مسیح موعود ہونے کی بنیاد انہی الہامات سے پڑی ہے، گویا وہ اعتراف کرتا ہے کہ وہ قرآن و حدیث کی بنیاد پر مسیح موعود نہیں بلکہ اپنے الہامات کی بنا پر مسیح موعود ہے۔ بے شرمی اور ڈھٹائی کی حد دیکھیے کہتا ہے کہ قرآن مجید کی وہ آیات جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں تھیں، وہ سب کی سب اللہ تعالیٰ نے خود ساختہ الہامات کے ذریعے میرے حق میں کر دیں۔ اس سے مرزا قادیانی کی ذہنی کیفیت کا اندازہ لگانا کوئی مشکل امر نہیں۔

خدا نے مجھے مسیح ابن مریم بنایا

(235) "الحمد للّٰہ الذی جعلک المسیح ابن مریم۔
اس خدا کی تعریف ہے جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا۔"
(حقیقۃ الوحی صفحہ 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 75 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1007 پر)

خدا نے وعدہ کے مطابق اپنے مسیح موعود کو پیدا کیا

(236) "سو اس (اللہ تعالیٰ) نے قدیم وعدہ کے موافق اپنے مسیح موعود کو پیدا کیا جو عیسیٰ کا اوتار اور احمدی رنگ میں ہو کر جمالی اخلاق کو ظاہر کرنے والا ہے۔"
(اربعین نمبر 4 صفحہ 15 خزائن جلد 17 صفحہ 446 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1008 پر)

قرآن مجید کی آیت کی رو سے......

(237) "اور یہ آیت کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ درحقیقت اسی مسیح ابن مریم (مرزا قادیانی) کے زمانہ سے متعلق ہے۔"
(ازالہ اوہام صفحہ 676 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 464 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1009 پر)

نبی مار نبی!

(238) "اصل میں ہمارا وجود دو باتوں کے لیے ہے ایک تو ایک نبی کو مارنے کے لیے، دوسرا شیطان کو مارنے کے لیے۔"
(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 398 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1010 پر)

کیا مرزا قادیانی مسیح موعود ہے؟؟؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور قرب قیامت دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ جبکہ قادیانیوں کا عقیدہ اس کے برعکس ہے۔ قادیانیوں کا کہنا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور دوبارہ دنیا میں تشریف نہیں لائیں گے۔ اب جس عیسیٰ یا مسیح نے دوبارہ دنیا میں آنا تھا، وہ مرزا قادیانی کی صورت میں آ چکا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے:

هو الذى ارسل رسوله بالهدى و دين الحق ...... (الصف:9)

ترجمہ: "وہ اللہ ایسا ہے کہ اس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تا کہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے۔"

آیت بالا سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول دنیا پر استدلال کرتے ہوئے مرزا قادیانی لکھتا ہے:

(239) "هو الذى ارسل رسوله بالهدى و دين الحق ليظهره على الدين كله.
یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔"

(براہین احمدیہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 593 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1011 پر)

اس جگہ مرزا قادیانی نے مسیح موعود کے لیے قرآن مجید کی آیت سے یہ بات بتائی کہ وہ باسیاست یعنی ظاہری حکومت کے ساتھ آئیں گے۔

قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے:

عسیٰ ربکم ان یرحمکم وان عدتم عدنا (بنی اسرائیل:8)

ترجمہ: ''عجب نہیں کہ تمہارا رب تم پر رحم فرمائے اور اگر تم پھر وہی کرو گے تو ہم بھی پھر وہی کریں گے۔''

اس آیت کے تحت مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

(240) ''یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح علیہ السلام کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ ہے۔ یعنی اگر طریق رفق اور نرمی اور لطف و احسان کو قبول نہیں کریں گے اور حق محض جو دلائل واضحہ اور آیات بینہ سے کھل گیا ہے...... اس سے سرکش رہیں گے تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدا تعالیٰ مجرمین کے لیے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کر دیں گے۔''

(براہین احمدیہ حصہ چہارم مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 601، 602 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1013,1012 پر)

اس تحریر سے صاف معلوم ہو گیا کہ یہ آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع و نزول کی دلیل محکم ہے کیونکہ نزول اسی وقت ہو گا جب رفع پہلے سے ثابت اور واقع ہو چکا ہو۔ مگر جب مرزا قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ خود کیا اس نے اس آیت کو اپنے ہی حق میں چسپاں کر لیا۔ وہ بیان ایسا مضحکہ خیز ہے کہ میں قادیانیوں سے اس کو بغور پڑھنے کے لیے پرزور درخواست کرتا ہوں۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

(241) ''اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے، اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہ۔''

(اعجاز احمدی صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 113 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1014 پر)

(242) ''اس الہام میں خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسیٰ رکھا اور مجھے اس قرآنی پیشگوئی کا مصداق ٹھہرایا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے خاص تھی...... یہ وہ آیت ہے ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔''

(ایام صلح صفحہ 46 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 14 صفحہ 272 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1015 پر)

(243) ''چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیا ہیں۔ اس لیے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گزرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا، وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا۔ اس لیے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں۔ زمانہ محمدیؐ کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لیے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا۔ جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفا ہے۔ پس زمانہ محمدیؐ کے سر پر آنحضرت ﷺ ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے۔ اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہو لے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ. یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیشگوئی میں کچھ تخلف ہو اس لیے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔''

(چشمہ معرفت صفحہ 82، 83 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 90، 91 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1017،1016 پر)

اس عبارت کی تشریح یہ ہے کہ بقول مرزا قادیانی زمانہ محمدیؐ کی ابتدا، رسالت محمدیہ

علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ سے ہوئی پھر وہی زمانہ ممتد ہو کر مسیح موعود کے زمانہ تک ایک ہی رہا۔ اس زمانہ کے ایک سرے پر حضور نبی کریم ﷺ ہیں تو دوسرے سرے پر مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہے۔ زمانہ محمدیؐ سے اسلام شروع ہو کر زمانہ مسیح موعود میں تکمیل کو پہنچ جائے گی۔ یعنی دنیا کی کل قومیں مسلمان ہو کر ایک واحد اسلامی قوم (مسلمان) بن جائے گی چونکہ یہ سب کام مسیح موعود کی معرفت ہوگا۔ اس لیے آیت ھو الذی ارسل مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے حق میں چسپاں ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے زمانہ میں مذکورہ بالا نتیجہ پیدا ہو گیا تھا؟ بترتیب غور کرنے کے لیے ہم دنیا کے بڑے ممالک کو دیکھتے ہیں۔ کیا انگلستان، فرانس، جرمنی، آسٹریلیا، ہالینڈ وغیرہ اسلام قبول کر گئے؟ کیا افریقہ اور امریکہ کے سب لوگ مسلمان ہو گئے؟ اسی طرح ہندوستان کو دیکھیے! کیا یہاں اسلامی وحدت پیدا ہو گئی؟ اس کے صرف ایک صوبہ پنجاب کو لے لیں، کیا یہاں کل منکرینِ اسلام، قائل اسلام بن گئے؟ اس صوبہ کے ضلع گورداسپور کے تمام غیر مسلم، دین اسلام میں آ گئے؟ چلیے! ''مسیح موعود مرزا قادیانی'' کے گھر چلتے ہیں۔ کیا یہاں چھوٹی سی بستی قادیان کے تمام ہندو، سکھ، آریہ وغیرہ مسلمان ہو گئے؟ اگر سب سوالوں کا جواب ہاں میں ہے تو ہمارا یقین ہونا چاہیے کہ مرزا قادیانی مسیح موعود ہے اور اگر ان سوالوں کا جواب نفی میں ہے تو قادیانی بتائیں کہ مرزا قادیانی کون ہے؟

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث مبارکہ ہے:

□ حدثنا اسحق اخبرنا یعقوب بن ابراهیم حدثنا ابی عن صالح عن ابی شهاب ان سعید بن المسیب سمع ابوهریره رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی نفسی بیده لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلا فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الحرب ویفیض المال حتی لا یقبله احد حتی تکون السجدة الواحدة خیر من الدنیا وما فیها. ثم یقول ابی هریرة رضی اللہ عنہ واقرو وان شئتم و ان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته و یوم القیامة یکون علیهم شهیداً.

(صحیح بخاری، جلد اوّل صفحہ 490، حدیث نمبر 3448، مسلم جلد 1 صفحہ 87)

(ترجمہ) ''حضرت ابو ہریرہؓ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یقیناً ابن مریم تم میں حاکم عادل ہو کر اتریں گے، پس صلیب توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جنگ ختم کر دیں گے، مال کی اس قدر کثرت ہو جائے گی کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا۔ یہاں تک کہ دنیا اور دنیا بھر کے سب مال و متاع سے ایک سجدہ اچھا معلوم ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اگر تم نزول عیسیٰ علیہ السلام کی دلیل اس ارشاد نبویؐ کے ساتھ قرآن سے چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو: "وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته ويوم القيامة يكون عليهم شهيداً" کیونکہ اس میں صاف طور پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جتنے اہل کتاب ہیں، وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان پر ایمان لے آئیں گے۔ اور قیامت کے دن وہ ان کے بارہ میں شہادت دیں گے۔''

خلاصہ یہ کہ حضرت مسیحؑ کے زمانہ میں تمام یہود اور نصاریٰ اسلام میں داخل ہو جائیں گے جبکہ مرزا قادیانی کے دور میں ایسا نہیں ہوا۔ چنانچہ اس متفق علیہ حدیث کی بنا پر ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی مسیح موعود نہیں ہو سکتا۔ اب یہ دیکھیے کہ مرزا قادیانی اپنے صریح اقرار اور قول کے بموجب بھی مسیح موعود نہیں ہو سکتا۔

قاضی نذر حسین ایڈیٹر اخبار قلقل بجنور کے نام ایک خط میں مرزا قادیانی لکھتا ہے:

(244) ''میرا کام جس کے لیے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلا دوں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کروں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے۔ وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود و مہدی موعود کو کرنا چاہیے تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ والسلام! فقط: غلام احمد''

(مکتوبات احمد جلد اوّل صفحہ 498 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1018 پر)

مرزا قادیانی کے اس اعلان کی مزید تائید اس کی مندرجہ ذیل تحریر سے بھی ہوتی ہے۔

(245) ''میں کامل یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ جب تک وہ خدمت جو اس عاجز کے حصہ میں مقرر ہے، پوری نہ ہو، اس دنیا سے اٹھایا نہ جاؤں گا کیونکہ خدا تعالیٰ کے وعدے ٹل نہیں جاتے اور اس کا ارادہ رک نہیں سکتا۔''

(حقیقت الوحی (حاشیہ) صفحہ 427، 428 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 427، 428 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1020,1019 پر)

پھر اس عبارت کے شروع میں یہ بھی ہے:

(246) ''میرا یہ اعلان صرف میری اپنی طرف سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔''

(حقیقت الوحی (حاشیہ) صفحہ 418، 419 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 418، 419، از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1022,1021 پر)

بے شک یہ اعلان من جانب اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کی حقیقت کھولنے کے لیے واضح اور صریح اعلان اس کی زبان اور قلم سے کرایا ہے تا کہ مسلمان عموماً اور مرزائی حضرات خصوصاً مرزا قادیانی کے صدق اور کذب کو اس کے قول کے بموجب بھی جانچ لیں۔ مرزا قادیانی دنیا سے چلا گیا اور دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ تثلیث پرستی کا ستون ٹوٹنا تو کیا، اپنی جگہ سے بھی نہ ہلا۔ اسلام کو کوئی غلبہ نہ ہوا بلکہ اس کے برعکس عیسائیوں کو ترقی اور عروج حاصل ہوا اور اسلامی حکومتیں ختم ہوئیں اور جہاں جہاں مسلمان تھے، وہ نصاریٰ کے محکوم اور تختہ جور و جفا بنے۔ مرزا قادیانی اپنے مشن میں کہاں تک کامیاب ہوا؟ یہ داستان روزنامہ ''الفضل'' کی زبانی سنیے! اخبار لکھتا ہے:

❑ ''کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت ہندوستان میں عیسائیوں کے 137 مشن کام کر رہے ہیں۔ یعنی ہیڈ مشن۔ ان کی برانچوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، ہیڈ مشن میں اٹھارہ سو سے زائد پادری کام کر رہے ہیں۔ 403 ہسپتال ہیں، جن میں 500 ڈاکٹر کام کر رہے ہیں۔ 43 پریس ہیں اور تقریباً 100 اخبارات مختلف زبانوں میں چھپتے ہیں۔ 51 کالج 617 ہائی اسکول اور 61 ٹریننگ کالج ہیں۔ ان میں ساٹھ ہزار طالب علم تعلیم پاتے ہیں۔ مکتی فوج میں

308 یورپین اور 2886 ہندوستانی مناد کام کرتے ہیں۔ اس کے ماتحت 507 پرائمری اسکول ہیں، جن میں 18675 طالب علم پڑھتے ہیں۔ 18 بستیاں اور گیارہ اخبارات ان کے اپنے ہیں، اس فوج کے مختلف اداروں کے ضمن میں 3290 آدمیوں کی پرورش ہو رہی ہے اور ان سب کی کوششوں اور قربانیوں کا نتیجہ یہ ہے کہ کہا جاتا ہے روزانہ 224 مختلف مذاہب کے آدمی ہندوستان میں عیسائی ہو رہے ہیں۔ اس کے مقابلے میں مسلمان کیا کر رہے ہیں وہ تو اس کام کو شاید قابل توجہ بھی نہیں سمجھتے، احمدی جماعت کو سوچنا چاہیے کہ عیسائی مشنریوں کے اس قدر وسیع جال کے مقابلہ میں اس کی مساعی کی حیثیت کیا ہے۔ ہندوستان بھر میں ہمارے دو درجن مبلغ ہیں اور وہ بھی جن مشکلات میں کام کر رہے ہیں، انھیں ہم لوگ خوب جانتے ہیں۔"

(روزنامہ الفضل قادیان مورخہ 19 جون 1941ء صفحہ 5)

الفضل کی یہ شہادت مرزا قادیانی کی موت سے 33 سال بعد کی ہے، جس سے معلوم ہوا کہ نہ مرزا قادیانی کے دعوے سے عیسائیت کا کچھ بگڑا، نہ تثلیث کے بجائے توحید پھیلی، نہ عیسائیت کے پھیلاؤ کو روکنے میں اسے کامیابی ہوئی، اس لیے مرزا قادیانی کی یہ بات سچی نکلی:

"اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں......اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مرگیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔"

(مکتوبات احمد جلد اوّل صفحہ 498 طبع جدید از مرزا قادیانی)

مسیح موعود کی خصوصیات کے بارے میں مرزا قادیانی لکھتا ہے:

(247) "اب حدیثوں پر نظر غور کرنے سے بخوبی یہ ثابت ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں ابن مریم اترنے والا ہے جس کی تعریفیں لکھی ہیں کہ وہ گندم گون ہوگا اور بال اس کے سیدھے ہوں گے اور مسلمان کہلائے گا اور مسلمانوں کے باہمی اختلافات دور کرنے کے لئے آئے گا اور مغز شریعت جس کو وہ بھول گئے ہوں گے انہیں یاد دلائے گا اور ضرور ہے کہ وہ اس وقت نازل ہو جس وقت انتہاء تک شرر اور فتن پہنچ جائیں اور مسلمانوں پر تنزل کا زمانہ ہو جو یہودیوں پر اُن کے آخری دنوں میں آیا تھا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 359 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 460,459 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1024,1023 پر)

اس عبارت میں مرزا قادیانی اعتراف کرتا ہے کہ آخری زمانہ میں ابن مریم (ابن غلام مرتضٰی نہیں) اترنے والا ہے۔ وہ یہ بھی اعتراف کرتا ہے کہ ابن مریم نازل ہوں گے اور ان کی ایک بڑی خوبی بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ آنے والا مسیح ''مسلمانوں کے باہمی اختلافات دور کرنے کے لئے آئے گا۔'' قادیانیوں سے پوچھا جاسکتا ہے کہ اگر مرزا قادیانی مسیح موعود ہے تو کیا وہ ابن مریم ہے؟ کیا وہ آسمان سے اترا یا نازل ہوا؟ کیا اس کی آمد سے ''مسلمانوں کے باہمی اختلافات'' دور ہوگئے؟ یہ ایک آسان سی بات ہے جس پر غور کرنے سے حق کے متلاشی قادیانی اپنی کھوئی ہوئی منزل پاسکتے ہیں۔

مرزا قادیانی مزید اعتراف کرتا ہے:

(248) ''اس پر اتفاق ہوگیا ہے کہ مسیح کے نزول کے وقت اسلام دنیا پر بکثرت پھیل جائے گا اور ملل باطلہ ہلاک ہوجائیں گی اور راستبازی ترقی کرے گی۔''

(ایام الصلح صفحہ 136 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 381 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1025 پر)

اس عبارت میں مرزا قادیانی نزول مسیح کی 3 علامتیں بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ان پر اتفاق ہوگیا ہے۔ لہٰذا صرف پہلی علامت کو ہی لے لیں۔ دنیا بھر میں جس قدر اسلام پھیلا تھا، مرزا قادیانی کے آنے سے وہ نیست و نابود ہوگیا۔ سیاست ملی کے عالمگیر غلبہ کا تو نشان بھی نہیں پایا گیا۔ کوئی باطل دین ہلاک نہیں ہوا۔ الٹا اسلام مٹ گیا۔ مرزا قادیانی کے آنے سے سابقہ مسلمان یعنی پوری دنیا کے کروڑوں مسلمان بجز چند لاکھ کے، کافر ہوگئے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کا فتویٰ ہے:

(249) ''خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 519 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1026 پر)

قادیانیوں کو غور کرنا چاہیے کہ کون سی نئی دنیا ہے جہاں مرزا قادیانی نے اسلام پھیلایا؟ کون سے باطل دین کو مرزا قادیانی نے ہلاک کیا؟ مرزا قادیانی، مسیح موعود کی حیثیت

سے جو علامت اور جو کام خود بیان کر رہا ہے، وہ اس میں بالکل نہیں پائی گئی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی کی آمد پر قوموں کا اتحاد و اتفاق کیا ہوتا، خود قادیانی جماعت میں ایسا اختلاف ہوا کہ بہت تھوڑے عرصہ میں وہ دو تین گروہوں (ربوی، لاہوری، حقیقت پسند پارٹی وغیرہ) میں بٹ کر رہ گئے اور ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں۔ منافرت اور عداوت علیحدہ ہے۔(دیکھیے روداد مباحثہ راولپنڈی)

مرزا قادیانی اپنی کتاب "انجام آتھم" میں لکھتا ہے:

(250) "اگر ان سات سال میں میری طرف سے خدا تعالیٰ کی تائید سے اسلام کی خدمت میں نمایاں اثر ظاہر نہ ہوں اور جیسا کہ مسیح کے ہاتھ سے ادیان باطلہ کا مر جانا ضروری ہے، یہ موت جھوٹے دینوں پر میرے ذریعہ سے ظہور میں نہ آوے، یعنی خدا تعالیٰ میرے ہاتھ سے وہ نشان ظاہر نہ کرے جن سے اسلام کا بول بالا ہو اور جس سے ہر ایک طرف سے اسلام میں داخل ہونا شروع ہو جائے اور عیسائیت کا باطل معبود فنا ہو جائے اور دنیا اور رنگ نہ پکڑ جائے تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اپنے تئیں کاذب خیال کرلوں گا۔"

(انجام آتھم (ضمیمہ) صفحہ 30 تا 35 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 314 تا 319 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1027 تا 1032 پر)

مرزا قادیانی کی یہ تحریر غالباً جنوری 1897ء کی ہے، گویا سچا ہونے کی صورت میں مرزا قادیانی کو 1903-1904ء تک یہ سارے کارنامے انجام دینے تھے اور اگر وہ یہ شرط پوری نہ کر سکا تو اس نے اپنے آپ کو جھوٹا سمجھ لینے کی قسم کھا رکھی تھی۔ سات سال کے عرصے میں مرزا قادیانی نے جن کارناموں کا وعدہ کیا تھا، وہ اس سے ظاہر نہ ہو سکے۔ نتیجہ ان تحریروں سے آپ خود اخذ کرلیں۔ میں مختصراً عرض کیے دیتا ہوں۔

مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ مسیح موعود کے وقت میں اس کے ذریعہ سے تمام ادیان باطلہ ہلاک ہو جائیں گے اور دین اسلام کو ایسا غلبہ ہوگا کہ دنیا کی تمام قومیں ایک ہو جائیں گی۔ یعنی سب مسلمان ہو کر ایک قوم کہلائے گی۔ اس پر خوب نظر رہے کہ ان اقوال میں مرزا قادیانی صرف ایک دین، عیسائیت یا موسویت کے نیست و نابود کرنے کا دعویٰ نہیں کرتا بلکہ تمام باطل دینوں کے نیست و نابود کرنے کا دعویٰ ہے اور اس کی ابتدائی حالت یہ بیان کرتا ہے

کہ ہر ایک طرف سے اسلام میں داخل ہونا شروع ہو جائے گا۔ یعنی اسلام سے کوئی خارج نہ ہوگا بلکہ ہر طرف سے غیر مسلم اس میں داخل ہوں گے۔ یہ دعویٰ غالباً 1897ء کا ہے۔ اس کے بعد دس برس سے زیادہ مرزا قادیانی زندہ رہا۔ مئی 1908ء میں اس کی موت ہوئی۔ اب اسے مسیح موعود ماننے والے بتائیں کہ مرزا قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ مگر جو کام اس کا بیان کیا تھا یا اس کی ابتدائی حالت لکھی تھی کہ ہر طرف سے اسلام میں داخل ہونا شروع ہو جائے گا، کیا اس کا وجود پایا گیا؟ اس بیان کے بعد خاص دین عیسوی کی نسبت کہتا ہے کہ ''عیسائیت کا باطل معبود فنا ہو جائے اور دنیا اور رنگ نہ پکڑ جائے تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اپنے تئیں کاذب خیال کرلوں گا۔'' اس جملہ سے یہ بھی بخوبی ثابت ہے کہ مذکورہ امور اس کے وقت میں ظاہر ہوں گے۔ پہلے تمام ادیان باطلہ کے فنا ہونے کا لکھا تھا۔ اس میں عیسائی مذہب کا فنا ہونا بھی آ گیا تھا۔ مگر اس کے بعد خاص طور پر اس کا ذکر کرنا اس غرض سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت اکثر دنیا پر اس کا غلبہ ہے۔ اس لیے یہ دعویٰ کیا گیا کہ مسیح موعود کی وہ شان ہے کہ دنیا کے تمام بادشاہ ان کے آگے سرنگوں ہو جائیں گے۔ یعنی اسلام لا کر مسیح موعود کے مطیع ہوں گے۔ آخری جملہ بھی اسی مطلب کا مؤید ہے۔ ''دنیا اور رنگ نہ پکڑ جائے'' کا مطلب یہی ہوگا کہ اس سے پہلے دنیا کفر سے بھری تھی۔ اب مرزا قادیانی کی وجہ سے اسلام سے بھر جائے گی۔ اس اعلانیہ اور روشن دعوے کے بعد مرزا قادیانی قسم کھا کر کہتا ہے کہ اگر مسیح موعود کی مذکورہ علامات کا ظہور میرے ذریعے سے نہ ہو تو میں اپنے آپ کو جھوٹا سمجھ لوں گا۔ اس قسم کے بعد مرزا قادیانی گیارہ برس سے زیادہ زندہ رہا اور اس نے اپنی آنکھوں سے خوب دیکھا کہ جو علامتیں مسیح موعود کی اس نے خود بیان کی تھیں، وہ اس میں نہیں پائی گئیں۔ چنانچہ اسے اپنے دعوے سے دست بردار ہو جانا چاہیے تھا۔ مگر افسوس کہ اس نے ایسا نہیں کیا بلکہ آخر تک اپنے دعوے پر قائم رہا۔

قادیانی، مرزا قادیانی کو مسیح موعود مانتے ہیں تو اس لیے نہیں کہ کسی دنیاوی بادشاہ کا حکم ہے بلکہ اس لیے اس کو مسیح موعود مانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جس مسیح موعود کے آنے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔

❏ **ابو هريرة يحدث عن النبى ﷺ قال رسول الله ﷺ والذى نفسى بيده ليهلن ابن مريم بفج الروحاء حاجًا او معتمرا او ليثنيهما.**

(صحیح مسلم حدیث نمبر 316، جلد 1 صفحہ 408)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اس پاک ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ضرور ابن مریم (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) روحا (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام) کی گھاٹی میں حج یا عمرہ یا دونوں کی لبیک (تلبیہ) پکاریں گے ایک ہی ساتھ۔''

یہ حدیث صاف اور صریح طور پر بتا رہی ہے کہ حضرت مسیح موعود کی بڑی بھاری نشانی حج کرنا ہے۔ حج بھی اس تفصیل سے کہ وہ مقام فج الروحاء سے احرام باندھیں گے۔ مقام مسرت ہے کہ اس حدیث کو مرزا قادیانی نے رد نہیں کیا بلکہ اپنے حق میں لیا ہے۔ اور کہا ہے کہ ہم حج ضرور کریں گے۔ لیکن کب کریں گے؟ اس کا جواب اس نے یہ دیا ہے کہ جب ہم دجال کو مسلمان کر کے فارغ ہوں گے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے اپنے الفاظ یہ ہیں۔

(251) ''ہمارا حج تو اس وقت ہوگا جب دجال (پادری لوگ) بھی کفر اور دجل سے باز آ کر طواف بیت اللہ کرے گا کیونکہ بموجب حدیث صحیح کے وہی وقت مسیح موعود کے حج کا ہوگا۔''

(ایام الصلح صفحہ 169 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 417,416 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1034,1033 پر)

اس بیان میں مرزا قادیانی نے اس حدیث کے ماتحت تسلیم کیا ہے کہ مسیح موعود کو حج کرنا ضروری ہے۔ مگر بوجہ عدم فرصت فراغت تک اس کو ملتوی رکھا ہے۔ پس حدیث نبوی اور مرزا قادیانی کی تحریر سے بالاتفاق ثابت ہوا کہ حسب فرمان رسول ﷺ ضروری ہے کہ مسیح موعود حج ضرور کرے گا۔ اس کے حج میں کوئی چیز رکاوٹ نہ ہوگی۔ دجال مسلمان ہو یا نہ ہو، مسیح موعود حج ضرور کرے گا۔ قادیانیوں کو غور کرنا چاہیے کہ اتنی بڑی واضح نشانی جس کو حضرت محمد رسول ﷺ نے قسم کھا کر بیان فرمایا ہے، وہ مرزا قادیانی میں نہیں پائی گئی۔ یعنی مرزا قادیانی نے الروحاء کے مقام سے احرام باندھ کر حج نہیں کیا بلکہ کیا ہی نہیں۔ یہاں تک کہ جہنم واصل ہوا۔ پھر وہ مسیح موعود کیسے ہوا؟

قرآن وحدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بیان کردہ 180 کے قریب علامات ان میں سے مرزا قادیانی میں کوئی بھی نشانی نہیں پائی جاتی۔ لہٰذا آنے والا مسیح موعود، مرزا

قادیانی کسی طرح ممکن نہیں۔ خود مرزا قادیانی نے اپنی کتاب "حقیقۃ الوحی" میں لکھا ہے:

(252) "یاد رہے کہ مسیح موعود کی خاص علامتوں میں سے یہ لکھا ہے کہ:۔

1- وہ دو زرد چادروں کے ساتھ اترے گا۔

2- اور نیز یہ کہ دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اترے گا۔

3- اور نیز یہ کہ کافر اس کے دم سے مریں گے۔

4- اور نیز یہ کہ وہ ایسی حالت میں دکھائی دے گا کہ گویا غسل کر کے حمام میں سے نکلا ہے اور پانی کے قطرے اس کے سر پر سے موتیوں کے دانوں کی طرح ٹپکتے نظر آئیں گے۔

5- اور نیز یہ کہ وہ دجال کے مقابل پر خانہ کعبہ کا طواف کرے گا۔

6- اور نیز یہ کہ وہ صلیب کو توڑے گا۔

7- اور نیز یہ کہ وہ خنزیر کو قتل کرے گا۔

8- اور نیز یہ کہ وہ بیوی کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی۔

9- اور نیز یہ کہ وہی ہے جو دجال کا قاتل ہوگا۔

10- اور نیز یہ کہ مسیح موعود قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ فوت ہوگا اور آنحضرت ﷺ کی قبر میں داخل کیا جائے گا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 307 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 320 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1035 پر)

مسیح موعود کی یہ دس علامات خود مرزا قادیانی نے تسلیم کی ہیں۔ کیا کوئی قادیانی اگر، مگر، چونکہ، چنانچہ، لیکن، لہٰذا، استعارہ، کنایہ، ظلی، بروزی وغیرہ کی بھول بھلیوں میں سے نکل کر کوئی ایک علامت بھی مرزا قادیانی میں دکھا سکتا ہے؟؟؟

یہ سب آثار ہیں جہل و جنوں کے
یہ سب اطوار ہیں زار و زبوں کے
یہ چاروں لفظ ہیں مکر و فسوں کے
اگر، لیکن، چنانچہ اور چوں کے

مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے اپنی کتاب ''حقیقت النبوۃ'' کے صفحہ 192 پر ایک حدیث نقل کر کے اس سے مسیح موعود کے نبی ہونے پر استدلال کیا ہے، ترجمہ بھی مرزا محمود ہی کا ہے۔ وہ لکھتا ہے:

□ ''الانبیاء اخوة لعلات، امهاتهم شتی و دینهم واحد، وانا اولی الناس بعیسیٰ ابن مریم، لانه لم یکن بینی و بینه نبی، وانه نازل، فاذا رایتموه فاعرفوه رجلاً مربوعاً، الی الحمرة و البیاض، علیه ثوبان ممصران کان راسه یقطر و ان لم یصبه بلل، فیدق الصلیب و یقتل الخنزیر، ویضع الجزیة، ویدعو الناس الی الاسلام، فیهلک الله فی زمانه الملل کلها الا الاسلام، ویهلک الله فی زمانه المسیح الدجال و تقع الا منه علی الارض حتی ترتع الاسود مع الابل، والنمار مع البقر، و الذئاب مع الغنم، و یلعب الصبیان بالحیات لا تضرهم، فیمکث اربعین سنة، ثم یتوفی و یصلی علیه المسلمون. (مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 406، مطبوعہ بیروت)

یعنی ''انبیا علاتی بھائیوں کی طرح ہوتے ہیں، ان کی مائیں تو مختلف ہوتی ہیں اور دین ایک ہوتا ہے، اور میں عیسیٰ بن مریم سے سب سے زیادہ تعلق رکھنے والا ہوں، کیونکہ اس کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں، اور وہ نازل ہونے والا ہے، پس جب اسے دیکھو تو اسے پہچان لو (1) کہ وہ درمیانہ قامت (2) سرخی سفیدی ملا ہوا رنگ (3) زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے (4) اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہو گا گو سر پر پانی نہ ہی ڈالا ہو (5) اور وہ صلیب کو توڑے گا (6) اور خنزیر کو قتل کرے گا (7) اور جزیہ ترک کر دے گا اور لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دے گا (8) اس کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ سب مذاہب کو ہلاک کر دے گا اور صرف اسلام رہ جائے گا۔ (9) اور اس کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ مسیح دجال کو ہلاک کر دے گا۔ (10) اور زمین میں امن قائم ہو گا یہاں تک کہ (11) شیر اونٹوں کے ساتھ، اور چیتے گائے بیلوں کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چرتے پھریں گے، اور بچے سانپوں سے کھیلیں گے اور وہ ان کو نقصان نہ دیں گے (12) عیسیٰ ابن مریم چالیس سال تک رہیں گے، اور پھر فوت ہو جائیں گے (13) اور مسلمان ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے۔''

(حقیقت النبوۃ ص: 192 مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 506 از مرزا بشیر الدین محمود)

قادیانی حضرات اس حدیث شریف میں ذکر کردہ علامات کو ایک ایک کر کے ملاحظہ کریں اور پھر انصاف سے بتائیں کہ کیا آنحضرت ﷺ کی ذکر کردہ یہ علامتیں مرزا قادیانی میں پائی گئیں؟ اگر نہیں......اور یقیناً نہیں......تو مرزا قادیانی کو مسیح موعود قرار دینا کس طرح صحیح ہوگا؟

قادیانی بتائیں:

1- کیا مرزا قادیانی کی زندگی میں اسلام ساری دنیا پر غالب آ گیا؟

2- کیا اسلام کے سوا تمام مذاہب صفحۂ ہستی سے مٹ گئے؟

3- کیا مرزا قادیانی کے زمانہ میں کسی نے شیروں کو اونٹوں کے ساتھ، چیتوں کو گائے بیلوں کے ساتھ اور بھیڑیوں کو بکریوں کے ساتھ چرتے، بچوں کو سانپ کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا؟

4- کیا مرزا قادیانی، دعویٰ مسیحیت کے بعد چالیس سال زندہ رہا؟

5- کیا مرزا قادیانی کے ہاتھوں اس کی زندگی میں وہ کارنامہ ظہور پذیر ہو سکا جو حضرت مسیح علیہ السلام کے ہاتھوں ظہور پذیر ہوگا؟

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

مرزا قادیانی عیسیٰ ابن مریم کیسے بنا؟

مرزا قادیانی کی زندگی بھی عجیب مسخرانہ اور مضحکہ خیز تھی۔ اس میں درجنوں ایسے نادر واقعات ملتے ہیں جن کے مطالعے سے بے اختیار ہنسی آتی ہے اور ضبط کرنے پر بھی ضبط نہیں ہوتی۔ پنجابی نبی کے حالات زندگی اور تحریرات کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ پتہ لگانا مشکل ہے کہ وہ مرد تھا یا عورت؟ حیرانی ہوتی ہے کہ کیا لکھیں اور کیا کہیں؟ قارئین کرام! خود ملاحظہ کیجیے:

اللہ کا بچہ

(253) ''اسی طرح میری کتاب اربعین نمبر 4 صفحہ 19 میں بابو الٰہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہے...... یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے۔ ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔''

(حقیقت الوحی تتمہ صفحہ 581، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 581 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1036 پر)

کم بخت بابو الٰہی بخش کو سوجھی بھی تو کیا سوجھی اور دیکھا بھی تو کیا دیکھا! مرزا قادیانی کا حیض و نفاس اور وہ بھی کن دنوں میں جبکہ مرزا قادیانی ایام ماہواری کی مصیبت میں دوچار تھا۔

یا مظہر العجائب
بچہ معہ زچہ کے عجائب

اللہ مرد، مرزا عورت؟

(254) ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا، سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے۔''

(اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر 34، از قاضی یار محمد قادیانی مرید مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1037 پر)

ویسے اس قدر غیر معمولی وضاحت میں اشارت والی کون سی بات ہے؟ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس پر اس سے بڑھ کر کمینہ حملہ اور اوباشانہ بہتان اور کیا ہو سکتا ہے۔ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کی ذات اقدس بھی مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں سے نہ بچ سکی۔ ایسا فاسد خیال اور لغو عقیدہ ابتدائے آفرینش سے لے کر آج تک کسی بھی گستاخ، منہ پھٹ زبان دراز سے نہیں سنا گیا۔ جب سے یہ دنیا قائم ہوئی ہے، آج تک کسی شخص نے بھی اللہ تعالیٰ پر ایسا بے ہودہ، گھٹیا اور بدترین کفریہ الزام نہیں لگایا۔ یہ ذلت و رسوائی صرف مرزا قادیانی کو ہی نصیب ہوئی، جس کا نقد انعام اُسے دنیا میں لیٹرین میں موت کی صورت میں ملا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار!

خدا سے نہانی تعلق

(255) ''درحقیقت میرے اور میرے خدا کے درمیان ایسے باریک راز ہیں جن کو دنیا نہیں جانتی اور مجھے خدا سے ایک نہانی تعلق ہے جو قابل بیان نہیں۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 63 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 81 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1038 پر)

یہ نہانی تعلق کہیں وہ تو نہیں جس کی پردہ دری مرزا قادیانی کے مرید قاضی یار محمد کے ہاتھوں ہوئی؟ (استغفر اللہ)!

حاملہ

(256) ''اُس نے ''براہین احمدیہ'' کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے، دو برس تک صفت مریمیت میں مَیں نے پرورش پائی اور پردہ میں

نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 496 میں درج ہے۔ مریم کی طرح عیسیٰؑ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں، بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 556 میں درج ہے، مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔"

(کشتی نوح صفحہ 47، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1039 پر)

مرزا قادیانی کو دردِ زہ

(257) "خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا اور پھر نفخ رُوح کا الہام کیا۔ پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا تھا۔ فاجاء ها المخاض الی جذع النخلة قالت یالیتنی مت قبل هذا و کنت نسیا منسیا۔ یعنی پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے۔ دردِ زہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی۔"

(کشتی نوح صفحہ 48 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 51 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1040 پر)

دردِ زہ عورتوں کو ہوتا ہے۔ کیا کوئی قادیانی یہ بتانے کی زحمت گوارا کرے گا کہ کون سے زمانہ میں مرزا قادیانی پر نسوانیت غالب آئی اور وہ دردِ زہ سے کانکھتا رہا؟

مرزا قادیانی عیسیٰ ابن مریم کیسے بنا؟

(258) "سورۂ تحریم میں صریح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بعض افراد اس امت کا نام مریم رکھا گیا ہے اور پھر پوری اتباع شریعت کی وجہ سے اس مریم میں خدا تعالیٰ کی طرف سے روح پھونکی گئی اور روح پھونکنے کے بعد اس مریم سے عیسیٰ پیدا ہو گیا اور اسی بنا پر خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسیٰ بن مریم رکھا کیونکہ ایک زمانہ میرے پر صرف مریمی حالت کا گزرا۔ اور پھر جب وہ مریمی حالت خدا تعالیٰ کو پسند آ گئی تو پھر مجھ میں اُس کی طرف سے ایک روح پھونکی گئی۔ اس روح پھونکنے کے بعد میں مریمی حالت سے ترقی کر کے عیسیٰ بن گیا، جیسا کہ میری

کتاب براہین احمدیہ حصص سابقہ میں مفصل اس بات کا تذکرہ موجود ہے کیونکہ براہین احمدیہ حصص سابقہ میں اول میرا نام مریم رکھا گیا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: یا مریم اسکن انت و زوجک الجنة یعنی اے مریم! تو اور وہ جو تیرا رفیق ہے، دونوں بہشت میں داخل ہو جاؤ۔ اور پھر اسی براہین احمدیہ میں مجھے مریم کا خطاب دے کر فرمایا ہے: نفخت فیک من روح الصدق یعنی اے مریم! میں نے تجھ میں صدق کی روح پھونک دی۔ پس استعارہ کے رنگ میں روح کا پھونکنا اس حمل سے مشابہ تھا جو مریم صدیقہ کو ہوا تھا۔ اور پھر اس حمل کے بعد آخر کتاب میں میرا نام عیسیٰ رکھ دیا، جیسا کہ فرمایا کہ یا عیسٰی انی متوفیک و رافعک الیّ. یعنی اے عیسیٰ میں تجھے وفات دوں گا اور مومنوں کی طرح میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا اور اس طرح پر میں خدا کی کتاب میں عیسیٰ بن مریم کہلایا۔ چونکہ مریم ایک امتی فرد ہے اور عیسیٰ ایک نبی ہے۔ پس میرا نام مریم اور عیسیٰ رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا کہ میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔ مگر وہ نبی جو اتباع کی برکت سے ظلی طور پر خدا تعالیٰ کے نزدیک نبی ہے اور میرا نام عیسیٰ بن مریم ہونا وہی امر ہے جس پر نادان اعتراض کرتے ہیں کہ حدیثوں میں تو آنے والے عیسیٰ کا نام عیسیٰ بن مریم رکھا گیا ہے۔ مگر یہ شخص تو ابن مریم نہیں ہے اور اس کی والدہ کا نام مریم نہ تھا اور نہیں جانتے کہ جیسا کہ سورۂ تحریم میں وعدہ تھا میرا نام پہلے مریم رکھا گیا اور پھر خدا کے فضل نے مجھ میں نفخِ روح کیا۔ یعنی اپنی ایک خاص تجلی سے اس مریمی حالت سے ایک دوسری حالت پیدا کی اور اس کا نام عیسیٰ رکھا۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم (ضمیمہ) صفحہ 189 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 361 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1041 پر)

بغیر باپ کے

(259) سو یقیناً سمجھو کہ نازل ہونے والا ابن مریم یہی ہے جس نے عیسیٰ بن مریم کی طرح اپنے زمانہ میں کسی ایسے شیخ والد روحانی کو نہ پایا جو اس کی روحانی پیدائش کا موجب ٹھہرتا۔ تب خدا تعالیٰ خود اس کا متولی ہوا اور تربیت کی کنار میں لیا اور اس اپنے بندے کا نام ابن مریم رکھا کیونکہ اس نے مخلوق میں سے اپنی روحانی والدہ کا تو منہ دیکھا جس کے ذریعہ سے اس نے

قالب اسلام کا پایا لیکن حقیقت اسلام کی اس کو بغیر انسانوں کے ذریعہ کے حاصل ہوئی۔ تب وہ وجود روحانی پا کر خدا تعالیٰ کی طرف اٹھایا گیا کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے ماسوا سے اس کو موت دے کر اپنی طرف اُٹھالیا اور پھر ایمان اور عرفان کے ذخیرہ کے ساتھ خلق اللہ کی طرف نازل کیا۔ سو وہ ایمان اور عرفان کا ثریا سے دنیا میں تحفہ لایا اور زمین جو سنسان پڑی تھی اور تاریک تھی، اس کے روشن اور آباد کرنے کے فکر میں لگ گیا۔ پس مثالی صورت کے طور پر یہی عیسیٰ بن مریم ہے جو بغیر باپ کے پیدا ہوا۔ کیا تم ثابت کر سکتے ہو کہ اس کا کوئی والد روحانی ہے؟ کیا تم ثبوت دے سکتے ہو کہ تمھارے سلاسل اربعہ میں سے کسی سلسلہ میں یہ داخل ہے۔ پھر اگر یہ ابن مریم نہیں تو کون ہے؟''

(ازالہ اوہام صفحہ 659 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 456 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1042 پر)

عیسیٰ علیہ السلام کی مانند............ جو قریش میں سے نہ ہو

(260) ''اور جس وقت کہ وعدہ مشابہت خلافت کے دونوں سلسلہ میں تھا اور خدا تعالیٰ کی طرف سے نون ثقیلہ کے ساتھ موکد کیا گیا تھا، اس بات نے تقاضا کیا کہ سلسلہ محمدیہ کے آخر میں وہ خلیفہ آئے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کی مانند ہو۔ کس لئے کہ عیسیٰ علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام کے خلیفوں میں سے آخری خلیفہ تھے۔ جیسا کہ بیان ہوا اور واجب ہوا کہ یہ خلیفہ جو خاتم الخلفاء ہے، **قریش میں سے نہ ہووے اور تلوار نہ اٹھائے اور جنگ کا حکم نہ کرے**، تاکہ مشابہت پوری ہو جائے۔''

(خطبہ الہامیہ صفحہ 83، 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 83، 84، از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1044,1043 پر)

عیسیٰ علیہ السلام کی مانند............ جو قریش میں سے ہو

(261) ''خلاصہ کلام یہ کہ اسماعیلی سلسلہ کی عمارت بالکل اسرائیلی سلسلہ کے مطابق بنائی گئی ہے۔ یہی حکمت ہے کہ اس سلسلہ کا عیسیٰ بھی خاندان بنی اسماعیل میں سے نہیں ہے۔ کیونکہ مسیح

بھی بنی اسرائیل میں سے نہیں آیا تھا۔ وجہ یہ کہ بنی اسرائیل میں سے کوئی اُس کا باپ نہ تھا، صرف ماں اسرائیلی تھی۔ یہی مشابہت اس جگہ موجود ہے۔ میں بیان کر چکا ہوں کہ میری بعض اُمہات سادات میں سے تھیں اور خدا کی وحی نے بھی یہی مجھ پر ظاہر کیا اور جس طرح حضرت عیسیٰ نے باپ کے ذریعہ سے رُوح حاصل نہیں کی تھی اسی طرح میں نے بھی علم اور معرفت کی رُوح کسی روحانی باپ سے یعنی اُستاد سے حاصل نہیں کی۔ پس ان تمام باتوں میں مجھ میں اور حضرت عیسیٰ میں شدید مشابہت ہے۔ لہٰذا خدا تعالیٰ نے اسرائیلی سلسلہ کے مقابل پر اسماعیلی سلسلہ قائم کر کے عیسیٰ بننے کے لئے مجھے چُن لیا۔ صدر سلسلہ اسلام میں حضرت سیدنا محمد ﷺ ہیں جن کا نام موسیٰ رکھا گیا جن کے ماں باپ دونوں قریش تھے۔ اور آخر سلسلہ میں یہ عاجز ہے جو فقط ماں کے لحاظ سے قریش ہے جس کا نام عیسیٰ رکھا گیا۔"

(براہین احمدیہ ضمیمہ حصہ پنجم صفحہ 137، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 21 صفحہ 303، 304 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1046,1045 پر)

المسیح الدجال کی حقیقت

(262) "اصل بات یہ ہے کہ دجال بھی مسیح موعود کی طرح ایک موعود ہے۔ اس کا نام المسیح الدجال ہے۔ سورۃ تحریم میں جیسے مسیح موعود کے لیے بشارت اور نص موجود ہے۔ اسی نص سے بطور اشارۃ النص کے دجال کے وجود پر ایک دلیل لطیف قائم ہوتی ہے یعنی جیسے مریم میں نفخ روح سے ایک مسیح پیدا ہوا۔ اسی طرح اس کے بالمقابل ایک خبیث وجود کا ہونا ضروری ہے جس میں روح القدس کی بجائے خبیث روح کا نفخ ہوا اس کی مثال ایسی ہے جیسے بعض عورتوں کو رجا کی بیماری ہوتی ہے اور وہ خیالی طور پر اس کو حمل ہی سمجھتی ہیں۔ یہاں تک کہ حاملہ عورتوں کی طرح سارے لوازم اُن کو پیش آتے ہیں اور چوتھے مہینے حرکت بھی محسوس ہوتی ہے مگر آخر کو کچھ بھی نہیں نکلتا۔ اسی طرح پر المسیح الدجال کے متعلق خیالات کا ایک بت بنایا گیا ہے اور قوت واہمہ نے اس کا ایک وجود خلق کر لیا جو آخر کار ان لوگوں کے اعتقاد میں ایک خارجی وجود کی صورت میں نظر آیا۔ المسیح الدجال کی حقیقت تو یہ ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 571 طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1047 پر)

ہندوؤں کا اصول

(263) ”بعض کاملین اسی طرح پر دوبارہ دنیا میں آجاتے ہیں کہ ان کی روحانیت کسی اور پر تجلی کرتی ہے اور اس وجہ سے وہ دوسرا شخص گویا پہلا شخص ہی ہو جاتا ہے۔ ہندوؤں میں بھی ایسا ہی اصول ہے اور ایسے آدمی کا نام وہ اوتار رکھتے ہیں۔“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ضمیمہ صفحہ 125 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 291 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1048 پر)

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

”سلطان القلم“ کا دعویٰ

(264) ”میں بار بار یہی کہتا ہوں کہ دو قسم کی برکتیں جن کا نام عیسوی برکتیں اور محمدیؐ برکتیں ہیں، مجھ کو عطا کی گئی ہیں۔ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے علم پا کر اس بات کو جانتا ہوں کہ جو دنیا کی مشکلات کے لیے میری دعائیں قبول ہو سکتی ہیں، دوسروں کی ہرگز نہیں ہو سکتیں اور جو دینی اور قرآنی معارف حقائق اور اسرار مع لوازم بلاغت اور فصاحت کے میں لکھ سکتا ہوں، دوسرا ہرگز نہیں لکھ سکتا۔ اگر ایک دنیا جمع ہو کر میرے اس امتحان کے لیے آوے تو مجھے غالب پائے گی اور اگر تمام لوگ میرے مقابل پر اٹھیں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے میرا ہی پلہ بھاری ہوگا۔“

(ایام الصلح صفحہ 160 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 407 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1049 پر)

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

(خواہ تو کوئی بھی بھیس بدل کر سامنے آ، نظر شناس تجھے پہچان لیں گے)

مرزا غلام احمد قادیانی

ابنِ غلام مرتضٰی یا ابن مریم؟؟؟

میرا نام غلام احمد ولد غلام مرتضٰی ہے

(265) "میرے سوانح اس طرح پر ہیں کہ میرا نام غلام احمد، میرے والد صاحب کا نام غلام مرتضٰی اور دادا صاحب کا نام عطا محمد اور میرے پردادا صاحب کا نام گل محمد تھا، اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہماری قوم مغل برلاس ہے۔"

(کتاب البریہ صفحہ 144 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 162 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1050 پر)

میں مسیح ابن مریم نہیں ہوں

(266) "میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح بن مریم ہوں۔ جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 190 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 192 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1051 پر)

مریم اور عیسیٰ سے میں ہی مراد ہوں

(267) "اور یہی عیسیٰ ہے جس کی انتظار تھی۔ اور الہامی عبارتوں میں مریم اور عیسیٰ سے میں ہی مراد ہوں۔ میری نسبت ہی کہا گیا کہ ہم اس کو نشان بناویں گے۔ اور نیز کہا گیا

کہ یہ وہی عیسیٰ بن مریم ہے جو آنے والا تھا، جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔"
(کشتی نوح صفحہ 48 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 52 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1052 پر)

خدا نے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا

(268) "اس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے، دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 496 میں درج ہے، مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 556 میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔"
(کشتی نوح صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1053 پر)

خدا نے مجھے مسیح ابن مریم بنایا

(269) "الحمد للہ الذی جعلک المسیح ابن مریم۔
اس خدا کی تعریف ہے جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا۔"
(حقیقۃ الوحی صفحہ 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 75 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1054 پر)

میں جھوٹا ہوں

(270) "اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔"
(تحفۃ الندوہ صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 98 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1055 پر)

مرزا قادیانی کا نام مرزا غلام احمد قادیانی تھا۔ اس کی والدہ کا نام چراغ بی بی تھا۔
اس کے والد کا نام غلام مرتضٰی تھا۔ مرزا قادیانی کا یہ کہنا قرآن مجید پر صریحا بہتان ہے کہ اس میں مرزا قادیانی کو ابن مریم کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے۔ دنیا بھر کے تمام قادیانیوں سے سوال ہے کہ وہ بتائیں کہ قرآن مجید نے کس سورت اور کس آیت میں مرزا قادیانی کا نام ابن مریم رکھا ہے؟ اگر وہ نہ دکھا سکیں تو پھر مرزا قادیانی جھوٹا ہے اور اس کے تمام پیروکار بھی۔

ابن مریم سے اصل ہی کا آنا ثابت ہوتا ہے

(271) ''وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ صرف لفظ عیسٰی یا مسیح ہی اگر احادیث میں ہوتا تو مثیل کی گنجائش تھی۔ لیکن ابن مریم سے اصل ہی کا آنا ثابت ہوتا ہے...... ہم بھی کہتے نہیں مثیل آیا۔ اصل آیا، مگر بطور بروز۔''

(ایام الصلح صفحہ 153 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 379 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1056 پر)

مسلمانوں کا اتفاق کہ آنے والا عیسٰی ابن مریم ہوگا

(272) ''سو اوّل ہم ان ہر سہ تنقیحوں میں سے پہلی تنقیح کو بیان کرتے ہیں، سو واضح ہو کہ اس امر سے دنیا میں کسی کو بھی انکار نہیں کہ احادیث میں مسیح موعود کی کھلی کھلی پیشگوئی موجود ہے بلکہ قریباً تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ احادیث کی رُو سے ضرور ایک شخص آنے والا ہے جس کا نام عیسٰی بن مریم ہوگا۔''

(شہادۃ القرآن صفحہ 2 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 298 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1057 پر)

احادیث کے چھوڑنے سے

(273) ''اب سوچ کر دیکھ لو کہ احادیث کے چھوڑنے سے اسلام کا کیا باقی رہ جاتا ہے۔''

(شہادۃ القرآن صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 301 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1058 پر)

قادیانی تاویلات

قادیانیوں کے نزدیک احادیث میں نزول مسیح سے مراد مثیل مسیح موعود ہے۔
حضرت عیسیٰ ابن مریم سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ نزول سے مراد ولادت ہے۔ مریم سے مراد بھی مرزا قادیانی ہے۔ دمشق، بیت المقدس، مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ سے مراد قادیان ہے۔ دو زرد رنگ کی چادروں سے مراد دو بیماریاں ہیں۔ باب لد جو فلسطین میں ایک جگہ ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام، دجال کو قتل کریں گے، سے مراد لدھیانہ ہے۔ قتل دجال سے مراد مناظرہ میں کسی عیسائی کو شکست دینا ہے۔ دجال سے مراد عیسائی پادری ہیں۔ دجال کے کانا ہونے کا مطلب پادریوں میں دینی عقل نہیں ہے۔ دجال کے گدھے سے مراد ریل گاڑی ہے۔ حدیث میں جو عیسیٰ ابن مریم کا خنزیر کو قتل کرنا آیا ہے، اس سے مراد مرزا کے مخالف لیکھرام کا قتل ہے۔

قارئین کرام! خود غور فرمائیں کہ ایسی تاویلوں سے تو ہر شخص مسیح موعود بن سکتا ہے اور جس کا جی چاہے احادیث میں درج حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی نشانیوں کو اپنے پر منطبق کر کے فتنوں کا دروازہ کھول سکتا ہے۔ یہ تاویلات نہیں بلکہ تحریفات اور ہذیانات ہیں۔

قادیانیوں سے پوچھا جا سکتا ہے کہ اگر دجال سے مراد عیسائی قوم ہے تو مرزا قادیانی انگریزوں کے لیے دعائیں کیوں مانگتا رہا؟ کیا کسی حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ مسیح موعود دجال کے لیے دعا کرے گا اور اپنی امت کو دجال کی بقا کے لیے تلقین کرے گا؟ مرزا قادیانی کے نزدیک دجال کے گدھے سے مراد ریل گاڑی ہے تو مرزا قادیانی ہمیشہ اس دجال کے گدھے (ریل گاڑی) پر سفر کیوں کرتا تھا؟

آیئے! دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے مسیح موعود بننے کے لیے قرآن و حدیث میں کیا کیا تاویلات کیں؟

مریم اور عیسیٰ سے مراد مرزا قادیانی

(274) ''اُس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں، میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 496 میں درج ہے۔ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی۔ اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں، بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 556 میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔''

(کشتی نوح صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1059 پر)

دمشق سے مراد قادیان

(275) ''محب واثق مولوی حکیم نورالدین صاحب اس جگہ قادیان میں تشریف لائے اور انھوں نے اس بات کے لیے درخواست کی کہ جو مسلم کی حدیث میں لفظ دمشق و نیز اور ایسے چند مجمل الفاظ ہیں، ان کے انکشاف کے لیے جناب الٰہی میں توجہ کی جائے...... صرف تھوڑی سی توجہ کرنے سے ایک لفظ کی تشریح یعنی دمشق کے لفظ کی حقیقت میرے پر کھولی گئی...... پس واضح ہو کہ دمشق کے لفظ کی تعبیر میں میرے پر منجانب اللہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس جگہ ایسے قصبہ کا نام دمشق رکھا گیا ہے جس میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو یزیدی الطبع اور یزید پلید کی عادات اور خیالات کے پیرو ہیں...... خدائے تعالیٰ نے مسیح کے اترنے کی جگہ جو دمشق کو بیان کیا تو یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مسیح سے مراد وہ اصلی مسیح نہیں ہے جس پر انجیل نازل ہوئی تھی بلکہ مسلمانوں میں سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو اپنی روحانی حالت کی رو سے مسیح سے اور نیز امام حسینؓ سے بھی مشابہت رکھتا ہے...... دمشق کا لفظ محض استعارہ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 65 تا 67 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 135، 136 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1060,1061 پر)

قادیان میں یزیدی لوگ

(276) ”خدا تعالٰی نے مجھ پر یہ ظاہر فرما دیا ہے کہ یہ قصبہ قادیان بوجہ اس کے کہ اکثر یزیدی الطبع لوگ اس میں سکونت رکھتے ہیں، دمشق سے ایک مناسبت اور مشابہت رکھتا ہے......سو خدائے تعالٰی نے اسی عام قاعدہ کے موافق اس قصبہ قادیان کو دمشق سے مشابہت دی اور اس بارہ میں قادیان کی نسبت مجھے یہ بھی الہام ہوا کہ اخرج منہ الیزیدیون یعنی اس میں یزیدی لوگ پیدا کیے گئے ہیں......اس نے قادیان کو دمشق سے مشابہت دی ہے اور ان لوگوں کی نسبت یہ فرمایا ہے کہ یہ یزیدی الطبع ہیں یعنی اکثر وہ لوگ جو اس جگہ رہتے ہیں وہ اپنی فطرت میں یزیدی لوگوں کی فطرت سے مشابہ ہیں۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 69، 72 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 138 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1062 پر)

انا انزلنہ قریبًا من القادیان کی انوکھی تفسیر

(277) ”قادیان کو خدائے تعالٰی کے نزدیک دمشق سے مشابہت ہے تو اس پہلے الہام کے معنی بھی اس سے کھل گئے گویا یہ فقرہ جو اللہ جل شانہ نے الہام کے طور پر اس عاجز کے دل پر القا کیا ہے کہ انا انزلنٰہ قریبا من القادیان اس کی تفسیر یہ ہے کہ انا انزلنٰہ قریباً من دمشق بطرف شرقی عند المنارۃ البیضاء کیونکہ اس عاجز کی سکونتی جگہ قادیان کے شرقی کنارہ پر ہے منارہ کے پاس۔ پس یہ فقرہ الہام الٰہی کا کہ کان وعد اللہ مفعولاً۔ اس تاویل سے پوری پوری تطبیق کھا کر یہ پیشگوئی واقعی طور پر پوری ہو جاتی ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 139 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1063 پر)

منارہ

(278) ”بعض احادیث میں یہ پایا جاتا ہے کہ دمشق کے مشرقی طرف کوئی منارہ ہے جس

کے قریب مسیح کا نزول ہوگا۔ سو یہ حدیث ہمارے مطلب سے کچھ منافی نہیں ہے کیونکہ ہم کئی دفعہ بیان کر چکے ہیں کہ ہمارا یہ گاؤں جس کا نام قادیان ہے اور ہماری یہ مسجد جس کے قریب منارہ طیار ہوگا، دمشق سے شرقی طرف ہی واقع ہے۔ حدیث میں اس بات کی تصریح نہیں کہ وہ منارہ دمشق سے ملحق اور اس کی ایک جزو ہوگا بلکہ اس کے شرقی طرف واقع ہوگا۔ پھر دوسری حدیث میں اس بات کی تصریح ہے کہ مسجد اقصیٰ کے قریب مسیح کا نزول ہوگا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ منارہ یہی مسجد اقصیٰ کا منارہ ہے۔ اور دمشق کا ذکر اس غرض کے لیے ہے جو ہم ابھی بیان کر چکے ہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 402 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1064 پر)

مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ نزول مسیح ابن مریم سے مجازاً مرزا غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ کی قادیان میں ولادت مراد ہے مگر منارہ سے حقیقی معنی مراد ہیں۔ اس لیے مرزا قادیانی نے "نازل" ہونے کے بعد لوگوں سے چندہ لے کر قادیان میں ایک منارہ تعمیر کرایا جس کا نام منارۃ المسیح رکھا۔ عجیب بات ہے کہ نزول تو پہلے ہوگیا اور منارہ بعد میں چندہ جمع کر کے تعمیر کرایا گیا۔ جیسا کہ کسی کا واقعہ مشہور ہے کہ ایک شخص قضاءِ حاجت کرنے کے لیے پانی کا برتن لے کر چلا، برتن کے پیندے میں سوراخ تھا، اس لیے طہارت تو پہلے کر لی اور قضاءِ حاجت بعد میں کی، اسی طرح مسیح قادیان نازل تو پہلے ہو گئے اور منارہ بعد میں بنوایا کہ آخر کہاں تک حدیثوں میں تاویل کروں اور ساری باتوں کو مجاز پر محمول کروں۔ سوائے منارہ بنانے کے اور کوئی شے نظر نہ آئی۔ اس لیے حدیث میں صرف منارہ کا لفظ حقیقی معنی میں رہ گیا اور باقی سب مجاز اور استعارہ۔ اسے کہتے ہیں:۔ بھان متی نے کنبہ جوڑا...... کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا

منارۃ المسیح کے لیے چندہ

(279) "مسیح موعود کی مسجد جو حال میں وسیع کی گئی ہے اور عمارت بھی زیادہ کی گئی۔ اور یہ مسجد فی الحقیقت دمشق سے شرقی طرف واقع ہے۔ اور یہ مسجد صرف اس غرض سے وسیع کی گئی اور بنائی گئی ہے کہ تا دمشقی مفاسد کی اصلاح کرے۔ اور یہ منارہ وہ منارہ ہے جس کی ضرورت

احادیثِ نبویہ میں تسلیم کی گئی۔اوراس منارۃ المسیح کا خرچ دس ہزار روپیہ سے کم نہیں ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات (اشتہار چندہ منارۃ المسیح 28 مئی 1900) جلد دوم صفحہ 408 طبع جدید از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1065 پر)

اور حدیث پوری ہوگئی

(280) "پھر منارۃ البیضا کا بھی عجیب معاملہ ہوا۔ایک مولوی عبدالقادر صاحب حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب کے دوست تھے۔اُن سے میں نے پوچھا کہ وہ منارہ کہاں ہے جس پر تمہارے نزدیک حضرت عیسیٰ نے اترنا ہے؟ کہنے لگے: مسجد اموّیہ کا ہے لیکن ایک اور مولوی صاحب نے کہا کہ عیسائیوں کے محلّہ میں ہے۔ایک اور نے کہا حضرت عیسیٰ آکر خود بنائیں گے۔اب ہمیں حیرت تھی کہ وہ کونسا منارہ ہے، دیکھو تو چلیں۔صبح کو میں نے ہوٹل میں نماز پڑھائی، اس وقت میں اور ذوالفقار علی خان صاحب اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب تھے، یعنی میرے پیچھے دو مقتدی تھے۔جب میں نے سلام پھیرا تو دیکھا سامنے منار ہے اور ہمارے اور اس کے درمیان صرف ایک سڑک کا فاصلہ ہے۔میں نے کہا یہی وہ منار ہے اور ہم اس کے مشرق میں تھے۔یہی وہاں سفید منارہ تھا اور کوئی نہ تھا۔مسجد امویہ والے منار ٹیلے سے رنگ کے تھے جب میں نے اس سفید منارہ کو دیکھا اور پیچھے دو ہی مقتدی تھے تو میں نے کہا کہ وہ حدیث بھی پوری ہوگئی۔"

(تاریخ احمدیت جلد چہارم صفحہ 443 طبع جدید از دوست محمد شاہد) (عکس صفحہ نمبر 1066 پر)

اللہ رے! یہ قادیاں! اور یہ خوش اعتقادیاں!!!

صحیح مسلم کی حدیث

(281) "صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 81 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 142 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1067 پر)

ہمارے پیش نظر مسلم شریف کا جو نسخہ ہے اس میں من السما کا لفظ مذکور نہیں، باقی

طویل روایت مسلم جلد 2 صفحہ 401 میں مذکور ہے اور مرزا قادیانی چونکہ (جعلی) نبی ہے، اس لیے اس کے پاس ضرور مسلم شریف کا کوئی ایسا نسخہ ہوگا جس میں من السما کے الفاظ بھی ہوں گے۔
یاد رہے کہ مذکورہ حدیث صحیح مسلم میں نہیں بلکہ سنن ابی داوٗد جلد 2 کتاب الملاحم باب خروج الدجال میں مذکور ہے۔

زرد رنگ کی چادریں یا بیماریاں

(282) ''دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی کی تھی جو اسی طرح وقوع میں آئی۔ آپؐ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں، ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرتِ بول۔''
(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 32، 33 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1068،1069 پر)
بھلا ان بیماریوں پر فخر کرنے والی کون سی بات ہے؟ کیا سچے نبی کی صداقت پر اس کے عوارض بھی دلیل بن سکتے ہیں؟ باقی مرزا قادیانی نے دو نہیں، تین زرد چادریں اوڑھ رکھی تھیں، تیسری اس کے سر پر بندھی ہوئی تھی۔

مقام لُد کہاں ہے؟

(283) ''پھر حضرت ابن مریم دجال کی تلاش میں لگیں گے اور لُد کے دروازہ پر جو بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے، اس کو جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔ تمت ترجمۃ الحدیث۔ یہ وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امام مسلم صاحب نے لکھی ہے۔''
(ازالہ اوہام صفحہ 230 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 209 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1070 پر)

لُد سے مراد لدھیانہ

(284) ''اوّل بلدۃٍ بایعنی الناس فیھا اسمھا لدھیانہ. وھی اوّل ارضٍ قامت

الاشرار فيها للأهانة. فلما كانت بيعة المخلصين. حربةً لقتل الدجال اللعين. باشاعة الحق المبين. اشير فى الحديث ان المسيح يقتل الدجال على باب اللدّ بالضربة الواحدة. فاللدّ ملخصٌ من لفظ لدهيانه كما لا يخفى على ذوى الفطنة۔"

(ترجمہ) "سب سے پہلا شہر جس میں لوگوں نے میری بیعت کی، اس کا نام "لدھیانہ" ہے۔ یہ وہ سرزمین ہے جہاں مخلصین کی بیعت کے بعد شریر لوگ میری اہانت کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان مخلصین نے حق مبین کی اشاعت کے لیے دجال لعین کو قتل کرنے کی بیعت کی تھی۔ حدیث میں اشارہ ملتا ہے کہ حضرت مسیح (علیہ السلام) دجال کو ایک ہی وار میں "لد" شہر کے دروازہ پر قتل کریں گے۔ لفظ "لد" لدھیانہ کا مخفف ہے جیسا کہ کسی عقلمند سے مخفی نہیں ہے۔"

(الہدیٰ صفحہ 92 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 341 ازمرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 1071 پر)

یاجوج و ماجوج

(285) "ایسا ہی یاجوج ماجوج کا حال بھی سمجھ لیجیے۔ یہ دونوں پرانی قومیں ہیں جو پہلے زمانوں میں دوسروں پر کھلے طور پر غالب نہیں ہو سکیں اور ان کی حالت میں ضعف رہا۔ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ آخری زمانہ میں یہ دونوں قومیں خروج کریں گی یعنی اپنی جلالی قوت کے ساتھ ظاہر ہوں گی۔ جیسا کہ سورۂ کہف میں فرماتا ہے وتركنا بعضهم يومئذ يموج فى بعض یعنی یہ دونوں قومیں دوسروں کو مغلوب کر کے پھر ایک دوسرے پر حملہ کریں گی اور جس کو خدا تعالیٰ چاہے گا فتح دے گا چونکہ ان دونوں قوموں سے مراد انگریز اور روس ہیں۔ اس لیے ہر یک سعادت مند مسلمان کو دعا کرنی چاہیے کہ اس وقت انگریزوں کی فتح ہو کیونکہ یہ لوگ ہمارے محسن ہیں اور سلطنت برطانیہ کے ہمارے سر پر بہت احسان ہیں۔ سخت جاہل اور سخت نادان اور سخت نالائق وہ مسلمان ہے جو اس گورنمنٹ سے کینہ رکھے۔ اگر ہم ان کا شکر نہ کریں تو پھر ہم خدا تعالیٰ کے بھی ناشکر گزار ہیں کیونکہ ہم نے جو اس گورنمنٹ کے زیر سایہ آرام پایا اور پا رہے ہیں وہ آرام ہم کسی اسلامی گورنمنٹ میں بھی نہیں پا سکتے۔ ہرگز نہیں پا سکتے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 273 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 373 ازمرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1072 پر)

صد افسوس! جب مرزا قادیانی کو مسیح بننے کا شوق ہوا تو اس نے زرد پوشاک سے مراد دو بیماریاں، دجال سے پادری اور لد سے لدھیانہ مراد لے لیا اور یوں قادیان دمشق بن گیا اور پھر وہاں بقول اس کے مسیح اتر آیا۔ فاعتبروا یااولی الابصار.

مرزا قادیانی جب تک حکیم نور الدین بھیروی کے کافرانہ چنگل میں پوری طرح نہیں پھنسا تھا اور جب تک اس کے غلط نسخوں سے اس کا مراق اور مالیخولیا عروج تک نہیں پہنچا تھا اور جب تک محمدی بیگم کے عشق کا مکمل بھوت اس پر سوار نہیں ہوا تھا اور جب تک ان عوارضات کی وجہ سے اس کا دماغ ماؤف نہیں ہوا تھا تو وہ قرآن وحدیث اور اجماع کی قدر کے گیت گاتا تھا۔ مگر جب کروٹ بدلی تو ان میں سے کوئی چیز بھی نعوذ باللہ تعالیٰ اس کے نزدیک قابل قدر نہ رہی بلکہ الٹا ان کا مذاق اڑانے لگا اور بھانڈوں کی طرح مسخرہ پن پر اتر آیا۔

خود مرزا قادیانی کا اقرار ہے:

(286) ''ایک نئے معنی اپنی طرف سے گھڑنا یہی تو الحاد، تحریف ہے۔ خدا تعالیٰ مسلمانوں کو اس سے بچاوے۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 745 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 501 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1073 پر)

رفع ونزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
مرزا قادیانی کی اہم تشریحات

حیات ونزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ میں آنجہانی مرزا قادیانی کی بعض عبارات اوران کی تشریحات نہایت اہم اور دلچسپ ہیں۔ قارئین کرام کے لیے ان کا مطالعہ فائدے سے خالی نہ ہوگا۔ آیئے! ملاحظہ کریں۔

خدا کا مسیح سے وعدہ

(287) ''یہودیوں نے نعوذ باللہ حضرت مسیح کو رفع سے بے نصیب ٹھہرانے کے لیے صلیب کا حیلہ سوچا تھا تا اس سے دلیل پکڑیں کہ عیسیٰ بن مریم ان صادقوں میں سے نہیں ہے جن کا رفع الی اللہ ہوتا رہا ہے۔ مگر خدا نے مسیح کو وعدہ دیا کہ میں تجھے صلیب سے بچاؤں گا اور اپنی طرف تیرا رفع کروں گا۔''

(اربعین نمبر 3 صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 394 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1074 پر)

قرآن شریف صاف کہتا ہے

(288) ''قرآن شریف صاف کہتا ہے کہ مسیح وفات پا کر آسمان پر اٹھایا گیا ہے۔''

(انجام آتھم صفحہ 37 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 321 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1075 پر)

اپنی طرف اٹھاؤں گا

(289) ''براہین احمدیہ میں یہ الہام موجود ہے یا عیسٰی انی متوفیک و رافعک الیّ یعنی اے عیسٰی میں تجھے طبعی وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔''

(سراج منیر صفحہ 41 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 43 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1076 پر)

تجھ کو پوری نعمت دوں گا

(290) ''اِنّیِ مُتَوَفِّیکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ. میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔''

(براہین احمدیہ صفحہ 520 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 620 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1077 پر)

مرزا قادیانی کے اس الہام میں متکلم اللہ تعالٰی اور مخاطب مرزا قادیانی کی طرف ہے۔ یہاں پر مخاطب مرزا قادیانی نے اپنے الہام کا خود ہی تکمیل نعمت سے ترجمہ کر دیا ہے۔ اب اس سے بڑھ کر اور کیا شہادت ہوسکتی ہے کہ توفی کا معنی ہر جگہ موت نہیں ہے۔ ہر واقعہ کے حالات مختلف ہوتے ہیں۔ پھر اس میں استعمال ہونے والے الفاظ و بیان کو بھی اس تناظر میں دیکھنا چاہیے۔ یہ بھی یاد رہے کہ بعض الفاظ کئی کئی معنی دیتے ہیں اور ایسے الفاظ اپنے اپنے محل وقوع میں استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً پنجابی زبان کا ایک لفظ ہے۔ وٹ۔ یہ لفظ کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور اپنے محل وقوع کے اعتبار سے اپنے معنی دیتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص یہ کہے کہ رات میں نے بہت زیادہ کھانا کھا لیا جس سے میرے پیٹ میں ''وٹ'' پڑ رہا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ زیادہ کھانا کھانے سے اس کا پیٹ خراب ہوگیا ہے اور خدشہ ہے کہ اسے پیچش لگ جائیں گے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کل میرے کزن نے بھری محفل میں میری کردار کشی کی جس پر مجھے اُس پر بہت ''وٹ'' چڑھا۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس شخص کو اپنے کزن پر بہت غصہ آیا نہ یہ کہ اس کی بات پر اس کا پیٹ خراب ہوگیا۔ اسی طرح

اگر کوئی شخص ایسی بات کہے اور دوسرے کو سمجھ نہ آئے تو وہ کہے وٹ؟ (What)۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے سمجھ نہیں آئی اور وہ بات کو دوبارہ دہرانے کے لیے کہہ رہا ہے نہ کہ یہ کہ اس سے اس کا پیٹ خراب ہو گیا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی سے راستہ پوچھے اور وہ شخص اسے کہے کہ آپ "وٹو وٹ" چلے جائیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ سیدھے اور آسان راستہ سے جائیں۔ اسی طرح اگر کوئی یہ کہے کہ میں نے اپنے دوست کو اس کی خامی سے آگاہ کیا تو اس نے منہ وٹ لیا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس کا دوست خفا ہو گیا۔ اس طرح اگر کوئی یہ کہے کہ کل میں چارپائی کا بان وٹ رہا تھا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ چارپائی کی ضروریات تیار کر رہا تھا۔ اب اگر یہ غور کیا جائے کہ "براہین احمدیہ" لکھتے وقت مرزا قادیانی حیات مسیح کا قائل تھا اور اس خیال کے دباؤ سے مرزا قادیانی نے مذکورہ بالا معنیٰ کر لیا تھا تو اس کے جواب میں ہم کہیں گے کہ اس الہام میں حضرت مسیح کا ذکر نہیں ہے بلکہ صرف مرزا قادیانی سے باتیں ہو رہی ہیں۔ اسے مسیح بنایا جا رہا ہے اور طرح طرح کی امنگیں پیدا کی جا رہی ہیں۔ یہاں اگر توفی کا معنیٰ موت کریں تو بتایئے مرزا قادیانی کا کیا بنے گا؟

تجھے کامل اجر بخشوں گا

(291) "پھر بعد اس کے یہ الہام ہے۔ یا عیسٰی انی متوفیک و رافعک الیّ (ترجمہ) اے عیسیٰ! میں تجھے کامل اجر بخشوں گا یا وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا یعنی رفع درجات کروں گا یا دنیا سے اپنی طرف اٹھاؤں گا۔"

(براہین احمدیہ صفحہ 557، 558 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 664، 665 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1078،1079 پر)

میں تجھے ایسی ذلیل اور لعنتی موتوں سے بچاؤں گا

(292) "براہین احمدیہ کا وہ الہام یعنی یا عیسی انی متوفیک جو سترہ برس سے شائع ہو چکا ہے اس کے اس وقت خوب معنی کھلے۔ یعنی یہ الہام حضرت عیسیٰ کو اس وقت بطور تسلی ہوا تھا جب یہود ان کے مصلوب کرنے کے لیے کوشش کر رہے تھے اور اس جگہ بجائے یہود ہنود

کوشش کرر ہے ہیں اور الہام کے یہ معنی ہیں کہ میں تجھے ایسی ذلیل اور لعنتی موتوں سے بچاؤں گا۔ دیکھو اس واقعہ نے عیسیٰ کا نام اس عاجز پر کیسے چسپاں کر دیا ہے۔"

(سراج منیر صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 23 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1080 پر)

عجیب بات ہے کہ یہ آیت اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے ہو تو قادیانی اس کا ترجمہ "ماردوں گا" کرتے ہیں اور اگر یہ آیت مرزا قادیانی اپنے لیے استعمال کرے تو ترجمہ "میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا۔"، "میں تجھے کامل اجر بخشوں گا" اور "میں تجھے اس ذلیل اور لعنتی موتوں سے بچاؤں گا۔" کرتا ہے۔ قادیانیوں سے درخواست ہے کہ وہ اس پر ضرور غور کریں۔ اگر توفی کا معنی موت ہی ہے تو پھر مرزا قادیانی اس الہام کے بعد 23، 24 سال کیوں زندہ رہا؟ اس پر کیوں موت وارد نہ ہوئی؟ تو اس سے واضح ہوا کہ جس طرح مرزا قادیانی کے لیے بعد از خبر وفات پندرہ سال کا عرصہ اوپر گزر جانا جائز ہے، اسی طرح حضرت مسیح کے لیے صدیوں کا عرصہ گزر جانا بھی جائز ہے۔

عیسیٰ پیدا ہو گیا

(293) "یہ الہام ہوا۔ یا عیسی انی متوفیک و رافعک الی وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمة.

اس جگہ میرا نام عیسیٰ رکھا گیا اور اس الہام نے ظاہر کیا کہ وہ عیسیٰ پیدا ہو گیا۔"

(کشتی نوح صفحہ 46 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 49 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1081 پر)

میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا نمونہ ہوں

(294) "اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کے رُو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے، اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے، گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی

درخت کے دو پھل ہیں۔"

(براہین احمدیہ جلد 1 صفحہ 499 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 593 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1082 پر)

مرزا قادیانی کی اس تحریر سے واضح ہوا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی دو زندگیاں ہیں۔ پہلی آسمان پر اٹھائے جانے سے قبل کی، اور دوسری آسمان سے نزول کے بعد کی۔

اللہ نے حضرت عیسیٰ کو زندہ کر کے اپنے پاس آسمان پر بلا لیا

(295) ''اُس خدا کی قسم ہے جس نے مسیح کو مریم صدیقہ کے پیٹ سے پیدا کیا، جس نے انجیل نازل کی، جس نے مسیح کو وفات دے کر پھر مُردوں میں نہیں رکھا بلکہ اپنی زندہ جماعت ابراہیم اور موسیٰ اور یحییٰ اور دوسرے نبیوں کے ساتھ شامل کیا، اور زندہ کر کے انھیں کے پاس آسمان پر بلا لیا۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 277 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 277 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1083 پر)

معراج کی رات نبی کریم ﷺ کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات

(296) "معراج کی رات میں آنحضرت ﷺ نے حضرت عیسیٰ کو جو اصل عیسیٰ ہے، دیکھا اور اس کو سرخ رنگ پایا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 900 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 592 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1084 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھوڑی سی عمر میں آسمان پر اٹھائے گئے

(297) ''انجیل کے بعض اشارات سے پایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح بھی جورو کرنے کی فکر میں تھے مگر تھوڑی سی عمر میں اٹھائے گئے۔ ورنہ یقین تھا کہ اپنے باپ داؤد کے نقش قدم پر چلتے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 282 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 283 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1085 پر)

روح اور جسم لازم وملزوم ہیں

(298) ''یعنی انسان بڈھا ہو کر ایسی حالت تک پہنچ جاتا ہے کہ پڑھ پڑھا کر جاہل بن جاتا ہے۔ پس ہمارا یہ مشاہدہ اس بات پر کافی دلیل ہے کہ روح بغیر جسم کے کچھ چیز نہیں۔ پھر یہ خیال بھی انسان کو حقیقی سچائی کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ اگر روح بغیر جسم کے کچھ ہوتی تو خدا تعالیٰ کا یہ کام لغو ٹھہرتا کہ اس کو خواہ نخواہ جسم فانی سے پیوند دے دیتا۔ اور پھر یہ بھی سوچنے کے لائق ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو غیر متناہی ترقیات کے لیے پیدا کیا ہے۔ پس جس حالت میں انسان اس مختصر زندگی کی ترقیات کو بغیر رفاقتِ جسم کے حاصل نہیں کر سکتا تو کیونکر امید رکھیں کہ ان نامتناہی ترقیات کو جو ناپیدا کنار ہیں، بغیر رفاقتِ جسم کے خود بخود حاصل کر لے گا۔

سو ان تمام دلائل سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ روح کے افعال کاملہ صادر ہونے کے لیے اسلامی اصول کے رو سے جسم کی رفاقت روح کے ساتھ دائمی ہے۔''

(اسلامی اصولوں کی فلاسفی صفحہ 90، 91 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 404، 405 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1087,1086 پر)

حضرت عیسیٰ کی روح آسماں کی طرف اٹھائی گئی

(299) ''صریح اور بدیہی طور پر سیاق و سباق قرآن شریف سے ثابت ہو رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے فوت ہونے کے بعد ان کی روح آسمان کی طرف اٹھائی گئی۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 133 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 233 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1088 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا احادیث صحیحہ کے عین مطابق ہے

(300) ''والنزول ایضاً حق نظراً علی تواتر الآثار. وقد ثبت من طرق فی الاخبار. ترجمہ: اور نازل ہونا عیسیٰ ابن مریم کا بسبب متواتر احادیثِ صحیحہ کے بالکل حق ہے۔ اور یہ امر احادیث میں مختلف طریقوں سے ثابت ہو چکا ہے۔''

(انجام آتھم صفحہ 158 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 158 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1089 پر)

آسمان سے

(301) ”صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 81 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 142 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1090 پر)

❑ ”آنحضرتؐ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو زرد چادریں اس نے پہنی ہوں گی۔“

(قادیانی رسالہ ماہنامہ ”تشحیذ الاذہان قادیان“ صفحہ 5، جون 1906ء اخبار بدر جون 1906ء)

قارئین غور فرمایئے! مرزا قادیانی کیسے صریح الفاظ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا تسلیم کر رہا ہے اور رسول کریم ﷺ کی صحیح حدیث کو بطور دلیل پیش کر رہا ہے۔ باوجود اس کے پھر کہتا ہے کہ وہ عیسیٰ میں ہوں۔ غور فرمائیں! اس قدر جھوٹ اور بے انصافی کی وجہ، سوائے مراق کے کوئی اور بھی ہو سکتی ہے۔ مرزا قادیانی کو ہم آسمان سے اترنے والا مسیح کیسے مان لیں، وہ تو ماں کے پیٹ سے برآمد ہوا تھا۔

مسیح آسمان سے نازل ہوگا

(302) ”وانی انا المسیح النازل من السماء.“

ترجمہ: ”میں ہی وہ مسیح ہوں جو آسمان سے اترا ہے۔“

(تحفہ گولڑویہ ضمیمہ صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 83 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1091 پر)

(303) ”الا یعلمون. ان المسیح ینزل من السماء بجمیع علومه. ولا یاخذ شیئا من الارض مالهم لا یشعرون.“

ترجمہ: ”کیا وہ لوگ نہیں جانتے کہ بے شک مسیح علیہ السلام اپنے تمام علوم کے

ساتھ آسمان سے نازل ہوں گے اور زمین میں (کسی شخص سے) کوئی شے (علم) حاصل نہیں کریں گے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 409 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 409 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1092 پر)

اس سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان ہی سے شریعت محمدی و دیگر علوم حاصل کر کے آئیں گے اور زمین میں کسی کے شاگرد نہ ہوں گے۔ حالانکہ مرزا قادیانی نے جو کچھ بھی پڑھا، وہ دنیا میں اساتذہ سے پڑھا۔

غور کیجیے! آخر شرم و حیا بھی کوئی چیز ہے۔ خود ہی تسلیم کرتا ہے کہ نزول سے مراد جسمانی نزول ہے۔ خود ہی مانتا ہے کہ مسیح نے آسمان سے نازل ہونا ہے۔ پھر کس قدر دیدہ دلیری سے مرزا قادیانی کہتا ہے کہ آسمان سے میں ہی نازل ہوا ہوں جبکہ اس دنیا میں اپنا آنا ان الفاظ میں لکھ چکا ہے:

(304) ''میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ جس کا نام جنت تھا۔ پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی۔ بعد میں میں نکلا تھا۔"

(تریاق القلوب، صفحہ 157، مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 479 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1093 پر)

قادیانی حضرات بتائیں کیا ان کے ہاں آسمان کے معنی ماں کا پیٹ ہے؟ نزول کے معنی پیٹ میں سے نکلنا ہے؟ اگر کوئی قادیانی آسمان کے معنی ماں کا پیٹ یا نزول کے معنی ماں کے پیٹ سے باہر نکلنا دکھا دے تو اسے ایک لاکھ روپے نقد انعام ملے گا۔ ہے کوئی قادیانی جو ہمت کرے!

مرزا قادیانی نے عقیدہ بدل لیا

آنجہانی مرزا قادیانی اپنی عمر کے 52 سال تک حیات و نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدہ پر قائم رہا۔ پھر انگریز کی شہ پر اس نے دعویٰ نبوت تک پہنچنے کی بھرپور منصوبہ بندی کی۔ چنانچہ "مسیح موعود" کے طور پر اپنے لئے جگہ بنانے کے لئے اس نے وفات مسیح کا شوشا چھوڑا اور اپنا پرانا عقیدہ چھوڑ دیا۔ اس سلسلہ میں اس نے کیا کیا پینترے بدلے؟ اس کا مطالعہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ آیئے ملاحظہ کریں۔

میرا بھی یہی اعتقاد تھا جو مسلمانوں کا تھا لیکن......

(305) "ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر سے نازل ہوں گے، اس لیے میں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا نہ چاہا بلکہ اس وحی کی تاویل کی اور اپنا اعتقاد وہی رکھا جو عام مسلمانوں کا تھا اور اسی کو براہین احمدیہ میں شائع کیا۔ لیکن بعد اس کے اس بارہ میں بارش کی طرح وحی الٰہی نازل ہوئی کہ وہ مسیح موعود جو آنے والا تھا تو ہی ہے اور ساتھ اس کے صدہا نشان ظہور میں آئے اور زمین و آسمان دونوں میری تصدیق کے لیے کھڑے ہو گئے اور خدا کے چمکتے ہوئے نشان میرے پر جبر کر کے مجھے اس طرف لے آئے کہ آخری زمانے میں مسیح آنے والا میں ہی ہوں ورنہ میرا اعتقاد تو وہی تھا جو میں نے براہین احمدیہ میں لکھ دیا تھا۔"

("حقیقۃ الوحی صفحہ 149 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 153 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1094 پر)

میں نے براہین احمدیہ میں غلط عقیدہ اپنی رائے کے طور پر لکھ دیا تھا

(306) ''میں بھی تمہاری طرح بشریت کے محدود علم کی وجہ سے یہی اعتقاد رکھتا تھا کہ عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوگا اور باوجود اس بات کے کہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ حصص سابقہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا اور جو قرآن شریف کی آیتیں پیشگوئی کے طور پر حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب تھیں، وہ سب آیتیں میری طرف منسوب کر دیں اور یہ بھی فرما دیا کہ تمہارے آنے کی خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے مگر پھر بھی میں متنبہ نہ ہوا اور براہین احمدیہ حصص سابقہ میں، میں نے وہی غلط عقیدہ اپنی رائے کے طور پر لکھ دیا اور شائع کر دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور میری آنکھیں اس وقت تک بالکل بند رہیں جب تک کہ خدا نے بار بار کھول کر مجھ کو سمجھایا کہ عیسیٰ بن مریم اسرائیلی تو فوت ہو چکا ہے اور وہ واپس نہیں آئے گا اس زمانہ اور اس امت کے لیے تو ہی عیسیٰ بن مریم ہے۔ یہ میری غلط رائے جو براہین احمدیہ حصص سابقہ میں درج ہوگئی۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 85 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 111 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1095 پر)

کہتے ہیں: ایک سکھ مرگیا۔ پہلی رات 38 فرشتے حساب کتاب کے لیے آئے۔ چار فرشتے سردار جی سے سوال پوچھ رہے تھے۔ باقی 34 سردار جی کو سوال سمجھا رہے تھے۔ لگتا ہے مرزا قادیانی کو بھی ٹیچی ٹیچی ٹائپ سو پچاس فرشتے لگا تار سمجھاتے رہے، پھر بھی کوئی بیس برس بعد مرزا قادیانی کو سمجھ آئی کہ اللہ نے اُسے نبی بنا دیا ہے۔

حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ، سرسری پیروی کی وجہ سے

(307) ''میں نے براہین میں جو کچھ مسیح بن مریم کے دوبارہ دنیا میں آنے کا ذکر لکھا ہے، وہ ذکر صرف ایک مشہور عقیدہ کے لحاظ سے ہے جس کی طرف آج کل ہمارے مسلمان بھائیوں کے خیالات جھکے ہوئے ہیں۔ سو اسی ظاہری اعتقاد کے لحاظ سے میں نے براہین میں لکھ دیا تھا کہ میں صرف مثیلِ موعود ہوں۔ اور میری خلافت صرف روحانی خلافت ہے لیکن جب مسیح آئے گا تو اس کی ظاہری اور جسمانی دونوں طور پر خلافت ہوگی۔ یہ بیان جو براہین

میں درج ہو چکا ہے صرف اس سرسری پیروی کی وجہ سے ہے، جو ملہم کو قبل از انکشاف اصل حقیقت اپنے نبی کے آثار مرویہ کے لحاظ سے لازم ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 198 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 196، 197 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1097,1096 پر)

مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا اقتباس سے چند باتیں معلوم ہوئیں:۔

1- مسلمانوں کا مشہور عقیدہ یہی چلا آتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور وہ بنفس نفیس خود تشریف لائیں گے۔

2- مرزا قادیانی اقرار کرتا ہے کہ میں نے "براہین احمدیہ" میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تشریف لانے اور ظاہری و جسمانی خلافت پر فائز ہونے کا عقیدہ درج کیا ہے۔

3- جب تک مرزا قادیانی پر بذریعہ الہام براہ راست الہامی انکشاف نہیں ہوا تھا تب تک اس کا عقیدہ بھی اپنے نبی کے آثار مرویہ کی "سرسری پیروی" میں یہی تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور وہی بنفس نفیس تشریف لا کر خلافت پر فائز ہوں گے۔

اس عبارت سے واضح ہے کہ مرزا قادیانی جب تک حضور نبی کریم ﷺ کو واجب الاتباع سمجھتا رہا، آپ ﷺ کے ارشادات کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات و نزول کا معتقد رہا۔ مرزا قادیانی یہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ تیرہ صدیوں سے نسلاً بعد نسل اور قرناً بعد قرن مسلمانوں کا یہی عقیدہ چلا آتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور کسی زمانہ میں وہ خود دوبارہ تشریف لائیں گے۔ گویا مرزا غلام احمد قادیانی کو اقرار ہے کہ ہمیشہ سے مسلمانوں کا اجماعی اور متواتر عقیدہ یہی رہا ہے جو عقیدہ آج امت اسلامیہ کا ہے۔

حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام کا رسمی عقیدہ

(308) "اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے، اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ ھوالذی ارسل رسوله بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہٗ علی الدین کله. تاہم یہ الہام جو براہین احمدیہ میں کھلے کھلے طور پر درج تھا خدا کی حکمت عملی نے

میری نظر سے پوشیدہ رکھا اور اسی وجہ سے باوجودیکہ میں براہین احمدیہ میں صاف اور روشن طور پر مسیح موعود ٹھہرایا گیا تھا، مگر پھر بھی میں نے بوجہ اس ذہول کے جو میرے دل پر ڈالا گیا حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کا عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ پس میری کمال سادگی اور ذہول پر یہ دلیل ہے کہ وحی الٰہی مندرجہ براہین احمدیہ تو مجھے مسیح موعود بناتی تھی مگر میں نے اس رسمی عقیدہ کو براہین میں لکھ دیا۔ میں خود تعجب کرتا ہوں کہ میں نے باوجود کھلی کھلی وحی کے جو براہین احمدیہ میں مجھے مسیح موعود بناتی تھی کیونکر اسی کتاب میں یہ رسمی عقیدہ لکھ دیا۔"

(اعجاز احمدی صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 113 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1098 پر)

خدا نے مجھے بار بار سمجھایا کہ عیسیٰ فوت ہو گیا ہے

(309) "اے نادانو! اپنی عاقبت کیوں خراب کرتے ہو۔ اس اقرار میں کہاں لکھا ہے کہ یہ خدا کی وحی سے بیان کرتا ہوں، اور مجھے کب اس بات کا دعویٰ ہے کہ میں عالم الغیب ہوں۔ جب تک مجھے خدا نے اس طرف توجہ نہ دی اور بار بار نہ سمجھایا کہ تو مسیح موعود ہے اور عیسیٰ فوت ہو گیا ہے، تب تک میں اسی عقیدہ پر قائم تھا جو تم لوگوں کا عقیدہ ہے۔"

(اعجاز احمدی صفحہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 113,112 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1100,1099 پر)

قرآن کے مخالف الہام

(310) "میں نے براہین احمدیہ میں یہ بھی اعتقاد ظاہر کیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھر واپس آئیں گے مگر یہ بھی میری غلطی تھی جو اس الہام کے مخالف تھی جو براہین احمدیہ میں ہی لکھا گیا کیونکہ اس الہام میں خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسیٰ رکھا اور مجھے اس قرآنی پیشگوئی کا مصداق ٹھہرایا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے خاص تھی...... یہ وہ آیت ہے ھو الذی ارسل رسولہٗ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہ۔"

(ایام صلح صفحہ 46 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 14 صفحہ 272 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1101 پر)

قرآنی عقیدہ الہاموں نے چھڑا دیا

(311) ''اور مجھے کب خواہش تھی کہ میں مسیح موعود بنتا اور اگر مجھے یہ خواہش ہوتی تو میں براہین احمدیہ میں اپنے پہلے اعتقاد کی بنا پر کیوں لکھتا کہ مسیح آسمان سے آئے گا۔ حالانکہ اسی براہین میں خدا نے میرا نام عیسیٰ رکھا ہے۔ پس تم سمجھ سکتے ہو کہ میں نے پہلے اعتقاد کو نہیں چھوڑا تھا جب تک خدا نے روشن نشانوں اور کھلے کھلے الہاموں کے ساتھ نہیں چھڑایا۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 602 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 602 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1102 پر)

مرزا قادیانی کو ٹیچی ٹیچی نے رجھ کے خراب کیا ہے۔ کوئی ڈھنگ کا فرشتہ ہائر کر لیتا تو اتنی تضاد بیانیاں اس سے منسوب نہ ہوتیں۔

خاص الہام

(312) ''اس نے مجھے بھیجا اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔ چنانچہ اس کا الہام یہ ہے کہ:

''مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔ وکان وعد الله مفعولا انت معی وانت علی الحق المبین. انت مصیب و معین للحق.''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 148 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1103 پر)

(313)''والله ماقلت قولا فی وفاة المسیح وعدم نزوله و قیامی مقامه الا بعد الالهام المتواتر المتابع النازل کالوابل و بعد مکاشفات صریحة بینة.''

(حمامۃ البشریٰ صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 191 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1104 پر)

ترجمہ: ''اللہ کی قسم میں نے حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات، ان کے عدم نزول اور (خود) ان کا قائم مقام بننے کے بارے میں جو کچھ کہا ہے وہ (مجھ پر نازل ہونے والے) مسلسل الہامات کا نتیجہ ہے۔ (نہ صرف الہامات) بلکہ بالکل واضح کشف ہونے کے بعد۔

مرزا قادیانی کے نزدیک الہام اور وحی میں شیطان کا دخل ممکن ہے۔ لہٰذا مرزا قادیانی کا یہ الہام کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ خود اس کے سابقہ عقیدہ کے مطابق قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کے خلاف ہے۔ قرآن کے مقابلہ میں اپنے خود ساختہ الہام پر اعتماد کر کے اپنے عقیدہ کو تبدیل کر لینا کفر نہیں تو اور کیا ہے؟

شیطانی الہامات کا ہونا حق ہے

(314) ''واضح ہو کہ شیطانی الہامات کا ہونا حق ہے۔''
(ضرورۃ الامام صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 483 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1105 پر)

مزید کہا:

(315) ''ممکن ہے کہ ایک الہام سچا ہو اور پھر بھی وہ شیطان کی طرف سے ہو کیونکہ اگرچہ شیطان بڑا جھوٹا ہے لیکن کبھی سچی بات بتلا کر دھوکا دیتا ہے تا ایمان چھین لے۔''
(حقیقۃ الوحی صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 3 از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 1106 پر)

متناقض باتوں کو براہین احمدیہ میں جمع کر دیا

(316) ''درحقیقت میرے دل کو اس وحی الٰہی کی طرف سے غفلت رہی جو میرے مسیح موعود ہونے کے بارے میں براہین احمدیہ میں موجود تھی۔ اس لیے میں نے ان متناقض باتوں کو براہین میں جمع کر دیا۔''
(اعجاز احمدی صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 114 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1107 پر)

مخبط الحواس انسان

(317) ''اس شخص کی حالت ایک مخبط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض

اپنے کلام میں رکھتا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 191 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 191 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1108 پر)

میں بارہ برس تک غافل رہا

(318) "پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے، بالکل اس سے بیخبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شدومد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ کی آمدِ ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا۔ جب بارہ برس گزر گئے، تب وہ وقت آ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے۔ تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔"

(اعجاز احمدی صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 113 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1109 پر)

اس وحی کو سمجھ نہ سکا جو مجھے مسیح موعود بناتی ہے

(319) "میں براہین کی اس وحی کو نہ سمجھ سکا کہ وہ مجھے مسیح موعود بناتی ہے۔ یہ میری سادگی تھی جو میری سچائی پر ایک عظیم الشان دلیل تھی ورنہ میرے مخالف مجھے بتلا دیں کہ میں نے باوجودیکہ براہین احمدیہ میں مسیح موعود بنایا گیا تھا۔ بارہ برس تک یہ دعویٰ کیوں نہ کیا اور کیوں براہین میں خدا کی وحی کے مخالف لکھ دیا۔"

(اعجاز احمدی صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 114 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1110 پر)

مرزا قادیانی کی اس تحریر پر تبصرہ کرتے ہوئے جناب غلام جیلانی برق لکھتے ہیں:
"یعنی تضاد تو پیدا ہوا جناب مرزا قادیانی کے کلام میں اور اس کا جواب دیں آپ کے مخالفین کیا دلچسپ منطق ہے؟ اس کی مثال یوں ہے کہ ایک شخص بارہ برس تک دو اور دو کو چار کہتا رہے اور تیرھویں سال دو اور دو کو اٹھارہ بنا دے اور جب کوئی اعتراض کرے تو وہ کہے کہ اس بوالعجبی کا جواب تمھارے ذمہ ہے۔

یہاں یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ جو وحی ہر روز آپ پر بارش کی طرح برستی تھی۔ اس نے پورے بارہ برس تک آپ کو یہ کیوں نہ سمجھایا کہ آپ کی فلاں بات خلاف حقیقت ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کی دانش و حکمت کا تقاضا یہی تھا کہ اس کا ایک جلیل القدر رسول بارہ برس تک خلاف حقیقت لکھتا اور کہتا رہے اور خدا عرش پر خاموش بیٹھا رہے۔"

(حرف محرمانہ از غلام جیلانی برق)

میں نے اپنا عقیدہ 10 سال تک چھپائے رکھا

(320) "واللہ قد کنت اعلم من ایّام مدیدۃ اننی جعلت المسیح ابن مریم وانی نازل فی منزلہ ولکن اخفیتہ نظراً الیٰ تاویلہ. بل ما بدلت عقیدتی و کنت علیھا من المستمسکین وتوقفت فی الاظھار عشر سنین. ترجمہ: خدا کی قسم! میں بہت دنوں سے جانتا تھا کہ میں مسیح ابن مریم بنایا گیا ہوں اور میں ہی مسیح کی بجائے نازل ہونے والا شخص ہوں۔ لیکن میں نے اس کو چھپائے رکھا اس کی تاویل کر کے، بلکہ میں نے اپنا عقیدہ بھی نہیں بدلا۔ میں اس پر مضبوطی سے قائم رہا ہوں اور میں نے اس کے ظاہر کرنے میں دس سال توقف کیا ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 551 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 551 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1111 پر)

اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کو "مسیح ابن مریم" کا منصب عطا کیا۔ مگر مرزا قادیانی نے اسے 10 سال تک چھپائے رکھا۔ اب قادیانی بتائیں کہ اللہ کے حکم کو چھپانے والا کون ہوتا ہے؟ جبکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

کمینہ کون؟

(321) "اخفا کرنا میرے نزدیک گناہ ہے اور کمینے آدمیوں کی عادت ہے۔"

(ترجمہ: الاستفتاء صفحہ 36 ملحقہ حقیقۃ الوحی صفحہ 657 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 657 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1112 پر)

جھوٹ بولنا، کتوں کا طریقہ

(322) ''جھوٹ کے مُردار کو کسی طرح نہ چھوڑنا، یہ کتوں کا طریق ہے نہ انسانوں کا۔''
(انجام آتھم صفحہ 43 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 43 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1113 پر)

انکار کی نجاست

(323) اس سے زیادہ اور میں کچھ نہیں کہتا کہ تم لوگ ایک ایسے شخص کے ساتھ پیوند رکھتے ہو جو مامور من اللہ ہے۔ پس اس کی باتوں کو دل کے کانوں سے سنو اور اس پر عمل کرنے کے لیے ہمہ تن تیار ہو جاؤ تا کہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو اقرار کے بعد انکار کی نجاست میں گر کر ابدی عذاب خرید لیتے ہیں۔''
(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 65 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1114 پر)

خنزیر سے زیادہ پلید جو حق کی گواہی چھپائے

(324) ''دنیا میں سب جانداروں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر ہے مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں جو اپنے نفسانی جوش کے لیے حق اور دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہیں۔''
(انجام آتھم صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1115 پر)

مرزا قادیانی کا استدراج

(325) ''ایسے شخص کی نسبت جو مخالف قرآن اور حدیث کوئی اعتقاد رکھتا ہے، ولایت کا گمان ہرگز نہیں کر سکتے بلکہ وہ دائرہ اسلام سے خارج سمجھا جاتا ہے اور اگر وہ کوئی نشان بھی دکھا دے تو وہ نشان کرامت متصور نہیں ہوتا بلکہ اس کو استدراج کہا جاتا ہے۔''
(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 220 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1116 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت کا دعویٰ

پہلے مسیح سے بڑھ کر

(326) ''خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔''

(دافع البلاء صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 233 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1117 پر)

پیٹ میں باتیں

(327) ''یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر اس (مرزا قادیانی کے) لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں۔''

(تریاق القلوب صفحہ 89 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 217 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1118 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت

(328) ''ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے''

(دافع البلاء صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 240 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1119 پر)

(329) "اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسیٰ کجاست تابہ نہد پا بمنبرم"

(ازالہ اوہام صفحہ 158 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 180 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1120 پر)

ترجمہ: میں (مرزا) حسب بشارت آ گیا ہوں، عیسیٰ کہاں ہے کہ میرے منبر پر قدم رکھے۔

(330) "دنیا میں بہت سے نبی گزرے ہیں مگر ان کے شاگرد محدثیت کے درجہ سے آگے نہیں بڑھے سوائے ہمارے نبی صلعم کے کہ اس کے فیضان نے اس قدر وسعت اختیار کی کہ اس کے شاگردوں میں سے علاوہ بہت سے محدثوں کے، ایک (مرزا قادیانی) نے نبوت کا بھی درجہ پایا اور نہ صرف یہ کہ نبی بنا بلکہ اپنے مطاع کے کمالات کو ظلی طور پر حاصل کر کے بعض اولوالعزم نبیوں سے بھی آگے نکل گیا چنانچہ خدا تعالیٰ نے مسیح ناصری جیسے اولوالعزم نبی پر اسے فضیلت دی۔"

(حقیقۃ النبوۃ صفحہ 257 مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 568، از مرزا بشیر الدین محمود)
(عکس صفحہ نمبر 1121 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

حضرات انبیائے کرام علیہم السلام میں سے سیدنا مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام والتسلیم اپنی بعض خصوصیات کے پیش نظر امتیازی مقام کے حامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے بن باپ پیدا ہونا، ایک خاص موقع پر زندہ آسمان پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت میں دوبارہ دنیا میں واپسی، ایسی امتیازی خصوصیات ہیں جن میں ان کا کوئی دوسرا مقابل نہیں۔ بقول شخصے:

عیسائی اور قادیانی اس حقیقت سے بے خبر ہیں کہ مسلمان حضرت مسیح علیہ السلام اور بی بی مریم علیہ السلام سے ہمیشہ جو ولولہ انگیز محبت کا اظہار کرتے آئے ہیں، اس کا منبع قرآن حکیم ہی ہے۔ وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ مسلمان مسیح علیہ السلام کا نام زبان پر لانے سے پہلے حضرت اور بعد میں علیہ السلام کا اضافہ کرتے ہیں۔ اور جو مسلمان بھی حضرت مسیح علیہ السلام کا نام ان مؤدبانہ الفاظ کے بغیر ادا کرتا ہے، اسے گستاخ سمجھا جاتا ہے۔ عیسائیوں کو یہ بھی معلوم نہیں کہ قرآن مجید میں حضرت مسیح علیہ السلام کا نام حضرت محمد ﷺ کے نام مبارک سے پانچ گنا زیادہ مرتبہ مذکور ہے یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کا نام (25) مرتبہ اور حضرت محمد ﷺ کا نام (5) مرتبہ۔" اگرچہ قرآن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا (25) مرتبہ براہِ راست نام مذکور ہے لیکن اس کے علاوہ بھی قرآن مجید میں انھیں کئی ایک مؤدبانہ القابات دیے گئے ہیں۔ مثلاً ابن مریم (بمعنی مریم کا بیٹا) مسیح علیہ السلام (عبرانی مسایا) جس کا انگریزی میں کرائسٹ ترجمہ کیا گیا۔ عبداللہ (اللہ کا بندہ یا خادم) رسول اللہ (اللہ کا پیغمبر)۔

اس کے علاوہ قرآن مجید میں ان کو کلمۃ اللہ، خدا کی رُوح اور خدا کی نشانی جیسے کئی اور پیارے القابات سے بھی یاد کیا گیا اور جن کا ذکر قرآن مجید کی پندرہ سورتوں پر محیط ہے۔

قرآن مجید نے اللہ تعالیٰ کے اس جلیل القدر پیغمبر کا ذکر انتہائی مؤدبانہ انداز سے کیا ہے۔ اسی وجہ سے مسلمان پچھلے چودہ سو سال سے ان کے اس بلند پایہ مقام کی قدر و منزلت کرتے چلے آئے ہیں۔ اور ان سے بھولے سے بھی اس میں کوئی کمی سرزد نہیں ہوئی ہے۔ سارے قرآن مجید میں کوئی ایک لفظ، جملہ یا مقام بھی ایسا نہیں جس سے اللہ تعالیٰ کے اس جلیل القدر پیغمبر کی تحقیر ہوتی ہو اور جسے ایک حاسد ترین عیسائی یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بدترین دشمن قادیانی بھی قابل اعتراض سمجھتا ہو۔

قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سات معجزات درج ہیں:۔

-1 حضرت مریمؑ والدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بشارت ہونا کہ تجھے خدا کی طرف سے بیٹا عطا ہوگا۔

-2 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا۔

-3 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مہد میں کلام کرنا یعنی بحالت شیرخوارگی جبکہ گویائی کی طاقت نہیں ہوتی، اپنی والدہ کی تصدیق فرمائی۔

-4 مٹی کی مورتیں بنا کر ان کو پھونک مار کر اللہ کے حکم سے اُڑانا۔

-5 اندھے مادر زاد کو بینا کرنا، کوڑھی کو اچھا کرنا، گھر میں جو رکھا ہو یا جو کچھ کوئی گھر سے کھا کر آئے، اس کو بتا دینا۔

-6 مردہ کو زندہ کرنا۔

-7 زندہ آسمان پر اٹھایا جانا اور کفار کے ہاتھ سے قتل ہونا نہ مصلوب ہونا۔

مرزا قادیانی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ان معجزات کا انکاری ہے۔ اس کی وجہ سوائے اس کے اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام کو حضرات انبیاؑ میں سے یقین نہیں کرتا یا ان سے کوئی خاص عداوت رکھتا ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی مغضوب و مردود قوم یہود نے سب سے بڑھ کر سیدنا مسیح علیہ السلام اور ان کی پاک دامن و عفت مآب والدہ محترمہ سیدتنا مریم صدیقہ طاہرہ سلام اللہ تعالیٰ علیہا رضوانہ، پر طرح طرح کے الزامات لگائے۔۔۔ انہیں اذیت پہنچائی۔ سیدنا مسیح علیہ السلام کے قتل کے منصوبے بنائے اور تکلیف و اذیت کے حوالہ سے جو ہو سکا، انہوں نے کیا۔ صدیوں بعد اس روایت کو قادیانی دہقان مرزا قادیانی نے دُہرایا اور اپنے

گستاخ و بے لگام قلم سے سیدنا مسیح علیہ السلام اوران کی عظیم المرتبت والدہ کے خلاف وہ بہتان طرازیاں کیں کہ یہود کی روح بھی شاید شرما اٹھی ہو۔ یہ بدزبانی اور دوں نہادی جس کا رویہ ہو، اسے شریف انسان کہنا بھی مشکل ہے۔

مسیحی برادری جو آج کل قادیانیوں کی سرپرستی کر کے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی شبانہ روز کوشش کر رہی ہے، ذرا مرزا قادیانی کی ان تحریرات اور عقائد کو ملاحظہ کرے کہ کیا وہ ان کی حمایت کر کے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی خوشنودی حاصل کر رہی ہے یا ناراضی؟ قادیانیت کے جال میں پھنسنے والے اور ان سے نرم گوشہ رکھنے والے مسلمان بھی ذرا مرزا قادیانی کی ان عبارتوں کا مطالعہ کر کے فیصلہ کریں کہ کیا ایسا شخص مسلمان ہو سکتا ہے؟ قادیانیوں کی ان گستاخیوں پر کاش آسمان سے ان پر پتھروں کی بارش برستی اور وہ نیست و نابود ہو جاتے!

نعوذ باللہ

(331) ''وہ (حضرت عیسٰی علیہ السلام) ایک عورت کے پیٹ میں نو مہینہ تک بچہ بن کر رہا اور خون حیض کھاتا رہا اور انسانوں کی طرح ایک گندی راہ سے پیدا ہوا۔ اور پکڑا گیا اور صلیب پر کھینچا گیا۔''

(ست بچن صفحہ 141 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 265 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1122 پر)

حضرت عیسٰی علیہ السلام گالیاں دیتے تھے

(332) ''آپ (عیسٰی علیہ السلام) کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی، ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آ جاتا تھا، اپنے نفس کو جذبات سے نہیں روک سکتے تھے، مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ آپ (عیسٰی علیہ السلام) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔''

(انجام آتھم حاشیہ صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 289 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1123 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل چرا کر لکھی

(333) ''نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے، یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔''

(انجام آتھم حاشیہ صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1124 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی معجزہ نہیں

(334) ''عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا، اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔''

(انجام آتھم حاشیہ صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1125 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کی حقیقت

(335) ''سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور ہر طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے اور جیسے انسان میں قویٰ ہوں ان کے موافق اعجاز کے طور پر بھی مدد ملتی ہے۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 154، 155 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 ... کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی ... لے بعد بلکہ ابتدا ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مکر و فریب

(336) ''آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔''

(انجام آتھم صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 291 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1128 پر)

حالانکہ قرآن مجید حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ بڑے واضح الفاظ میں بیان کرتا ہے۔ (دیکھیے آل عمران: 49، 50) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کا انکار کرنا کفر ہے جیسا کہ مرزا قادیانی نے اختیار کیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کیڑے مکوڑے

(337) ''جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزارہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ان کی ثابت نہیں ہوتی بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قویٰ سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔''

(چشمہ مسیحی صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 356 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1129 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئیاں

(338) ''ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں، اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے۔''

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح صفحہ 17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 121 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1130 پر

کی یہ حرکات

کرتے تھے۔ یہ بھی یاد رہ

(انجام آتھم حاشیہ صفحہ

علیہ السلام شراب پیتے تھے

نے نقصان پہنچایا ہے، اس کا سبب تو یہ تھا

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔"

(کشتی نوح حاشیہ صفحہ 73 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 71 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1131 پر)

بقول مرزا قادیانی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے، اس جگہ "پیا کرتے تھے" صیغہ ماضی استمراری کے ہیں اور ہمیشگی پر دال ہیں۔ یعنی (نعوذ باللہ) ہمیشہ پیا کرتے تھے۔ مرزا قادیانی چونکہ خود ٹانک وائن شراب پیتا تھا۔ سو اس نے اپنے واسطے جواز پیدا کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جھوٹا الزام لگا دیا۔

شراب کی تخم ریزی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کی

(340) "پھر شراب کو دیکھو کہ تمام گناہوں کی جڑھ ہے۔ اس کی تخم ریزی مسیح نے کی۔"
(ملفوظات جلد دوم صفحہ 423، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1132 پر)

شراب اور افیون

(341) "ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کے لیے افیون مفید ہوتی ہے پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے۔ میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی لیکن اگر میں ذیابیطس کے لیے افیون کھانے کی عادت کر لوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔"
(نسیم دعوت صفحہ 69 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 434، 435 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1133، 1134 پر)

شراب اور خدائی کا دعویٰ

(342) "یسوع اس لیے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتدا ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ

خدائی کا دعویٰ شراب خواری کا ایک بدنتیجہ ہے۔"

(ست بچن حاشیہ صفحہ 172 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 296 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1135 پر)

مسیح کا چال چلن

(343) "مسیح کا چال چلن آپ کے نزدیک کیا تھا۔ ایک کھاؤ پیو۔ شرابی، نہ زاہد نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خودبین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔"

(نورالقرآن صفحہ 12 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 387 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1136 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کنجریاں

(344) "آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شاید یہ بھی خدائی کے لیے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔"

(انجام آتھم صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 291 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1137 پر)

(345) "ایک کنجری خوبصورت ایسی قریب بیٹھی ہے گویا بغل میں ہے۔ کبھی ہاتھ لمبا کر کے سر پر عطر مل رہی ہے، کبھی پیروں کو پکڑتی ہے اور کبھی اپنے خوشنما اور سیاہ بالوں کو پیروں پر رکھ دیتی ہے اور گود میں تماشہ کر رہی ہے۔ یسوع صاحب اس حالت میں وجد میں بیٹھے ہیں اور کوئی اعتراض کرنے لگے تو اس کو جھڑک دیتے ہیں اور طرفہ یہ کہ عمر جوان اور شراب پینے کی عادت اور پھر مجرد۔ اور ایک خوبصورت کسبی عورت سامنے پڑی ہے جسم کے ساتھ جسم لگا رہی ہے۔ کیا یہ نیک آدمیوں کا کام ہے اور اس پر کیا دلیل ہے کہ اس کسبی کے چھونے سے یسوع

کی شہوت نے جنبش نہیں کی تھی۔ افسوس کہ یسوع کو یہ بھی میسر نہیں تھا کہ اس فاسقہ پر نظر ڈالنے کے بعد اپنی کسی بیوی سے محبت کر لیتا۔ کمبخت زانیہ کے چھونے سے اور ناز و ادا کرنے سے کیا کچھ نفسانی جذبات پیدا ہوئے ہوں گے۔ اور شہوت کے جوش نے پورے طور پر کام کیا ہوگا۔ اسی وجہ سے یسوع کے منہ سے یہ بھی نہ نکلا کہ اے حرام کار عورت! مجھ سے دور رہ۔ اور یہ بات انجیل سے ثابت ہوتی ہے کہ وہ عورت طوائف میں سے تھی اور زنا کاری میں سارے شہر میں مشہور تھی۔"

(نور القرآن صفحہ 74 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 449 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1138 پر)

شراب اور فاحشہ عورتیں

(346) "لیکن مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی، اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔"

(دافع البلاء مقدمہ صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 220 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1139 پر)

قادیانی عام طور پر کہا کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے جس "یسوع" کی مذمت کی ہے، وہ قرآنی مسیح، ابن مریم نہیں بلکہ اناجیل کا پیش کردہ یسوع ہے، جو حقیقی نہیں، فرضی کردار ہے۔ قادیانیوں سے درخواست ہے کہ وہ "دافع البلا" کی اس عبارت کو بغور پڑھیں!......اگر قرآن نے یحییٰ کی طرح مسیح کا نام "حصور" نہیں رکھا تو اس کا ایک ہی مطلب ہے کہ قرآن بھی مسیح کے لیے نرم گوشہ نہیں رکھتا۔ گویا قرآن بھی معاذ اللہ، حضرت مسیح کو پسندیدہ کردار قرار نہیں دے رہا......... حالانکہ قرآن مجید حضرت مسیح کو بے پناہ توقیر عطا کرتا ہے۔ مرزا قادیانی نے عیسائیوں کو نیچا دکھانے کے لیے یہ نہ سوچا کہ وہ قرآن کی بنیادی تعلیمات اور اس کے پیش فرمودہ حقائق کو مسخ کر کے دین اسلام کا حلیہ بھی بگاڑ رہا ہے۔

(347) ''مسیح تو خود کنجریوں سے تیل ملواتا رہا۔ اگر استغفار کرتے تو یہ حالت نہ ہوتی......
مفتی محمد صادق صاحب جو کتاب سنایا کرتے ہیں جس میں مشیعہ عورت کا اور مشیع یہودی عاشق سلوی کا ذکر ہے کہ وہ عورت سلوی مشیع کو چھوڑ کر یسوع کے شاگردوں میں جا ملی۔اس لیے اس مشیع نے یہ سارا منصوبہ صلیب کا بنایا۔ گویا ایک عورت کے واقعہ نے ان کی صلیب تک نوبت پہنچائی......
ان کے نزدیک زیادہ شادیاں کرنا گناہ ہے مگر ایک بازاری عورت عطر ملتی ہے، تیل بالوں کو لگاتی ہے، بالوں میں کنگھی کرتی ہے اور یہ مہنت کی طرح بیٹھے ہوئے مزے سے سب کرواتے جاتے ہیں...... ان کو کنجریوں سے کیا تعلق تھا۔ اور اگر کہو کہ اس کنجری نے توبہ کی تھی تو کنجری کی توبہ کا اعتبار کیا۔ ایک طرف توبہ کرتی ہیں۔ ایک طرف پھر موڑھے پر بازار میں جا بیٹھتی ہیں...... پھر شراب کو دیکھو کہ تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ اس کی تخم ریزی مسیح نے کی۔''
(ملفوظات جلد دوم صفحہ 422، 423، طبع جدید از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 1140,1141 پر)

کاش ایسا شخص دنیا میں نہ آیا ہوتا!

(348) ''یورپ جو زنا کاری سے بھر گیا، اس کا کیا سبب ہے۔ یہی تو ہے کہ نامحرم عورتوں کو بے تکلف دیکھنا عادت ہو گیا۔ اول تو نظر کی بدکاریاں ہوئیں اور پھر معانقہ بھی ایک معمولی امر ہو گیا۔ پھر اس سے ترقی ہو کر بوسہ لینے کی بھی عادت پڑی، یہاں تک کہ استاد جوان لڑکیوں کو اپنے کمروں میں لے جا کر یورپ میں بوسہ بازی کرتے ہیں، اور کوئی منع نہیں کرتا۔ شیرینیوں پر فسق و فجور کی باتیں لکھی جاتی ہیں۔ تصویروں میں نہایت درجہ کی بدکاری کا نقشہ دکھایا جاتا ہے۔ عورتیں خود چھپواتی ہیں کہ میں ایسی خوبصورت ہوں اور میری ناک ایسی اور آنکھ ایسی ہے۔ اور ان کے عاشقوں کے ناول لکھے جاتے ہیں اور بدکاری کا ایسا دریا بہہ رہا ہے کہ نہ تو کانوں کو بچا سکتے ہیں نہ آنکھوں کو نہ ہاتھوں کو۔ نہ منہ کو۔ یہ یسوع صاحب کی تعلیم ہے۔ کاش! ایسا شخص دنیا میں نہ آیا ہوتا۔''
(نور القرآن صفحہ 42 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 417 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1142 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سؤروں کا شکار

(349) "میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے کہ بقول ہمارے مخالفین کے جب مسیح آئے گا اور لوگ اس کو ملنے کے لیے اس کے گھر پر جائیں گے تو گھر والے کہیں گے کہ مسیح صاحب باہر جنگل میں سور مارنے کے لیے گئے ہوئے ہیں پھر وہ لوگ حیران ہو کر کہیں گے کہ یہ کیسا مسیح ہے کہ لوگوں کی ہدایت کے لیے آیا ہے اور باہر سوروں کا شکار کھیلتا پھرتا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کی آمد سے تو ساہنسیوں اور گنڈیلوں کو خوشی ہو سکتی ہے جو اس قسم کا کام کرتے ہیں، مسلمانوں کو کیسے خوشی ہو سکتی ہے۔ یہ الفاظ بیان کر کے آپ بہت ہنستے تھے۔ یہاں تک کہ اکثر اوقات آپ کی آنکھوں میں پانی آ جاتا تھا۔"

(سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 291، 292 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1143، 1144 پر)

کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کبھی سؤر بھی کھایا تھا؟

(350) "سچ ہے "عیسائی باش ہر چہ خواہی بکن۔" سور کو حرام ٹھہرانے میں توریت میں کیا کیا تاکیدیں تھیں، یہاں تک کہ اس کا چھونا بھی حرام تھا اور صاف لکھا تھا کہ اس کی حرمت ابدی ہے۔ مگر ان لوگوں نے اس سور کو بھی نہیں چھوڑا جو تمام نبیوں کی نظر میں نفرتی تھا۔ یسوع کا شرابی کبابی ہونا تو خیر ہم نے مان لیا مگر کیا اس نے کبھی سؤر بھی کھایا تھا۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 373 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1145 پر)

اخلاقی تعلیم؟

(351) "پھر تعجب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اس پر بددعا کی اور دوسروں کو دعا کرنا سکھلایا، اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو۔ مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو

ولدالحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک وعظ میں یہودی علما کو سخت گالیاں دیں اور بڑے بڑے ان کے نام رکھے۔ اخلاقی معلم کا فرض یہ ہے کہ پہلے آپ اخلاق کریمہ دکھلا دے۔ پس کیا ایسی تعلیم ناقص جس پر انھوں نے آپ بھی عمل نہ کیا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو سکتی ہے؟"

(چشمہ مسیحی صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 346 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1146 پر)

دماغ میں خلل

(352) "آپ کی انھیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو، شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے۔"

(انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1147 پر)

دیوانہ

(353) "یسوع درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہو گیا تھا۔"

(ست بچن صفحہ 171 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 295 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1148 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایک شرمناک بہتان

(354) "مردی اور رجولیت انسان کی صفات محمودہ میں سے ہے۔ ہیجڑا ہونا کوئی اچھی صفت نہیں۔ جیسے بہرہ اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں۔ ہاں یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفات کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب محض ہونے کے باعث ازواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے۔"

(نورالقرآن صفحہ 17، 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 392، 393 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1150,1149 پر)

مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ نبی اور رسول ہے، اس سے ہرگز توقع نہ تھی کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ایسی عامیانہ زبان استعمال کرتا۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی محض اس لیے کردار کشی کی ہے کہ وہ ان کی بلند پایہ شخصیت کو مسخ کر کے آنے والے مسیح کے طور پر اپنی جگہ بنانا چاہتا تھا تاکہ مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متنفر ہو کر ان کی آمد ثانی کو بھول جائیں اور اسے (یعنی مرزا قادیانی کو) مسیح موعود تسلیم کر لیں۔

مرزا قادیانی مزید اعتراف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

میں نے جو کچھ لکھا، وہ یہودیوں کے الفاظ ہیں

(355) ''ہمارے قلم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو کچھ خلافِ شان ان کے نکلا ہے، وہ الزامی جواب کے رنگ میں ہے اور وہ دراصل یہودیوں کے الفاظ ہم نے نقل کیے ہیں۔''

(چشمہ مسیحی صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 336 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1151 پر)

شمع قربت بجھ گئی یہ کس نے ٹھنڈی سانس لی
ہائے ہمدردی کے پردے میں اندھیرا ہو گیا

مرزا قادیانی فراموش کر گیا کہ یہودیوں کے ہاں حضرت مسیح علیہ السلام گردن زدنی تھے اور ہمارے ہاں وہ ایک اولوالعزم رسول ہیں۔ کیا ایک مسلمان کے لیے مناسب ہے کہ وہ یہودیوں کا ہم آہنگ ہو کر ایک جلیل المرتبت پیغمبر کے خلاف زبان کھولے؟ بدبخت یہودی تو ہمارے حضور پرنور ﷺ کو بھی گالیاں دیتے ہیں، کیا ہم (نعوذ باللہ) اس معاملے میں بھی ان کی تقلید کریں؟ پھر قادیانیوں کو یہ پہلو بھی فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ جس ''یسوع'' کا مرزا قادیانی نے خاکہ اڑایا ہے، وہ تمام تر یہودیوں کا پیش کردہ نہیں ہے بلکہ عیسائیوں کے مخصوص معتقدات کے تناظر میں بھی پورٹرے ہوتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کوئی سنجیدہ علمی شخصیت تھا ہی نہیں، اگر اس کی ذہنی تربیت مثبت خطوط پر ہوئی ہوتی تو وہ ان مناظرانہ پھبتیوں

کو ہرگز نہ اپناتا، اسے بائبل کے تصوراتی یسوع کو آڑے ہاتھوں لینے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ وہ یہ سبی اسلوب اختیار نہ کرتا بلکہ ایجابی انداز میں قرآنی مسیح ابن مریم کی پاکیزہ شخصیت کو نمایاں کرتا تاکہ عیسائی خود موازنہ کر لیتے کہ ہم جس شخصیت کا تصور تراشے ہوئے ہیں وہ کیسا ہے؟ اور قرآن اسے جس رنگ میں پیش کرتا ہے، وہ کس روپ میں سامنے آتا ہے؟ یوں اپنے آپ حق ان پر کھل جاتا۔ پھر اس زاویے سے بھی تو دیکھیے کہ بائبل جس یسوع کو پیش کرتی ہے، اس کی تردید قرآن اور حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے کس درجہ متوازن، معقول اور معتدل الفاظ میں کی ہے۔ کیا فرضی مسیح / یسوع کے بخیے ادھیڑنے کے لیے خدا نے ایسی سوقیانہ طرز کو اپنایا؟ کیا حضور ﷺ نے ردِ عیسائیت کے لیے ایسا دلخراش پیرایہ ایجاد کیا؟ آپ ﷺ نے تو مسیحی اکابرین کے ساتھ نہایت متانت اور شرافت کے ساتھ گفتگو فرمائی............مگر مرزا قادیانی بھلا ایسا کیونکر کرسکتا تھا کہ یہ تو صادقوں کا شعار ہوا کرتا ہے۔

حضرت مریم علیہا السلام کی توہین

حضرت مریم علیہا السلام، اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی اور رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ ہیں۔ قرآن حکیم میں حضرت مریم کا بنت عمران (التحریم:12) اور ''اخت ھارون'' کے نام سے بھی ذکر کیا گیا ہے۔ ان کی ولادت اور ابتدائی حالات کا ذکر سورۂ آل عمران میں آیا ہے اور بعد کے حالات، بالخصوص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا مفصل ذکر، سورۂ مریم میں آیا ہے، جو حضرت مریم ہی کے نام سے منسوب ہے۔

بے شک حضرت مریم علیہا السلام ولیہ اور صدیقہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں ایمانی جمال اور علمی و عملی کمال عطا فرمایا تھا۔ نبی کریم ﷺ کی صحیح حدیث ہے کہ ''مرد تو بہت سارے کامل ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں صرف فرعون کی بیوی آسیہ اور عمران کی بیٹی مریم صاحب کمال ہوئی ہیں اور تمام عورتوں پر عائشہ کو وہی فضیلت حاصل ہے جو ثرید کو سارے کھانوں پر حاصل ہے۔''

حضرت مریم علیہا السلام کو بہت ساری وہبی خصوصیات کی بنا پر اپنے زمانے کی عورتوں پر فضیلت حاصل تھی۔ جو لوگ اللہ کے زیادہ قریب ہوتے ہیں وہ اتنے ہی زیادہ تابع فرمان اور عبادت گزار ہوتے ہیں۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت مریم علیہا

السلام نماز میں اتنا طویل قیام فرماتی تھیں کہ ان کے قدموں میں ورم آ جاتا تھا۔

قارئین کرام! آپ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں حضرت مریم علیہا السلام کی شان اور عظمت ملاحظہ فرمائی کہ وہ کس قدر اعلیٰ خوبیوں اور روشن سیرت سے آراستہ تھیں۔ مگر آنجہانی مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں اس عظیم روحانی شخصیت کا ذکر جس بازاری زبان میں کیا، اسے پڑھ کر ہر مسلمان کا دل خون کے آنسو روتا ہے۔ آیئے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے حضرت مریم علیہا السلام کے بارے میں کیا ہرزہ سرائی کی؟

حضرت مریم علیہا السلام کی صدیقیت ؟؟؟

(356) ''مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا: ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی اللہ تعالیٰ نے صدیقہ کے لفظ سے تعریف فرمائی ہے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس جگہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت توڑنے کے لیے ماں کا ذکر کیا ہے اور صدیقہ کا لفظ اس جگہ اس طرح آیا ہے، جس طرح ہماری زبان میں کہتے ہیں ''بھرجائی کانیے سلام آکھناں واں!'' جس سے مقصود کانا ثابت کرنا ہوتا ہے نہ کہ سلام کہنا۔ اسی طرح اس آیت میں اصل مقصود حضرت مسیح کی والدہ ثابت کرنا ہے جو منافی الوہیت ہے نہ کہ مریم کی صدیقیت کا اظہار۔''

(سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 220 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1152 پر)

حضرت مریم کی اولاد؟

(357) ''یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔''

(کشتی نوح صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18 (حاشیہ) از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1153 پر)

حضرت مریم علیہا السلام کا دوسرا نکاح؟

(358) ''اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا، پھر بزرگانِ قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔''

(کشتی نوح صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1154 پر)

حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب سے نکاح سے پہلے تعلق

(359) ''پانچواں قرینہ ان کے وہ رسوم ہیں جو یہودیوں سے بہت ملتے ہیں۔ مثلاً ان کے بعض قبائل ناطہ اور نکاح میں کچھ چنداں فرق نہیں سمجھتے اور عورتیں اپنے منسوب سے بلاتکلف ملتی ہیں اور باتیں کرتی ہیں۔ حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے مگر خوانین سرحدی کے بعض قبائل میں یہ مماثلت عورتوں کی اپنے منسوبوں سے حد سے زیادہ ہوتی ہے حتیٰ کہ بعض اوقات نکاح سے پہلے حمل بھی ہو جاتا ہے جس کو برا نہیں مانتے بلکہ ہنسی ٹھٹھے میں بات کو ٹال دیتے ہیں کیونکہ یہود کی طرح یہ لوگ ناطہ کو ایک قسم کا نکاح ہی جانتے ہیں جس میں پہلے مہر بھی مقرر ہو جاتا ہے۔''

(ایام الصلح صفحہ 74 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 300 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1155 پر)

نکاح سے دو ماہ بعد (نعوذ باللہ)

(360) ''مریم کو ہیکل کی نذر کر دیا گیا تا وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو۔ اور تمام عمر خاوند نہ کرے لیکن جب چھ سات مہینے کا حمل نمایاں ہو گیا۔ تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ

کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا۔ وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔"

(چشمہ مسیحی صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 355، 356از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1156، 1157 پر)

جبکہ دوسری طرف مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سچا سفیر اور ایلچی ہے۔ ملاحظہ کیجیے!

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سچا سفیر

(361) "میرا شوق مجھے بے تاب کر رہا ہے کہ میں ان آسمانی نشانوں کی حضرت عالی قیصرہ ہند میں اطلاع دوں۔ میں حضرت یسوع مسیح کی طرف سے ایک سچے سفیر کی حیثیت میں کھڑا ہوں۔"

(تحفہ قیصریہ صفحہ 21، 22 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 273، 274، از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1158،1159 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایلچی

(362) "وہ باتیں جو میں نے یسوع مسیح کی زبان سے سُنیں۔ اور وہ پیغام جو اس نے مجھے دیا۔ ان تمام امور نے مجھے تحریک کی کہ میں جناب **ملکہ معظمہ کے حضور میں یسوع کی طرف سے ایلچی ہو کر بادب التماس کروں** کہ جس طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے جناب ممدوحہ کروڑہا انسانوں کی جان و مال و آبرو کی محافظ ٹھہرائی گئی ہیں بلکہ چرندوں اور پرندوں کے آرام کے لیے بھی حضرت موصوفہ نے قوانین جاری کیے ہیں۔ کیا خوب ہو کہ جناب کو اس چھپی ہوئی توہین پر بھی نظر ڈالنے کے لئے توجہ پیدا ہو۔ جو یسوع مسیح کی شان میں کی جاتی ہے۔"

(تحفہ قیصریہ صفحہ 23، مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 275، از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1160 پر)

قارئین کرام: مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کی پاکباز شخصیت پر جو بہتان تراژی کی ہے، وہ سراسر جھوٹ ہے۔ جھوٹ کے بارے مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

کنجر اور ولد الزنا بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں

(363) ''وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں، وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔''

(تحفۂ حق صفحہ 60 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 386 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1161 پر)

جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے

(364) ''جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 206 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 215 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1162 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مشابہت کا دعویٰ

میری زندگی کو مسیح ابن مریم کی زندگی سے اشد مشابہت ہے

(365) "میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح بن مریم ہوں۔ جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے، وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے بلکہ میری طرف سے عرصہ سات یا آٹھ سال سے برابر یہی شائع ہو رہا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعض روحانی خواص طبع اور عادت اور اخلاق وغیرہ کے خدائے تعالیٰ نے میری فطرت میں بھی رکھی ہیں اور دوسرے کئی امور میں جن کی تصریح انہیں رسالوں میں کر چکا ہوں، میری زندگی کو مسیح ابن مریم کی زندگی سے اشد مشابہت ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 190، مندرجہ روحانی خزائن جلد 3، صفحہ 192 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1163 پر)

میرے اندر یسوع مسیح کی روح ہے

(366) "میں وہ شخص ہوں جس کی روح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی روح سکونت رکھتی ہے۔"

(تحفہ قیصریہ صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 273 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1164 پر)

میں عیسیٰ مسیح کے اخلاق کے ساتھ ہم رنگ ہوں

(367) "خدا نے میرا نام مسیح موعود رکھا یعنی ایک شخص جو عیسیٰ مسیح کے اخلاق کے

ساتھ ہمرنگ ہے۔"

(کشف الغطاء صفحہ 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 192 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1165 پر)

مجھے ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے

(368) "اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ 49 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 53 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1166 پر)

مجھے مسیح ابن مریم کا جامہ پہنایا گیا ہے

(369) "مجھے خدا نے جو مسیح موعود کر کے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابن مریم کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے۔"

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 14 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1167 پر)

مجھے حضرت مسیح کی روحانی شکل، خو اور طبیعت پر بھیجا گیا ہے

(370) "حضرت مسیح کے اوتار کی سخت ضرورت تھی۔ سو میں وہی اوتار ہوں جو حضرت مسیح کی روحانی شکل اور خو اور طبیعت پر بھیجا گیا ہوں۔"

(ضمیمہ رسالہ جہاد صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 26 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1168 پر)

میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پہلی زندگی کا نمونہ ہوں

(371) "اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کے رُو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے، اور اس عاجز کی فطرت

اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے، گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں۔"

(براہین احمدیہ جلد 1 صفحہ 499 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 593 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1169 پر)

میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں بھائی ہیں

(372) "میں ایسے شخص کو جو عورت کے پیٹ سے نکل کر خدا ہونے کا دعویٰ کرے، بہت ہی بڑا گنہگار اور ناپاک انسان سمجھتا ہوں۔ مگر ہاں میرا یہ مذہب ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اس الزام سے پاک ہے۔ اس نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا۔ میں اسے اپنا ایک بھائی سمجھتا ہوں۔ اگرچہ خدا تعالیٰ کا فضل مجھ پر اس سے بہت زیادہ ہے۔ اور وہ کام جو میرے سپرد کیا گیا ہے۔ اس کے کام سے بہت ہی بڑھ کر ہے۔ تاہم میں اس کو اپنا ایک بھائی سمجھتا ہوں اور میں نے اسے بارہا دیکھا ہے۔ ایک بار میں نے اور مسیح نے ایک ہی پیالہ میں گائے کا گوشت کھایا تھا۔ اس لیے میں اور وہ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 251، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1170 پر)

اہم نکات

مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا حوالہ جات سے پتہ چلتا ہے کہ:۔

1- اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعض روحانی خواص، طبع، عادات اور اخلاق مرزا قادیانی کی فطرت میں بھی رکھے۔
2- مرزا قادیانی کی زندگی کو مسیح ابن مریم کی زندگی سے اشد مشابہت ہے۔
3- مرزا قادیانی کے جسم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح سکونت کرتی ہے۔
4- مرزا قادیانی اخلاق کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہمرنگ ہے۔
5- مرزا قادیانی کو ہر پہلو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تشبیہ دی گئی ہے۔
6- مرزا قادیانی کو حضرت مسیح ابن مریم کا جامہ پہنایا گیا۔
7- مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اوتار ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روحانی شکل، خو اور طبیعت پر بھیجا گیا۔

-8 مرزا قادیانی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے۔

-9 مرزا قادیانی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی فطرت باہم متشابہ ہے۔ گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں۔

-10 مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حالت بیداری میں کئی دفعہ دیکھا اور ملاقات کی۔ دونوں نے ایک ہی پیالہ میں کھایا۔

لہٰذا ان حوالہ جات کی روشنی میں دیکھا جائے تو مرزا قادیانی کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں توہین کے تناظر میں یہ صورتِ حال منظر عام پر آتی ہے کہ خود:

-1 مرزا قادیانی اپنی ماں کے پیٹ میں 9 ماہ تک بچہ بن کر رہا اور خون حیض کھاتا رہا اور گندی راہ سے پیدا ہوا۔

-2 مرزا قادیانی کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات پر غصہ میں آ جاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتا تھا۔

-3 مرزا قادیانی کو جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔

-4 مرزا قادیانی شراب پیتا تھا۔ بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔

-5 مرزا قادیانی شرابی اور کبابی تھا۔ چال چلن بھی خراب تھا۔

-6 مرزا قادیانی کی 3 دادیاں اور نانیاں زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے ناپاک خون سے اس کا جنم ہوا۔

-7 مرزا قادیانی فاحشہ اور کنجریوں سے میل جول رکھتا تھا۔ ان سے اپنے جسم پر تیل ملواتا تھا۔ آپ خود سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے؟

-8 مرزا قادیانی کے بدن میں حرام کار عورتوں کا خمیر تھا۔

-9 کاش مرزا قادیانی دنیا میں نہ آیا ہوتا کیونکہ اس کی تعلیمات کی وجہ سے بدکاری اور زناکاری میں اضافہ ہوا۔

-10 مرزا قادیانی سور کا گوشت کھاتا تھا۔

-11 مرزا قادیانی مرگی کی وجہ سے دیوانہ ہو گیا تھا۔

-12 مرزا قادیانی مردانہ صفات سے محروم تھا، یعنی ہیجڑا تھا۔

✿.....✿.....✿

نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کا علم

آنجہانی مرزا قادیانی چودھویں صدی کا "امیر الجہلا" تھا۔ اسے زعم تھا کہ وہ بہت بڑا عالم ہے۔ مثل مشہور ہے کہ گدھے پر کتابیں لاد دینے سے کوئی عالم نہیں بن جاتا۔ مرزا قادیانی کی "علم دانی" کا یہ حال تھا کہ اُسے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ اسلامی مہینوں میں صفر کونسا مہینہ ہے؟ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتنی بیٹیاں اور بیٹے تھے؟ اور قادیان کس سمت واقع ہے؟ اس کی ہر بات کی تان وفات مسیح پر آ کر ٹوٹتی تھی۔ اُسے "وفات مسیح" کا فوبیا ہو گیا تھا۔ زبان درازی میں اسے ملکہ حاصل تھا۔ اس دیوث کو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ سید المرسلین، خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ اقدس کا تذکرہ کرتے وقت کن آداب کا بجا لانا لازم ہے۔ اس بدبخت کا کہنا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور دجال کی حقیقت (نعوذ باللہ) نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کو بھی معلوم نہ تھی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حقیقت صرف مجھے (مرزا قادیانی) کو بتائی۔ اس سے بڑھ کر شانِ رسالت ﷺ کی توہین اور کیا ہو سکتی ہے؟ بقول شخصے: "کوئی شخص قادیانی نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ گستاخ رسول نہ ہو۔" آیئے ملاحظہ کریں نزول حضرت مسیح علیہ السلام کی حقیقت پر آنجہانی مرزا قادیانی کی ہرزہ سرائیاں!

نبی کریم ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت نہ کھلی

(373) "ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقتِ کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کے ستر باع کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کما ہی ہی ظاہر فرمائی گئی اور صرف امثلہ قریبہ اور صور متشابہ اور امور متشاکلہ کے

طرز بیان میں جہاں تک غیب محض کی تفہیم بذریعہ انسانی قویٰ کے ممکن ہے اجمالی طور پر سمجھایا گیا ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 692 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 473 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1171 پر)

اللہ تعالیٰ نے نزول عیسیٰ کا واقعہ صحابہ کرامؓ سے چھپائے رکھا

(374) "یا اخوان هذا هو الامر الذی اخفاه الله من اعین القرون الاولیٰ۔ ترجمہ: اے بھائیو! یہ وہ بات ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے پہلی صدی کے مسلمانوں (یعنی صحابہ کرامؓ) سے چھپا رکھا تھا۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 426 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 426 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1172 پر)

صحابہ کرامؓ اور تابعین نزول عیسیٰ پر مجمل ایمان رکھتے تھے

(375) "ماکان ایمان الاخیار من الصحابة والتابعین بنزول المسیح علیه السلام الا اجمالیا، و کانوا یؤمنون بالنزول مجملا۔ ترجمہ: مسیح علیہ السلام کے نزول کے بارہ میں اخیار صحابہ اور تابعین کا ایمان جمالی تھا اور وہ اس عقیدۂ نزول مسیح پر مجمل ایمان رکھتے تھے۔" (یعنی تفصیل کا انہیں علم نہیں تھا)۔

(تحفہ بغداد صفحہ 8، 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 8، 9 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1174،1173 پر)

اللہ تعالیٰ نے نزول عیسیٰ کی حقیقت مجھ پر منکشف کی

(376) "عُلِّمت من لدنه ان النزول فی اصل مفهومه حق ولکن ما فهم المسلمون حقیقته۔ لان الله تعالیٰ اراد اخفاءه۔ فغلب قضاءه و مکره و ابتلاءه علی الافهام فصرف وجوههم عن الحقیقة الروحانیة الی الخیالات الجسمانیة فکانوا بها من القانعین۔ وبقی هذا الخبر مکتومًا مستورًا کالحب فی السنبلة

قرنا بعد قرن. حتی جاء زماننا...... فکشف اللّٰہ الحقیقة علینا.

ترجمہ: مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا کہ نزول اپنے اصل مفہوم کے لحاظ سے حق ہے لیکن مسلمان اس کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ اس کو پردہ اخفا میں رکھنے کا تھا۔ پس اللہ کا فیصلہ غالب آیا اور لوگوں کے ذہنوں کو اس مسئلہ کی حقیقت روحانیہ سے خیالات جسمانیہ کی طرف پھیر دیا گیا اور وہ اسی پر قانع ہو گئے اور یہ مسئلہ پردہ اخفا ہی میں رہا جیسے کہ دانہ خوشے میں چھپا ہوتا ہے، کئی صدیوں تک حتیٰ کہ ہمارا زمانہ آ گیا...... پس اللہ تعالیٰ نے اس بات کی حقیقت کو ہم پر منکشف کیا۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 552، 553 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 552، 553 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1175,1176 پر)

مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے نزول عیسیٰ علیہ السلام کی حقیقت [illegible] کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ سے چھپائی رکھی اور صرف مجھ پر منکشف کی، کذب اور دجل کی اعلیٰ ترین مثال ہے۔

۞.....۞.....۞

حیات ونزولِ عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ مرزا قادیانی کی نظر میں

پہلا موقف

نزول مسیح کا عقیدہ ایمانیات میں نہیں ہے

(377) ''اوّل تو یہ جاننا چاہیے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہماری ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو بلکہ صدہا پیشگوئیوں میں سے یہ ایک پیشگوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ جس زمانہ تک یہ پیشگوئی بیان نہیں کی گئی تھی، اُس زمانہ تک اسلام کچھ ناقص نہیں تھا اور جب بیان کی گئی تو اس سے اسلام کچھ کامل نہیں ہو گیا۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 140 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 171 از مرزا غلام احمد قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1177 پر)

اس حوالہ سے چند امور واضح ہوئے:۔

(1) عقیدہ نزول مسیح قادیانیوں کے ایمان کا حصہ نہیں ہے۔

(2) یہ مسئلہ دین کے ارکان میں سے کوئی رکن نہیں ہے۔

(3) یہ ایک پیش گوئی ہے، اس کا حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔

(4) اس کے بیان نہ کرنے سے اسلام ناقص نہیں ہوتا اور بیان کرنے سے کامل نہیں ہوتا۔

نزول مسیح کا عقیدہ کوئی اہم امر نہیں

(378) ''کل میں نے سنا تھا کہ ایک شخص نے کہا کہ اس فرقہ میں اور دوسرے لوگوں میں سوائے اس کے اور کچھ فرق نہیں کہ یہ لوگ وفات مسیح کے قائل ہیں اور وہ لوگ وفات مسیح کے قائل نہیں۔ باقی سب عملی حالت مثلاً نماز روزہ اور زکوٰۃ اور حج وہی ہیں۔ سو سمجھنا چاہیے کہ یہ بات صحیح نہیں کہ میرا دنیا میں آنا صرف حیات مسیح کی غلطی کو دور کرنے کے واسطے ہے، اگر مسلمانوں کے درمیان صرف یہی ایک غلطی ہوتی تو اتنے کے واسطے ضرورت نہ تھی کہ ایک شخص خاص مبعوث کیا جاتا اور الگ جماعت بنائی جاتی اور ایک بڑا شور بپا کیا جاتا۔ یہ غلطی دراصل آج نہیں پڑی بلکہ میں جانتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے تھوڑے ہی عرصہ بعد یہ غلطی پھیل گئی تھی۔ اور کئی خواص اور اولیا اور اہل اللہ کا یہی خیال تھا۔ اگر یہ کوئی ایسا اہم امر ہوتا تو خدا تعالیٰ اسی زمانہ میں اس کا ازالہ کر دیتا۔''

(احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے، صفحہ 3 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1178 پر)

اس حوالہ سے چند امور واضح ہوئے:۔

(1) حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ آنحضرتؐ کے تھوڑے ہی عرصہ بعد پھیل گیا تھا۔

(2) کئی خواص، اولیا اور اہل اللہ کا یہی عقیدہ تھا۔

(3) یہ کوئی ایسا اہم امر نہیں ہے جس کا ازالہ خدا تعالیٰ نے ضروری سمجھا ہو۔

نزول عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدہ پر کوئی گناہ نہیں

(379) ''اور مسیح موعود کے ظہور سے پہلے اگر امت میں سے کسی نے یہ خیال بھی کیا کہ حضرت عیسیٰؑ دوبارہ دنیا میں آئیں گے تو ان پر کوئی گناہ نہیں، صرف اجتہادی خطا ہے جو اسرائیلی نبیوں سے بھی بعض پیش گوئیوں کے سمجھنے میں ہوتی رہی ہے۔''
(حقیقت الوحی حاشیہ صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 32 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1179 پر)

اس حوالہ سے جو امور واضح ہوئے، وہ یہ ہیں:۔

(1) نزول عیسیٰ کے معتقد پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

(2) یہ محض اجتہادی خطا ہے اور اس قسم کی خطا اسرائیلی نبیوں سے بھی ہوتی رہی۔ (نعوذ باللہ!

حیات و وفات مسیح علیہ السلام ایک ادنیٰ سی بات ہے

(380) ''صرف وفات مسیح علیہ السلام مقصد نہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ چند الفاظ طوطے کی طرح بیعت کے وقت رٹ لیے جائیں۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ تزکیہ نفس کا علم حاصل کرو کہ ضرورت اسی کی ہے۔ ہماری یہ غرض ہرگز نہیں کہ مسیح علیہ السلام کی وفات حیات پر جھگڑے اور مباحثہ کرتے پھرو۔ یہ ایک ادنیٰ سی بات ہے۔''

(ملفوظات جلد دوئم صفحہ 72 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1180 پر)

اس حوالہ سے یہ واضح ہوا:۔

(1) قادیانیوں کی غرض یہ نہیں ہونی چاہیے کہ وفات وحیات مسیح پر مباحثہ و جھگڑے کریں۔

(2) یہ ایک ادنیٰ سی بات ہے۔

قادیانیوں کے نزدیک جب یہ مسئلہ ان کے ایمانیات کا جزو نہیں ہے...... جب یہ دین کے رکنوں میں سے رکن نہیں...... جب اسلام کی حقیقت سے اس کا کچھ تعلق نہیں...... جب اس کے بیان کرنے یا نہ کرنے سے اسلام میں کچھ فرق نہیں پڑتا...... جب یہ مسئلہ حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ کے بعد جلد ہی پھیل گیا تھا...... جب یہ عقیدہ خواص کا تھا، اولیا کا تھا، اہل اللہ کا تھا اور جب یہ کوئی خاص امر نہیں ہے...... جب اس کا ازالہ خدا نے ضروری نہیں سمجھا...... جب اس کا عقیدہ رکھنے والے پر کوئی گناہ نہیں...... جب یہ محض اجتہادی غلطی ہے...... جب اس قسم کی خطائیں سابقہ انبیا سے بھی ہوتی رہیں...... جب قادیانیوں کی غرض اس پر مباحثہ کرنے کی نہیں......اور جب یہ ادنیٰ سی بات ہے تو اس مسئلہ پر بحث کرنے کی کوئی ضرورت و اہمیت باقی نہ رہی۔

دوسرا موقف

حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ شرک عظیم ہے

(381) ''فمن سؤالادب ان یقال ان عیسیٰ مامات وان ھو الا شرک عظیم. یاکل الحسنات و یخالف الحصاۃ بل ھو توفی کمثل اخوانہ. ومات کمثل اھل زمانہ. وانّ عقیدۃ حیاتہ قد جاء ت فی المسلمین من الملّۃ النصرانیۃ.

ترجمہ: سو من جملہ سؤ ادب کے ہے کہ یہ کہا جائے کہ عیسیٰ مرا نہیں، یہ تو نرا شرک عظیم ہے جو نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔ عقل منداس سے خوف کرتا ہے بلکہ وہ اپنے دوسرے بھائیوں کی طرح فوت ہو چکے ہیں اور اپنے اہل زمانہ کی طرح مر چکے ہیں اوران کی حیات کا عقیدہ مسلمانوں میں عیسائی مذہب سے آیا ہے۔''

(حقیقۃ الوحی الاستفتاء ضمیمہ صفحہ 39 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 660 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1181 پر)

مرزا قادیانی کو اپنی عمر کے 40 سال بعد الہامات شروع ہوئے اور بارہ سال تک باوجود الہامات کے اس عقیدہ پر قائم رہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور قرب قیامت آسمان سے زمین پر نزول فرمائیں گے۔ لیکن اب وہ اس عقیدہ کو شرک عظیم کہہ رہا ہے۔ تو ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی نے 52 سال تک خود شرک کیا۔ ظاہر ہے مشرک نبی ہو سکتا ہے اور نہ مسیح موعود بلکہ کافر ہوتا ہے۔ جس امت کا نبی مشرک ہو، اس کے امتی کیا ہدایت پائیں گے! قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر مادون ذلک لمن یشاء (النساء:48)

''بے شک اللہ تعالیٰ کسی مشرک کو نہیں بخشے گا اور اس کے علاوہ جس کو چاہے بخش دے۔''

حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ گپ ہے

(382) ''حضرت عیسیٰ کا زندہ آسمان پر جانا محض گپ ہے۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ضمیمہ صفحہ 100 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 262 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1182 پر)

نزول عیسیٰ علیہ السلام کے قائل مسلمان گمراہ ہیں

(383) ''ان الذین ظنوا من المسلمین ان عیسٰی نازل من السماء ما اتبعوا الحق بل ھم فی وادی الضلال یتیھون.

ترجمہ: آسمان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے قائل مسلمان گمراہی کی وادی میں سرگرداں ہیں۔''

(خطبہ الہامیہ صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 6 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1183 پر)

حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ گمراہی ہے

(384) "ولاشک ان حیات عیسی و عقیدۃ نزولہ باب من ابواب الاضلال. ولا یتوقع منہ الا انواع الوبال. واللہ فی افعالہ حکم"

(ترجمہ) ''اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حیات عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے نزول کا عقیدہ گمراہی کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور اس سے سوائے ہر قسم کے مصیبتوں کے اور کوئی امید نہیں کی جا سکتی۔''

(حقیقت الوحی الاستفتاء صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 670 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1184 پر)

حیات عیسیٰ علیہ السلام کا قائل کافر ہے

(385) "کلا بل ھو میت ولا یعود الی الدنیا الی یوم یبعثون ومن قال متعمدا خلاف ذلک فھو من الذین ھم بالقران یکفرون۔"

(ترجمہ) ''یاد رکھو بلکہ وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) مر چکا ہے اور وہ قیامت تک دنیا میں واپس نہیں آئے گا اور جو شخص اس کے خلاف کہے۔ وہ ان لوگوں میں سے ہے جو قرآن کے ساتھ کفر کرتے ہیں۔ (یعنی وہ کافر ہے)''

(حقیقہ الوحی ضمیمہ صفحہ 44 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 666 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1185 پر)

نزول عیسیٰ علیہ السلام میں عیسائیوں کا فائدہ ہے

(386) ''حضرت عیسیٰ کے دوبارہ آنے کا مسئلہ عیسائیوں نے محض اپنے فائدہ کے لیے گھڑا تھا۔''

(حقیقتہ الوحی صفحہ 31 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 31 (حاشیہ) از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1186 پر)

عقیدہ حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام جھوٹا ہے

(387) ''یہی وہ جھوٹا عقیدہ ہے (حیات ونزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام) جس کی شامت کی وجہ سے کئی لاکھ مسلمان اس زمانہ میں مرتد ہو چکے ہیں۔''

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 94 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1187 پر)

اسلام کی زندگی اور موت

(388) ''عیسیٰ علیہ السلام کی موت میں اسلام کی زندگی ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں اسلام کی موت ہے۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 231 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 406 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1188 پر)

مرزا قادیانی اعتراف کرتا ہے:

اعتراف

(389) ''براہین احمدیہ میں، میں نے یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔''

(حقیقہ الوحی صفحہ 152 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 153,152 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1190,1189 پر)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب "براہین احمدیہ" میں حیات مسیح کا عقیدہ اللہ تعالیٰ کی تائید اور رسول کریم ﷺ کی تصدیق سے لکھا تھا۔ اس میں جھوٹ، شرک، گمراہی، کفر، یہودیت اور ارتداد کیسے داخل ہو گیا؟ کیا مرزا قادیانی کے خدا نے اپنے رسول کو 50 سال سے زائد عرصہ تک شرکیہ عقیدہ میں رکھا؟ کیا قادیانیوں کے نزدیک خدا کا تصور یہی ہے؟ ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ خدا کا رسول کبھی شرک میں مبتلا نہیں رہا۔ عجیب بات ہے کہ مرزا قادیانی کئی برس شرک کی آلودگیوں، ارتداد، یہودیت کی دلدل میں زندگی گزارتا رہا پھر یکا یک اسے نبوت پر فائز کر دیا گیا۔ قادیانی امت کے لیے یہ بات بڑے شرم اور افسوس کی ہے کہ ان کا نبی کئی سال برابر جھوٹ بولتا رہا، گمراہی کی وادی میں سرگرداں رہا، کافر اور مشرک رہا۔

۞......۞......۞

پیش گوئیاں مسیح موعود

احادیث مبارکہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کی تین اہم علامات مذکور ہیں:۔

1- حضرت عیسیٰ علیہ السلام شادی کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی۔
2- حضرت عیسیٰ علیہ السلام حج کریں گے۔
3- حضرت عیسیٰ علیہ السلام روضہ نبویؐ میں دفن ہوں گے۔

اب اس کا کیا کیا جائے کہ ان میں سے کوئی ایک نشانی بھی مرزا قادیانی میں نظر نہیں آئی۔

مسیح موعود شادی کرے گا

عبد اللّٰہ بن عمرو قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ینزل عیسی ابن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ ویمکث خمسا واربعین سنۃ ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا و عیسی ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر و عمر. (مشکوٰۃ صفحہ 480 باب نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام)

(ترجمہ) ”حضرت عبداللہ بن عمرو، رسول کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول کریم ﷺ نے کہ عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم، زمین کی طرف نازل ہوں گے۔ پس نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی اور پینتالیس برس تک رہیں گے، پھر فوت ہوں گے اور میرے پاس میرے مقبرہ میں دفن ہوں گے۔ پھر میں اور عیسیٰ ابن مریم ایک ہی مقبرہ سے اٹھیں گے، ابوبکرؓ و عمرؓ کے درمیان۔“

اس حدیث سے صاف واضح ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام زمین پر اتر کر نکاح کریں گے۔ چونکہ مرزا قادیانی دعویٰ مسیحیت سے پہلے نکاح کر چکا تھا۔ اس سے اولاد بھی

تھی۔اس لیے مرزا قادیانی نے حدیث ہذا کا یہ مطلب ظاہر کیا کہ اس نکاح سے جو مسیح موعود کی علامت ہے، محمدی بیگم کا میرے ساتھ نکاح ہونا ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے الفاظ ہیں:

(390) ''اس پیشگوئی کی تصدیق کے لیے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے کہ یتزوّج و یولد لہ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے۔گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرمار ہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔''

(انجام آتھم صفحہ 337 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 337 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1191 پر)

اس عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ اس سے محمدی بیگم کا نکاح مراد ہے لیکن مرزا قادیانی یہ مقصد حاصل کیے بغیر اس دنیا سے فارغ ہوگیا۔

جن دنوں مرزا قادیانی محمدی بیگم کے عشق میں باؤلا ہو رہا تھا اور ہر جائز و ناجائز میں تمیز اٹھ گئی تھی۔اس نے اس ساری خلاف مضمون حدیث کو نہایت غصے کی نظر سے دیکھتے ہوئے صرف دو الفاظ کو پسند کیا۔یتزوج و یولد لہ (یعنی مسیح موعود شادی کرے گا اور اس کے اولاد ہوگی) اور اعلان کیا کہ دیکھو رسول کریمؐ نے بھی پہلے ہی سے میرے اس آسمانی نکاح کی تصدیق کرتے ہوئے مندرجہ بالا الفاظ فرمائے۔مگر افسوس ہوا کہ نہ ڈھولک بجی نہ بندر ناچا۔ یعنی خیر سے مرزا قادیانی کے خدا کا باندھا ہوا آسمانی نکاح کچا ہی نکل گیا۔

نہایت قابل غور بات یہ ہے کہ اگر خدانخواستہ مرزا قادیانی کی شادی محمدی بیگم سے ہوجاتی تو اس سے اس کی اپنی اولاد ہرگز پیدا نہ ہوتی۔کیونکہ مرزا قادیانی اپنے رازداں دوست حکیم نورالدین کے نام ایک خط میں خود اعتراف کرتا ہے:

نامرد

(391) ''جس قدر ضعف دماغ کے عارضے میں یہ عاجز مبتلا ہے، مجھے یقین نہیں کہ آپ کو ایسا ہی عارضہ ہو۔ جب میں نے نئی شادی کی تھی تو مدت تک مجھے یہی یقین رہا کہ میں نامرد ہوں۔ آخر میں نے صبر کیا۔''

(مکتوبات احمد، جلد دوم، مکتوب نمبر 15، صفحہ 27، طبع جدید از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1192 پر)

صحبت کے وقت

(392) ''ایک مرض مجھے نہایت خوفناک تھی کہ صحبت کے وقت لیٹنے کی حالت میں نعوظ بکلی جاتا رہتا تھا۔ شاید قلت حرارت غریزی اس کا موجب تھی۔ وہ عارضہ بالکل جاتا رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوا حرارت غریزی کو بھی مفید ہے اور منی کو بھی غلیظ کرتی ہے۔''

(مکتوبات احمد جلد دوم صفحہ 20 (طبع جدید) از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1193 پر)

مرزا قادیانی ایک اور جگہ لکھتا ہے:

حالت مردمی کالعدم

(393) ''ایک ابتلا مجھ کو اس شادی کے وقت یہ پیش آیا کہ بباعث اس کے کہ میرا دل اور دماغ سخت کمزور تھا۔ اور میں بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تھا۔ میری حالت مردمی کالعدم تھی۔ اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی اس لیے میری اس شادی پر میرے بعض دوستوں نے افسوس کیا کہ آپ بباعث سخت کمزوری کے اس لائق نہ تھے۔ غرض اس ابتلا کے وقت میں نے جناب الٰہی میں دعا کی اور مجھے اس نے دفع مرض کے لیے اپنے الہام کے ذریعہ سے دوائیں بتلائیں۔ اور میں نے کشفی طور پر دیکھا کہ ایک فرشتہ وہ دوائیں میرے منہ میں ڈال رہا ہے۔ چنانچہ وہ دوا میں نے طیار کی اور اس میں خدا نے اس قدر برکت ڈال دی کہ میں نے دلی یقین سے معلوم کیا کہ وہ پر صحت طاقت جو ایک پورے تندرست انسان کو دنیا

میں مل سکتی ہے۔ وہ مجھے دی گئی اور چار لڑکے مجھے عطا کیے گئے۔"
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 98، 99 طبع چہارم، از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 1194،1195 پر)

قادیانی ویاگرا

(394) "ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حافظ حامد علی صاحب خادم حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) بیان کرتے تھے کہ جب حضرت صاحب نے دوسری شادی کی تو ایک عمر تک تجرد میں رہنے اور مجاہدات کرنے کی وجہ سے آپ نے اپنے قویٰ میں ضعف محسوس کیا۔ اس پر وہ الہامی نسخہ جو "زدجام عشق" کے نام سے مشہور ہے، بنوا کر استعمال کیا۔ چنانچہ وہ نسخہ نہایت ہی بابرکت ثابت ہوا۔ حضرت خلیفۂ اول بھی فرماتے تھے کہ میں نے یہ نسخہ ایک بے اولاد امیر کو کھلایا تو خدا کے فضل سے اس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا جس پر اس نے ہیرے کے کڑے ہمیں نذر دیئے۔

نسخہ زدجام عشق یہ ہے جس میں ہر حرف سے دوا کے نام کا پہلا حرف مراد ہے۔
زعفران، دار چینی، جائفل (جند بیدستر) افیون، مشک، عقر قرحا، شنگرف، قرنفل یعنی لونگ، ان سب کو ہم وزن کوٹ کر گولیاں بناتے ہیں اور روغن سم الفار میں چرب کر کے رکھتے ہیں اور روزانہ ایک گولی استعمال کرتے ہیں۔
الہامی ہونے کے متعلق دو باتیں سنی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ یہ نسخہ ہی الہام ہوا تھا۔ دوسرے یہ کہ کسی نے یہ نسخہ حضور کو بتایا، اور پھر الہام نے اسے استعمال کرنے کا حکم دیا۔ واللہ اعلم!"

(سیرت المہدی، جلد سوم صفحہ 50، 51 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1196،1197 پر)

قادیانی "اخلاقیات" پر ایک مکمل انسائیکلوپیڈیا، جناب شفیق مرزا کا کہنا ہے کہ مرزا قادیانی کی تمام اولاد اس کی اپنی نہیں بلکہ حکیم نورالدین کے کشتوں کی پیداوار ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسیح موعود حج کرے گا

حضور نبی کریم ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے:

☐ ابو هريرة يحدث عن النبى ﷺ قال رسول الله ﷺ والذى نفسى بيده ليهلن ابن مريم بفج الروحاء حاجا او معتمرا او ليثنيهما.

(صحیح مسلم حدیث نمبر 316، جلد 1 صفحہ 408)

''حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اس پاک ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ضرور ابن مریم (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) روحا (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام) کی گھاٹی میں حج یا عمرہ یا دونوں کی لبیک (تلبیہ) پکاریں گے ایک ہی ساتھ۔''

دنیا گواہ ہے کہ مرزا قادیانی کو پوری زندگی حج یا عمرہ نصیب نہیں ہوا۔ مالی استطاعت اور حالتِ امن ہونے کے باوجود مرزا قادیانی کا اس دنیا سے بغیر حج کے رخصت ہونے میں یہ دلیل ہے کہ اس کا دعوائے مسیحیت سچا نہیں۔ رہا علالت وغیرہ کا عذر تو یہ ''عذر گناہ بدتر از گناہ'' سے کم نہیں، کیونکہ اگر مرزا ''مثیل مسیح'' تھا تو پھر اسے کوئی ایسی تکلیف لاحق نہیں ہونی چاہیے تھی جو فریضہ حج کی ادائیگی میں مانع ہو۔

مسیح موعود نبی کریم ﷺ کی قبر میں دفن ہوگا

(395) ''آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا یعنی وہ میں ہی ہوں۔''

(کشتی نوح صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 16 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1198 پر)

مرزا قادیانی نے اوپر جو حدیث مبارکہ کا ترجمہ نقل کیا ہے، وہ بالکل صحیح ہے۔ حضور خاتم النبیین ﷺ کے روضہ انور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے ایک طرف جگہ خالی ہے جہاں وہ دفن ہوں گے۔ لیکن مرزا قادیانی نے حدیث شریف کے آخر میں جو اپنی طرف سے لکھا ہے کہ ''وہ میں ہی ہوں'' غلط اور جھوٹ ہے کیونکہ مرزا قادیانی قادیان کے مرگھٹ میں دفن ہے۔ لہٰذا اس کا دعویٰ غلط ثابت ہوا۔

تاویل کے بارے میں مرزا قادیانی کا فیصلہ

(396) ''والقسم یدل علی ان الخبر محمول علی الظاهر لاتأویل فیه ولا استثناء والا فایی فائدة کانت فی ذکر القسم.

(ترجمہ)''اور قسم کھا کر کوئی بات کہنا اس پر دلالت کرتا ہے کہ کہی ہوئی بات ظاہر پر محمول ہے۔اس میں نہ کوئی تاویل ہے اور استثناء اور نہ قسم کھانے کا فائدہ کیا ہے۔''

(حمامۃ البشریٰ صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 192 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1199 پر)

مزید کہا:

- ''النصوص یحمل علی ظواهرها.''

نصوص کو ظاہری معنی پر ہی دیکھا جائے گا یعنی بلاوجہ تاویل وغیرہ سے کام نہ لیا جائے گا۔

(ازالہ اوہام صفحہ 541 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 390 از مرزا قادیانی)

۞......۞......۞

مرزا قادیانی اور حج

حج اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے جو ہر صاحب استطاعت مسلمان مرد اور عورت پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

❏ ''بے شک پہلا (عبادت) خانہ جو بنایا گیا لوگوں کے لیے وہی ہے جو مکہ میں ہے بڑا برکت والا، ہدایت کا سرچشمہ ہے سب جہانوں کے لیے اس میں روشن نشانیاں ہیں۔ (ان میں سے ایک) مقام ابراہیم ہے اور جو بھی داخل ہوا اس میں، ہو جاتا ہے (ہر خطرہ سے محفوظ) اور اللہ کے لیے، فرض ہے لوگوں پر حج اس گھر کا جو طاقت رکھتا ہو وہاں تک پہنچنے کی اور جو شخص (اس کے باوجود) انکار کرے تو بے شک اللہ بے نیاز ہے سارے جہاں سے۔''

(آل عمران: 96، 97)

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

❏ ''جس نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے حج کیا پھر اس میں نہ کوئی فحش بات کی اور نہ نافرمانی کی۔ وہ ایسا پاک صاف ہو کر آتا ہے جیسا ولادت کے دن تھا۔'' (مشکوٰۃ صفحہ 221)

اس کے برعکس حضور خاتم النبیین ﷺ نے باوجود استطاعت کے حج نہ کرنے والوں کے لیے ارشاد فرمایا:

❏ ''جو شخص بیت اللہ تک پہنچنے کے لیے زاد راہ اور سواری رکھتا ہو۔ لیکن اس کے باوجود اس نے حج نہیں کیا، تو اس کے حق میں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ یہودی یا عیسائی ہو کر مرے۔'' (مشکوٰۃ صفحہ 222)

فتنہ قادیانیت کے بانی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی پوری زندگی میں باوجود استطاعت کے حج کیا نہ عمرہ ادا کیا۔ اس کے دل میں کبھی بیت اللہ شریف کی زیارت کی

آرزو پیدا ہوئی اور نہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ عالی ہی میں حاضری کی تمنا نے اس کے قلب میں انگڑائی لی۔ ظاہر ہے اس سعادت سے محروم صرف وہی بدبخت ہوسکتا ہے جس کے ایمان کی جڑیں بالکل خشک ہوگئی ہوں۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ تھا کہ وہ مہدی اور مسیح موعود ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کی متفقہ علیہ احادیث مبارکہ میں واضح طور پر موجود ہے کہ حضرت مہدیؑ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام خانہ کعبہ کا طواف کریں گے اور حج کریں گے۔ مرزا قادیانی سے جب بھی سوال کیا جاتا کہ آپ نے حج نہیں کیا اور اگر آپ مہدی یا مسیح موعود ہیں تو احادیث کی رو سے آپ کو حج کرنا چاہیے۔ اس پر مرزا قادیانی نے متفقہ علیہ احادیث مبارکہ کی مختلف تاویلات کیں۔ جب اس سے بھی کام نہ بنا تو کہہ ڈالا کہ میرے (مہدی اور مسیح موعود ہونے کے) دعوے کی بنیاد حدیث نہیں بلکہ خود میری وحی ہے۔ مزید کہا کہ جو حدیث میری وحی کے مطابق ہے، وہ درست ہے اور جو حدیث میرے دعوے کے مطابق نہیں، اسے ردی کی ٹوکری میں پھینک دینا چاہیے۔ (نعوذ باللہ)! بعدازاں مرزا قادیانی نے یہ تسلیم کیا کہ مسیح موعود کے حج پر جانے کی حدیث موجود ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اس حدیث مبارکہ کی اہمیت کو کم کرنے کے لیے الٹا سوال کرنے والوں سے پوچھا:

مسیح موعود کا فرض؟

(397) ''آپ اس سوال کا جواب دیں کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو کیا اوّل اس کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ مسلمانوں کو دجال کے خطرناک فتنوں سے نجات دے یا یہ کہ ظاہر ہوتے ہی حج کو چلا جائے۔ اگر بموجب نصوصِ قرآنیہ و حدیثیہ پہلا فرض مسیح موعود کا حج کرنا ہے نہ دجال کی سرکوبی تو وہ آیات اور احادیث دکھلانی چاہئیں تا ان پر عمل کیا جائے۔''
(ایام الصلح صفحہ 190 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 416 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1200 پر)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مرزا قادیانی نے مسلمانوں کو دجال کے خطرناک فتنوں سے نجات دلا دی تھی؟

اس سلسلہ میں مرزا قادیانی مزید لکھتا ہے:

ہمارا حج

(398) "ہمارا حج تو اس وقت ہوگا جب دجال بھی کفر اور دجل سے باز آ کر طواف بیت اللہ کرے گا۔"

(ایام الصلح صفحہ 190 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 416 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1201 پر)

مذکورہ تحریر، مرزا قادیانی کے ذہن کی پیداوار ہے۔ اس سے مرزا قادیانی کا کذب اور دجل مکمل کر واضح ہو گیا ہے۔ یہ حدیث شریف پر افترا ہے۔ احادیث مبارکہ میں آتا ہے کہ قیامت کے قریب دجال کا خروج ہوگا۔ وہ ہر جگہ جا سکے گا لیکن جب مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے حرمین شریفین کی حفاظت کے لیے مامور ہوں گے اور وہ دجال کو داخل نہیں ہونے دیں گے۔ جبکہ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ دجال چوروں کی طرح بیت اللہ کا طواف کرے گا۔ حالانکہ حضور نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں مارا جائے گا۔ قتل دجال سے فراغت کے بعد عیسیٰ علیہ السلام مکہ مکرمہ آئیں گے، حج یا عمرہ یا دونوں ادا کریں گے، بیت اللہ سے فارغ ہونے کے بعد روضہ طیبہ پر آئیں گے، وہ سلام کہیں گے، میں سنوں گا۔ میں جواب دوں گا، وہ سنیں گے۔

اب ان الفاظ کو سامنے رکھیں تو مرزائیوں کی کوئی تاویل نہیں چل سکتی، ہاں البتہ مرزا قادیانی کی یہ تاویل خود قادیانیوں پر فٹ بیٹھتی ہے کہ دعویٰ نبوت کرنے والا دجال اور وہ ہے مرزا قادیانی، اسے ماننے والی دجالی طاقت ان کے ہو گئے دو گروہ تو دجالی طاقت کی بجائے دو طاقتیں ہو گئے، ان کے حرم کعبہ پر جانے پر پابندی ہے تو یہ چوروں کی طرح چوری جا کر طواف کرتے ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام ان کے مقابل پر آ کر طواف کریں گے، یعنی ان کو مٹا دیں گے اس لیے جب حقیقی مسیح آ جائے گا تو جھوٹے مسیح کو ماننے والا کوئی نہیں رہے گا پس مرزا کی تاویل خود مرزائیوں پر منطبق ہوتی ہے۔ حج پر نہ جانے کے متعلق سوال کا جواب دیتے ہوئے ایک اور موقع پر مرزا قادیانی نے کہا:

میں ابھی فارغ نہیں

(399) "میرا پہلا کام خنزیروں کا قتل اور صلیب کی شکست ہے۔ ابھی تو میں خنزیروں کو قتل کر رہا ہوں۔ بہت سے خنزیر مر چکے ہیں اور بہت سے سخت جان ابھی باقی ہیں۔ ان سے فرصت اور فراغت تو ہو لے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 283 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1202 پر)

مرزا قادیانی اپنے اندر کا خنزیر تو قتل نہ کر سکا، باقی خنزیروں کو قتل کرنا چہ معنی دارد؟

ایک مرتبہ پھر مرزا قادیانی کو حج پر نہ جانے کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے کہا:

پہلے میری بیعت کریں!

(400) "تمام مسلمان علما اوّل ایک اقرار نامہ لکھ دیں کہ اگر ہم حج کر آویں تو وہ سب کے سب ہمارے ہاتھ پر توبہ کر کے ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے اور ہمارے مرید ہو جائیں گے۔ اگر وہ ایسا لکھ دیں اور اقرار حلفی کریں تو ہم حج کر آتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 248 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1203 پر)

مرزا قادیانی کے حج پر نہ جانے کا یہ نہایت عیارانہ اور ملحدانہ جواب ہے۔ کیا یہ جواب ایک ایسے شخص کے شایانِ شان ہے جو مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعویدار ہے؟ جب یہ جوابات بھی لوگوں کو مطمئن نہ کر سکے اور مرزا قادیانی کے حج نہ کرنے کی مخالفت بڑھی تو اس نے صاف صاف لفظوں میں حج کرنے کو اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی قرار دے ڈالا اور ساتھ ہی (قادیانی جماعت کی پالیسی کے مطابق کہ جب بھی کوئی شخص مرزا قادیانی پر اعتراض کرے تو اس کے جواب میں فوراً نبی کریم ﷺ پر عیسائیوں اور یہودیوں کی طرف سے کیے گئے اعتراضات پیش کر دیے جائیں) شان رسالت ﷺ میں توہین کرتے ہوئے الزام جڑ دیا کہ انھوں نے تیرہ سال مکہ میں رہتے ہوئے حج نہیں کیا۔ مرزا قادیانی کی ہرزہ سرائی ملاحظہ کیجیے:

مخالفوں کے اس اعتراض پر کہ مرزا قادیانی حج کیوں نہیں کرتا۔ اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہا:

پہلا فرض تبلیغ ہے، حج نہیں

(401)''کیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ جو خدمت خدا تعالیٰ نے اوّل رکھی ہے اس کو پس انداز کر کے دوسرا کام شروع کر دے۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ عام لوگوں کی خدمات کی طرح ملہمین کی عادت کام کرنے کی نہیں ہوتی۔ وہ خدا تعالیٰ کی ہدایت اور رہنمائی سے ہر ایک امر کو بجالاتے ہیں۔ اگرچہ شرعی تمام احکام پر عمل کرتے ہیں مگر ہر ایک حکم کی تقدیم و تاخیر الٰہی ارادہ سے کرتے ہیں۔ اب اگر ہم حج کو چلے جائیں تو گویا اس خدا کے حکم کی مخالفت کرنے والے ٹھہریں گے اور من استطاع الیہ سبیلاً کے بارے میں کتاب حج الکرامہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر نماز کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو حج ساقط ہے۔ حالانکہ اب جو لوگ جاتے ہیں ان کی کئی نمازیں فوت ہوتی ہیں۔ ماموریں کا اوّل فرض تبلیغ ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ 13 سال مکہ میں رہے آپ ﷺ نے کتنی دفعہ حج کیے تھے؟ ایک دفعہ بھی نہیں کیا تھا۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 280 طبع جدید از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 1204 پر)

اس تحریر سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا قادیانی تبلیغ اسلام میں مصروف تھا، اس لیے حج نہ کر سکا۔ اس کا یہ عذر بے بنیاد ہے۔ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک اللہ کی اطاعت اور دوسرے انگریز حکومت کی اطاعت و تابع فرمانی۔ وہ ان خیالات کی تبلیغ و تشہیر میں پوری عمر لگا رہا۔ حج کے موقع پر مرزا قادیانی کی تقریر سے لاکھوں لوگ مستفید ہوتے اور وہ مرزا قادیانی کی طرح انگریز کے خیر خواہ بن جاتے۔ جبکہ مرزا قادیانی کی الہامی پیش گوئی ہے: ''میں قتل کے منصوبوں وغیرہ سے بچایا جاؤں گا۔'' (حقیقت الوحی صفحہ 234 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 234، از مرزا قادیانی) اپنی الہامی پیش گوئی کی سچائی ثابت کرنے کے لیے مرزا قادیانی کے پاس بہترین موقع تھا جسے اس نے ضائع کر دیا۔ کیا مرزا قادیانی کا کوئی ایک ایسا الہام یا وحی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اسے حج کرنے سے روکا ہو یا اسے مؤخر کرنے کے لیے کہا ہو؟ باقی رہی یہ بات کہ حضور نبی کریم ﷺ نے 13 سال تک مکہ میں رہتے ہوئے حج نہیں کیا، انتہائی بے بنیاد اور احمقانہ بات ہے۔ اس وقت حج کے احکامات نازل نہیں ہوئے تھے اور یہ حکم مدینہ طیبہ میں نازل ہوا۔ آپ ﷺ نے ایک مرتبہ حج محض اس لیے ادا فرمایا تا کہ تا قیامت امت مسلمہ پر زیادہ بوجھ نہ پڑے۔ جو لوگ سالانہ جلسہ کے لیے قادیان جاتے ہیں، ان کے لیے مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ یہ حج کا نعم البدل ہے۔ اس موقع

پر قادیانی شاذ و نادر ہی نماز ادا کرتے ہیں۔ مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے اپنے باپ کے حج ادا نہ کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

حج نہیں کیا...... گھر کی گواہی

(402) ''ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حج نہیں کیا۔ اعتکاف نہیں کیا۔ زکوٰۃ نہیں دی۔ تسبیح نہیں رکھی۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حج نہ کرنے کی تو خاص وجوہات تھیں کہ شروع میں آپ کے لیے مالی لحاظ سے انتظام نہیں تھا۔''

(سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 119 از مرزا بشیر احمد ایم اے) (عکس صفحہ نمبر 1205 پر)

لیجیے مرزا بشیر احمد نے ایک نئی توجیہ بیان کر ڈالی ہے، چونکہ مرزا قادیانی مالی لحاظ سے استطاعت نہ رکھتا تھا، اس لیے حج ادا نہ کیا۔ یہ بات بھی بالکل بے بنیاد اور جھوٹ پر مبنی ہے۔ اگر مرزا قادیانی کی مالی حیثیت ایسی نہ تھی تو وہ اپنی کتاب ''براہین احمدیہ'' میں مخالفین کو 10 ہزار روپے کا چیلنج کہاں سے دے رہا تھا؟ اپنے آپ کو رئیس قادیان کیسے لکھتا رہا؟ اگر وہ کنگلا تھا تو اسلام کے نام پر مخالفین کو دس ہزار روپے کا چیلنج دینا اور خود کو رئیس قادیان لکھنا کیا ایک دھوکے باز کی نشانی نہیں ہے؟ مرزا قادیانی نے اپنی آمدن کے بارے میں اعتراف کرتے ہوئے لکھا:

آمدن

(403) ''ہماری معاش اور آرام کا تمام مدار ہمارے والد صاحب کی محض ایک مختصر آمدنی پر منحصر تھا اور بیرونی لوگوں میں سے ایک شخص بھی مجھے نہیں جانتا تھا اور میں ایک گمنام انسان تھا جو قادیان جیسے ویران گاؤں میں زاویہ گمنامی میں پڑا ہوا تھا۔ پھر بعد اس کے خدا نے اپنی پیشگوئی کے موافق ایک دنیا کو میری طرف رجوع دے دیا اور ایسی متواتر فتوحات سے مالی مدد کی کہ جس کا شکریہ بیان کرنے کے لیے میرے پاس الفاظ نہیں۔ مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی امید نہ تھی کہ دس روپیہ ماہوار بھی آئیں گے مگر خدا تعالیٰ جو غریبوں کو خاک میں سے اٹھاتا اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے، اسی نے ایسی میری دستگیری کی کہ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آ چکا ہے اور شاید اس سے زیادہ ہو اور اس آمدنی کو اس سے خیال کر لینا چاہیے کہ سالہا سال سے صرف لنگر خانہ کا ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہوار تک خرچ ہو جاتا

ہے یعنی اوسط کے حساب سے اور دوسری شاخیں مصارف کی یعنی مدرسہ وغیرہ اور کتابوں کی چھپوائی اس سے الگ ہے۔ پس دیکھنا چاہیے کہ یہ پیشگوئی یعنی الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کس صفائی اور قوت اور شان سے پوری ہوئی۔ کیا یہ کسی مفتری کا کام ہے یا شیطانی وساوس ہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ اس خدا کا کام ہے جس کے ہاتھ میں عزت اور ذلت اور ادبار اور اقبال ہے۔ اگر میرے اس بیان کا اعتبار نہ ہو تو بیس برس کی ڈاک کے سرکاری رجسٹروں کو دیکھو تا معلوم ہو کہ کس قدر آمدنی کا دروازہ اس تمام مدت میں کھولا گیا ہے حالانکہ یہ آمدنی صرف ڈاک کے ذریعہ تک محدود نہیں رہی۔ بلکہ ہزارہا روپیہ کی آمدنی اس طرح ہی ہوتی ہے کہ لوگ خود قادیان میں آ کر دیتے ہیں اور نیز ایسی آمدنی جو لفافوں میں نوٹ بھیجے جاتے ہیں۔" ......اگرچہ منی آرڈروں کے ذریعہ ہزارہا روپے آ چکے ہیں۔ مگر اس سے زیادہ وہ ہیں جو خود مخلص لوگوں نے آ کر دیے اور جو خطوط کے اندر نوٹ آئے اور بعض مخلصوں نے نوٹ یا سونا اس طرح بھیجا جو اپنا نام بھی ظاہر نہیں کیا اور مجھے اب تک معلوم نہیں کہ ان کے نام کیا کیا ہیں۔" (حاشیہ)

(حقیقت الوحی صفحہ 211، 212 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 220.221 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1206،1207 پر)

اس زمانہ میں ایک روپے کا 16 کلو گوشت ملتا تھا۔ قارئین کرام اس حساب سے خود اندازہ لگالیں کہ مرزا قادیانی کے پاس کس قدر روپیہ تھا۔

ایک موقع پر مرزا قادیانی پر پھر اعتراض وارد ہوا کہ آپ حج کے لیے کیوں نہیں جاتے؟ تو اس نے کہا کہ مجھے جان کا خطرہ ہے۔ ایسا نہ ہو کہ موقع پر لوگ مجھے قتل کر دیں۔ لہٰذا جان بچانی فرض ہے۔ حالانکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

ہم بزدل نہیں ہیں

(404) "اور ہم ایسے نہیں ہیں کہ کوئی موت ہمیں خدا کی راہ سے ہٹا دے اور اگرچہ خدا کی راہ میں ہم مجروح ہو جائیں یا ذبح کیے جائیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم (ضمیمہ) صفحہ 153 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 321 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1208 پر)

اے مرزا، تو خدا کا پہلوان ہے

(405)"جری اللہ فی حلل الانبیاء۔

ترجمہ: اے مرزا تو خدا کا پہلوان ہے نبیوں کے لباس میں۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 239 طبع چہارم از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 1209 پر)

اے مرزا، تو مت ڈر

(406)"لا تخف انک ان الاعلی ینصرک اللہ فی مواطن۔

ترجمہ: اے مرزا تو مت ڈر تو ہی غالب رہے گا۔ خدا ہر ایک میدان میں تیری مدد کرے گا۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 297 طبع چہارم از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 1210 پر)

خدا تجھے بچائے گا

علاوہ ازیں مرزا قادیانی کو الہام ہو چکا تھا۔

(407)"واللہ یعصمک من الناس"

ترجمہ: "اور خدا تجھ کو لوگوں کے شر سے بچائے گا۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 236 طبع چہارم از مرزا قادیانی
(عکس صفحہ نمبر 1211 پر)

ہم تیرے محافظ رہیں گے

(408)"خدا فرماتا ہے کہ لوگ تیرے ہلاک اور تباہ کرنے کے لئے کوشش کریں گے مگر ہم تیرے محافظ رہیں گے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 57 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 73، از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1212 پر)

مرزا قادیانی کو اگر اپنے مذکورہ الہامات پر یقین ہوتا تو وہ فوراً حج ادا کرنے مکہ مکرمہ روانہ ہو جاتا مگر............ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

آخر میں مرزا قادیانی نے حج پر نہ جانے کی وجہ خود اپنی زبانی بیان کی ہے:

دجال مکہ مدینہ میں داخل نہ ہوگا

(409) ""آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ دجال کافر ہوگا اور میں مسلمان ہوں اور فرمایا تھا کہ دجال مدینہ اور مکہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 211 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 211 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1213 پر)

مرزا قادیانی نے اپنے حج پر نہ جانے کی وجوہات بیان کرتے ہوئے اپنے آپ کو مختلف تاویلات، بے بنیاد دلائل اور کتمان حق کے ذریعے مثیل دجال ثابت کر دیا ہے، اس لیے کہ وہ بھی مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکا۔

واقعہ مشہور ہے کہ ایک دفعہ ایک قادیانی مبلغ سکھوں کے جلسے میں جا دھمکا۔ وہاں سے وہ ایک سکھ کے سوال سے ایسا لاجواب ہوا کہ سوائے شرمندگی کے کچھ بن نہ آیا۔ سکھوں کے جلسے کا عنوان تھا کہ گورونانک جی مہاراج کا مذہب کیا تھا؟ قادیانی مبلغ نے کہا کہ وہ مسلمان تھے۔ دلیل یہ دی کہ سکھوں کی مشہور روایت ہے کہ گورونانک نے مکہ شریف کا سفر کیا۔ اگر وہ مسلمان نہیں تھے تو مکہ شریف میں کیوں گئے؟ سکھ مقرر نے کہا کہ یہ مسلمان ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔ کسی جگہ کا سفر اور بات ہے اور اس جگہ کے رہنے والوں کا ہم مذہب ہونا اور بات ہے۔ درمیان میں سے ایک سکھ بول اٹھا کہ اچھا اگر مکہ شریف میں جانا مسلمان ہونے کی دلیل ہے تو تمہارا مرزا تو حج کرنے نہیں گیا وہ پھر کافر ہوا۔ اس پر قہقہہ مچا اور مرزائی مبلغ خاموش ہو گیا اور وہاں سے بہت بری طرح واپس ہوا۔ لیکن یاد رکھیئے! مرزائی اور ڈھٹائی دو مترادف الفاظ ہیں۔

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام پر ایک زبردست دلیل

قادیانیت کی پوری عمارت ''وفاتِ مسیح'' کے عقیدہ پر کھڑی ہے۔ ہر قادیانی جسے شاید استنجا کرنا بھی نہ آتا ہو، وفاتِ مسیح پر اسے رٹی رٹائی مخصوص باتیں اچھی طرح یاد ہوتی ہیں۔ قادیانی مبلغین، مناظروں اور مباحثوں میں قرآن مجید کی کئی آیات کی معنوی تحریف کر کے اپنی تاویلات کے ذریعے ملحدانہ سوالات کرتے ہیں جس سے کم علم لوگ جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ مثلاً یہ سوال کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں تو وہ وہاں کیا کھاتے پیتے ہوں گے، بول و براز کہاں کرتے ہوں گے، نماز اور زکوٰۃ کیسے ادا کرتے ہوں گے، وغیرہ وغیرہ۔ علماء و فقہاء نے ان اعتراضات کے نہایت علمی اور تسلی بخش جوابات دیئے ہیں۔ یہاں یہ بھی یاد رہے کہ قادیانیوں کے نزدیک تمام انبیاء و رسل فوت ہو چکے ہیں، ان میں سے کوئی ایک بھی زندہ نہیں ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ بہت کم قادیانیوں کو یہ معلوم ہوگا کہ آنجہانی مرزا قادیانی کے نزدیک حضرت موسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ قادیانیوں سے کہا جا سکتا ہے کہ جس طرح آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں، اسی طرح آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ جو اعتراضات یا سوالات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ ہونے پر کیے جاتے ہیں، وہی سوالات قادیانیوں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حیات پر کیے جا سکتے ہیں۔ اس پر بڑے بڑے قادیانی مبلغین کی بولتی بند ہو جاتی ہے۔ آیئے! ملاحظہ کریں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں

(410) ''یہ وہی موسیٰ علیہ السلام مردِ خدا ہے جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ

ہے، اور ہم پر فرض ہو گیا کہ ہم اس بات پر ایمان لاویں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مُردوں میں سے نہیں۔"

(نور الحق صفحہ 50 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 68، 69 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1214،1215 پر)

(411) "أعيسى حيّ ومات المصطفى؟ تلك اذا قسمة ضيزى! اعدلوا هو أقرب للتقوى. واذا ثبت ان الانبياء كلهم أحيا في السموات، فاى خصوصية ثابتة لحياة المسيح، أهو ياكل و يشرب وهم لا ياكلون ولا يشربون؟ بل حياة كليم الله ثابت بنص القرآن الكريم. ألا نقرء في القرآن ما قال الله تعالى و عزوجل: فلا تكن في مرية من لقائه؟ وانت تعلم ان هذه الآية نزلت في موسٰى فهي دليل صريح على حيات موسٰى عليه السلام. لانه لقى رسول الله صلى الله عليه وسلم والاموات لا يلاقون الاحياء، ولا تجد مثل هذه الآيات في شان عيسٰى عليه السلام."

"کیا عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور مصطفےٰ ﷺ فوت ہو گئے؟ یہ تو نامعقول تقسیم ہے۔ انصاف کرو۔ وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور جب یہ ثابت ہو گیا کہ تمام انبیا آسمانوں میں زندہ ہیں تو پھر حیات مسیح کی کونسی خصوصیت ثابت ہوتی ہے۔ کیا وہ وہاں کھاتا پیتا ہے اور دوسرے انبیا کھاتے پیتے نہیں بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ کا زندہ ہونا قرآن کریم سے ثابت ہے۔ کیا تو قرآن کریم میں نہیں پڑھتا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فلا تکن فی مریہ من لقائہ (السجدہ:23) تو اس کی ملاقات کے بارے میں شک نہ کرو اور تو جانتا ہے کہ یہ آیت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اور یہ آپ کی حیات پر واضح دلیل ہے کیونکہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اور مُردے زندوں سے نہیں ملتے۔ اور تو ایسی آیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں نہیں پائے گا۔"

(حمامۃ البشریٰ صفحہ 35 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 221 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1216 پر)

یہاں مرزا قادیانی کس وضاحت اور اصرار سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کو جزو ایمان قرار دے رہا ہے اور اس کی صداقت میں قرآن کریم کو گواہ بنا رہا ہے اور صاف لفظوں میں تاکیداً کہہ رہا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں۔ وہ نہیں مرے۔

کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے

اب سوال یہ ہے کہ مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ ماننا کفر ہے تو کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زندہ ماننا کفر نہیں۔ حالانکہ خود اپنی 52 سالہ زندگی تک زندہ ماننا چلا آیا ہے۔ اور جو جو اعتراضات حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر آئے دن قادیانی اپنی تقریروں اور تحریروں میں کرتے رہتے ہیں اور جو مرزا قادیانی نے اپنی تالیفات میں درج کیے ہیں کہ وہ کیا کھاتے، کیا پیتے، کہاں سوتے اور کیا کیا کرتے ہیں؟ کیا یہی ان تمام کا جواب صحیح نہیں کہ جو کچھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی سے وابستہ ہے۔ وہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے سمجھو اور کیا فرقان حمید کی کسی ایک آیت سے کوئی قادیانی ہمیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی بتا سکتا ہے؟ ہمارے خیال میں مرزا قادیانی سے یہ غلطی ہوئی کہ بجائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سہواً حضرت موسیٰ علیہ السلام لکھ دیا۔ بہرحال جس کو امت مرزائیہ موسیٰ علیہ السلام سمجھتی ہے، اسی کو مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام تصور کرتے ہیں اور وہی مسیح موعود ہے اور اسی کے لیے حضور نبی کریم ﷺ نے اللہ کی قسم اٹھاتے ہوئے ان کی آمد کا وعدہ دیا ہے اور جس پر دنیا کے ڈیڑھ ارب انسانوں کا ایمان ہے۔

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کے ضمن میں مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ یہ امر قانونِ قدرت کے خلاف ہے اور ایسے واقعہ کو عقل تسلیم نہیں کرتی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بجسدِ عنصری آسمان پر تشریف لے جائیں، دراصل یہ کم علمی اور جہالت کے واہمے ہیں۔ ورنہ کلام مجید میں ایسے بیسوں واقعات موجود ہیں جو ہمارے عقل و فکر میں نہیں آتے مثلاً حضرت عزیر علیہ السلام کا سو سال کے بعد زندہ ہونا، اصحاب کہف کا تین سو برس تک سونا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پرندوں کو ذبح کرنے کے بعد زندہ ہوتے دیکھنا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردے زندہ کرنا، شق القمر کا رسول اکرم ﷺ کے لیے گواہی دینا، وغیرہ وغیرہ۔

قانون قدرت مخلوق کے لیے ہے نہ کہ خالق کے لیے۔ اس کی پیروی ہمارے لیے ہے نہ کہ خلاق کائنات کے لیے۔ ہاں یہ صحیح اور درست ہے کہ ہم اس کو نہیں توڑ سکتے۔ ہماری

تدبیریں اس کو نہیں بدل سکتیں۔ مگر وہ ذات کردگار جس نے اس کو پیدا کیا، وہ موجد اعلیٰ جس نے ان کو ایجاد کیا، بدل بھی سکتا ہے اور توڑ بھی سکتا۔ وہ ان کا مطیع وفرمانبردار نہیں اور یہی خالق اور مخلوق میں فرق ہے۔ وہ جہاں لاتبدیل لکلمات اللہ فرماتا ہے، وہاں واللہ علی کل شی قدیر کا بھی حکم دیتا ہے۔ خدا کے قانون کو عاجز مخلوق کی کیا طاقت ہے کہ توڑ سکے یا بدل سکے۔ ہاں وہ جب چاہے اپنی مشیت سے ایسا کرنے پر قادر ہے۔ یفعل مایشاء یعنی کرتا ہے جو چاہتا ہے اور لطف یہ ہے کہ خود آنجہانی مرزا قادیانی بھی اس پر صاد کرتا ہے اور طرفہ یہ کہ مثالیں دے دے کر قانون قدرت کو انسانی ہاتھوں سے توڑتا اور پھر خود ہی معترض ہوتا ہے۔

قارئین کرام کی ضیافت طبع کے لیے ذیل میں ہم چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ کیجیے۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

دودھ دینے والا بکرا

(412) ''تھوڑا عرصہ گزرا ہے کہ مظفر گڑھ میں ایک ایسا بکرا پیدا ہوا کہ جو بکریوں کی طرح دودھ دیتا تھا۔ جب اس کا شہر میں بہت چرچا پھیلا تو میکالف صاحب ڈپٹی کمشنر مظفر گڑھ کو بھی اطلاع ہوئی تو انھوں نے یہ ایک عجیب امر قانونِ قدرت کے برخلاف سمجھ کر وہ بکرا اپنے رُوبرو منگوایا۔ چنانچہ وہ بکرا جب ان کے رُوبرو دوہا گیا تو شاید قریب ڈیڑھ سیر دودھ کے اس نے دیا اور پھر وہ بکرا بحکم صاحب ڈپٹی کمشنر عجائب خانہ لاہور میں بھیجا گیا۔ تب ایک شاعر نے اس پر ایک شعر بھی بنایا اور وہ یہ ہے۔

مظفر گڑھ جہاں پر ہے مکالف صاحب عالی
یہاں تک فضلِ باری ہے کہ بکرا دُودھ دیتا ہے

اس کے بعد تین معتبر اور ثقہ اور معزز آدمی نے میرے پاس بیان کیا کہ ہم نے بچشم خود چند مَردوں کو عورتوں کی طرح دودھ دیتے دیکھا ہے بلکہ ایک نے ان میں سے کہا کہ امیر علی نام ایک سید کا لڑکا ہمارے گاؤں میں اپنے باپ کے دودھ سے ہی پرورش پایا تھا کیونکہ اس کی ماں مرگئی تھی۔ ایسا ہی بعض لوگوں کا تجربہ ہے کہ کبھی ریشم کے کیڑے کی مادہ بے نر کے انڈے دے دیتی ہیں اور ان میں سے بچے نکلتے ہیں۔ بعض نے یہ بھی دیکھا کہ چوہا مٹی خشک سے پیدا ہوا جس کا آدھا دھڑ تو مٹی تھی اور آدھا چوہا بن گیا۔ حکیم فاضل قرشی یا شاید علامہ نے ایک جگہ لکھا ہے کہ ایک بیمار ہم نے دیکھا جس کا کان ماؤف ہو کر بہرہ ہو گیا تھا پھر کان کے

نیچے ایک ناسور سا پیدا ہو گیا جو آخر وہ سوراخ سے ہو گئے اس سوراخ کی راہ سے وہ برابر سن لیتا تھا گویا خدا نے اس کے لیے دوسرا کان عطا کیا۔ ان دونوں طبیبوں میں سے ایک نے اور غالباً قرشی نے خود اپنی اڑی میں سوراخ ہو کر اور پھر اس راہ سے مدت تک براز یعنی پاخانہ آتے رہنا تحریر کیا ہے۔"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ 51 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 99 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1217 پر)

اور پھر ناممکنات پر بس نہیں بلکہ مرزا قادیانی کا اقرار موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے لیے عام قانون توڑ دیا کرتا ہے۔ چنانچہ دلچسپی کے لیے یہ بھی ملاحظہ کیجیے۔

قانون قدرت

(413) "خدا تعالیٰ اس کی پروا نہیں کرتا لیکن جہاں کوئی پیچ پڑ جاتا ہے اور دین پر اعتراض وارد ہوتا ہے، وہاں تو خدا تعالیٰ اپنا قانون بھی بدل دیتا ہے اور معجزہ نمائی کرتا ہے۔"
(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 296، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1218 پر)

(414) "جب انسان اپنی بشری عادتوں کو جو اس میں اور اس کے رب میں حائل ہیں، شوقِ توصل الٰہی میں توڑتا ہے تو خدائے تعالیٰ بھی اپنی عام عادتوں کو اس کے لیے توڑ دیتا ہے۔ یہ توڑنا بھی عاداتِ ازلیہ میں سے ہے۔ کوئی مستحدث نہیں ہے جو موردِ اعتراض ہو سکے گویا قدیم قانون حضرتِ احدیت جل شانہٗ اسی طور پر چلا آتا ہے۔"
(سرمہ چشم آریہ صفحہ 57، 58 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 105، 106 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1220,1219 پر)

مرزا قادیانی مزید لکھتا ہے:
(415) "خوارق کی کل جس سے عجائباتِ قدرتیہ حرکت میں آتی ہیں، انسان کی تبدیل یافتہ روح ہے اور وہ بچی تبدیلی یہاں تک آثار نمایاں دکھاتی ہے کہ بعض اوقات ایک ایسے طور سے شورِ محبت دل میں استیلا پکڑتا ہے اور عشق الٰہی کے پُرزور جذبات اور صدق اور یقین کی

سخت کششیں ایسے مقام پر انسان کو پہنچا دیتی ہیں کہ اُس عجیب حالت میں اگر وہ آگ میں ڈالا جائے تو آگ اس پر کچھ اثر نہیں کر سکتی۔ اگر وہ شیروں اور بھیڑیوں اور ریچھوں کے آگے پھینک دیا جائے تو وہ اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتے۔"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ 58 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 106 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1221 پر)

قارئین کرام! آپ نے آنجہانی مرزا قادیانی کے دو مسلمہ اصول ملاحظہ فرمائے اور اس سے قبل دو تین عملی مثالیں بھی ملاحظہ کیں۔ اس میں کوئی مشکل یا اینچ پیچ نہیں ہے بلکہ مطلب نہایت صاف صاف اور واضح ہے۔ اب اسی اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے مرزا قادیانی کی عملی تصویر قال اور حال کو دیکھیے وہ تمام معجزات جو انبیا علیہ السلام کو تفویض ہوئے مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ کہ چار جانوروں کو ذبح کرنے کے بعد اطمینان قلب کے لیے ان کا زندہ ہونا اور دیکھنا، حضرت عزیر علیہ السلام اور ان کے گدھے کا واقعہ وغیرہ وغیرہ۔ کسی ایک معجزہ کو قادیانی صرف اس لیے قبول نہیں کرتے کہ سنت اللہ نہیں اور کہتے ہیں اللہ تعالیٰ قادر تو ہے لیکن وہ اپنے قوانین کو نہیں بدلتا۔

ہم قادیانیوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا بکرے کا دودھ دینا اور مرد کی چھاتی سے مہینوں دودھ کا بہنا اور آگ کی حرارت کا مفقود ہونا اور وحشی درندوں کا وحشت کو بھول جانا کس طرح اور کس لیے اب جائز قرار دیا گیا؟ آخر یہ کیا ہے؟ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر بجسد عنصری جانا صرف اسی ایک دلیل کی بنا پر قبول نہیں کیا کہ کرۂ زمہریر و آتشین سے گزرنا محال ہی نہیں، غیر ممکن ہے اور یہ سنت اللہ کے منافی ہے اور صرف اسی اصول کو برقرار رکھنے کے لیے مریم علیہا السلام پر بہتان تراشے اور نامہ اعمال کو سیاہ کیا کہ وہ یوسف نجار کے بیٹے تھے کیونکہ یہ بھی سنت اللہ کے برخلاف ہے کہ بلا مرد کے چھوئے عورت استقرار حمل پائے جبکہ خود وہ اقرار کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے لیے عام قانون توڑ دیا کرتا ہے۔

چولہ آسمان سے نازل ہوا

(416) "بعض لوگ انگد کے جنم ساکھی کے اس بیان پر تعجب کریں گے کہ یہ چولہ آسمان

سے نازل ہوا ہے اور خدا نے اس کو اپنے ہاتھ سے لکھا ہے۔ مگر خدا تعالی کی بے انتہا قدرتوں پر نظر کر کے کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ اس کی قدرتوں کی کسی نے حد بست نہیں کی۔ کون انسان کہہ سکتا ہے کہ خدا کی قدرتیں صرف اتنی ہی ہیں، اس سے آگے نہیں۔ ایسے کمزور اور تاریک ایمان تو ان لوگوں کے ہیں جو آج کل نیچری یا برہمو کے نام سے موسوم ہیں۔"

(ست بچن صفحہ 37 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 157 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1222 پر)

گورونانک کے چولہ کی فرضی تصویر

(417) سکھوں کے مذہبی پیشوا گورونانک کے اس چولہ کی تصویر ملاحظہ کریں جس کے متعلق مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ یہ چولہ آسمان سے نازل ہوا ہے۔ اس سے پہلے مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ خدا نے اس کا نام "امین الملک جے سنگھ بہادر" رکھا ہے۔ پھر دعویٰ کیا کہ "میں کرشن ہوں"، "میں آریوں کا بادشاہ ہوں"، میں کرشن جی رودر گوپال ہوں۔" دیکھیے! سکھوں کے قابو کرنے کے لئے مرزا قادیانی نے کیا کیا پاپڑ بیلے؟

(ست بچن صفحہ 52 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 172، از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1223 پر)

مقام حیرت ہے کہ گرونانک کے چولہ کا آسمان سے اترنا تو مرزا قادیانی کے نزدیک درست ہے اور اس کو آگ نہیں جلاتی۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے آنے یا جانے سے کرہ ناریہ مانع ہے؟

مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ اس نے عین حالات بیداری میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کئی ملاقاتیں کیں، ان سے باتیں کیں اور ان کا حال دریافت کیا۔ ملاحظہ کیجیے!

حالت بیداری میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات

(418) "خدا کی عجیب باتوں میں سے جو مجھے ملی ہیں، ایک یہ بھی ہے جو میں نے عین بیداری میں جو کشفی بیداری کہلاتی ہے، یسوع مسیح سے کئی دفعہ ملاقات کی ہے اور اس سے

باتیں کر کے اس کے اصل دعویٰ اور تعلیم کا حال دریافت کیا ہے۔"
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 206 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1224 پر)
17 اپریل 1908ء کو عیسائیوں کا ایک وفد مرزا قادیانی سے ملاقات کے لیے قادیان آیا اور انھوں نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے موضوع پر مرزا قادیانی سے چند سوالات کیے، جس کے مرزا قادیانی نے جوابات دیے۔ ملاحظہ کیجیے۔

(419) "سوال: مسیح کو آپ نے کس طور سے دیکھا ہے۔ آیا جسمانی رنگ میں دیکھا ہے؟
جواب: فرمایا کہ
ہاں جسمانی رنگ میں اور عین حالت بیداری میں دیکھا ہے۔
سوال: ہم نے بھی مسیح کو دیکھا ہے اور دیکھتے ہیں مگر وہ روحانی رنگ میں ہے۔ کیا آپ نے بھی اسی طرح دیکھا ہے جس طرح ہم دیکھتے ہیں۔
جواب: نہیں ہم نے ان کو جسمانی رنگ میں دیکھا ہے اور بیداری میں دیکھا ہے۔"
(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 521 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1225 پر)

بلاعنوان؟؟؟

(420) "بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ حضرت صاحب نے 1884ء میں ارادہ فرمایا تھا کہ قادیان سے باہر جا کر کہیں چلہ کشی فرمائیں گے اور ہندوستان کی سیر بھی کریں گے۔ چنانچہ آپ نے ارادہ فرمایا کہ سوجان پور ضلع گورداسپور میں جا کر خلوت میں رہیں اور اس کے متعلق حضور نے ایک اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا پوسٹ کارڈ بھی مجھے روانہ فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے بھی اس سفر اور ہندوستان کے سفر میں حضور ساتھ رکھیں۔ حضور نے منظور فرمالیا۔ مگر پھر حضور کو سفر سوجان پور کے متعلق الہام ہوا کہ تمہاری عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہوگی۔ چنانچہ آپ نے سوجان پور جانے کا ارادہ ترک کر دیا اور ہوشیار پور جانے کا ارادہ کرلیا.............. جب دو مہینے کی مدت پوری ہوگئی تو حضرت صاحب واپس اسی راستہ سے قادیان روانہ ہوئے۔ ہوشیار پور سے پانچ چھ میل کے فاصلہ پر ایک بزرگ کی قبر ہے جہاں کچھ باغیچہ سا لگا ہوا تھا۔ وہاں پہنچ کر حضور تھوڑی دیر کے لئے بہلی سے اتر آئے اور فرمایا

یہ عمدہ سایہ دار جگہ ہے۔ یہاں تھوڑی دیر ٹھہر جاتے ہیں۔اس کے بعد حضور قبر کی طرف تشریف لے گئے۔ میں بھی پیچھے پیچھے ساتھ ہوگیا۔اور شیخ حامد علی اور فتح خان بھلی کے پاس رہے۔ آپ مقبرہ پر پہنچ کر اس کا دروازہ کھول کر اندر گئے اور قبر کے سرہانے کھڑے ہوکر دعا کے لیے ہاتھ اٹھا لئے اور تھوڑی دیر تک دعا فرماتے رہے، پھر واپس آئے اور مجھ سے مخاطب ہوکر فرمایا ''جب میں نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو جس بزرگ کی یہ قبر ہے، وہ قبر سے نکل کر دو زانو ہوکر میرے سامنے بیٹھ گئے اور اگر آپ ساتھ نہ ہوتے تو میں ان سے باتیں بھی کر لیتا۔ان کی آنکھیں موٹی موٹی ہیں اور رنگ سانولا ہے، پھر کہا کہ دیکھو اگر یہاں کوئی مجاور ہے تو اس سے ان کے حالات پوچھیں۔ چنانچہ حضور نے مجاور سے دریافت کیا۔اس نے کہا، میں نے ان کو خود نہیں دیکھا کیونکہ ان کی وفات کو قریباً ایک سو سال گزر گیا ہے۔ ہاں اپنے باپ یا دادا سے سنا ہے کہ یہ اس علاقہ کے بڑے بزرگ تھے۔اور اس علاقہ میں ان کا بہت اثر تھا۔''

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 69، 71 از مرزا بشیر احمد ایم اے)(عکس صفحہ نمبر 1227.1226 پر)

دہریہ اور فلسفی لوگ

(421) ''پھر مسیح کے بارہ میں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ کیا طبعی اور فلسفی لوگ اس خیال پر نہیں ہنسیں گے کہ جبکہ تیس یا چالیس ہزار فٹ تک زمین سے اوپر کی طرف جانا موت کا موجب ہے تو حضرت مسیح اس جسم عنصری کے ساتھ آسمان تک کیونکر پہنچ گئے اور کیا یہ مخالفوں کے لیے ہنسنے کی جگہ نہیں ہوگی۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 147 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 175,174 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1229,1228 پر)

فرقہ ضالہ نیچریہ

(422) ''پس میرا مذہب ''فرقہ ضالہ نیچریہ'' کی طرح یہ نہیں ہے کہ میں عقل کو مقدم رکھ کر قال اللہ اور قال الرسول پر کچھ نکتہ چینی کروں۔ایسے نکتہ چینی کرنے والوں کو ملحد اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔''

(الحق، بحث لدھیانہ صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 28 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1230 پر)

ثبوت حاضر ہیں!

حیات ونزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر قادیانی اعتراضات اور اُن کے جوابات

فتنہ قادیانیت نے جن مغالطوں میں مسلمانوں کو مبتلا کیا اور جو ذہنی انتشار امت میں پیدا کیا ہے، ان میں ایک مغالطہ یہ ہے کہ اس نے مسلمانوں کو نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے بجائے حیات مسیح علیہ السلام کے مسئلے میں الجھائے رکھا۔

اصل مسئلہ یہ نہیں تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور بوجودِ عنصری آسمانوں میں مکین ہیں۔ یہ تو ایک ضمنی بات تھی اور اپنی جگہ مبنی برحق کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور اس باب میں کوئی بھی ہوشمند اور ایمان و یقین کی نعمت سے مالا مال مسلمان شک و شبہ میں مبتلا نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ کسی ذی روح کو یا کسی انسان کو آسمانوں تک اٹھا لے جانے کی قدرت نہیں رکھتے یا کسی شخص کو دس بیس ہزار سال یا اس سے بھی زیادہ زندہ رکھنے پر قادر نہیں۔ خدا تعالیٰ کی صفت احیا (زندہ کرنے اور زندہ رکھنے کی) بغیر کسی حد و قید کے ہے اور اس پر پوری امت متحد رہی ہے۔

جس بات کو قرآن و سنت نے اہمیت دی، وہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہے، یعنی یہ کہ وہی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام جو خاتم النبیین ﷺ کی بعثت سے تقریباً 570 برس پہلے مریم صدیقہ کے ہاں بغیر باپ کے محض قدرت الٰہیہ سے پیدا ہوئے اور جنھیں خدائے ذوالجلال نے یہود نا مسعود کی شرارتوں سے محفوظ رکھا اور صلیب دیے جانے سے بچا کر اپنی جانب اٹھا لیا۔ وہی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام، خاتم النبیین ﷺ کے زمانہ نبوت میں دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے اور حضور اکرم ﷺ کے ایک خلیفہ و نائب کی حیثیت سے حضور پرنور ﷺ کے دین کے منادہوں گے۔ وہ خود ہی ہوں گے، نہ کہ ان کے کوئی مثیل و مشابہ۔

یہ ہے وہ مسئلہ جس کی اہمیت تھی اور ہے اور یہ مسئلہ اس قدر اہم ہے کہ حضور سرور کونین ﷺ نے اسے بار بار سلیس اور واضح انداز میں فرمایا اور امت کو اس پر توجہ مرکوز رکھنے کی تلقین فرمائی۔ قادیانیوں سے گفتگو کے دوران، اس مسئلے کی صحیح نوعیت کو ملحوظ رکھنا از بس ضروری ہے۔

1) قادیانی حیات عیسیٰ علیہ السلام پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ (مائدہ:117) ترجمہ:"میں ان کی نگہبانی کرتا رہا۔ جب تک ان کے درمیان موجود رہا۔ پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ان کا نگہبان اور رکھوالا تھا"، کی رو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں یعنی "اس آیت میں صریح طور پر بتایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ، عیسائیوں کے بگڑنے سے لاعلمی ظاہر کریں گے اور کہیں گے کہ مجھے تو ان کے حالات کی اس وقت تک خبر ہے جب تک میں ان میں تھا، اور وفات کے بعد کی خبر نہیں۔"

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قوم کے بگاڑ کا علم ہونے یا نہ ہونے کی بات ہی زیر بحث نہیں کہ وہ یہ جواب دیتے کہ مجھے علم نہیں، جو بات زیر بحث ہے کہ کیا تم نے ان لوگوں سے کہا کہ مجھے اور میری ماں کو معبود بنا لینا؟ اس کے جواب میں وہ عرض کریں گے کہ توبہ! توبہ! میری کیا مجال کہ میں ان سے ایسی بات کہتا، میں نے تو ان کو توحید کی تعلیم دی تھی، اور جب تک ان میں رہا، ان کے عقیدۂ توحید کی پوری پوری نگرانی کرتا رہا، یہ میرے اٹھائے جانے کے بعد بگڑے ہیں، جس کی ذمہ داری مجھ پر نہیں بلکہ خود انہی پر عائد ہوتی ہے۔

یہ آیت یا اس سلسلہ میں پیش کی جانے والی دوسری آیات جن کو مرزا قادیانی یا قادیانی مبلغ، وفات مسیح کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں، چودھویں صدی میں نازل نہیں ہوئیں، پہلے بھی وہ قرآن مجید میں موجود تھیں اور گزشتہ تیرہ چودہ صدیوں کے اکابرین امت رحمہ اللہ اور مجددین ملت کی نظر سے وہ اوجھل نہیں تھیں، اور سب سے بڑی بات کہ حضور نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام رحمہ اللہ اور تمام صدیوں کے اکابرین امت رحمہ اللہ ان آیات کے باوجود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ ہونے اور دوبارہ تشریف لانے کا عقیدہ رکھتے تھے، خود مرزا قادیانی لکھتا ہے:

□ "مسیح ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی ایک اول درجہ کی پیش گوئی ہے، جس کو سب

نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے، اور جس قدر صحاح میں پیش گوئیاں لکھی گئی ہیں، کوئی پیش گوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی، تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے، انجیل بھی اس کی مصدق ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 557 طبع اول، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 400 از مرزا قادیانی)

یہ بات عقلاً وشرعاً ناممکن اور محال ہے کہ قرآن کریم کی آیات کا مطلب (نعوذ باللہ) نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سمجھا ہو، نہ تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم نے، نہ 14 صدیوں کے اکابر امت اور مجددین ملت نے۔ پس اگر ان آیات کا وہی مطلب ہوتا جو قادیانی بیان کرتے ہیں تو مرزا قادیانی کو وفات مسیح کے عقیدے کا اعلان کرنے کی ضرورت نہ تھی، بلکہ یہ عقیدہ روز اوّل سے امت میں متواتر چلا آنا چاہیے تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں، وہ دوبارہ نہیں آئیں گے۔ لیکن اس کے برعکس ہم یہ دیکھتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک، تمام اکابرین امت، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ ہونے اور دوبارہ آنے کا عقیدہ رکھتے چلے آ رہے ہیں اور اس عقیدہ کی حقانیت قرآن کریم کی آیات بینات اور احادیث متواترہ سے ثابت کرتے آئے ہیں۔ تفسیر، حدیث اور عقائد کی تمام کتابوں میں اس عقیدے کو جلی عنوان سے ذکر کیا گیا ہے، اب انصاف کیجیے کہ (نعوذ باللہ) صحابہ کرامؓ سے لے کر تمام اکابر امت کا عقیدہ تو غلط ہو اور قرآن کریم کی آیات بینات کا مطلب نہ سمجھیں اور مرزا قادیانی کا عقیدہ جو نیچریوں کی تقلید میں اپنایا گیا، وہ صحیح ہو اور قادیانی قرآن کریم کی ان آیات کا مطلب سمجھ جائیں، کیا کسی کی عقل میں یہ بات آ سکتی ہے؟ اس نکتہ کو سامنے رکھ کر قادیانی خود اپنے ضمیر سے فیصلہ لیں کہ "براہین احمدیہ" میں مرزا قادیانی نے صحیح عقیدہ لکھا تھا، بعد میں وہ پٹڑی سے کیوں اتر گیا؟

آیت کریمہ "فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ" وفات مسیح کو ثابت نہیں کرتی بلکہ خود قادیانی عقیدے کی جڑ کو کاٹتی ہے، کیونکہ اس آیت میں حضرت مسیح علیہ السلام کی دو حالتیں ذکر کی گئی ہیں، پہلی قوم کے درمیان موجود رہنے کی، جس کو "وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ" میں ذکر فرمایا گیا ہے، اور دوسری اس کے بالمقابل قوم کے درمیان غیر موجودگی کی، جس کو "تَوَفَّيْتَنِیْ" میں ذکر کیا گیا ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام بارگاہ خداوندی میں عرض کر رہے ہیں کہ میں جب تک ان کے درمیان موجود رہا، تب تک ان کے احوال پر مطلع رہا، اور ان کی

نگرانی کرتا رہا کہ کوئی غلط عقیدہ نہ اپنا لیں، پھر جب میرے ان کے درمیان قیام کی مدت پوری ہو گئی اور آپ نے ان کے درمیان سے مجھے اٹھا لیا تو اس کے بعد آپ ہی ان کے نگہبان تھے، اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا، نہ اس کی کوئی ذمہ داری مجھ پر عائد ہوتی ہے۔
مفسرین حضرات یہاں توفی کی تفسیر رفع آسمانی سے کرتے ہیں، اور اس تفسیر کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اپنی قوم کے درمیان رہنے اور پھر ان کے اٹھائے جانے کی دو حالتوں کے درمیان تقابل، بالکل واضح ہے، یعنی جب تک نہیں اٹھائے گئے، اس وقت تک قوم کے درمیان تھے، اور جب ان کو اٹھا لیا گیا تو قوم کے درمیان نہیں رہے۔ لیکن مرزا قادیانی یہاں توفی کے معنی موت کے کرتا ہے، اور اسی کے ساتھ اس کا بھی قائل ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب دی گئی، وہ صلیب پر "کَالْمَیِّت" ہو گئے، تو تین دن تک ایک قبر نما حجرے یا حجرہ نما قبر میں ان کے زخموں کا علاج کیا گیا، اور پھر وہ بھاگ کر کشمیر چلے آئے، یہاں 80,70 سال زندہ رہے کے بعد ان کا انتقال ہو گیا، گویا مرزا قادیانی کے بقول عیسیٰ علیہ السلام کی تین حالتیں تھیں، ایک قوم کے درمیان قیام پذیر رہنے کی، دوسری کشمیر کی طرف ہجرت کر کے ایک عرصہ تک زندہ رہنے کی اور تیسری موت کی۔ مرزا کی اس تقریر کے مطابق ان دونوں حالتوں میں جو قرآن کریم میں ذکر کی گئی ہیں، کوئی تقابل نہیں رہتا، مرزا قادیانی کے عقیدے کے مطابق تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہ فرمانا چاہیے تھا کہ میں جب تک ان کے درمیان موجود رہا ان پر گواہ رہا، پھر میں نے کشمیر کی طرف ہجرت کی تو آپ ان کے نگہبان تھے، الغرض "فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ" کے معنی یہ ہیں کہ جب تو نے مجھے اپنی تحویل میں لے کر آسمان پر اٹھا لیا تو آپ ہی نگہبان تھے، کوئی سی تفسیر اٹھا کر دیکھ لیجیے، یہی تفسیر ملے گی، اس لیے مرزا قادیانی نے آیت کا جو مفہوم بیان کیا ہے، وہ خود اس آیت کی رُو سے غلط ٹھہرتا ہے۔
ایک نکتہ اور بھی ذہن نشین رکھنا چاہیے۔ وہ یہ کہ جب کسی نبی کو اپنی قوم کے درمیان سے ہجرت کر جانے کا حکم ہوتا ہے تو سنت اللہ یوں ہے کہ یا تو اس قوم کو تہس نہس کر دیا جاتا ہے، جیسا کہ حضرت ہودؑ، حضرت صالحؑ، حضرت لوطؑ اور حضرت شعیب علیہم السلام کی قوموں کے واقعات قرآن کریم میں ذکر کیے گئے ہیں، یا پھر اس نبی کو فاتحانہ شان سے قوم میں واپس لایا جاتا ہے اور قوم اس کی مطیع ہو جاتی ہے جیسا کہ ہمارے آقا پیارے رسول کریم حضرت محمد ﷺ کے ساتھ ہوا کہ آپ ﷺ جس شہر سے ہجرت فرما کر گئے تھے، سات سال بعد اس میں

فاتح کی حیثیت سے واپس تشریف لائے اور پوری قوم آپ ﷺ کی مطیع ہوگئی۔ اہل اسلام کے نزدیک سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی آسمان پر تشریف آوری، ان کی ہجرت تھی، مگر ان کے تشریف لے جانے کے بعد ان کی قوم (یہود) کو عاد و ثمود کی طرح ہلاک نہیں کیا گیا بلکہ ان کا معاملہ قرب قیامت تک ملتوی رکھا گیا، قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام، دجال کو قتل کرنے کے لیے، جو اس وقت یہود کا سربراہ ہوگا، واپس تشریف لائیں گے، جو لوگ آپ پر ایمان لائیں گے، وہ باقی رہ جائیں گے، باقی سب کا صفایا کر دیا جائے گا، جیسا کہ احادیث مبارکہ میں اس کی تفصیلات موجود ہیں۔ لیکن مرزا قادیانی کے قول کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کشمیر کی طرف ہجرت کر گئے، وہیں فوت ہو گئے، ان کے جانے کے بعد نہ قوم کو ہلاک کیا گیا اور نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو واپس لایا گیا، مرزا قادیانی کا یہ قول سنت اللہ کے قطعاً خلاف ہے، اگر عیسیٰ علیہ السلام کی ہجرت آسمان کی طرف نہیں بلکہ کشمیر کی طرف ہوئی تھی تو وہاں ان کی گمنامی میں موت واقع نہ ہوتی، بلکہ ان کو فاتحانہ شان سے دوبارہ ان کی قوم میں واپس لایا جاتا۔

مرزا قادیانی کو قرآن سے اپنی مطلب براری کے سوا کوئی تعلق نہیں تھا، اس لیے اس نے جیسا موقع دیکھا، قرآن کریم کی آیات کا مطلب گھڑ لیا، زیر بحث آیات کا یہ مطلب نہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے دن اپنی قوم کے بگاڑ سے لاعلمی کا اظہار فرمائیں گے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس بگڑی ہوئی قوم سے اپنی برأت فرمائیں گے کہ میں جب تک ان کے درمیان قیام پذیر رہا، ان کی پوری پوری نگرانی کرتا رہا کہ کسی غلط عقیدہ میں مبتلا نہ ہو جائیں، پھر جب آپ نے مجھے اٹھایا تو میری ذمہ داری ختم ہو گئی، اس کے بعد اگر انھوں نے گمراہی اختیار کی ہے تو میں ان سے بری الذمہ ہوں۔

(2) قادیانی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب قرب قیامت دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے تو کیا وہ نبی ہوں گے یا امتی؟ اگر نبی ہوں گے تو یہ بات ختم نبوت کے خلاف ہے اور اگر نبی نہ ہوں گے تو کیا وہ نبوت کے منصب سے معزول ہو جائیں گے؟

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بحیثیت امتی تشریف لائیں

گے اور شریعت محمدیہ ﷺ پر عمل کریں گے۔ ان کا نزول بحیثیت نبی نہیں ہوگا۔ ان کی تشریف آوری ختم نبوت کے منافی نہیں ہے کیونکہ وہ تشریف لانے کے بعد نبی اللہ تو ہوں گے مگر اپنی پرانی شریعت پر عمل نہیں کروائیں گے۔ بلکہ شریعت محمدیہ ﷺ کے علمبردار ہوں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ دنیا میں تشریف لانا بلاتشبیہ اسی نوعیت کا ہوگا، جیسے ایک صدر مملکت کے دور میں کوئی سابق صدر آئے اور وقت کے صدر کی ماتحتی میں مملکت کی کوئی خدمت انجام دے۔ ایک معمولی سمجھ بوجھ کا آدمی بھی یہ بات بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ ایک صدر کے دور میں کسی سابق صدر کے محض آجانے سے آئین نہیں ٹوٹتا۔ البتہ دو صورتوں میں آئین کی خلاف ورزی لازم آتی ہے۔ ایک یہ کہ سابق صدر آکر پھر سے فرائض صدارت سنبھالنے کی کوشش کرے۔ دوسرے یہ کوئی شخص اس کی سابق صدارت کا بھی انکار کردے کیونکہ یہ اُن تمام کاموں کے لیے جواز کو چیلنج کرنے کا ہم معنی ہوگا، جو اس دور صدارت میں انجام پائے تھے۔ ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت بھی نہ ہو تو بجائے خود سابق صدر کی آمد آئینی پوزیشن میں کوئی تبدیلی نہیں کرسکتی۔ یہی معاملہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمدِ ثانی کا بھی ہے کہ ان کے محض آجانے سے ختم نبوت نہیں ٹوٹتی۔ البتہ اگر وہ آکر پھر نبوت کا منصب سنبھالیں اور فرائضِ نبوت انجام دینے شروع کردیں، یا کوئی شخص ان کی سابق نبوت کا بھی انکار کردے تو اس سے اللہ تعالیٰ کے آئین نبوت کے خلاف ورزی لازم آئے گی۔ احادیث نے پوری وضاحت کے ساتھ دونوں صورتوں کا سد باب کردیا ہے۔ ایک طرف وہ تصریح کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی نبوت نہیں ہے اور دوسری طرف وہ خبر دیتی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ نازل ہوں گے۔ اس سے صاف ظاہر ہوجاتا ہے کہ ان کی یہ آمد ثانی منصب نبوت کے فرائض انجام دینے کے لیے نہ ہوگی۔ اسی طرح ان کی آمد سے مسلمانوں کے اندر کفر و ایمان کا بھی کوئی نیا سوال پیدا نہ ہوگا۔ اُن کی سابقہ نبوت پر تو آج بھی اگر کوئی ایمان نہ لائے تو کافر ہوجائے گا۔ حضور نبی کریم حضرت محمد ﷺ خود ان کی اُس نبوت پر ایمان رکھتے تھے اور آپ کی ساری امت ابتداء سے اُن کی مومن ہے۔ یہی حیثیت اُس وقت بھی ہوگی۔ مسلمان کسی تازہ نبوت پر ایمان نہ لائیں گے، بلکہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی سابقہ نبوت پر ایمان رکھیں گے، جس طرح آج رکھتے ہیں۔ یہ چیز نہ آج ختم نبوت کے خلاف ہے نہ اُس وقت ہوگی۔

(3) قادیانی کہتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے تو شریعت محمد ﷺ کس سے پڑھیں گے؟ کیا ان کو وحی ہوگی؟ اگر وحی ہوگی تو کیا وحی بند نہیں ہو چکی؟

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ نبی دنیا میں کسی کا شاگرد نہیں ہوتا۔ اس کی تعلیم و تربیت اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوتی ہے۔ وہ مرزا قادیانی کی طرح انسانوں سے تعلیم حاصل نہیں کرتے۔ اس سے بڑھ کر نبوت کی اور کیا توہین ہو سکتی ہے کہ مرزا قادیانی سبق یاد نہ کرنے پر اپنے استادوں کے سامنے کان پکڑ کر مرغا بنتا رہا۔ یہ سوال کہ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوگی تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان پر وحی نبوت نہ ہوگی، کیونکہ وحی نبوت بالکل بند ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ خود ان کو تعلیم فرمائیں گے۔ علم لدنی سے نوازیں گے۔ اور الہام، کشف اور مبشرات سے ان کی راہنمائی فرمائیں گے۔

اس طرح قیامت کے روز اللہ تعالیٰ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے احسانات جتلاتے ہوئے فرمائیں گے۔

❑ واذعلمتک الکتاب والحکمة والتوراة والانجیل. (المائدہ:110)

اور اے عیسیٰ یاد کرو جبکہ میں نے تجھے الکتاب (قرآن) حکمت، تورات اور انجیل کی خود تعلیم دی تھی۔

مرزا قادیانی قرآن کریم کی ان تصریحات کا انکار کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بہتان تراشی کرتا ہے کہ انھوں نے تورات ایک یہودی استاد سے پڑھی تھی۔

❑ "ہمارے نبی ﷺ نے اور نبیوں کی طرح ظاہری علم کسی استاد سے نہیں پڑھا تھا۔ مگر حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ مکتبوں میں بیٹھے تھے اور حضرت عیسیٰ نے ایک یہودی استاد سے تمام توریت پڑھی تھی۔"

(ایام الصلح صفحہ 147 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 394 از مرزا قادیانی)

قادیانی بتائیں کہ کیا یہ کھلا جھوٹ نہیں؟ کیا اس سے اللہ تعالیٰ پر وعدہ خلافی کا الزام نہیں آتا؟ اور اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بقول مرزا قادیانی، تورات ایک یہودی استاد

سے پڑھی ہے تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اپنے احسانات ذکر کرتے ہوئے یہ کیسے فرمائیں گے کہ تورات کی تعلیم بھی میں نے تجھے دی تھی۔ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام، اللہ تعالیٰ سے یہ عرض نہیں کریں گے کہ اے اللہ! تورات آپ نے کب مجھے پڑھائی تھی میں نے تو ایک یہودی استاد سے پڑھی تھی! حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کا کسی مکتب میں بیٹھنا ثابت نہیں۔ یہ دونوں خدا تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبروں پر بہتان اور جھوٹ ہے۔

خود مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

- "ان المسیح ینزل من السماء بجمیع علومه."

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 409 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 409 از مرزا قادیانی)

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے کامل علوم کے ساتھ نازل ہوں گے۔

(4) قادیانی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب دمشق کی مرکزی جامع مسجد کے مشرقی سفید منارے کے قریب نازل ہوں گے تو ان کے لیے سیڑھی کا انتظام کیا جائے گا تا کہ وہ زمین پر اتر آئیں، کیا وہ خود زمین پر نہیں اتر سکتے؟

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ یہ قدرت کے خلاف نہیں۔ لیکن حکمت یہ ہے کہ انھیں مینارے تک فرشتوں کے ذریعے لایا جائے اور وہاں سے مسلمان انھیں سیڑھی کے ذریعے نیچے اتاریں تا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ سچا مسیح آسمان سے نازل ہوا ہے اور جھوٹا مسیح ماں کے پیٹ سے۔ ظاہر ہے مرزا قادیانی کی ماں کا پیٹ آسمان نہیں ہوسکتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا قادیانی میں کسی بھی قسم کی کوئی مماثلت یا مشابہت نہیں ہے۔

(5) قادیانی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شام دمشق میں نازل ہوں گے، پھر اسرائیل، فلسطین میں واقع بیت المقدس جائیں گے، وہاں دجال اور اس کی فوج کو قتل کرنے کے بعد مکہ مکرمہ (سعودی عرب)

تشریف لائیں گے تو ان کے پاس پاسپورٹ کہاں سے آئے گا، ان
کے پاس کس ملک کی شہریت ہوگی، زرمبادلہ کہاں سے لائیں گے؟

قادیانیوں کا یہ سوال محض ایک دھوکہ ہے۔ حدیث شریف کی رُو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام حاکم ہوں گے یعنی پوری دنیا کے مسلمانوں کے خلیفہ ہوں گے۔ ان کی تشریف آوری پر پوری دنیا مسلمان ہو جائے گی۔ ہر طرف اسلام کا جھنڈا لہرائے گا۔ پوری دنیا ایک اسلامی ملک بن جائے گی۔ لہٰذا پاسپورٹ، ویزا اور زرمبادلہ کی بحث فضول اور کم علمی کا نتیجہ ہے۔

(6) قادیانی کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے کہ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انھوں نے اپنے انبیا کی قبور کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔"

قادیانیوں کا یہ استدلال کم فہمی کا نتیجہ ہے۔ مذکورہ حدیث حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کی دلیل نہیں بلکہ حیات کی دلیل ہے۔ اس حدیث شریف کی رُو سے اگر مسیح علیہ السلام فوت شدہ ہوتے، یا دنیا میں کہیں ان کی قبر ہوتی تو نصاریٰ انھیں سجدہ گاہ بناتے مگر پوری دنیا میں ایسا نہیں ہے۔ اگر قبر ہی نہیں ہے تو پھر سجدہ گاہ کہاں؟ لہٰذا اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔

(7) قادیانی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی رضی اللہ عنہ ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں۔ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ شخصیات نہیں بلکہ ایک ہی شخصیت ہے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے، لا مھدی الا عیسٰی ابن مریم اور عیسٰی ابن مریم اماماً مھدیاً۔

حدیث پاک کا وہ حصہ جو قادیانی پیش کرتے ہیں لا مھدی الا عیسٰی ابن

مریم اور ترجمہ یہ کرتے ہیں کہ سوائے عیسیٰ ابن مریم کے اور کوئی مہدی نہیں۔ یا یہ کہ "عیسی ابن مریم اماماً مهدیاً" ان عبارتوں سے وہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ مہدی اور مسیح ایک ہی وجود کے نام ہیں۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ لفظ اماماً مهدیاً صفاتی طور پر آیا ہے۔ مثلاً ایک شخص کا نام ہے حکیم ضیاء الدین۔ حکیم، اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ اہل علم غور فرمائیں کیا یہ صفتیں ایک ہی وجود میں ہو سکتی ہیں۔ مثلاً خدا، ضیاء، دین، ہرگز نہیں۔ یہ تو تھا عقلی جواب۔ اب حدیث کا جواب حدیث سے ملاحظہ کیجیے۔ قادیانیوں کا دعویٰ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام کے ساتھ لفظ "مہدی" کا لفظ "واؤ" کے بغیر ہے۔ اس لیے مسیح ہی مہدی ہے۔ حدیث پاک میں ہے: فعلیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المهدیین. پس تم پر میری سنت اور خلفائے راشدین المہدین کی سنت لازمی ہے۔ اس حدیث پاک میں خلفائے راشدین کے لفظ کے ساتھ ہی بغیر واؤ کے لفظ مہدی نہیں بلکہ مہدین لکھا ہوا ہے۔ اب پوچھا جا سکتا ہے کہ کیا خلفائے راشدین اور امام مہدی ایک ہی وجود کے سارے نام ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی مہدی ہیں اور خلفائے راشدین بھی مہدی ہیں۔ حدیث پاک میں ہے: لن تھلک امة انا فی اولها و عیسٰی ابن مریم فی آخرها والمهدی فی اوسطها۔ ہرگز نہ ہلاک ہو گی ایسی امت جس کے ابتدا میں، میں ہوں اور اس کے آخر میں عیسیٰ ابن مریم اور مہدی اس کے مابین۔ (کنز العمال ج7 ص 187)

اس حدیث پاک میں دونوں کا ذکر علیحدہ علیحدہ آیا ہے۔ اس طرح جتنی بھی احادیث میں حضور نبی کریم ﷺ نے امام مہدی کا ذکر فرمایا ہے، اس سے مراد محمد بن عبداللہ ہے اور مسیح سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریم ہے۔ دونوں الگ الگ شخصیتیں ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ سے لے کر آج تک تمام صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، محدثین، مفسرین اور جید علمائے کرام ان کا علیحدہ علیحدہ ذکر کرتے آئے ہیں اور تمام حدیث کی کتابوں میں محدثین نے ان کے علیحدہ علیحدہ باب لکھے ہیں۔ مثلاً ایک باب ظہور امام مہدیؑ اور ایک باب نزول عیسیٰ علیہ السلام۔ اگر حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک ہی وجود کے دو نام ہوتے تو پھر ان دونوں کا علیحدہ علیحدہ باب باندھنے کا کیا مقصد تھا؟

"لامهدی الاعیسی" ابن ماجہ کی روایت ہے جو سند کے اعتبار سے بالکل ساقط

اور غیر معتبر ہے۔ یہ حدیث ان بے شمار احادیث صحیحہ اور متواترہ کے خلاف ہے، جن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی کا دو الگ الگ شخصیات ہونا روز روشن کی طرح واضح ہے۔

علاوہ ازیں خود مرزا قادیانی نے لکھا ہے "اس لیے ماننا پڑا کہ مسیح موعود اور مہدی اور دجال تینوں مشرق میں ہی ظاہر ہوں گے۔" (تحفہ گولڑویہ: صفحہ 47، مندرجہ روحانی خزائن: جلد 17، صفحہ 167) لفظ "تینوں" سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں علیحدہ علیحدہ شخصیات ہیں اور سابقہ حدیث بذات خود اس بات کا علیحدہ ثبوت ہے کہ یہ دونوں الگ الگ شخصیات ہیں۔

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حالات زندگی غور سے پڑھنے کے بعد قارئین کرام خود فیصلہ فرمائیں کہ کیا یہ ایک ہستی کے ہی دو نام ہیں یا علیحدہ علیحدہ دو ہستیاں ہیں۔ جبکہ احادیث مبارکہ کی روشنی میں ان کی جائے پیدائش، حسب و نسب، اپنے ناموں اور والدین کے ناموں کا فرق، مقام ظہور، چہروں کی رنگت، جسمانی قد و قامت کا فرق، بالوں کا فرق، عمر میں مختلف زندگی کے کارنامے، تبلیغ اور جہاد کا فرق، زمانہ حکومت اور مقام وفات کے بالکل علیحدہ علیحدہ حالات موجود ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ایسے بین ثبوت اور اظہر من الشمس نظائر کی موجودگی میں قادیانی ان ناقابل تردید حقائق پر پردہ ڈالنے کی خاطر غلط تاویلیں کر کے سادہ لوح مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کرتے ہیں کہ مہدی اور مسیح ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں۔

(8) قادیانی کہتے ہیں کہ حدیث میں آتا ہے "کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم" (بخاری) اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم اتریں گے اور وہ تم میں سے تمہارا امام ہوگا۔ اس حدیث میں امامکم منکم سے مراد وہ (امام) عیسیٰ علیہ السلام ہے جو مسلمانوں میں سے ایک ہوگا۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی رضی اللہ عنہ ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں۔"

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس حدیث مبارکہ میں سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے بنزل فیکم اور سیدنا حضرت [illegible] ی رضی اللہ عنہ کے لیے و امامکم منکم کے الفاظ

مذکور ہیں۔ فیکم اور امامکم کی صراحت سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی رضی اللہ عنہ علیحدہ علیحدہ شخصیات ہیں۔ حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ایک دوسرے امام کا ذکر ہے جو بالاتفاق تمام مفسرین، محدثین و مجددین، حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس سلسلہ میں درج ذیل احادیث ملاحظہ کیجیے۔

- فینزل عیسٰی ابن مریم فیقول امیرھم: تعال صل لنا فیقول: لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة الله ھذه الامة. (مسلم جلد 1 صفحہ 87)

"پس عیسیٰ ابن مریمؑ اتریں گے مسلمانوں کا امیر کہے گا، آیئے! نماز پڑھایئے۔ وہ فرمائیں گے نہیں۔ تم میں سے بعض، بعض پر امیر ہیں، اس تعظیم کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائی۔"

- و امامھم رجل صالح فبینما امامھم فلتقدم یصلی بھم الصبح اذ نزل علیھم عیسٰی ابن مریم الصبح فرجع ذالک الامام ینکص یمشی القھقری لیتقدم عیسٰی ابن مریم یصلی بالناس فیضع عیسٰی یده بین کتفیه ثم یقول له: تقدم فصلّ فانھا لک اقیمت فیصلی بھم امامھم.

(ابن ماجہ صفحہ 308)

"مسلمانوں کا امام ایک مرد صالح (مہدی رضی اللہ عنہ) ہوگا۔ پس جس وقت وہ امام انھیں نماز فجر پڑھانے کے لیے آگے بڑھے گا، اچانک حضرت عیسیٰ ابن مریم اس وقت (آسمان سے) اتریں گے، پس وہ امام آپ کو دیکھ کر پیچھے ہٹے گا تاکہ حضرت عیسیٰ کو آگے بڑھائے کہ وہ نماز پڑھائیں۔ حضرت عیسیٰ اپنا ہاتھ اس (حضرت مہدی رضی اللہ عنہ) کے کندھے پر رکھیں گے اور کہیں گے، آپ آگے بڑھیے اور نماز پڑھایئے کیونکہ آپ ہی کے لیے اقامت کہی گئی ہے۔ چنانچہ ان کا امام (حضرت مہدی رضی اللہ عنہ) انھیں نماز پڑھائے گا۔"

ان احادیث سے صاف ظاہر ہے کہ نزول کے وقت امامت، حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ ہی کریں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت کی نماز، امام مہدی ہی کی اقتدا میں ادا کریں گے۔ ان احادیث سے یہ بات بھی صاف طور پر معلوم ہوگئی کہ نزول مسیح کے وقت امام مہدی پہلے

موجود ہوں گے۔ لہٰذا "امامکم منکم" کا ترجمہ...... "وہ ابن مریم تم میں سے تمہارا امام ہوگا۔" صحیح نہیں بلکہ ترجمہ یوں ہونا چاہیے...... "تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔" یعنی وہ امام پہلے سے موجود ہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس امام کے مقتدی ہوں گے۔

(9) قادیانی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت امام مہدی ﷺ سے افضل و برتر ہوں گے، پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہوتے ہوئے امامت کے فرائض امام مہدی کیوں ادا کریں گے اور خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام انہی کو آگے بڑھانے پر کیوں اصرار کریں گے یعنی افضل طریقہ چھوڑ کر غیر افضل طریقہ کیوں اختیار کریں گے؟

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس سوال کا جواب بھی شارحین حدیث نے دیا ہے۔ چنانچہ ابن جوزی ؒ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امامت کے لیے آگے بڑھیں گے تو یہ شبہ پیدا ہونے لگے گا کہ پتہ نہیں حضرت عیسیٰ کا آگے بڑھنا، رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ اور نائب کی حیثیت سے ہے یا مستقل شارع کی حیثیت سے؟ لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی شبہ کو دور کرنے کے لیے امام مہدی ؑ کے پیچھے مقتدی بن کر نماز پڑھیں گے تاکہ یہ بات واضح ہو جائے کہ ان کا نزول بحیثیت شارع کے نہیں، بلکہ بحیثیت شریعت محمدیہ ﷺ کے ایک متبع کے ہے، یہاں تک کہ نبی ہونے کے باوجود انھوں نے امت محمدیہ ﷺ کے ایک فرد کے پیچھے نماز پڑھ لی۔ اس سے رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان لانبی بعدی (میرے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوسکتا) کی عملی تصدیق ہوگئی۔ (فتح الباری جلد 6 صفحہ 493)

لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب اپنی تشریف آوری کے وقت صرف ایک نماز حضرت امام مہدی کی اقتدا میں پڑھ لیں گے تو اس سے تمام شکوک و شبہات رفع ہو جائیں گے اور شریعت محمدیہ ﷺ کا استقلال و دوام ثابت ہو جائے گا۔ پھر بعد میں مستقلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی تمام نمازوں کی امامت کریں گے۔

(10) قادیانی مزید اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس اعتبار سے تو خاتم النبیین حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوئے کیونکہ ان کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا جبکہ حضور ﷺ، خاتم النبیین نہ ہوئے کیونکہ ان کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے۔

قادیانیوں کے اس اعتراض کا جواب پہلے بھی دیا جا چکا ہے، اب دوبارہ مختصراً عرض کرتا ہوں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کوئی نبی نہ آنے کا مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا۔ ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ کا نزول، حضرت عیسیٰؑ کی بعثت نہ ہوگی کیونکہ حضرت عیسیٰ تو حضور ﷺ سے کئی سو سال پہلے مبعوث ہو چکے تھے۔ عقیدہ ختم نبوت کا دارومدار بھی بعثت پر ہی ہے۔ جب بعثت نہ ہوئی تو حضرت عیسیٰ کا نزول، ختم نبوت کے منافی نہ ہوا۔ اس طرح خاتم النبیین حضور ﷺ ہی رہے نہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

قادیانیوں سے درخواست ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے ارشاد گرامی کو دوبارہ ملاحظہ کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگوں کا اس وقت (خوشی سے) کیا حال ہوگا جب تم میں عیسیٰؑ ابن مریم (آسمان سے) اتریں گے اور تمہارا امام تمھیں میں سے ہوگا۔“ اس خوشی کی ایک ہی شکل ہو سکتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہوتے ہوئے امت محمدیہ ﷺ کا یہ اعزاز کہ امامت، امت کا ہی کوئی فرد کرے۔ صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ، وہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے جو زندہ آسمان پر اٹھا لیے گئے اور حضرت مہدی رضی اللہ عنہ، امت محمدیہ ﷺ کے ایک فرد ہوں گے جو نزول مسیح علیہ السلام کے وقت موجود ہوں گے۔ لہٰذا دونوں ایک شخصیت نہیں، دو مختلف شخصیتیں ہیں۔

(11) قادیانی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اگر موجود ہیں تو وہاں کیا کھاتے پیتے ہوں گے اور رفع حاجت کہاں کرتے ہوں گے؟

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ خوراک کا استعمال انسان کی زندگی کے لیے دائمی شرط نہیں ہے اور نہ علت اور سبب ہے بلکہ یہ ایک عادت عرفیہ ہے کہ انسان عموماً تین وقت

کھانا کھاتا ہے، بعض لوگ دو وقت اور بعض صرف ایک وقت کھانا کھاتے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ ایک وقت میں اتنی خوراک کھا کر ہضم کر لیتے ہیں جتنی کہ عام طور پر چار پانچ آدمیوں کی خوراک ہوتی ہے اور اس کے برعکس بعض لوگ بہت معمولی خوراک کھا کر بھی زندہ رہتے ہیں، اسی طرح بعض مریضوں کو خون کی نالیوں کے ذریعے مصنوعی طریقے سے غذائی اجزا پانی میں شامل کر کے استعمال کرائے جاتے ہیں اور ان کا کھانا پینا بالکل بند کر دیا جاتا ہے، اور اسی حالت میں وہ مریض کئی کئی سال تک زندہ رہتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوا کہ انسان کی زندگی کے لیے کھانا، شرط دائمی نہیں بلکہ عادت عرفیہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ تو خرقِ عادت پر بھی قادر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کئی خرقِ عادت امور انبیا و اولیا کے ہاتھوں ظاہر فرماتا ہے۔ مثلاً: پتھر کی سنگلاخ چٹان میں سے گابھن اُونٹنی کا نکالنا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے آگ کو ٹھنڈا کرنا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں عصا کا سانپ بن جانا وغیرہ۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اصحابِ کہف کو کھانے پینے اور رفع حاجت کے بغیر تین سو (300) سال تک سلائے رکھا۔ یوں اصحابِ کہف تین صدیوں سے بھی زیادہ عرصہ کھانے کے بغیر مرے نہیں بلکہ زندہ ہی رہے۔ اسی طرح خرق عادت کے طور پر اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو جو موت کے ڈر سے جہاد سے منہ پھیر کر گھروں سے بھاگ نکلی تھی، ان سب کو اللہ تعالیٰ نے مار دیا اور پھر زندہ کر دیا۔ سورۃ البقرہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الم تر الی الذین خرجوا من دیارھم وھم الوف حذر الموت فقال لھم اللہ موتوا ثم احیاھم...... (البقرہ: 243)

ترجمہ: "کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو ہزاروں کی تعداد میں موت کے ڈر سے گھروں سے نکل گئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے انھیں فرمایا کہ مر جاؤ پھر ان کو زندہ کر دیا۔"

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ السلام اور ان کے گدھے کو سو سال تک مارنے کے بعد دوبارہ زندہ کر دیا۔ اسی سورہ میں ارشاد ہوتا ہے:

او کالذی مر علی قریۃ وھی خاویۃ علی عروشھا. قال انی یحیی ھذہ اللہ بعد موتھا. فاماتہ اللہ مائۃ عام ثم بعثہ قال کم لبثت. قال لبثت یوما او بعض یوم. قال بل لبثت مائۃ عام فانظر الی طعامک و شرابک لم یتسنہ. وانظر الی حمارک. ولنجعلک ایۃ للناس. وانظر الی العظام کیف ننشزھا ثم نکسوھا

لحما. فلما تبین له. قال اعلم ان اللہ علی کل شی قدیرo (البقرۃ: 259)

ترجمہ: "یا اس شخص کی مانند جو ایسی بستی کے پاس سے گزرا جس کی چھتیں گر چکی تھیں (تباہ و برباد اور ویران ہو چکی تھیں) کہنے لگا اللہ تعالیٰ کیسے اس کی (بستی والوں کی) موت کے بعد زندہ کرے گا؟ پس اللہ تعالیٰ نے اسے سو سال تک موت دے دی پھر اسے زندہ کیا۔ پوچھا تو کتنی دیر (مرا) رہا؟ کہنے لگا، ایک دن یا اس کا کچھ حصہ۔ فرمایا "بلکہ تو سو برس (مرا) رہا۔ پس دیکھ اپنے کھانے اور پانی کی طرف کہ خراب نہیں ہوئے اور اپنے گدھے کی طرف دیکھ اور تجھے ہم لوگوں کے لیے نشانی بناتے ہیں اور دیکھ (گدھے کی) ہڈیوں کی طرف، کس طرح ہم انھیں جوڑتے ہیں پھر ان پر گوشت چڑھاتے ہیں۔ پس جب اس پر (موت کے بعد زندہ ہونا) واضح ہو گیا تو پکار اٹھا کہ میں نے جان لیا بے شک اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔"

اسی طرح خرقِ عادت کے طور پر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا فرمایا تھا اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انھیں خرقِ عادت کے طور پر اپنی قدرتِ کاملہ سے زندہ مع روح و جسد کے آسمان پر اُٹھالیا، اور پھر وہاں انھیں کسی قسم کی خوراک کے بغیر بھی زندہ رکھنا اس کے لیے کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی غذا کا انتظام فرمایا ہے۔ مرزا قادیانی نے "ازالۂ اوہام" صفحہ 232 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 332 میں آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کھانے اور رفع حاجت کا گستاخانہ ذکر کیا ہے، اس ناہنجار کو اتنا بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ اہل سما کی غذا کیا ہوتی ہے؟ سیدہ اسما بنت یزید بن السکن انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب دجال آئے گا تو سخت قحط پڑے گا اور دجال اور اس کے متبعین کے سوا کسی کے پاس سے روٹی نہ مل سکے گی۔ حضرت نبی کریم ﷺ کی معصوم زبان مبارک سے یہ بات سن کر حضرت اسما رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا کہ ہم لوگوں کو تو جب تک روٹی نہ ملے، صبر نہیں کر سکتے، تو اس وقت کے مومن بغیر روٹی کے کس طرح زندہ رہیں گے؟ اس پر حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ یجزئهم ما یجزئ اهل السماء من التسبیح و التقدیس (مشکوٰۃ 477) یعنی تسبیح و تقدیس جو اہلِ سما کی غذا ہے، وہی مومنوں کو کافی ہو گی۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس دن (یعنی اُن دنوں میں) مومنین کے لیے صرف وہی غذا کافی رہے گی جو ملائکہ کو

کافی ہوتی ہے۔ اس پر حضراتِ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ فرشتے کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں بلکہ وہ تو محض اللہ تعالیٰ کی تقدیس بیان کرتے ہیں۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی اس بات پر حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بس ان دنوں مومنین کی غذا بھی صرف وہی تسبیح ہوگی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اہل سما کی غذا اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس ہے، جس کے لیے دنیوی کھانے کی ضرورت ہے اور نہ رفع حاجت کی۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے گستاخانہ انداز میں لکھا ہے۔

صرف تسبیح و تقدیس یعنی غذائے سماوی سے انسان کا زندہ رہنا خرقِ عادت ہے۔ جس کا اظہار انبیائے کرام علیہم السلام سے ہو تو اسے معجزہ کہا جاتا ہے اور اگر اولیاء اللہ سے ظاہر ہو تو اسے کرامت، اور عام مومنین سے ظاہر ہو تو اسے معونت کہا جاتا ہے۔ اسی طرح کوئی خرق عادت کام اگر کسی کافر سے ظاہر ہو تو اسے استدراج کہتے ہیں اور چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول ہیں، اس لیے ان کا آسمان پر بغیر کھائے پیے زندہ رہنا معجزہ کہلائے گا۔

خود مرزا قادیانی نے اولیاء اللہ کے لیے روحانی غذا کا اقرار کیا ہے:

- ''اس درجہ پر مومن کی روٹی خدا ہوتا ہے جس کے کھانے پر اس کی زندگی موقوف ہے اور مومن کا پانی بھی خدا ہوتا ہے جس کے پینے سے وہ موت سے بچ جاتا ہے اور اس کی ٹھنڈی ہوا بھی خدا ہی ہوتا ہے جس سے اس کے دل کو راحت پہنچتی ہے۔''

(براہین احمدیہ جلد پنجم صفحہ 58 ضمیمہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 216 از مرزا قادیانی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر وہی کچھ کھاتے پیتے ہیں جو جنت الفردوس میں حضرت آدم علیہ السلام کھاتے تھے اور اب جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کھاتے ہیں۔

قادیانی بتائیں کہ جب وہ اپنی ماں کے پیٹ میں تھے تو کیا کھاتے پیتے تھے اور کہاں بول و براز کرتے تھے؟ حضرت آدم علیہ السلام اور اماں حوا جب تک جنت میں رہے تو وہ کہاں بول و براز کرتے تھے؟ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں 3 دن تک رہے، وہ کہاں بول و براز کرتے رہے؟ اصحاف کہف غار میں 300 سال تک سوئے رہے تو وہ کیا کھاتے پیتے اور کہاں بول و براز کرتے رہے؟ اللہ قادیانیوں کو عقل سلیم اور ہدایت نصیب کرے کہ انھیں انبیائے کرام کے بارے میں سوال کرنے کا بھی سلیقہ نہیں۔

(12) قادیانی سوال کرتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے موت کا لفظ استعمال نہیں کیا تو کیا وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے اور کیا ان پر کل نفس ذائقہ الموت کا اطلاق نہیں ہوتا؟

قادیانیوں کا یہ اعتراض لاعلمی پر مبنی ہے۔ اہل اسلام میں سے کوئی بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ (آل عمران: 185، الانبیاء: 35) کے اٹل قانونِ الٰہی سے مستثنیٰ نہیں سمجھتا اور انھیں اس قانونِ الٰہی سے مستثنیٰ سمجھنے والے کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ اس آیت کا اطلاق تو ہر قادیانی پر بھی ہوتا ہے، پھر وہ کیوں زندہ ہیں؟ قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ابھی موت کا ذائقہ نہیں چکھا۔ طویل العمر ہونے اور دوام حیات میں بہت بڑا فرق ہے، مثلاً کوئی تو شیر خوارگی کے دوران ہی مر جاتا ہے، بعض لوگ جوانی میں اور بعض بوڑھے ہو کر مرتے ہیں جبکہ بڑھاپے کی کوئی حد مقرر نہیں۔ بعض سو سال سے پہلے ہی موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں اور بعض اس سے زیادہ عمر پاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی حد مقرر تو کی ہے مگر اس پر کسی کو بھی مطلع نہیں فرمایا کہ تو اتنی مدت زندہ رہنے کے بعد مرے گا یا کوئی شخص اس ایک خاص مدت تک زندہ رہے گا۔ حضرت نوح علیہ السلام کی طوالت عمری پر تو خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں شہادت دی ہے کہ انھوں نے اپنی قوم کے سامنے نوسو پچاس سال تک توحید باری تعالیٰ اور تردید شرک کی تبلیغ فرمائی۔ فَلَبِثَ فِيهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا (العنکبوت: 14) اور اس بات میں بھی شک کی کوئی گنجائش معلوم نہیں ہوتی کہ وقتِ بعثت حضرت نوح علیہ السلام کی عمر تیس چالیس سال تو ضرور ہوگی اور پھر طوفان کے بعد بھی کچھ مدت آپ علیہ السلام بقید حیات رہے ہوں گے۔ اس بات سے انکار کرنا سراسر نادانی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سے لوگوں کو طویل عمریں عطا فرمائی ہیں، تو پھر اگر اللہ تعالیٰ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک لمبی مدت تک زندہ رکھے تو اس سے دوام حیات مراد لے کر کل نفس ذائقة الموت کے غیر متبدل قانونِ الٰہی سے مستثنیٰ قرار دینا بھی سراسر نادانی ہے۔ احادیث مبارکہ میں صراحت کے ساتھ آیا ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، آسمان سے نازل ہونے کے بعد باقاعدہ حکومت کریں گے، وغیرہ وغیرہ، اور پھر دوسرے لوگوں کی طرح ان کو بھی موت کا مزہ چکھنا پڑے گا، پھر ان کا جنازہ پڑھا جائے گا اور انہیں مدینہ

منورہ میں حضور شافع محشر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کے پاس دفن کیا جائے گا۔

(13) قادیانی کہتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل. افائن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم. (آل عمران:144) کا ترجمہ ہے:

"یعنی محمد ﷺ صرف ایک نبی ہیں، اُن سے پہلے سب نبی فوت ہو گئے ہیں۔ اب کیا اگر وہ بھی فوت ہو جائیں یا مارے جائیں تو اُن کی نبوت میں کوئی نقص لازم آئے گا جس کی وجہ سے تم دین سے پھر جاؤ۔ اس آیت کا ماحصل یہ ہے کہ اگر نبی کے لئے ہمیشہ زندہ رہنا ضروری ہے تو کوئی ایسا نبی پہلے نبیوں میں سے پیش کرو جو اب تک زندہ موجود ہے۔" لہٰذا اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ سے پہلے تمام نبی جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی شامل ہیں، فوت ہو گئے ہیں۔

یاد رہے کہ یہ ترجمہ مرزا قادیانی کا ہے جو اس نے مذکورہ آیت کے تحت اپنی کتاب "ازالہ اوہام" (صفحہ 607 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 427) میں درج کیا ہے۔ قادیانی بتائیں کہ اس ترجمہ میں یہ الفاظ "ان سے پہلے سب نبی فوت ہو گئے ہیں" قرآن مجید کے کن الفاظ کا ترجمہ ہے؟ قادیانی حضرات لغت کی کسی کتاب سے دکھا دیں کہ خلت کا معنی موت ہے یا گذشتہ 14 صدیوں میں سے کسی ایک بھی مفسر کا ترجمہ قرآن دکھا دیں کہ انھوں نے اس لفظ کا ترجمہ موت کیا ہو؟ اگر اس لفظ کا ترجمہ موت ہے تو پھر قادیانی اس آیت سنة اللہ التی قد خلت من قبل (الفتح:23) کا کیا ترجمہ کریں گے؟ جبکہ اس کا ترجمہ بنتا ہے کہ "وہ سنت الٰہی ہے جو تم سے پہلے فوت ہو چکی ہے۔" اور اگر قادیانی یہ ترجمہ کریں گے تو اس آیت کے ساتھ ہی ملحقہ آیت ولن تجد لسنة اللہ تبدیلا اس ترجمہ کی سخت تکذیب کرتی ہے۔ لہٰذا اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ یہ سنت الٰہی ہے جو پہلے سے چلی آ رہی ہے۔ اس طرح مذکورہ آیت جو قادیانیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے سلسلہ میں پیش کی ہے، کا ترجمہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے پہلے بھی بہت رسول (رسالت کر کے) گزر گئے۔ یہ آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر دلیل ہے۔ "خلا" کے معنی موت نہیں ہیں۔ کیونکہ اگر "خلا" کے

معنی موت ہی ہوں تو ان من امۃ الاخلافیھا نذیر (فاطر: 24) کا مطلب کیا ہوگا؟ جبکہ اس کا معنی ہے کہ کوئی بھی امت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی نہ کوئی خبردار کرنے والا نہ گزرا ہو۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: واذخلو الی شیاطینھم (البقرہ:14) تو پھر اس کا مطلب کیا ہوگا؟ جبکہ اس کا ترجمہ ہے کہ: "جب ملتے ہیں علیحدگی میں اپنے شیطانوں سے۔"

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: قال ادخلوا فی امم قدخلت من قبلکم من الجن والانس فی النار (اعراف:38) یعنی اللہ تعالیٰ ان کو حکم دے گا کہ جنوں اور انسانوں میں سے دوسری کافر امتیں جو تم سے پہلے ہو گزری ہیں، تم بھی ان ہی میں شامل ہو کر دوزخ میں داخل ہو جائے۔ اس آیت میں بھی بالکل اسی طرح قدخلت کا لفظ موجود ہے جس طرح آیت بالا میں آیا ہے۔ لیکن اس کے معنی موت نہیں ہیں اور نہ یہاں یہ معنی موزوں ہے، بلکہ اس مقام پر تو مرزا قادیانی کا بیٹا اور اس کا خلیفہ مرزا بشیر الدین بھی عاجز ہو کر اس کا معنی موت نہ کر سکا کیونکہ اسے اس کا معنی موت کرتے ہوئے موت پڑتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھا ہے: "جاؤ جا کر آگ میں ان امتوں کے ساتھ شامل ہو جاؤ جو تم سے پہلے جنوں اور انسانوں میں سے گزر چکی ہیں۔" (تفسیر صغیر از مرزا بشیر الدین صفحہ 194) اب مرزا بشیر الدین کا یہ قول سراسر غلط ہو گیا جس میں وہ لکھتا ہے کہ خلا کے معنی وفات پانے کے ہیں۔ یہ آیت وفات مسیح پر دلالت کرتی ہے۔" کیونکہ "خلا" کے حقیقی معنی (اصل موضوع لہ) اگر خلو سے ہو تو گزرنا اور اگر خلا سے ہو تو خلوت میں ہونا اور اکیلے ہونا ہیں۔

قادیانیوں کا کہنا ہے کہ تمام انبیا و رسل فوت ہو گئے ہیں جبکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

❑ "یہ وہی موسیٰ علیہ السلام مرد خدا ہے جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے، اور ہم پر فرض ہو گیا کہ ہم اس بات پر ایمان لاویں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مُردوں میں سے نہیں۔"

(نور الحق صفحہ 50 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 68، 69 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی مزید لکھتا ہے:

❑ "اعیسی حیّ ومات المصطفی؟ تلک اذا قسمۃ ضیزی! اعدلوا ھو اقرب للتقوی. واذا ثبت ان الانبیاء کلھم احیا فی السموات، فای خصوصیۃ

ثابتة لحياة المسيح، أهو يأكل و يشرب وهم لا يأكلون ولا يشربون؟ بل حياة كليم الله ثابت بنص القرآن الكريم. ألا تقرء في القرآن ما قال الله تعالٰى و عزوجل: فلا تكن في مرية من لقائه؟ وانت تعلم ان هذه الآية نزلت في موسٰى فهي دليل صريح على حيات موسٰى عليه السلام. لانه لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم والاموات لا يلاقون الاحياء، ولا تجد مثل هذه الآيات في شأن عيسٰى عليه السلام."

(حمامۃ البشریٰ صفحہ 35 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 221 از مرزا قادیانی)

(ترجمہ) "کیا عیسیٰ زندہ ہیں اور مصطفےٰ فوت ہو گئے یہ تو نامعقول تقسیم ہے۔ انصاف کرو۔ وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور جب یہ ثابت ہو گیا کہ تمام انبیا آسمانوں میں زندہ ہیں تو پھر حیات مسیح کی کونسی خصوصیت ثابت ہوتی ہے۔ کیا وہ وہاں کھاتا پیتا ہے اور دوسرے انبیا کھاتے پیتے نہیں بلکہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ کا زندہ ہونا قرآن کریم سے ثابت ہے۔ کیا تو قرآن کریم میں نہیں پڑھتا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فلاتکن فی مریہ من لقائہ (السجدہ:23) تو اس کی ملاقات کے بارے میں شک نہ کر اور تو جانتا ہے کہ یہ آیت موسیٰ کے بارہ میں نازل ہوئی ہے۔ اور یہ آپ کی حیات پر واضح دلیل ہے کیونکہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی۔ اور مُردے زندوں سے نہیں ملتے اور تو ایسی آیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں نہیں پائے گا۔"

(14) قادیانی کہتے ہیں کہ شروع شروع میں نبی کریم ﷺ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے لیکن جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی تو بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے لگے۔ لہٰذا مرزا صاحب نے اگر حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ تبدیل کر لیا تو کیا حرج ہے؟

قادیانی جاہلوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس سلسلہ میں بیت المقدس کی مثال پیش کرنا بالکل غلط ہے۔ بیت المقدس کو قبلہ بنانا حسب ہدایت آیت فبهدهم اقتده (الانعام:۹۰) انبیائے سابقین کی سنت پر عمل ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا مسئلہ عقا

ہے اور عقائد میں تنسیخ و تبدیلی نہیں ہو سکتی جبکہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا عملیات میں سے ہے جن میں تبدیلی و تنسیخ ہو سکتی ہے، مثلاً پہلے پیغمبروں پر نمازیں فرض ہوئی تھیں تو اس کا طریقہ کیا تھا؟ روزے کی فرضیت آئی تو اس کا کیا طریقہ تھا؟ شریعت محمدیہ علی صاحبہا السلام میں کیا طریقہ ہے؟ یہ اور مسئلہ ہے مگر جہاں تک عقائد کا تعلق ہے، اس میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یہ نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں عقیدہ کوئی اور ہو، عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں عقیدہ اور ہو اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے زمانہ کا عقیدہ اور ہو۔ یہ غلط ہے، ایسا ہرگز نہیں۔ پھر سب سے اہم بات یہ ہے کہ صحابہ کرام ؓ نے جو نمازیں حضور نبی کریم ﷺ کی اقتدا میں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے ادا کی تھیں، وہ سب کی سب بارگاہ خداوندی میں مقبول ہیں اور بعد میں کسی نے ان نمازوں کو نہیں لوٹایا۔ لہٰذا قادیانیوں کو مغالطہ آرائی سے اجتناب کر کے ''براہین احمدیہ'' والا صحیح عقیدہ اختیار کر لینا چاہیے۔

(15) قادیانی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب تشریف لائیں گے تو وہ کیا کام کریں گے؟

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نزول کے بعد وہی کام کریں گے جو مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ''براہین احمدیہ'' میں لکھا ہے:

☐ ''**ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ.** یہ آیت جسمانی اور سیاستِ ملکی کے طور پر حضرتِ مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے، اور جس غلبہٗ کاملہ دینِ اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہٗ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دینِ اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔''

(براہین احمدیہ صفحہ 449 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 593 از مرزا قادیانی)

☐ ''**عسٰی ربکم ان یرحم علیکم و ان عدتم عدنا وجعلنا جھنم للکافرین حصیراً.** خدائے تعالیٰ کا ارادہ اس بات کی طرف متوجہ ہے جو تم پر رحم کرے، اور اگر تم نے گناہ اور سرکشی کی طرف رجوع کیا تو ہم بھی سزا اور عقوبت کی طرف رجوع کریں گے

اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لیے قید خانہ بنا رکھا ہے۔ یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ ہے یعنی اگر طریق رفق اور نرمی اور لطف و احسان کو قبول نہیں کریں گے اور حق محض جو دلائل واضحہ اور آیات بینہ سے کھل گیا ہے، اس سے سرکش رہیں گے تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدائے تعالیٰ مجرمین کے لیے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کر دیں گے اور کج اور ناراست کا نام ونشان نہ رہے گا۔ اور جلال الٰہی گمراہی کے تخم کو اپنی تجلی قہری سے نیست و نابود کر دے گا۔''

(براہین احمدیہ جلد 1 صفحہ 505، 506 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 601، 602 از مرزا قادیانی)

(16) قادیانی کہتے ہیں کہ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ عیسائیوں اور یہودیوں میں قیامت تک دشمنی رہے گی تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد وہ سب کیسے ایمان لے آئیں گے؟

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ ایمان اور عداوت دونوں آپس میں جمع ہو سکتے ہیں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ قادیانی اور لاہوری مرزائی دونوں ''احمدی'' کہلواتے ہیں۔ دونوں مرزا قادیانی پر ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن دونوں میں زبردست منافرت اور عداوت ہے۔ دونوں ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں قادیانیوں کی کتاب ''مباحثہ راولپنڈی'' کا مطالعہ نہایت چشم کشا رہے گا۔

(17) قادیانی کہتے ہیں کہ آج تک آسمان پر کوئی شخص نہیں گیا اور نہ ہی تاریخ انسانی میں اس کی کوئی مثال موجود ہے۔ لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع الی السماء یعنی آسمان پر جانا ناممکن ہے کیونکہ کسی جسم عنصری کا آسمان پر جانا محال ہے۔

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے:

1- معراج کے موقع پر جس طرح نبی اکرم حضرت محمد مصطفی ﷺ کا جسد اطہر کے ساتھ حالت بیداری میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لیے عرش معلی میں جانا اور پھر وہاں سے واپس آنا حق ہے اور اس کا منکر کافر ہے، اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ آسمان پر اٹھایا جانا اور پھر قیامت کے قریب ان کا آسمان سے نازل ہونا بھی بلاشبہ حق اور ثابت ہے اور اس کا منکر بھی کافر ہے۔

2- جس طرح آدم علیہ السلام کا آسمان سے زمین کی طرف ہبوط ہوا ہے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے زمین کی طرف نزول بھی ممکن ہے۔ ان مثل عیسی عند اللہ کمثل ادم. (آل عمران: 59)

3- حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کا فرشتوں کے ساتھ آسمانوں میں اڑنا صحیح اور قوی حدیثوں سے ثابت ہے۔ اسی وجہ سے ان کو جعفر طیار کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ امام طبرانی نے باسناد حسن عبداللہؓ ابن جعفرؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بار یہ ارشاد فرمایا کہ اے جعفر کے بیٹے عبداللہ! تجھ کو مبارک ہو! تیرا باپ فرشتوں کے ساتھ آسمانوں میں اڑتا پھرتا ہے (اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جعفر جبرائیل و میکائیل کے ساتھ اڑتا پھرتا ہے۔ ان ہاتھوں کے عوض جو غزوۂ موتہ میں کٹ گئے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کو ملائکہ کی طرح دو بازو عطا فرما دیے ہیں اور سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہ کا اس بارے میں ایک شعر ہے۔

و جعفر الذی یضحی و یمسی
یطیر مع الملائکۃ ابن امتی

وہ جعفرؓ کہ جو صبح و شام فرشتوں کے ساتھ اڑتا ہے وہ میری ہی والدہ کا بیٹا ہے۔

4- عامر بن فہیرہؓ کا غزوۂ بیر معونہ میں شہید ہونا، اور پھر ان کے جنازہ کا آسمان پر اٹھایا جانا روایات میں مذکور ہے جیسا کہ حافظ عسقلانی نے اصابہ جلد 2 صفحہ 256 میں اور حافظ ابن عبدالبر نے استیعاب جلد 2 صفحہ 345 میں اور علامہ زرقانی نے شرح مواہب صفحہ 78 جلد 2 میں ذکر کیا ہے۔ جبار بن سلمٰی جو عامر بن فہیرہؓ کے قاتل تھے، وہ اسی واقعہ کو دیکھ کر ضحاکؓ بن سفیان کلابی کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے اور یہ کہا۔ دعانی الی الاسلام ما رایت من مقتل عامر بن فھیرۃ ومن رفعہ الی السماء. عامر بن فہیرہؓ حضرت عائشہ

کی والدہ کی طرف سے بھائی طفیل بن صحرا کے غلام تھے۔ ہجرت کی شب یہی عامر ابن فہیرہؓ حضور سرور کائنات ﷺ کو غار ثور پر بکریاں چراتے چراتے لے جا کر دودھ دیا کرتے تھے۔ عامر ابن فہیرہؓ بیر معونہ کے واقعہ میں قتل ہوئے۔ بخاری شریف میں ہشام ابن عروہؓ سے روایت ہے کہ **فقال لقد رائه بعد ماقتل رفع الی السمآء حتی انی لانظر الی السمابینه و بین الارض ثم وضع فاتی نبیﷺ خبرهم.** (بخاری جلد 8 صفحہ 587 باب غزوۃ الرجیع و بیر معونہ)

ضحاکؓ نے یہ تمام واقعہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں لکھ کر بھیجا۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ **فان الملائکة وارت جشته وانزل فی علیین.** فرشتوں نے اس کے جثہ کو چھپا لیا اور وہ علیین میں اتارے گئے۔

5- واقعہ رجیع میں جب قریش نے خبیب بن عدیؓ کو سولی پر لٹکایا تو حضور نبی کریم ﷺ نے عمرو بن امیہ ضمریؓ کو خبیبؓ کی نعش اتار لانے کے لیے روانہ فرمایا۔ عمروؓ بن امیہ وہاں پہنچے اور خبیبؓ کی نعش کو اتارا۔ دفعتۂ ایک دھما کا سنائی دیا۔ پیچھے پھر کر دیکھا اتنی دیر میں نعش غائب ہو گئی۔ عمروؓ بن امیہ فرماتے ہیں گویا زمین نے ان کو نگل لیا۔ اب تک اس کا کوئی نشان، نہیں ملا۔ اس روایت کو امام ابن حنبلؒ نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔

(زرقانی شرح مواہب صفحہ 73 جلد 2)

شیخ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ خبیبؓ کو زمین نے نگلا، اسی وجہ سے ان کا لقب بلیع الارض ہو گیا اور ابونعیم اصفہانی فرماتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ عامر بن فہیرہؓ کی طرح خبیبؓ کو بھی فرشتے آسمان پر اٹھا لے گئے۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ جس طرح حق تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا، اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی امت میں سے عامر بن فہیرہؓ اور خبیب بن عدیؓ اور علاء بن حضرمیؓ کو آسمان پر اٹھایا۔

6- **ومما یقوی قصة الرفع الی السماء مااخرجه النسائی والبیهقی والطبرانی وغیرهم من حدیث جابر بن طلحة اصیبت انا ملهٔ یوم احد فقال حس، فقال رسول الله** ﷺ **لوقلت بسم الله لرفعتک الملائکة والناس ینظرون الیک حتی تلج بک فی جر السماء.** (شرح الصدور صفحہ 258 نسائی جلد 6 صفحہ ۱۱۰ حدیث 3140) شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ عامر بن فہیرہؓ اور خبیبؓ کے

واقعہ رفع الی السماء کی وہ واقعہ بھی تائید کرتا ہے جس کو نسائی اور بیہقی اور طبرانی نے جابر بن عبداللہؓ سے روایت کیا ہے کہ غزوۂ احد میں حضرت طلحہؓ کی انگلیاں زخمی ہو گئیں تو اس تکلیف کی حالت میں زبان سے حس کا لفظ نکلا۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر تو بجائے حس کے بسم اللہ کہتا تو لوگ دیکھتے اور فرشتے تجھ کو اٹھا کر لے جاتے یہاں تک کہ تجھ کو آسمان میں لے کر گھس جاتے۔

7- علما انبیا کے وارث ہوتے ہیں۔ اولیا کی کرامت، انبیائے کرام کی وحی اور معجزات کی وراثت ہے۔

ابن ابی الدنیا نے ذکر الموتی میں زید بن اسلمؓ سے روایت کیا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا کہ جو پہاڑ میں رہتا تھا جب قحط ہوتا تو لوگ اس سے بارش کی دعا کراتے، وہ دعا کرتا، اللہ تعالیٰ اس کی دعا کی برکت سے بارانِ رحمت نازل فرماتا۔ اس عابد کا انتقال ہو گیا۔ لوگ اس کی تجہیز و تکفین میں مشغول تھے اچانک ایک تخت آسمان سے اترتا ہوا نظر آیا، یہاں تک کہ اس عابد کے قریب آ کر رکھا گیا۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر اس عابد کو اس تخت پر رکھ دیا۔ اس کے بعد وہ تخت اوپر اٹھتا گیا، لوگ دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ غائب ہو گیا۔"

8- اور حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جنازہ کا آسمان پر اٹھایا جانا اور پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے آسمان سے زمین پر اتر آنا مستدرک حاکم میں مفصل مذکور ہے۔ (مستدرک صفحہ 579 جلد 2)

9- حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر آسمان سے مائدہ کا نازل ہونا قرآن کریم میں صراحتہً مذکور ہے۔ **اذ قال الحواریون یعیسی ابن مریم هل یستطیع ربک ان ینزل علینا مائدة من السماء** (المائدہ:112)

قال عیسی ابن مریم اللهم ربنا انزل علینا مائدة من السماء تکون لنا عیدا لاولنا واخرنا واية منک وارزقنا وانت خیر الرازقینo قال الله انی منزلها علیکم. (مائدہ:114-115)

10- سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے لیے من و سلویٰ آسمانوں سے اترا تھا۔ اس کا (ان تمام کروں سے) آنا قرآن سے ثابت ہے۔ پس کھانا انبیا علیہم السلام کے اجساد سے زیادہ مادی جسم ہے۔ کھانے کی نسبت انبیا علیہم السلام کا وجود زیادہ لطیف بلکہ الطف ہے۔ اگر

مادی جسم آسمانوں سے آنا محال نہیں تو ان سے لطیف بلکہ الطف اجساد کا آنا کیوں کر محال ہے؟

-11 حضرت ادریس علیہ السلام کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

واذکر فی الکتاب ادریس انہ کان صدیقا نبیا و رفعنا مکانا علیا۔

(المریم:56، 57)

"اور (اس) کتاب (قرآن) میں ادریس کا ذکر فرمایئے۔ بے شک وہ (بھی) نہایت سچے نبی تھے اور ہم نے اسے بلند مقام پر اٹھالیا۔"

حضرت ادریس علیہ السلام نے اپنی زندگی میں جنت کی سیر کرنے کی آرزو کی تھی۔ اس آرزو کے نتیجے میں آپ کو ملائکہ کے ذریعے اوپر اٹھا لیا گیا اور جنت کی سیر کرائی گئی۔ جنت کی سیر کرنے کے بعد ملائکہ نے عرض کیا کہ حضرت اب سیر ہو چکی ہے۔ واپس تشریف لے چلیں۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ مولا تیرا وعدہ ہے کہ جو جنت میں آ جاتا ہے، وہ واپس نہیں جاتا۔ مجھے اب یہیں رکھ۔ تیرے قرب کی بارگاہ سے واپس نہیں جانا چاہتا۔ اللہ پاک نے فرشتوں سے فرمایا کہ ہمارے ادریس کو یہیں چھوڑ دو وہ ہم اس کو واپس نہیں بھیجتے۔ چنانچہ آج تک آپ چوتھے آسمان پر زندہ وسلامت تشریف فرما ہیں۔ شب معراج کو آپ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملاقات بھی ہوئی۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ جسمانی طور پر کسی کو اٹھالینا قانون قدرت کے خلاف نہیں بلکہ امر ممکن ہے۔ جس کی وضاحت خود قرآن مجید نے کردی ہے۔

ان واقعات کو نقل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ منکرین اور ملحدین خوب سمجھ لیں کہ حق جل شانہٗ نے اپنے محبین اور مخلصین کی اس خاص طریقہ سے بارہا تائید فرمائی کہ ان کو صحیح وسالم فرشتوں کے ذریعہ آسمانوں پر اٹھوالیا اور دشمن دیکھتے ہی رہ گئے تاکہ اس کی قدرت کاملہ کا ایک نشان اور کرشمہ ظاہر ہو اور اس کے نیک بندوں کی کرامت اور منکرین معجزات وکرامات کی رسوائی و ذلت آشکارا ہو اور اس قسم کے خوارق کا ظہور مومنین اور مصدقین کے لیے موجب طمانیت اور مکذبین کے لیے اتمام حجت کا کام دے۔

ان واقعات سے یہ امر بھی بخوبی ثابت ہوگیا کہ کسی جسم عنصری کا آسمان پر اٹھایا جانا نہ قانون قدرت کے خلاف ہے نہ سنت اللہ کے متصادم ہے بلکہ ایسی حالت میں سنت اللہ یہی ہے کہ اپنے خاص بندوں کو آسمان پر اٹھالیا جائے تاکہ اس ملیک مقتدر کی قدرت کا

کرشمہ ظاہر ہو اور لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ حق تعالیٰ کی اپنے خاص الخاص بندوں کے ساتھ یہی سنت ہے کہ ایسے وقت میں ان کو آسمان پر اٹھالیتا ہے۔غرض یہ کہ کسی جسم عنصری کا آسمان پر اٹھایا جانا قطعاً محال نہیں بلکہ ممکن اور واقع ہے۔خود مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

□ انجیل کے بعض اشارات سے پایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح بھی جورو کرنے کی فکر میں تھے مگر تھوڑی سی عمر میں اُٹھائے گئے ورنہ یقین تھا کہ اپنے باپ داؤد کے نقشِ قدم پر چلتے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 283 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 283،از مرزا قادیانی)

(18) قادیانی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھائے جانے اور پھر زمین پر دوبارہ نزول میں کیا حکمت ہے؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع اور نزول کی حکمت علمائے کرام نے یہ بیان کی ہے کہ یہود کا یہ دعویٰ تھا کہ ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا۔ **قولهم انا قتلنا المسيح عيسى بن مريم رسول الله** (النساء:157)اور دجال جو اخیر زمانہ میں ظاہر ہوگا وہ بھی قوم یہود سے ہوگا اور یہود اس کے متبع اور پیرو ہوں گے۔اس لیے حق تعالیٰ نے اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھایا اور قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے تاکہ خوب واضح ہو جائے کہ جس ذات کی نسبت یہود یہ کہتے تھے کہ ہم نے اس کو قتل کر دیا،وہ سب غلط ہے۔ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے زندہ آسمان پر اٹھایا اور اتنے زمانہ تک ان کو زندہ رکھا اور پھر تمہارے قتل اور بربادی کے لیے اتارا تاکہ سب کو معلوم ہو جائے کہ تم جن کے قتل کے مدعی تھے،ان کو قتل نہیں کر سکے بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے قتل کے لیے نازل کیا اور یہ حکمت فتح الباری کے باب نزول عیسیٰ صفحہ 357 جلد 10 پر مذکور ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ملک شام سے آسمان پر اٹھائے گئے تھے اور ملک شام ہی میں نزول ہوگا تاکہ اس ملک کو فتح فرمائیں جیسا کہ نبی اکرم ﷺ ہجرت کے چند سال بعد فتح مکہ کے لیے تشریف لائے،اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام نے شام سے آسمان کی طرف ہجرت فرمائی اور وفات سے کچھ عرصہ پہلے شام کو فتح کرنے کے لیے آسمان سے نازل ہوں گے اور

یہود کا استیصال فرمائیں گے اور نازل ہونے کے بعد صلیب کا توڑنا بھی اسی طرف اشارہ ہوگا کہ یہود اور نصاریٰ کا یہ اعتقاد کہ مسیح بن مریم صلیب پر چڑھائے گئے، بالکل غلط ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام تو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں تھے۔ اس لیے نازل ہونے کے بعد صلیب کا نام و نشان بھی نہ چھوڑیں گے۔

اور بعض علمائے کرام نے یہ حکمت بیان فرمائی ہے کہ حق تعالیٰ نے تمام انبیا سے یہ عہد لیا تھا کہ اگر تم نبی کریم ﷺ کا زمانہ پاؤ تو ان پر ضرور ایمان لانا اور ان کی ضرور مدد کرنا۔ لتومنن به ولتنصرنه (آل عمران: 81) اور انبیائے بنی اسرائیل کا سلسلہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ختم ہوتا تھا۔ اس لیے حق تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا تا کہ جس وقت دجال ظاہر ہو اس وقت آپ آسمان سے نازل ہوں اور رسول اللہ ﷺ کی امت کی مدد کریں۔

کیونکہ جس وقت دجال ظاہر ہوگا وہ وقت امت محمدیہ ﷺ پر سخت مصیبت کا وقت ہوگا اور امت شدید امداد کی محتاج ہوگی۔ اس لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت نازل ہوں گے تا کہ امت محمدیہ ﷺ کی نصرت و امانت کا جو وعدہ تمام انبیا کر چکے ہیں وہ وعدہ اپنی طرف سے اصالتہً اور باقی انبیا کی طرف سے وکالتہً ایفا کریں۔

اور بعض علما نے یہ حکمت بیان کی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب انجیل میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور آپ ﷺ کی امت کے اوصاف دیکھے تو حق تعالیٰ سے یہ دعا کی اور ان کو آخر زمانہ تک باقی رکھا اور قیامت کے قریب دین اسلام کے لیے ایک مجدد کی حیثیت سے تشریف لائیں گے تا کہ قیامت کے نزدیک ان کا حشر امت محمدیہ ﷺ کے زمرہ میں ہو۔

انجیلِ برناباس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضور نبی کریم ﷺ کے بارے میں پیش گوئیاں ایک بار نہیں بلکہ بار بار دی تھیں۔ انجیل برناباس کا باب 17 کا ایک حوالہ ملاحظہ کیجیے:

"میرے بعد وہ ہستی تشریف لائے گی جو تمام نبیوں اور نفوس قدسیہ کے لیے آب و تاب ہے اور پہلے انبیا نے جو باتیں کی ہیں، ان پر روشنی ڈالے گی کیونکہ وہ اللہ کا رسول ہے...... میں تو اس لائق بھی نہیں کہ اللہ کے اس رسول ﷺ کی جوتیوں کے تسمے جھک کر کھولوں۔ (سبحان اللہ!) اس کی تخلیق مجھ سے پہلے ہوئی اور تشریف میرے بعد لے آئے گا۔

وہ سچائی کے الفاظ لائے گا اور اس کے دین کی کوئی انتہا نہ ہوگی۔"
(انجیل برنباس باب 17 فقرہ 22، 23، باب 42 فقرہ 13 تا 15)
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضور نبی کریم ﷺ کا امتی بننے کے لیے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی:
"اے رب بخشش والے، اے رحمت میں غنی! تو اپنے خادم کو قیامت کے دن اپنے رسول کی امت میں ہونا نصیب فرما۔" (انجیل برنباس باب: 212 فقرہ: 14)

(19) قادیانی حیات عیسیٰ علیہ السلام پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں تو وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَادُمْتُ حَیًّا (مریم: 31) کی رو سے وہ نماز کیا پڑھتے ہوں گے، زکوٰۃ کہاں ادا کرتے ہوں گے؟

قادیانی عقل کے اندھوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس آیت مبارکہ سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس آیت مبارکہ کا مطلب صرف اتنا ہے کہ جب تک میں زندہ رہوں، تب تک اللہ تعالیٰ نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔ لیکن اس آیت کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اب جبکہ میں ماں کی گود میں ہوں، اس وقت بھی نماز پڑھوں اور زکوٰۃ ادا کروں، حالانکہ جس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بحکم الٰہی اپنی معصوم زبان مبارک سے یہ کلام فرمایا تھا، اُس وقت ان میں نماز پڑھنے کی صلاحیت ہی نہیں تھی کیونکہ دودھ پیتا، گود کا بچہ نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا، اور نہ اس عمر میں وہ دولت ہی کے مالک تھے کہ زکوٰۃ ادا کرتے۔ البتہ آپ علیہ السلام کا ماں کی گود میں بولنا خرقِ عادت ہے، جو نبوت ملنے سے پہلے کسی نبی سے صادر ہو تو اسے "ارہاص" کہتے ہیں۔ خیر یہ تو اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول تھے۔ غیر نبی و غیر رسول بھی نابالغی کے دور میں نماز کا مکلف نہیں ہوتا، بلوغت کے بعد ہی اس پر نماز فرض ہوتی ہے۔ پھر اس کا بھی مختلف حالات میں مختلف حکم ہوتا ہے۔ مثلاً حالت اقامت میں نماز پڑھنے کا جو حکم ہے، مرض میں وہ نہیں۔ نیز اسی روئے زمین پر بعض مقامات ایسے ہیں جہاں رات نہیں ہوتی۔ جب وقت نہیں تو نماز بھی نہیں اور وقت کا تعلق سورج کے طلوع و غروب سے ہے اور جہاں سورج ہے ہی نہیں، وہاں کونسا وقت اور کونسی نماز اور چونکہ حضرت

عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں، جہاں سورج نہ ہونے کی وجہ سے دن رات بھی نہیں ہیں، وقت ہمیشہ ایک جیسا رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جس حال میں وہاں تشریف لے گئے تھے، اسی حالت میں واپس تشریف لائیں گے۔ چنانچہ سیدنا حضرت ابو ہریرہ ؓ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پالے تو انھیں میرا سلام کہے اور پھر ان کی علامت بتلاتے ہوئے فرمایا: فانه شاب و ضيئ احمر کہ وہ جوان اور نہایت صاف ستھرے، پاکیزہ اور خوبصورت سرخ رنگ کے ہوں گے۔

بہر حال آسمان پر دن رات میں وقت کی تقسیم نہیں، اس لیے وہاں کوئی نماز نہیں۔ البتہ وہ نماز کی بجائے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل میں ضرور مشغول رہتے ہیں جیسا کہ فقہائے کرام ؒ نے لکھا ہے کہ ایام حیض ونفاس میں عورت کو چاہیے کہ وہ نماز کے بدلے جائے نماز پر بیٹھ کر تسبیح و تہلیل کرتی رہا کرے تاکہ عادت قائم رہے۔ اسی طرح ممکن ہے کہ قیام آسمان کے دوران حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل ہی نمازوں کی قائم مقام ہو۔ البتہ از روئے احادیث مبارکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تسبیح و تقدیس تو بہر حال کرتے ہیں، جو ان کے لیے غذا کے قائم مقام ہے۔ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ جس طرح مسافر کو دو رکعتیں معاف ہو جاتی ہیں، ایسے ہی زمینی مسافر جب آسمان پر پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی نماز میں تخفیف کر کے صرف تسبیح و تہلیل کو اس کا نعم البدل کر دیا ہو۔ بہر حال یہ سب امکانی صورتیں ہیں۔ لیکن جس وقت زمانہ قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ اس زمین پر تشریف لائیں گے تو اس وقت شریعت محمدیہؐ کے موافق پنجگانہ نمازیں ادا کیا کریں گے۔

(20) قادیانی سوال کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق قرآن مجید میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ لہٰذا جب وہ نازل ہوں گے تو ان کے نزول والی قرآنی آیات کا کیا بنے گا؟ یہ آیات تو پھر بھی یہ کہہ رہی ہوں گی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے، کیا اس وقت یہ آیات منسوخ ہو جائیں گی؟

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے حضور نبی کریم

ﷺ سے بہت سے وعدے کیے جو آپ ﷺ کے زمانہ میں ہی حضور ﷺ کی ذات سے وابستہ تھے، وہ وعدے پورے ہوئے مگر آیات آج بھی موجود ہیں اور پڑھی بھی جاتی ہیں۔ مثلاً

1- الم٥ غلبت الروم (الروم:1،2)

ترجمہ: ''الم۔ (اہل) روم مغلوب ہو گئے۔''

2- اذا جاء نصر اللّٰہ و الفتح. (النصر:1)

ترجمہ: ''جب اللہ کی مدد آ پہنچی اور فتح (حاصل ہو گئی)''

3- تبت یدا ابی لھب و تب. (اللھب:1)

ترجمہ: ''ابولہب کے ہاتھ ٹوٹیں اور ہلاک ہو جائے۔''

4- لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللّٰہ امنین محلقین رء وسکم و مقصرین لا تخافون (الفتح:27)

ترجمہ: ''اگر اللہ نے چاہا تو مسجد حرام میں اپنے سر منڈوا کر اور اپنے بال کتروا کر امن وامان سے داخل ہو گے اور کسی طرح کا خوف نہ کرو گے۔''

یہ تمام وعدے پورے ہوئے اور جب بات پوری ہو جائے تو آیت بدل نہیں جاتی بلکہ اور زیادہ شان سے چمکنے لگتی ہے کہ جن کا وعدہ تھا، وہ پورا ہو گیا۔ قرآن مجید میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے خوشخبری دی ''مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد'' (الصف:6) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''انا دعوۃ ابراهیم و بشری عیسی ابن مریم'' (کنز العمال، صفحہ 384) اسی طرح جب عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے تو وہ بھی کہیں گے کہ میں ان آیات کا بذات خود مصداق بن کر آیا ہوں تو ان کے نزول سے ان آیات کی عملی تفسیر مکمل ہو جائے گی اور یہ آیات اور زیادہ تابدار ہو جائیں گی نہ کہ منسوخ ہو جائیں گی۔ مرزا قادیانی نے جہاد کو قطعاً حرام قرار دیا ہے۔ جبکہ قرآن پاک میں جہاد کے حکم اور فضیلت کے بارہ میں بے شمار آیات موجود ہیں، قادیانی بتائیں کہ اگر وہ ہمارا یعنی مسلمانوں والا قرآن مجید پڑھتے ہیں تو ان آیات تک پہنچنے پر وہ کیا کرتے ہیں؟ کیا ان آیات کو منسوخ سمجھ کر چھوڑ دیتے یا پڑھتے ہیں؟

1- و من یقاتل فی سبیل اللّٰہ فیقتل او یغلب فسوف نوتیه اجرا عظیما. (النساء:74)

ترجمہ: ''اور جو شخص خدا کی راہ میں جنگ کرے اور پھر شہید ہو جائے یا غلبہ پائے

ہم عنقریب اس کو بڑا ثواب دیں گے۔"

-2 الذین امنوا وھاجروا و جاھدوا فی سبیل اللّٰہ باموالھم و انفسھم اعظم درجۃ عند اللہ واولئک ھم الفائزون. (التوبہ:20)

ترجمہ: ''اور جو لوگ ایمان لائے اور وطن چھوڑ گئے اور خدا کی راہ میں مال اور جان سے جہاد کرتے رہے خدا کے ہاں ان کے درجے بہت بڑے ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں۔"

-3 انما المؤمنون الذین امنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابو و جاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللّٰہ اولئک ھم الصدقون. (الحجرات:15)

ترجمہ: ''بیشک مؤمن تو وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائے پھر شک میں نہ پڑے اور خدا کی راہ میں مال اور جان سے لڑے۔ یہی لوگ (ایمان کے) سچے ہیں۔"

قادیانی حضرات جہاد کی مذکورہ آیات کے بارہ میں جو توضیح کرتے ہیں، وہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بارہ میں آیات کے ساتھ بھی کرلیا کریں۔

(21) قادیانی اسی سے ملتا جلتا ایک اور سوال کرتے ہیں کہ آیت: "انی متوفیک ورافعک الی۔" حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان کی طرف رفع کی خبر دے رہی ہے۔ کیا ان کے نزول کے وقت یہ منسوخ ہو جائے گی یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود قرآن مجید کی اس آیت کو منسوخ قرار دے کر آسمان سے دنیا کی طرف واپسی کا راستہ صاف کرلیں گے۔ ایسا نہیں اور یقیناً نہیں۔ قرآن کریم کی کوئی آیت کبھی بھی منسوخ نہیں ہوگی۔ لہٰذا یہ آیت رافعک الی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول "من السماء" کا راستہ قیامت تک روکے رکھے گی۔

قادیانی جاہلوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ آیت: "انی متوفیک ورافعک الی" میں ایک واقعہ کا تذکرہ ہے۔ اس واقعہ کی حیثیت سے یہ آیت آج بھی غیر منسوخ ہے اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کے بعد بھی غیر منسوخ رہے گی جیسا کہ "انی جاعل فی

الارض خلیفہ" (البقرہ:30) اور "واذقلنا للملائکۃ اسجدو الآدم (البقرہ:34) میں ہے۔ قادیانیوں کو یہ بھی معلوم نہیں کہ نسخ امر و نہی میں ہوتا ہے، خبر یا واقعات منسوخ نہیں ہوا کرتے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان کی طرف اٹھایا جانا ایک واقعہ ہے جو ہو چکا۔ اب آسمان سے نزول دوسرا واقعہ ہے۔ اپنے وقت پر اس دوسرے واقعہ کا ظہور یقیناً ہوگا۔ لہٰذا یہ آیت بدستور انہی معنوں میں پڑھی جاتی رہے گی بلکہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی پڑھیں گے، جیسا کہ شوال 10ھ میں نازل ہونے والی آیت فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ (توبہ:2) آج بھی پڑھی جاری ہے حالانکہ اب تک تو مکہ میں وہ کافر موجود نہیں ہیں جنھیں چار ماہ کی مہلت دی گئی تھی۔ اس میں اس واقعہ کا ذکر ہے جس میں مشرکین مکہ کو اطاعت، یا عدم اطاعت کی صورت میں جنگ کی دعوت دی گئی تھی۔

(22) قادیانی کہتے ہیں کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ زمین پر نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام خنزیروں کو قتل کریں گے؟ کیا خنزیر کو قتل کرنا ان کی شان کے خلاف نہیں؟

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ حدیث شریف کے الفاظ ویقتل الخنزیر سے قرونِ اولیٰ سے آج تک کے مسلمانوں نے صرف اور صرف ایک ہی مطلب لیا ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (نعوذ باللہ) خود خنزیروں کو قتل نہیں کریں گے بلکہ ان کی تشریف آوری کے بعد جب دنیا میں خنزیر کھانے والی اور اس کا ریوڑ پالنے والی قوم نہ رہے گی، بلکہ وہ مسلمان ہو جائیں گے تو ان کے مسلمان ہو جانے پر جو لوگ خنزیر پالنے والے تھے، وہی اس کو قتل کرنے والے ہوں گے۔ کیونکہ قتل خنزیر کا سبب عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ آپؑ کے حکم سے خنزیر قتل کیے جائیں گے اور آپؑ کے نزول کے بعد یہ سب کچھ ہوگا۔ اس لیے قتل کی نسبت آپؑ کی طرف کر دی گئی۔ مثلاً

1- جنرل ایوب خان نے 65ء کی پاک بھارت جنگ میں فتح حاصل کی حالانکہ لڑنے والے فوجی تھے، جنرل ایوب کے حکم سے اس کے زمانہ میں فتح ہوئی، اس لیے فتح کی نسبت ایوب خان کی طرف کی جائے گی۔

2- سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا حالانکہ یہ تاریخی فیصلہ کرنے والی قومی اسمبلی تھی مگر بھٹو صاحب کے زمانہ میں ہوا، اس لیے ان کی طرف نسبت کی جاتی ہے۔

3- ہٹلر نے لاکھوں یہودیوں کو قتل کیا۔ حالانکہ قتل کرنے والی اس کی فوج تھی۔ نہ کہ اس نے اپنے ہاتھوں سے ان سب کو قتل کیا تھا۔

اسی طرح خنزیر، عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں قتل ہوں گے مگر یہ برائی آپ کے زمانہ بعد از نزول اختتام پذیر ہوگی، اس لیے اس کا کریڈٹ احادیث میں آپ کو دیا گیا تو ایک برائی کو ختم کرنا اچھا فعل ہے نہ کہ قابل ملامت و باعث اعتراض؟ قادیانیوں نے کبھی یہ بھی سوچا کہ قتل تو خنزیر ہوں گے مگر پریشان وہ ہیں۔ آخر کیوں؟ اور اگر قتل خنزیر سے بقول قادیانیوں کے عیسیٰ علیہ السلام کی توہین لازم آتی ہے تو پھر ان کی جماعت کے مفتی صادق کی کتاب ''ذکر حبیب'' میں لکھا ہے: مرزا قادیانی کے ایک مرید نے شکایت کی کہ لوگ مجھے کتا مار پیر کہتے ہیں۔ اس پر مرزا قادیانی نے کہا کہ اس میں کیا حرج ہے۔ حدیث شریف میں میرا نام ''سور مار'' لکھا ہے۔ (ذکر حبیب صفحہ 162 از مفتی صادق قادیانی) اس طرح مرزا قادیانی نے خود کو سور مارنے والا لکھا ہے۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ 232, 231 خزائن جلد 17 صفحہ 318-317)

ان دونوں حوالہ جات میں مرزا قادیانی نے وہی بات کہی جو قادیانی حضرات، عیسیٰ علیہ السلام کے لیے باعث ملامت بتاتے ہیں۔ اگر یہ بات عیسیٰ علیہ السلام کے لیے باعث ملامت ہے تو مرزا قادیانی کے لیے کیوں نہیں؟ مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد کا کہنا ہے:

□ ''مسیح موعود (مرزا قادیانی) اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے کہ بقول ہمارے مخالفین کے جب مسیح آئے گا اور لوگ اس کو ملنے کے لیے اس کے گھر پر جائیں گے تو گھر والے کہیں گے کہ مسیح صاحب باہر جنگل میں سور مارنے کے لیے گئے ہوئے ہیں۔ پھر وہ لوگ حیران ہو کر کہیں گے کہ یہ کیسا مسیح ہے کہ لوگوں کی ہدایت کے لیے آیا ہے اور باہر سوروں کا شکار کھیلتا پھرتا ہے۔ پھر فرماتے تھے کہ ایسے شخص کی آمد سے ساہنسیوں اور گنڈیلوں (حرام خور) کو خوشی ہو سکتی ہے جو اس قسم کا کام کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو کیسے خوشی ہو سکتی ہے؟ یہ الفاظ بیان کر کے آپ بہت ہنستے تھے یہاں تک کہ اکثر اوقات آپ کی آنکھوں میں پانی آ جاتا تھا۔''

(سیرت المہدی جلد 3 صفحہ 292-291)

قارئین کرام غور فرمائیں کہ مرزا قادیانی مارے خوشی کے جس مفروضہ پر لوٹ پوٹ ہو رہا ہے، اس مضمون کا کہیں احادیث میں ذکر نہیں۔ یہ صرف اور صرف اس کذاب کی خود ساختہ کہانی اور جھوٹ کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔

(23) قادیانی اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور پھر ان کا آسمان سے نزول، اس بات کو عقل نہیں مانتی۔

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ قرآن مجید کی آیات، احادیث مبارکہ، آثار صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رضی اللہ عنہم اور اجماع امت یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور اصالتاً نزول فرمائیں گے۔ اگر یہ بات قادیانیوں کی عقل میں نہیں سماتی تو اس کے جواب میں ہم مرزا قادیانی کا یہ حکم سنا دیتے ہیں کہ...... "اگر قرآن وحدیث کے مقابل پر ایک جہان عقلی دلائل کا دیکھو تو ہرگز اس کو قبول نہ کرو اور یقیناً سمجھو کہ عقل نے لغزش کھائی ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ 835 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 552) مزید کہا کہ "سلف خلف کے لیے بطور وکیل کے ہوتے ہیں اور ان کی شہادتیں آنے والی ذریت کو ماننی پڑتی ہیں۔" (ازالہ اوہام صفحہ 374 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 293) مزید کہا کہ "عقل انسان کو خدا سے نہیں ملاتی بلکہ خدا سے انکار کراتی ہے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ 592 طبع جدید)

قادیانی بتائیں کہ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے آگ کا سرد ہو جانا عقل میں آتا ہے؟؟؟ جبکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے "ابراہیم علیہ السلام چونکہ صادق اور خدا تعالیٰ کا وفادار بندہ تھا۔ اس لیے ہر ایک ابتلا کے وقت خدا نے اس کی مدد کی جبکہ وہ ظلم سے آگ میں ڈالا گیا۔ خدا نے آگ کو اس کے لیے سرد کر دیا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ 50 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 52) کیا حضرت یونس علیہ السلام کا مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہنا عقل میں آتا ہے؟؟؟ جبکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے: "جیسے یونس (علیہ السلام) نبی 3 دن مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہا اور مرا نہیں۔" (ازالہ اوہام صفحہ 393 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 303)

قادیانی بتائیں کہ کیا حیات موسیٰ علیہ السلام ان کی عقل میں آتا ہے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی موسیٰ علیہ السلام کی حیات کا قائل ہے۔

مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

- "یہ وہی موسیٰ مردِ خدا ہے جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا کہ ہم اس بات پر ایمان لاویں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مردوں میں سے نہیں۔"

(نور الحق صفحہ 69,68 روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 69,68)

- مرزا قادیانی مزید کہتا ہے:

"بل حیاة کلیم الله ثابت بنص القرآن الکریم الاتقرہ فی القرآن ماقال الله تعالیٰ عزوجل فلا تکن فی مریة من لقائه؟ وانت تعلیم ان هذه الایة نزلت فی موسی فهی دلیل صریح علی حیاة موسی علیه السلام لانه لقی رسو الله صلی الله علیه وآله وسلم والاموات لا یلاقون الاحیاء ولا تجد مثل هذه الایات فی شان عیسیٰ علیه السلام نعم جاء ذکر وفاته فی مقامات شتی."

(حمامة البشریٰ صفحہ 56,55 روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 222,221)

ترجمہ: بلکہ حیات کلیم اللہ (موسیٰ علیہ السلام) نص قرآن کریم سے ثابت ہے کیا تو نے قرآن میں نہیں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ آپ ﷺ شک نہ کریں ان کی ملاقات سے یہ آیت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی۔ یہ آیت دلیل صریح ہے موسیٰ علیہ السلام کی حیات پر اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کی موسیٰ علیہ السلام سے (معراج میں) ملاقات ہوئی اور (اگر موسیٰ علیہ السلام فوت شدہ ہوتے تو) مردے زندوں سے نہیں ملا کرتے۔ ایسی آیات تو عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں نہیں بلکہ مختلف مقامات پر ان کی وفات کا ذکر ہے۔"

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا واقعہ ہی ان کے آسمان پر جانے کا گواہ ہے۔ اگر حضرت عیسیٰؑ کا آسمان پر جا کر صدیوں زندہ رہنا کوئی شخص اس لیے نہیں مانتا کہ یہ بات قانون فطرت کے خلاف ہے تو پھر اسے حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کا بھی انکار کر دینا چاہیے کیونکہ ان کی پیدائش بھی تو قانون فطرت کے خلاف ہوئی ہے۔ قانون فطرت تو یہ ہے کہ "اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ. (الدھر:2) تحقیق ہم نے انسان کو (عورت مرد کے) ملے جلے نطفے سے پیدا کیا ہے۔" جبکہ حضرت عیسیٰؑ بغیر باپ کے پیدا کیے گئے ہیں، دوسرے جب حضرت مریمؑ حضرت عیسیٰؑ کو گود میں لے کر بستی میں گئیں تو

لوگوں نے کہا: "اے مریم! یہ تو نے کیا کردیا! نہ تو تیرا والد برا آدمی تھا اور نہ تیری والدہ ہی بدچلن تھی۔" حضرت مریمؑ نے اللہ کے حکم کے مطابق بچے کی طرف اشارہ کیا کہ اس سے پوچھ لو تو کہنے لگے: كيف نكلم من كان في المهد صبياo (مریم: 29) یعنی گہوارے کے بچے سے بھلا کیسے کلام ہوسکتا ہے؟ ایسا انہوں نے اس لیے کہا کہ یہ بات قانون فطرت کے خلاف تھی اور ہے کہ بچہ پیدا ہوتے ہی باتیں کرنے لگے۔ مگر اس بچے نے اللہ کی قدرت سے قانون فطرت کو توڑتے ہوئے کہا: انی عبد الله اتنی الکتب و جعلنی نبیاo (مریم:30) یعنی میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس نے مجھے صاحب کتاب نبی بنایا ہے۔ جب آپ کی بغیر باپ کے پیدائش، پیدا ہوتے ہی کلام کرنا اور نبوت کا اعلان کرنا جیسی (قانون فطرت کے خلاف) باتوں کو تسلیم کرلیا جائے تو پھر آپ کے آسمان پر اٹھائے جانے کے واقعہ کو ماننے میں بھی تامل نہیں کرنا چاہیے۔ سچ تو یہ ہے کہ جب آپ کی پیدائش عام انسانی قاعدہ سے ہٹ کر بغیر باپ کے ہوئی تھی تو اس کا تقاضا تھا کہ آپ کا انجام بھی عام انسانی دستور کے مطابق نہ ہوتا تاکہ آپ کی ابتدا و انتہا میں گہری مناسبت اور یگانگت ہوتی۔ شیطان اور فرشتے دونوں ابتدا سے زندہ ہیں اور جب تک خدا چاہے گا، زندہ رہیں گے۔ ان کے ساتھ اگر ایک انسان (حضرت عیسیٰ) کو بھی خدا زندہ رکھے تو یہ خلاف فطرت اور خلاف عقل کیسے ہوا؟

(24) قادیانی کہتے ہیں کہ خدا نے خود فرمایا ہے: لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا (الاحزاب:62) کہ اللہ اپنی سنت کے خلاف نہیں کرتا؟

قادیانی جاہلوں کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ "اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ. (الدھر:2) ترجمہ: "بلاشبہ ہم ہی نے انسان کو پیدا فرمایا ایک مخلوط نطفہ سے جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس قاعدہ کلیہ سے مستثنیٰ ہیں۔" اللہ تعالیٰ کا مزید ارشاد ہے۔ "وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّيَّةً. (الرعد:38) ترجمہ: "اور بے شک ہم نے بھیجے کئی رسول آپ ﷺ سے پہلے اور بنائیں ان کے لیے بیویاں اور اولاد۔" یہاں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس قاعدہ و قانون سے عارضی طور پر مستثنیٰ ہیں۔ ظاہری طور پر اس آیت میں انسانی پیدائش کو نطفہ میں سے ہونے میں حصر کر

دیا گیا ہے لیکن آدم علیہ السلام کی پیدائش مٹی سے ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ حالانکہ دونوں انسان ہی تھے۔ خود مرزا قادیانی کہتا ہے: ''لیکن جہاں کوئی پیچ پڑ جاتا ہے اور دین پر اعتراض وارد ہوتا ہے، وہاں تو خدا تعالیٰ اپنا قانون بھی بدل دیتا ہے اور معجزہ نمائی کرتا ہے۔'' (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 296، طبع جدید) مرزا قادیانی مزید کہتا ہے کہ ''اس قدر زور سے صدق اور وفا کی راہوں پر چلتے ہیں کہ ان کے ساتھ خدا کی ایک الگ عادت ہو جاتی ہے گویا ان کا خدا ایک الگ خدا ہے جس سے دنیا بے خبر ہے اور ان سے خدا تعالیٰ کے وہ معاملات ہوتے ہیں جو دوسروں سے وہ ہرگز نہیں کرتا جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام۔'' (حقیقۃ الوحی صفحہ 50 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 52)

(25) قادیانی نزول عیسیٰ علیہ السلام پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمین سے لے کر آسمان تک کی طویل مسافت کا چند لمحوں میں طے کر لینا کیسے ممکن ہے؟

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ روشنی ایک منٹ میں ایک کروڑ بیس لاکھ میل کی مسافت طے کرتی ہے۔ بجلی ایک منٹ میں پانچ سو مرتبہ زمین کے گرد گھوم سکتی ہے اور بعض ستارے ایک لمحہ میں آٹھ لاکھ اسی ہزار میل کی رفتار سے حرکت کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں انسان جس وقت نظر اٹھا کر دیکھتا ہے تو حرکت شعاعی اس قدر تیز رفتار ہوتی ہے کہ ایک ہی آن میں آسمان تک پہنچ جاتی ہے۔ اگر یہ آسمان حائل نہ ہوتا تو اور دور تک بھی ممکن تھا۔ نیز جس وقت آفتاب طلوع ہوتا ہے تو اس کی روشنی ایک ہی آن میں تمام کرۂ ارض پر پھیل جاتی ہے، حالانکہ سورج سے سطح ارضی 2,03,63,636 فرسخ ہے۔ جبکہ ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے لہٰذا یہ فاصلہ 6,10,90,908 میل ہوا۔ آصف بن برخیا کا مہینوں کی مسافت سے بلقیس کا تخت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پلک جھپکنے سے پہلے پہلے حاضر کر دینا قرآن کریم میں مذکور ہے۔ قال الذی عندہ علم من الکتب انا اتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک فلما راہ مستقرا عندہ قال ھذا من فضل ربی. (النمل:40) اسی طرح سلیمان علیہ السلام کے لیے ہوا کا مسخر ہونا بھی قرآن کریم میں مذکور

ہے کہ وہ ہوا سلیمان علیہ السلام کے تخت کو جہاں چاہے اڑا کر لے جاتی اور مہینوں کی مسافت گھنٹوں میں طے کرتی۔ فسخرنا له الريح تجرى بامره. (ص:36) نیز شیاطین اور جنات کا شرق سے لے کر غرب تک آن واحد میں اس قدر طویل مسافت کا طے کر لینا ممکن ہے تو کیا خداوند عالم اور قادر مطلق کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ کسی خاص بندے کو چند لمحوں میں اس قدر طویل مسافت طے کرا دے؟؟؟

(26) قادیانی کہتے ہیں کہ کسی انسانی جسم کا آسمان پر جانا سراسر محال ہے۔ اس لیے کہ ایک جسم زمین و آسمان کے درمیان سے کس طرح صحیح و سالم گزر سکتا ہے جبکہ وہاں کئی مقامات ایسے آتے ہیں کہ وہاں آکسیجن ختم ہو جاتی ہے، آگ وغیرہ ہے وغیرہ وغیرہ۔

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ جس طرح نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سفر معراج میں اور اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کا دن رات زمین و آسمان میں سے گزرنا ممکن ہے، اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھی اس سے گزرنا ممکن ہے اور جس راہ سے حضرت آدم علیہ السلام کا نزول ہوا ہے، اسی راہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع و نزول بھی ممکن ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر آسمان سے مائدہ کا نازل ہونا قرآن کریم میں صراحتہً مذکور ہے۔ اس مائدہ کا نزول بھی طبقہ ناریہ میں ہو کر ہوا ہے۔ قادیانیوں کے خیالات کی بنا پر اگر وہ نازل ہوا ہوگا تو طبقہ ناریہ کی حرارت اور گرمی سے جل کر خاکستر ہو گیا ہوگا۔ (نعوذ باللہ)! میں نے عرض کیا کہ یہ شیطانی وسوسے ہیں اور انبیا و مرسلین کے معجزات پر ایمان نہ لانے کے بہانے ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ، عیسیٰ علیہ السلام کے لیے طبقہ ناریہ کو ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح ٹھنڈا اور سلامتی والا نہیں بنا سکتا؟ جبکہ اس کی شان یہ ہے: انما امره اذا اراد شيا ان يقول له كن فيكون. (یٰسین:82)

سکھ مذہب کے بانی گورونانک کے چولہ کے متعلق مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ یہ آسمان سے نازل ہوا تھا۔ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کی مندرجہ ذیل تحریر ملاحظہ کریں:

☐ ''بعض لوگ انگد کے جنم ساکھی کے اس بیان پر تعجب کریں گے کہ یہ چولہ آسمان

سے نازل ہوا ہے اور خدا نے اس کو اپنے ہاتھ سے لکھا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کی بے انتہا قدرتوں پر نظر کر کے کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ اس کی قدرتوں کی کسی نے حد بست نہیں کی۔ کون انسان کہہ سکتا ہے کہ خدا کی قدرتیں صرف اتنی ہی ہیں، اس سے آگے نہیں۔ ایسے کمزور اور تاریک ایمان تو ان لوگوں کے ہیں جو آج کل نیچری یا برہمو کے نام سے موسوم ہیں۔"

(ست بچن صفحہ 37 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 157 از مرزا قادیانی)

قادیانیوں سے پوچھا جا سکتا ہے کہ گورونانک کا یہ چولہ زمین و آسمان کے درمیان سے کس طرح صحیح و سالم گزر گیا؟

ایک اور حوالہ ملاحظہ کریں۔ مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

(423) "دنیا کے اندر جو نشانات حضرت موسیٰ یا دیگر انبیا نے اس طرح کے دکھائے جیسا کہ سوٹے سے رسی کا سانپ بنانا۔ یہ سب شبہ میں ڈالنے والی باتیں ہیں۔ خصوصاً اس زمانہ کے درمیان جبکہ ہر طرح کی شعبدہ بازیاں مداری لوگ دکھاتے ہیں کہ انسان کی سمجھ میں ہرگز نہیں آتا کہ یہ امر کس طرح سے ہو گیا اور انگریز لوگ ایسے ایسے کرتوت شعبدہ بازی کے دکھاتے ہیں کہ مرا ہوا آدمی واپس آ جاتا ہے اور ٹوٹی ہوئی چیزیں ثابت دکھائی دیتی ہیں جیسا کہ آئین اکبری میں بھی ابوالفضل نے ایک قصہ بیان کیا ہے کہ ایک شعبدہ باز آسمان پر لوگوں کے سامنے چڑھ گیا اور اُوپر سے اس کے اعضا ایک ایک ہو کر گرے اور اس کی بیوی ستی ہو گئی لیکن وہ آسمان سے پھر اتر آیا اور اُس نے اپنی بیوی کے لیے مطالبہ کیا اور ایک وزیر پر شبہ کیا کہ اُس نے چھپا رکھی ہے اور یہ اس پر عاشق ہے اور پھر اس کی تلاشی کی اجازت بادشاہ سے لے کر اسی کی بغل سے نکال لی۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 481 طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1231 پر)

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ مرزا قادیانی قیامت تک کسی بھی شخص کے چاند پر جانے سے انکاری ہے۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل حوالہ ملاحظہ کیجیے:

☐ "نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرۂ زمہریر تک بھی پہنچ سکے بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقاتیں اس بات کو ثابت کر چکی ہیں کہ

بعض بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر پہنچ کر اس طبقہ کی ہوا ایسی مضر صحت معلوم ہوئی ہے کہ جس میں زندہ رہنا ممکن نہیں۔ پس اس جسم کا کرہ ماہتاب یا کرہ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔"
(ازالہ اوہام صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 126 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے، وہ نبی اور رسول ہے، اس کا دعویٰ ہے، خدا اس سے گفتگو کرتا اور خزانہ خاص سے تعلیم دیتا ہے۔ (مواہب الرحمٰن صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 221 از مرزا قادیانی) اس کا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک پلک جھپکنے کے برابر بھی مجھے خطا پر قائم نہیں رہنے دیتا اور مجھے ہر ایک خطا سے محفوظ رکھتا ہے۔ (نور الحق صفحہ 86 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 272 از مرزا قادیانی) اس کا دعویٰ ہے، اس کے اندر ایک آسمانی روح بولتی ہے، (ازالہ اوہام صفحہ 563 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 403 از مرزا قادیانی)، اس کے باوجود، وہ جاہل اور علم سائنس سے ناواقف ہے۔

(27) قادیانی کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کی تحریروں میں نزول کا لفظ تو ہے لیکن اس کے معنی یہ نہیں کہ آسمان ہی سے نازل ہوں گے۔ جس طرح کوئی مہمان آتا ہے تو لوگ کہہ دیتے ہیں کہ مہمان تیرے گھر میں اترے ہیں تو اس کا مطلب کیا یہ ہے وہ آسمان سے اترے ہیں؟ اسی لیے عربی میں مہمان کے لیے نزیل لفظ بھی بولا جاتا ہے۔ چنانچہ یہ بات غلط ہے کہ آسمان سے نازل ہوں گے۔ جب آسمان پر چڑھنا ممکن ہی نہیں تو اترنا کیسے ہوگا؟

قادیانیوں کا یہ استدلال ان کی جہالت کی دلیل ہے کیونکہ نزول سے مراد اس مقام پر نزول من السماء ہی ہے کہ آسمان سے اتریں گے۔ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ینزل اخی عیسیٰ بن مریم من السماء (کنز العمال جلد 14 صفحہ 619) مرزا قادیانی نے اس روایت کو نقل کیا مگر بددیانتی کی مثال ملاحظہ کریں کہ لفظ "سماء" غائب کر گیا۔ (حمامۃ البشریٰ صفحہ 146 وصفحہ 148 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 312، 314 از مرزا قادیانی) اس کے علاوہ مرزا قادیانی کی یہ تحریر بھی ملاحظہ کیجیے۔ ان

المسیح ینزل من السماء بجمیع علومه. یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے کامل علوم کے ساتھ نازل ہوں گے۔ (آئینہ کمالات صفحہ 409 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 409 از مرزا قادیانی) اس عبارت میں نزول بھی ہے اور سماء بھی۔ قادیانیوں سے پوچھنا چاہیے کہ یہ "سماء" کا لفظ مرزا قادیانی کہاں سے لے آیا۔ اس طرح ازالہ اوہام میں بھی "سماء" یعنی آسمان سے نازل ہونا موجود ہے: "صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔" (ازالہ اوہام صفحہ 81 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 142 از مرزا قادیانی) "آنحضرتؐ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو زرد چادریں اس نے پہنی ہوں گی۔" (قادیانی رسالہ ماہنامہ "تشحیذ الاذہان قادیان" صفحہ 5، جون 1906ء اخبار بدر جون 1906ء) "وانی انا المسیح النازل من السماء." ترجمہ: "میں ہی وہ مسیح ہوں جو آسمان سے اترا ہے۔" (تحفہ گولڑویہ ضمیمہ صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 83 از مرزا قادیانی) الا یعلمون.ان المسیح ینزل من السماء بجمیع علومه. ولا یاخذ شیئا من الارض مالهم لا یشعرون. ترجمہ: "کیا وہ لوگ نہیں جانتے کہ بے شک مسیح علیہ السلام اپنے تمام علوم کے ساتھ آسمان سے نازل ہوں گے اور زمین میں (کسی شخص سے) کوئی شے (علم) حاصل نہیں کریں گے۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ 409 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 409 از مرزا قادیانی) خود مرزا قادیانی کا یہ اقبالی اعتراف موجود ہے کہ "براہین احمدیہ میں، میں نے یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ 152 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 153 از مرزا قادیانی)۔ مسیح موعود کی خصوصیات کے بارے میں مرزا قادیانی لکھتا ہے: "اب حدیثوں پر نظر غور کرنے سے بخوبی یہ ثابت ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں ابن مریم اترنے والا ہے جس کی تعریفیں لکھی ہیں کہ وہ گندم گون ہوگا اور بال اس کے سیدھے ہوں گے اور مسلمان کہلائے گا اور مسلمانوں کے باہمی اختلافات دور کرنے کے لئے آئے گا اور مغز شریعت جس کو وہ بھول گئے ہوں گے انہیں یاد دلائے گا اور ضرور ہے کہ وہ اس وقت نازل ہو جس وقت انتہاء تک شر اور فتن پہنچ جائیں اور مسلمانوں پر تنزل کا زمانہ ہو جو یہودیوں پر اُن کے آخری دنوں میں آیا تھا۔" (ازالہ اوہام صفحہ 359 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 459 از مرزا قادیانی) اس عبارت میں مرزا قادیانی اعتراف کرتا ہے کہ آخری زمانہ میں ابن مریم

(ابن غلام مرتضیٰ نہیں) اترنے والا ہے، وہ یہ بھی اعتراف کرتا ہے کہ ابن مریم نازل ہوں گے۔ اب ظاہر بات ہے کہ اوپر سے اترنا اور نازل ہونا، اوپر سے اترنا اور نازل ہونا ہوتا ہے، نہ کہ ماں کے پیٹ سے۔ اب مرزا قادیانی نہ اترا اور نہ نازل ہوا بلکہ ماں کے پیٹ سے برآمد ہوا۔ لہٰذا وہ اپنی اس تحریر کے مطابق بھی جھوٹا ہے۔ ان تصریحات سے قادیانیوں کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ اس قسم کا شبہ پیش کریں اور جہاں تک آسمان پر چڑھنے اور اترنے کو ناممکن سمجھنے کی بات ہے تو دیگر آیات و احادیث سے قطع نظر خود مرزا قادیانی کے نزدیک بھی غلط ہے۔ عقل کے ترازو پر خدائی قدرتوں کو تولنا ایمان نہیں بلکہ بے ایمانی و دیوانگی ہے۔ لیجیے خود مرزا قادیانی کی زبانی سن لیجیے!

❏ ''یہ بات ہم مکرر لکھنا چاہتے ہیں کہ قدرت اللہ پر اعتراض کرنا خود ایک وجہ سے انکار خدائے تعالیٰ ہے کیونکہ اگر خدائے تعالیٰ کی قدرت مطلقہ کو نہ مانا جائے اور حسب اصول تناسخ آریہ صاحبان یہ اعتقاد رکھا جائے کہ جب تک زید نہ مرے، بکر ہرگز پیدا نہیں ہوسکتا۔ اس صورت میں تمام خدائی اس کی باطل ہو جاتی ہے بلکہ اعتقاد صحیح اور حق یہی ہے کہ پرمیشر کو سرب شکتی مان اور قادر مطلق تسلیم کیا جائے اور اپنے ناقص ذہن اور ناتمام تجربہ کو قدرت کے بے انتہا اسرار کا محکِ امتحان نہ بنایا جائے ورنہ ہمہ دانی کے دعویٰ پر اس قدر اعتراض وارد ہوں گے اور ایسی خجالتیں اٹھانی پڑیں گی کہ جن کا کچھ ٹھکانا نہیں۔ انسان کا قاعدہ ہے کہ جو بات اپنی عقل سے بلندتر دیکھتا ہے اس کو خلافِ عقل سمجھ لیتا ہے حالانکہ بلندتر از عقل ہونا شئے دیگر ہے اور خلافِ عقل ہونا شئے دیگر۔''

(سرمہ چشم آریہ صفحہ 64,63 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 111، 112 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کی اس تحریر سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے یہ بات بعید نہیں کہ کسی کو زندہ آسمانوں پر اٹھا لے، وہ اٹھا سکتا ہے اور اس نے سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ ہی آسمانوں پر اٹھایا ہے۔ مرزا قادیانی کسی سوال کا جواب دیتے ہوئے کہتا ہے:

❏ ''ہماری طرف سے یہ جواب ہی کافی ہے کہ اول تو خدا تعالیٰ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں کہ انسان مع جسم عنصری آسمان پر چڑھ جائے۔''

(چشمہ معرفت صفحہ 219 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 228 از مرزا قادیانی)

اب ہماری طرف سے بھی یہی جواب کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ

سے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو مع جسم عنصری ہی آسمان پر اٹھایا اور آپؑ ہی قرب قیامت دوبارہ نزول کریں گے۔

باقی یہ بات کہ مہمان کے لئے لفظ نزیل بھی استعمال ہوتا ہے۔ قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہر واقعہ کے حالات مختلف ہوتے ہیں۔ پھر اس میں استعمال ہونے والے الفاظ و بیان کو بھی اس تناظر میں دیکھنا چاہیے۔ یہ بھی یاد رہے کہ بعض الفاظ کئی کئی معنی دیتے ہیں اور ایسے الفاظ اپنے اپنے محل وقوع میں استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً پنجابی زبان کا ایک لفظ ہے۔ وٹ۔ یہ لفظ کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور اپنے محل وقوع کے اعتبار سے اپنے معنی دیتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص یہ کہے کہ رات میں نے بہت زیادہ کھانا کھالیا جس سے میرے پیٹ میں "وٹ" پڑ رہا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ زیادہ کھانا کھانے سے اس کا پیٹ خراب ہو گیا ہے اور خدشہ ہے کہ اسے پیچش لگ جائیں گے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کل میرے کزن نے بھری محفل میں میری کردار کشی کی جس پر مجھے اُس پر بہت "وٹ" چڑھا۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس شخص کو اپنے کزن پر بہت غصہ آیا نہ یہ کہ اس کی بات پر اس کا پیٹ خراب ہو گیا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص ایسی بات کہے اور دوسرے کو سمجھ نہ آئے تو وہ کہے وٹ؟ (What)۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے سمجھ نہیں آئی اور وہ بات کو دہرانے کے لیے کہہ رہا ہے نہ کہ یہ کہ اس سے اس کا پیٹ خراب ہو گیا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی سے راستہ پوچھے اور وہ شخص اسے کہے کہ آپ "وٹو وٹ" چلے جائیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ سیدھے اور آسان راستہ سے جائیں۔ اسی طرح اگر کوئی یہ کہے کہ میں نے اپنے دوست کو اس کی خامی سے آگاہ کیا تو اس نے منہ وٹ لیا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس کا دوست خفا ہو گیا۔ اس طرح اگر کوئی یہ کہے کہ کل میں چارپائی کا بان وٹ رہا تھا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ چارپائی کی ضروریات تیار کر رہا تھا۔

قادیانی بتائیں کہ احادیث کے مطابق جب نماز کی صفیں درست ہو چکی ہوں گی۔ حضرت مہدی نماز پڑھانے کے تیار کھڑے ہوں گے، اسی اثنا میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کا آسمان سے نزول ہوگا تو کیا اس صورتحال میں کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام پیدا ہوئے ہیں یا جب آنجہانی مرزا قادیانی پیدا ہوا تھا تو کیا اس وقت اسے کسی نے کہا تھا کہ حضرت آیئے! نماز پڑھایئے۔ لہٰذا قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ نزول ہونے اور پیدا

ہونے کا استعمال اپنے اپنے محل وقوع کے مطابق ہوتا ہے۔ مسیح موعود کی خصوصیات کے بارے میں خود مرزا قادیانی لکھتا ہے:

- "اب حدیثوں پر نظر غور کرنے سے بخوبی یہ ثابت ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں ابن مریم اترنے والا ہے جس کی تعریفیں لکھی ہیں کہ وہ گندم گون ہوگا اور بال اس کے سیدھے ہوں گے اور مسلمان کہلائے گا اور مسلمانوں کے باہمی اختلافات دور کرنے کے لئے آئے گا اور مغز شریعت جس کو وہ بھول گئے ہوں گے انہیں یاد دلائے گا اور ضرور ہے کہ وہ اس وقت نازل ہو جس وقت انتہاء تک شرر اور فتن پہنچ جائیں اور مسلمانوں پر تنزل کا زمانہ ہو جو یہودیوں پر اُن کے آخری دنوں میں آیا تھا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 359 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 459 از مرزا قادیانی)

(28) قادیانی سوال کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانا، پھر نزول ہونا اور اتنی زیادہ عمر پانا، کیا اس سے نبی کریم ﷺ کی ہتک نہیں ہوتی؟

قادیانیوں کا یہ سوال ان کی جہالت کا بین ثبوت ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ فرشتے آسمان پر رہتے ہیں جبکہ انبیائے کرام زمین میں مدفون ہیں تو کیا فرشتے انبیائے کرام سے افضل ہیں؟ فتح مکہ کے موقع پر کعبہ شریف سے بتوں کو ہٹانے کے لیے نبی کریم ﷺ کے حکم پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آپ ﷺ کے شانہ مبارک پر سوار ہوئے تو کیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے افضل تھے؟ قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اہل سنت کے نزدیک حضور سرور کائنات ﷺ جس مبارک جگہ پر (ظاہری زندگی کی طرح) زندہ آرام فرما رہے ہیں، اس مٹی کی شان، عرش معلی سے بھی زیادہ افضل ہے۔ یہاں تو فرشتے بھی بغیر اجازت نہیں آ سکتے۔ حضرت آدمؑ کی عمر 930 سال اور حضرت نوحؑ کی عمر ہزار برس سے بھی زیادہ تھی جبکہ حضور نبی کریم ﷺ کو ان کا دسواں حصہ بھی نہیں دیا گیا حالانکہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ قیامت تک کل عالموں کے واسطے مبعوث ہوئے ہیں اور حضرت نوحؑ کو صرف اپنی قوم کی تبلیغ کے لیے ایک ہزار برس کی مہلت دی گئی۔ جیسا کہ قرآن سے ثابت ہے

اور حضور خاتم النبیین ﷺ کو صرف 23 برس دیے گئے، کیا نعوذ باللہ! اس میں بھی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ہتک ہے؟ حضرت عیسیٰؑ کنواری لڑکی حضرت مریم کے پیٹ سے بغیر نطفہ مرد کے پیدا ہوئے اور دیگر تمام انبیا علیہم السلام باپ کے نطفہ سے پیدا ہوئے، کیا اس میں بھی تمام انبیا کی ہتک ہے؟ حضرت موسیٰؑ سے خدا تعالیٰ نے بلاواسطہ جبرئیل کلام کیا اور دوسرے سب انبیا علیہم السلام سے بالواسطہ فرشتہ حضرت جبرئیلؑ کلام کیا۔ کیا اس میں بھی انبیائے کرام کی ہتک ہے؟ حضرت عزیر علیہ السلام 100 سال تک زندہ رہے۔ اصحاب کہف جو عام مسلمان تھے، قرآن مجید نے ان کا 300 سال سے زیادہ عرصہ تک زندہ رہنا بتایا ہے۔ کیا نعوذ باللہ! اس سے نبی کریم ﷺ کی ہتک ہوتی ہے؟ علمی حلقوں میں اِس لچر اور لوچ جذبہ کی کیا قدر و قیمت ہو سکتی ہے جبکہ ہر ایک مذہبی انسان اس حقیقت سے بخوبی آشنا ہے کہ اگرچہ فرشتے ہمیشہ بقیدِ حیات ملاءِ اعلیٰ میں موجود اور سکونت پذیر ہیں تاہم اُن سب کے مقابلہ میں بلکہ اُن کی جلیل القدر ہستیوں مثلاً جبرئیل و میکائیل کے مقابلہ میں بھی ایک مفضول سے مفضول نبی کا رتبہ بہت بلند اور عالی ہے، حالانکہ وہ نبی زمین پر مقیم رہا ہے اور جبرئیلؑ کا قیام ملاءِ اعلیٰ کے بھی بلند تر مقام پر رہتا ہے چہ جائیکہ خاتم الانبیاء ﷺ کا مرتبۂ جلیل کہ جس کی عظمت...... ''بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر!'' میں مضمر ہے، علاوہ ازیں نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شب معراج میں ''قاب قوسین او ادنیٰ'' کا جو تقرب پایا ہے، وہ نہ کسی مَلک اور فرشتہ کو حاصل ہوا اور نہ کسی نبی اور رسول کو، اس لیے حضرت مسیحؑ کا رفع آسمانی اُس ''رفعت'' کو پہنچ ہی نہیں سکتا جو اسریٰ میں آپ ﷺ کو حاصل ہوئی۔ بہرحال فاضل و مفضول کے درمیان فرقِ مراتب کے لیے تنہا ملاءِ اعلیٰ کا قیام معیارِ فضیلت نہیں ہے خصوصاً اُس ''افضل ہستی'' کے مقابلہ میں جس کی فضیلت کا معیار خود اس کا وجود باجود ہو اور جس کی ذاتِ قدسی صفات خود ہی منبع فضائل اور مرجع کمالات ہو، ایسی ہستی سے تو ''مقام'' عزت و مرتبہ پاتا ہے نہ کہ وہ ذاتِ گرامی ۔

حسنِ یوسف، دمِ عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جہاں رہائش پذیر ہیں، وہاں کا ایک دن 1000 ہزار سال کے برابر ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے۔ وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون (الحج:47) اس لیے وہاں کے پیمانہ وقت کے لحاظ سے ان کی ہجرت کو ابھی

دو دن بھی مکمل نہیں ہوئے۔ حضرت یونس علیہ السلام کو جو یہ خصوصیت ملی کہ مچھلی کے پیٹ میں تین دن رات اور بعض روایات کے رو سے چالیس دن رات زندہ رہے اور خدا تعالیٰ نے اپنا خاص کرشمہ قدرت ان کی خاطر دکھایا جو رفع حضرت عیسیٰ سے عجیب تر ہے کہ حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں خلاف قانون قدرت زندہ رہے۔ کیا نعوذ باللہ اس میں بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہتک ہے؟ اگر متذکرہ بالا انبیا کی خصوصیات سے حضور خاتم النبیین ﷺ کی ہتک نہیں ہوتی تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی سے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ہتک کیونکر ہو سکتی ہے؟

یاد رہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی دکان چلانے کی خاطر یہ ڈھکوسلا تجویز کیا کہ اگر رفع و نزول عیسیٰ تسلیم کیا جائے تو میری دکان نہ چلے گی اور نہ مسیح موعود ہو سکوں گا۔ اس واسطے قادیانی ہتک ہتک کہہ کر سیدھے سادھے مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اس طرح تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے مرید خاص خواجہ کمال الدین قانون نے امتحان اعلیٰ نمبروں میں پاس کیا جبکہ مرزا قادیانی کو مختاری کے امتحان میں بھی کامیابی نہ ہوئی۔ اس میں مرزا قادیانی کی ہتک ہے؟ مرزا قادیانی کی نعش زمین میں ہے جبکہ جانور زمین پر پھرتے ہیں، کوے فضا میں اڑتے ہیں تو قادیانی بتائیں ان میں افضل کون ہے؟

(29) قادیانی اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے "متوفی" کی تفسیر "ممیت" فرمائی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے قائل تھے؟

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اہل حق میں سے کسی نے بھی متوفیک کے لفظ سے یہ مراد نہیں لی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہو چکی ہے اور وہ آسمان پر زندہ نہیں اور یہ کہ وہ قبل از قیامت آسمان سے نازل نہیں ہوں گے بلکہ یہ باطل نظریہ صرف ملحدوں اور زندیقوں کا خانہ ساز اور اپنا گھڑا ہوا ہے۔ بے شک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے متوفیک کا مطلب ممیتک کیا ہے لیکن قادیانیوں کا اس سے یہ استدلال کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع الی السماء، آسمان پر ان کی حیات اور زمین پر ان کے نزول کے منکر ہیں، قطعاً غلط

ہے۔ اولاً تو اس لیے کہ میت اسم فاعل کا صیغہ ہے اور فعل مضارع کی طرح اسم فاعل میں بھی زمانہ حال یا استقبال دونوں کا معنی ہوتا ہے اور یہاں زمانہ استقبال مراد ہے یعنی میں تجھے وفات دوں گا اور قرآن کریم کے علاوہ متواتر احادیث، اجماع امت سے یہ بات باحوالہ بیان ہو چکی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور چالیس سال حکمرانی کریں گے ثم یموت و یصلی علیہ المسلمون ویدفن، تو اس کا کون منکر ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ محدث ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ کی سند کے حوالہ سے یہ روایت نقل کرتے ہیں:

- عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال لما اراد اللّٰہ تعالیٰ ان یرفع عیسیٰ علیہ السلام الی السماء خرج علی اصحابہ الی قولہ ورفع عیسیٰ علیہ السلام من روزنۃ فی البیت الی السماء الخ وقال ھذا اسناد صحیح الی ابن عباس رضی اللہ عنہ

(تفسیر ابن کثیر جلد 1 صفحہ 574، صفحہ 575)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عباس سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آسمان پر اٹھانے کا ارادہ کیا تو وہ اپنے ساتھیوں کی طرف نکلے (پھر آگے فرمایا) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گھر کے روشن دان سے آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اس روایت کی سند صحیح ہے۔ یعنی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد سے جس کی سند بالکل صحیح ہے یہ واضح ہوا کہ ان کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات نہیں ہوئی بلکہ ان کو زندہ آسمان پر اٹھالیا گیا ہے۔ علامہ محمد ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 230ھ) اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عباس سے روایت نقل کرتے ہیں: ان اللّٰہ تعالیٰ رفعہ بجسدہ وانہ حی وسیرجع الی الدنیا فیکون ملکا ثم یموت کما یموت الناس (طبقات ابن سعد جلد 1 صفحہ 26) انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان کے جسم کے ساتھ اٹھالیا ہے اور وہ یقیناً زمین کی طرف لوٹیں گے اور بادشاہ ہوں گے پھر جیسے لوگ وفات پاتے ہیں، وہ بھی وفات پائیں گے۔

یہ تفسیر کسی طرح بھی حیات عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف نہیں ہے۔ اس لیے کہ "درِ منثور" جلد 2 صفحہ 36 میں بروایت صحیح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ ثابت ہے کہ آپ اس آیت میں تقدیم و تاخیر کے قائل ہیں۔ آپ فرماتے ہیں "رافعک الی ثم متوفیک

فی آخر الزمان" یعنی حضرت ابن عباس ﷺ اس آیت کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں۔" کہ میں آپ کو اٹھا لینے والا ہوں اپنی طرف پھر آخر زمانہ میں (بعد نزول) آپ کو موت دینے والا ہوں۔ اس کے علاوہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لکھا:

1..... "اماتت کے حقیقی معنی صرف مارنا اور موت دینا نہیں بلکہ سلانا اور بیہوش کرنا بھی اس میں داخل ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ 943، خزائن جلد 3 صفحہ 620)

2..... "لغت کی رو سے موت کے معنی نیند اور ہر قسم کی بیہوشی بھی ہے۔"
(ازالہ اوہام صفحہ 942، خزائن جلد 3 صفحہ 620)

3..... "لغت میں موت بمعنی نوم اور غشی بھی آتا ہے۔ دیکھو قاموس"
(ازالہ اوہام صفحہ 665، خزائن جلد 3 صفحہ 459)

4..... "مات کے معنی لغت میں نام کے بھی ہیں۔ دیکھو قاموس"
(ازالہ اوہام صفحہ 640، خزائن جلد 3 صفحہ 445)

ان حوالہ جات کی رو سے "اماتت" کے معنی سلا دینا اور "ممیت" "اماتت" کا اسم فاعل ہے تو "ممیت" کے معنی سلا دینے والا۔ آیت کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ میں آپ کو سلا دینے والا ہوں پھر اپنی طرف اٹھا لینے والا ہوں۔ تفسیر خازن جلد 1 صفحہ 255 میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نیند کی حالت میں اٹھا لیا تاکہ آپ کو خوف لاحق نہ ہو۔ پس مرزا قادیانی کے بیان کی رو سے بھی اس آیت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت ثابت نہیں ہو سکتی ہے۔ قرآن مجید کی ایک دوسری آیت میں "توفی" کے معنی سلا دینا ہی ہے "جو ھو الذی یتوفکم بالیل" (الانعام: 60) خدا وہ ہے جو تم کو سلا دیتا ہے رات کو۔ اور جب قرآن مجید میں "توفی" کے معنی سلا دینا موجود ہے تو پھر "متوفی" کے معنی سلا دینے والا لینے میں کون سا مانع ہے؟ اس کے باوجود اگر کوئی شخص قرآن و سنت سے ہٹ کر اپنی کوئی ذاتی تفسیر کرتا ہے تو وہ اس حدیث شریف کا مصداق ہے جو ابن عباس ﷺ سے مروی ہے کہ عن النبی ﷺ من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبؤ مقعدہ من النار. (ترمذی جلد 2 صفحہ 119 ابواب تفسیر القرآن) حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص تفسیر محض اپنی رائے سے کرے، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے!

(30) قادیانی اعتراض کرتے ہیں کہ احادیث ظہور مہدی اور نزول مسیح میں بہت تعارض پایا جاتا ہے جس سے صحیح صورتحال الجھ کر رہ گئی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت لوگ نماز کے لیے صفیں درست کر رہے ہوں گے۔ امام مہدی امامت کے فرائض انجام دیں گے اور بعض احادیث میں یہ صراحت کے ساتھ آیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کی امامت کریں گے۔ یعنی بعض احادیث میں مہدی کو امام بنایا گیا ہے اور بعض احادیث حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو۔ ظاہر ہے کہ اس تعارض کی وجہ سے صحیح اور غلط کی پہچان کیسے ہو یا سچ کو جھوٹ سے کیسے علیحدہ کیا جائے؟۔

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ احادیث مبارکہ میں یہ وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد پہلی نماز حضرت مہدی علیہ الرضوان پڑھائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد پہلی نماز حضرت مہدی علیہ الرضوان کے پیچھے پڑھیں گے۔ اس سے آنحضرت ﷺ کی امت کی تکریم و تعظیم مقصود ہو گی اور یہ ظاہر کرنا مقصود ہو گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دنیا میں دوبارہ تشریف آوری بطور امتی کے ہے۔ ہاں بعد کی تمام نمازیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پڑھائیں گے اور مسلمانوں کے خلیفہ اور امام کی حیثیت سے 45 سال دنیا میں گزاریں گے۔ لہٰذا احادیث میں کوئی تعارض نہ رہا۔

(31) قادیانی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری کے بعد حضرت مہدی نماز پڑھاتے ہی کہاں چلے جائیں گے؟ کیونکہ بعد میں جو کچھ کرنا کرانا ہے، وہ حضرت مسیح کی ذمہ داری اور ان کے کارنامے بیان کیے جاتے ہیں۔ کیا محض ایک نماز کی امامت اور وہ بھی ایک چھوٹی سی جماعت کو جن میں صرف 800 مرد اور 400 عورتیں ہوں گی۔ کیا اتنا ہی کام حضرت مہدی کے سپرد کیا جائے گا؟

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان بحیثیت امام کے 9 سال دنیا میں گزاریں گے۔ 7 سال نزول عیسیٰ علیہ السلام سے قبل امام اور خلیفہ کی حیثیت سے مسلمانوں کی رہنمائی کریں گے تا آنکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول ہو گا تو ان کی موجودگی میں ایک نماز کی امامت کرائیں گے۔ بحیثیت امام اور خلیفہ یہ ان کی آخری امامت ہو گی۔ اس پر ان کا مشن مکمل ہو جائے گا اور پھر امامت و قیادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سپرد ہو جائے گی۔ تب حضرت مہدی علیہ الرضوان کی حیثیت آپ کے اعوان و انصار کے ہو گی اور یہ عرصہ دو سال سے کچھ اوپر ہو گا۔ 49 سال کی عمر میں حضرت مہدی کی وفات ہو گی۔

ثبوت حاضر ہیں!

حق کے مُتلاشی قادیانیوں سے ایک دردمندانہ درخواست

حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "الدین النصیحۃ" یعنی دین نصیحت (بھلائی) ہی کا نام ہے۔ دوسروں کی خیر خواہی اور بھلائی چاہنے کا دوسرا نام نصیحت ہے۔ دعوت دین سے متعلق اللہ تعالٰی کے تمام برحق حضرات انبیا علیہم السلام یوں فرماتے تھے:

ابلغکم رسلت ربّی وانصح لکم (اعراف:62)

(ترجمہ): میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور تمہاری خیر خواہی چاہتا ہوں۔

انسانیت کا سب سے بڑا خیر خواہ وہ ہے جو ان میں ہدایت تقسیم کرنے والا اور انہیں گمراہی سے بچانے کی فکر کرنے والا ہو۔ ہر انسان کی بھلائی اس میں ہے کہ وہ خیر کثیر کا وارث، خسران مبین سے بچتا اور صراط مستقیم پر گامزن ہو۔ باب العلم سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول زریں ہے: "یہ نہ دیکھو کون کہتا ہے بلکہ یہ دیکھو کہ کیا کہتا ہے۔" ان مبارک اقوال کی روشنی میں، میں قادیانیوں کی خدمت میں نہایت خلوص، ہمدردی اور درد و سوز مندی کے ساتھ چند گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ ان معروضات پر وہ انتہائی غیر جانبداری اور ٹھنڈے دل کے ساتھ غور و فکر فرمائیں گے۔

ایمان دینی زندگی کی وہ اساس اور بنیاد ہے جس پر تمام عقائد اور اعمال کی بلند قامت عمارت کھڑی ہے۔ ایمان جاننے کا نہیں، ماننے کا نام ہے جس کی تصدیق قلب، زبان اور اعمال کریں، تبھی ایمان کے مدار کی تکمیل ہوتی ہے۔ ایمان کی پختگی اور اس پر خاتمہ ہی ایک مسلمان کا اصل اثاثہ، اصل میراث اور اصل سرمایہ ہے۔ یہی وہ عظیم نعمت ہے جس سے ایمان اور کفر کے راستے جدا جدا ہو جاتے ہیں۔ مومن اپنے ایمان کی بدولت جنت میں کبھی نہ کبھی ضرور داخل ہو جائے گا جبکہ ایمان سے محروم کو یہ نعمت عظمٰی حاصل نہیں ہو سکتی۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "انسان میں شرم و حیا ایمان سے پیدا ہوتا ہے اور ایمان کا نتیجہ جنت

ہے۔" ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے حضرت عمر فاروق ؓ کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:
"خطاب کے بیٹے! جاؤ، لوگوں میں یہ اعلان کر دو کہ جنت میں صرف ایمان والے ہی داخل ہوں گے۔"

یاد رکھیے! ایمان ایک ایسی چیز ہے جو نہ کسی دکان سے ملتا ہے نہ جاگیر سے حاصل ہوتا ہے نہ حکومت سے ملتا ہے نہ منصب یا عہدہ سے۔ ایمان اگر دولت سے ملتا تو قارون بے ایمان نہ ہوتا، اگر یہ خدائی سے ملتا تو نمرود بے ایمان نہ ہوتا۔ اگر یہ طاقت سے ملتا تو فرعون بے ایمان نہ ہوتا، اگر یہ رشتہ داری سے ملتا تو نوح کا بیٹا بے ایمان نہ ہوتا، اگر یہ سرداری سے ملتا تو ابوجہل بے ایمان نہ ہوتا۔ اگر یہ خونی رشتہ سے ملتا تو ابولہب بے ایمان نہ ہوتا۔ ایمان محض اللہ تعالٰی کے خاص فضل و کرم سے ملتا ہے۔ اللہ تعالٰی کے ہاں اس کی بے حد اہمیت اور قدر و قیمت ہے۔ لہٰذا ہر شخص کو اس کی حفاظت اپنی جان سے بڑھ کر کرنی چاہیے کیونکہ یہی توشۂ آخرت ہے۔

ایمان اور ہدایت، کائنات کی سب سے بڑی نعمت اور دولت ہیں جس کے مقابلے میں دنیا کی ہر چیز ہیچ ہے۔ یہ متاع عزیز جسے نصیب ہو جائے، وہ دنیا کا خوش قسمت ترین شخص کہلواتا ہے۔ اگر خدانخواستہ لاعلمی، کوتاہی، لاپروائی، ضد یا ہٹ دھرمی کی وجہ سے یہ گرانقدر ثروت خطرے میں پڑ جائے یا ضائع ہو جائے تو کسی حیل و حجت اور تاویل کے بغیر فوراً اس کی تلافی کی فکر میں لگ جانا چاہیے کہ ناپائیدار زندگی کا کوئی بھروسا نہیں، کب یہ ختم ہو جائے۔ یہ فانی زندگی جس کی حقیقت اس کے سوا اور کچھ بھی نہیں: ؎

سیر گلشن بھی نہ کر پائے کہ آ پہنچی اجل
ہائے کتنی مختصر تھی یہ بہار زندگی

اللہ کی رحمت کا سچا امیدوار وہی ہے جو ایک حقیقت پسند کاشتکار کی طرح ایمان خالص کا بیج اپنے قلب کی سرزمین میں بوئے اور اس کی حفاظت کرے۔ اگر کوئی مسلمان کسی بھی وجہ سے راہ ہدایت سے بھٹک جائے تو ایمان ایک ایسا مینارۂ نور ہے جس کی روشنی میں وہ واپس صراط مستقیم پر آ جاتا ہے۔ اس کی پیشانی سے شرمندگی اور ندامت کے قطرے ٹپکنے لگتے ہیں جس سے اس کے دل کی جلا مزید بڑھ جاتی ہے۔ لیکن اگر وہ اپنے غلط عقائد پر اڑا رہے، من گھڑت تاویلات سے اسے صحیح ثابت کرنے کی باغیانہ کوشش کرتا رہے اور اپنے شکوک پر بے جا اصرار کرتا رہے تو پھر ایمان معدوم ہو جاتا ہے اور گمراہی اس کا مقدر ہو کر رہتی ہے۔

دیدہ و دانستہ اپنے غلط عقائد پر جمے رہنا اور اس پر تاویلات کے پردے ڈالتے رہنا دانشمندی نہیں، جہالت ہے۔ اعمال کی کمی کے بارے میں روزِ محشر یہ قوی امید رکھی جا سکتی ہے کہ اس کوتاہی پر اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و رحمت سے درگزر کا معاملہ فرماتے ہوئے معاف فرمادیں (ان شاء اللہ تعالیٰ)! لیکن محرومیِ ایمان ایک ایسی بدبختی ہے کہ جس کی کوئی معافی نہیں۔ جس طرح ماں کے پیٹ سے کوئی معذور بچہ پیدا ہو تو دنیا بھر کے بڑے سے بڑے ڈاکٹر اسے ٹھیک نہیں کر سکتے۔ بالکل اسی طرح ایمان کی دولت سے محروم کوئی شخص روزِ قیامت معافی کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

ختم نبوت اسلام کی اساس اور اہم ترین بنیادی عقیدہ ہے۔ دین اسلام کی پوری عمارت اس عقیدہ پر کھڑی ہے۔ یہ ایک ایسا حساس عقیدہ ہے کہ اس میں شکوک و شبہات کا ذرا سا بھی رخنہ پیدا ہو جائے تو ایک مسلمان نہ صرف اپنی متاع ایمان کھو بیٹھتا ہے بلکہ وہ حضرت محمد ﷺ کی امت سے بھی خارج ہو جاتا ہے۔ ایمان و ہدایت محض نبی کریم ﷺ کو سچا جاننے کا نام نہیں بلکہ آپ ﷺ کو صادق و مصدوق سمجھنے اور آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کو آخری تسلیم کرنا ایمان و ہدایت کی بنیاد ہے۔ قرآن مجید کی ایک سو سے زائد آیات مبارکہ اور حضور نبی کریم ﷺ کی تقریباً دو سو دس احادیث مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اس سے انکار یقیناً کفر و ارتداد ہے جس سے کوئی تاویل نہیں بچا سکتی۔ صحابہ کرامؓ سے لے کر آج تک امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کا منکر وہی شخص ہو سکتا ہے جو حضور نبی کریم ﷺ کی نبوت پر ایمان نہ رکھتا ہو، کیونکہ اگر یہ شخص آپ ﷺ کی رسالت کا قائل ہوتا تو جن چیزوں کی آپؐ نے خبر دی ہے، ان میں آپ کو سچا سمجھتا۔ جن دلائل اور طریق تواتر سے آپ ﷺ کی رسالت، نبوت اور دعوت ہمارے لیے ثابت ہوئی ہے، ٹھیک اسی درجہ کے تواتر سے یہ بات بھی ثابت ہوئی ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔ اب قیامت تک کوئی نیا نبی نہ ہوگا اور جس شخص کو اس ختم نبوت میں شک ہو، اسے خود رسالت محمدی ﷺ میں بھی شک ہوگا۔ گزشتہ تیرہ صدیوں کے مجددین (جن کے ناموں پر ہم اور آپ متفق ہیں) حضور نبی کریم ﷺ کے بعد ہر قسم کی نبوت (ظلی، بروزی، تشریعی، غیر تشریعی وغیرہ وغیرہ) کو بند سمجھتے ہیں۔ ان میں کوئی ایک بزرگ بھی ایسا نہیں جو اجرائے نبوت کا قائل، یا امت مسلمہ کے اس متفقہ عقیدہ کے خلاف اپنا علیحدہ موقف رکھتا ہو۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کے بارے میں فرمایا:

اِنَّ اُمَّتِیْ لَا تَجْتَمِعُ عَلٰی ضَلَالَةٍ فَاِذَا رَاَیْتُم اخْتِلَافًا فَعَلَیْکُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ. (ابن ماجہ)

"میری امت کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ پس اگر تم اختلاف دیکھو تو تم پر سوادِ اعظم کے ساتھ رہنا لازم ہے۔"

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَجْمَعُ اُمَّتِیْ اَوْ قَالَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلٰی ضَلَالَةٍ وَیَدُ اللّٰهِ عَلَی الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شَذَّ اِلَی النَّارِ. (ترمذی)

"بے شک اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا اور (سن لو کہ) جماعت (اجتماعی وحدت) پر اللہ تعالیٰ (کی حفاظت) کا ہاتھ ہے اور جو کوئی اس سے جدا ہوگا وہ دوزخ میں جا گرے گا۔"

لہٰذا امت مسلمہ بحیثیت مجموعی بے دین اور گمراہ نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ تمام محدثین، مفسرین، مجددین اور اکابرینِ امت اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور اخیر زمانہ میں نازل ہوں گے جیسا کہ قرآن مجید اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔ یہ عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے۔ اس عقیدہ کا منکر بالاتفاق کافر ہے۔ تفسیر بحرالمحیط ج 2 کے ص 473 پر ہے: "یعنی تمام امت کا اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور اخیر زمانہ میں نازل ہوں گے جیسا کہ احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔" تفسیر جامع البیان ص 52 میں ہے: "اس پر اجماع ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ ہیں۔ نازل ہو کر دجال کو قتل کریں اور اسلام کی تائید کریں گے۔"

آپ کے مذہب کی ایک نہایت اہم کتاب "عسل مصفّٰی" ہے، جس کا مصنف مرزا صاحب کا خاص مرید مرزا خدا بخش قادیانی ہے۔ متذکرہ کتاب پر آنجہانی مرزا قادیانی، مرزا بشیرالدین محمود، مولوی محمد علی، قادیانی لاہوری اور دیگر اہم قادیانی فخر کرتے رہے ہیں۔ یہ کتاب روزانہ جتنی لکھی جاتی، وہ باقاعدہ ایک محفل میں مرزا صاحب کو سنائی جاتی، اگر کبھی وہ اتفاقاً مرزا صاحب کو نہ سناتا تو مرزا قادیانی بڑے اہتمام کے ساتھ اس کے متعلق استفسار کرتا

کہ آج تم نے مجھے اس کتاب کا مسودہ کیوں نہیں سنایا؟ غرضیکہ یہ پوری کتاب مرزا قادیانی نے پورے اہتمام کے ساتھ سنی، گویا یہ مرزا قادیانی کی طرف سے مصدقہ کتاب ہے اور اس کے اندر جو مجددین کی فہرست ہے، وہ مرزا قادیانی کے نزدیک بھی مسلم مجددین ہیں۔

آپ کی طرف سے شائع کردہ مجددین کی اس فہرست میں کوئی ایک بھی مجدد ایسا نہیں ہے جو حیات و نزول مسیح کا منکر یا اجرائے نبوت کا قائل ہو۔ آپ جو حوالہ پیش کرتے ہیں، اس میں اپنی مرضی کی کانٹ چھانٹ اور تحریف کرتے ہیں، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ان بزرگوں میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو امت مسلمہ کے اس متفقہ عقیدہ کے خلاف اپنا علیحدہ موقف رکھتا ہو۔

آپ کے نزدیک مرزا قادیانی چودھویں صدی کا مجدد ہے۔ اب یہ کیسی عجیب بات ہے کہ تیرہ صدیوں کے تمام مجددین (جن کی تعداد قادیانی فہرست کے مطابق 81 بنتی ہے) کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور قرب قیامت آسمان سے زمین پر نازل ہوں گے جبکہ مرزا قادیانی کہتا ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر تیرہ صدیوں کے مجددین حق پر ہیں تو اکیلا مرزا قادیانی حق پر نہیں ہے۔ اور اگر مرزا قادیانی حق پر ہے تو گذشتہ تیرہ صدیوں کے تمام مجددین حق پر نہ ہوئے۔ اسی طرح گذشتہ 13 صدیوں کے تمام مجددین، جن کے ناموں پر آپ کو اتفاق ہے، ختم نبوت کے قائل ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد ہر قسم کی نبوت کو بند مانتے ہیں۔ جبکہ مرزا قادیانی اور اس کے بیٹوں وغیرہ کا کہنا ہے کہ نبوت جاری ہے اور نبی آتے رہیں گے۔ اب آپ خود فیصلہ کریں کہ گذشتہ تیرہ صدیوں کے مجددین سچے ہیں یا مرزا قادیانی؟ جبکہ اجماع امت کے حوالے سے مرزا قادیانی کا قول ہے:

□ ”کسی اجماعی عقیدہ سے انکار و انحراف موجب لعنت کلی ہے۔“

(انجام آتھم ص 144 مندرجہ روحانی خزائن ج 11 ص 144 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی قرآنی آیت ”انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون۔ (الحجر:9)“ کی تشریح میں لکھتا ہے:

□ ”سو خدا تعالیٰ نے بموجب اس وعدہ کے چار قسم کی حفاظت اپنے کلام کی کی۔ اول

حافظوں کے ذریعہ سے اس کے الفاظ اور ترتیب کو محفوظ رکھا اور ہر ایک صدی میں لاکھوں ایسے انسان پیدا کیے جو اس کے پاک کلام کو اپنے سینوں میں حفظ رکھتے ہیں۔ ایسا حفظ کہ اگر ایک لفظ پوچھا جائے تو اس کا اگلا پچھلا سب بتا سکتے ہیں اور اس طرح پر قرآن کو تحریف لفظی سے ہر ایک زمانہ میں بچایا۔ دوسرے ایسے ائمہ اور اکابر کے ذریعہ سے جن کو ہر ایک صدی میں فہم قرآن عطا ہوا ہے۔ جنہوں نے قرآن شریف کے اجمالی مقامات کی احادیث نبویہ کی مدد سے تفسیر کر کے خدا کے پاک کلام اور پاک تعلیم کو ہر ایک زمانہ میں تحریف معنوی سے محفوظ رکھا۔ تیسرے متکلمین کے ذریعہ سے جنہوں نے قرآنی تعلیمات کو عقل کے ساتھ تطبیق دے کر خدا کے پاک کلام کو کوتہ اندیش فلسفیوں کے استخفاف سے بچایا ہے۔ چوتھے روحانی انعام پانے والوں کے ذریعہ سے جنہوں نے خدا کی پاک کلام کو ہر ایک زمانہ میں معجزات اور معارف کے منکروں کے حملہ سے بچایا ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ 62، مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 288 از مرزا قادیانی)

ایک اہم بات جسے آپ اور ہمارے کئی مسلمان بھائی بھول جاتے ہیں کہ قادیانیت میں اصل مدار اسلام، حضور نبی کریم ﷺ، ختم نبوت اور حیات و نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں بلکہ مرزا قادیانی ہے۔ اگر ایک شخص (خدانخواستہ) حضور نبی کریم ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتا یعنی نبوت جاری مانتا ہے لیکن مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتا، یا ایک شخص (اللہ نہ کرے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ مانتا ہے اور ان کے آسمان سے نزول کا انکاری ہے لیکن مرزا قادیانی کو نبی یا مسیح موعود نہیں مانتا، تو ایسا شخص آپ کے نزدیک کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ لہٰذا بحث و مباحثہ صرف مرزا قادیانی کے کردار اور اس کی شخصیت پر ہونا چاہیے جس سے آپ لوگ بھاگتے اور جان چھڑاتے ہیں۔

شروع میں جب مرزا غلام احمد قادیانی ایک عالم اور مناظر کی حیثیت سے منظر عام پر آیا تو اس وقت وہ ختم نبوت کا قائل تھا اور عام مسلمانوں کی طرح حضور نبی کریم ﷺ کو آخری نبی مانتا تھا۔ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کی کئی اہم تحریریں اس کی کتابوں میں موجود ہیں۔ بعد ازاں اس نے خود اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا بلکہ امام الزماں، مریم، عیسیٰ، کلیم خدا، محمد، احمد حتیٰ کہ خدائی کا دعویٰ بھی کر ڈالا۔

ایک قابل ذکر بات کہ مرزا قادیانی کو لاحق درجنوں بیماریوں مرگی، ذیابیطس، مالی

اوپیا، کمی خواب، تشنج دل، کثرت پیشاب، دورے، ہسٹریا، سل، قولنج زحیری، خراب حافظہ، سرعت انزال میں سے ایک اہم بیماری مراق تھی جس کے متعلق دنیا بھر کے مستند ڈاکٹروں اور حکیموں کا کہنا ہے کہ یہ مالیخولیا کی ایک قسم ہے۔ یہ مرض، تیز سودا جو معدہ میں جمع ہوتا ہے، سے پیدا ہوتا ہے، اس سے فضلات اور آنتوں کے سیاہ بخارات اُٹھ کر دماغ کی طرف چڑھتے ہیں، مریض اس کی ظلمت سے پراگندہ خاطر ہو جاتا ہے اور یہی چیز مراق ہوتی ہے۔

ماہرین طب نے مراق کی علامات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس مرض میں مریض کے افکار و خیالات، حالت طبعی سے بدل جاتے ہیں اور بالعموم اس میں انانیت یعنی خودی، تکبر اور تعلّی یعنی اپنی بڑائی کے فاسد خیالات سما جاتے ہیں۔ وہ ہر بات میں مبالغہ کرتا ہے۔ اس کے دماغی حواس درست نہیں رہتے۔ وہ ہر وقت ست، متفکر اور خود پسندی کے خیالات میں مست رہتا ہے۔ اگر مریض پڑھا لکھا ہو تو پیغمبری اور معجزات و کرامات کا دعویٰ کرتا ہے۔ خدائی باتیں کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی تبلیغ کرتا ہے۔ مرض کبھی اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ مریض خیال کرنے لگتا ہے کہ وہ فرشتہ ہے اور کبھی اس سے بھی زیادہ حد تک پہنچ جاتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ وہ خدا ہے۔ بعض مریضوں میں گاہے گاہے یہ مرض اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو غیب دان سمجھتا ہے اور بعض میں یہ مرض یہاں تک ترقی کر جاتا ہے کہ اس کو اپنے متعلق یہ خیال ہوتا ہے کہ وہ فرشتہ ہے اور کبھی اپنے آپ کو بادشاہ اور کبھی پیغمبر یقین کرنے لگ جاتا ہے۔

شہرہ آفاق ماہر نفسیات جناب محمد ارشد جاوید ایم اے (امریکہ) ''مرزا قادیانی کی نفسیات'' کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''تضادات اور تناقصات کے علاوہ اگر مرزا صاحب کے الہامات کا سرسری جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایسا لغو، بے مقصد اور لایعنی کلام خدا تو کیا، کسی نارمل انسان کا بھی نہیں ہوسکتا۔ اس سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت کسی سوچے سمجھے منصوبے کے تحت نہ تھا بلکہ یہ ایک نفسیاتی بیماری پیرانائے (PARANIA) کے تحت تھا، کیونکہ اگر یہ دعویٰ نبوت کسی سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ہوتا تو مرزا صاحب کی تحریروں میں اس قدر کھلا تضاد نہ ہوتا اور نہ ہی وہ اپنی کتب میں اپنے لغو، بے مقصد اور لایعنی الہامات کا ذکر کرتے۔ مرزا صاحب کے انگریزی الہامات کی زبان تک درست نہیں۔ مزید برآں سوچا

سمجھا دعویٰ ہمیشہ ایسی کھلی اور واضح غلطیوں سے پاک ہوتا ہے۔ اس بیماری کے تحت مرزا صاحب کا یہ دعویٰ نبوت کوئی نیا یا انوکھا نہیں، بلکہ اگر آپ آج بھی کسی پاگل خانے میں چلے جائیں تو وہاں آپ کی ملاقات پانچ سات ولیوں، دو چار نبیوں اور ایک آدھ خدا سے ضرور ہو جائے گی۔

پیرانائے (Parania) دیوانگی یا شدید دماغی خلل (Psychosis) کی وہ صورت ہے کہ وسوسوں یا خبطوں (Delusions) کا ایک منظم گروہ مریض کے ذہن میں رس بس جاتا ہے۔ ایسے مریض کے وسوسے اور خبط (Delusions) نہایت منظم، مربوط، متدون، مدلل، منطقی، مستقل، متعین شدہ (Well Fixed) پیچیدہ (Intricate) اور الجھے ہوئے (Complex) ہوتے ہیں۔ یہ وسوسے اکثر کسی ایک ہی مرکزی خیال کے گرد گھومتے ہیں۔ یہ مرض عموماً آہستہ آہستہ بڑھتا ہے۔ اکثر مریضوں کی شخصیت میں کوئی نمایاں خرابی یا نقص نہیں ہوتا، مریض محض اسی وسوسے یا خبط کی حد تک ابنارمل ہوتا ہے، ورنہ باقی ہر لحاظ سے وہ صحیح عقل وفہم کا مالک ہوتا ہے اور بادی النظر میں بالکل نارمل دکھائی دیتا ہے۔ بعض مریضوں کو سمعی اور بصری واہم (Hallucination) آتے ہیں، انھیں طرح طرح کی آوازیں سنائی دیتی ہیں، چیزیں نظر آتی ہیں، یعنی مریض حواسِ خمسہ کے مختلف حواس سے کچھ نہ کچھ محسوس کرتا ہے حالانکہ حقیقت میں کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اس نظام کے بنیادی وسوسے دو قسم کے ہوتے ہیں۔

(1) اذیت بخش وسوسے (خبط اذیت)

(2) پرشکوہ یا اقتداری وسوسے (خبط عظمت)

خبط اذیت کا مریض سمجھتا ہے کہ لوگ اس کے خلاف ہیں۔ یہ لوگوں کو اپنا دشمن سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو ایک بڑا آدمی اور عظیم ہستی تصور کرتا ہے۔ خبط عظمت کی ایک قسم مذہبی خبط عظمت ہے جس میں مریض سمجھتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے: ''میں اللہ کا منتخب نمائندہ ہوں، خدا کا نبی اور رسول ہوں اور مجھے خدا نے دنیا کی اصلاح کے لیے بھیجا ہے۔'' ایسے لوگ نئے نئے دین وضع کرتے ہیں۔ مذہبی کتابوں اور اصطلاحوں کی نئی نئی تفسیریں کرتے ہیں تاکہ انھیں اپنے تصورات کے مطابق ڈھال لیں۔ مریض محسوس اور دعویٰ کرتا ہے کہ اس پر وحی نازل ہوتی اور اسے الہامات ہوتے ہیں۔ (ابنارمل سائیکالوجی اینڈ ماڈرن لائف از کول مین)

یہ مرض عموماً مردوں کو ہوتا ہے وہ بھی 30 سال کے بعد عمر کے آخری حصے میں۔ اس قسم کے مریض بہت شکی مزاج، خود پندار (Self important)، متکبر (Arrogant)

گستاخ، مغرور اور نہایت حساس ہوتے ہیں۔ تنقید قطعاً برداشت نہیں کر سکتے بلکہ فوراً بھڑک اٹھتے ہیں۔ ایسے مریض زبردست احساس برتری کا شکار ہوتے ہیں مگر ان کے احساسِ برتری کے پس منظر میں احساسِ کمتری کارفرما ہوتا ہے۔ ان مریضوں کی اکثریت جنسی مسائل سے دوچار ہوتی ہے۔ (ابنارمل سائیکالوجی اینڈ ماڈرن لائف از کول مین)

پیرانائے (Parania) کے اکثر مریض ذہین افراد ہوتے ہیں۔ ظاہری طور پر چونکہ بالکل نارمل معلوم ہوتے ہیں۔ لہٰذا وہ ہر قسم کے دلائل سے اپنی بات وقتی طور پر منوا لیتے ہیں۔ یہ لوگ واقعات اور حقائق کو اس طرح توڑ مروڑ لیتے ہیں کہ وہ ان کے وسوسوں پر ٹھیک بیٹھتے ہیں۔ بعض اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ جب مریض کو یہ وسوسے آنے شروع ہوتے ہیں تو مریض کے دوست احباب اور عزیز و اقارب کو اس کی اس تبدیلی کا احساس تک نہیں ہوتا اور وہ اس طرف توجہ نہیں دیتے، کیونکہ مریض ظاہری طور پر بالکل نارمل معلوم ہوتا ہے۔ مرض جتنا شدید ہوگا، اس کی گفتگو اتنی ہی مدلل، منطقی اور معقول معلوم ہوتی ہے۔ ایسے مریض اپنے خیالات اور نظریات کو نہایت مربوط اور مدلل انداز میں اس طرح پیش کرتے ہیں کہ لوگ ان پر یقین کر لیتے ہیں۔ ایسے افراد اپنے رشتے داروں، دوست احباب اور بعض دوسرے معقول افراد کو اپنے دعوے کی سچائی پر مطمئن کر لیتے ہیں۔ (ابنارمل سائیکالوجی اینڈ ماڈرن لائف از کول مین)

مریض عموماً سمجھتا ہے اور اسے اس بات کا اعتراف ہوتا ہے کہ دوسرے لوگ اس کے نظریات اور خیالات کو وسوسے خیال کرتے ہیں مگر پھر بھی وہ ان کی واضح تردید سے مطمئن نہیں ہوتا کیونکہ اس کا وسوسی نظام بہت پختہ اور اس کی ساخت پرداخت حد درجہ منطقی ہوتی ہے جس کی وجہ سے مریض اپنے وسوسوں پر جما لگا رہتا ہے۔ پیرانائے کی تشکیل میں مریض کی معاشرتی، سماجی، پیشہ ورانہ اور ازدواجی زندگی کی ناکامیاں اہم رول ادا کرتی ہیں۔ یہ ناکامیاں مریض کی خودی (اَنا) اور شخصی اہمیت کے تصور کو خطرے میں ڈال دیتی ہے جس سے اس کا وقار سخت مجروح ہوتا ہے۔ ایسے افراد کے مقاصد زندگی اور خیالات بہت بلند (IDEAL) ہوتے ہیں مگر جب وہ ان کو حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں تو یہ ناکامی ان میں احساس کمزوری اور احساسِ کمتری پیدا کر دیتی ہے اور پھر وہ اس احساسِ کمتری کو مٹانے یا کم از کم کرنے کے لیے اپنے آپ کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔

فرائڈ کے نزدیک اس مرض کے پیچھے دبی ہوئی ہم جنسی تمناؤں اور خواہشات کا بھی

گہرا ہاتھ ہوتا ہے۔ اگر چہ مریض کو ان کا شعور و احساس نہیں ہوتا۔ یہ خواہشات نہایت غیر اخلاقی اور نا قابل قبول سمجھی جاتی ہیں جو کہ مریض کو پریشان کرتی ہیں۔ نتیجتاً مریض احساسِ گناہ اور احساسِ کمتری میں مبتلا ہو جاتا ہے اور پھر اس کی تلافی کرنے کے لیے، وہ اپنے آپ کو بلند و اعلیٰ دکھانا چاہتا ہے۔ اس طرح اپنے وسوسوں کو نا قابل قبول اور متنفرانہ تمناؤں کے خلاف دفاعی فصیل بنا دیتا ہے۔ (ابنارمل سائیکالوجی اینڈ ماڈرن لائف از کول مین، تحلیل نفسی از حزب اللہ)۔

پیرانائے کی ایک وجہ جنسی عدم مطابقت (Maladjustment) بھی بیان کی جاتی ہے۔ پیرانائے کے مریضوں کی اکثریت جنسی مسائل، پریشانیوں اور مشکلات کا شکار ہوتی ہے مگر ضروری نہیں کہ یہ مسائل ہم جنسیت ہی کے ہوں جیسا کہ فرائڈ کا خیال ہے۔ بقول کول مین، عصر حاضر کے محققین کی اکثریت کے خیال کے مطابق اس بیماری کی تشکیل میں اہم ترین عناصر، فرد کی دوسرے لوگوں کے ساتھ باہمی تعلقات میں دشواری، اپنی کوتاہی و کمزوری اور کمتری کا شدید احساس ہے۔ بعض دوسرے ماہرین کی رائے میں اس بیماری کی تشکیل میں عموماً کئی وجوہات پائی جاتی ہیں۔ مثلاً غیر اخلاقی کردار پر احساسِ گناہ، دبی ہوئی ہم جنسی خواہشات، احساسِ کمتری اور اعلیٰ غیر حقیقت پسندانہ امنگیں۔

پیرانائے کے مرض کی علامات کا اگر سرسری جائزہ لیا جائے تو ہم دیکھیں گے کہ اس مرض کی کم و بیش تمام علامات مرزا غلام احمد قادیانی میں موجود تھیں مثلاً:۔

-1 تمام مریضوں کی طرح مرزا صاحب کے تمام وسوسے خوب منظم اور اکثر مریضوں کی طرح ایک ہی مرکزی خیال کہ "وہ دنیا کی اصلاح کے لیے، خدا کی طرف سے مامور ہیں۔" کے گرد گھومتے ہیں۔ مرزا صاحب پہلے ایک مصلح کی حیثیت سے سامنے آئے، پھر محدث اور مجدد ہونے کا دعویٰ کیا، بعد ازاں مثیل مسیح، مسیح موعود اور آخر کار نبوت کا اعلان کر دیا۔ ان تمام دعوؤں کا مرکزی خیال ایک ہی ہے کہ وہ خدا کی طرف سے دنیا کی اصلاح کے لیے مامور ہیں، اور بیماری بڑھنے کے ساتھ ساتھ ان کا دعویٰ بھی بڑھتا گیا۔

-2 مرزا صاحب کے وسوسے اگر چہ مربوط، مدلل اور ایک ہی مرکزی خیال کے گرد گھومتے تھے مگر اکثر مریضوں کی طرح ان کے وسوسے کافی پیچیدہ اور الجھے ہوئے تھے۔ ان کے الجھاؤ کا اندازہ اس امر سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ وہ کبھی اپنے

آپ کو مصلح اور محدث کہتے ہیں اور کبھی مجدد، کبھی مثیل مسیح اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور کبھی نبی ہونے کا۔ حتیٰ کہ کبھی کرشن اور رُودر گوپال ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔

مرزا صاحب کے وسوسوں کی پیچیدگی ان کے بعض الہامات سے مزید ظاہر ہوتی ہے مثلاً ''اُس (اللہ تعالیٰ) نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ ''براہین احمدیہ'' سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں، میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 496 میں درج ہے۔ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں، بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 556 میں درج ہے، مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔'' (کشتی نوح صفحہ 47، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50 از مرزا قادیانی) یعنی پہلے مریم بنے پھر خود ہی حاملہ ہوئے، پھر اپنے پیٹ سے خود ہی عیسیٰ ابن مریم بن کر تولد ہو گئے۔

-3 اکثر مریضوں کی طرح مرزا صاحب کو یہ بیماری یک بارگی لاحق نہیں ہوئی، بلکہ اس بیماری میں مرزا قادیانی آہستہ آہستہ گرفتار ہوتے گئے، چنانچہ مرزا قادیانی نے نبوت کا اعلان یک لخت نہیں کیا، بلکہ پہلے پہل وہ ایک مبلغ اور مصلح کی حیثیت سے سامنے آئے۔ (براہین احمدیہ از مرزا غلام احمد قادیانی)، پھر محدث ہونے کا دعویٰ کیا۔ لکھتے ہیں: ''نبوت کا دعویٰ نہیں، بلکہ محدث کا دعویٰ ہے۔'' (تذکرہ صفحہ 82)۔ 1884ء میں مجدد ہونے کا اعلان کیا، چنانچہ اُن کے بقول ''اور مصنف کو بھی اس بات کا علم دیا گیا کہ وہ مجدد وقت ہے۔'' پھر مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا۔ کہتے ہیں: ''مجھے فقط مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔'' 1891ء میں مسیح موعود ہونے کا اعلان کیا، چنانچہ رقمطراز ہیں: ''میں مسیح موعود ہوں۔'' (نزول المسیح صفحہ 48) حتیٰ کہ آخرکار مرزا قادیانی نے 1901ء میں نبوت و رسالت کا دعویٰ کر دیا۔ کہتے ہیں: ''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (دافع البلاء صفحہ 11) ''اس نبوت میں نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ دوسرے

تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔" (حقیقت الوحی صفحہ 391)

مختصر یہ کہ مرزا قادیانی کے مذہبی خبطِ عظمت کے وہ وسوسے جو تقریباً 1879ء میں شروع ہوئے، بڑھتے بڑھتے 1901ء میں نبوت کے دعوے پر منتج ہوئے۔

4- بعض مریضوں کی طرح مرزا صاحب کو سمعی اور بصری واہمے (Hallucinations) آتے تھے۔ انہیں آوازیں سنائی دیتی تھیں اور لوگ نظر آتے تھے۔ چنانچہ لکھتے ہیں: "میرے پاس جبرائیل آیا اور اُس نے مجھے چن لیا۔" (حقیقت الوحی صفحہ 103)۔ "بعض اوقات دیر دیر تک خدا مجھ سے باتیں کرتا رہتا۔" (حقیقت الوحی صفحہ 391)

5- مذہبی خبطِ عظمت میں مریض محسوس کرتا ہے اور دعویٰ بھی کرتا ہے کہ اس پر وحی نازل ہوتی ہے اور اُسے الہامات ہوتے ہیں۔ مرزا صاحب نے اپنی تصنیفات میں جگہ جگہ اپنی وحی اور الہامات کا ذکر کیا ہے، مثلاً:

"23 سال سے متواتر اس عاجز پر الہام ہوا ہے۔" (حقیقت الوحی صفحہ 150)

"مجھے اپنی وحی پر ایسا ایمان ہے جیسا کہ تورات اور انجیل اور قرآن پر۔" (اربعین نمبر 4 صفحہ 25)

6- جیسا کہ قبل ازیں بتایا جا چکا ہے کہ مذہبی خبطِ عظمت کا مریض سمجھتا اور دعویٰ کرتا ہے کہ وہ اللہ کا منتخب نمائندہ ہے۔ خدا نے دنیا کی اصلاح کے لیے اسے بھیجا ہے۔ ایسے لوگ نئے نئے مذہب وضع کرتے ہیں۔ مذہبی کتابوں اور اصطلاحوں کی نئی نئی تفسیریں ایجاد کرتے ہیں تاکہ انہیں اپنے تصورات کے مطابق ڈھال لیں۔

مرزا صاحب چونکہ مذہبی خبطِ عظمت کے مریض تھے۔ چنانچہ ان کے دعوے بالکل اسی نوعیت کے تھے، مثلاً "خدا نے مجھے امام اور رہبر مقرر فرمایا۔" "براہین احمدیہ" میں اپنی ذات کے متعلق بار بار اظہار کرتے ہیں کہ وہ دنیا کی اصلاح اور اسلام کی دعوت کے لیے خدا کی طرف سے مامور اور عصرِ حاضر کے مجدد ہیں اور ان کو حضرت مسیح سے مماثلت ہے۔ بعد ازاں انہوں نے ایک نیا مذہب تشکیل دیا اور اپنے تئیں نبی بن بیٹھے۔ اس کے لیے قرآن و حدیث کی عجیب و غریب تشریح اور تفسیر کی جو کہ نہ صرف علمائے امت کے اجماع کے خلاف ہے، بلکہ ان کے اپنے ابتدائی خیالات کے بھی برعکس ہے مثلاً ابتدا میں آپ ختم نبوت کے

قائل تھے اور ختم نبوت کے منکر کو کافر سمجھتے تھے، چنانچہ لکھتے ہیں: "قرآن کریم بعد خاتم النبیین کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا۔" (ازالہ اوہام صفحہ 761)۔ "اللہ کو شایانِ شان نہیں کہ خاتم النبیین کے بعد نبی بھیجے اور نہیں شایان کہ سلسلہ نبوت کو دوبارہ شروع کر دے۔ بعد اس کے کہ قطع کر چکا ہو۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ 377) "ہم اس بات کے قائل ہیں اور معترف ہیں کہ نبوت کے حقیقی معنوں کی رُو سے بعد آنحضرت ﷺ نہ کوئی نیا نبی آ سکتا ہے اور نہ پُرانا۔" (سراج منیر صفحہ 302) "خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہلسنّت والجماعت مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں۔ اور میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔" (آسمانی فیصلہ صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 313 از مرزا قادیانی)

بعد ازاں جب مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو لفظ ختمِ نبوت کی عجیب و غریب تعبیر اور تفسیر کی اور اس کو اپنے تصورات کے مطابق ڈھال لیا: "وہ (حضور نبی کریم ﷺ) ان معنوں میں خاتم الانبیا ہیں کہ ایک تو تمام کمالاتِ نبوت ان پر ختم ہیں۔" (چشمۂ معرفت ضمیمہ صفحہ 9)۔ یعنی "خاتم النبیین" کے معنی آخری نبی کے نہیں، بلکہ افضل النبیین کے ہیں۔ اس طرح نبوت کا دروازہ تو کھلا ہوا ہے، البتہ کمالاتِ نبوت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ختم ہو گئے۔

مرزا صاحب نے اپنی نبوت اور رسالت کے لیے ایک اور دلچسپ تاویل کی: "مجھے بروزی صورت میں نبی اور رسول بنایا ہے اور اس بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا۔ مگر بروزی صورت میں میرا نفس درمیان نہیں ہے، بلکہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہے۔ اس لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا۔ پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی۔ محمد کی چیز محمد کے پاس ہی ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 12)

7- اس مرض کے عام مریضوں کی طرح مرزا قادیانی کو بھی یہ مرض 30 سال کے بعد عمر کے دوسرے حصے میں لاحق ہوا۔ آپ 40-1839ء میں پیدا ہوئے۔ 1891ء میں پہلی مرتبہ اپنی تصنیف "فتح الاسلام" میں مثیل مسیح اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ بعد ازاں 1901ء میں نبوت کا باقاعدہ دعویٰ کیا۔

8- خبطِ عظمت کے دوسرے مریضوں کی مانند مرزا صاحب بھی بہت حساس تھے۔ اپنے

خلاف تنقید ہرگز برداشت نہ کر سکتے تھے۔ چنانچہ اس دور کے جن علما نے ان کے دعویٔ نبوت پر تنقید کی، وہ ان پر برس پڑے۔ حتیٰ کہ گالم گلوچ پر اُتر آئے۔

مشہور روحانی بزرگ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کے بارے میں مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

'' مجھے ایک کتاب کذاب (پیر مہر علی شاہ) کی طرف سے پہنچی ہے۔ وہ خبیث کتاب اور بچھو کی طرح نیش زن۔ پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت، تو ملعون کے سبب سے ملعون ہوگئی پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی۔'' (اعجاز احمدی صفحہ 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 188 از مرزا قادیانی) اس کے علاوہ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کو ''عورتوں کی عار'' کہا۔ (اعجاز احمدی صفحہ 92 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 196 از مرزا قادیانی) مولانا محمد حسین بٹالویؒ کے متعلق لکھا: ''کذاب' متکبر' سربراہ گمراہان' جاہل' شیخ احمقان' عقل کا دشمن۔ (انجام آتھم صفحہ 242,241 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 242, 241 از مرزا قادیانی) مولانا نذیر حسین دہلویؒ کے متعلق لکھا: ''وہ گمراہ اور کذاب ہے۔'' (انجام آتھم صفحہ 251 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 251 از مرزا قادیانی) مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے متعلق لکھا: ''اندھا شیطان' گمراہ دیو' شقی' ملعون۔'' (انجام آتھم صفحہ 252 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 252 از مرزا قادیانی) مولانا سعد اللہؒ کے بارے میں لکھا: ''اور لئیموں میں سے ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں کہ ایک شیطان ملعون ہے۔ سفیہوں کا نطفہ' بدگو ہے اور خبیث اور مفسد اور جھوٹ کو ملمع کر کے دکھانے والا' منحوس ہے جس کا نام جاہلوں نے سعد اللہ رکھا ہے۔'' (حقیقۃ الوحی تتمہ صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 445 از مرزا قادیانی)

9۔ خبطِ عظمت کے تمام مریضوں کی طرح مرزا قادیانی بھی زبردست احساسِ برتری کا شکار تھے۔ ان کا یہ احساس اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ اول تو وہ اپنے آپ کو تمام انبیا کا ہم پلہ اور ہم چشم سمجھتے تھے اور اس پر مستزاد یہ کہ اپنے تئیں جامع کمالاتِ انبیا بلکہ تمام انبیا سے افضل گردانتے تھے، مثلاً:

(الف) '' خدا نے میرے ہزارہا نشانوں سے میری وہ تائید کی ہے کہ بہت کم نبی گزرے ہیں جن کی تائید کی گئی۔'' (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 148)۔

(ب) ''اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر راستباز اور مقدس نبی گزر چکے ہیں، ایک شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کیے جاویں، سو وہ میں ہوں۔'' (براہین

احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 68/101)

(ج) ''اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمان کو پیدا نہ کرتا۔(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۹)

(د) مرزا قادیانی اپنے کو حضرت آدمؑ، حضرت نوحؑ، حضرت یوسفؑ اور حضرت عیسیٰؑ سے افضل سمجھتے تھے۔

(ر) ''اور اس شخص (مرزا قادیانی) کو تم نے دیکھ لیا جس کو دیکھنے کے لیے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔'' (اربعین نمبر 4، صفحہ 13)

-10 بقول کول مین ان مریضوں کی اکثریت جنسی مسائل سے دوچار ہوتی ہے۔ مرزا قادیانی بھی اسی اکثریت میں شامل تھے۔ مرزا قادیانی کی قوتِ مردی کمزور تھی جس کا مرزا صاحب کو علم بلکہ پوری شدت سے احساس تھا۔ لکھتے ہیں: ''جب میں نے شادی کی تھی تو مدت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد ہوں، آخر میں نے صبر کیا۔'' (مکتوب احمدیہ جلد دوم صفحہ 27، طبع جدید)۔

''ایک مرض مجھے نہایت خوفناک تھی کہ صحبت کے وقت لیٹنے کی حالت میں نعوظ بکلی جاتا رہتا تھا۔ شاید قلت حرارت غریزی اس کا موجب تھی۔ وہ عارضہ بالکل جاتا رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوا حرارت غریزی کو بھی مفید ہے اور منی کو بھی غلیظ کرتی ہے۔''

(حکیم نورالدین کے نام خط، مکتوبات احمد جلد دوم صفحہ 20 مکتوب نمبر 10 (طبع جدید) از مرزا قادیانی)

''میری حالت مردی کالعدم تھی۔'' (تریاق القلوب'' صفحہ 75)

-11 چونکہ یہ مریض اکثر ذہین افراد ہوتے ہیں، لہٰذا یہ لوگ واقعات اور حقائق کو اس طرح توڑ مروڑ لیتے ہیں کہ وہ ان کے وسوسوں پر ٹھیک بیٹھتے ہیں۔ اس طرح مرزا قادیانی بھی ابن مریم اور نبی بننے کے لیے حقائق کو توڑتے مروڑتے رہے، چنانچہ آپ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور چونکہ مسیح موعود تو حضرت عیسیٰ ابن مریم ہیں، لہٰذا مرزا قادیانی نے خود عیسیٰ ابن مریم بننے کے لیے یہ پُرلطف تاویل فرمائی:

''اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) براہین احمدیہ کے تیسرے حصے میں میرا نام مریم رکھا، پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں مَیں نے پرورش پائی...... پھر...... مریم کی طرح عیسیٰ کی رُوح مجھ پر نفخ کی گئی اور استعارے کے رنگ میں مجھے حملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں، بذریعہ اس الہام کے جو

سب سے آخر میں براہین احمدیہ حصہ چہارم یں درج ہے، مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے عیسیٰ ابن مریم ٹھہرا۔" (کشتی نوح صفحہ 87، 88، 89) یعنی پہلے آپ مریم بنے، پھر خود ہی حاملہ ہوئے، پھر اپنے پیٹ سے آپ ہی عیسیٰ ابن مریم بن کر تولد ہو گئے۔

اس کے بعد یہ مشکل آئی کہ عیسیٰ ابن مریم کا نزول تو احادیث کی رُو سے دمشق میں ہونا تھا جو کہ کئی ہزار برس سے شام کا مشہور و معروف مقام ہے، یہ مشکل ایک دوسری دلچسپ تاویل سے یوں رفع کی گئی: "صحیح مسلم میں یہ جو لکھا ہے کہ حضرت مسیح دمشق کے منارہ سفید شرقی کے پاس اتریں گے...... دمشق کے لفظ کی تعبیر میں میرے پر منجانب اللہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس جگہ ایسے قصبہ کا نام دمشق رکھا گیا ہے، جس میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو یزیدی الطبع اور یزید پلید کی عادات اور خیالات کے پیرو ہیں...... مجھ پر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ دمشق کے لفظ سے دراصل وہ مقام مراد ہے، جس میں یہ دمشق والی مشہور خاصیت پائی جاتی ہے۔" (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 141 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

-12 مریض کو عموماً احساس اور اعتراف ہوتا ہے کہ دوسرے لوگ اس کے نظریات اور خیالات کو درست خیال نہیں کرتے، مگر پھر بھی وہ ان کی واضح تردید سے مطمئن نہیں ہوتے۔ چنانچہ مرزا صاحب، مولانا ثناء اللہ امرتسری کے نام ایک اشتہار میں لکھتے ہیں: "اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔" (مرزا غلام احمد قادیانی کا اشتہار مورخہ 5 اپریل 1907ء مجموعہ اشتہارات، جلد دوم، صفحہ 705، 706 طبع جدید)

مرزا صاحب کو احساس تھا کہ علما کرام اُن کے خیالات کو درست نہیں سمجھتے، اس کے باوجود نبوت کا شوق جاری رکھا۔ لطف کی بات یہ ہے کہ مرزا صاحب مذکورہ بالا اشتہار کے 13 ماہ بعد فوت ہو گئے، جبکہ مولانا ثناء اللہ امرتسری 40 سال تک زندہ رہے۔

-13 اگرچہ مرزا قادیانی کو کوئی دوسری شدید ذہنی بیماری لاحق نہ تھی جس کی وجہ سے وہ ظاہری طور پر نارمل معلوم ہوتے تھے، مگر مرزا قادیانی کے صاحبزادے مرزا بشیر احمد

نے ان کی بعض خفیف ذہنی بیماریوں Neuroses کا ذکر کیا ہے، مثلاً: ''مرزا قادیانی کو جوانی میں ہسٹریا کی شکایت ہوگئی تھی اور کبھی کبھی اس کا ایسا دورہ پڑتا تھا کہ بے ہوش ہوکر گر جاتے تھے۔'' (سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ 17، از مرزا بشیر احمد)۔ ''اور پھر ان سب پر مستزاد مالیخولیا اور مراق کا موذی مرض۔'' (سیرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ 55، از مرزا بشیر احمد)

مذکورہ بالا واقعات، حقائق اور دلائل سے یہ امر بالکل واضح ہوجاتا ہے کہ خبطِ عظمت کی کم و بیش تمام علامات مرزا قادیانی کی شخصیت میں بدرجۂ اتم موجود تھیں جس سے یہ ثابت ہوا کہ مرزا صاحب دراصل پیرانائے (Parania) میں مبتلا تھے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کو یہ نفسیاتی بیماری کیوں لاحق ہوئی؟ ہمارے خیال میں اس کی بیماری کی وجوہ مندرجہ ذیل ہیں:

(1) مرزا قادیانی کی اس بیماری کی تشکیل میں ان کی پیشہ ورانہ اور ازدواجی زندگی کی ناکامیوں نے اہم کردار کیا۔ آپ کی ابتدائی زندگی عُسرت اور غربت سے شروع ہوئی۔ لکھتے ہیں:

''مجھے صرف اپنے دسترخوان اور روٹی کی فکر تھی۔'' (نزولِ مسیح صفحہ 118) بعد ازاں آپ نے سیالکوٹ کی کچہری میں بطور محرر ملازمت کی۔ اس دوران ترقی کے لیے مختاری کا امتحان دیا، مگر ناکام رہے۔'' آپ (مرزا قادیانی) نے مختاری کے امتحان کی تیاری شروع کردی اور قانون کی کتابوں کا مطالعہ کیا۔ پر امتحان میں کامیاب نہ ہوسکے۔'' (سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ 156، از مرزا بشیر احمد)

اسی طرح ازدواجی زندگی بھی کچھ زیادہ کامیاب نہ تھی، کیونکہ آپ کی قوت مردمی کمزور تھی، لکھتے ہیں: ''جب مَیں نے شادی کی تھی تو مدت تک مجھے یقین رہا کہ مَیں نامرد ہوں، آخر مَیں نے صبر کیا۔'' (مکتوبات احمد جلد دوم، صفحہ 27، طبع جدید)

پیشہ ورانہ اور ازدواجی ناکامیوں نے مرزا قادیانی کی انا اور وقار کو سخت مجروح کیا جس سے آپ میں اپنی کوتاہی، کمزوری اور کمتری کا شدید احساس پیدا ہوگیا، پھر اس احساس کو چھپانے کے لیے آپ نے اپنے آپ کو خوب بڑھا چڑھا کر پیش کیا۔

(2) اکثر مریضوں کی طرح مرزا قادیانی بھی جنسی مسائل (جنسی عدم مطابقت

(Sexual Adjustment) کا شکار تھے، کیونکہ آپ جنسی لحاظ سے کمزور تھے اور اس ضعف کی وجہ سے ازدواجی فرائض بہتر طور پر ادا نہ کر سکتے تھے جس کی وجہ سے ان میں شدید احساس گناہ پیدا ہوا۔ پھر اس کی تلافی کے لیے اپنے آپ کو بلند واعلیٰ دکھانا شروع کر دیا۔

(3) ممکن ہے فرائڈ کے نظریے کے مطابق مرزا قادیانی کے مذہبی خبطِ عظمت کے پیچھے ہم جنسی تمناؤں اور خواہشات کا ہاتھ بھی ہو، ممکن اس لیے کہ مریض کو ایسی خواہشات کا احساس اور شعور نہیں ہوتا، کیونکہ یہ خواہشات لاشعوری ہوتی ہیں۔ چونکہ یہ خواہشات نہایت غیر اخلاقی اور ناقابل قبول سمجھی جاتی ہیں جو مریض کو پریشان کرتی ہیں۔ نتیجۃً مریض احساسِ گناہ اور احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

اگرچہ مرزا صاحب نے خود کو انگریز کے ہاتھ مکمل طور پر بیچ ڈالا تھا اور آخری دم تک وہ فرنگی کے وفادار رہے لیکن ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ انہیں اپنے ضمیر میں چبھن محسوس ہوتی ہو، یہ 'گلٹ' بھی ان کے فکری انتشار کا باعث بنا ہو۔ دراصل ابنارملیٹی بڑا ہی Complex مسئلہ ہے۔ پھر اس کی تلافی کرنے کے لیے مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو بلند واعلیٰ بنا کر پیش کیا۔ اس طرح اپنے وسوسوں کو ناقابلِ قبول اور متنفرانہ تمناؤں کے خلاف دفاعی فصیل بنا دیا۔"

مولانا محمد اسماعیل آزادؔ اپنے ایک مضمون "مرزائیوں کا المیہ" میں لکھتے ہیں:

"قادیانی فرقے کی طبعی عمر ابھی 100 سال کے لگ بھگ ہے۔ 100 سال پہلے یہ مسلمان تھے اور مسلمانوں کے اس عظیم تاریخی دھارے میں شامل تھے جس کے مسلسل بہاؤ کو ساڑھے چودہ سو برس ہو چکے ہیں۔ یہ فرقہ مسلمانوں سے الگ کیوں ہوا؟ اور الگ ہو کر اس نے کیا پایا؟ اور کیا کھویا؟ یہ ایک المناک داستان ہے۔

قادیانی فرقہ اپنے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کو مان کر عامۃ المسلمین سے الگ ہو گیا۔ موصوف اپنے دعویٰ سے پہلے آریوں اور عیسائیوں میں تبلیغی کام کرتے رہتے تھے۔ اس وقت عامۃ المسلمین، اس تبلیغی کام کو بنظر تحسین دیکھتے تھے۔ تبلیغ اسلام کا یہ دور آریہ سماج اور عیسائی مشنریوں کی سرگرمیوں کے جواب میں آیا۔ اس دور میں مرزا غلام احمد ہی واحد مبلغ یا مناظر نہ تھے بلکہ درجنوں مسلمان بزرگ یہ کام کر رہے تھے۔ ان بزرگوں نے اپنی الگ جماعتیں بنائیں نہ اخبارات نکالے نہ مرید بنائے۔ مرزا صاحب نے اپنی جماعت، اپنے

اخبارات، اپنے مریدوں کی تنظیم اور دارالاشاعت بنایا اور اسی لیے پروپیگنڈے کے جدید دور میں وہ زیادہ مشہور ہوئے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے مسیح موعود اور نبی ہونے کے دعوے سے قادیانی مذہب کی بنیاد پڑتی ہے۔ مرزا قادیانی کو اپنے افکار و معتقدات کا نقطہ ماسکہ مان کر قادیانیوں نے اسلام کے ساڑھے چودہ سو سالہ ورثے سے قطع تعلق کر لیا۔ ان کی ہدایات کا منبع مرزا غلام احمد قادیانی کی شخصیت بن گئی اور Personality Cult کی طرح قادیانی فرقہ وجود میں آیا۔ بظاہر یہ لوگ قرآن پاک اور احادیث کو اپنی بنیاد بتاتے ہیں لیکن قرآن و حدیث سے وہ دراصل مرزا قادیانی کی صداقت کو ثابت کرنے کا کام لیتے ہیں۔ اس طرح اولیت مرزا قادیانی ہی کی شخصیت کو حاصل ہوتی ہے اور قرآن و حدیث ان کے نزدیک ثانوی درجہ رکھتے ہیں۔

قادیانیوں کا المیہ یہ ہے کہ جس کو نبی مانتے اور صاحب وحی گردانتے ہیں، وہ ان کی عملی زندگی میں نمونہ عمل اور اسوۂ حسنہ کا کام نہیں دیتا۔ حیرت ہے کہ مہد سے لحد تک روزمرہ کی زندگی کے مذہبی اعمال میں ان کا نبی ان کے کسی کام نہیں آتا۔ اس لیے دعویٰ نبوت کی خود بہ خود تردید ہو جاتی ہے۔ جو نمونہ عمل نہ ہو، وہ نبی نہیں، کاہن ہو سکتا ہے۔ یہ کیسا المیہ ہے کہ مرزائی عبادات و معاملات میں حضور خاتم النبیین ﷺ سے ہدایت حاصل کریں لیکن کریڈٹ مرزا قادیانی کو دیں۔

کہا جاتا ہے کہ احادیث میں حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کی پیش گوئیاں ہیں، اس لیے دعویٰ ضروری تھا۔ اگر یہ بات درست تسلیم کر لی جائے تو احادیث میں حضرت مسیح علیہ السلام کے چوتھے آسمان پر ہونے اور نزول کرنے کا تذکرہ ہے۔ یہ لوگ وفاتِ مسیح مان کر احادیث کو رد بھی کرتے ہیں اور مرزا قادیانی کو ان کا مصداق مان کر ان کی تصدیق بھی کرتے ہیں۔ آمد مسیح کی احادیث میں اس بات کا خفیف سا اشارہ بھی نہیں ملتا کہ وہ نازل ہو کر اپنی نبوت کا دعویٰ کرتے پھریں گے، ان کا کام تو صرف قتل دجال بتایا گیا ہے۔ نہ دعویٰ نبوت، نہ کرامات و معجزات پر فخر، نہ دشمنوں کو بددعا، وہ تو ان تمام مراحل سے گزر چکے ہیں۔ صرف اور صرف دجال کو قتل کرنا، ان کا کام ہے۔ حد یہ ہے کہ اس بات کا بعید ترین اشارہ بھی نہیں ہے کہ وہ تبلیغ کریں گے، جماعت بنائیں گے، عام مسلمانوں سے الگ ہو جائیں گے اور انہیں کافر قرار دیں گے۔ مرزا قادیانی کے یہ سارے کام ان کے مسیح موعود کے دعوے کی

تردید بن جاتے ہیں۔ اس طرح وفاتِ مسیح پر مرزا قادیانی کا اصرار کوئی علمی حقائق کی دریافت کی تحقیقی مہم ثابت نہیں ہوتی، بلکہ ان کا مقصد اس سے صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح مسیح کی جگہ خالی ہو جائے جس پر یہ خود براجمان ہو جائیں۔ مسیح علیہ السلام کی وفات کو ماننے کا مطلب اس کے سوا کچھ نہیں کہ اب یہاں کوئی نبی نہیں آئے گا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے خواب اور کشف کی وارداتوں میں خود کو نبی، مسیح موعود، مہدی موعود، کرشن اور خدا جانے کیا کیا محسوس کیا، خواب میں آدمی سب کچھ بن سکتا ہے۔ خواب کی واردات کو بیداری پر لاگو کرنا؟

ہیں خواب میں ہنوز جو جاگے ہیں خواب میں

خواب، وحیٔ الٰہی کی طرح ہدایت کا مستند ماخذ نہیں۔ خواب کی واردات ممکن ہے اور ان کی تعبیر بھی ممکن۔ لیکن خواب کو حقیقت مان کر بیداری میں اس پر عمل نہیں کیا جاسکتا۔

خود مرزا صاحب کا کہنا ہے: ''اس راقم کو اس بات کا تجربہ ہے کہ اکثر پلید طبع اور سخت گندے اور ناپاک اور بے شرم اور خدا سے نہ ڈرنے والے اور حرام کھانے والے فاسق بھی سچی خوابیں دیکھ لیتے ہیں۔'' (تحفہ گولڑویہ حاشیہ صفحہ 48 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 168، از مرزا قادیانی)

اس دلچسپ پہلو کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے کہ ایک طرف تو مرزا قادیانی ذہنی دیوانگی کے کارن ''معصوم'' دکھائی دیتے ہیں، دوسری جانب انگریز کی مداہنت کر کے بے پناہ سیاسی فائدے حاصل کرتے ہوئے نہایت عیار ثابت ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں جس تیز ذہانت کے ساتھ انہوں نے نہ صرف ایک منظم جماعت بنا ڈالی بلکہ اپنے پڑھے لکھے مریدوں سے اُس زمانے میں لاکھوں روپے بطور چندہ اینٹھ لیے (جو آج کے حساب سے بلاشبہ کروڑوں روپے کی خطیر مالیت بنتی ہے)........... اس Paradoxy پر کیا کہیں؟............ شاید یہی کہا جاسکتا ہے:

!دیوانہ بکار خود ہُوشیار!

ہر دور میں انسانوں کے مسائل اور مشکلات اپنے حل کا تقاضا کرتے ہیں۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کے ہاں، اپنے دور کے مسائل کا احساس ملتا ہے نہ ان کے حل کا۔ انگریزی حکومت، مسلمانوں کی پستی و زبوں حالی، اسلامی روایات سے بے تعلقی، عیسائیوں کی

تبلیغی کوششیں (تا کہ ملک کی آبادی میں عیسائی اکثریت پیدا کی جا سکے)، ہندوؤں کی سیاسی دھاندلیاں، مسلمانوں کی معاشی و تعلیمی حالت کی اصلاح، ملک کی سیاست میں مسلمانوں کے جائز مقام کے حصول کی کوشش، مغربی تہذیب کے برے اثرات سے مسلمانوں کی حفاظت، یہ تمام مسلمانوں کے مسائل تھے، جن سے مسلمان بیداری میں نبرد آزما تھے۔

مرزا قادیانی ان مسائل سے آنکھیں بند کیے، عالمِ خواب میں کبھی مسیح کبھی مہدی اور کبھی نبی بنتے رہے، مسائل کے سلسلے میں کوئی رہبری، قوم کو نہ دے سکے۔ اس طرح اپنے دعوے کی قلعی خود ہی کھول دی۔ قادیانیوں نے مرزا قادیانی کے دعوے پر ایمان لا کر یہ تو ضرور پایا کہ غیر ملکی حکومت نے اس اقلیت پر پورا اعتماد کیا، اور یہ سرکاری ملازمتوں اور کاروبار میں انگریزوں کے معتمد اور بہی خواہ بن کر ترقی کرتے رہے۔ لیکن کیا کھویا؟ عامۃ المسلمین کا اعتماد!

ساڑھے چودہ سو سالہ تاریخ کے دھارے سے چند ہزار آدمی اگر الگ ہو جائیں، تو ہو جائیں، وہ تاریخ کے دھارے کا رخ نہیں موڑ سکتے۔ دریا کے بہاؤ سے پانی کی کچھ مقدار الگ ہو کر کسی گڑھے میں رہے تو اس میں سڑاند، بدبو اور کیڑے مکوڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایسا پانی جب تک الگ رہے گا بدبو پھیلاتا رہے گا۔ لیکن کوئی سیلاب اگر اسے دوبارہ دریا میں ملا دے تو اس کے تھپیڑوں سے اس کی بدبو ختم ہو کر یہ آب مصفّٰی بن جائے گا۔ اسلام کی ساڑھے چودہ سو برس کی تاریخ میں بہت سے فرقے پیدا ہوئے اور عوام کے سیلاب کے تھپیڑوں سے مصفّٰی ہو کر اسلام میں ضم ہو گئے۔ معتزلہ، جہمیہ، قدریہ، مرجیہ وغیرہ صرف تاریخ کی کتابوں میں موجود ہیں، عملاً ان کا وجود ختم ہو گیا۔ عوام کا سیلاب عنقریب قادیانیت کو بھی اسی طرح ضم کر لے گا۔

تقسیم ہند کے معاملے پر غور کیجیے۔ کیا یہ سوچا جا سکتا ہے کہ قادیانی گروہ ہندوؤں اور انگریزوں سے ٹکر لے کر پاکستان حاصل کر سکتا تھا۔ کوئی اقلیت اس کا سوچ بھی نہیں سکتی۔ تاریخ کے دھارے سے الگ ہو کر ہر گروہ اپنی اہمیت اور افادیت کو خود ہی کھو دیتا ہے۔ بھیڑوں کے گلّے سے الگ ہونے والی چند بھیڑیں ہمیشہ بھیڑیوں کی شکم پروری کے کام آتی رہیں۔ بھیڑوں کا گلہ بان انکی مدد نہیں کر سکتا۔

دین اسلام کے داعی، حاکم، علما، فقہا اور مجاہدین کی موجودگی میں کسی مسلمان کو نہ تو بہکایا جا سکتا ہے نہ اس خوف زدہ اقلیت کے خوف سے فائدہ اٹھا کر غیر ملکی طاقتیں اسے

اپنا ایجنٹ بنا سکتی ہیں۔ قادیانیوں نے عامۃ المسلمین سے الگ ہو کر اپنی آئندہ نسلوں کو خوف اور غیر ملکی بے دین طاقتوں پر انحصار کے سوا کیا دیا؟ خوف کا یہ عالم کہ اپنے عقیدے کو کوئی قادیانی بر سر عام زبان پر نہیں لا سکتا۔ دل میں کچھ ہونا اور زبان پر کچھ ہونا نفسیاتی مسائل کو جنم دیتا ہے اور کردار پر داغ لگا دیتا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے اطراف جو لوگ جمع ہوئے، وہ تو دل سے اسلام کی سربلندی کے آرزو مند تھے۔ اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کی راہ میں مرزا قادیانی کے دعاوی سب سے بڑی رکاوٹ بن گئے۔ مرزا قادیانی کی تحریریں ہزاروں صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں۔ آج بھی دیکھا جا سکتا ہے کہ ان میں اسلام کی صداقت پر کتنے صفحات ہیں اور اپنے دعوے کی صداقت پر کتنے؟ کیا یہ ضروری نہیں کہ اسلام کی ترقی و عظمت کی راہ میں اس رکاوٹ کو قادیانی خود سے ہٹا دیں۔

رسول اکرم ﷺ کی محبت اور آپ ﷺ پر ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ اس پر ایک مرزا غلام احمد نہیں، لاکھوں مدعیان کو قربان کیا جا سکتا ہے۔ اگر قادیانی حضرات، مرزا غلام احمد کی شخصیت کو نشانِ منزل سمجھتے ہیں۔ جس سے انہیں اپنی منزل مقصود محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرف راہ نمائی ملی، تو اس نشان منزل پر آج تک چمٹنے کا فائدہ؟ جو شخص نشانِ منزل سے چمٹا ہوا ہو، وہ منزل کا منکر نہیں تو کیا ہے؟ پھر نشانِ منزل بھی خود ساختہ ہے۔ کیا کوئی منزل پر پہنچنے والا مسافر سنگ میل کو یاد بھی رکھتا ہے؟ انسان اپنی زندگی میں والدین کے علاوہ اساتذہ کا احسان مند رہتا ہے۔ پرائمری کے استاد سے الف، ب سیکھنے والا طالب علم، یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری لے کر کیا اس کا سارا کریڈٹ پرائمری کے استاد کو دیتا ہے، اور بعد میں اپنی تحقیقات میں اسے رہبر بناتا ہے؟ اگر عملی زندگی میں قادیانی ایسا نہیں کرتے تو عقائد اور ایمانی زندگی میں وہ ایسا کر کے کون سا معقول رویہ ظاہر کرتے ہیں؟ مرزا غلام احمد، انسان تھے، معصوم عن الخطا نہ تھے۔ ان کی خطاؤں کی نشان دہی ہو چکی ہے۔ ان خطاؤں کو محض وارداتِ روحانی قرار دے کر باقی رکھنا، معقول رویہ ہے نہ مثبت طرزِ فکر۔ شخصیت پرستی ہی تو بت پرستی کی اصل بنیاد ہے۔

قادیانی حضرات اگر شمع اسلام کے پروانے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے دین کو دنیا میں غالب کرنے کے ارادے سے مرزا قادیانی کے حلقۂ ارادت میں شامل ہوئے تھے تو انہیں اس بارے میں محتاط رہنے کی ضرورت تھی کہ کہیں روشنی کے فدا کار پروانوں کی طرح یہ غفلت کا شکار ہو کر روشنی کے اطراف جمع ہونے والی چھپکلیوں میں سے کسی کی غذا نہ بن جائیں۔ عدم

احتیاط کی وجہ سے شمع رسالتؐ کے پروانے، مرزا قادیانی کو عاشق رسول جان کر اس کی ناآسودہ امنگوں کا شکار ہو گئے۔ یہ پڑھے لکھے لوگ تھے۔ مرزا قادیانی کی تاویلات سے فریب کھا گئے۔ آیت ختم نبوت کی یہ تاویل کہ حضور ﷺ کی مہر لگنے سے مرزا قادیانی نبی بن گیا، مزعومہ معانی عربی زبان کے کسی محاورے سے ثابت نہیں۔ حدیث مبارک انا خاتم النبیین لا نبی بعدی کا لانفی جنس حضور ﷺ کے بعد ہر قسم کی نبوت کی نفی کر رہا ہے۔ ظلی نہ بروزی۔ قرآن پاک میں حضور نبی کریم ﷺ کے تعلق سے "من قبلک" کے الفاظ کئی جگہ آئے ہیں۔ لیکن حضور ﷺ کے تعلق سے من بعدک کا لفظ ایک جگہ بھی استعمال نہیں ہوا۔ یہ اس لیے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ قرآن مجید میں فبای حدیث بعدہٗ یومنون (المرسلت:50) فرما کر حضور ﷺ کی وحی کے بعد کسی وحی پر ایمان لانے کی ضرورت اور امکانات کو رد کیا گیا ہے۔ چنانچہ ان اہل علم حضرات کے فریب کھانے میں ان کی کم علمی کے امکانات ختم ہو جاتے ہیں۔ البتہ ان کے ذاتی مفادات اور خواہشاتِ نفسانی کے امکانات زیادہ روشن نظر آتے ہیں۔ محض اس خواہش کی بنا پر کہ وہ اس نبی کے ساتھی شمار ہوں گے، انہوں نے اتنی بڑی گمراہی کو بہ طیب خاطر منظور کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو آیاتِ الٰہی سن کر اندھے اور بہرے آدمی کی طرح اگر مان لینے سے منع فرمایا تو مرزا قادیانی کے خواب اور کشف کی حالت کی آوازوں پر جو لوگ گر کر تسلیم کرنے لگے جیسے گدھ، مردار پر گرتے ہیں۔ انہیں کون تسلیم کر سکتا ہے؟ اللہ کے کلام نے ایسے لوگوں کو غیر مومن قرار دیا ہے۔

اپنے عقیدے کو چھپا کر دوسروں کو دھوکا دینا ایسا طرز عمل ہے جس سے ایسے شخص کی خود اپنے عقیدے پر بے یقینی ثابت ہوتی ہے۔ اگر مرزا قادیانی ظلی اور بروزی نبی مانے گئے تو اس کی بیوی کو ام المومنین، اس کے ساتھیوں کو صحابہ کہنے اور لکھنے والے ظلی ام المومنین اور بروزی ام المومنین، ظلی صحابی اور بروزی صحابی کیوں نہیں کہتے اور لکھتے، کیا اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ ظلی اور بروزی کا گورکھ دھندہ مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لیے اختیار کیا گیا ہے۔ چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی، حضرت مسیح علیہ السلام کے ظل یا بروز ہونے کے دعوے دار تھے۔ اس لیے ان کے ساتھیوں پر اسلام کے لفظ صحابی کے بجائے حواری کا لفظ زیادہ مناسب تھا اور ان کی بیوی کو تو بیوی ہونا ہی نہیں چاہیے، کیونکہ حضرت مسیح علیہ السلام کنوارے تھے، چہ جائیکہ انہیں ام المومنین لکھیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی سے پہلے ایران میں ایک مدعی نبوت والوہیت بہاء اللہ پیدا ہوئے تھے۔انہوں نے کتاب مقدس پیش کر کے قرآن پاک کو منسوخ کر دیا اور ان کے ماننے والے خود کو مسلمان نہیں کہتے۔ بہائی مذہب کے تعلق سے وہ بہائی کہلاتے ہیں۔ان کی نماز، روزہ وغیرہ عبادات سب مسلمانوں سے الگ ہیں۔مرزا قادیانی نے اپنے دعاوی کے لیے سارے وہی دلائل دیے ہیں، جو بہاء اللہ ایرانی نے فراہم کیے تھے۔ان کے الہامات اور مکاشفات کتاب کی صورت میں شائع کر کے مرزائیوں نے اپنی الہامی کتاب (تذکرہ مجموعہ وحی و الہامات) عامۃ المسلمین سے الگ بنا لی۔ وہ مسلمانوں سے رشتہ ناتہ نہیں کرتے، مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں، لیکن خود مسلمان کہلوا کر اس نام سے معاشی اور سیاسی تعلق حاصل کر رہے ہیں۔ ان میں ہمت ہوتی تو یہ قادیانی مذہب کے نام سے اپنا الگ دین چلاتے۔ چونکہ وہ اب بھی قرآن اور رسول ﷺ کو ماننے کے دعویدار ہیں، اس لیے ان سے عامۃ المسلمین کا یہ مطالبہ ہے کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت، ان کے خواب والہامات کا انکار کریں۔ دعویٰ نبوت کی وجہ سے انہیں خارج از اسلام قرار دیں اور خود تائب ہو کر مسلمان بن جائیں اور اپنی 100 سالہ تاریخ کی بجائے اسلام کے ساڑھے چودہ سو سالہ ورثے میں شریک ہو جائیں۔مرزا قادیانی کی ظلی اور بروزی نبوت کو چھوڑ کر حضور ﷺ کی اصلی نبوت کی طرف لوٹ آئیں۔ ایسا کرنے میں کوئی خفت محسوس نہیں کرنی چاہیے، آدمی بہرحال آدمی ہے۔ غلطی کر کے تائب ہونے سے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

انگریزی حکومت میں اس کے اقتدار کا سورج نہیں ڈوبتا تھا۔ ان کے سمندری جہازوں نے ساری دنیا پر قبضہ کر رکھا تھا۔ رسل و رسائل میں ریل نے فاصلوں کو کم کر دیا تھا۔ محکوم قومیں انگریز سے خائف تھیں لیکن ہر قوم میں آزادی کی تڑپ تھی۔ محکوم ہونا ایک مجبوری تھی۔ محکومی بہ رضا و رغبت نہ تھی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریزی اقتدار کو سمجھنے میں ٹھوکر کھائی۔ شاید وہ ابدلآباد تک انگریزوں کو حکمران سمجھتے تھے، اس لیے اس حکوت کے خلاف جہاد آزادی کے دلدادگان کی جاسوسی حکومت کے پاس کرتے تھے۔ اپنی ایک تصنیف میں کئی علما کے نام درج کر کے حکومت سے انہیں ختم کر دینے کی اپیل کرتے ہیں۔ خود کو برٹش گورنمنٹ کا خود کاشتہ پودا قرار دیتے ہیں۔ ملکہ برطانیہ کی خدمت میں چاپلوسی کی حد تک گر کر درخواستیں کرتے ہیں۔ مرزا قادیانی کا یہ کردار آج تک ان کے ماننے والوں پر بدنما داغ ہے۔ چونکہ

مرزا قادیانی کو ان کے ماننے والے نبی کہتے ہیں، اس لیے اپنے نبی کے کردار پر چلنے کی کوشش ان کا فریضہ بن جاتا ہے، سو غیر ملکی طاقتوں کے جاسوس اور ایجنٹ ہونے کا الزام ان کے سر آتا ہے۔ اگر قادیانی حضرات خالص ملکی اور قومی مفاد کی خاطر اپنے پیشوا کی انگریز نوازی اور ممانعت جہاد کی تحریروں کو رد کردیں تو ان کا جذبۂ حب الوطنی قوم کے نزدیک قابل تسلیم ہوجائے گا۔ اس میں ان کا اور ان کی آئندہ نسلوں کا فائدہ ہے۔

مرزا قادیانی تاویلات اور منطقی مغالطوں کے بادشاہ تھے۔ ریل کو کھینچ تان کر دجال کا گدھا بنا گئے۔ آج اگر وہ زندہ ہوتے تو خلائی راکٹوں کو جانے کیا گردانتے؟ تاویل کی سنگلاخ زمین میں چوکڑیاں بھرنے والے عام طور پر خود ہی نقصان اٹھاتے ہیں۔ یہ تاویل کے تضادات ہیں کہ انگریز ایک طرف تو دجال ہیں، دوسری طرف مرزا قادیانی بقول خود ان کا خود کاشتہ پودا ہیں جس کی آب یاری بھی انگریزوں نے کی۔ کیونکہ ہر شخص اپنے لگائے ہوئے پودے کی آبیاری کرتا ہے۔ مطلب کیا ہوا؟ دجال کا خود کاشتہ پودا یعنی مرزا غلام احمد قادیانی مدعی مسیح موعود۔ حیرت ہے کہ مسیح موعود کی آبیاری، دجال کے ہاتھوں ہونے کا خود اعتراف کر رہے ہیں۔ مدعی پر حیرت اس لیے نہیں ہوتی کہ اس کا مفاد اسی میں ہے کہ جیسے تیسے اس کا دعویٰ ثابت ہو۔ حیرت ان پڑھے لکھے قادیانیوں پر ہوتی ہے کہ عقیدے نے ان کی فکر پر کیسے پہرے بٹھا دیئے ہیں، کیا آمد مسیح کی پیش گوئیوں میں خفیف سا اشارہ بھی ملتا ہے کہ مسیح کی نگہداشت دجال کرے گا؟ اگر مرزا قادیانی ببانگِ دہل اس کا اعلان کرتے ہیں تو ان کے مربی دجال کو خود ان کے دعویٰ مسیح موعود پر فضیلت حاصل ہوجاتی ہے۔ الیس منکم رجل رشید؟

مذہبی عقیدت کی پراسرار تحریکوں کے احوال سے قادیانی حضرات ناواقف نہیں ہیں۔ Tantaric Cult دام مارگی، چولی مارگی، اگھوریوں وغیرہ اور ہندو مندروں کی دیوداسیوں کے حالات شاہد ہیں کہ اخلاقی گراوٹ کو وہ لوگ صرف اس پراسرار طاقت کے خوف سے برداشت کرتے رہتے ہیں اور اسے راز رکھ کر جان تک دے دیتے ہیں۔ راز فاش کرنے پر انہیں اپنی تباہی و بربادی کا یقین ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی نے پراسرار الہامات اور مکاشفات اور مخالفوں کو تباہی کی اتنی دھمکیاں دیں کہ مخالفین کے بجائے ان کے معتقدین ان سے اس قدر خوفزدہ ہوئے کہ ان کے دل کے کسی گوشے میں مرزا صاحب پر تنقید کا خیال اس لیے نہیں آتا کہ کہیں وہ اور ان کے اہل خاندان تباہی سے دوچار نہ ہوجائیں۔

اس کے باوجود ان میں بعض اہل ہمت بھی پیدا ہوئے۔ مرزا قادیانی کے دیرینہ ساتھی ڈاکٹر عبدالحکیم نے تو خود ملہم ہونے کا دعویٰ کیا اور مرزا قادیانی کی تردید میں اپنے الہامات پیش کیے۔ چونکہ ڈاکٹر عبدالحکیم کی تربیت ہی مرزا قادیانی کے پاس ہوئی تھی، اس لیے وہ اس الہام کے پراسرار چکر میں داخل رہے۔ عقل اور شریعت کے وسیع دائرے میں نہ آ سکے۔ مرزا قادیانی کی پیروی کرنے والوں میں سے نبی، مسیح اور مہدی کے کئی دعویدار (چراغ دین جموی، ظہیر الدین اروپی، یار محمد وکیل، عبداللہ تماپوری، احمد نور کابلی، نبی بخش مرزائی، عبداللطیف گناپوری، نور محمد، فضل محمد وغیرہ) پیدا ہوئے۔ لیکن مرزائیوں نے ان میں سے کسی کو نہیں مانا۔ حالانکہ یہ دعویدار مرزا قادیانی کے تناور درخت کی ایک شاخ ہونے پر نازاں ہیں۔ اس طرح مرزا قادیانی اور ان کے ماننے والوں نے ان جدید مدعیوں کے الہام کو رد کر کے خود الہام پر اپنے عقیدے کی بنیاد کھود ڈالی اور مرزا قادیانی کے الہامات کو رد کرنے کی راہ صاف کر دی۔

موجودہ دور میں ہر ملک و قوم میں بین الاقوامی دباؤ کی وجہ سے ہر شخص کو عقیدے و مذہب کی آزادی حاصل ہوتی ہے لیکن کسی بین الاقوامی قانون میں انسانوں کو یہ حق نہیں دیا گیا کہ وہ دوسرے انسانوں کو کافر سمجھیں۔ ان سے مذہبی و معاشرتی تعلق نہ رکھیں لیکن جب وہی لوگ اس گروہ کو کافر سمجھیں اور خارج از اسلام قرار دے دیں تو واویلا کریں۔ مرزائیوں نے سب سے پہلے عامۃ المسلمین کو کافر قرار دیا ہے، کیونکہ وہ مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے ہیں، اور نبی کا منکر کافر ہوتا ہے۔ اب اکثریت 100 سال کے بعد جاگی اور اس نے ختم نبوت کے انکار کی بنا پر مرزائیوں کو خارج از اسلام قرار دے دیا، تو اس جوابی حملے کے بعد مرزائیوں کو ہاہا کار کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ اقلیت کو یہ حق نہیں دیا جا سکتا کہ وہ اکثریت کے لیے راہ عمل متعین کرے۔ ایسا کرنا جمہوریت کے تمام تقاضوں کے خلاف ہے۔

مرزائی حضرات آج کل یہ پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ کفر کے فتوے اور فرقہ واریت کی وجہ سے ملت اسلامیہ کے اتحاد کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ کلمتہ حق ارید بہا الباطل۔ یہ بات سچ ہے لیکن اس سے جو مراد لی جا رہی ہے، وہ باطل ہے۔ ملت اسلامیہ کے اتحاد کی راہ میں ہر وہ فرقہ حارج ہے، جس نے عامۃ المسلمین سے اپنی ہر چیز الگ کر لی ہے۔ عبادت گاہیں، تفاسیر، احادیث، فقہ، مدرسے، مولوی، مفتی، نکاح، نماز، روزہ، حج وغیرہ سب عام

مسلمانوں سے الگ اور اتنا الگ کہ ان کی باقاعدہ ایک تنظیم بن گئی ہے۔ تاریخ انسانی میں یہودیوں کی یہ خاصیت رہی ہے کہ جہاں رہیں، اپنی آبادی الگ بنائیں۔ اپنے مذہبی ادارے، الگ محفوظ محلے، قلعہ نما عمارتیں کیونکہ یہ اکثریت سے خائف رہتے ہیں۔ اس لیے مسلح ہو کر اپنی حفاظت بھی کرتے ہیں، کوئی اسلام کا دعویدار اگر وہ خود کو مسلمان سمجھے اور یہودیوں کی طرح الگ شہر، الگ محلے، الگ عبادت گاہیں، الگ مدرسے، اپنے فرقے کے لیے الگ سماجی بہبود کا پروگرام رکھے اور اسی پر بس نہ کرے بلکہ اپنی منظم کوششوں سے اکثریت میں سے لوگوں کو تبلیغ اور تنظیم کے ذریعے مالی و معاشی مفادات کا لالچ دے کر اپنی تعداد مسلسل بڑھاتا رہے۔ اس فرقے کا افسر اپنے دائرہ اختیار سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنے ہم عقیدہ لوگوں کو ملازمتوں میں داخل کرے۔ جو ملازمین ہم عقیدہ نہ ہوں، ان کی ترقی میں حارج ہو جائے۔ یہ سرگرمیاں آخر کب تک پوشیدہ رہ سکتی ہیں؟ انسانی حقوق کے نام سے یہ حق مرزائیوں کو کہاں سے مل سکتا ہے کہ اپنے کاروباری اداروں میں تو اپنے ہی ہم عقیدہ اشخاص کو ملازم رکھیں، دوسروں کو نہ آنے دیں۔ اور انسانی حقوق کے نام پر دوسرے کاروباری اداروں میں اپنے لوگوں کو کام دلائیں۔ اپنے مرکزی شہر ربوہ (چناب نگر) میں ریلوے اسٹیشن پوسٹ آفس، سرکاری دفاتر، پولیس، کالج، محکمہ انصاف غرض ہر جگہ صرف اور صرف قادیانی سرکاری ملازم ہیں۔ حکومت پاکستان کے اندر ایسی حکومت ہے جو پاکستان کے اندرونی حالات سے پوری طرح باخبر ہے، لیکن اس کے اندرونی حالات سے پاکستانی حکومت اور عوام دونوں بے خبر ہیں۔ یہ Concurtaint اپنی مثال آپ ہے، اس کی بقا میں پاکستان کی فنا اور اس کی فنا میں پاکستان کی بقا مضمر ہے۔

مرزائی حضرات قرآن پاک سے اپنی صفائی کے لیے دلائل لاتے ہیں۔ انھیں واللذین اتخذوا مسجدا ضرار و کفراً (التوبہ:107) والی آیت پر بھی غور کرنا چاہیے۔ قرآن پاک نے منافقین کے الگ مسجد بنانے اور عامۃ المسلمین سے الگ عبادات کے نام پر الگ ہو جانے کو مسلمانوں کے درمیان تفریق اور ضرر کا باعث قرار دیا اور حضور نبی رحمت ﷺ کو وہاں نماز پڑھنے سے روک دیا۔ یہی نہیں بلکہ اللہ کے رسول ﷺ نے آدمیوں کو وہاں بھیج کر اس مسجد کو آگ لگوا دی۔ عقائد کے اختلاف کو عبادت میں داخل کرنے کی یہ سزا حضور ﷺ کی سنت سے ثابت ہے۔ مرزائی حضرات ٹھنڈے دل سے اس اتحاد کی راہ میں حارج ہونے

والے عقیدے اور عبادت گاہوں کے تفرقہ انگیز کردار پر غور فرمائیں۔ اور اس جرم سے بچنے کے لیے خود اپنی مساجد کو عامۃ المسلمین کے حوالے کر دیں۔ خود بھی عامۃ المسلمین کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائیں۔ مساجد اللہ کی ہیں، فرقوں اور گروہوں کی نہیں۔

مرزا قادیانی نے جہاد کو حرام قرار دیا ہے۔ اس کی روشنی میں فوج میں شامل قادیانی افسران اور سپاہی اس ملک کے دفاع میں کس طرح حصہ لے سکتے ہیں؟ اگر حصہ لیتے ہیں تو گویا انہوں نے اپنے نبی کے حرام کردہ عقیدے کو حلال کر لیا۔ پس قومی معاملات میں اگر مرزائی حضرات خود اپنے نبی کے احکامات کو رد کر سکتے ہیں تو پھر اتحاد ملت اسلامیہ کے لیے ان کے علیحدگی اور عوام پر فتویٰ کفر کو بھی رد کر دیا جانا چاہیے، تاکہ قادیانیوں کی تمام صلاحیتیں ملت اسلامیہ کی ترقی و اتحاد میں کام آ سکیں۔ مرزا قادیانی کے ماننے والے ان کے بقول اللہ کے الہام کو مانتے ہیں تو ان کے لیے لازم ہو جاتا ہے کہ اللہ کی مشیت پر بھی ایمان رکھیں، مشیت الٰہی نے اس دور کے انسانوں کے درمیان فاصلے اس قدر گھٹا دیے ہیں اور تاثیر و تاثر کے عمل کو اس قدر تیز کر دیا ہے کہ اب عالمی تنظیمیں اور عالمی رجحانات قومی اور گروہی رجحانات پر غالب آ رہے ہیں۔ انسان ایک ہو رہے ہیں۔ وحدت انسانیت، اسلام کا بھی مقصود ہے۔ اس کی طرف عالم انسانیت افتاں و خیزاں رواں دواں ہے۔ عالم اسلام اپنی سیاسی وحدت کے قیام کی فکر میں غلطاں و پیچاں ہے۔ ایسی اقلیت جو اکثریت کے افکار و اعمال پر جارحانہ حملے کرنے میں بے باک ہو، اکثریت کی مدافعانہ کارروائیوں کی تاب نہیں لا سکتی۔ اسلام کے دور اول میں مدعیان نبوت نے جو ہیجان پیدا کر دیا تھا، وہ مسلم اکثریت کی جوابی کارروائی کے سامنے ٹھہر نہیں سکی۔

دور جدید کا فتنہ انکار ختم نبوت خواہ کسی بھی شکل میں کیوں نہ ہو، اپنی موت آپ مر جائے گا۔ ختم نبوت کے بعد کسی بھی مدعی نبوت کو منصف نہیں مانا جا سکتا۔ وہ اپنے دعوے کے مفاد کا دلدادہ ہونے کی وجہ سے انصاف و عمل کی راہ سے ہٹ جاتا ہے۔ مرزا قادیانی، مدعی نبوت تھے اور خود ہی منصف بھی، اس لیے ان کے تمام فیصلے غلط ثابت ہوئے۔ خود مرزا قادیانی الہام کے دعویدار ہونے کے باوجود اپنے الہام ہی کو نہ سمجھ سکے جسے وہ مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ قرار دیتے ہیں، وہ قرآن مجید، توراۃ اور انجیل کا گہرا مطالعہ ضرور کرتے تھے۔ فارسی اور اردو شاعروں کے اشعار اپنے مضامین میں استعمال کرتے تھے۔ قرآن و حدیث کے جستہ جستہ جملے اور اردو، فارسی کے اشعار انہیں ازبر تھے۔ وہی نیند کی حالت میں ان کی زبان پر جاری

ہوجاتے یا وہ آواز سن لیتے تو اسے الہام الٰہی قرار دیتے۔ اس لیے ان کے تمام الہامات کا تنقیدی جائزہ لینا ہر سمجھدار آدمی کا کام ہے۔

مرزا قادیانی نے الہام اور مکالمہ الٰہیہ کے نام پر اپنے دعاوی سے اپنے اطراف ایک خوف و دہشت کی فضا پیدا کر رکھی تھی اور بعض مرتبہ اوہام پرست معتقدین کو وہ اپنی بددعا کے نام سے بلیک میل بھی کرتے تھے ورنہ ان کے دعویٰ نبوت اور مماثلت مسیح کا، محمدی بیگم کا رشتہ طلب کرنے سے کیا واسطہ تھا؟ رشتہ داروں کی آپس میں چشمک رہتی ہے۔ ایسے ہی ایک رشتہ دار کو الہام کے نام پر ایکسپلائٹ کر کے اس کی نوجوان لڑکی کا رشتہ مرزا غلام احمد نے اپنے لیے مانگا۔ انکار کے بعد کیسے کیسے دھمکی آمیز الہامات سے اسے ڈرایا۔ کیا کیا اندازی پیش گوئیوں کا نفسیاتی حربہ استعمال کیا لیکن وہ اللہ کا بندہ اپنی قسمت پر راضی رہا۔ بالآخر مرزا قادیانی کے سارے الہامات، محمدی بیگم اور اس کے خاندان کی تباہی کی پیش گوئیاں حرف بہ حرف غلط ثابت ہوئیں۔ بجائے تباہی کے محمدی بیگم نے اپنے بہت سے پوتے، پوتیوں، اور نواسے نواسیوں کو صاحب اولاد دیکھا۔ اس خاندان میں کوئی بخت مارا، مرزا قادیانی کا مرید کیا ہوا، قادیانی تاویلات کے دفاتر کھل گئے کہ محمدی بیگم سے متعلقہ مرزا قادیانی کے الہامات کا مقصد تباہی نہیں بلکہ اس خاندان کا مرزا قادیانی کے حلقہ عقیدت میں شامل ہونا تھا۔ واضح رہے کہ مرحومہ محمدی بیگم آخر تک مرزا قادیانی کی کٹر مخالف رہیں۔

سوچنا چاہیے کہ اگر مرزا قادیانی کو مستقبل کا علم ان کے الہامات کی مدد سے ہوجایا کرتا تھا تو انہیں یہ علم ہونا چاہیے تھا کہ آگے چل کر اسی خاندان کا ایک فرد ان کے حلقہ عقیدت میں داخل ہوجائے گا۔ اس لیے بلیک میل، دھونس، ترغیب، تحریص، اشتہارات کے ذریعے کسی کنواری باعصمت خاتون کا نام ملک بھر میں پھیلا دینا کہاں کی شرافت اور انسانیت تھی؟ الہام کے نام پر غیر شریفانہ حرکت کا تصور کیسے کیا جاسکتا ہے؟ عرب جاہلیت کے شاعر کسی قبیلے کی خوبصورت خاتون کو اپنی شاعری کے ذریعے ملک بھر میں شہرت دیتے تھے۔ ان کی شاعری میں خیالی معشوق نہ ہوتا تھا، حقیقی معشوق کی شان میں شاعری کرتے تھے۔ ان شاعروں اور مرزا قادیانی میں صرف شعر اور الہام کا فرق ہے۔ نتیجہ دونوں کا ایک ہے۔ بہرحال مرزا صاحب کے کردار کی اس خامی کو تسلیم کیا جانا چاہیے۔ اس سے ان کی ذہانت کا پتہ چلتا ہے کہ وہ کس طرح اپنی کسی غیر اخلاقی حرکت کو اپنی تاویل اور اپنے الہام کے زور سے روحانی حرکت بنا

دیتے تھے۔ لیکن یہ ذہانت کا کوئی اچھا مظاہرہ نہیں کہلایا جاسکتا۔ مزید برآں کسی خاندان کو ''دعوت حق'' دینے کا یہ کیا طریقہ ہوا کہ اپنے سے کم وبیش نصف صدی چھوٹی بچی کا رشتہ طلب کرلیا جائے۔ مرزا صاحب کی یہ ''تبلیغ رسالت'' بلاشبہ انہی کی اختراع ہے۔ یقین کیجیے تاج برطانیہ کی خوشامدانہ تعریفوں کے بعد محمدی بیگم کا قصہ دوسرا ایشو ہے۔ جس کا حوالہ زبان پر آتے ہی قادیانیوں پر گھڑوں پانی پڑ جاتا ہے۔ ان لمحوں میں ان کے چہروں پر اترنے والی ندامت ایک حساس شخص سے دیکھی نہیں جاتی۔

برصغیر ہند و پاکستان دنیا بھر میں موجودہ ترقی کے دور کی ابتدا تھی اور انسان بتدریج بیماریوں کے اسباب کا کھوج لگا کر اس کے علاج پر قادر ہوتا جارہا تھا۔ اس دور میں طاعون، چیچک اور ہیضہ بڑے خوفناک مرض تھے۔ ان وباؤں سے بستیوں کی بستیاں فنا کے گھاٹ اتر جاتی تھیں۔ مرزا قادیانی نے اپنے دشمنوں کو ان وباؤں سے مرتے دیکھا تو اس پر خوب بغلیں بجائیں۔ ان کی تائید کے لیے اسے خدا کی طرف سے عذاب قرار دیا۔ انسانیت دشمنی کی اس انتہا میں مرزا قادیانی نے یہ بھی نہ سوچا کہ ان وباؤں سے ہزارہا دور دراز دیہاتوں میں ایسے انسان بھی مرے جن کو مرزا قادیانی کے دعوے یا ان کی مخالفت کی بھنک بھی نہ پڑی تھی۔ مرزا قادیانی نے اپنے پروپیگنڈہ لٹریچر میں ان وباؤں اور ان سے پیدا ہونے والے نقصان پر خوشی کا اظہار کیا۔ اگر ان کے بعض مخالفین ان وباؤں سے ہلاک ہوئے تو ان پر خوشی منانا جواں مردی سے بعید ہے۔ آئین بسالت تو یہ تھا کہ وہ لوگ زندہ رہتے اور مرزا قادیانی ان سے مقابلہ کرتے۔ طاعون کی وبا سیدنا عمرؓ کے زمانے میں بھی ہوئی اور اس میں بعض صحابہؓ وفات پاگئے۔ مرزا قادیانی اس بات سے ناواقف تھے۔ دعویٰ کرتے تھے، خلق خدا کی ہدایت کا اور خلق خدا کی تباہی پر خوش ہوتے تھے۔ نبی رحمت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ایمان رکھنے کے بھی دعویدار تھے۔ لیکن حضور ﷺ کی سیرت مبارکہ سے مرزا قادیانی کتنے دور تھے؟ اللہ کے رسول ﷺ تو دشمنوں کے لیے دعا کیا کرتے تھے: اللھم اھد قومی فانھم لایعلمون

مرزا قادیانی کی انسانیت دشمنی ان کے پیروکاروں میں ایک خاص رویے کے طور پر آج بھی موجود ہے، بلکہ ان کی آرزو یہ ہے، چونکہ برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے ان کے نبی کو نہیں مانا، اس لیے انہیں تباہ ہوجانا چاہیے، اور کچھ عجب نہیں اگر یہ لوگ خود اس قوم کو تباہ کرنے میں لگے ہوں۔ ہر اقلیتی فرقہ اسی طرح ملک کی اکثریت سے نفرت اور حسد کے

عذاب میں جلتا رہتا ہے اور اکثریت کو تباہ کرنے کی دھن میں لگا رہتا ہے۔ کیونکہ اس کے نزدیک اس کے فرقے کے افکار و عقائد کا انکار کرکے اکثریت اس کی ہمدردی کی مستحق نہیں رہتی۔ لیکن اس کی اس نفرت کا ردعمل اکثریت میں کبھی تو ہونا ہی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس ردعمل کے اصل ذمے دار بھی اقلیتی گروہ کے لوگ ہیں جن کی جارحانہ تبلیغ اور اکثریت کے عقائد کی کھلم کھلا تردید، ان کی تقاریر، ان کی کتب اور ان کے اشتہارات و رسائل میں عیاں ہوتی ہے۔

مرزا قادیانی کے اس انسان کش رویے کے مقابلے میں ان کے متعین کردہ دجال یعنی یورپین اقوام کو دیکھیے کہ ان کی ترقیوں کی وجہ سے چیچک، طاعون، ہیضہ، ملیریا، ٹائیفائیڈ جیسے وبائی امراض پر اب قابو پالیا گیا ہے۔ ان امراض سے انسانیت کو اب کوئی بڑا خطرہ نہیں۔ مرزا قادیانی ان امراض کے بل بوتے پر اپنی صداقت ثابت کرتے تھے۔ ان کی تمام تاویلات کو دور جدید نے ختم کردیا ہے۔ لیکن اب بھی یہ شبہ موجود ہے کہ مرزائی ڈاکٹر شاید اپنے نبی کی سچائی ثابت کرنے کے لیے ان امراض کے علاج میں کوتاہی کریں۔ اگر وہ کوتاہی نہیں کرتے اور پوری شرافت و دیانت سے انسانیت کی خدمت کرتے ہیں تو گویا انہوں نے عملاً مرزا قادیانی کی انسانیت دشمن تاویلات کو رد کردیا، خواہ ان کو اس کا شعور نہ ہو۔

مرزا صاحب کے افکار و اصطلاحات میں لفظ مثیل اور مماثلت کو بنیادی حیثیت حاصل ہے، اس لیے وہ توراۃ کی پیش گوئی کی رو سے حضور ﷺ کو مثیل موسیٰ قرار دیتے ہیں تاکہ حضور ﷺ کے بعد ان کے مثیل مسیح بننے کی راہ ہموار ہو جائے۔ ورنہ حضور خاتم المرسلین ﷺ میں تو تمام انبیا و رسل اولوالعزم کے اوصاف اللہ رب العزت نے جمع فرمادیے تھے۔ مرزا قادیانی خود کو مثیل مسیح قرار دیتے ہیں، یہ ان کے خوابوں میں ہو تو ہو، عملی زندگی میں مرزا قادیانی پورے دنیادار آدمی تھے۔ انہوں نے شادیاں کیں۔ صاحب اولاد ہوئے۔ ان کی کھیتی باڑی تھی۔ انہوں نے ملازمت کی۔ ان تمام باتوں میں حضرت مسیح علیہ السلام کے مخالف تھے۔ مسیح علیہ السلام نے نہ شادی کی، نہ صاحب اولاد ہوئے، نہ گھر بنایا نہ جائیداد ورثے میں پائی، نہ اپنے بعد چھوڑی۔ ان کا خود کو مسیح کا مثیل قرار دینا حقیقت کا منہ چڑانا ہے۔

مرزا قادیانی نے اپنے تحریری ذخیرے میں بارہا خود کو جاگیرداروں کی نسل، انگریزوں کی وفاداری میں جاگیر کے حاصل ہونے اور حسن خدمت کے سرٹیفکیٹ ملنے کو بڑے فخر سے بیان کیا ہے۔ اپنی لڑکی ایک نواب کے لڑکے سے بیاہتے ہوئے مرزا قادیانی

50,000 روپے مہر اور 500 روپے ماہانہ جیب خرچ لڑکی کے لیے مانگتے ہیں اور بلا جھجک لکھتے ہیں کہ آخری نبی کی لڑکی ہے۔ (یاد رہے کہ اس زمانہ میں ایک آنہ کا ایک کلو گوشت ملتا تھا) ظاہر ہے کہ یہ دنیاداروں اور جاگیرداروں کا رویہ ہے، جو عین وقت پر ابھر آیا، اور مسیح کے ساتھ مماثلت خاک میں مل گئی اور اصلی مرزا غلام احمد ظاہر ہو گیا جو خواب، الہام، مکاشفات دعویٰ نبوت، دعویٰ مجددیت کے دیدہ زیب اور دل فریب لبادوں میں پوشیدہ تھا۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ مرزا قادیانی نے ایک اچھے باپ کی طرح اپنی بیٹی کے مستقبل کو سنوارنے کی کوشش کی جو ہر انسان چاہتا ہے۔ ہم بھی اس اچھائی کو تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی عرض کرتے ہیں کہ اچھا باپ ہونا اور بات ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہونا اور بات ہے۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

ایک اچھے باپ کی حیثیت سے مرزا قادیانی اپنی اولاد کے مستقبل کو شان دار بنانا چاہتے تھے۔ یہ خیال ان کے دل کے کسی گوشے میں ضرور موجود تھا۔ چنانچہ اپنے وفادار اور جانثار ساتھیوں کے ہاتھ میں اپنی جماعت کی باگ ڈور دینے کا خیال انہیں کبھی نہیں آیا۔ چنانچہ ان کے مستقبل کے لیے مرزا قادیانی کو کبھی کوئی الہام نہیں ہوا۔ البتہ اپنے ہر بچے کی پیدائش پر ان کو الہام، کشف، رویا، سب ہوتے رہے کہ ان کے بعد ان کی جماعت کا نظم ونسق ان کے صاحبزادے کے ہاتھ میں رہے گا۔ اس طرح مرزا قادیانی خود تو اپنی حیات میں اپنی جماعت کے لیے گرو گھنٹال تھے۔ اب وہ اپنی اولاد کو بنا گئے، اس طرح ان کی ساری کوششوں کا یہی نتیجہ نکلا۔ اگر مرزا قادیانی اپنے ساتھیوں سے مشورہ فرماتے تو شاید وہ سب اس خیال کر رد کر دیتے، اس لیے مرزا قادیانی نے ان اوہام پرستوں کے سامنے اپنی روحانی وارداتیں پیش کر کے انہیں سوچنے کی مہلت ہی نہ دی اور مرزائی آج تک اپنے پیشوا کے مسلط کردہ آمروں کے بوجھ تلے کراہ رہے ہیں، لیکن نئی نسل اس بوجھ کو اتار پھینکنے کا سوچ بھی رہی ہے۔

حضور اکرم ﷺ کے آخری نبی ہونے پر تمام مذاہب متفق ہیں۔ تورات وانجیل میں آخری نبی کے متعلق پیش گوئی ہے۔ اس میں اس آخری نبی کے بعد کسی مرزا غلام احمد قادیانی کے پیدا ہونے اور دعویٰ نبوت کرنے کا کوئی تذکرہ نہیں ہوا۔ خود قادیانی مبلغین نے تورات، انجیل، وید، پران، ژند، وستا اور بدھ مت کی کتب کی پیش گوئیوں کو شائع کر کے اس کا مصداق حضور اکرم ﷺ ہی کو مانا ہے۔ اور آپ ﷺ کو آخری نبی قرار دیا ہے۔ اب آخری

نبی کے بعد کسی نبی کا نہ آنا، مذاہب عالم کا متفقہ عقیدہ ہے اور مرزائی نہ صرف اسلام بلکہ تمام مذاہب عالم کے مقررہ آخری نبی کے مخالف ہیں۔ اسی طرح حضور ﷺ کا آخری نبی ہونا اور آپ ﷺ کے بعد کسی نبی کا نہ آنا محکم آیات سے ثابت ہے۔ اس میں دو رائیں نہیں ہوسکتیں۔ عقیدہ ختم نبوت نے مسلمانوں کے اندر جو خود اعتمادی پیدا کی ہے، اب رہتی دنیا تک ہدایت کے دو اصول ہیں۔ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کا اسوہ حسنہ، ان اصولوں کی روشنی میں اجماع اور قیاس کے ذریعے اپنے مسائل کا حل مسلمان خود سوچیں گے، ختم نبوت کے ذریعے انسانیت بالغ اور جوان ہوگئی ہے۔ بچوں کو انگلی پکڑ کر چلانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بالغوں اور جوانوں کو نہیں۔ ختم نبوت نے اجتہاد کی راہ سب کے لیے کھول دی ہے۔ لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے کہ ذہنی طور پر نابالغ ایسے لوگ بھی ہوسکتے ہیں جو جوان العمر ہونے کے باوجود اپنے باپ کے کندھے پر چڑھنے کے آرزومند ہوں۔ یہ ذہنی مریض ہوتے ہیں۔ ان کے علاج اور تعلیم و تربیت پر آج کل بہت کام ہو رہا ہے۔ ایسے نفسیاتی بیمار اپنی دانست میں الہام، کشف، رویا، القا اور واردات قلبی کے نام پر "اوپر" سے ہدایت کے خواہاں ہوتے ہیں۔ ختم نبوت کے بعد انسان کے لیے اجتہاد کا کشادہ راستہ موجود ہے۔ جن میں اجتہاد کی صلاحیت نہیں ہوتی، وہ اپنے ہی جیسی شکست خوردہ ذہنیت کو سپنوں کی باتیں سنا سنا کر، خواب آور گولیاں الہام اور کشوف کے نام پر کھلا کر ان کے ذہن کو ماؤف کر کے انہیں فکری صلاحیتوں سے محروم کر دیتے ہیں۔

مرزا قادیانی جسمانی اور ذہنی طور پر مریض انسان تھا۔ اپنی محرومی اور مایوسی کو چھپانے کے لیے اس کے لاشعور نے اسے الہام کرنا شروع کیا۔ انہوں نے خود لکھا ہے کہ کثرت پیشاب اور دوران سر، دونوں مرض اس میں پائے جاتے ہیں۔ مریض جسم میں صحت مند دماغ کہاں سے پیدا ہو؟ چنانچہ ان محرومیوں سے جو احساس کمتری ان میں پیدا ہوا، اس نے خود ساختہ احساس برتری کی شکل اختیار کرلی، اور ان کے نفس پر لاشعور سے الہام کے ذریعے اس میں مریضانہ تفوق کا رجحان پیدا ہوا، اور ان کی انا مرکز کائنات بن گئی۔ مرزا صاحب کی شخصیت کا نفسیاتی تجزیہ ہر سائیکو جسٹ/سائیکاٹرسٹ کو اسی نتیجے پر پہنچائے گا۔

زمانے نے مرزا قادیانی کے مسیح موعود نہ ہونے کی تصدیق کی۔ ان کے مقرر کردہ دجال یعنی یورپین اقوام دنیا سے ناپید ہوئیں، نہ اسلام لائیں۔ عیسائیت کو نقصان پہنچانے کے بجائے مرزا صاحب اسلام میں سے ہی کچھ مسلمانوں کو لے بھاگے۔ اس طرح ملت اسلامیہ کو

نقصان پہنچایا۔ یہ رائے پوری غیر جانبداری کے ساتھ قائم کی جا سکتی ہے۔ اس لیے مرزائی حضرات ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ مرزا قادیانی کو ترک کرنا آسان ہے یا اسلام کو؟ بہرحال فیصلہ انہی کو کرنا ہے۔

مرزا قادیانی کاہن تھے اور ان کی تمام کیفیات پر کہانت کا یقین ہوتا ہے، جنہیں غلطی سے وہ الہام، وحی، مکالمہ الٰہیہ قرار دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے انبیا پر جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے وحی نازل کرتا ہے۔ اس کے مقابلے میں شیاطین بھی اپنے دوستوں پر وحی کرتے ہیں۔

وان الشیاطین لیوحون الی اولیاء هم لیجادلوکم. (الانعام: 121)

شیاطین اپنے دوستوں پر وحی کرتے ہیں تاکہ وہ تم سے مجادلہ کر سکیں۔

اس قسم کی کیفیات کا جائزہ بڑے محتاط طریقے سے لینا چاہیے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ الہام الٰہی کے بجائے شیطانی وسوسوں کا شکار ہو جائیں۔ شیطانی الہام کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اللہ کی نازل کردہ ہدایات کے اصولوں کے خلاف ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنی کیفیات کو الہامی قرار دیا اور دوسروں کو اس کی پیروی کی دعوت دی، لہٰذا وہ آنکھ بند کر کے اس پر ایمان لے آئے۔ اور یہی وہ المیہ ہے جس پر اقبال تڑپے تھے:

تحقیق کی بازی ہو تو شرکت نہیں کرتا
ہو کھیل مریدی کا تو ہرتا ہے بہت جلد!
تاویل کا پھندا کوئی صیاد لگا دے
یہ شاخ نشیمن سے اترتا ہے بہت جلد!

حضور اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں ایک یہودی نوجوان ابن صیاد کی کہانت کا بڑا چرچا تھا۔ وہ غیب کی باتیں بتاتا تھا۔ دوسروں کے دل میں کیا بات ہے، وہ بتا دیتا تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ سیدنا عمرؓ کے ساتھ اس کے گھر تشریف لے گئے، آپ ﷺ نے اس سے پوچھا۔ اتشهدانی رسول الله کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں (حضور خاتم النبیین ﷺ) اللہ کا رسول ہوں، اس نے گواہی دی ہاں! اور پھر یہی سوال حضور ﷺ سے پوچھا۔ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں (ابن صیاد) اللہ کا رسول ہوں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس پر امر مشتبہ ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے اسے دجال قرار دیا۔ یہ ابن صیاد بڑا ہوا تو اس کی کیفیات زائل ہو گئیں۔ وہ سچے دل سے ایمان لے آیا اور آخر تک اسلام پر ثابت قدم رہا۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عن ثوبانؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلهم یزعم انه نبی و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ (مسلم شریف)

ترجمہ: ”حضرت ثوبانؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ قریب ہے کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔“

مرزائی حضرات اس حدیث مبارکہ اور (احادیث میں بیان ہونے والے) ابن صیاد کی کہانت کے قصے سے جو نتیجہ بھی چاہیں، اخذ کریں۔ البتہ کہانت کو نبوت سمجھنا دجال کی علامت ہے۔ قادیانیت سے چپٹے رہنے سے خود مرزائیوں کا دنیاوی اور اخروی نقصان ہے۔ ابن صیاد کی طرح وہ تائب ہو کر اچھے مسلمان کی مانند زندگی گزار سکتے ہیں۔ آپ اپنے دنیاوی معاملات میں چند ٹکوں کی چیز کی چھان بین کر لیتے ہیں۔ دین و ایمان جیسی بے بہا قیمتی چیز کو بلا چھان بین کے قبول کرنا بہر حال کوئی صحیح فیصلہ نہیں ہے۔

اس بات میں ذرا سا بھی شک و شبہ نہیں کہ قادیانیت مذہب کے لبادے میں ایک لمیٹڈ کمپنی ہے۔ قادیانی قیادت کو اس بات سے ذرا سا بھی سروکار نہیں کہ ان کی جماعت کا کوئی فرد نماز، روزہ، زکوٰۃ، ادا کرتا ہے یا نہیں، گناہ صغیرہ یا کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے یا نہیں۔ انہیں صرف ایک ہی بات سے غرض ہے کہ ہر قادیانی مستقل ماہانہ چندہ ادا کرنے کے علاوہ دیگر چندے (جن کی تعداد تقریباً 50 سے زائد ہے) بھی باقاعدگی سے ادا کرے۔ یہ بات بھی نہایت اہم ہے کہ زکوٰۃ قادیانی جماعت میں متروک ہو چکی ہے جبکہ اس کی جگہ مرزا قادیانی کی نام نہاد ”الوصیہ“ نے لے لی ہے۔ قادیانی جماعت کی آمدن کا ایک مستقل ذریعہ ”بہشتی مقبرہ“ ہے۔ جس میں دفن ہونے والے خواہشمند کو ایک بھاری رقم کی ادائیگی کرنے پر یہ خوشخبری دی جاتی ہے کہ وہ جنت میں جائے گا۔ اس مستقل آمدنی کا آئیڈیا مرزا قادیانی کے ذہن میں آیا تو اس نے قادیان میں بہشتی مقبرہ کا آغاز کیا۔ بعد میں اس کی فرنچائزڈ چناب نگر (ربوہ) پاکستان اور لندن میں بھی قائم کی گئیں۔ یاد رہے کہ ربوہ کا بہشتی مقبرہ حکومت پاکستان سے 100 سالہ پٹہ پر لی گئی زمین پر بنایا گیا ہے۔ مرزا قادیانی کی قبر قادیان (بھارت) میں

اس کی بیوی نصرت جہاں بیگم کی قبر ربوہ میں جبکہ قادیانی خلیفہ مرزا طاہر کی قبر لندن میں ہے۔
قادیان کے بارے میں مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ جو شخص سب کچھ چھوڑ کر یہاں سے میری ہمسائگی میں آباد ہوتا ہے۔ وہ "اصحاب الصفہ" میں سے ہے۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے: "غرض خدا تعالیٰ نے انہی اصحاب الصفہ کو تمام جماعت میں سے پسند کیا ہے۔ اور جو شخص سب کچھ چھوڑ کر اس جگہ آ کر آباد نہیں ہوتا، اور کم سے کم یہ کہ یہ تمنا دل میں نہیں رکھتا، اس کی حالت کی نسبت مجھ کو بڑا اندیشہ ہے کہ وہ پاک کرنے والے تعلقات میں ناقص نہ رہے۔" (تریاق القلوب ص134، 135 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15، صفحہ 262، 263 از مرزا قادیانی) مزید کہا: "تیسری پیش گوئی یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ اس قدر لوگ ارادت اور اعتقاد سے قادیان میں آئیں گے کہ جن راہوں سے وہ آئیں گے وہ سڑکیں ٹوٹ جائیں گی۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 57، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21، صفحہ 73 از مرزا قادیانی) ان تمام حوالہ جات کو ملاحظہ کرنے کے بعد اب آپ خود بتائیں کہ دنیا بھر میں کتنے قادیانی ہیں جو قادیان میں مستقل رہائش کی تمنا رکھتے ہیں؟ ہر سال قادیان کے سالانہ جلسہ میں کتنے قادیانی شرکت کرتے ہیں کہ جس سے قادیان کی سڑکیں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور تو اور دنیا بھر میں کتنے قادیانی ہیں جن کا نام مرزا غلام احمد قادیانی کے نام پر ہے، یا وہ اپنے بچوں کا یہ نام رکھنا پسند کرتے ہیں۔

ربوہ کے بہشتی مقبرہ کے بارے میں یہ بات بھی نہایت اہم ہے کہ یہ برانچ قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کے نام نہاد اور خود ساختہ الہام کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ اس کی والدہ نصرت جہاں بیگم کی شدید خواہش تھی کہ اسے قادیان میں دفن کیا جائے۔ (تاریخ لجنہ اماء اللہ ضلع لاہور صفحہ 648، 649 بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ، 23 اپریل 1952ء، 11 مئی 1952ء ماہنامہ انصار اللہ فروری 2000ء)۔ مگر بشیر الدین محمود کی ضد، ہٹ دھرمی اور حکمت عملی یہ تھی کہ اگر یہ سونے کی چڑیا ہاتھ سے نکل گئی تو بہشتی مقبرہ کی سیل نہ بڑھ سکے گا۔ چنانچہ نصرت کی موت کے بعد شاطر خلیفہ نے محض کاغذی خانہ پری کے لیے انڈین ہائی کمشنر سے رابطہ کیا۔ اُسے امید تھی کہ یہ اجازت نہ ملے گی لیکن بھارتی حکومت نے نصرت کے قریبی عزیز و اقارب کو ویزے جاری کرتے ہوئے "خاص کیس" کے طور پر لاش قادیان لے جانے کی اجازت دے دی۔ اس پر مرزا بشیر الدین محمود بے حد پریشان ہوا۔ چنانچہ اس نے شرط رکھ دی کہ کم از کم دس ہزار قادیانیوں کو ویزے جاری کیے جائیں جو لاش کے ساتھ قادیان جائیں گے۔ ظاہر

ہے اتنی بڑی تعداد میں ویزے جاری نہ ہو سکتے تھے۔ لہٰذا مرزا محمود کی سازش کامیاب ہوئی اور یوں نصرت بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئی۔ قادیانیوں کو معلوم ہوگا کہ نصرت کی قبر پر 30، 35 سال تک یہ کتبہ لگا رہا:

"ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی"

"جماعت کو نصیحت ہے کہ جب بھی ان کو توفیق ملے، حضرت ام المومنین (مرزا قادیانی کی بیوی) اور دوسرے اہل بیت (مرزا قادیانی کے گھر والے) کی نعشوں کو مقبرہ بہشتی قادیان میں لے کر جا کر دفن کریں، چونکہ مقبرہ بہشتی کا قیام اللہ تعالیٰ کے الہام سے ہوا ہے، اس میں حضرت ام المومنین اور خاندانِ حضرت مسیح موعود کے دفن کرنے کی پیشگوئی ہے، اس لیے یہ بات فرض کے طور پر ہے، جماعت کو اسے کبھی نہیں بھولنا چاہیے۔"

بعد ازاں یہ کتبہ ایک خاص مصلحت کے تحت اتار لیا گیا۔ یہاں مرزا بشیر الدین محمود کے دل میں شروع میں اگر رتی بھر بھی عظمت و توقیر ہوتی تو وہ وہاں سے رات کی تاریکی میں برقع پہن کر چوروں کی طرح بزدلانہ فرار اختیار کرتا اور نہ اپنے مریدوں کو اس کا حکم دیتا۔ اور نہ یہاں آ کر قادیان کی جائیدادوں کے بدلے میں اربوں روپے کے جعلی کلیم اپلائی کرتا جبکہ قادیان کی تمام جائیدادیں شروع دن سے ہی قادیانیوں کے قبضہ میں ہیں۔

یہاں "منارۃ المسیح" کا ذکر بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب قرب قیامت آسمان سے زمین پر نزول فرمائیں گے تو دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے دمشق کی مرکزی جامع مسجد کے شرقی مینار (منارۃ المسیح) پر اتریں گے۔ مرزا قادیانی نے جب اپنے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو کئی برسوں بعد اس کے مریدوں نے اُسے یاد دلایا کہ آنے والا مسیح تو مینار پر اترے گا۔ چنانچہ اپنے پیروکاروں سے چندہ اکٹھا کر کے قادیان میں مینار تعمیر کرنا شروع کر دیا گیا۔ لیکن افسوس! زندگی نے وفا نہ کی اور مرزا قادیانی کے موت کے بعد یہ منارہ المسیح مکمل ہوا۔ حالانکہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے تو منارہ پہلے سے ہی موجود ہوگا جبکہ یہاں مسیح موعود پہلے آ گیا اور منارہ بعد میں تعمیر ہوا۔ مرزا قادیانی کی یہ تاویل بھی دلچسپ ہے کہ قادیان چونکہ دمشق کی جانب واقع ہے، اس لئے حدیث میں جس مینار کا ذکر ہے، وہ قادیان کا ہی

مینارہ ہے۔

قادیانی دوستو! میں نے بڑے اخلاص اور دردِ دل کے ساتھ آپ کے سامنے چند گزارشات پیش کی ہیں۔ ان کا ماننا یا نہ ماننا آپ کی مرضی پر منحصر ہے۔ خدا کے لیے سوچیے! اگر آپ سب حضرات، مرزا صاحب تو کیا بلکہ ان سے بھی کہیں ادنیٰ شخص کو نبی، رسول یا خدا تسلیم کر لیں تو اس سے ہمارا کیا نقصان ہے؟ کروڑوں لوگ دنیا میں اس سے زیادہ اسلام کو نقصان پہنچانے اور اس کی مقدس شخصیات کی توہین کرنے والے موجود ہیں۔ ان میں چند لاکھ کا اور اضافہ سہی۔ سو جس کا جی چاہے مان لے، جو چاہے نہ مانے، جو مان لے گا تو اس میں اس کا اپنا فائدہ ہے اور جو نہیں مانے گا، اُس کے انکار سے اللہ کا کوئی نقصان نہ ہوگا، ہاں اس کا اپنا ہی نقصان ہوگا اور اس کا علم اسے اس روز ہوگا جس دن وہ غایت ندامت سے کفِ افسوس ملے گا اور حق کا انکار کرنے والا کہے گا: "اے کاش میں مٹی ہوتا!" (تاکہ عذاب سے بچ جاتا) یاد رکھیے! ہر شخص کو جلد ہی اپنی قبر میں جانا اور اپنے اعمال کا نتیجہ بھگتنا ہے۔ خدا کی قسم! ہم خون کے آنسو روتے ہیں جب ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا بھائی یا دوست محض دنیاوی مفاد کی خاطر ہم سے کٹ کر الگ ہو گیا ہے۔ خدا کے لیے اپنی جانوں اور ایمانوں پر رحم کریں اور اس تحریر بالخصوص حوالہ جات کو ہر قسم کے تعصب، ضد یا خود غرضی سے علیحدہ ہو کر دیکھیں، پڑھیں، سوچیں اور پھر اپنے ضمیر سے پوچھیں کہ کہیں آپ صراطِ مستقیم سے ہٹ تو نہیں گئے؟ اس کتاب میں موجود مختلف حوالہ جات کی عکسی نقول من و عن اصل کتب سے پیش خدمت ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ مذکورہ بالا حوالہ جات کی تصدیق کے لیے مرزا صاحب کی اصل کتب تک خود رسائی حاصل کریں اور سیاق و سباق کے ساتھ ان حوالہ جات کا مطالعہ کریں تاکہ آپ کسی بہتر نتیجہ پر پہنچ سکیں۔

ارشادِ خداوندی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ. (الرعد: 11)

مولانا ظفر علی خانؒ نے اس آیت کا کیا خوب منظوم ترجمہ فرمایا ہے ۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

آپ حضرات سے یہ امر مخفی نہ ہوگا کہ جب شاعرِ مشرق حضرت علامہ محمد اقبالؒ نے

قادیانیت کو بے نقاب کرنے کے لیے ایک معرکۃ الآ راء مضمون بعنوان ''احمدیت اور اسلام'' سپرد قلم فرمایا تھا' تو پنڈت جواہر لعل نہرو نے احمدیت کی حمایت میں چند مضامین لکھے تھے' جن کا مفہوم یہ تھا کہ احمدی حضرات دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہیں۔ اکثر اصحاب نے پنڈت جی کی اس حمایت کو حیرت کی نظر سے دیکھا تھا کہ آخر پنڈت جی کو اس امر کی ضرورت کیوں لاحق ہوئی کہ احمدیوں کی حمایت میں اپنے قلم کو جنبش دیں؟ علامہ موصوف نے پنڈت جی کو مخاطب کر کے لکھا تھا کہ احمدیوں کے عقائد اس قسم کے ہیں کہ ان کو تسلیم کرنے کے بعد وحدتِ اسلامیہ پارہ پارہ ہو جاتی ہے۔ مسلمان اس امر کو گوارا نہیں کر سکتے کہ رسول عربی ﷺ کی امت میں سے قطع و برید کر کے ہندوستانی ''نبی'' کے لیے ایک جدید امت تیار کی جائے۔ جس کا دینی مرکز مکہ معظمہ کی بجائے قادیان ہو۔ ہندوستان کی تاریخ کے اس نازک ترین دور میں مسلمانوں کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ ہر اس تحریک سے قطعی طور پر مجتنب اور محترز رہیں جو ان کے اندر افتراق و انشقاق پیدا کرنے کا باعث ہو۔ وہ جذبہ جس نے پنڈت جی کو قادیانیوں کی حمایت پر کمر بستہ کیا' ارباب دانش کی نظر سے پوشیدہ نہیں ہے، ذیل میں معروف ہندو دانشور ڈاکٹر شنکر داس کے ایک مضمون کا اقتباس درج ہے جو انھوں نے ''بندے ماترم'' میں شائع کرایا تھا۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ اس مضمون کا بنظر غور مطالعہ کریں۔

□ ''سب سے اہم سوال جو اس وقت ملک کے سامنے درپیش ہے' وہ یہ ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کے اندر کس طرح قومیت کا جذبہ پیدا کیا جائے ——— ہندوستانی مسلمان اپنے آپ کو ایک الگ قوم تصور کیے بیٹھے ہیں اور وہ دن رات عرب ہی کے گیت گاتے ہیں' اگر ان کا بس چلے تو وہ ہندوستان کو بھی عرب کا نام دے دیں۔

اس تاریکی میں، اس مایوسی کے عالم میں، ہندوستانی قوم پرستوں اور محبان وطن کو ایک ہی امید کی شعاع دکھائی دیتی ہے اور وہ آشا کی جھلک احمدیوں کی تحریک ہے۔ جس قدر مسلمان احمدیت کی طرف راغب ہوں گے' وہ قادیان کو اپنا مکہ تصور کرنے لگیں گے اور آخر میں محب ہند اور قوم پرست بن جائیں گے۔ مسلمانوں میں احمدیہ تحریک کی ترقی ہی عربی تہذیب اور پان اسلام ازم کا خاتمہ کر سکتی ہے۔

جس طرح ایک ہندو کے مسلمان ہو جانے پر اس کی شردھا اور عقیدت رام کرشن' وید' گیتا اور رامائن سے اٹھ کر قرآن اور عرب کی بھومی میں منتقل ہو جاتی ہے' اسی طرح جب کوئی

مسلمان احمدی بن جاتا ہے تو اس کا زاویہ نگاہ بدل جاتا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس کی عقیدت کم ہوتی چلی جاتی ہے' مکہ' مدینہ اس کے لیے روایتی مقامات رہ جاتے ہیں' یہ بات عام مسلمانوں کے لیے' جو ہر وقت پان اسلام ازم اور پان عربی سنگٹن کے خواب دیکھتے ہیں' کتنی ہی مایوس کن ہو' مگر ایک قوم پرست کے لیے باعث مسرت ہے۔

ایک احمدی (مرزائی) چاہے عرب' ترکستان' ایران یا دنیا کے کسی بھی گوشہ میں بیٹھا ہو' وہ روحانی تسکین کے لیے قادیان کی طرف منہ کرتا ہے۔ قادیان کی سرزمین اس کے لیے سرزمین نجات ہے اور اس میں ہندوستان کی فضیلت کا راز پنہاں ہے۔ ہر احمدی کے دل میں ہندوستان کے لیے پریم ہوگا' کیونکہ قادیان ہندوستان میں ہے۔ مرزا قادیانی بھی ہندوستانی تھے اور اب تک جتنے خلیفے اس فرقے کی رہبری کر رہے ہیں۔ وہ سب ہندوستانی ہیں۔

اعتراض ہو سکتا ہے کہ جب مرزائی قرآن کو الہامی کتاب مانتے ہیں تو وہ اسلام سے الگ کیسے ہوئے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ سکھوں کی موجودہ ہندوؤں سے علیحدہ گرو گرنتھ صاحب میں رام' کرشن' اندر' وشنو' سب ہندو دیوی دیوتاؤں کا ذکر آتا ہے' مگر کیا سکھوں نے رام' کرشن کی مورتیوں کا کھنڈن نہیں کیا؟ گوردواروں سے رامائن اور گیتا کا پاٹھ نہیں اٹھایا؟ کیا سکھ اب ہندو کہلانے سے انکار نہیں کرتے؟

اسی طرح وہ زمانہ دور نہیں جب قادیانی کہیں گے کہ ہم محمدی مسلمان نہیں' ہم تو احمدی مسلمان ہیں۔ کوئی ان سے سوال کرے گا کیا تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کو مانتے ہو؟ تو وہ جواب دیں گے کہ ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' عیسیٰ' رام' کرشن سب کو اپنے اپنے وقت کا نبی تصور کرتے ہیں' لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم ہندو' عیسائی یا محمدی ہو گئے۔ یہی ایک وجہ ہے کہ مسلمان احمدی تحریک کو مشکوک نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ احمدیت ہی عربی تہذیب اور اسلام کی دشمن ہے۔ خلافت تحریک میں بھی احمدیوں نے مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیا' کیونکہ وہ خلافت کو بجائے ترکی یا عرب میں قائم کرنے کے قادیان میں قائم کرنا چاہتے ہیں۔" (اخبار بندے ماترم 22 اپریل 1935ء)

ہمیں یقین ہے کہ ڈاکٹر شنکر داس کے مضمون سے اس چشم کشا اقتباس کو پڑھ کر آپ کے سامنے یہ حقیقت آئینہ ہو جائے گی' کہ پنڈت جواہر لعل نہرو نے قادیانیت کی حمایت میں اپنے قلم کو کیوں جنبش دی تھی اور علامہ اقبال قادیانیت کو اسلام کے حق میں کیوں مضرت

رساں خیال کرتے ہیں۔

اولاً تو آپ کو محسوس ہونا چاہیے کہ آپ کے عقائد و نظریات ملت اسلامیہ کے سوا ارب مسلمانوں کے عقائد و نظریات سے یکسر مختلف ہیں، بقول مفکر پاکستان علامہ اقبالؒ کے، وہ آپ کے وجود کو اپنی ملی اجتماعیت کے لیے ایک چیلنج خیال کرتے ہیں، اس لیے ضروری ہے کہ آپ ان حدود تک محدود رہیں جو بین الاقوامی حیثیت سے متعین ہیں کہ کسی بھی اقلیت کو اکثریت کی اجتماعی حیثیت کے لیے چیلنج نہیں بننا چاہیے اور اس کے اساسی معتقدات کے خلاف توہین آمیز جسارت نہیں کرنا چاہیے۔

آپ کے اپنے جذبات بھی یہی ہیں کہ آپ اپنے مقدسین کے خلاف کسی ایسی بات کو گوارا نہیں کرتے جو آپ کے نزدیک ان کی توہین کا باعث ہو۔ چنانچہ آپ نے ماضی قریب میں کئی ایک کتابیں مثلاً ''قادیانی راسپوٹینوں کے عبرتناک انجام''، ''شہر سدوم'' اور ''تاریخ محمودیت کے چند پوشیدہ اوراق'' کو حکومت پاکستان سے ضبط کروایا ہے جس میں خود قادیانیوں کے بہت سے افراد نے موکد بعذاب حلف اٹھا کر آپ کے خلفا صاحبان اور دیگر اہم شخصیات کے بارے میں بعض ناقابل ذکر باتیں کہی ہیں۔ اگر آپ مرزا صاحب یا اپنے خلیفہ صاحب کی شان کے خلاف کسی کتاب کو برداشت نہیں کر سکتے اور اسے ضبط کروائے بغیر آپ چین کی زندگی بسر نہیں کر سکتے تو مسلمانوں کے بارے میں آپ کیوں یہ رائے قائم رکھے ہوئے ہیں کہ وہ اپنی جانوں اور اولادوں سے ارب ہا گنا (بلکہ اَن گنت گنا زیادہ) محبوب و محترم، ذات بابرکات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف کسی ناپاک جسارت کو برداشت کر سکتے ہیں۔

میری آپ سے مخلصانہ گزارش ہے کہ آپ کم از کم اتنا تو کریں کہ مسلمانوں کی غیرت کو چیلنج نہ دیں اور ایسے اشتعال انگیز حالات ازخود پیدا نہ کریں کہ آپ کے خلاف نفرت انگیزی عام ہو۔ ہم کسی بھی ایسی تحریک یا کوشش کو جائز نہیں خیال کرتے جو قانون شکنی پر منتج ہو لیکن اس میں ہماری (بحیثیت اکثریت کے) ذمہ داری کے ساتھ ساتھ آپ پر بھی کچھ پابندیاں اور ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور آپ کو ان سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔

آخر میں آپ پوچھ سکتے ہیں کہ اب انھیں کیا کرنا چاہیے؟ میں آپ کی خدمت میں بڑے احترام کے ساتھ عرض کروں گا کہ آپ کے پاس دو راستے ہیں۔

آپ حضرات صرف اسی نکتہ پر سوچنے پر اکتفا نہ کیجیے کہ مرزا غلام احمد قادیانی آپ کے نبی یا مجدد ہیں۔ اس لیے ان کا لکھا ہوا ایک ایک لفظ حرف مقدس ہے بلکہ آپ انتہائی غیر جانبداری، خالی ذہن، ٹھنڈے دل اور انصاف کی نظر سے مرزا صاحب کی تعلیمات اور عقائد پر ازسر نو غور کریں اور بغیر کسی دباؤ، لالچ، ترغیب اور خوف کے صرف اپنے ضمیر کی آواز کے مطابق صراط مستقیم اختیار کریں۔ خدا نے عقل و شعور اس لیے دیا ہے کہ اسے استعمال کر کے سچ اور جھوٹ کو پہچاننے کی کوشش کریں۔ اسلام کہتا ہے: "العقل اصل دینی" عقل دین کی جڑ ہے۔ حضور خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "حکمت کو اخذ کر لو تو کچھ حرج نہیں، خواہ وہ کسی بھی ذہن کی پیداوار ہو۔" مزید ارشاد فرمایا: "عقل سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں اور گھمنڈ سے بڑھ کر کوئی وحشت نہیں۔" قرآن مجید میں ہے: "یقیناً خدا کے نزدیک بدترین قسم کے جانور وہ گونگے بہرے لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے۔" "اور جو کسی نے ایمان کی روشنی پر چلنے سے انکار کیا، اس کا سارا کارنامہ زندگی ضائع ہو جائے گا اور آخرت میں وہ دیوالیہ ہوگا۔" براہِ کرم قادیانی عقائد سے صدق نیت کے ساتھ کنارہ کش ہو کر حضور رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دامن شفاعت میں پناہ کے طلب گار بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔ شان کریمی آپ کے آنسو موتی سمجھ کر چن لے گی۔ اسلام ہی وہ سچا دین ہے جس میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔ آپ مسلمانوں کی متاع گم شدہ ہیں۔ صبح کا بھولا ہوا اگر شام کو گھر واپس آ جائے تو اسے بھولا نہیں کہتے۔ آپ بدقسمتی سے بھٹک گئے۔ آپ قادیانیت کو "اسلام" سمجھ کر اس کے دام فریب میں آ گئے۔ لیکن ابھی مہلت ہے اور رحمت خداوندی کا دروازہ بھی کھلا ہے۔ دیکھیے! یہ دنیاوی زندگی نہایت مختصر اور فانی ہے۔ نجانے زندگی کا سفینہ کب ڈوب جائے، موت کا فرشتہ پروانہ لے کر آ جائے اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے۔ آخرت میں اعمال کی کمی بیشی شاید نظر انداز ہو سکتی ہو لیکن غلط عقیدہ کی معافی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بقول شخصے: "جو شخص سچائی کی حفاظت کے لیے قدم نہیں اٹھاتا، وہ سچائی کا انکار کرتا ہے۔" انسان تمام دنیا کو حاصل کر لے مگر وہ اپنا ایمان ضائع کر دے تو کیا فائدہ؟ ایمان دونوں جہان میں فلاح و کامرانی کی ضمانت ہے۔ اپنے ایمان کی حفاظت کریں اور باطل عقائد نظریات کی بنا پر اپنی عاقبت خراب نہ کریں۔ اس لیے آپ سے التماس ہے کہ آپ صدق دل سے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر اپنی ہدایت کی

دعا مانگیں۔ اس کے عفو و کرم کا سمندر غیر محدود ہے۔ ان شاء اللہ اس کی رحمت آپ کو اپنی آغوش میں لے لے گی۔ بشرطیکہ آپ اپنے آپ کو اس کا اہل ثابت کریں۔ طلب اگر صادق ہو تو انسان منزل پر پہنچ ہی جاتا ہے۔

دوسری بات جیسا کہ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ قادیانیت، اسلام کے متوازی ایک نیا خود ساختہ مذہب، نبوت محمدیہ ﷺ کے متوازی ایک جعلی نبوت، قرآن کریم کے متوازی جھوٹی وحی، اسلامی شعائر کے متوازی بے اساس شعائر، امت محمدیہ کے متوازی ایک مصنوعی امت، مکہ مکرمہ کے مقابلہ میں سیلف میڈ (Self-Made) مکۃ المسیح، مدینہ منورہ کے مقابلہ میں مدینۃ المسیح، حقیقی اسلامی حج کے مقابلہ میں ظلی حج، اسلامی خلافت کے مقابلہ میں خانہ ساز خلافت، امہات المومنینؓ کے مقابلہ میں قادیانی ام المومنین، صحابہ کرامؓ کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کے ساتھی صحابہ کرام، جنت البقیع کے مقابلہ میں بہشتی مقبرہ، اہل بیتؓ کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کا خاندان اہل بیت ہے۔ خدارا! اپنی حالت زار پر رحم کیجیے! جہاں ایک نئی نبوت گھڑی کرنے کا اتنا زبردست اور منظم اہتمام کیا ہے، وہاں تھوڑی سی زحمت مزید گوارا کیجئے اور اسلامی مروجہ اصطلاحات کے بجائے نئی اصطلاحات بھی تراش لیجیے۔ مسلمانوں پر ترس کھاتے ہوئے ان کی دل آزاری نہ کریں۔ اسلامی مقدس شخصیات اور شعائر اسلامی کو پامال نہ کریں اور نہ اس کا حصہ بنیں۔

بعض قادیانیوں کو یہ شکایت ہے کہ مسلمان ان کے ساتھ سخت رویہ رکھتے ہیں۔ ان کا سماجی بائیکاٹ کیا جاتا ہے۔ انہیں مسلمانوں کے شادی بیاہ اور جنازوں میں شریک نہیں ہونے دیا جاتا۔ بعض دفعہ معاملہ لڑائی جھگڑے تک پہنچ جاتا ہے۔ اس بنا پر قادیانی خود کو مظلوم اور ستم رسیدہ قرار دینے کی کوششوں میں لگے رہتے ہیں۔ ہمارے جدید تعلیم یافتہ طبقے کو خاص طور پر مخاطب بنا کر روا داری، روشن خیالی اور برداشت کے نام پر ان کی ہمدردیاں حاصل کرنے کی مساعی کی جاتی ہیں۔ ہیومن رائٹس کمیشن، ایمنسٹی انٹرنیشنل، یورپی ممالک اور بالخصوص امریکہ کی طرف سے اکثر یہ ہدایات اور سفارشات آتی رہتی ہیں کہ احمدیوں کے تمام رویوں اور جملہ سرگرمیوں کو برداشت کیا جائے اور ان پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہ لگائی جائے کیونکہ یہ آزادی اظہار کے خلاف ہے۔

میں بڑے احترام کے ساتھ یہ عرض کروں گا کہ یہ مسئلہ قادیانیوں کا اپنا پیدا کردہ

ہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں بسنے والے قادیانیوں کی جان، مال اور عزت کا اخلاقی اور سماجی تحفظ، آئین پاکستان کی شقوں کے مطابق ہونا چاہیے۔ پاکستان کے ہر شہری اور بالخصوص حکومت کا فرض منصبی ہے کہ وہ ختم نبوت کے حوالے سے منظور شدہ پارلیمانی ترامیم، آرڈیننسوں اور اعلیٰ عدالتی فیصلوں کا احترام کرے اور کروائے۔ آئین اور عدالتی فیصلوں کی اعتباریت کو برقرار رکھنا، آئین کی بالادستی اور قانون کی عملداری پر یقین رکھنے والے ہر مہذب شہری کا فرض ہے۔ کوئی مسلمان ہو یا قادیانی، کسی بھی شہری کو قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دی جا سکتی اور نہ کسی شہری کو جمہوری تقاضوں اور پارلیمانی روایات کے مطابق مسلّمہ اور منظور شدہ شقوں کا تمسخر اڑانے کا حق حاصل ہے۔ وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کے دور حکومت میں 7 ستمبر 1974ء کو ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے (مسلمانوں اور قادیانیوں کا تفصیلی موقف سننے کے بعد) قادیانیوں کو ان کے عقائد کی بنا پر متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ قادیانی حضرات آئین پاکستان کی اس شق کو تسلیم کرنے سے انکاری ہیں بلکہ ان کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ مسلمان ہیں اور باقی لوگ (اہل اسلام) غیر مسلم ہیں کیونکہ وہ ایک نئے نبی (مرزا غلام احمد قادیانی) کی نبوت کے منکر ہیں۔ دراصل ان کا یہ دعویٰ ہی فساد کا باعث بنتا اور فتنے کے دروازے کھولتا ہے۔ جو شخص پاکستان کے آئین کو تسلیم نہیں کرتا، اس کے تحت متعین کی گئی اپنی حیثیت کو نہیں مانتا، اصولی طور پر وہ آئین کے اندر دیے گئے اپنے حقوق کا مطالبہ بھی نہیں کر سکتا۔ یہ بات ہر قادیانی کو اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ مسلمان، قادیانیوں سے جو اختلاف رکھتے ہیں، وہ ان کے خلاف تعصب، تنگ نظری، عناد یا کسی اور بنیاد پر نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب مکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے محبت، عقیدت اور آخری آسمانی کتاب قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے متعین کردہ مقام محمدیت ﷺ کے نتیجہ میں ہے۔

ہزار بار بشوئم دہن بہ مشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

حضور خاتم النبیین علیہ التحیہ و الثناء سے لامحدود اور غیر مشروط محبت، احترام اور عقیدت ہر مسلمان کے ایمان کی اساس ہے۔ وہ جب تک نبی کریم ﷺ کو اپنے والدین، اولاد، عزیز رشتہ دار، دولت و کاروبار حتیٰ کہ خود اپنی جان سے زیادہ عزیز ترین نہ جانے، مسلمان نہیں کہلوا سکتا۔ اس سے ذرہ برابر روگردانی، رتی بھر انحراف، معمولی لاپروائی اور ادنیٰ

سی بے توجہی بھی ایک مسلمان کو احسن تقویم کی چوٹیوں سے اٹھا کر اسفل السافلین کی اتھاہ گہرائیوں میں گرا دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کوئی کج فہم، کج نظر اور کج فکر مسلمانوں کے مرکز نگاہ اور محبوب ترین شخصیت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان میں ادنیٰ سی بھی توہین کرتا ہے تو غیرت و حمیت سے سرشار مسلمان کا تو تذکرہ ہی کیا، ایک عام مسلمان کا بھی خون کھول اٹھتا اور اس کے رگ و پے میں لاوا سا دوڑنے لگتا ہے۔ دیکھتی آنکھوں اس کا وجود غیظ و غضب کی کڑکتی بجلیوں کا روپ دھار لیتا ہے اور اسے اس وقت تک کسی پہلو قرار نہیں آتا جب تک وہ شاتم رسول کے ناپاک اور غلیظ وجود سے اس دھرتی کو پاک نہیں کر لیتا۔ اس ہدف تک رسائی کے لیے وہ رات دن بے تاب رہتا ہے۔ اس جاں گسل مہم کو سر کرنے کے لیے چاہے اسے لاکھ چٹانیں اور خون کے ان گنت سمندر ہی کیوں نہ عبور کرنا پڑیں، اس کے بے قابو جذبوں، ناقابل تسخیر جتوں اور کہسار صفت اخلاص و وفا کے سامنے کفر کی ہر طاقت گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ راہ محبت کا یہ راہی اور لشکر عشق کا یہ سپاہی جانتا ہے کہ اس کی یہ جدوجہد ہی حاصل زندگی ہے، اسی میں اس کی بقا ہے اور یہ کہ یہ رہگزر شفاعت محمدی ﷺ کی طرف اور یہ راستہ اللہ کی خوشنودی کی طرف جاتا ہے۔

خود سپریم کورٹ آف پاکستان کے فل بنچ نے اپنے نافذ العمل فیصلہ میں لکھا:

□ ''ہر مسلمان کے لیے جس کا ایمان پختہ ہو، لازم ہے کہ رسول اکرمؐ کے ساتھ اپنے بچوں، خاندان، والدین اور دنیا کی ہر محبوب ترین شے سے بڑھ کر پیار کرے۔'' (''صحیح بخاری'' ''کتاب الایمان''، ''باب حب الرسول من الایمان'') کیا ایسی صورت میں کوئی کسی مسلمان کو مورد الزام ٹھہرا سکتا ہے۔ اگر وہ ایسا دل آزار مواد جیسا کہ مرزا صاحب نے تخلیق کیا ہے سننے، پڑھنے یا دیکھنے کے بعد اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے؟

''ہمیں اس پس منظر میں احمدیوں کے صد سالہ جشن کی تقریبات کے موقع پر احمدیوں کے علانیہ رویہ کا تصور کرنا چاہیے اور اس ردعمل کے بارے میں سوچنا چاہیے، جس کا اظہار مسلمانوں کی طرف سے ہو سکتا تھا۔ اس لیے اگر کسی احمدی کو انتظامیہ کی طرف سے یا قانوناً شعائر اسلام کا علانیہ اظہار کرنے یا انہیں پڑھنے کی اجازت دے دی جائے تو یہ اقدام اس کی شکل میں ایک اور ''رشدی'' (یعنی

گستاخ رسول ملعون سلمان رشدی) تخلیق کرنے کے مترادف ہوگا۔ کیا اس صورت میں انتظامیہ اس کی جان، مال اور آزادی کے تحفظ کی ضمانت دے سکتی ہے؟ اور اگر دے سکتی ہے تو کس قیمت پر؟ ردعمل یہ ہوتا ہے کہ جب کوئی احمدی سر عام کسی پلے کارڈ، بیج یا پوسٹر پر کلمہ کی نمائش کرتا ہے یا دیوار یا نمائشی دروازوں یا جھنڈیوں پر لکھتا ہے یا دوسرے شعائر اسلامی کا استعمال کرتا یا انہیں پڑھتا ہے تو یہ علانیہ رسول اکرمؐ کے نام نامی کی بے حرمتی اور دوسرے انبیائے کرام کے اسمائے گرامی کی توہین کے ساتھ ساتھ مرزا صاحب کا مرتبہ اونچا کرنے کے مترادف ہے جس سے مسلمانوں کا مشتعل ہونا اور طیش میں آنا ایک فطری بات ہے اور یہ چیز نقض امن عامہ کا موجب بن سکتی ہے، جس کے نتیجہ میں جان و مال کا نقصان ہو سکتا ہے۔" (ظہیر الدین بنام سرکار 1993 SCMR 1718ء)

سپریم کورٹ نے اپنے فیصلہ میں مزید لکھا:

❑ "ہم یہ بھی نہیں سمجھتے کہ احمدیوں کو اپنی شخصیات، مقامات اور معمولات کے لیے نئے خطاب، القاب یا نام وضع کرنے میں کسی دشواری کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آخر کار ہندوؤں، عیسائیوں، سکھوں اور دیگر برادریوں نے بھی تو اپنے بزرگوں کے لیے القاب و خطاب بنا رکھے ہیں۔"

(ظہیر الدین بنام سرکار 1993 SCMR 1718ء)

آخر میں، میں آپ کا تہہ دل سے ممنون ہوں کہ آپ نے میری دردمندانہ، ہمدردانہ اور مخلصانہ گزارشات نہایت توجہ سے ملاحظہ فرمائیں۔ امید ہے آپ مذکورہ بالا تمام حقائق و واقعات پر غور و فکر فرمائیں گے۔ اس تحریر میں موجود کسی بھی حوالہ کی مزید تصدیق کے لیے آپ مجھے براہ راست خط لکھ کر اصل عکس منگوا سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ کی مکمل تسلی و تشفی کے لیے ہر ممکن کوشش کروں گا۔ مزید آپ سے درخواست ہے کہ آپ کسی دن چناب نگر (ربوہ) کی مرکزی خلافت لائبریری میں جا کر اس کتاب میں موجود تمام حوالہ جات کو سیاق و سباق کے ساتھ چیک کریں اور پھر اس تحریر کے غلط یا درست ہونے کا فیصلہ بغیر کسی تعصب کے اپنے ضمیر سے لیں۔ کیونکہ بقول مرزا غلام احمد قادیانی "تعصب

ایک ایسی بلا ہے جو غور کرنے نہیں دیتا۔" (چشمہ معرفت ص 68 مندرجہ روحانی خزائن ج 23 ص 436) ان شاء اللہ آپ صحیح فیصلہ پر پہنچیں گے۔ لہٰذا جان بوجھ کر اپنی عاقبت تباہ نہ کریں اور اس کتاب میں موجود حوالہ جات کو غور سے دیکھیں، جہاں آپ کو کوئی شبہ پیش آئے، اسے دریافت کریں، جواب دینے کے لیے میں حاضر ہوں، جو حضرات آپ کو ان حوالہ جات کے دیکھنے سے منع کریں، انہیں اپنا دشمن سمجھیں اور یقین کرلیں کہ وہ آپ کو راہ حق دیکھنے سے روکتے ہیں اور اندھا بنا کر جہنم میں گرانا چاہتے ہیں، جبکہ ہم خلوص دل سے آپ کے ایمان کی خیر خواہی چاہتے ہیں۔ یہاں ایک بات خوب ذہن نشین کرلینی چاہیے کہ وہ بدنصیب جس کا خاتمہ کفر پر ہوتا ہے، اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا اٹل فیصلہ ہے کہ اس کی مغفرت نہیں ہوگی۔ لیکن ایک صاحب ایمان خواہ کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو، توبہ سے اس کی مغفرت یقینی ہے۔ طلب صادق ہو تو راہ گم کردہ کو اندھیری شب میں بھی منزل کا اجالا نظر آجاتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے: "تحقیق ہم نے بہت سے جن اور انسان دوزخ ہی کے لیے پیدا کیے ہیں، ان کے دل تو ہیں (مگر) یہ ان سے سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں تو ہیں (مگر) یہ ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے کان تو ہیں (مگر) یہ ان سے سنتے نہیں، یہ تو چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں، یہی لوگ دراصل غافل ہیں۔" (الاعراف: 179) میں آپ کے لیے دل کی گہرائیوں سے دعا گو ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صراط مستقیم پر چلنے اور حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دامن اقدس سے وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے!! آمین!

آخر میں قبول حق کے سلسلہ میں مرزا صاحب کی ایک اہم تحریر ملاحظہ فرمائیں:

❑ "یہودی لوگ جو مورد لعنت ہو کر بندر اور سور ہو گئے تھے۔ ان کی نسبت بھی تو بعض تفسیروں میں یہی لکھا ہے کہ بظاہر وہ انسان ہی تھے لیکن ان کی باطنی حالت بندروں اور سوروں کی طرح ہوگئی تھی اور حق کے قبول کرنے کی توفیق بکلی ان سے سلب ہوگئی تھی اور مسخ شدہ لوگوں کی یہی تو علامت ہے کہ اگر حق کھل بھی جائے تو اس کو قبول نہیں کرسکتے۔" (مجموعہ اشتہارات ج اوّل ص 397 از مرزا قادیانی)

جب کھل گئی بطالت پھر اس کو چھوڑ دینا
نیکوں کی ہے یہ سیرت، راہ ہدیٰ یہی ہے

✿.....✿.....✿

ثبوت حاضر ہیں!

عکسی شہادتیں

مجھے ضرور پڑھیے!!!

مناظرہ کی کتاب

(424) ''اس پراگندہ وقت میں وہی مناظرہ کی کتاب روحانی جمعیت بخش سکتی ہے کہ جو بذریعہ تحقیق عمیق کے اصل ماہیت کے باریک دقیقہ کی تہہ کو کھولتی ہو اور اس حقیقت کے اصل قرارگاہ تک پہنچاتی ہو کہ جس کے جاننے پر دلوں کی تشفی موقوف ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 56 طبع جدید از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 1232 پر)

زبانی تبلیغ نہیں بلکہ تحریر پیش کرنی چاہیے

(425) ''وہ لوگ جو اشاعت اور تبلیغ کے واسطے باہر جاویں۔ وہ ایسے نہ ہوں کہ اُلٹ پلٹ کر ہماری باتوں کو کچھ اَور کا اَور ہی بناتے رہیں اور بات تو کچھ اَور ہو سمجھانے کچھ اور لگ جاویں۔ دوسروں کو تو ہمارے دعوٰی سے آگاہ کریں اور خود ہماری کتابوں کو کبھی پڑھا بھی نہ ہو۔ اس طرح سے ہی تحریف ہوا کرتی ہے۔ ایسے وقتوں میں صرف زبانی فیصلہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ تحریر پیش کرنی چاہیے۔''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 328 طبع جدید از مرزا قادیانی)(عکس صفحہ نمبر 1233 پر)

غور و فکر کرنے کی نصیحت

(426) ''اصل بات یہ ہے کہ جب تک انسان کسی بات کو خالی الذہن ہو کر نہیں سوچتا اور تمام پہلوؤں پر توجہ نہیں کرتا اور غور سے نہیں سُنتا، اس وقت تک پُرانے خیالات نہیں چھوڑ سکتا۔ اس لیے جب آدمی کسی نئی بات کو سُنے تو اُسے یہ نہیں چاہیے کہ سُنتے ہی اُس کی مخالفت کے لیے تیار ہو جائے بلکہ اس کا فرض ہے کہ اُس کے سارے پہلوؤں پر پورا فکر کرے اور انصاف اور

دیانت اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے خوف کو مد نظر رکھ کر تنہائی میں اس پر سوچے۔"
(ملفوظات جلد دوم صفحہ 355 طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1234 پر)

مسخ شدہ لوگوں کی علامت

(427) ''یہودی لوگ جو مورد لعنت ہو کر بندر اور سور ہو گئے تھے۔ ان کی نسبت بھی تو بعض تفسیروں میں یہی لکھا ہے کہ بظاہر وہ انسان ہی تھے لیکن ان کی باطنی حالت بندروں اور سوروں کی طرح ہو گئی تھی اور حق کے قبول کرنے کی توفیق بکلی اُن سے سلب ہو گئی تھی اور مسخ شدہ لوگوں کی یہی تو علامت ہے کہ اگر حق کھل بھی جائے تو اس کو قبول نہیں کر سکتے۔"
(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 325، طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ 1235 پر)

تعصب

(428) ''تعصب ایک ایسی بلا ہے جو غور کرنے نہیں دیتا"
(چشمہ معرفت ص 68 مندرجہ روحانی خزائن ج 23 ص 436، از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 1236 پر)

جہاں سے نکلے تھے......

(429) ''جھوٹے آدمی کی یہ نشانی ہے کہ جاہلوں کے رو برو تو بہت گزاف مارتے ہیں مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے، وہیں داخل ہو جاتے ہیں۔"
(حیات احمد، حضرت مسیح موعود کے سوانح حیات جلد دوم نمبر اول صفحہ 25 از یعقوب علی عرفانی ایڈیٹر الحکم قادیان)
(عکس صفحہ نمبر 1237 پر)

وہ شرم ہے، کہ ان کو ہے آئینے سے نفرت
خود دیکھنا اپنا بھی گوارا نہیں کرتے

تذکرہ

مجموعہ

الہامات، کشوف و رؤیا

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

مکتوباتِ احمد

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے

خطوط اور مکاتیب

جلد اوّل

مکتوباتِ احمد

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے

خطوط اور مکاتیب

جلد دوم

ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
مسیح موعود و مہدی معہود
بانی جماعت احمدیہ

جلد اوّل

ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود

بانی جماعت احمدیہ

جلد دوم

ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
مسیح موعود و مہدی معہود
بانی جماعت احمدیہ

جلد سوم

ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود

بانی جماعت احمدیہ

آغاز مئی ۱۹۰۴ء تا اواخر ۱۹۰۵ء

جلد چہارم

ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود

بانی جماعت احمدیہ

جنوری ۱۹۰۶ء تا مئی ۱۹۰۸ء

جلد پنجم

مجموعہ
اشتہارات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

جلد اوّل

مجموعہ
اشتہارات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

جلد دوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

الحمد للہ

سیرت المہدی علیہ السلام

حصہ اول

مرتبہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ

حسب فرمائش

مولانا المکرم معظم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل منشی فاضل اول مدرس مدرسہ احمدیہ۔ قادیان

شیخ محمد فخر الدین احمدی (ملتانی) مہتمم احمدیہ کتاب گھر دارالامان قادیان کو شائع کرنیکا فخر حاصل ہے

ش۱۹۲۳ء

قیمت فی جلد عہ مجلد عہ

بشیر احمد ... تحریر نمود

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

سیرت المہدی

(حصہ دوم)

تالیف لطیف حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

جسے

مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان دارالامان

نے

ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۷ء میں شائع کیا

اسلامیہ سٹیم پریس [illegible] لاہور میں باہتمام [illegible] چھپا

وعلی عبدہ المسیح الموعود

سیرت المہدی

حصہ سوم

مرتبہ فرمودہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

جسے

خاکسار

[illegible] محمد اسمٰعیل مولوی فاضل و منشی فاضل نے قادیان دار الامان سے

شائع کیا

ایڈیشن اول　صفر ۱۳۵۸ھ　اپریل ۱۹۳۹ء

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے ۔ لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

ریویو آف ریلیجنز

یعنی

دنیا کے مذاہب پر نظر
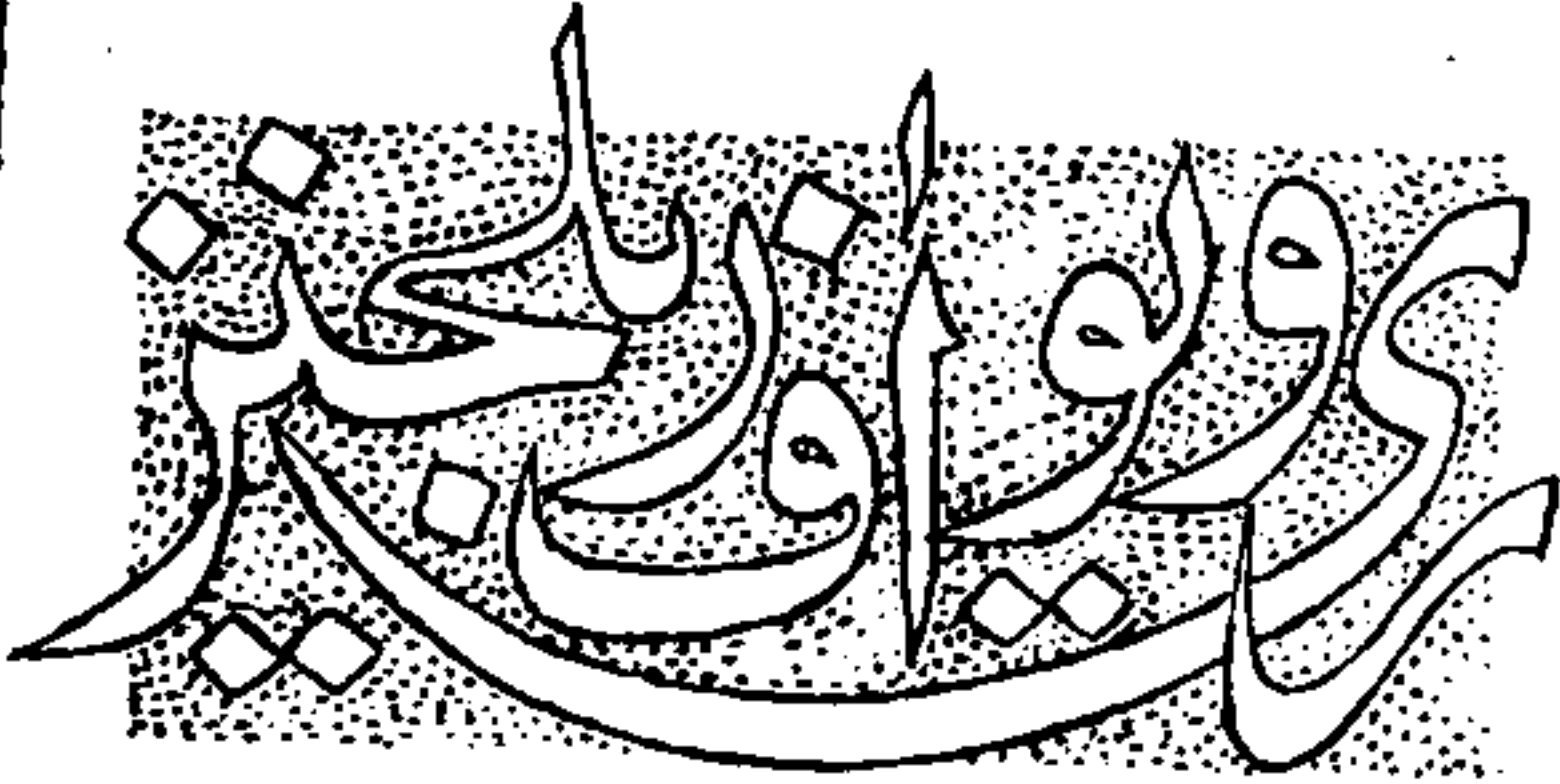
جلد ۱۴ — بابت ماہ مارچ و اپریل سنہ ۱۹۱۵ء — نمبر ۳ و ۴

مطابق جمادی الاول و جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۳ھ

فہرست مضامین

ٹائیٹل پیج بار اوّل

جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

بفضلہ تعالےٰ

یہ رسائل اربعہ جن کے نام بہ تفصیل ذیل ہیں

انجام آتھم

خدائی فیصلہ ۔ دعوت قوم

مکتوب عربی بنام علماء

مطبع ضیاء الاسلام میں طبع ہوکر عام فائدہ کے لئے شائع کئے گئے

بمقام قادیان

قیمت فی جلد عہ

لَن يَّجعَلَ اللّٰهُ لِلكَافِرِينَ عَلَى المُؤمِنِينَ سَبِيلًا

قرآن شریف الجزو پنجم

یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ کافر مومنوں کو ملزم کرنے کے لئے راہ پاسکیں۔

کتاب لاجواب

شحنۂ حق

جس کا دوسرا نام یہ ہے

آریوں کی کسی قدر خدمت

اور

اُن کے ویدوں اور نکتہ چینیوں کی کچھ ماہیت

یہ رسالہ جو تالیفات مرزا غلام احمد صاحب مؤلف براہین احمدیہ میں سے ہے اُس پُر افترا رسالہ کا جواب ہے جو چند قادیان کے ہندوؤں کی طرف سے بامداد و اعانت لیکھرام پشاوری چشمہ نور امرتسر میں چھپا تھا۔ عام فائدہ کے لئے مرزا صاحب موصوف کی طرف سے

مطبع ریاض ہند امرتسر میں باہتمام شیخ نور احمد مالک مطبع طبع ہو کر شائع ہوا

روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

جلد ۱

براہین احمدیہ

چار حصص

طبع بار اول

ولمن انتصر بعد ظلمه فاولئك ما عليهم من سبيل

جو شخص مظلوم ہو کے بدلہ لے اس پر کوئی الزام نہیں

ست بچن

آریہ دھرم

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں حکیم فضل دین مالک مطبع

کی اہتمام سے چھپے

قیمت فی جلد [illegible]

[illegible] جلد چھپی

ٹائیٹل طبع اول

هٰذا الكتاب الّفته من تائيد ربّي المنّان

ووالله انّه من قوة ربّي لا من قوة الانسان

وانّه لاٰية عظيمة لمن فكّر وخاف الدّيّان۔

وانّي سمّيته

مواهب الرحمٰن

وانا عبدالله الاحد غلام احمد عافاه الله

وايّده وجعل قريتي هٰذه قاديان

دار الاسلام ومهبط الملئكة

الكرام

(آمين)

قد طبع في مطبع ضياء الاسلام قاديان باهتمام

الحكيم فضل الدين البهيروي لاربعة عشر خلون

من شوال سنة ١٣٢٠ھ مطابقًا لاربعة عشر خلون من

شهر جنوري سنة ١٩٠٣ع

التعداد ٢٠٠٠

نقل ٹائیٹل بار اوّل

حصہ اوّل

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

اِزَالۂ اَوہَام

فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ

الحمد والمنت کہ بماہ مبارک ذی الحجہ ۱۳۰۸ھ کتاب

جامع معارف قرآنی و شارح اسرار کلام ربّانی از

تالیفات مرسل یزدانی و مامور رحمانی

جناب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی

مطبع ریاض ہند امرتسر باہتمام شیخ نور احمد مالک مطبع طبع گردید

قیمت فی جلد عہ

تعداد جلد ۷۰۰

ٹائٹل بار اول

الحمد للہ و المنّہ

کہ تمام مخالفوں پر الٰہی حجّت پوری کرنے کیلئے

یہ رسالہ

جس کا نام ہے

اربعین

لاتمام الحجّة علی المخالفین

بمقام قادیان مطبع ضیاء الاسلام میں باہتمام حکیم فضلدین صاحب
مالک مطبع چھپکر
شائع ہوا

جلد ۷۰۰ قیمت ۵ر

۱۵- دسمبر ۱۹۰۰ء

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

آنانکہ بر دعاوئ ما حملہ ہا کنند — وز راہِ جہل عربدہ ہا برملا کنند

گر یک نظر کنند دریں نسخۂ کتاب — ہست ایں یقیں کہ ترکِ عناد و ابا کنند

باور نمی کنم کہ نیایند عذر خواہ — ویں امر دیگر است کہ ترکِ حیا کنند

براہین احمدیہ

حصہ پنجم (۵)

ملقب

بالبراہین الاحمدیہ علی حقیّۃ کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیہ

مؤلفہ

حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام

ٹائیٹل طبع اول

کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم و امامکم منکم

خدائے تعالیٰ کے بے انتہا احسانوں میں سے یہ بھی ایک عظیم الشان فضل و احسان ہے۔
کہ کتاب مستطاب منبع ایقان و عرفان مسمّی بہ

صاد قم و ز طرف مولیٰ بانشانہا آمدم | صد در علم و ہدیٰ بر روئے من بکشادہ اند

نزول المسیح

فی آخر الزمان

آسماں بار د نشان الوقت میگوید زمین | ایں دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

خود مسیح موعود علیہ السلام کے قلم سے نکلی ہوئی جس کا نزول جمالی اور جلالی رنگوں میں حضرت ختم الرسل صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق (جو آخری زمانہ کے متعلق تھیں) اسوقت کے اولوا الالباب و اولوا الابصار نے برأی العین مشاہدہ کیا

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر کمترین مہدی حسین مہتمم کتب خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زیر نگرانی شائع ہوئی۔ ٹائیٹل ریویو مطبع میگزین قادیان میں چھپ کر طیار ہوا۔

بار اوّل تعداد اشاعت ۲۹۰۰

ماہ اگست ۱۹۰۹ء | قیمت ۳؍ | شعبان المعظم ۱۳۲۷ھ

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ۔

الحمد لله الموفق انی کتبت هذه الرسالة والصحیفة الجمالة لعلاج مرض المتنصرین الذی امتد مداه وعرقتهم مداه واکلتهم نار انکار الفرقان۔ والمعول علی کتاب الله القرآن۔ واردنا ان ننجیهم من مخلب الحمام۔ ونریهم سوء داءهم ونهدیهم الی دواء السقام۔ والفنا هذا الکتاب مع انعام کثیر لمن اجاب۔ وهو خمسة الاف من الدراهم لکل من اتی بمثله واری العجائب۔ وهو بفضل الله حسن وطیب والطف وادق۔ وسمیته الحصة الاولیٰ من

نور الحق

"عسیٰ ربکم ان یرحمکم
وان عدتم عدنا وجعلنا جهنم
للکافرین حصیرا ان هذا القرآن
یهدی للتی هی اقوم ویبشر المؤمنین
الذین یعملون الصالحات ان لهم
اجرا کبیرا ہ"

قد طبع فی المطبع المصطفائی پریس فی لاهور سنه ۱۳۱۱ هجری

(نقل ٹائیٹل طبع اول)

+ بغیر دستخط مہتمم کتب خانہ کے کتاب مسروقہ سمجھی جائیگی +

قد فرغنا من الرّدّ علٰی قومٍ یسمّون آریہ فالحمد للّٰہ ربّ العٰلمین
انّا اذا نزلنا بساحۃ قومٍ فساء صباح المنذرین

(ترجمہ)

ہم آریوں کا رد لکھنے سے فراغت کر چکے سو اس خدا کو سب تعریف ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ ہم جب ایک قوم پر چڑھائی کرتے ہیں اور انکے صحن میں اُترتے ہیں تو وہ صبح ان کی ایک بُری صبح ہوتی ہے جو تباہی کی خبر دیتی ہے

یہ کتاب آریہ صاحبوں کے اس مضمون کے جواب میں ہے جسکو انہوں نے اپنے مذہبی جلسہ میں دسمبر ۱۹۰۷ء میں بمواجہہ چار سو معزز ہماری جماعت کے مسلمانوں کے خود انکو اپنے گھر میں بلا کر سنایا تھا جو ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور دشنام دہی سے پُر تھا جس میں دین اسلام پر جا بجا توہین اور ہنسی اور ٹھٹھا کیا گیا تھا اور نہایت شوخی سے گندی گالیاں دے کر اور بے جا تہمتیں ہمارے مقدس ذات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لگا کر صدہا مسلمانوں کو خود مدعو کرکے نہایت دکھ دیا تھا اور اس کتاب کا نام

چشمۂ معرفت

از مؤلفات حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود

جو ۱۵ ؍ مئی ۱۹۰۸ء کو

مطبع انوار احمدیہ مشین پریس قادیان ضلع گورداسپور میں طبع ہوئی
باہتمام شیخ یعقوب علی تراب مینجر

دو ہزار چار قیمت فی جلد ۸/ اور قیمت مجلد تین روپے

ٹائیٹل پیج بار اوّل

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے ۔ کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ (سورۃ صافات)

وَكَفَانِي مِمَّا أُوحِيَ إِلَيَّ هَذَا الْوَحْيُ الْمُبَشِّرُ

قال ربك انه نازل من السماء ما يرضيك ۔ وما نتنزل الا بامر ربك ما ارسل نبي الا اخزى به الله قوما لا يؤمنون ۔ ان الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون ۔ وبشر الذين امنوا ان لهم الفتح ۔ والله متم نوره ولو كره الكافرون ۔ كتب الله لاغلبن انا ورسلي ۔ لا تخف انى لا يخاف لدي المرسلون ۔

حقیقۃ الوحی

خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ یہ کتاب جامع جسمیں ہر ایک قسم کے حقائق اور معارف اور بہت سے آسمانی نشان درج ہیں محض اسی کے فضل اور کرم اور خاص اسکی توفیق اور تائید سے مرتب و تالیف ہو کر

مطبع میگزین قادیان میں باہتمام مینیجر مطبع کے چھپی

تعداد ایک ہزار جلد ۔ تاریخ اشاعت ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء

(ٹائیٹل طبع اوّل)

الحمدللہ والمنت کہ بتائید و توفیق آں نعم المولیٰ و نعم النصیر و عنایات
آں ذاتِ جلیل و عظیم و کبیر حصہ اولیٰ کتاب لاجواب موسوم بہ

آئینہ کمالاتِ اسلام

جس کا دُوسرا نام دافع الوساوس بھی ہے

بماہ فروری سنہ ۱۸۹۳ء

مطبع ریاض ہند قادیان میں باہتمام شیخ نور احمد مہتمم
و مالک مطبع طبع ہو کر شائع ہوا

(ٹائٹل بار اوّل)

الیس اللہ بکاف عبدہٗ الیس اللہ بکاف عبدہٗ الیس اللہ بکاف عبدہٗ

الحمد للہ والمنة کہ ضمیمہ نزول المسیح جسکے ساتھ

دس ہزار روپیہ کا اشتہار ہے

حسب استدعا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے

محض پانچ دن میں ابتداء ۸ نومبر ۱۹۰۲ء سے

طیار ہو کر اس کا نام

اعجاز احمدی

رکھا گیا

اور اس رسالہ میں پیر مہر علیشاہ صاحب و مولوی اصغر علی صاحب

و مولوی علی حائری صاحب شیعہ وغیرہ بھی مخاطب ہیں جن کا نام

رسالہ میں مفصل درج ہیں (تاریخ طبع ۱۵ نومبر ۱۹۰۲ء)

بمقام قادیان باہتمام حکیم فضل الدین صاحب مطبع ضیاء الاسلام میں طبع ہوا

الیس اللہ بکاف عبدہٗ الیس اللہ بکاف عبدہٗ الیس اللہ بکاف عبدہٗ

تعداد اشاعت ۔۔ ۲۵۰۰

ٹائٹل طبع اوّل

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ

الحمد للّٰہ

کہ یہ رسالہ جس کا نام ہے

ضرورة الامام

صرف ڈیڑھ دن میں طیار ہو کر

مطبع

ضیاء الاسلام قادیان میں

قیمت ۲ر محصول علاوہ جلد ۔ ۔ ۔

باہتمام حکیم فضل الدین صاحب بھیروی مالک و مہتمم مطبع کے چھپا

القمر والشمس فی رمضان۔ لیکون آیتین لی من ربی الرحمٰن ثم انزل الطاعون لعلّ الناس یتفکرون۔ فما لکم لا تنظرون الی ای اللہ او تعاف عیونکم ما تنظرون۔ ایھا الناس عندی شھادات من اللہ فھل انتم تؤمنون۔ ایھا الناس عندی شھادات من اللہ فھل انتم تسلمون۔ وان تعدوا شھادات ربی لا تحصوھا فاتقوا اللہ ایھا المستعجلون۔ افکلما جاءکم رسول بما لا تھوی انفسکم ففریقا کذبتم وفریقا تقتلون انا نصرنا من ربنا ولا تنصرون من اللہ ایھا الخاشون۔ اقتلتمونی بفتاوی القتل او دعاوی رفعتموھا الی الحکام ثم لا تستندمون کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی ولن تعجزوا اللہ ایھا المحاربون۔ ووا اللہ انی صادق ونستحن الذین یختلقون۔ انکرونی وقد تمت علیکم الحجۃ الا تردون الی اللہ او انتم کمسیحکم خلدون۔ الا تتدبرون سورۃ النور والتحریم والفاتحۃ او تکرھون قراءتھا او علی انفسکم تحرمون۔ وھذہ رسالۃ وھدیۃ لکم یا اھل الندوۃ لعلکم تفتحون عیونکم او تتم عینہ حجتہ ولا تعتذرون بعدھا ولا تختصمون وانی سمیتھا

تحفۃ الندوۃ

وانی ارسل الیکم رسلی وانظر کیف یرجعون

وانی ادعو اللہ ان یجعلھا مبارکۃ لقوم لا یستکبرون۔ رب اشھد انی بلغت ما امرت فاکتبنی فی الذین یبلغون رسالات ربہم ولا یخافون۔ آمین ثم آمین۔

ٹائیٹل طبع اوّل

اَلْهُدٰى

وَالتَّبْصِرَةُ لِمَنْ يَّرٰى

۱۲ جون سنہ ۱۹۰۲ء

التمن فی جلد	محصول ڈاک	وی پی
۱۲ /	۱۰ /	۱ /

طبع فی دار الامان قادیان المطبع ضیاء الاسلام

باہتمام الحکیم فضلدین البھیروی

تعداد اشاعت ۵۰۰

ٹائیٹل بار اوّل

هذا هو الكتاب الذي الهمت حصة منه من رب العباد - في يوم عيد من الاعياد - فقرأته على الحاضرين - بانطاق الروح الامين - من غير مدد الترقيم والتدوين - فلا شك انه آية من الآيات - وما كان لبشر ان ينطق كمثلي مرتجلا مستحفزا في مثل هذه العبارات - وكان الناس يرقبون طبعه رقبة يوم العيد ويستطلعون بعيون المشتاق المريد - فالحمد لله الذي اراهم مقصودهم بعد الانتظار - ووجدوا مطلوبهم كبستان مذللة اغصانه من الثمار - وانه صنيعة احسان الحضرة - وعطية تبليغ الناس الى السعادة وانه غيث من الله بعدما أمحلت البلاد وعم الفساد - ولن تجد هذه المعارف في الآثار المنقولة المدوّنة من الثقات - بل هي حقائق اوحيت اليّ من رب الكائنات - وانه اظهار تام - وهل بعد المسيح كتم - وهل بعد خاتم الخلفاء على السر ختم - وليس من العجب ان تسمع من خاتم الائمة - لكاتا ما سمعت من قبل من علماء الملة - بل العجب كل العجب ان يأتي المسيح الموعود والامام المنتظر وحكم الناس وخاتم الخلفاء ثم لا يأتي بمعرفة جديدة من حضرة الكبرياء - ويتكلم كتكلم العامة من العلماء - ولا يفرق فرقا بينا بين الظلمة والضياء - واني سميت هذه الرسالة

خطبة الهامية

وَانّي علمتها الهامًا من ربّي وَكانت اٰية

تعداد اشاعت ۲۱۰۰

قیمت فی نسخہ [illegible]

وانها طبع في مطبع ضياء الاسلام قاديان باهتمام الحكيم فضل الدين البهيروي في سنة ۱۳۱۹ من الهجرة المقدسة

(ڈیجیٹل طبع اوّل)

الحمد للہ والمنة

کہ یہ رسالہ مبارکہ جس میں اخوندزادہ سرآمد علماء

کابل اور شیخ اجل افغانستان اور رئیس اعظم خوست

مولوی محمد عبداللطیف صاحب مرحوم کی شہادت کا

ذکر ہے اور نیز انکے شاگرد رشید میاں عبدالرحمن کے

شہید ہونے کے حالات مذکور ہیں تالیف ہو کر

نام اس کا مندرجہ ذیل رکھا گیا یعنے

تذکرۃ الشہادتین

مع رسالہ عربی وعلامات المقربین

اور یہ رسالہ مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام

حکیم مولوی فضل الدین صاحب مالک مطبع

اکتوبر کے مہینہ میں چھاپ کر شائع کیا گیا۔

تعداد جلد ۸۰۰ قیمت فی جلد ۷/

حمامتنا تطير بريش شوق ... وفی منقارها تحف السلام
الی وطن النبی حبیب ربی ... وسید رسله خیر الانام

الرسالة
اللطیفة المشتملة علی معارف القرآن ودقائقه المسماة

حمامة البشری

الی

اهل مکة وصلحاء ام القری

لحضرة احمد المسیح الموعود والمهدی المعهود
علیه وعلی مطاعه الصلوة والسلام

الطبعة الاولی فی رجب ۱۳۱۱ سنة الهجریة

ٹائیٹل بار اول

As the Muslims of India entertain different beliefs with regard to "the coming Mehdi" and especially the nature of his appearance among the Muslims, according to some Muslims he will be a reformer and engenderer of new life, like a true lover of peace and tranquility and a person poor in heart,— the Muslims of his party considering his appearance as merely spiritual, while other Muslims, such as Maulvi Mohammad Hussain of Batala, editor of Isha-at-ussunnah and leader and advocate of Ahl-i-hadis or Wahabis of his class, believe that the "coming Mehdi" will be Ghazi, general slaughterer and upsetter of the empires of the nations other than Muslims, especially the bitter opponent of the British Empire and speak of the terrible consequences resulting from the bloody deeds of this Mehdi, I have written this pamphlet to show which of these two Muslim parties is right in its beliefs with regard to "the coming Mehdi".

It will be better that our benign Government will get this pamphlet translated into English and hence make itself acquainted with these differences concerning "The coming Mehdi".

Haqiqat-ul-Mehdi

حقیقت المہدی

The true nature of Almehdi

بتاریخ ۲۱ر فروری مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام حکیم فضل الدین صاحب بھیروی طبع ہوا

نمونہ ٹائٹل پیج طبع اول

الحمد للہ والمنۃ

کہ یہ رسالہ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی اور ان کے مریدوں
اور ہمخیال لوگوں پر اتمام حجت کے لئے محض نصیحتاً للہ شائع کیا
گیا ہے اور بغرض اس کے کہ عام لوگوں پر حق واضح ہو جائے
اس رسالہ کے ساتھ پچاس روپیہ کے انعام کا اشتہار بھی
دیا گیا ہے جو اسی ٹائیٹل پیج کے دوسرے صفحہ پر مندرج ہے اور
یہ رسالہ موسوم بہ

تحفۂ گولڑویہ

ہو کر
مطبع ضیاء الاسلام قادیان ضلع گورداسپور میں باہتمام
حکیم حافظ فضل الدین صاحب بھیروی مالک مطبع چھپ کر یکم ستمبر ۱۹۰۲ء
کو شائع ہوا

قیمت ۱۰/ محصول ۱/ جلد ۵۰۰ ڈاک ۱/ کل ۱۳/

ٹائٹل بار اول

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ رسالہ

موسومہ

ایام الصلح

قیمت فی جلد عہ

تعداد اشاعت ۷۰۰

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام حکیم حافظ فضل الدین صاحب

بھیروی مالک مطبع کے مطبوع ہوا

یکم جنوری ۱۸۹۹ء

(ٹائٹل پیج طبع بار ثانی)

الحمد للہ والمنّت کہ رسالہ طیبہ مبارکہ

المسماۃ بہ

شہادۃ القرآن

علیٰ

نزول المسیح الموعود فی آخر الزمان

مطبع پنجاب پریس سیالکوٹ میں

باہتمام

منشی غلام قادر صاحب

فصیح کے چھپا

ٹائیٹل طبع اوّل

مطبوعہ ضیاء الاسلام

سنہ ۱۳۱۲ھ

سِرَاج مُنِیر

مشتمل بر نشانہائے ربِّ قدیر

قادیان دارالامن و الامان

مئی ۱۸۹۷ء

اے قادر خدا!

اس گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کو ہماری طرف سے نیک جزا دے اور اس سے نیکی کر جیسا کہ اس نے ہم سے نیکی کی۔

آمین۔

کشف الغطاء

یعنی

ایک اسلامی فرقہ کے پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف سے

بحضور گورنمنٹ عالیہ اس فرقہ کے حالات اور خیالات کے بارے میں اطلاع اور نیز اپنے خاندان کا کچھ ذکر اور اپنے مشن کے اصولوں اور ہدایتوں اور تعلیموں کا بیان اور نیز ان لوگوں کی خلاف واقعہ باتوں کا ردّ جو اس فرقہ کی نسبت غلط خیالات پھیلانا چاہتے ہیں

اور یہ مؤلف

ملتج عزت جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کا واسطہ ڈال کر بخدمت گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کے اعلیٰ افسروں اور معزز حکام کے باادب گذارش کرتا ہے کہ براہ غریب پروری و کرم گستری اس رسالہ کو اوّل سے آخر تک پڑھا جائے یا سن لیا جائے۔

یہ رسالہ تالیف ہو کر ۲۷ دسمبر ۱۸۹۸ء کو مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام حکیم فضل الدین صاحب مالک مطبع کے مطبوع ہوا۔

تعداد ۲۵۰

ان ھذا الکتاب یدفع وساوس الخناس۔ وفیه
شفاءٌ للناس۔ وھو یھب السکینة
ویجلو الکروب۔ وسمیته۔

تریاق القلوب

تصنیف

امام ربانی حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی
مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغ

اُلْبَلَاغ

جس کا دوسرا نام ہے

فریادِ درد

تصنیف منیف حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جسے

باجازت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ

مینیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان نے شائع کیا

۲۹ر جون سنہ ۱۹۲۲ء تعداد ۱۰۰۰ سنہ ۱۳۴۰ ہجری

شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ

بماہ

جنوری ۱۸۹۸ء

کِتَابُ البَرِیَّة

مع

آیاتِ ربِّ البَرِیَّة

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپی

تعداد جلد ۷۰۰

ٹائیٹل طبع اوّل

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ

الحمد للہ کہ زمانہ کی ضرورت کے موافق بہتوں کو طاعون سے نجات دینے کے لئے یہ رسالہ تالیف کیا گیا اور اس کا نام

ہے

دَافِعُ الْبَلَاءِ وَمِعْيَارُ اَهْلِ الْاِصْطِفَاءِ

بمقام

قادیان دارالامان

باہتمام حکیم فضل دین صاحب مطبع ضیاء الاسلام

میں چھپا

تعداد جلد ۵۰۰ — اپریل سنہ ۱۹۰۲ء

ٹائیٹل پیج طبع اول

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

هذا كتاب يحكم بين الشيعة واهل السنة ويهدى
الى الحق فى امر الخلافة وانه يقطع معاذير المخالفين
ويدرء دقارير المفترين ولا يستنكره الا من لبس
الصفاقة وخلع الصدق والصداقة واتبع الكاذبين

كتاب عزيز محكم يفحم العدا
فنحمد بارءنا على ما اسعدا

وسمّيته
سرّ الخلافة
حُجّةً

بما جاء فى تلك المقاصد ارشدا

هذا كتاب سر الخلافة لمن يبغى سبل الثقافة

وقد طبع فى المطبع رياض الهند امرتسر
فى الشهر المبارك محرم سنہ ۱۳۱۲ھ

یہ کتاب شیخ محمد حسین بٹالوی اور دوسرے علماء مکفرین کے الزام اور افحام اور انکی مولویت کی حقیقت کھولنے کے لئے بوعدہ انعام ستائیس روپیہ شائع ہوئی ہے۔ ستائیس ۲۷ دن بالمقابل رسالہ بنانے کیلئے مہلت دی گئی ہے اور یہ ستائیس دن روز اشاعت سے محسوب ہونگے۔

ٹائٹل پیج طبع اول

حصہ دوم رسالہ فتح اسلام از تالیفات مجدد دوران
و مسیح الزمان مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان جس کا نام نامی ہے

الہامی

توضیح مرام

مطبع ہند تشہر ہتاشے ممالک مغربی لودھیانہ
در مطبع ریاض ہند امرتسر باہتمام نور احمد طبع

ایک غلطی کا ازالہ

از

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ٹائیٹل پیج بار اول

رسالہ

تحفہ بغداد

ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا۔
وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی
من رسلہ من یشاء فآمنوا باللہ ورسلہ وان تؤمنوا
وتتقوا فلکم اجر عظیم۔

فی شہر المحرم الحرام سنة ۱۳۱۱ ہجری
طبع فی مطبع پنجاب پریس سیالکوٹ
باہتمام المنشی غلام قادر الفصیح
مالک المطبع

ٹائیٹل طبع اوّل

استفتاء

لَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ
وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ○

گواہی کو مت چھپاؤ۔ اور جو شخص گواہی کو چھپائے اُس کا دِل گنہ گار ہے
اور خدا جو کام تم کرتے ہو جانتا ہے

مطبع ضیاء الاسلام قادیان دار الامان میں چھپا

۱۲ مئی ۱۸۹۷ء

ٹائیٹل بار اوّل

الحمد للہ والمنۃ

کہ

یہ رسالہ مبارکہ جس میں حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ دام اقبالہا
کی برکات کا ذکر ہے اور یہ بیان ہے کہ جناب ملکہ ممدوحہ کے
عہد عدالت مہد میں اور اُن کے نہایت روشن ستارہ کی
تاثیر سے انواع اقسام کی زمینی اور آسمانی برکتیں ظہور میں
آئی ہیں منطبع ہو کر انہی وجوہ کی مناسبت سے نام اس کا

ستارہ قیصرہ

رکھا گیا

اور یہ رسالہ مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام حکیم فضل دین
صاحب مالک مطبع کے چھپ کر ۲۴ اگست ۱۸۹۹ء کو
شائع ہوا

تعداد جلد ۲۵۰ قیمت ۲ر

ٹائیٹل طبع اول

فِیہِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ

محمدؐ است امام و چراغ ہر دو جہاں — محمدؐ است فروزندۂ زمین و زماں

خدا نگویمش از ترس حق مگر بخدا — خدا نما ست وجودش برائے عالمیاں

اِسلام اور اِس ملک کے دوسرے مذاہب

پر

حضرت مجدد الوقت امام الزمان مسیح موعود جناب میرزا غلام احمد صاحب

رئیس قادیان کا لیکچر

جو ۳ ستمبر ۱۹۰۴ء کو بمقام لاہور ایک عظیم الشان جلسہ میں پڑھا گیا

اور جسکو

انجمن فرقانیہ لاہور کیلئے

میاں معراج الدین عمر جنرل کنٹریکٹر و سیکرٹری انجمن مذکور و حکیم شیخ نور محمد

منشی علم مالک ہمدم صحت لاہور

نے

رفاہ عام سٹیم پریس لاہور میں خلق اللہ کے فائدہ کے لئے چھپوا کر..

شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

لیکچر لدھیانہ

جو

حضور علیہ السلام نے ۴؍ نومبر ۱۹۰۵ء کو ہزاروں آدمیوں کی موجودگی میں دیا

اوّل میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں جس نے مجھے یہ موقعہ دیا کہ میں پھر اس شہر میں تبلیغ کرنے کے لئے آؤں۔ میں اس شہر میں ۱۴ برس کے بعد آیا ہوں اور میں ایسے وقت اس شہر سے گیا تھا جبکہ میرے ساتھ چند آدمی تھے اور تکفیر تکذیب اور دجّال کہنے کا بازار گرم تھا اور میں لوگوں کی نظر میں اس انسان کی طرح تھا جو مطرود اور مخذول ہوتا ہے اور ان لوگوں کے خیال میں تھا کہ تھوڑے ہی دنوں میں یہ جماعت مردود ہو کر منتشر ہو جائیگی اور اس سلسلہ کا نام ونشان مٹ جائیگا۔ چنانچہ اس غرض کے لئے بڑی بڑی کوششیں اور منصوبے کئے گئے اور ایک بڑی بھاری سازش میرے خلاف یہ کی گئی کہ مجھ پر اور میری جماعت پر کفر کا فتویٰ لکھا گیا۔ اور سارے ہندوستان میں اس فتویٰ کو پھرایا گیا۔ میں افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ سب سے اول مجھ پر کفر کا فتویٰ اس شہر کے چند مولویوں نے دیا مگر میں دیکھتا ہوں اور آپ دیکھتے ہیں کہ وہ کافر کہنے والے موجود نہیں اور خدا تعالیٰ نے

الہدیۃ المبارکہ

یعنی کتاب

تحفۂ قیصریّہ

بمقام قادیان

مطبع ضیاء الاسلام میں چھپا

۲۵؍ مئی ۱۸۹۷ء

رسالہ

معیار المذاہب

فطرتی معیار سے مذاہب کا مقابلہ

از تصنیف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ٹائیٹل باراول

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ

گورنمنٹ انگریزی

اور

جہاد

۲۲ مئی ۱۹۰۰

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام حکیم فضل الدین صاحب چھپا

تعداد ۷۰۰

شائع شدہ بعد از وفات

يا أيها الناس قد جاءكم برهان من ربكم وأنزلنا إليكم نورًا مبينًا

[illegible]

اجار الناس من نوى ظلام	علامات بها عرف الامام
فلا تعجب بما جئنا بنور	بدت حين اذا اشتد الاوام

بشرى لطلبة النور ان هذا المكتوب من الامام المغفور

مسمى بكتاب

لجة النور

الى علماء

العرب والشام والبغداد والعراق والخراسان

لتجرى انهار الايقان والعرفان فى زروع الايمان

وقد اتفق لطبعه فى مطبع ضياء الاسلام واشاعته من البلدة ذى المقدار

بيد الخادم الفقير مهدى حسين مهتمم دار الكتب للمسيح الموعود فى قاديان دار الامان

في شهر محرم الحرام سنة ۱۳۲۸ من الهجرة

بعهد خليفة المسيح
نور الدين بهيروى

عدد ۲۱۰۰ • ثمن نسخة واحدة

یہ رسالہ مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں حکیم فضل الدین کے اہتمام سے طبع ہوا تھا۔ ٹائیٹل پیج مطبع بدر قادیان میں مفتی محمد صادق کے اہتمام سے طبع ہوا [illegible]

جاء الحق وزھق الباطل

ان الباطل کان زھوقا

انا اعتدنا للکافرین سلاسل واغلالا وسعیرا

بحمد اللہ کہ ایں کحل الجواہر ۔ شد از کوہ صلیب صدق ظاہر

شتاب از سرمہ دیگر کشی چشمے باند • کہ ما قل از دل وجان دست طرف چشم بینا

سرمہ چشم آریہ

فیہ شفاء للناس

از تالیفات مرزا غلام احمد صاحب مؤلف براہین احمدیہ دربارہ

رد اصول وید و اثبات حقیت اصول قرآن شریف بعد انعام پانسو روپیہ

اس ہندو یا آریہ کے لئے جو اس رسالہ کا رد لکھ کر دکھلاوے

(ٹائیٹل طبع اوّل)

سِراجُ الدّین

عیسائی

کے چار سوالوں کا

جواب

۲۲ جون سنہ ۱۸۹۷

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام حکیم فضل دین صاحب

کے چھپا

قیمت ۲ر

تعداد ۷۰۰

ٹائیٹل طبع اول

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ

نور القرآن

اطلاع

یہ رسالہ نور القرآن بالفعل تین ماہ کے بعد یعنی چوتھے مہینے شائع ہوا کرے گا
اور یہ نمبر تین ماہ یعنی جون۔ جولائی۔ اگست ۱۹۱۵ء کے بارے میں ہے
قیمت بالفعل وہی ایک روپیہ سالانہ ہے

راقم خاکسار سراج الحق جمالی نعمانی

(ٹائٹل بار اوّل)

وُہ خدا جس نے تمام رُوحیں اور ذرہ ذرہ عالم علوی اور سفلی کا پیدا کیا اُسی نے اپنے فضل وکرم سے اِس رسالہ کا مضمون ہمارے دل میں پیدا کیا۔

اور

اس کا نام

ہے

نسیمِ دعوت

نام اس کا نسیم دعوت ہے
دلِ بیمار کا یہ درماں ہے
کفر کے زہر کو یہ ہے تریاق
غور کر کے اسے پڑھو پیارو
خاکساری سے ہم نے لکھا ہے
قوم سے مت ڈرو خدا سے ڈرو
سخت دل کیسے ہوگئے ہیں لوگ
ایک دُنیا ہے مر چکی اب تک

آریوں کے لئے یہ رحمت ہے
طالبوں کا یہ یارِ خلوت ہے
ہر ورق اس کا جامِ صحت ہے
یہ خدا کے لئے نصیحت ہے
نہ تو سختی نہ کوئی شدّت ہے
آخر اس کی طرف ہی رحلت ہے
سر پہ طاعون ہے پھر بھی غفلت ہے
پھر بھی توبہ نہیں یہ حالت ہے

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام حکیم فضل الدین صاحب بھیروی
بتاریخ ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء چھپکر شائع ہوا

ٹائیٹل پیج بار اوّل

حمد بے حد و قیاس اور لا انتہا و لا متناہی سپاس
خدائے رحیم و کریم ملک الجنّۃ والناس

کہ گوہر بے بہا و نسخہ کیمیا گم گشتگان کا رہنما
یعنی رسالہ

مسیح ہندوستان میں

سفتۂ الماس قلم اعجاز رقم حضرت مسیح الہند مرزا غلام احمد صاحب
قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام
درباره نجات مسیح ناصری از صلیب اور ان کا سفر جانب ہندوستان
بتوفیق یزدانی و بفضل ربانی

مطبع انوار احمدیہ مشین پریس قادیان ضلع گورداسپور میں
باہتمام شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر و
مالک مطبع طبع ہو کر ۲۰ نومبر ۱۹۰۸ء کو
شائع ہوا

قیمت ۲؍

تعداد اشاعت ۷۰۰

ٹائٹل پیج طبع اوّل

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ تالیف کردہ مجدد وقت مسیح الزمان مرزا غلام احمد

رئیس قادیان موسوم بہ

الہامی [illegible] الہامی

فتح اسلام

اور خدا تعالیٰ کے تجلّی خاص کی بشارت

اور اُسکی پیروی کی راہوں اور اُسکی تائید کے

طریقوں کی طرف دعوت

جمادی الاوّل ۱۳۰۸ ہجری میں

باہتمام شیخ نور احمد مالک مطبع ریاض ہند میں طبع ہو کر بغرض

تبلیغ پیام اور اتمام حجت کی غرض سے بامردانِ الٰہی شائع کیا گیا

ٹائیٹل پیج طبع اوّل

الحمد لله الذی وفقنا لتالیف رسالتنا هذه التی الفت
لافحام المولوی رسل بابا الامرتسری وتبکیته وفصلت فیه
کل امر لتبکیته وسمیت

اتمام الحجة

علی الذی لجّ وزاغ

عزّ المحجة

وطبعت فی مطبع گلزار محمدی فی بلدة لاهور سنه ۱۳۱۱ھ

تعداد جلد ۷۰۰   قیمت فی جلد ۲ر

(ٹائیٹل بار اوّل)

اے خدا اے چشمۂ نورِ ہُدیٰ
از کرم با چشم ایں اُمّت کشا
یک نظر کن سوئے ایں رازِ نہاں
تا رہی اے طالب از وہم و گماں

الحمد للہ والمنّہ
کہ یہ رسالہ جس کا نام

رازِ حقیقت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صحیح اور سچے سوانح ظاہر کرتا ہے اور ہمارے مباہلہ کے متعلق کئی نصیحتیں کر کے اصل غرض مباہلہ بتلاتا ہے

اور بمقام قادیان مطبع ضیاء الاسلام میں باہتمام حکیم فضل الدین صاحب
بھیروی مالک مطبع چھپا ہے اور بتاریخ
۳۰ نومبر ۱۸۹۸ء
شائع ہوا

جلد ۱۰۰۰

ٹائیٹل بار اوّل

الحمد للہ والمنۃ

کہ

یہ رسالہ ایک عیسائی کی کتاب ینابیع الاسلام کے جواب میں تالیف ہو کر اس کا نام مندرجہ ذیل رکھا گیا

یعنی

چشمۂ مسیحی

اور یہ

مطبع میگزین قادیان میں باہتمام چوہدری اللہ داد صاحب ۹ر مارچ سنہ ۱۹۰۶ء کو طبع ہو کر شائع ہوا

تعداد جلد (۱۰۰۰)

اسلامی اصول کی فلاسفی

ازقلم
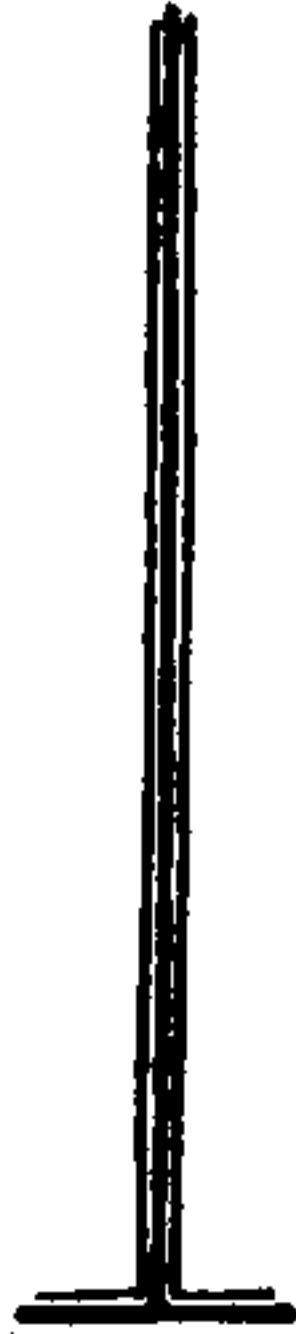
حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟

تقریر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

در موقعہ

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ ١٩٠٥

— الناشر —

مہتمم نشر و اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ (پاکستان)

انوارِ خلافت

(مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ 1915ء)

از

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی

حقیقۃ النبوۃ

(مسئلہ نبوت پر سیر حاصل بحث)

از

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

سیرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تصنیف

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ

شائع کردہ : مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم)

[illegible]

[illegible]

ٹریکٹ موسومہ

اسلامی قربانی

نمبر (۳۴) - (دوم)

مؤلفہ

قاضی یار محمد صاحب بی - او - ایل پلیڈر

نورپور

ضلع کانگڑہ

جنوری سنہ ۱۹۲۰ء

ریاض ہند پریس امرتسر میں باہتمام شیخ نور احمد پرنٹر کے چھپا

اور

قاضی یار محمد پبلشر نے نورپور ضلع کانگڑہ سے شائع کیا۔

تاریخ احمدیت

جلد چہارم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے

سوانح حیات قبل از خلافت

اور خلافت ثانیہ کے عظیم الشان تبلیغی، تربیتی اور علمی کارہائے نمایاں

اور زریں اسلامی خدمات

۱۹۱۴ء تا ۱۹۲۷ء

مؤلفہ

دوست محمد شاہد

حوالہ نمبر 1

دیا کہ اس نے سلطنتِ انگریزی میں ہم کو پیدا کیا۔

احسان کی قدر کرنا ہماری سرشت میں ہے

محسن کے احسانات کی شکر گذاری کے اصول سے ناواقف جاہل ہمارے اس قسم کے بیانات اور تحریروں کو خوشامد کہتے ہیں، مگر ہمارا خدا بہتر جانتا ہے کہ ہم دُنیا میں کسی انسان کی خوشامد کر سکتے ہی نہیں۔ یہ قوت ہی ہم میں نہیں ہے بلکہ احسان کی قدر کرنا ہماری سرشت میں ہے اور محسن کُشی اور غداری کا ناپاک مادہ اُس نے اپنے فضل سے ہم میں نہیں رکھا۔ ہم گورنمنٹ انگلشیہ کے احسانات کی قدر کرتے ہیں اور اس کو خدا کا فضل سمجھتے ہیں کہ اس نے ایک عادل گورنمنٹ کو سکھوں کے پُرجفا زمانہ سے نجات دلانے کے لیے ہم پر حکومت کرنے کو کئی ہزار کوس سے بھیج دیا۔ اگر اس سلطنت کا وجود نہ ہوتا، تو میں سچ کہتا ہوں کہ ہم اس قسم کے اعتراضوں کی بابت خدا بھی سوچ نہ سکتے چہ جائیکہ ہم اُن کا جواب دے سکتے۔

اب ہم اُن اعتراضوں کا جواب بڑی آزادی سے دے سکتے ہیں۔ پھر ہم اگر اللہ تعالیٰ کے اس فضل کی قدر نہ کریں تو یقیناً سمجھو کہ بڑے ناقدرشناس اور ناشکر گذار ہوں گے۔ ہم کو غور اور فکر کا موقع ملا اور دُعاؤں کا موقع ملا۔ اس طرح پر خدا تعالیٰ نے اپنے فضل کے ابواب ہم پر کھولے اگرچہ مبدءِ فیض وُہی ہے لیکن انسان اپنے میں ایک شئے قابل بناتا ہے۔ اس پر بملا اس کی استعداد اور ظرف کے فیض ملتا ہے۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ اس تقریب کی وجہ سے ہندوستان اور پنجاب کے رہنے والے جوہرِ قابل بن رہے ہیں، ... کی علمی ... ترقی کر رہی ہیں۔

اس زمانہ کا ہتھیار قلم ہے

مختصر یہ کہ یہ مقام بُوا الحرب ہے پادریوں کے مقابلہ میں۔ اس لیے ہم کو چاہیے کہ ہرگز بیکار نہ بیٹھیں۔ مگر یاد رکھو کہ ہماری حرب اُن کے ہم رنگ ہو جس قسم کے ہتھیار لے کر میدان میں وہ آئے ہیں، اُسی طرز کے ہتھیار ہم کو لے کر نکلنا چاہیے اور وہ ہتھیار ہے قلم۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سُلطان القلم اور میرے قلم کو ذُوالفقارِ علی فرمایا۔ اس میں یہی بستر ہے کہ زمانہ جنگ و جدل کا نہیں ہے بلکہ قلم کا زمانہ ہے۔

فتح کے لیے تقویٰ کی ضرورت ہے

پھر جب یہ بات ہے تو یاد رکھو کہ حقائق اور معارف کے دروازوں کے کھلنے کے لیے ضرورت ہے تقویٰ کی۔ اس لیے تقویٰ اختیار کرو، کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ (النحل : ۱۲۹) اور میں گن نہیں سکتا کہ یہ الہام مجھے کتنی مرتبہ ہوا ہے۔ بہت ہی کثرت سے ہوا ہے۔ اگر ہم نری باتیں ہی باتیں کرتے ہیں، تو یاد رکھو کہ کچھ فائدہ نہیں ہے۔ فتح کے لیے ضرورت ہے تقویٰ کی۔ فتح

یہ حوالہ صفحہ 66 پر درج ہے	ملفوظاتِ احمد جلد اول، صفحہ 151، طبع جدید از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 2

اب اس کا اثر تم خود سوچ لو گے۔ کیا پڑے گا یہی کہ انسان اعمال کی ضرورت محسوس کریگا اور نیک عمل کرنے کی سعی کرے گا۔ برخلاف اس کے جب یہ کہا جاوے گا کہ انسان اعمال سے نجات نہیں پا سکتا، تو یہ اصول انسان کی ہمت اور سعی کو پست کر دیگا اور اس کو بالکل مایوس اور بے دست و پا بنا دے گا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کفارہ کا اصول انسانی قویٰ کی بھی بیحرمتی کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسانی قویٰ میں ایک ترقی کا مادہ رکھا ہے لیکن کفارہ اس کو ترقی سے روکتا ہے۔ ابھی میں نے کہا ہے کہ کفارہ کا اعتقاد رکھنے والوں کے حالات آزادی اور بے قیدی کر دیتے ہیں تو یہ اسی اصول کی وجہ سے ہے کہ کتے اور کتیوں کی طرح بدکاریاں ہوتی ہیں۔ لنڈن کے ہائیڈ پارک میں علانیہ بدکاریاں ہوتی ہیں اور حرامی بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پس ہم کو صرف قیل و قال تک ہی محدود نہ رکھنا چاہیے بلکہ اعمال ساتھ ہونے چاہییں۔ جو اعمال کی ضرورت نہیں سمجھتا وہ سخت ناعاقبت اندیش اور نادان ہے۔ قانونِ قدرت میں اعمال اور ان کے نتائج کی نظیریں تو موجود ہیں۔ کفارہ کی نظیر کوئی موجود نہیں۔ مثلاً بھوک لگتی ہے، تو کھانا کھا لینے کے بعد وہ فرو ہو جاتی ہے یا پیاس لگتی ہے پانی سے جاتی رہتی ہے تو معلوم ہوا کہ کھانا کھانے یا پانی پینے کا نتیجہ بھوک کا جاتے رہنا یا پیاس کا بجھ جاتا ہوا۔ مگر یہ تو نہیں ہوتا کہ بھوک لگے زید کو اور بکر روٹی کھائے اور زید کی بھوک جاتی رہے۔ اگر قانونِ قدرت میں اس کی کوئی نظیر موجود ہوتی، تو شاید کفارہ کا مسئلہ مان لینے کی گنجائش نکل آتی، لیکن جب قانونِ قدرت میں اس کی کوئی نظیر ہی نہیں ہے تو انسان جو نظیر دیکھ کر ماننے کا عادی ہے اسے کیونکر تسلیم کر سکتا ہے۔ عام قانونِ انسانی میں بھی تو اس کی نظیر نہیں ملتی ہے کبھی نہیں دیکھا گیا کہ زید نے خون کیا ہو اور خالد کو پھانسی ملی ہو۔ غرض یہ ایک ایسا اصول ہے جس کی کوئی نظیر ہرگز موجود نہیں۔

اعمالِ صالحہ اور تقویٰ میں اپنی جماعت کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ ضرورت ہے اعمالِ صالحہ کی۔ خدا تعالیٰ کے حضور اگر کوئی چیز جا سکتی ہے، تو وہ یہی اعمالِ صالحہ ہیں۔ اِلَیۡہِ یَصۡعَدُ الۡکَلِمُ الطَّیِّبُ (سورۃ فاطر: ۱۱) خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اس وقت ہمارے قلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلواروں کے برابر ہیں۔ لیکن فتح اور نصرت اسی کو ملتی ہے جو متقی ہو خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے کَانَ حَقًّا عَلَیۡنَا نَصۡرُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ (الروم: ۴۸) مومنوں کی نصرت ہمارے ذمہ ہے۔ اور لَنۡ یَّجۡعَلَ اللّٰہُ لِلۡکٰفِرِیۡنَ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ سَبِیۡلًا (النساء: ۱۴۲) اللہ مومنوں پر کافروں کو راہ نہیں دیتا۔ اس لیے یاد رکھو کہ تمہاری فتح تقویٰ سے ہے اور نہ عرب تو بڑے بگڑے ہوئے اور خطیب اور شاعر ہی تھے۔ انہوں نے تقویٰ اختیار کیا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فرشتے ان کی امداد کے لیے نازل کیے۔ تاریخ کو اگر انسان پڑھے تو اُسے نظر آجاوے گا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جس قدر فتوحات کیں وہ انسانی طاقت اور سعی کا نتیجہ نہیں ہو سکتا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک بیس سال کے اندر ہی اندر اسلامی سلطنت عالمگیر ہو گئی۔ اب ہم کو کوئی بتا دے کہ انسان ایسا کر سکتا

یہ حوالہ صفحہ 66 پر درج ہے	ملفوظات جلد اوّل صفحہ 114 طبع جدید از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 3

۴

ایک ظلم عظیم ہے۔ مَیں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ کا پکا خیرخواہ ہے۔ میرا والد میرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیرخواہ آدمی تھا جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن صاحب کی تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے اور ۱۸۵۷ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھکر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی۔ یعنے پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچاکر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دیئے تھے۔ ان خدمات کی وجہ سے جو چٹھیات خوشنودی حکام ان کو ملی تھیں۔ مجھے افسوس ہے کہ بہت سی ان میں سے گم ہوگئیں مگر تین چٹھیات جو مدت سے چھپ چکی ہیں ان کی نقلیں حاشیہ میں درج کی گئی ہیں۔ پھر میرے والد صاحب کی وفات

نقل مراسلہ
(ولسن صاحب)
نمبر ۳۵۳

تہور پناہ شجاعت دستگاہ مرزا غلام مرتضےٰ رئیس قادیان حفظہ

عریضہ شما مشعر بریاددہانی خدمات وحقوق خود و خاندان خود بملاحظہ حضور اینجانب درآمد ما خوب میدانیم کہ بلاشک شما و خاندان شما از ابتدائے دخل وحکومت سرکار انگریزی جان نثار وفا کیش ثابت قدم ماندہ اید۔ وحقوق شما در اصل قابل قدر اند۔ بہرنہج تسلی وتشفی دارید۔ سرکار انگریزی حقوق

Translation of Certificate of
J. M. Wilson

To,

Mirza Ghulam Murtaza Khan
Chief of Qadian

I have persued your application reminding me of your and your family's past services and rights I am well aware that since the introdutction of the British Govt. you and your family have certainly remained devoted faithful and steady subjects and that your rights are really worthy of regard. In every respect you may rest assured and satisfied that the

یہ حوالہ صفحہ 67 پر درج ہے	کتاب البریہ صفحہ 3 تا 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 4 تا 6 از مرزا قادیانی

۵

کے بعد میرا بڑا بھائی میرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا۔ اور جب تموں کے گذر پر مفسدوں کا سرکار انگریزی کی فوج سے مقابلہ ہوا تو وہ سرکار انگریزی کی طرف سے لڑائی

خدمات شما غور و توجه کرده خواهد شد. باید که همیشه هوا خواه و جان نثار سرکار انگریزی بمانند که درین امر خوشنودی سرکار و بهبودی شما متصور است. فقط المرقوم ۱۱ جون ۱۸۴۹ء مقام لاهور انارکلی

British Govt. will never forget your family's rights and services which will receive due consideration when a favourable oppurtunity offers itself.

You must continue to be faithful and devoted objects as in it lies the satisfaction of the Govt. and your wellfare.

11.6.1849 Lahore.

نقل مراسلہ

رابرٹ کسٹ صاحب بہادر کمشنر لاہور

تہور و شجاعت دستگاه مرزا غلام مرتضٰی

رئیس قادیان بعافیت باشند۔

کتاب البریہ صفحہ 3 تا 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 4 تا 6 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 67 پر درج ہے

حوالہ نمبر 3

۶

میں شریک تھا۔ پھر میں اپنے والد اور بھائی کی وفات کے بعد ایک گوشہ نشین آدمی تھا۔ تاہم
سترہ برس سے سرکار انگریزی کی امداد اور تائید میں اپنی قلم سے کام لیتا ہوں۔ اس سترہ

انکہ ہنگام مفسدہ ہندوستان موقوعہ
۱۸۵۷ء از جانب آپ کے رفاقت و خیرخواہی
و مددہی سرکار دولتمدار انگلشیہ در باب
نگاہداشت سواران و بہم رسانی اسپان
بخوبی بمنصہ ظہور پہونچی اور شروع مفسدہ
سے آج تک آپ بدل ہوا خواہ سرکار رہے
اور باعث خوشنودی سرکار ہوا لہٰذا
بجلدوی اس خیرخواہی اور خیر سگالی کے
خلعت مبلغ دو صد روپیہ کا سرکار سے
آپ کو عطا ہوتا ہے اور حسب منشاء چٹھی
صاحب چیف کمشنر بہادر نمبری ۵۷۶
مورخہ ۱۰ راگست ۱۸۵۸ء پروانہ ہذا
باظہار خوشنودی سرکار و نیکنامی و
وفاداری بنام آپ کے لکھا جاتا ہے۔
مرقومہ تاریخ ۲۰ ستمبر ۱۸۵۸ء

Translation of
Mr. Robert Cast's Certificate

To,

Mirza Ghulam Murtaza Khan,
Chief of Qadian.

As you rendered great help in enlisting sowars and supplying horse to Govt. in the mutiny of 1857 and maintained loyalty since its beginning upto date and thereby gained the favour of Govt. a *Khalat* worth Rs. 200/- is presented to you in recognition of good services, and as a reward for your loyalty.

Moreover in accordance with the wishes of Chief Commissioner as conveyed in his no. 576 dt. 10th August 58. This parvana is addressed to you as a token of satisfaction of Govt. for your fedelity and repute.

کتاب البریہ صفحہ 3 تا 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 4 تا 6 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 67 پر درج ہے

صد

ضمیمہ نمبر ۳ منسلکہ کتاب تریاق القلوب

حضور گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست

چونکہ ہماری یہ محسن گورنمنٹ ہر ایک طبقہ اور درجہ کے انسانوں کی بلکہ غریب سے غریب اور عاجز سے عاجز خدا کے بندوں کی ہمدردی کر رہی ہے۔ یہانتک کہ اس ملک کے پرندوں اور چرندوں اور بے زبان مویشیوں کے بچاؤ کے لئے بھی اس کے عدل گستر قوانین موجود ہیں اور ہر ایک قوم اور فرقہ کو مساوی آنکھ سے دیکھکر اُن کی حق رسی میں مشغول ہے۔ تو اِس انصاف اور دادگستری اور عدل پسندی کی نعمت پر نظر کرکے یہ عاجز بھی اپنی ایک تکلیف کے رفع کے لئے حضور گورنمنٹ عالیہ میں یہ عاجزانہ عریضہ پیش کرتا ہے۔ اور پہلے اس سے کہ اصل مقصود کو ظاہر کیا جائے اِس محسن اور قدرشناس گورنمنٹ کی خدمت میں اس قدر بیان کرنا بے محل نہ ہوگا کہ یہ عاجز گورنمنٹ کے اُس قدیم خیرخواہ خاندان میں سے ہے جس کی خیرخواہی کا گورنمنٹ

تریاق القلوب صفحہ 359 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 487,488 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 67 پر درج ہے

حوالہ نمبر 4

کے عالی مرتبہ حکام نے اعتراف کیا ہے اور اپنی چٹھیوں سے گواہی دی ہے کہ وہ خاندان ابتدائی انگریزی عملداری سے آجتک خیر خواہی گورنمنٹ عالیہ میں برابر سرگرم رہا ہے۔ میرے والد مرحوم میرزا غلام مرتضیٰ اس محسن گورنمنٹ کے ایسے مشہور خیر خواہ اور دلی جان نثار تھے کہ وہ تمام حکام جو اُنکے وقت میں اس ضلع میں آئے سب کے سب اس بات کے گواہ ہیں کہ انھوں نے میرے والد موصوف کو ضرورت کے وقتوں میں گورنمنٹ کی خدمت کرنے میں کیسا پایا۔ اور اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ انھوں نے ۱۸۵۷ء کے مفسدہ کے وقت اپنی تھوڑی سی حیثیت کے ساتھ پچاس گھوڑے مع پچاس جوانوں کے اس محسن گورنمنٹ کی امداد کے لئے دیئے۔ اور ہر وقت امداد اور خدمت کے لئے کمربستہ رہے یہانتک کہ اِس دُنیا سے گذر گئے۔ والد مرحوم گورنمنٹ عالیہ کی نظر میں ایک معزز اور ہر دل عزیز رئیس تھے جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور وہ خاندان مغلیہ میں سے ایک تباہ شدہ ریاست کے بقیہ تھے جنھوں نے بہت سی مصیبتوں کے بعد گورنمنٹ انگریزی کے عہد میں آرام پایا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ دل سے اِس گورنمنٹ سے پیار کرتے تھے اور اس گورنمنٹ کی خیر خواہی ایک میخ فولادی کی طرح اُن کے دِل میں دھنس گئی تھی۔ اُن کی وفات کے بعد مجھے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کی طرح بالکل دُنیا سے الگ کر کے اپنی طرف کھینچ لیا اور مَیں نے اُس کے فضل سے آسمانی مرتبت اور عزت کو اپنے لئے پسند کر لیا لیکن مَیں اِس بات کا فیصلہ نہیں کر سکتا کہ اِس گورنمنٹ محسنہ انگریزی کی خیر خواہی اور ہمدردی میں مجھے زیادتی ہے یا میرے والد مرحوم کو۔ بیس برس کی مدّت سے مَیں اپنے دِلی جوش سے ایسی کتابیں زبان فارسی اور عربی اور اُردو اور انگریزی میں شائع کر رہا ہوں جن میں بار بار یہ لکھا گیا ہے کہ مُسلمانوں کا فرض ہے جس کے ترک سے وُہ خدا تعالیٰ کے گنہگار

یہ حوالہ صفحہ 67 پر درج ہے	تریاق القلوب صفحہ 359 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 488,487 از مرزا قادیانی

اگرچہ سب پر احسان ہے مگر میرے بزرگوں پر سب سے زیادہ احسان ہے کہ انہوں نے اس گورنمنٹ کے سایۂ دولت میں آکر ایک آتشی تنور سے خلاصی پائی اور خطرناک زندگی سے امن میں آگئے۔ میرا باپ مرزا غلام مرتضیٰ اس نواح میں ایک نیک نام رئیس تھا اور گورنمنٹ کے اعلے افسروں نے پُر زور تحریروں کے ساتھ لکھا کہ وہ اس گورنمنٹ کا سچا مخلص اور وفادار ہے اور میرے والد صاحب کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور ہمیشہ اعلیٰ حکام عزت کی نگاہ سے اُن کو دیکھتے تھے اور اخلاق کریمانہ کی وجہ سے حکام ضلع اور قسمت کبھی کبھی اُن کے مکان پر ملاقات کے لئے بھی آتے تھے کیونکہ انگریزی افسروں کی نظر میں وہ ایک وفادار رئیس تھے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ گورنمنٹ اُن کی اس خدمت کو کبھی نہیں بھولے گی کہ انہوں نے ۱۸۵۷ء کے ایک نازک وقت میں اپنی حیثیت سے بڑھ کر پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر اور پچاس سوار اپنے عزیزوں اور دوستوں میں سے مہیا کرکے گورنمنٹ کی امداد کے لئے دیئے تھے۔ چنانچہ ان سواروں میں سے کئی عزیزوں نے ہندوستان میں مردانہ وار لڑائی مفسدوں سے کرکے اپنی جانیں دیں۔ اور میرا بھائی میرزا غلام قادر مرحوم تمّوں کے پتّن کی لڑائی میں شریک تھا اور بڑی جانفشانی سے مدد دی۔ غرض اسی طرح میرے ان بزرگوں نے اپنے خون سے اپنے مال سے اپنی جان سے اپنی متواتر خدمتوں سے اپنی وفاداری کو گورنمنٹ کی نظر میں ثابت کیا۔ سو انہی خدمات کی وجہ سے مَیں یقین رکھتا ہوں کہ گورنمنٹ عالیہ ہمارے خاندان کو معمولی رعایا میں سے نہیں سمجھے گی اور اس کے اس حق کو کبھی ضائع نہیں کرے گی جو بڑے فتنے کے وقت میں ثابت ہو چکا ہے۔ سر لیپل گریفن صاحب نے بھی اپنی کتاب تاریخ رئیسان پنجاب میں میرے والد صاحب اور میرے بھائی مرزا غلام قادر کا ذکر کیا ہے۔ اور مَیں ذیل میں اُن چٹھیات حکام بالا دست کو درج کرتا ہوں جن میں میرے والد صاحب اور میرے بھائی کی خدمات کا کچھ ذکر ہے۔

کشف الغطاء صفحہ 4، مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 180 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 68 پر درج ہے

٣٧

الذین جاءونا ولبثوا بیننا کیف عشنا امام أعینھم وکیف سبقنا
دریافت کر لیوے جو ہماری طرف آئے اور ہم میں رہے اور ہم نے انکی آنکھوں کے سامنے کیسی زندگی بسر کی

فی کل خدمة مع السابقین۔
اور کس طرح ہم ہر یک خدمت میں سبقت کرنیوالوں کے گروہ میں رہے۔

ولا حاجة الی تفصیل ھذه الحقائق فان الدولة البریطانیة
اور ان حقیقتوں کے مفصل بیان کرنے کی کچھ حاجت نہیں کیونکہ سرکار انگریزی ہمارے مراتب

مطلعة علی مراتب خلوصنا وشئون خدماتنا والاعانات التی
خلوص اور انواع خدمات پر اطلاع رکھتی ہے اور اُن اعانتوں کو جانتی ہے جو وقتاً فوقتاً ہم سے

کانت تری منا وقتا بعد وقت وفی ایام فساد المفسدین۔ وتعلم
ظہور میں آئیں خاصکر دہلی کے مفسدہ کے وقت میں - اور اس گورنمنٹ

الدولة ان ابی کیف امدھا فی حین محاربات مشتدة الھبوب و
کو یہ معلوم ہے کہ میرے والد نے کیونکہ اُس کو ایسے وقت میں مدد دی کہ جب لڑائیوں کی ایک سخت

فتن مشتعلة اللھوب وانه آتا الدولة خمسین خیلا مع الفوارس
آندھی چل رہی تھی اور فتنے بھڑک رہے تھے اور مدد سے تجاوز کر گئے تھے سو میرے والد نے اس مفسدہ

مددا منه فی ایام المفسدة وسبق السابقین فی امدادات المال عند
کے دنوں میں پچاس گھوڑے معہ سوار اس گورنمنٹ کو امداد کے طور پر دیئے اور اپنی حیثیت کے لحاظ سے امداد

حلول الاھوال مع ایام العسر والاقلال وذھاب عھد الامارة بعد
میں سب سے بڑھ گیا باوجودیکہ وہ زمانہ تنگی اور ناداری کا زمانہ تھا اور آبائی ریاست کا دور ختم ہو کر گردش کے

الآبائیة وانقلاب الاحوال فلینظر من کان له نظر صحیح او قلب امین۔
دن آگئے تھے پس جو شخص ایک نظر صحیح اور دل امین رکھتا ہے اُس کو چاہیئے کہ سوچے؟

[ولم یزل کان ابی مشغوف الخدمات حتی شاخ وجاء وقت الوفات
اور میرا باپ اسی طرح خدمات میں مشغول رہا یہاں تک کہ پیرانہ سالی تک پہنچ گیا اور سفر آخرت]

٣٨

یہ حوالہ صفحہ 69 پر درج ہے	نور الحق حصہ اول صفحہ 27، 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 37، 38 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 6

ذوجب الارتحال ولو قصدنا ذکر خدماته لضاق بنا المجال وعجزنا
کا وقت آگیا ۔ اور اگر ہم اس کی تمام خدمات لکھنا چاہیں تو اس جگہ سمانہ سکیں اور ہم لکھنے سے

عن التدوین۔ فالملخص ان ابی لم یزل کان شائم برق الدولة وقائمًا
عاجز رہ جائیں۔ پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ میرا باپ سرکار انگریزی کے مراحم کا ہمیشہ امیدوار رہا

علی الخدمة عند الضرورة حتی اعزته الدولة بمکاتیب رضاءها وخصته
اور عند الضرورت خدمتیں بجالاتا رہا یہاں تک کہ سرکار انگریزی نے اپنی خوشنودی کی چٹھیات سے اسکو معزز

فی کل وقت بعطاءها واسمحت له بمواساتها وتفضلت علیه برعاتها و
کیا اور ہر ایک وقت اپنے عطاؤں کے ساتھ اسکو خاص فرمایا اور اسکی غمخواری فرمائی اور اسکی رعایت رکھی

حسبته من دواعی الخیر ومن المخلصین۔ ثم اذا توفی ابی فقام مقامه
اور اسکو اپنے خیر خواہوں اور مخلصوں میں سے سمجھا۔ پھر جب میرا باپ وفات پا گیا تب ان خصلتوں میں

فی هذه السیر اخی المیرزا غلام قادر وغمر ته مواهب الدولة کما
اسکا قائم مقام میرا بھائی ہوا جسکا نام میرزا غلام قادر تھا اور سرکار انگریزی کی عنایات ایسی ہی اس کے

غمرت والدی وتوفی اخی بعد ابی فی بضع سنین ثم بعد وفاتهما
شامل حال ہو گئیں جیسی کہ میرے باپ کے شامل حال تھیں اور میرا بھائی چند سال بعد اپنے والد کے فوت ہو گیا

تقفوت اثرهما واقتدیت سیرهما وذکرت عصرهما ولکنی ما کنت
پھر ان دونوں کی وفات کے بعد میں انکے نقش قدم پر چلا اور انکی سیرتوں کی پیروی کی اور انکے زمانہ کو یاد کیا

ذا حسب ونعمة وسعة وثروة ولا ذا املاك وارضین۔ بل تبتلت
لیکن میں صاحب مال اور صاحب املاک نہیں تھا۔ بلکہ میں انکی وفات کے

الی الله بعد ارتحالهما ولحقت بقوم منقطعین۔ وجذبنی ربی الیه
بعد اللہ جلشانہ کیطرف جھک گیا اور انہیں جا ملا جنہوں نے دنیا کا تعلق توڑ دیا۔ اور میرے رب نے اپنی طرف

واحسن مثوای واسبغ علیّ من نعماء الدین۔ وقادنی من تدنسات
مجھے کھینچ لیا اور مجھے نیک جگہ دی اور اپنی نعمتوں کو مجھ پر کامل کیا اور مجھے دنیا کی آلودگیوں اور کدورات سے

یہ حوالہ صفحہ 69 پر درج ہے	از نور الحق حصہ اول صفحہ 27، 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 37، 38 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 7

تھی کردہ دل سے اس گورنمنٹ سے پیار کرتے تھے اور اس گورنمنٹ کی خیرخواہی ایک میخ فولادی کی طرح ان کے دل میں دھنس گئی تھی۔ اُن کی وفات کے بعد مجھے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کی طرح بالکل دُنیا سے الگ کر کے اپنی طرف کھینچ لیا اور مَیں نے اس کے فضل سے آسمانی مرتبت اور عزت کو اپنے لیے پسند کر لیا، لیکن مَیں اس بات کا فیصلہ نہیں کر سکتا کہ اس گورنمنٹ محسنہ انگریزی کی خیرخواہی اور ہمدردی میں مجھے زیادتی ہے یا میرے والد مرحوم کو۔ بیس برس کی مدت سے مَیں اپنے دلی جوش سے ایسی کتابیں زبان فارسی اور عربی اور اردو اور انگریزی میں شائع کر رہا ہوں جن میں بار بار یہ لکھا گیا ہے کہ مسلمانوں پر یہ فرض ہے جس کے ترک سے وہ خدا تعالیٰ کے گنہگار ہوں گے کہ اس گورنمنٹ کے سچے خیرخواہ اور دل جان نثار ہو جائیں اور جہاد اور خونی مہدی کے انتظار وغیرہ بیہودہ خیالات سے جو قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہو سکتے دست بردار ہو جائیں۔ اور اگر وہ اس غلطی کو چھوڑنا نہیں چاہتے تو کم سے کم یہ ان کا فرض ہے کہ اس گورنمنٹ محسنہ کے ناشکر گذار نہ بنیں اور نمک حرامی سے خدا کے گنہگار نہ ٹھہریں کیونکہ یہ گورنمنٹ ہمارے مال اور خون اور عزت کی محافظ ہے اور اس کے مبارک قدم سے ہم جلتے ہوئے تنور میں سے نکالے گئے ہیں۔ یہ کتابیں ہیں جو مَیں نے اس ملک اور عرب اور شام اور فارس اور مصر وغیرہ ممالک میں شائع کی ہیں۔ چنانچہ شام کے ملک کے بعض عیسائی فاضلوں نے بھی میری کتابوں کے شائع ہونے کی گواہی دی ہے۔ اور میری بعض کتابوں کا ذکر کیا ہے۔[1] اب میں اپنی گورنمنٹ محسنہ کی خدمت میں جرأت سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ وہ بست سالہ میری خدمت ہے جس کی نظیر برٹش انڈیا میں ایک بھی اسلامی خاندان پیش نہیں کر سکتا۔

یہ بھی ظاہر ہے کہ اس قدر لمبے زمانہ تک کہ جو بیس برس کا زمانہ ہے۔ ایک مسلسل طور پر تعلیم مذکورہ بالا پر زور دیتے جانا کسی منافق اور خود غرض کا کام نہیں ہے بلکہ ایسے شخص کا کام ہے جس کے دل میں اس گورنمنٹ کی سچی خیرخواہی ہے۔ ہاں میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ مَیں نیک نیتی سے دوسرے مذاہب کے لوگوں سے مباحثات بھی کیا کرتا ہوں اور ایسا ہی پادریوں کے مقابل پر بھی مباحثات کی کتابیں شائع کرتا رہا ہوں۔ اور میں اس بات کا بھی اقراری ہوں کہ جبکہ بعض پادریوں اور عیسائی مشنریوں کی تحریر نہایت سخت ہو گئی اور

---

[1] خرسطفور جبارہ نام ایک دمشق کا رہنے والا فاضل عیسائی اپنی کتاب خلاصۃ الادیان کے صفحہ چوالیس ۴۴ میں میری کتاب حمامۃ البشریٰ کا ذکر کرتا ہے اور حمامۃ البشریٰ میں سے چھ سطریں بطور نقل کے لکھتا ہے اور میری نسبت لکھتا ہے کہ یہ کتاب ایک ہندی فاضل کی ہے جو تمام ملک ہند میں مشہور ہے۔ دیکھو خلاصۃ الادیان مذہبۃ الادیان صفحہ ۴۴ چودھویں سطر سے اکیسویں سطر تک۔ منہ

یہ حوالہ صفحہ 70 پر درج ہے	مجموعہ اشتہارات جلد دوم، صفحہ 355 طبع جدید، از مرزا قادیانی

قابل توجہ گورنمنٹ ہند

انا قرأنا في جريدة سول ملٹری انه يشكو منا في حضرة الدولة البرطانية - ويظن كأنا أعداء هذه الدولة المباركة - وينبه الدولة على سوء نياتنا وشر عواقبنا ويحثها على أن تضيق علينا الحرية التي شملت طوائف الأقوام على اختلاف مذاهبهم - وتباين مشاربهم - وهذه هي الشيء الذي يثني به على الدولة بخصوصيتها ومزيتها على دول أخرى أعني أنها أعطت نسبة المساوات كل مذهب في نظر القانون - وما خص أحدا بكون محل الظنون - وهذا أمر لا نرى نظيره في زمن الأولين - وقد كتبنا غير مرة أنا نحن من خدام مصالح الدولة - وخادميه من كمال الصدق والأمانة وامتلأت قلوبنا شكرا - وصدورنا إخلاصا - بما رأينا منها من أنواع الإحسان - والمنة والامتنان - وإنا لسنا من قوم يكفرون بالنعمة - ويخفون في قلوبهم أمور الغش والخيانة - ويثيرون الفتن من خبث القريحة - بل نحن بفضل الله نشكر الدولة على منتها - وندعو الله أن ينجينا بها من شر الدنيا وفتنها - وقد نجونا بها من البلايا والمحن - وأنواع الخوف والفتن - ونعيش بالأمن والعافية تحت ظلها الظليل - وحفظنا من آفات الأشرار بعدله الدميل - ونهارنا نورت سبلنا - وسدت خللنا - وإنا نرى في لياليها أمننا ما رأينا في نهار قبل هذه الدولة - فما جزاء هذا الإحسان إلا الشكر بخلوص النية - وشكرهم شيء قد ملأ به روحنا - وجناننا وضميرنا ولساننا - ولسنا كالذي نسي نعم المنعمين - ولنا على هذه الدعوى براهين ساطعة - ودلائل قاطعة - وهو أنا لا نثني على الدولة من هذا اليوم فقط بل في هذا نفدت أعمارنا - وذابت عظامنا - وعليه توفيت كبارنا - وكانوا عند الدولة من المكرمين وطالما حمينا الحماية بخلوص القلب والمهجة وأشعنا الكتب في حماية أغراض الدولة إلى بلاد الشام والروم وغيرها من الديار البعيدة - وهذا أمر لن تجد الدولة نظيرها في غيرنا من المخلصين - فلا نعبأ بمفتريات جريدة - ولا نخشى تحريرات أنامل مفسدة - ويا أسفا على الذي يخوف الدولة من غوائل عواقبنا ويرغبها في تعاقبنا - ألم يذكر أننا ذرية آباء أنفدوا أعمارهم في خدمات هذه الدولة أنسيت الدولة مساعيهم بهذه السرعة - لم لا تمنع الدولة أولئك الطغاة المفسدين من نشر مثل تلك الأكاذيب - وإشاعة هذا البهتان العجيب - فإنها سم زعاف للذين لا يعرفون الحقيقة - ولا يفتشون الأصلية - فكاد أن يعد قوما كالمخدوعين - إنه يبكي على حريتنا ولا يرى حريته التي تصول

یہ حوالہ صفحہ 70 پر درج ہے	انجام آتھم صفحہ 283 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 283 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 9

آراثہا فی ارض مقاصدھا فتفری ادیم الارضین۔ وکل عقل
نہیں کر سکتی جس وقت گورنمنٹ اپنے رائوں کو مقاصد کی زمین میں دوڑاتی ہے تو وہ رائیں زمین کو کاٹتی ہوئی چلی
عندھا الا عقل الدین۔ ونرجوان یفتح اللہ علیھا ھذا الباب
جاتی ہیں اور ہر ایک عقل بجز دینی عقل کے اس گورنمنٹ کو حاصل ہے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ
ایضًا کما فتح ابوابًا اخری واللہ ارحم الراحمین ۵
یہ دروازہ بھی اُس پر کھل جائے اور خدا ارحم الراحمین ہے۔
ولا یخفی علی ھذہ الدولۃ المبارکۃ انا من خدامھا و نصحائھا و
اور گورنمنٹ پر پوشیدہ نہیں کہ ہم قدیم سے اُس کی خدمت کرنے والے اور اُسکے ناصح اور
دواعی خیرھا من قدیم وجئناھا فی کل وقت بقلب صمیم وکان
خیرخواہوں میں سے ہیں اور ہر ایک وقت پر دلی عزم سے ہم حاضر ہوتے ہے ہیں اور
لابی عندھا زلفی وخطاب التحسین ولنا لدی ھذہ الدولۃ ایدی الخدمۃ
میرا باپ گورنمنٹ کے نزدیک صاحب مرتبہ اور قابل تحسین تھا اور اس سرکار میں ہماری خدمات نمایاں ہیں
ولا نظن ان تنسیھا فی حین۔ وکان والدی المیرزا غلام مرتضٰی ابن
اور مَیں گمان نہیں کرتا کہ یہ گورنمنٹ کبھی ان خدمات کو بھلادیگی۔ اور میرا والد میرزا غلام مرتضٰی ابن
میرزا عطا محمد القادیانی من نصحاء الدولۃ وذوی الخلۃ وعندھا
میرزا عطا محمد رئیس قادیان اس گورنمنٹ کے خیرخواہوں اور مخلصوں میں سے تھا اور اُس کے
من ارباب القربۃ وکان یصدر علی تکرمۃ العزۃ وکانت الدولۃ تعرفہ
نزدیک صاحب مرتبہ تھا اور صدر نشین بالیں عزت سمجھا گیا تھا اور یہ گورنمنٹ اُس کو خوب
غایۃ المعرفۃ وما کنا قط من ذوی الظنۃ بل ثبت اخلاصنا ف
پہچانتی تھی اور ہم پر کبھی کوئی بدگمانی نہیں ہوئی بلکہ ہمارا اخلاص تمام
اعین الناس کلھم وانکشف علی الحاکمین۔ ولتسطلع الدولۃ حکامھا
لوگوں کی نظروں میں ثابت ہوگیا اور حکام پر کھل گیا۔ اور سرکار انگریزی اپنے ان حکام سے

یہ حوالہ صفحہ 71 پر درج ہے	نور الحق صفحہ 37،36 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 37،36 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 9

۲۷

الذین جاءونا ولبثوا بیننا کیف عشنا امام اعینهم وکیف سبقنا

دریافت کرلیوے جو ہماری طرف آئے اور ہم میں رہے اور ہم نے انکی آنکھوں کے سامنے کیسی زندگی بسر کی

فی کل خدمة مع السابقین۔

اور کس طرح ہم ہریک خدمت میں سبقت کرنیوالوں کے گروہ میں رہے۔

ولاحاجة الی تفصیل هذه الحقائق فان الدولة البریطانیة

اور ان حقیقتوں کے مفصل بیان کرنے کی کچھ حاجت نہیں کیونکہ سرکار انگریزی ہمارے مراتب

مطلعة علی مراتب خلوصنا وشئون خدماتنا والاعانات التی

خلوص اور انواع خدمات پر اطلاع رکھتی ہے اور اُن اعانتوں کو جانتی ہے جو وقتاً فوقتاً ہم سے

کانت تری منا وقتا بعد وقت وفی ایام فساد المفسدین۔ وتعلم

ظہور میں آئیں خاصکر دہلی کے مفسدہ کے وقت میں۔ اور اس گورنمنٹ

الدولة ان ابی کیف امدها فی حین محاربات مشتدة اللهوب و

کو یہ معلوم ہے کہ میرے والد نے کیونکر اُس کو ایسے وقت میں مدد دی کہ جب لڑائیوں کی ایک سخت

فتن مشتعلة اللهوب وانه آتا الدولة خمسین خیلا مع الفوارس

آندھی چل رہی تھی اور فتنے بھڑک رہے تھے اور حد سے تجاوز کر گئے تھے سو میرے والد نے اس مفسدہ

مدداً منه فی ایام المفسدة وسبق السابقین فی امدادات المال عند

کے دنوں میں پچاس گھوڑے معہ سوار اس گورنمنٹ کو امداد کے طور پر دیئے اور اپنی حیثیت کے لحاظ سے امداد

حلول الاهوال مع ایام العسر والاقلال وذهاب عهد الامارات

میں سب سے بڑھ گیا باوجودیکہ وہ زمانہ تنگی اور ناداری کا زمانہ تھا اور آبائی ریاست کا دور ختم ہو کر گردش کے

الآبائیة وانقلاب الاحوال فلینظر من کان له نظر صحیح او قلب امین۔

دن آگئے تھے پس جو شخص ایک نظر صحیح اور دل امین رکھتا ہے اُس کو چاہیئے کہ سوچے؟

ولم یزل کان ابی مشغوف الخدمات حتی شاخ وجاء وقت الوفات

اور میرا باپ اسی طرح خدمات میں مشغول رہا یہاں تک کہ پیرانہ سالی تک پہنچ گیا اور سفر آخرت

[...] صفحہ 37،36 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 37،36 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 71 پر درج ہے

حوالہ نمبر 10

۶۶

(۱۶۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عریضہ بعالی خدمت گورنمنٹ عالیہ انگریزی

اس عریضہ میں پہلے یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ مَیں کون ہوں۔ سو مختصر عرض یہ ہے کہ مَیں اس نواح کے ایک رئیس اور سرکار انگریزی کے سچے خیر خواہ کا بیٹا ہوں جن کا نام میرزا غلام مرتضیٰ تھا جن کا ذکر کتاب رئیسان پنجاب مسٹر گریفن میں موجود ہے۔ وہ گورنمنٹ کے وفادار خیر خواہ تھے جنہوں نے ۱۸۵۷ء میں پچاس گھوڑوں سے مع سواروں کے سرکار انگریزی کو مدد دی اور وہ اس ضلع میں ہر ایک موقعہ مدد کے وقت سرکار انگریزی کو کام آتے رہے ہیں اور ہر ایک مدد کے کام میں اپنی حیثیت کے موافق اس ضلع میں ان کا قدم سبقت رکھتا تھا۔ اور حکام وقت اُن کو بڑے تلطف اور مہربانی کی نظر سے دیکھتے تھے اور گورنر جنرل کے دربار میں ان کو کرسی ملتی تھی اور ۱۸۵۷ء کی خیر خواہی کے عوض سرکار انگریزی نے ان کو انعام بھی دیا تھا۔ تموّن کے گذر پر جو گورداسپورہ کے قریب واقع ہے جب باغیوں کا عبور ہوا تو اُن مفسدوں کے مقابلہ میں جن لوگوں نے سپاہیانہ بہادری دکھلائی تھی اُن میں سے میرا حقیقی بھائی میرزا غلام قادر مرحوم تھا جس کو اس شجاعت پر خوشنودی مزاج کی حکام کی طرف سے چٹھیاں ملی تھیں۔ اور مَیں بذات خود سترہ برس سے سرکار انگریزی کی ایک ایسی خدمت میں مشغول ہوں کہ درحقیقت وہ ایک ایسی خیر خواہی گورنمنٹ عالیہ کی مجھ سے ظہور میں آئی ہے کہ میرے بزرگوں سے زیادہ ہے اور وہ یہ کہ مَیں نے بیسیوں کتابیں عربی اور فارسی اور اُردو میں اس غرض سے تالیف کی ہیں کہ اس گورنمنٹ محسنہ سے ہرگز جہاد درست نہیں بلکہ سچے دل سے اطاعت کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ چنانچہ مَیں نے یہ کتابیں بصرف زر کثیر چھاپ کر بلاد اسلام میں پہنچائی ہیں۔ اور مَیں جانتا ہوں کہ ان کتابوں کا بہت سا اثر اس ملک پر بھی پڑا ہے۔ اور جو لوگ میرے ساتھ مریدی کا تعلق رکھتے ہیں۔ وہ ایک ایسی جماعت تیار

یہ حوالہ صفحہ 71 پر درج ہے

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 67،66 طبع جدید، از مرزا قادیانی

ہوتی جاتی ہے کہ جن کے دل اس گورنمنٹ کی سچی خیر خواہی سے لبالب ہیں۔ ان کی اخلاقی حالت اعلیٰ درجہ پر ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ وہ تمام اس ملک کے لیے بڑی برکت ہیں اور گورنمنٹ کے لیے دل جان نثار۔

اب اس تمہید کے بعد میں اصل مطلب کو لکھتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ جب سے لیکھرام پشاوری جو آریہ صاحبوں کا ایک واعظ تھا۔ لاہور میں کسی کے ہاتھ سے قتل کیا گیا ہے عجیب طرح پر آریوں اور ہندوؤں کا شور و غوغا عام مسلمانوں کی نسبت عموماً اور میری نسبت خصوصاً پھیل رہا ہے۔ اور بغیر کسی ثبوت کے کھلے کھلے طور پر قتل کی تہمتیں میری نسبت لگا رہے ہیں۔ اور ان کی تیز تحریروں سے پایا جاتا ہے کہ وہ ایک ایسے حملہ کی طیاری کر رہے ہیں جو نہ صرف میرے لیے بلکہ عام مسلمانوں کے لیے اور گورنمنٹ کے انتظام کے لیے خطرناک ہے اور اخبارات اور خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ ان مفسدانہ ارادوں کے بانی مبانی صرف چند آدمی ہیں۔ جو لاہور اور گوجرانوالہ اور امرتسر اور بٹالہ اور چند دوسرے قصبوں کے باشندے ہیں۔ غالباً وہ اپنی تعداد میں پچاس سے زیادہ نہیں ہوں گے اور باقی لوگ درحقیقت انہیں سرغنوں کے افروختہ ہیں اور انہیں کی بھڑکائی ہوئی آگ کے شعلے ہیں جس وقت میں خیال کرتا ہوں کہ ان دنوں میں یہ آریہ صاحبان عام مسلمانوں کو کیا کیا دھمکیاں دے رہے ہیں اور جیسا کہ اخبار رہبر ہند ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء میں افواہاً بیان کیا گیا ہے۔ پشاور کے سکھوں کی پلٹنوں کو کس طور سے اغوا کرنے کے لیے کوشش کی گئی ہے تو میں دیکھتا ہوں کہ اس وقت سرکار انگریزی کا بڑا فرض ہے کہ قبل اس کے جو اس ارادہ فساد کا کوئی خطرناک اشتعال پیدا ہو اپنی احسن تدبیر سے اس کو روک دے۔ گورنمنٹ کو یہ امید نہیں رکھنی چاہیے کہ آریہ صاحبان اس وقت نرمی اور دلجوئی اور حکمت عملی کے نیک سلوک سے امن کے طالب ہو جائیں گے۔ بلکہ اس وقت سیاست مدنی کے قوانین کو پورے طور پر استعمال کرنا عین علاج ہے۔ یہ سوچنے کا مقام ہے کہ جبکہ آریہ صاحبوں میں ایک جھوٹے اور ناحق کے الزام پر جو مسلمانوں پر لگایا جاتا ہے اس قدر جوش پیدا ہو گیا ہے۔ پھر اگر یہ لوگ واقعی طور پر جیسا کہ دھمکیاں دیتے ہیں کسی نامی مسلمان کو قتل کر دیں گے یا قتل کا اقدام کریں گے تو اس جوش کا کیا حال ہوگا جو مسلمانوں میں ہندوؤں کے مقابل پر پیدا ہو سکتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ اب تک مسلمانوں نے بہت صبر کیا ہے۔ انہوں نے بہت سی گندی گالیاں اس فرقہ کی سنیں اور اشتہار دیکھے مگر وہ چپ رہے۔ لیکن آخر وہ بھی انسان ہیں۔ کیا تعجب کہ بہت دکھائے جانے سے ان میں بھی اشتعال پیدا ہو! پس کیا حفظ ماتقدم کے طور پر اس کا تدارک ضروری نہیں ہے ؟!!

یہ حوالہ صفحہ 71 پر درج ہے	مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 66، 67 طبع جدید، از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 11

کسی ذاتی غرض کے سبب سے جھوٹی مخبری پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولتمدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جان نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گذار ہیں اس خود کاشتہ پودہ کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔ لہٰذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدمات گذشتہ کے لحاظ سے سرکار دولتمدار کی پوری عنایات اور خصوصیت توجہ کی درخواست کریں تا ہر ایک شخص بے وجہ ہماری آبرو ریزی کے لیے دلیری نہ کر سکے۔ اب کسی قدر اپنی جماعت کے نام ذیل میں لکھتا ہوں۔

۱۔ خانصاحب نواب محمد علی خانصاحب رئیس مالیر کوٹلہ جنکے خاندان کی خدمات گورنمنٹ عالیہ کو معلوم ہیں۔

۲۔ مولوی سید محمد عسکری خانصاحب رئیس کڑا ضلع الہ آباد پنشنر ڈپٹی کلکٹر و نائب مدار المہام ریاست بھوپال جن کی نمایاں خدمات پر سرکار سے لقب عطا ہوا اور چٹھیات خوشنودی ہیں۔

۳۔ مرزا خدا بخش صاحب اے پی سابق مترجم چیف کورٹ پنجاب حال تحصیلدار علاقہ نواب محمد علی خان صاحب ریاست مالیر کوٹلہ

۴۔ منشی نبی بخش صاحب سب ہیڈ دفتر اگزیمینر ریلوے لاہور

۵۔ بابو عبد الرحمٰن صاحب کلرک دفتر ٹرکو محکمہ ریلوے لاہور

۶۔ مولوی سید تفضل حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر علی گڑھ ضلع فرخ آباد

۷۔ میاں چراغدین صاحب پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ پنجاب ورئیس لاہور

۸۔ قاضی غلام مرتضٰی صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ مظفر گڑھ

۹۔ منشی عبد العزیز صاحب ملازم محکمہ بندوبست ضلع گورداسپور

۱۰۔ ڈاکٹر سید منصب علی صاحب پنشنر آلہ آباد

۱۱۔ منشی حمید الدین صاحب ملازم محکمہ پولیس ضلع لدھیانہ

۱۲۔ منشی تاجدین صاحب اکونٹنٹ محکمہ ریلوے لاہور

۱۳۔ بابو محمد صاحب ہیڈ کلرک دفتر سپرنٹنڈنگ انجنیر محکمہ انہار انبالہ

۱۴۔ ڈاکٹر بوڑھے خانصاحب ایل ایم ایس انچارج شفاخانہ قصور

۱۵۔ محمد افضل خانصاحب
۱۶۔ گامے خانصاحب
۱۷۔ امام بخش خانصاحب
} سواران رسالہ نمبر ۱۲ ترب ۸ جواب سرحدی خدمات پر مامور ہیں۔

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 198 طبع جدید، از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 72 پر درج ہے

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے اُترنے کے لئے جو زمانہ انجیل میں بیان فرمایا ہے یعنی یہ کہ وہ حضرت نوح کے زمانہ کی طرح امن اور آرام کا زمانہ ہوگا درحقیقت اسی مضمون پر سورۃ الزلزال جس کی تفسیر ابھی کی گئی ہے دلالت التزامی کے طور پر شہادت دے رہی ہے کیونکہ علوم و فنون کے پھیلنے اور انسانی عقول کی ترقیات کا زمانہ درحقیقت ایسا ہی چاہیئے جس میں غایت درجہ کا امن و آرام ہو کیونکہ لڑائیوں اور فسادوں اور خوف جان اور خلاف امن زمانہ میں ہرگز ممکن نہیں کہ لوگ عقلی و عملی امور میں ترقیات کر سکیں یہ باتیں تو کامل طور پر تبھی سوجھتی ہیں کہ جب کامل طور پر امن حاصل ہو۔

ہمارے علماء نے جو ظاہری طور پر اس سورۃ الزلزال کی یہ تفسیر کی ہے کہ درحقیقت

ہم لوگ ایسے مقتول و مخذول تھے کہ ایک گائے کا بچہ جو دس یا ڈیڑھ روپیہ کو آسکتا ہے صدہا درجہ زیادہ ہماری نسبت نظر عزت سے دیکھا جاتا تھا اور اس جانور کو ایک ادنیٰ خراش پہنچانے کی وجہ سے انسان کا خون کرنا مباح سمجھا گیا تھا صدہا آدمی ناکردہ گناہ صرف اس شک سے قتل کئے جاتے تھے کہ انہوں نے اس جانور کے ذبح کرنے کا ارادہ کیا ہے اور ظاہر ہے کہ ایسی جاہل ریاست کو جو حیوان کے قتل کے عوض انسان کو قتل کر ڈالنا اپنا فرض سمجھتی تھی اس لائق نہیں تھی کہ خدائے تعالیٰ زیادہ مدت تک اس کو مہلت دیتا اس لئے خدا تعالیٰ نے اس تنبیہ کی صورت کو مسلمانوں کے سر پر سے بہت جلد اٹھا لیا اور ابر رحمت کی طرح ہمارے لئے انگریزی سلطنت کو دور سے لایا اور وہ تلخی اور حرارت جو سکھوں کے عہد میں ہم نے اُٹھائی تھی گورنمنٹ برطانیہ کے زیر سایہ آکر ہم سب بھول گئے۔

اور ہم پر اور ہماری ذریت پر یہ فرض ہو گیا کہ اس مبارک گورنمنٹ برطانیہ کے ہمیشہ شکر گذار رہیں۔

انگریزی سلطنت میں تین گاؤں تعلقہ داری اور ملکیت قادیان کا حصہ جدی والد صاحب مرحوم کو ملے جو اب تک ہیں اور حراثت کے لفظ کے مصداق کے لئے کافی ہیں۔ والد صاحب مرحوم اس ملک کے معزز زمینداروں میں سے شمار کئے گئے تھے گورنر کے دربار میں ان کو کرسی ملتی تھی اور

صفحہ 132 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 166 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 73 پر درج ہے

حوالہ نمبر 13

اگرچہ سب پر احسان ہے مگر میرے بزرگوں پر سب سے زیادہ احسان ہے کہ انہوں نے اس گورنمنٹ کے سایۂ دولت میں آکر ایک آتشی تنور سے خلاصی پائی اور خطرناک زندگی سے امن میں آگئے۔ میرا باپ مرزا غلام مرتضیٰ اِس نواح میں ایک نیک نام رئیس تھا اور گورنمنٹ کے اعلیٰ افسروں نے پُرزور تحریروں کے ساتھ لکھا کہ وہ اِس گورنمنٹ کا سچا مخلص اور وفادار ہے اور میرے والد صاحب کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور ہمیشہ اعلیٰ حکام عزت کی نگاہ سے اُن کو دیکھتے تھے اور اخلاق کریمانہ کی وجہ سے حکام ضلع اور قسمت کبھی کبھی اُن کے مکان پر ملاقات کے لئے بھی آتے تھے کیونکہ انگریزی افسروں کی نظر میں وہ ایک وفادار رئیس تھے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ گورنمنٹ اُن کی اس خدمت کو کبھی نہیں بھولے گی کہ انہوں نے ۱۸۵۷ء کے ایک نازک وقت میں اپنی حیثیت سے بڑھ کر پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر اور پچاس سوار اپنے عزیزوں اور دوستوں میں سے مہیا کرکے گورنمنٹ کی امداد کے لئے دیئے تھے۔ چنانچہ ان سواروں میں سے کئی عزیزوں نے ہندوستان میں مردانہ وار لڑائی مفسدوں سے کرکے اپنی جانیں دیں۔ اور میرا بھائی میرزا غلام قادر مرحوم تمّوں کے پتن کی لڑائی میں شریک تھا اور بڑی جانفشانی سے مدد دی غرض اسی طرح میرے ان بزرگوں نے اپنے خون سے اپنے مال سے اپنی جان سے اپنی متواتر خدمتوں سے اپنی وفاداری کو گورنمنٹ کی نظر میں ثابت کیا۔ سو انہی خدمات کی وجہ سے میں یقین رکھتا ہوں کہ گورنمنٹ عالیہ ہمارے خاندان کو معمولی رعایا میں سے نہیں سمجھے گی اور اس کے اِس حق کو کبھی ضائع نہیں کرے گی جو بڑے فتنے کے وقت میں ثابت ہو چکا ہے۔ سرلیپل گریفن صاحب نے بھی اپنی کتاب تاریخ رئیسان پنجاب میں میرے والد صاحب اور میرے بھائی مرزا غلام قادر کا ذکر کیا ہے۔ اور میں ذیل میں اُن چٹھیات حکام بالا دست کو درج کرتا ہوں جن میں میرے والد صاحب اور میرے بھائی کی خدمات کا کچھ ذکر ہے۔

کشف الغطاء صفحہ 5 تا 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 180 تا 185 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 73 پر درج ہے

نقل مراسلہ
(ولسن صاحب) نمبر ۳۵۲
تہور پناہ شجاعت دستگاہ
مرزا غلام مرتضیٰ رئیس
قادیان حفظہ
عریضہ شما مشعر بہ یاددہانی
خدمات وحقوق خود و خاندان
خود بملاحظہ حضور ایں جانب
درآمد۔ ما خوب میدانیم کہ بلا
شک شما و خاندان شما از
ابتدائے دخل و حکومت سرکار
انگریزی جاں نثار وفاکیش
ثابت قدم ماندہ اید وحقوق
شما دراصل قابل قدر اند۔
بہر نہج تسلی و تشفی دا رید۔
سرکار انگریزی حقوق و
خدمات خاندان شما را ہرگز
فراموش نخواہد کرد۔ بموقعہ
مناسب برحقوق و خدمات
شما غور و توجہ کردہ خواہد شد۔
باید کہ ہمیشہ ہوا خواہ و

Translation of Certificate of
J. M. Wilson

To,
Mirza Ghulam Murtaza Khan
Chief of Qadian.

I have persued your application reminding me of your and your family's past services and rights I am well aware that since the introduction of the British Govt. you and your family have certainly remained devoted faithful and steady subjects and that your rights are really worthy of regard. In every respect you may rest assured and satisfied that the British Govt. will never forget your family's rights and services which will receive due consideration when a favourable opportunity offers itself. You must continue to be faithful and

کشف الغطاء صفحہ 5 تا 9 مصنفہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 180 تا 185 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 73 پر درج ہے

حوالہ نمبر 13

جاں نثار سرکار انگریزی بمانند - کہ دریں امر خوشنودی سرکار و بہبودی شما متصور است - فقط المرقوم ۱۱ جون ۱۸۴۹ء مقام لاہور انارکلی	devoted subjects as in it lies the satisfaction of the Govt. and welfare. 11.6.1849. Lahore
نقل مراسلہ رابرٹ کسٹ صاحب بہادر کمشنر لاہور تہور و شجاعت دستگاہ مرزا غلام مرتضیٰ رئیس قادیان بعافیت باشند ازانجا کہ ہنگام مفسدہ ہندوستان موقوعہ ۱۸۵۷ء از جانب آپ کے رفاقت و خیرخواہی و مدددہی سرکار دولتمدار انگلشیہ درباب نگاہداشت سواران و بہم رسانی	Translation of Mr. Robert Casts Certificate To, Mirza Ghulam Murtaza Khan Chief of Qadian As you rendered great help in enlisting sowars and supplying horses to Govt. in the mutiny of 1857 and maintained loyalty since its beginning

کشف الغطاء صفحہ 5 تا 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 180 تا 185 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 73 پر درج ہے

اسپاں بخوبی بمنصہ ظہور پہنچی۔ اور شروع مفسدہ سے آج تک آپ بدل ہوا خواہ سرکار رہے اور باعث خوشنودی سرکار ہوا۔ لہذا بجلدوے اس خیر خواہی اور خیر سگالی کے خلعت مبلغ دو صد روپیہ کا سرکار سے آپ کو عطا ہوتا ہے اور حسب منشاء چیٹھی صاحب چیف کمشنر بہادر نمبری ۵۷۶ مؤرخہ ۱۰ اگست ۱۸۵۸ء پروانہ ہذا باظہار خوشنودی سرکار و نیک نامی و وفاداری بنام آپ کے لکھا جاتا ہے۔

مرقومہ

تاریخ ۱۰ ستمبر ۱۸۵۸ء

up to date and thereby gained the favour of Govt. A *Khilat* worth Rs. 200/- is presented to you in recognition of good services and as a reward for your loyalty.

Moreover in accordance with the wishes of Chief Commissioner a conveyed in his No. 576. Dt. 10th August 1858. this parwana is addressed to you as a token of satisfaction of Govt. for your fidelity and repute.

صفحہ 5 تا 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 180 تا 185 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 73 پر درج ہے

نقل مراسلہ
فنانشل کمشنر پنجاب

مشفق مہربان دوستان
مرزا غلام قادر رئیس قادیان حفظہٗ
آپ کا خط دو ماہ حال
کا لکھا ہوا حضور اینجانب
میں گذرا۔
مرزا غلام مرتضیٰ صاحب
آپ کے والد کی وفات سے
ہم کو بہت افسوس ہوا۔ مرزا
غلام مرتضیٰ سرکار انگریزی کا اچھا
خیرخواہ اور وفادار رئیس تھا۔
ہم آپ کی خاندانی لحاظ
سے اسی طرح عزت کریں گے
جس طرح تمہارے باپ وفادار
کی کی جاتی تھی ہم کو کسی اچھے
موقعہ کے نکلنے پر تمہارے
خاندان کی بہتری اور
اور پابجائی کا خیال
رہے گا۔

Translation of Sir Robert Egerton
Financial Commr's:
Murasala dt. 29 June 1876.

My dear firend
Ghulam Qadir,

'I have persued your letter of the 2nd instant and deeply regret the death of your father Mirza Ghulam Murtaza who was a great well wisher and faithful Chief of Govt.

In consideration of your family services will esteem you with the same respect as that bestowed on your loyal father. I will keep in mind the restoration and welfare of your family when a favourable opportunity occurs.

کشف الغطاء صفحہ 5 تا 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 180 تا 185 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 73 پر درج ہے

ملفوفہ مرقومہ ۲۹ دسمبر ۱۸۹۸ء
بخدمت سر رابرٹ ایجرٹن صاحب
بہادر فنانشل کمشنر پنجاب

یہ تو میرے باپ اور میرے بھائی کا حال ہے۔ اور چونکہ میری زندگی فقیرانہ اور درویشانہ طور پر ہے اس لئے میں ایسے درویشانہ طرز سے گورنمنٹ انگریزی کی خیرخواہی اور امداد میں مشغول رہا ہوں۔ قریباً انیس برس سے ایسی کتابوں کے شائع کرنے میں میں نے اپنا وقت بسر کیا ہے جن میں یہ ذکر ہے کہ مسلمانوں کو سچے دل سے اس گورنمنٹ کی خدمت کرنی چاہیئے۔ اور اپنی فرمانبرداری اور وفاداری کو دوسری قوموں سے بڑھ کر دکھلانا چاہیئے اور میں نے اسی غرض سے بعض کتابیں عربی زبان میں لکھیں اور بعض فارسی زبان میں۔ اور ان کو دور دور ملکوں تک شائع کیا۔ اور ان سب میں مسلمانوں کو بار بار تاکید کی اور معقول وجوہ سے ان کو اس طرف جھکایا کہ وہ گورنمنٹ کی اطاعت بدل وجان اختیار کریں۔ اور یہ کتابیں عرب اور بلادِ شام اور کابل اور بخارا میں پہنچائی گئیں۔ اگرچہ میں سنتا ہوں کہ بعض نادان مولویوں نے اُن کے دیکھنے سے مجھے کافر قرار دیا ہے اور میری تحریروں کو اس بات کا ایک نتیجہ ٹھہرایا ہے کہ گویا مجھے سلطنت انگریزی سے ایک اندرونی اور خفیہ تعلق ہے اور گویا میں ان تحریروں کی عوض میں گورنمنٹ سے کوئی انعام پاتا ہوں لیکن مجھے یقیناً معلوم ہوا ہے کہ بعض دانشمندوں کے دلوں پر ان تحریروں کا نہایت نیک اثر ہوا ہے اور انہوں نے ان وحشیانہ عقائد سے توبہ کی ہے جن میں وہ برخلاف منشاء گورنمنٹ کے مبتلا تھے۔ ان نیک تاثیرات کیلئے میری مذہبی تحریریں جو پادریوں کے مخالف تھیں بڑی محرک ہوئی ہیں۔ ورنہ جس زور کے ساتھ میں نے مسلمانوں کو اس گورنمنٹ کی اطاعت کیلئے بلایا ہے اور جا بجا سرحدی نادان ملاؤں کو جو ناحق اُسے دینِ فتنہ انگیزی کرتے اور افغانوں کو مخالفت کیلئے اُبھارتے ہیں سرزنش کی ہے۔ یہ

کشف الغطاء صفحہ 5 تا 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 180 تا 185 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 73 پر درج ہے

حوالہ نمبر 14

۶

میں شریک تھا۔ پھر میں اپنے والد اور بھائی کی وفات کے بعد ایک گوشہ نشین آدمی تھا۔ تاہم
سترہ برس سے سرکار انگریزی کی امداد اور تائید میں اپنی قلم سے کام لیتا ہوں۔ اس سترہ

چونکہ بہنگام مفسدہ ہندوستان موقوعہ
۱۸۵۷ء از جانب آپکے رفاقت و خیر خواہی
و مددی سرکار دولتمدار انگلشیہ در باب
نگاہداشت سواران و بہم رسانی اسپان
بخوبی بمنصہ ظہور پہونچی اور شروع مفسدہ
سے آج تک آپ بدل ہوا خواہ سرکار رہے
اور باعث خوشنودی سرکار ہوا لہذا
بجلدوی اس خیر خواہی اور خیر سگالی کے
خلعت مبلغ دو صد روپیہ کا سرکار سے
آپ کو عطا ہوتا ہے اور حسب منشاء چٹھی
صاحب چیف کمشنر بہادر نمبری ۵۷۶
مورخہ ۱۰ اگست ۱۸۵۸ء پروانہ ہذا
باظہار خوشنودی سرکار و نیکنامی و
وفاداری بنام آپکے لکھا جاتا ہے۔
مرقومہ تاریخ ۲۰ ستمبر ۱۸۵۸ء

Translation of
Mr. Robert Cast's Certificate

To,

Mirza Ghulam Murtaza Khan,
Chief of Qadian.

As you rendered great help in enlisting sowars and supplying horse to Govt. in the mutiny of 1857 and maintained loyalty since its beginning upto date and thereby gained the favour of Govt. a *Khalat* worth Rs. 200/- is presented to you in recognition of good services, and as a reward for your loyalty.

Moreover in accordance with the wishes of Chief Commissioner as conveyed in his no. 576 dt. 10th August 58. This parvana is addressed to you as a token of satisfaction of Govt. for your fedelity and repute.

کتاب البریہ صفحہ 5 تا 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 6 تا 9 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 77 پر درج ہے

حوالہ نمبر 14

ے

[برس کی مدت میں جس قدر میں نے کتابیں تالیف کیں اُن سب میں سرکار انگریزی کی اطاعت اور ہمدردی کے لئے لوگوں کو ترغیب دی اور جہاد کی ممانعت کے بارے میں نہایت موثر تقریریں لکھیں۔ اور پھر میں نے قرین مصلحت سمجھ کر اسی امر ممانعت جہاد کو عام ملکوں میں پھیلانے کے لئے عربی اور فارسی میں کتابیں تالیف کیں جن کی چھپوائی اور اشاعت پر ہزار ہا روپیہ]

نقل مراسلہ

فنانشل کمشنر پنجاب

مشفق مہربان دوستان مرزا غلام قادر رئیس قادیان حفظہٗ۔

آپ کا خط ۲۔ ماہ حال کا لکھا ہوا ملاحظہ حضور اینجانب میں گذرا مرزا غلام مرتضےٰ صاحب آپ کے والد کی وفات سے ہم کو بہت افسوس ہوا مرزا غلام مرتضےٰ سرکار انگریزی کا اچھا خیرخواہ اور وفادار رئیس تھا۔ ہم آپ کی خاندانی لحاظ سے اُسی طرح پر عزت کریں گے جس طرح تمہارے باپ وفادار کی جاتی تھی ہم کو کسی اچھے موقعہ کے نکلنے پر تمہارے خاندان کی بہتری اور پابحالی کا خیال رہیگا۔

المرقوم ۲۹ جون ۱۸۷۶ء الراقم سر رابرٹ ایجرٹن صاحب بہادر فنانشل کمشنر پنجاب

Translation of Sir Robert Egerton
Financial Commr's;
Murasala dt. 29 June 1876

My dear friend Ghulam Qadir

I have persued your letter of the 2nd instant and deeply regret the death of your father Mirza Ghulam Murtza who was great well wisher and faithful Chief of Govt.

In consideration of your family services I will esteem you with the same respect as that bestowed on your loyal father. I will keep in mind the restoration and wellfare of your family when a favourable opportunity occurs.

کتاب البریہ صفحہ 5 تا 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 6 تا 9 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 77 پر درج ہے

حوالہ نمبر 14

خرچ ہوئے اور وہ تمام کتابیں عرب اور بلاد شام اور روم اور مصر اور بغداد اور افغانستان میں شایع کی گئیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی نہ کسی وقت اُن کا اثر ہوگا۔ کیا اس قدر بڑی کارروائی اور اس قدر دور دراز مدت تک ایسے انسان سے ممکن ہے جو دل میں بغاوت کا ارادہ رکھتا ہو؟ پھر میں پوچھتا ہوں کہ جو کچھ میں نے سرکار انگریزی کی امداد اور حفظ امن اور جہادی خیالات کے روکنے کے لئے برابر سترہ سال تک پورے جوش سے پوری استقامت سے کام لیا۔ کیا اس کام کی اور اس خدمت نمایاں کی اور اس مدت دراز کی دوسرے مسلمانوں میں جو میرے مخالف ہیں کوئی نظیر ہے؟ اگر میں نے یہ اشاعت گورنمنٹ انگریزی کی سچی خیرخواہی سے نہیں کی تو مجھے ایسی کتابیں عرب اور بلاد شام اور روم وغیرہ بلاد اسلامیہ میں شایع کرنے سے کس انعام کی توقع تھی؟ یہ سلسلہ ایک دو دن کا نہیں بلکہ برابر سترہ سال کا ہے اور اپنی کتابوں اور رسالوں کے جن مقامات میں میں نے یہ تحریریں لکھی ہیں اُن کتابوں کے نام معہ اُن کے نمبر صفحوں کے یہ ہیں۔ جن میں سرکار انگریزی کی خیرخواہی اور اطاعت کا ذکر ہے۔

نمبر	نام کتاب	تاریخ طبع	نمبر صفحہ
۱	براہین احمدیہ حصہ سوم	۱۸۸۲ء	الف سے ب تک (شروع کتاب)
۲	براہین احمدیہ حصہ چہارم	۱۸۸۴ء	الف سے د تک ایضاً
۳	آریہ دھرم (نوٹس) درباره توسیع دفعہ ۲۹۸	۲۲ ستمبر ۱۸۹۵ء	۵۷ سے ۶۴ تک آخر کتاب
۴	التماس شامل آریہ دھرم ایضاً	۲۲ ستمبر ۱۸۹۵ء	۱ سے ۴ تک آخر کتاب
۵	درخواست شامل آریہ دھرم ایضاً	۲۲ ستمبر ۱۸۹۵ء	۶۹ سے ۷۲ تک آخر کتاب
۶	خط درباره توسیع دفعہ ۲۹۸	۲۱ اکتوبر ۱۸۹۵ء	۱ سے ۸ تک
۷	آئینہ کمالات اسلام	فروری ۱۸۹۳ء	۱۷ سے ۲۰ تک اور ۵۱۱ سے ۸۰۰ تک
۸	نور الحق حصہ اوّل (اعلان)	۱۳۱۱ھ	۲۳ سے ۴۵ تک

کتاب البریہ صفحہ 5 تا 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 6 تا 9 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 77 پر درج ہے

حوالہ نمبر 14

۹	شہادۃ القرآن (گورنمنٹ کی توجہ کے لائق)	۲۲ ستمبر ۱۸۹۳ء	الف سے ع تک آخر کتاب
۱۰	نور الحق حصہ دوم	۱۳۱۱ھ	۴۹ سے ۵۰ تک
۱۱	سر الخلافہ	۱۳۱۲ھ	۷۱ سے ۷۳ تک
۱۲	اتمام الحجہ	۱۳۱۱ھ	۲۵ سے ۲۷ تک
۱۳	حمامۃ البشریٰ	۱۳۱۱ھ	۳۹ سے ۴۲ تک
۱۴	تحفہ قیصریہ	۲۵ مئی ۱۸۹۷ء	تمام کتاب
۱۵	ست بچن	نومبر ۱۸۹۵ء	۱۵۲ سے ۱۵۴ تک اور ٹائیٹل پیج
۱۶	انجام آتھم	جنوری ۱۸۹۷ء	۲۸۳ سے ۲۸۴ تک آخر کتاب
۱۷	سراج منیر	مئی ۱۸۹۷ء	صفحہ ۴۷
۱۸	تکمیل تبلیغ مع شرائط بیعت	۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء	صفحہ ۴ حاشیہ اور صفحہ ۶ شرط چہارم
۱۹	اشتہار قابل توجہ گورنمنٹ اور عام اطلاع کیلئے	۲۷ فروری ۱۸۹۵ء	تمام اشتہار یکطرفہ
۲۰	اشتہار دربارہ سفیر سلطان روم	۲۴ مئی ۱۸۹۷ء	۱ سے ۲ تک
۲۱	اشتہار جلسہ احباب بہ جشن جوبلی باہتمام قادیان	۲۳ جون ۱۸۹۷ء	۱ سے ۴ تک
۲۲	اشتہار جلسہ شکریہ جشن جوبلی حضرت قیصرہ دام ظلہا	۷ جون ۱۸۹۷ء	تمام اشتہار یک ورق
۲۳	اشتہار متعلق بزرگ	۲۵ جون ۱۸۹۷ء	صفحہ ۱۰
۲۴	اشتہار لائق توجہ گورنمنٹ مع ترجمہ انگریزی	۱۰ دسمبر ۱۸۹۴ء	تمام اشتہار ۱ سے ۷ تک

اور حال میں جب حسین کامی سفیر روم قادیان میں میری ملاقات کے لئے آیا اور اس نے مجھے اپنی گورنمنٹ کے اغراض سے مخالف پاکر ایک سخت مخالفت ظاہر کی وہ تمام حال بھی مَیں نے اپنے اشتہار مورخہ ۲۴ مئی ۱۸۹۷ء میں شائع کر دیا ہے وہی اشتہار تھا جس کی وجہ سے بعض مسلمان اڈیٹروں نے بڑی مخالفت ظاہر کی اور بڑے جوش میں آکر مجھ کو

یہ حوالہ صفحہ 77 پر درج ہے	البریہ صفحہ 5 تا 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 6 تا 9 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 15

تھی کہ وہ دل سے اس گورنمنٹ سے پیار کرتے تھے اور اس گورنمنٹ کی خیرخواہی ایک میخ فولادی کی طرح ان کے دل میں دھنس گئی تھی۔ اُن کی وفات کے بعد مجھے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کی طرح بالکل دُنیا سے الگ کر کے اپنی طرف کھینچ لیا اور مَیں نے اس کے فضل سے آسمانی مرتبت اور عزت کو اپنے لیے پسند کر لیا لیکن مَیں اس بات کا فیصلہ نہیں کر سکتا کہ اس گورنمنٹ محسنہ انگریزی کی خیرخواہی اور ہمدردی میں مجھے زیادتی ہے یا میرے والد مرحوم کو۔ بیس برس کی مدت سے مَیں اپنے دلی جوش سے ایسی کتابیں زبان فارسی اور عربی اور اردو اور انگریزی میں شائع کر رہا ہوں جن میں بار بار یہ لکھا گیا ہے کہ مسلمانوں پر یہ فرض ہے جس کے ترک سے وہ خدا تعالیٰ کے گنہگار ہوں گے کہ اس گورنمنٹ کے سچے خیرخواہ اور دلی جان نثار ہو جائیں اور جہاد اور خونی مہدی کے انتظار وغیرہ بیہودہ خیالات سے جو قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہو سکتے دست بردار ہو جائیں۔ اور اگر وہ اس غلطی کو چھوڑنا نہیں چاہتے تو کم سے کم یہ اُن کا فرض ہے کہ اس گورنمنٹ محسنہ کے ناشکر گذار نہ بنیں اور نمک حرامی سے خدا کے گنہگار نہ ٹھہریں کیونکہ یہ گورنمنٹ ہمارے مال اور خون اور عزت کی محافظ ہے اور اس کے مبارک قدم سے ہم جلتے ہوئے تنور میں سے نکالے گئے ہیں۔ یہ کتابیں ہیں جو مَیں نے اس ملک اور عرب اور شام اور فارس اور مصر وغیرہ ممالک میں شائع کی ہیں۔ چنانچہ شام کے ملک کے بعض عیسائی فاضلوں نے بھی میری کتابوں کے شائع ہونے کی گواہی دی ہے۔ اور میری بعض کتابوں کا ذکر کیا ہے۔[1] اب میں اپنی گورنمنٹ محسنہ کی خدمت میں جرأت سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ وہ بست سالہ میری خدمت ہے جس کی نظیر برٹش انڈیا میں ایک بھی اسلامی خاندان پیش نہیں کر سکتا۔

یہ بھی ظاہر ہے کہ اس قدر لمبے زمانہ تک کہ جو بیس برس کا زمانہ ہے۔ ایک مسلسل طور پر تعلیم مذکورہ بالا پر زور دیتے جانا کسی منافق اور خود غرض کا کام نہیں ہے بلکہ ایسے شخص کا کام ہے جس کے دل میں اس گورنمنٹ کی سچی خیرخواہی ہے۔ ہاں میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ مَیں نیک نیتی سے دوسرے مذاہب کے لوگوں سے مباحثات بھی کیا کرتا ہوں اور ایسا ہی پادریوں کے مقابل پر بھی مباحثات کی کتابیں شائع کرتا رہا ہوں۔ اور میں اس بات کا بھی اقراری ہوں کہ جبکہ بعض پادریوں اور عیسائی مشنریوں کی تحریر نہایت سخت ہو گئی اور

---

[1] خر بسطفور حیدہ نام ایک دمشق کا رہنے والا فاضل عیسائی اپنی کتاب خلاصۃ الادیان کے صفحہ چوالیس ۴۴ میں میری کتاب حمامۃ البشریٰ کا ذکر کرتا ہے اور حمامۃ البشریٰ میں سے چند سطریں بطور نقل کے لکھتا ہے اور میری نسبت لکھتا ہے کہ یہ کتاب ایک ہندی فاضل کی ہے جو تمام ملک ہند میں مشہور ہے۔ دیکھو خلاصۃ الادیان وزبدۃ الایمان صفحہ ۴۴ چودھویں سطر سے اکیسویں سطر تک۔ منہ

یہ حوالہ صفحہ 79 پر درج ہے	مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 355 طبع جدید از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 16

عربوں کو مکہ اور مدینہ کی طرف بھیجا اور بعض بلاد فارس کی طرف بھیجے گئے اور اسی طرح مصر میں بھی کتابیں بھیجیں۔ اور یہ ہزار ہا روپیہ کا خرچ تھا جو محض نیک نیتی سے کیا گیا۔

شاید اس جگہ ایک نادان سوال کرے گا کہ اس قدر خیر خواہی غیر ممکن ہے کہ ہزار ہا روپیہ اپنی گرہ سے خرچ کر کے اس گورنمنٹ کی خوبیوں کو تمام ملکوں میں پھیلایا جاوے۔ لیکن ایک عقلمند جانتا ہے کہ احسان ایک ایسی چیز ہے کہ جب ایک شریف اور ایمان دار آدمی اس سے تمتع اٹھاتا ہے تو بالطبع اس میں عشق اور محبت کے رنگ میں ایک جوش پیدا ہوتا ہے کہ تا اس احسان کا معاوضہ دے۔ ہاں کینہ آدمی اس طرف التفات نہیں کرتا۔ پس مجھے طبعی جوش نے ان کارروائیوں کے لیے مجبور کیا۔ مجھے افسوس ہے کہ اگر سول ملٹری گزٹ کے ایڈیٹر کو ان واقعات کی کچھ بھی اطلاع ہوتی تو وہ ایسی تحریر جو انصاف اور سچائی کے برخلاف ہے ہرگز شائع نہ کرتا۔

میرے اس دعویٰ پر کہ میں گورنمنٹ برطانیہ کا سچا خیر خواہ ہوں دو ایسے شاہد ہیں کہ اگر سول ملٹری جیسا لاکھ پرچہ بھی ان کے مقابلہ پر کھڑا ہو تب بھی وہ دروغگو ثابت ہوگا۔ (اوّل) یہ کہ علاوہ اپنے والد مرحوم کی خدمت کے میں سولہ برس سے برابر اپنی تالیفات میں اس بات پر زور دے رہا ہوں کہ مسلمانان ہند پر اطاعت گورنمنٹ برطانیہ فرض اور جہاد حرام ہے۔

۲۔ دوسری یہ کہ میں نے کئی کتابیں عربی فارسی تالیف کر کے غیر ملکوں میں بھیجی ہیں جن میں برابر یہی تاکید اور یہی مضمون ہے۔ پس اگر کوئی نااندیش یہ خیال کرے کہ سولہ برس کی کارروائی میری کسی نفاق پر مبنی ہے تو اس بات کا اس کے پاس کیا جواب ہے کہ جو کتابیں عربی و فارسی روم اور شام اور مصر اور مکہ اور مدینہ وغیرہ ممالک میں بھیجی گئیں اور ان میں نہایت تاکید سے گورنمنٹ انگریزی کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں وہ کارروائی کیونکر نفاق پر محمول ہو سکتی ہے۔ کیا ان ملکوں کے باشندوں سے بجز کافر کہنے کے کسی اور انعام کی توقع تھی۔ کیا سول ملٹری گزٹ کے پاس کسی ایسی خیر خواہ گورنمنٹ کی کوئی اور بھی نظیر ہے؟ اگر ہے تو پیش کریں۔ لیکن میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ جس قدر میں نے کارروائی گورنمنٹ کی خیر خواہی کے لیے کی ہے اس کی نظیر نہیں ملے گی۔ ہاں یہ سچ ہے کہ عیسائی مذہب کو میں اس کی موجودہ صورت کے لحاظ سے ہرگز صحیح نہیں سمجھتا کوئی انسان کیسا ہی برگزیدہ ہو اس کو ہم کسی طرح خدا نہیں کہہ سکتے۔ بلاشبہ وہ تعلیم جو انسان کو سچی توحید سکھاتی اور حقیقی خدا کی طرف رجوع دیتی ہے وہ قرآن کریم میں پائی جاتی ہے۔ قرآن بڑی سوکی سے اسی خدا کو خدا قرار دیتا ہے جو قدیم سے اور ازل سے قانون قدرت کے آئینہ میں نظر آ رہا ہے اور آ رہا ہے پس جس مذہب کی خدا دانی ہی غلط ہے اس مذہب سے عقلمند کو پرہیز کرنا چاہیئے۔ جو لوگ نفسانی ہستی سے فنا ہو گئے ان کو ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ خدا سے ہی نکلے ہیں کیونکہ انہوں نے خدا میں ہو کر ایک نئی اور

مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 462 طبع جدید از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 80 پر درج ہے

پاس سے تیل دیا گیا۔ اور علاوہ اس کے اظہار مسرت کے لیے عام دعوت میں لوگوں کو شامل کیا گیا۔
غرض یہ مبارک جلسہ تمام احباب کا جنہوں نے بڑی خوشی سے باہم چندہ کرکے اس کا اہتمام کیا۔ ۲۰ جون ۱۸۹۷ء سے شروع ہوا۔ اور ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کی شام تک بڑی دھوم دھام سے اس کا اہتمام رہا۔ چنانچہ پہلے روز میں تمام جماعت نے جو ہمارے مریدوں کی جماعت ہے جن کے ذیل میں نام درج ہوں گے بڑے صدق دل سے حضور قیصرہ اور خاندان شاہی اور برٹش گورنمنٹ کے حق میں اقبال اور شمول فضل الٰہی کی دعائیں کیں اور پھر جیسا کہ بیان کیا گیا وقتاً فوقتاً تمام مراسم ادا کیے گئے اور خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہماری جماعت نے جس میں معزز ملازم سرکاری بھی شامل تھے۔ ایسے صدق دل اور محبت اور پوری ارادت اور پورے شوق اور انبساط سے دعائیں کیں اور شکر گذاری ظاہر کی اور اہتمام غرباء کی دعوت میں چندے دیئے اور ایک رقم کثیر باہمی چندہ سے جمع کرکے بڑی سرگرمی اور مستعدی اور دلی خوشی سے تمام تجاویز جنرل کمیٹی کو انجام تک پہنچایا کہ اس سے بڑھ کر خیال میں نہیں آسکتا۔
اور وہ تقریر جو دعا اور شکر گذاری جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند میں سنائی گئی جس پر لوگوں نے بڑی خوشی سے آمین کے نعرے مارے وہ چھ زبانوں میں بیان کی گئی تا ہمارے پنجاب کے ملک میں جس قدر مسلمان کسی زبان میں دسترس رکھتے ہیں اُن تمام زبانوں سے شکر ادا ہو۔ اُن میں سے ایک اردو میں تقریر تھی جو شکر اور دعا پر مشتمل تھی جو عام جلسہ میں سنائی گئی اور پھر عربی اور فارسی اور انگریزی اور پنجابی اور پشتو میں تقریریں قلمبند ہو کر پڑھی گئیں۔ اردو میں اس لیے کہ وہ عدالت کی بولی اور شاہی تجویز کے موافق دفتروں میں رواج یافتہ ہے اور عربی میں اس لیے کہ وہ خدا کی بولی ہے جس سے دنیا کی تمام زبانیں نکلیں اور جو اُمّ الالسنہ اور دنیا کی تمام زبانوں کی ماں ہے جس میں خدا کی آخری کتاب قرآن شریف خلقت کی ہدایت کے لیے آیا۔ اور فارسی میں اس لیے کہ وہ گذشتہ اسلامی بادشاہوں کی یادگار ہے۔ جنہوں نے اس ملک میں قریباً سات سو برس تک فرمانروائی کی۔ اور انگریزی میں اس لیے کہ وہ ہماری جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند اور اس کے معزز ارکان کی زبان ہے جس کے عدل اور احسان کے ہم شکر گذار ہیں۔ اور پنجابی میں اس لیے کہ وہ ہماری مادری زبان ہے جس میں شکر کرنا واجب ہے اور پشتو میں اس لیے کہ وہ ہماری زبان اور فارسی زبان میں ایک برزخ اور سرحدی اقبال کا نشان ہے۔
اسی تقریب پر ایک کتاب شکر گذاری جناب قیصرہ ہند کے لیے تالیف کرکے اور چھاپ کر اُس کا نام تحفہ قیصریہ رکھا گیا اور چند جلدیں اس کی نہایت خوبصورت مجلد کرا کے اُن میں سے ایک حضرت قیصرہ ہند کے حضور میں بھیجنے کے لیے بخدمت صاحب ڈپٹی کمشنر بھیجی گئی اور ایک کتاب بحضور وائسرائے گورنر جنرل کشور ہند روانہ ہوئی اور ایک بحضور جناب نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 115,114 طبع جدید از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 81 پر درج ہے

بھیجدی گئی اب وہ دُعائیں جو چھ زبانوں میں کی گئیں۔ ذیل میں لکھی جاتی ہیں۔ اور بعد اس کے اُن تمام دوستوں کے نام درج کئے جائیں گے جو تکالیف سفر اُٹھا کر اس جلسہ کے لیے قادیان میں تشریف لائے اور اس سخت گرمی میں اس خوشی کے جوش میں مشقتیں اُٹھائیں یہاں تک کہ باعث ایک گروہ کثیر جمع ہونے کے اس قدر چارپائیاں نہ مل سکیں تو بڑی خوشی سے تین دن تک اکثر احباب زمین پر سوتے رہے۔ جس اخلاص اور محبت اور صدق دل کے ساتھ میری جماعت کے معزز اصحاب نے اس خوشی کی رسم کو ادا کیا میرے پاس وہ الفاظ نہیں کہ میں بیان کرسکوں۔

میں پہلے اپنے بیان میں یہ ذکر بھول گیا تھا کہ اس تقریب جلسہ میں ۲۲ر جون ۱۸۹۷ء کو ہماری جماعت کے چار مولوی صاحبان نے اُٹھ کر عام لوگوں کو جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی اطاعت اور سچی وفاداری کی ترغیب دی۔ چنانچہ پہلے اخویم مولوی عبدالکریم صاحب نے اُٹھ کر اس بارے میں بہت تقریر کی۔ پھر اخویم حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب بھیروی نے تقریر کی اور پھر بعد اُن کے اخویم مولوی برہان الدین صاحب جہلمی اُٹھے اور انہوں نے پنجابی میں تقریر کر کے عام لوگوں کو اطاعت ملکہ معظمہ کے لیے بہت ترغیب دی۔ بعد اُن کے مولوی جمال الدین صاحب سید والا ضلع منٹگمری نے اُٹھ کر پنجابی میں تقریر کی۔ مگر انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام جن کو نادان مسلمان اب تک خونریزی کی صورت میں انتظار کر رہے ہیں وہ درحقیقت فوت ہوگئے ہیں۔ لہٰذا ایسے خیال کہ کسی وقت مہدی اور مسیح کے آنے سے مسلمان خونریزیاں کریں گے صحیح نہیں ہے۔ اور عام لوگوں کو نیک بختی اور نیک چلنی کی ترغیب دی گئی۔ اور اس مبارک موقعہ پر ساٹھ ستر آدمیوں نے ہر ایک گناہ اور بدچلنی سے رو رو کر توبہ کی۔ یہاں تک کہ اُن کی گریہ وزاری سے مسجد گونج رہی تھی۔

اب ذیل میں وہ دُعائیں چھ زبانوں میں درج کی جاتی ہیں

الراقم میرزا غلام احمد قادیانی

۲۳ر جون ۱۸۹۷ء

نوٹ:۔ دعائیں اگلے صفحات پر ملاحظہ کریں۔

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 115,114 طبع جدید از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 81 پر درج ہے

حوالہ نمبر 18

ذوجب الارتحال ولو قصدنا ذکر خدماته لضاق بنا المجال وعجزنا

کا وقت آگیا اور اگر ہم اس کی تمام خدمات لکھنا چاہیں تو اس جگہ سمانہ سکیں اور ہم لکھنے سے

عن التدوین۔ فالملخص ان ابی لم یزل کان شائم برق الدولة وقائماً

عاجز رہ جائیں۔ پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ میرا باپ سرکار انگریزی کے مراحم کا ہمیشہ امیدوار رہا

علی الخدمة عند الضرورة حتے اعزته الدولة بمکاتیب رضاها وخصته

اور عند الضرورت خدمتیں بجا لاتا رہا یہاں تک کہ سرکار انگریزی نے اپنی خوشنودی کی چٹھیات سے اسکو معزز

فی کل وقت بعطاءها واسمحت له بمواساتها وتفضلت علیه براعاتها و

کیا اور ہر ایک وقت اپنے عطاؤں کے ساتھ اسکو خاص فرمایا اور اسکی غمخواری فرمائی اور اسکی رعایت رکھی

حسبته من دواعی الخیر ومن المخلصین۔ ثم اذا توفی ابی فقام مقامه

اور اسکو اپنے خیرخواہوں اور مخلصوں میں سے سمجھا۔ پھر جب میرا باپ وفات پا گیا تب ان خصلتوں میں

فی هذه السیر اخی المیرزا غلام قادر وغمرته مواهب الدولة کما

اسکا قائم مقام میرا بھائی ہوا جسکا نام میرزا غلام قادر تھا اور سرکار انگریزی کی عنایات ایسی ہی اس کے

غمرت والدی وتوفی اخی بعد ابی فی بضع سنین ثم بعد وفاتهما

شامل حال ہوگئیں جیسی کہ میرے باپ کے شامل حال تھیں اور میرا بھائی چند سال بعد اپنے والد کے فوت ہوگیا

تفوت اثرهما واقتدیت سیرهما وذکرت عصرهما ولکنی ما کنت

پھر ان دونوں کی وفات کے بعد میں اُنکے نقش قدم پر چلا اور اُنکی سیرتوں کی پیروی کی اور اُنکے زمانہ کو یاد کیا

ذا حسب ونعمة وسعة وثروة ولا ذا املاک وارضین۔ بل تبتلت

لیکن میں صاحب مال اور صاحب املاک نہیں تھا۔ بلکہ میں اُنکی وفات کے

الی اللہ بعد ارتحالهما ولحقت بقوم منقطعین۔ وجذبنی ربی الیه

بعد اللہ جلشانہ کیطرف جھک گیا اور اُنہیں جا ملا جنہوں نے دنیا کا تعلق توڑ دیا۔ اور میرے رب نے اپنی طرف

واحسن مثوای واسبغ علی من نعماء الذین۔ وقادنی من تدنسات

مجھے کھینچ لیا اور مجھے نیک جگہ دی اور اپنی نعمتوں کو مجھ پر کامل کیا اور مجھے دنیا کی آلودگیوں اور کروہات سے

نور الحق حصہ اوّل صفحہ 29،28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 39،38 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 81 پر درج ہے

الدنیا الی حظیرۃ قدسہ و اعطانی ما اعطانی وجعلنی من الملھمین
نکال کر اپنی مقدس جگہ میں لے آیا اور مجھے اُس نے دیا جو کچھ دیا اور مجھے ملہموں اور
المحدّثین۔ فما کان عندی من مال الدنیا وخیلھا وافراسھا غیرانی
محدثوں میں سے کر دیا۔ سو میرے پاس دنیا کا مال اور دنیا کے گھوڑے اور دنیا کے سوار تو نہیں تھے بجز اسکے کہ
اُعطیتُ جیاد الاقلام و رُزقتُ جواھر الکلام و اُعطیتُ من نور
عمدہ گھوڑے قلموں کے مجھکو عطا کئے گئے اور کلام کے جواہر مجھکو دیئے گئے اور وہ نور مجھ کو عطا ہوا جو مجھے
یؤمننی العثار ویبین لی الآثار فھذہ الدولۃ الالٰھیۃ السماویۃ
لغزش سے بچاتا اور راست روی کے آثار مجھ پر ظاہر کرتا ہے پس اس الٰہی اور آسمانی دولت نے مجھے
قد اغنتنی وجبرت عیلتی واضاءتنی ونورت لیلتی وادخلتنی
غنی کر دیا اور میرے افلاس کا تدارک کیا اور مجھے روشن کیا اور میری رات کو منور کر دیا اور مجھے منعموں
فی المنعمین۔ فقصدت ان اعین الدولۃ البرطانیۃ بھذا المال وان لم
میں داخل کیا۔ سو میں نے چاہا کہ اس مال کے ساتھ گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کروں اگرچہ
یکن لی من الدراھم والخیل والبغال وما کنت من المتمولین۔
میرے پاس روپیہ اور گھوڑے اور خچریں تو نہیں اور نہ میں مالدار ہوں۔
فقمت لامدادھا بقلمی ویدی وکان اللہ فی مددی وعاھدت
سو میں اسکی مدد کے لئے اپنے قلم اور ہاتھ سے اُٹھا اور خدا میری مدد پر تھا اور میں نے اسی زمانہ سے
اللہ تعالٰی مُنذ ذٰلکَ العھد ان لا اؤلف کتابًا مبسُوطًا من بعد الا واذکر
خدا تعالٰی سے یہ عہد کیا کہ کوئی مبسوط کتاب بغیر اسکے تالیف نہیں کرونگا جو اسمیں احسانات قیصرہ ہند کا ذکر
فیہ ذکر احسانات قیصرۃ الھند وذکر مننھا التی وجب شکرھا علی المسلمین
نہ ہو اور نیز اُسکے ان تمام احسانوں کا ذکر ہو جن کا شکر مسلمانوں پر واجب ہے۔
ومع ذلک کان فی خاطری ان ادعو القیصرۃ المکرمۃ الی الاسلام
اور باوجود اسکے میرے دل میں یہ بھی تھا کہ میں قیصرہ مکرمہ کو دعوت اسلام کروں

نور الحق حصہ اوّل صفحہ 29،28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 39،38 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 81 پر درج ہے

حوالہ نمبر 19

ہمارا کوئی الہام پیش کرنا چاہیئے۔ اجتہادی غلطی نبیوں اور رسولوں سے بھی ہو جاتی ہے۔ جس پر وہ قائم نہیں رکھے جاتے۔ ذرہ صحیح بخاری کو کھولو اور حدیث ذھب وھلی کو غور سے پڑھو۔ ایسا اعتراض کرنا جو دوسرے پاک نبیوں پر بلکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی وہی اعتراض آئے مسلمانوں اور نیک آدمیوں کا کام نہیں ہے بلکہ لعنتیوں اور شیطانوں کا کام ہے۔ اگر دل میں فساد نہیں تو قوم کا تفرقہ دُور کرنے کے لئے ایک جلسہ کرو۔ اور مجلس عام میں میرے پر اعتراض کرو کہ فلاں پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ پھر اگر حاضرین نے قسم کھا کر کہہ دیا کہ فی الواقع جھوٹی نکلی اور میرے جواب کو سُنکر مُدلل بیان اور شرعی دلیل سے رد کر دیا تو اُسی وقت میں توبہ کرونگا۔ ورنہ چاہیئے کہ سب توبہ کر کے اِس جماعت میں داخل ہو جائیں اور درندگی اور بدزبانی چھوڑ دیں۔

۱۵۱

اَے مسلمانوں کی ذریّت! مَیں نے آپ لوگوں کا کیا گناہ کیا ہے کہ آپ لوگ انواع اقسام کے منصوبوں سے میری ایذا کے درپے ہو گئے تم میں سے جو مولوی ہیں وہ ہر وقت یہی وعظ کرتے ہیں کہ یہ شخص کافر بے دین دجّال ہے اور انگریزوں کی سلطنت کی حد سے زیادہ تعریف کرتا ہے اور رُومی سلطنت کا مخالف ہے۔ اور تم میں سے جو ملازمت پیشہ ہیں وہ اِس کوشش میں ہیں کہ مجھے اِس محسن سلطنت کا باغی ٹھہراویں۔ مَیں سُنتا ہوں کہ ہمیشہ خلاف واقعہ خبریں میری نسبت پہنچانے کے لئے ہر طرف سے کوشش کی جاتی ہے حالانکہ آپ لوگوں کو خوب معلوم ہے کہ مَیں باغیانہ طریق کا آدمی نہیں ہوں۔ میری عمر کا اکثر حصہ اِس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گذرا ہے اور مَیں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ مَیں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے

تریاق القلوب صفحہ 28،27 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 156،155 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 82 پر درج ہے

حوالہ نمبر19

جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں۔ ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں پھر کیونکر ممکن تھا کہ میں اس سلطنت کا بدخواہ ہوتا یا کوئی ناجائز باغیانہ منصوبے اپنی جماعت میں پھیلاتا جبکہ میں بیس برس تک یہی تعلیم اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی دیتا رہا۔ اور اپنے مریدوں میں یہی ہدایتیں جاری کرتا رہا۔ تو کیونکر ممکن تھا کہ ان تمام ہدایتوں کے برخلاف کسی بغاوت کے منصوبے کی میں تعلیم کر دوں۔ حالانکہ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ امن مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے نہ مدینہ میں۔ اور نہ سلطان روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ میں۔ پھر میں خود اپنے آرام کا دشمن بنوں۔ اگر اس سلطنت کے بارے میں کوئی باغیانہ منصوبہ دل میں مخفی رکھوں اور جو لوگ مسلمانوں میں سے ایسے بدخیال جہاد اور بغاوت کے دلوں میں مخفی رکھتے ہوں میں انکو سخت نادان اور بدقسمت ظالم سمجھتا ہوں۔ کیونکہ ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ اسلام کی دوبارہ زندگی انگریزی سلطنت کے امن بخش سایہ سے پیدا ہوئی ہے۔ تم چاہو دل میں مجھے کچھ کہو۔ گالیاں نکالو۔ یا پہلے کی طرح کافر کا فتویٰ لکھو۔ مگر میرا اصول یہی ہے کہ ایسی سلطنت سے دل میں بغاوت کے خیالات رکھنا۔ یا ایسے خیال جن سے بغاوت کا احتمال ہو سکے سخت بدذاتی اور خدا تعالیٰ کا گناہ ہے۔ بہتیرے ایسے مسلمان ہیں جن کے دل کبھی صاف نہیں ہوں گے جب تک ان کا یہ اعتقاد نہ ہو کہ خونی مہدی اور خونی مسیح کی حدیثیں تمام افسانہ اور کہانیاں ہیں۔

اے مسلمانو! اپنے دین کی ہمدردی تو اختیار کرو مگر سچی ہمدردی۔ کیا اس معقولیت کے زمانہ میں دین کے لئے یہ بہتر ہے کہ ہم تلوار سے لوگوں کو مسلمان کرنا چاہیں۔ کیا جبر کرنا اور زور اور تعدی سے اپنے دین میں داخل کرنا اس بات کی دلیل ہو سکتی ہے کہ وہ دین خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے؟ خدا سے ڈرو اور یہ بیہودہ الزام دین اسلام پر مت لگاؤ کہ اس نے جہاد کا مسئلہ سکھایا ہے اور زبردستی اپنے مذہب میں داخل کرنا اس کی تعلیم ہے۔ معاذ اللہ ہرگز

مکتوب صفحہ 27، 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 155، 156 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 82 پر درج ہے

حوالہ نمبر 20

مدد دینے کو طیار تھے۔ غرض اس طرح انکی زندگی گذری۔ اور پھر اُنکے انتقال کے بعد یہ عاجز دُنیا کے شغلوں سے بکلی علیحدہ ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف مشغول ہُوا۔ اور مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ مَیں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دُوسرے بلاد اسلامیہ میں اِس مضمون کے شائع کئے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے۔ لہٰذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کا شکر گذار اور دُعاگو ہے۔ اور یہ کتابیں مَیں نے مختلف زبانوں یعنی اُردو۔ فارسی۔ عربی میں تالیف کر کے اسلام کے تمام ملکوں میں پھیلا دیں۔ یہاں تک کہ اسلام کے دو مقدس شہروں مکہ اور مدینہ میں بھی بخوبی شائع کر دیں۔ اور رُوم کے پایہ تخت قسطنطنیہ اور بلاد شام اور مصر اور کابل اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہانتک ممکن تھا اشاعت کر دی گئی جس کا یہ نتیجہ ہُوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلط خیالات چھوڑ دیئے جو نافہم مُلاّؤں کی تعلیم سے اُن کے دِلوں میں تھے۔ یہ ایک ایسی خدمت مجھ سے ظہور میں آئی۔ کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی نظیر کوئی مسلمان دکھلا نہیں سکا۔ اور مَیں اس قدر خدمت کر کے جو بائیس برس تک کرتا رہا ہوں۔ اس محسن گورنمنٹ پر کچھ احسان نہیں کرتا کیونکہ مجھے اِس بات کا اقرار ہے کہ اس بابرکت گورنمنٹ کے آنے سے ہم نے اور ہمارے بزرگوں نے ایک لوہے کے جلتے ہوئے تنور سے نجات پائی ہے۔ اس لئے مَیں مع اپنے تمام عزیزوں کے دونوں ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرتا ہوں کہ یا الٰہی اس مبارکہ قیصرہ ہند دام ملکہا کو دیر گاہ تک ہمارے سروں پر سلامت رکھ۔ اور اس کے ہر ایک قدم کے ساتھ اپنی مدد کا سایہ شامل حال فرما۔ اور اس کے اقبال کے دن بہت لمبے کر ؂

ستارہ قیصرہ صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 114 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 83 پر درج ہے

حوالہ نمبر 21

مدد دینے کو طیار تھے۔ غرض اس طرح انکی زندگی گذری۔ اور پھر اُنکے انتقال کے بعد یہ عاجز دُنیا کے شغلوں سے بکلی علیحدہ ہوکر خدا تعالیٰ کی طرف مشغول ہوا۔ اور مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ مَیں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دُوسرے بلاد اسلامیہ میں اس مضمون کے شائع کئے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے۔ لہذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کا شکر گذار اور دُعا گو رہے۔ اور یہ کتابیں مَیں نے مختلف زبانوں یعنی اُردو۔ فارسی۔ عربی میں تالیف کرکے اسلام کے تمام ملکوں میں پھیلادیں۔ یہانتک کہ اسلام کے دو مقدس شہروں مکہ اور مدینہ میں بھی بخوبی شائع کردیں۔ اور رُوم کے پایہ تخت قسطنطنیہ اور بلاد شام اور مصر اور کابل اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہانتک ممکن تھا اشاعت کردی گئی جس کا یہ نتیجہ ہُوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلط خیالات چھوڑ دیئے جو نافہم مُلاؤں کی تعلیم سے اُن کے دلوں میں تھے۔ یہ ایک ایسی خدمت مجھ سے ظہور میں آئی کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی نظیر کوئی مسلمان دکھلا نہیں سکا۔ اور مَیں اس قدر خدمت کرکے جو بائیس برس تک کرتا رہا ہوں۔ اس محسن گورنمنٹ پر کچھ احسان نہیں کرتا کیونکہ مجھے اس بات کا اقرار ہے کہ اس بابرکت گورنمنٹ کے آنے سے ہم نے اور ہمارے بزرگوں نے ایک لوہے کے جلتے ہوئے تنور سے نجات پائی ہے۔ اس لئے مَیں مع اپنے تمام عزیزوں کے دونوں ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرتا ہوں کہ یاالٰہی اس مبارکہ قیصرہ ہند دام ملکہا کو دیر گاہ تک ہمارے سروں پر سلامت رکھ۔ اور اس کے ہر ایک قدم کے ساتھ اپنی مدد کا سایہ شامل حال فرما۔ اور اس کے اقبال کے دن بہت لمبے کر +

۷

...ارہ قیصرہ صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 114 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 4 پر درج ہے

حوالہ نمبر 22

دوسری مرتبہ چودہ گھوڑے نذر کئے۔ اور اسی طرح وہ اور وقتوں میں بھی خدمات گورنمنٹ میں مشغول رہے اور وقتاً فوقتاً خوشنودی کی چٹھیات پاتے رہے اور انعام بھی ملتے رہے[1] اور چالیس برس اپنی عمر عزیز کے انہی خدمات میں انہوں نے بسر کئے اور پھر بعد ان کے انتقال کے میرا بڑا بھائی میرزا غلام قادر خدمات گورنمنٹ میں مشغول رہا۔ اور پھر ان کے بعد میں ایک گوشہ نشین آدمی تھا جس کی دنیوی طریق پر زندگی نہیں تھی اور نہ اس کے کامل اسباب مہیا تھے۔ تاہم میں نے برابر ۱۷ برس سے یہ اپنے پر حق واجب ٹھیرا لیا کہ اپنی قوم کو اس گورنمنٹ کی خیر خواہی کی طرف بلاؤں اور ان کو سچی اطاعت کی طرف ترغیب دوں۔ چنانچہ میں نے اس مقصد کی انجام دہی کے لیے اپنی ہر یک تالیف میں یہ لکھنا شروع کیا[2] کہ اس گورنمنٹ کے ساتھ کسی طرح مسلمانوں کو جہاد درست نہیں۔ اور نہ صرف اس قدر بلکہ بار بار اس بات پر زور دیا کہ چونکہ گورنمنٹ برطانیہ برٹش انڈیا کی رعایا کی محسن ہے اس لیے مسلمانان ہند پر لازم ہے کہ نہ صرف اتنا ہی کریں کہ گورنمنٹ برطانیہ کے مقابل پر بدارادوں سے رکیں بلکہ اپنی سچی شکر گذاری اور ہمدردی کے نمونے بھی گورنمنٹ کو دکھلا دیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ☆ یعنی احسان کا بدلہ بجز احسان کے اور کچھ نہیں۔ اور یہ بات قطعی اور فیصلہ شدہ ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ مسلمانان ہند کی محسن ہے کیونکہ سکھوں کے زمانہ میں ہمارے دین اور دنیا دونوں پر مصیبتیں تھیں۔ خدا تعالیٰ اس گورنمنٹ کو دور سے ابر رحمت کی طرح لایا اور ان مصیبتوں سے اس گورنمنٹ کے عہد دولت نے ایک دم میں ہمیں چھوڑا دیا۔ پس اس گورنمنٹ کا شکر نہ کرنا بد ذاتی ہے اور جو شخص ایسے احسانات دیکھ کر پھر نفاق سے زندگی بسر کرے اور سچے دل سے شکر گذار نہ ہو تو بلا شبہ کافر نعمت ہے[3]۔ ہماری ایمانداری کا یہ تقاضا ہونا چاہیئے کہ ہم تہ دل سے اقرار کریں کہ درحقیقت یہ گورنمنٹ ہماری محسن ہے۔ ہم اس گورنمنٹ

---

[1] نوٹ، سر لیپل گریفن کی کتاب تذکرہ رئیسان پنجاب میں میرے والد صاحب کا مفصل ذکر ہے۔ یاد رہے کہ میرے والد صاحب کا نام میرزا غلام مرتضیٰ اور ان کے والد کا نام میرزا عطا محمد ہے۔ منہ

[2] نوٹ: دیکھو براہین احمدیہ، شہادۃ القرآن۔ سرمہ چشم آریہ۔ آئینہ کمالات اسلام حمامۃ البشریٰ۔ نور الحق وغیرہ

[3] نوٹ۔ اس زمانہ میں اکثر عیسائی معترضوں نے یہ اعتراض غلط فہمی سے اسلام پر کیا ہے کہ اسلام جبر اور تلوار کے زور سے پھیلایا گیا ہے۔ مگر افسوس کہ ایسے معترضوں نے قرآن کریم کی ان تعلیموں پر غور نہیں کی جن میں لکھا ہے کہ تم دوسری قوموں کے ظلم اور ایذا کی برداشت کر کے نرمی کے ساتھ دعوت حق کرو۔ خاص کر عیسائیوں کے مقابل پر یہ حکم تھا کہ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ☆☆ یعنی جب تم عیسائیوں کے ساتھ بحث کرو تو حکمت اور نیک نصیحتوں کے ساتھ بحث کرو جو نرمی اور تہذیب سے ہو۔ ہاں یہ سچ ہے کہ بہتیرے اس زمانہ کے جاہل لوگ

☆ الرحمٰن: ۶۱ ☆☆ النحل: ۱۲۶

مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 459، طبع جدید، از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 84 پر درج ہے

المرقوم ۲۹ / جون ۱۸۹۸ء
بخدمت سر ہربرٹ ایجرٹن صاحب
بہادر فنانشل کمشنر پنجاب

یہ تو میرے باپ اور میرے بھائی کا حال ہے۔ اور چونکہ میری زندگی فقیرانہ اور درویشانہ طور پر ہے اس لئے میں ایسے درویشانہ طرز سے گورنمنٹ انگریزی کی خیر خواہی اور امداد میں مشغول رہا ہوں۔ قریباً انیس برس سے ایسی کتابوں کے شائع کرنے میں میں نے اپنا وقت بسر کیا ہے جن میں یہ ذکر ہے کہ مسلمانوں کو سچے دل سے اس گورنمنٹ کی خدمت کرنی چاہیئے۔ اور اپنی فرمانبرداری اور وفاداری کو دوسری قوموں سے بڑھ کر دکھلانا چاہیئے اور میں نے اسی غرض سے بعض کتابیں عربی زبان میں لکھیں اور بعض فارسی زبان میں۔ اور ان کو دُور دُور ملکوں تک شائع کیا۔ اور ان سب میں مسلمانوں کو بار بار تاکید کی اور معقول وجوہ سے ان کو اس طرف جھکایا کہ وہ گورنمنٹ کی اطاعت بدل و جان اختیار کریں۔ اور یہ کتابیں عرب اور بلادِ شام اور کابل اور بخارا میں پہنچائی گئیں۔ اگرچہ میں سنتا ہوں کہ بعض نادان مولویوں نے ان کے دیکھنے سے مجھے کافر قرار دیا ہے اور میری تحریروں کو اس بات کا ایک نتیجہ ٹھہرایا ہے کہ گویا مجھے سلطنت انگریزی سے ایک اندرونی اور خفیہ تعلق ہے اور گویا میں ان تحریروں کی عوض میں گورنمنٹ سے کوئی انعام پاتا ہوں لیکن مجھ کو یقیناً معلوم ہوا ہے کہ بعض دانشمندوں کے دلوں پر ان تحریروں کا نہایت نیک اثر ہوا ہے اور انہوں نے ان وحشیانہ عقائد سے توبہ کی ہے جن میں وہ برخلاف منشاء گورنمنٹ کے مبتلا تھے۔ ان نیک تاثیرات کیلئے میری مذہبی تحریریں جو پادریوں کے مخالف تھیں بڑی محرک ہوئی ہیں۔ ورنہ جس زور کے ساتھ میں نے مسلمانوں کو اس گورنمنٹ کی اطاعت کیلئے بلایا ہے اور جابجا سرحدی نادان ملاؤں کو جو ناحق کئے دن فتنہ انگیزی کرتے اور افغانوں کو مخالفت کیلئے ابھارتے ہیں سرزنش کی ہے۔ یہ

کشف الغطاء صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 185 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 85 پر درج ہے

حوالہ نمبر 24

(۲۳۶)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
نَحۡمَدُهٗ وَ نُصَلِّيۡ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ

المنار

قاہرہ سے ایک اخبار نکلتا ہے جس کا نام منار ہے۔ جب فروری ۱۹۰۱ء میں ہماری طرف سے پیر گولڑوی صاحب کے مقابل پر رسالہ اعجاز المسیح لکھا گیا جو فصیح بلیغ عربی میں ہے اور اس کے جواب سے نہ صرف پیر صاحب موصوف عاجز رہ گئے بلکہ پنجاب اور ہندوستان کے تمام علماء بھی عاجز آ گئے تو میں نے مناسب سمجھا کہ اس رسالہ کو بلاد عرب یعنی حرمین اور شام اور مصر وغیرہ میں بھی بھیجدوں کیونکہ اس کتاب کے صفحہ ۱۵۲ میں جہاد کی مخالفت میں ایک مضمون لکھا گیا ہے اور میں نے بائیس برس سے اپنے ذمہ یہ فرض کر رکھا ہے کہ ایسی کتابیں جن میں جہاد کی ممانعت ہو اسلامی ممالک میں ضرور بھیجدیا کرتا ہوں اسی وجہ سے میری عربی کتابیں عرب کے ملک میں بھی بہت شہرت پا گئی ہیں۔ جو لوگ درندہ طبع ہیں اور جہاد کی مخالفت کے بارے میں میری تحریریں پڑھتے ہیں وہ فی الفور چڑ جاتے ہیں اور میرے دشمن ہو جاتے ہیں۔ مگر جن میں انسانیت ہے وہ معقول بات کو پسند کر لیتے ہیں۔ پھر دشمنی کی حالت میں کون کسی کی کتاب کی تعریف کر سکتا ہے۔ سو اسی خیال سے یہ رسالہ کئی جگہ مصر میں بھیجا گیا۔ چنانچہ منجملہ ان کے ایڈیٹر المنار کو بھی پہنچا دیا گیا تا اس سے جہاد کے غلط خیالات کی بھی اصلاح ہو۔ اور مجھے معلوم ہے کہ اس مسئلہ جہاد کی غلط فہمی میں ہر ایک ملک میں کسی قدر گروہ مسلمانوں کا ضرور مبتلا ہے بلکہ جو شخص سچے دل سے جہاد کا مخالف ہو اس کو یہ علماء کافر سمجھتے ہیں بلکہ واجب القتل بھی۔ لیکن چونکہ اسلام کی تعلیم میں یہ بات داخل ہے کہ جو شخص انسان کا شکر نہیں کرتا وہ خدا کا شکر بھی نہیں کرتا۔ اس لیے ہم لوگ اگر ایمان اور تقویٰ کو نہ چھوڑیں تو ہمارا یہ فرض ہے کہ اپنے قول اور فعل سے ہر طرح اس گورنمنٹ برطانیہ کی نصرت کریں۔ کیونکہ ہم اس گورنمنٹ کے مبارک قدم سے پہلے ایک جلتے ہوئے تنور میں تھے۔ یہی گورنمنٹ ہے جس نے اس تنور سے ہمیں باہر نکالا۔ غرض اسی خیال سے جو میرے دل میں مستحکم جما ہوا ہے۔ اعجاز المسیح

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 533 طبع جدید، از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 85 پر درج ہے

چھاپا جائے اور پھر دس بیس نسخہ اُسکے گورنمنٹ میں اور باقی نسخہ جات متفرق مواضع پنجاب و ہندوستان خاصکر سرحدی ملکوں میں تقسیم کئے جائیں۔ یہ سچ ہے کہ بعض غمخوار مسلمانوں نے ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے خیالات کا ردّ لکھا ہے۔ مگر یہ دوچار مسلمانوں کا ردّ جمہوری ردّ کا ہرگز قائم مقام نہیں ہو سکتا۔ بلاشبہ جمہوری ردّ کا اثر ایسا قوی اور پُر زور ہوگا جس سے ڈاکٹر صاحب کی تمام غلط تحریریں خاک سے ملجائیں گی اور بعض ناواقف مسلمان بھی اپنے سچے اور پاک اصول سے بخوبی مطلع ہو جائیں گے اور گورنمنٹ انگلشیہ پر بھی صاف باطنی مسلمانوں کی اور خیر خواہی اس رعیت کی کما حقہٗ کھل جائے گی اور بعض کوہستانی جہلا کے خیالات کی اصلاح بھی بذریعہ اسی کتاب کی وعظ اور نصیحت کے ہوتی رہے گی۔ بالآخر یہ بات بھی ظاہر کرنا ہم اپنے نفس پر واجب سمجھتے ہیں کہ اگرچہ تمام ہندوستان پر یہ حق واجب ہے کہ بنظر ان احسانات کے کہ جو سلطنتِ انگلشیہ سے اس کی حکومت اور آرام بخش حکمت کے ذریعہ سے عامۂ خلائق پر وارد ہیں سلطنتِ ممدوحہ کو خداوند تعالےٰ کی ایک نعمت سمجھیں اور مثل اور نعماء الٰہی کے اس کا شکر بھی ادا کریں۔ لیکن پنجاب کے مسلمان بڑے ناشکر گذار ہوں گے اگر وہ اس سلطنت کو جو ان کے حق میں خدا کی ایک عظیم الشّان رحمت ہے نعمتِ عظمیٰ یقین نہ کریں۔ انکو سوچنا چاہیئے کہ اس سلطنت سے پہلے وہ کس حالت پُر ملالت میں تھے اور پھر کیسے امن و امان میں آگئے۔ پس فی الحقیقت یہ سلطنت ان کے لئے ایک آسمانی برکت کا حکم رکھتی ہے جس کے آنے سے سب تکلیفیں ان کی دور ہوئیں اور ہر یک قسم کے ظلم اور تعدّی سے نجات حاصل ہوئی اور ہر یک ناجائز روک اور مزاحمت سے آزادی میسّر آئی۔ کوئی ایسا مانع نہیں کہ جو ہم کو نیک کام کرنے سے روک سکے یا ہماری آسائش میں خلل ڈال سکے۔ پس حقیقت میں خداوند کریم و رحیم نے اس سلطنت کو مسلمانوں کے لئے ایک بارانِ رحمت بھیجا ہے جس سے پودہ اسلام کا پھر اس ملک پنجاب میں سرسبز ہوتا جاتا ہے اور جس کے فوائد کا اقرار حقیقت میں خدا کے احسانوں کا اقرار ہے۔ یہی سلطنت ہے جس کی آزادی ایسی بدیہی اور مسلّم الثبوت ہے کہ بعض دوسرے ملکوں سے مظلوم مسلمان ہجرت کر کے اس ملک میں آنا بدل وجان پسند کرتے ہیں۔ جس صفائی سے اس سلطنت کے ظلّ حمایت میں مسلمانوں کی اصلاح کے لئے

براہین احمدیہ جلد اوّل تا چہارم صفحہ 140 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 140 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 86 پر درج ہے

حوالہ نمبر 26

دوسری مرتبہ چودہ گھوڑے نذر کیے۔ اور اسی طرح وہ اور وقتوں میں بھی خدمات گورنمنٹ میں مشغول رہے اور وقتاً فوقتاً خوشنودی کی چٹھیات پاتے رہے اور انعام بھی ملتے رہے[1] اور چالیس برس اپنی عمر عزیز کے انہی خدمات میں انہوں نے بسر کئے اور پھر بعد ان کے انتقال کے میرا بڑا بھائی میرزا غلام قادر خدمات گورنمنٹ میں مشغول رہا۔ اور پھر ان کے بعد میں ایک گوشہ نشین آدمی تھا جس کی دنیوی طریق پر زندگی نہیں تھی اور نہ اس کے کامل اسباب مہیا تھے۔ تاہم میں نے برابر ۱۶ برس سے یہ اپنے پر حق واجب ٹھیرا لیا کہ اپنی قوم کو اس گورنمنٹ کی خیر خواہی کی طرف بلاؤں اور ان کو سچی اطاعت کی طرف ترغیب دوں۔ چنانچہ میں نے اس مقصد کی انجام دہی کے لیے اپنی ہر یک تالیف میں یہ لکھنا شروع کیا[2] کہ اس گورنمنٹ کے ساتھ کسی طرح مسلمانوں کو جہاد درست نہیں۔ اور نہ صرف اس قدر بلکہ بار بار اس بات پر زور دیا کہ چونکہ گورنمنٹ برطانیہ برٹش انڈیا کی رعایا کی محسن ہے اس لیے مسلمانانِ ہند پر لازم ہے کہ نہ صرف اتنا ہی کریں کہ گورنمنٹ برطانیہ کے مقابل پر بدارادوں سے رکیں بلکہ اپنی سچی شکرگزاری اور ہمدردی کے نمونے بھی گورنمنٹ کو دکھلاویں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ☆ یعنی احسان کا بدلہ بجز احسان کے اور کچھ نہیں۔ اور یہ بات قطعی اور فیصلہ شدہ ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ مسلمانانِ ہند کی محسن ہے کیونکہ سکھوں کے زمانہ میں ہمارے دین اور دنیا دونوں پر مصیبتیں تھیں۔ خدا تعالیٰ اس گورنمنٹ کو دور سے ابرِ رحمت کی طرح لایا اور ان مصیبتوں سے اس گورنمنٹ کے عہدِ دولت نے ایک دم میں ہمیں چھوڑا دیا۔ پس اس گورنمنٹ کا شکر نہ کرنا بد ذاتی ہے اور جو شخص ایسے احسانات دیکھ کر پھر نفاق سے زندگی بسر کرے اور سچے دل سے شکرگذار نہ ہو تو بلاشبہ کافر نعمت ہے[3]۔ ہماری ایمانداری کا یہ تقاضا ہونا چاہیئے کہ ہم تہِ دل سے اقرار کریں کہ درحقیقت یہ گورنمنٹ ہماری محسن ہے۔ ہم اس گورنمنٹ

---

[1] نوٹ، سرلیپل گریفن کی کتاب تذکرہ رئیسانِ پنجاب میں میرے والد صاحب کا مفصل ذکر ہے۔ یاد رہے کہ میرے والد صاحب کا نام میرزا غلام مرتضیٰ اور ان کے والد کا نام میرزا عطا محمد ہے۔ منہ

[2] نوٹ۔ دیکھو براہین احمدیہ، شہادۃ القرآن۔ سرمہ چشم آریہ۔ آئینہ کمالاتِ اسلام، حمامۃ البشریٰ۔ نور الحق وغیرہ

[3] نوٹ۔ اس زمانہ میں اکثر عیسائی معترضوں نے یہ اعتراض غلط فہمی سے اسلام پر کیا ہے کہ اسلام جبر اور تلوار کے زور سے پھیلایا گیا ہے۔ مگر افسوس کہ ایسے معترضوں نے قرآن کریم کی ان تعلیموں پر غور نہیں کی جن میں لکھا ہے کہ تم دوسری قوموں کے ظلم اور ایذا کی برداشت کرکے نرمی کے ساتھ دعوتِ حق کرو۔ خاص کر عیسائیوں کے مقابل پر یہ حکم تھا کہ اُدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ☆☆ یعنی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بحث کرے تو حکمت اور نیک نصیحتوں کے ساتھ بحث کرو جو نرمی اور تہذیب سے ہو۔ ہاں یہ سچ ہے کہ بہتر ہے اس زمانہ کے جاہل اور

☆ الرحمٰن: ۶۱ ☆☆ النحل: ۱۲۶

یہ حوالہ صفحہ 86 پر درج ہے

مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 460,459 طبع جدید از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 26

کے قدم میمنت لزوم سے ہزاروں بلاؤں سے بچے اور ہمیں وہ آزادی ملی جس کے ذریعہ سے ہم دین اور دُنیا دونوں درست کر سکتے ہیں۔ پس اگر اب بھی ہم اس گورنمنٹ کے سچے خیر خواہ نہ ہوں تو خدا تعالیٰ کے سامنے ناشکرے ٹھہرینگے۔ یہ وہ تمام باتیں ہیں جن کو میں نے مختلف کتابوں میں شائع کیا اور سولہ[1] برس تک برابر میں اس خدمت کو بجا لاتا رہا۔ مگر نہ اس خیال سے کہ ریاکاروں کی طرح گورنمنٹ کو خوش کروں بلکہ میں نے ایمانداری کی راہ سے فی الحقیقت گورنمنٹ برطانیہ کے احسانات کو ایسا ہی پایا کہ جن کے شکر میں مجھ سے اب تک یہی ہو سکا کہ میں بذریعہ ان تالیفات کے مسلمانوں کے خیالات کو درست کروں اور ان کے دل

بقیہ حاشیہ:- نادان مولوی اپنی حماقت سے یہی خیال رکھتے ہیں کہ جہاد اور تلوار سے دین کو پھیلانا نہایت ثواب کی بات ہے اور وہ پردہ اور نفاق سے زندگی بسر کرتے ہیں لیکن وہ ایسے خیال میں سخت غلطی پر ہیں اور ان کی غلط فہمی سے الٰہی کتاب پر الزام نہیں آسکتا۔ واقعی سچائیاں اور حقیقی صداقتیں کسی جبر کی محتاج نہیں ہوتیں بلکہ جبر اس بات پر دلیل ٹھہرتا ہے کہ رُوحانی دلائل کمزور ہیں کیا وہ خدا جس نے اپنے پاک رسول پر یہ وحی نازل کی کہ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ یعنی تو ایسا صبر کر کہ جو تمام اولوالعزم رسولوں کے صبر کے برابر ہو یعنی اگر تمام نبیوں کا صبر اکٹھا کر دیا جائے تو وہ تیرے صبر سے زیادہ نہ ہو اور پھر فرمایا کہ لَآ إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ[1] یعنی دین میں جبر نہیں چاہیئے اور پھر فرمایا کہ اُدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ[2] یعنی عیسائیوں کے ساتھ حکمت اور نیک وعظوں کے ساتھ مباحثہ کرنی چاہیئے۔ اور پھر فرمایا وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ[3]۔ یعنی مومن وہی ہیں جو غصہ کو کھا جاتے ہیں اور یاوہ گو اور ظالم طبع لوگوں کے حملوں کو معاف کر دیتے ہیں اور بیہودگی کا بیہودگی سے جواب نہیں دیتے۔ کیا ایسا خدا یہ تعلیم دے سکتا تھا کہ تم اپنے دین کے منکروں کو قتل کرو اور ان کے مال لوٹ لو اور اُن کے گھروں کو ویران کرو بلکہ اسلام کی ابتدائی کارروائی جو حکم الٰہی کے موافق تھی صرف اتنی تھی کہ جنہوں نے ظالمانہ طور سے تلوار اُٹھائی وہ تلوار ہی سے مارے گئے اور جیسا کیا ویسا اپنا پاداش پا لیا۔ یہ کہاں لکھا ہے کہ تلوار کے ساتھ منکروں کو قتل کرتے پھرو۔ یہ تو جاہل مولویوں اور نادان پادریوں کا خیال ہے جس کی کچھ بھی اصلیت نہیں۔ اس لئے خدا نے جو راستی کا حامی ہے اور کسی صداقت کو ضائع کرنا نہیں چاہتا۔ اس زمانہ میں اس عاجز کو مامور کر کے ارادہ کیا کہ جہاد کا الزام اسلام پر سے اُٹھا دے اور لوگوں کو دکھا دے کہ اسلام اپنی ترقیوں میں جبر اور تلوار کا ہرگز محتاج نہیں بلکہ اپنی رُوحانی طاقت سے دلوں پر اثر کرتا ہے۔ اور جو نادان مولوی جہاد کے مسئلہ کا بیہودہ زبان پر رکھتے ہیں گویا وہ چاہتے ہیں کہ اسلام کے دامن پاک کو چار طرف اعتراضوں کی پلیدی سے آلودہ کریں۔ یہ معقول پسندی کا وقت اسلام کی بریت ظاہر کرنے کا وقت ہے اور بجز اس وہ حقیقت میں بری اور نہایت اعلیٰ شان کا مذہب ہے جو اسی خدا کو پیش کرتا ہے جو درحقیقت خدا ہے اور نجات کو کسی

---

[1] البقرۃ: ۲۵۷ [2] النحل: ۱۲۶ [3] آل عمران: ۱۳۵

مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 460,459 طبع جدید از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 86 پر درج ہے

حوالہ نمبر 27

چھاپا جائے اور پھر دس بیس نسخہ اُسکے گورنمنٹ میں اور باقی نسخہ جات متفرق مواضع پنجاب و ہندوستان خاصکر سرحدی ملکوں میں تقسیم کئے جائیں۔ یہ سچ ہے کہ بعض غمخوار مسلمانوں نے ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے خیالات کا ردّ لکھا ہے۔ مگر یہ دو چار مسلمانوں کا ردّ جمہوری ردّ کا ہرگز قائم مقام نہیں ہو سکتا۔ بلاشبہ جمہوری ردّ کا اثر ایسا قوی اور پُر زور ہوگا جس سے ڈاکٹر صاحب کی تمام غلط تحریریں خاک سے ملجائیں گی اور بعض ناواقف مسلمان بھی اپنے سچے اور پاک اصول سے بخوبی مطلع ہو جائیں گے اور گورنمنٹ انگلشیہ پر بھی صاف باطنی مسلمانوں کی اور خیر خواہی اس رعیت کی کما حقہٗ کھل جائے گی اور بعض کوہستانی جہلا کے خیالات کی اصلاح بھی بذریعہ اسی کتاب کی وعظ اور نصیحت کے ہوتی رہے گی۔ بالآخر یہ بات بھی ظاہر کرنا ہم اپنے نفس پر واجب سمجھتے ہیں کہ اگرچہ تمام ہندوستان پر یہ حق واجب ہے کہ بنظر اُن احسانات کے کہ جو سلطنت انگلشیہ سے اس کی حکومت اور آرام بخش حکمت کے ذریعہ سے عامہ خلائق پر وارد ہیں سلطنتِ ممدوحہ کو خداوند تعالےٰ کی ایک نعمت سمجھیں اور مثل اور نعماء الٰہی کے اس کا شکر بھی ادا کریں۔ لیکن پنجاب کے مسلمان بڑے ناشکر گذار ہوں گے اگر وہ اس سلطنت کو جو ان کے حق میں خدا کی ایک عظیم الشان رحمت ہے نعمتِ عظمیٰ یقین نہ کریں۔ انکو سوچنا چاہیئے کہ اس سلطنت سے پہلے وہ کس حالت پُر ملالت میں تھے اور پھر کیسے امن و امان میں آ گئے۔ پس فی الحقیقت یہ سلطنت ان کے لئے ایک آسمانی برکت کا حکم رکھتی ہے جس کے آنے سے سب تکلیفیں ان کی دور ہوئیں اور ہر یک قسم کے ظلم اور تعدّی سے نجات حاصل ہوئی اور ہر یک ناجائز روک اور مزاحمت سے آزادی میسر آئی۔ کوئی ایسا مانع نہیں کہ جو ہم کو نیک کام کرنے سے روک سکے یا ہماری آسائش میں خلل ڈال سکے۔ پس حقیقت میں خداوند کریم و رحیم نے اس سلطنت کو مسلمانوں کے لئے ایک باران رحمت بھیجا ہے جس سے پودہٗ اسلام کا پھر اس ملک پنجاب میں سرسبز ہوتا جاتا ہے اور جس کے فوائد کا اقرار حقیقت میں خدا کے احسانوں کا اقرار ہے۔ یہی سلطنت ہے جس کی آزادی ایسی بدیہی اور مسلم الثبوت ہے کہ بعض دوسرے ملکوں سے مظلوم مسلمان ہجرت کر کے اس ملک میں آنا بدل و جان پسند کرتے ہیں۔ جس صفائی سے اس سلطنت کے ظلِّ حمایت میں مسلمانوں کی اصلاح کے لئے

یہ حوالہ صفحہ 87 پر درج ہے	براہین احمدیہ صفحہ 140، مندرجہ روحانی خزائن جلد 1، صفحہ 140 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 28

گورنمنٹ نے ایسا ہی تمہیں اپنے سایہ پناہ کے نیچے لے لیا جیسا کہ نجاشی بادشاہ نے جو کہ عیسائی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو پناہ دی تھی۔ میں اس گورنمنٹ کی کوئی خوشامد نہیں کرتا جیسا کہ نادان لوگ خیال کرتے ہیں نہ اس سے کوئی صلہ چاہتا ہوں۔ بلکہ میں انصاف اور ایمان کے رو سے اپنا فرض دیکھتا ہوں کہ اس گورنمنٹ کی شکر گذاری کروں اور اپنی جماعت کو اطاعت کے لیے نصیحت کرتا رہوں۔ سو یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ ایسا شخص میری جماعت میں داخل نہیں رہ سکتا جو اس گورنمنٹ کے مقابلہ پر کوئی باغیانہ خیال دل میں رکھے۔ اور میرے نزدیک یہ سخت بد ذاتی ہے کہ جس گورنمنٹ کے ذریعہ سے ہم ظالموں کے پنجے سے بچائے جاتے ہیں اور اس کے زیر سایہ ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے اس کے احسان کے ہم شکر گذار نہ ہوں۔ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ[1] یعنی احسان کا بدلہ احسان ہے۔ اور حدیث شریف میں بھی ہے کہ جو انسان کا شکر نہیں کرتا وہ خدا کا شکر بھی نہیں کرتا۔ یہ تو سوچو کہ اگر تم اس گورنمنٹ کے سایہ سے باہر نکل جاؤ تو پھر تمہارا ٹھکانہ کہاں ہے۔ ایسی سلطنت کا بھلا نام تو لو جو تمہیں اپنی پناہ میں لے لیگی۔ ہر ایک اسلامی سلطنت تمہارے قتل کے لیے دانت پیس رہی ہے۔ کیونکہ ان کی نگاہ میں تم کافر اور مرتد ٹھہر چکے ہو۔ سو تم اس خداداد نعمت کی قدر کرو اور تم یقیناً سمجھ لو کہ خدا تعالےٰ نے سلطنت انگریزی تمہاری بھلائی کے لیے ہی اس ملک میں قائم کی ہے اور اگر اس سلطنت پر کوئی آفت آئے تو وہ آفت تمہیں بھی نابود کر دے گی۔ یہ مسلمان لوگ جو اس فرقہ احمدیہ کے مخالف ہیں تم ان کے علماء کے فتوے سن چکے ہو یعنی یہ کہ تم ان کے نزدیک واجب القتل ہو اور ان کی آنکھ میں ایک کتا بھی رحم کے لائق ہے مگر تم نہیں ہو۔ تمام پنجاب اور ہندوستان کے فتوے بلکہ تمام ممالک اسلامیہ کے فتوے تمہاری نسبت یہ ہیں۔ کہ تم واجب القتل ہو اور تمہیں قتل کرنا اور تمہارا مال لوٹ لینا اور تمہاری بیویوں پر جبر کر کے اپنے نکاح میں لے آنا اور تمہاری میت کی توہین کرنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہونے دینا نہ صرف جائز بلکہ بڑا ثواب کا کام ہے۔ سو یہی انگریز ہیں جن کو لوگ کافر کہتے ہیں جو تمہیں ان خونخوار دشمنوں سے بچاتے ہیں اور ان کی تلوار کے خوف سے تم قتل کیے جانے سے بچے ہوئے ہو۔ ذرا کسی اور سلطنت کے زیر سایہ رہ کر دیکھ لو کہ تم سے کیا سلوک کیا جاتا ہے۔ سو انگریزی سلطنت تمہارے لیے ایک رحمت ہے۔ تمہارے لیے ایک برکت ہے اور خدا کی طرف سے تمہاری سپر ہے۔ پس تم دل و جان سے اس سپر کی قدر کرو اور تمہارے مخالف جو مسلمان ہیں ہزارہا درجہ ان سے انگریز بہتر ہیں کیونکہ وہ تمہیں واجب القتل نہیں سمجھتے۔ وہ تمہیں بے عزت کرنا نہیں چاہتے کچھ بہت دن نہیں گذرے کہ ایک پادری نے کپتان ڈگلس کی عدالت میں میرے پر اقدام قتل کا مقدمہ کیا تھا۔ اس دانشمند اور منصف مزاج ڈپٹی کمشنر نے معلوم کر لیا کہ وہ مقدمہ سراسر جھوٹا اور بناوٹی ہے اس لیے مجھے عزت کے ساتھ

[1] الرحمٰن : ۶۱

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 709 طبع جدید، از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 88 پر درج ہے

حوالہ نمبر 29

لیکچر لاہور

خاندان میں دستیاب ہو سکتی ہونگی۔ بعد اس کے گورنمنٹ انگریزی کا زمانہ آیا۔ یہ زمانہ نہایت پُر امن ہے اور سچ تو یہ ہے کہ مگر ہم خالصہ قوم کی عملداری کے دنوں کو امن عامہ اور آسائش کے لحاظ سے انگریزی عملداری کی راتوں سے بھی برابر قرار دیں تو یہ بھی ایک ظلم اور خلاف واقعہ ہوگا یہ زمانہ روحانی اور جسمانی برکات کا مجموعہ ہے۔ اور آنے والی برکتیں اس کی ابتدائی بہار سے ظاہر ہیں۔ ہاں یہ زمانہ ایک عجیب جانور کی طرح کئی مُنہ رکھتا ہے۔ بعض مُنہ تو حقیقی خداشناسی اور راستبازی کے برخلاف ہونے کی وجہ سے خوفناک ہیں۔ اور بعض مُنہ بہت بابرکت اور راستبازی کے مؤید ہیں۔ مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ انگریزی حکومت نے انواع و اقسام کے علوم کو اس ملک میں بہت ترقی دی ہے۔ اور کتابوں کے چھاپنے اور شائع کرنے کے لئے ایسے سہل اور آسان طریق نکل آئے ہیں کہ زمانہ گذشتہ میں اُن کی کہیں نظیر نہیں ملتی۔ اور جو ہزارہا مخفی کتب خانے اس ملک میں تھے وہ بھی ظاہر ہو گئے اور تھوڑے ہی دنوں میں علمی رنگ میں زمانہ ایسا بدل گیا کہ گویا ایک نئی قوم پیدا ہو گئی۔ یہ سب کچھ ہوا مگر عملی حالتیں دن بدن کالعدم ہوتی گئیں۔ اور اندر ہی اندر دہریت کا پودا بڑھنے لگا۔ گورنمنٹ انگریزی کے احسان میں کچھ شک نہیں۔ اِس قدر اپنی رعایا کو احسان پہنچایا اور معدلت گستری کی اور جابجا امن قائم کیا کہ اس کی نظیر دوسری گورنمنٹوں میں تلاش کرنا عبث ہے مگر وہ آزادی جو امن کا دائرہ پورا وسیع کرنے کے لئے رعایا کو دی گئی وہ اکثر لوگوں کو ہضم نہیں ہو سکی اور اس کے عوض میں جو خدا اور اس گورنمنٹ کا شکر بجا لانا چاہیئے تھا بجائے اس شکر کے اکثر دلوں میں اس قدر غفلت اور دنیا پرستی اور دنیا طلبی اور لاپرواہی بڑھ گئی کہ گویا یہ سمجھا گیا کہ دُنیا ہی ہمارے لئے ہمیشہ رہنے کا مقام ہے اور گویا کہ ہم پر کسی کا بھی احسان نہیں اور نہ کسی کی حکومت ہے اور جیسا کہ دستور ہے کہ اکثر گناہ امن کی حالت میں ہی پیدا ہوتے ہیں

لیکچر لاہور صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 20 صفحہ 176، از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 88 پر درج ہے

طور سے خبر دے سکتا ہو کہ گویا وہ موجود ہے۔ کیا چھ سال کی میعاد بیان کرنا اور عید کے دوسرے دن کا پتہ دینا اور صورتِ موت بیان کر دینا یہ خدا سے ہونا محال ہے؟ اگر خدا سے محال ہے تو ان قیدوں کے ساتھ انسان کی اپنی پیشگوئی کیونکر ممکن ہو۔ کیا دُور دراز عرصہ سے ایسی صحیح خبریں دینا انسان کا کام ہے؟ اگر ہے تو اسکی دنیا میں کوئی نظیر پیش کرو۔ گورنمنٹ کو یہ فخر ہونا چاہیئے کہ اس مُلک میں اور اسکے زمانہ بادشاہت میں خدا اپنے بعض بندوں سے وہ تعلق پیدا کر رہا ہو کہ جو قصّوں اور کہانیوں کے طور پر کتابوں میں لکھا ہوا ہو۔ اِس مُلک پر یہ رحمت ہے کہ آسمان زمین سے نزدیک ہو گیا ہو۔ ورنہ دُوسرے ملکوں میں اسکی نظیر نہیں!

یہ بھی ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ مختلف مقامات پنجاب سے کئی خط میرے پاس پہنچے ہیں جنمیں بعض آریہ صاحبوں کے جوشوں اور نامناسب منصوبوں کا تذکرہ ہے۔ میرے پاس وہ خط بحفاظت موجود ہیں۔ اور اِس جگہ کے بعض آریہ کو میں نے وہ خط دکھلا دیئے ہیں۔ چنانچہ ایک خط جو گوجرانوالہ سے ایک معزز اور رئیس کا مجھکو پہنچا ہے۔ اس کا مضمون یہ ہے کہ "اس جگہ دو دن تک جلسہ ماتم لیکھرام ہوتا رہا اور قاتل کے گرفتار کنندہ کے لئے ہزار روپیہ انعام قرار پایا ہے اور دو سو اسکے لئے جو نشان دہی کرے۔ اور خارجًا سُنا گیا ہے کہ ایک خفیہ انجمن آپ کے قتل کے لئے منعقد ہوئی ہے* اور اس انجمن کے ممبر قریب قریب شہروں کے لوگ (جیسے لاہور، امرتسر، بٹالہ اور خاص گوجرانوالہ کے ہیں) منتخب ہوئے ہیں۔ اور تجویز یہ ہے کہ بیس ہزار روپیہ چندہ ہو کر کسی شریر طامع کو اس کام کیلئے مامور کریں تا وہ موقعہ پا کر قتل کر دے** چنانچہ دو ہزار روپیہ تک چندہ کا بندوبست ہو بھی گیا ہے۔ باقی دوسرے شہروں اور دیہات سے وصول کیا جائیگا پھر بعد اس کے

* یہی خبر اجمالی پیسہ اخبار میں بھی لکھی ہے۔ منہ

** یہ بھی ممکن ہے کہ وہ الہام یعنی یا عیسٰی انی متوفیک جو سترہ برس سے شائع ہو چکا ہے اسکے اسوقت خوب معنے کھلے یعنی یہ الہام حضرت عیسٰی کو اُسوقت بطور تسلی ہوا تھا جب یہود اُنکے مصلوب کرنیکے لئے کوشش کر رہے تھے۔ اور اسجگہ بجائے یہود ہنود کوشش کر رہے ہیں اور الہام کے یہ معنے ہیں کہ میں تجھے ایسی ذلیل اور لعنتی موتوں سے بچاؤں گا۔ دیکھو اس خدا نے عیسٰی کا نام اس عاجز پر کیسے چسپاں کر دیا ہے۔ منہ

سراج منیر صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12، صفحہ 23، از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 88 پر درج ہے

حوالہ نمبر 31

یہ کیسا زمانہ ہے۔ یہی قیامت کی نشانیاں ہیں۔ اگر یہ مولوی صاحب پہلے ہمارے مخالفوں کو اسلام پر حملہ کرنے سے روکتے اُن کی کتابیں اور رسالے اور اخبار یں شائع ہونے سے بندکرا دیتے تو پھر ہمیں بھی بند کرنے کے لیے کہتے یا بالمقابل ان سے بھی بند کرنے کا وعدہ لے لیتے تو ایک بات بھی تھی مگر یہ کس قسم کا حکم ہے کہ ہم تو پانچ چھ سال تک جب تک گورنمنٹ قانون پاس نہ کرے مخالفوں کی گالیاں اور جھوٹے الزام سُن کر ان کے زہرناک اثر روکنے کے لیے مجاز نہ ہوں مگر وہ لوگ جو چاہیں سو کریں۔

پھر جس حالت میں ہماری کتابوں میں صرف واقعات صحیحہ کا بیان ہے اور تمام مخالفوں کی کتابیں بیجا افتراؤں سے بھری ہوئی ہیں تو کیا ہماری کتابوں کو شائع ہونے سے روکنا اور اُن کی کتابوں کے شائع ہونے پر رضامندی ظاہر کرنا کسی سچے مسلمان کا کام ہے۔ اگر مولوی صاحب آریوں اور پادریوں کے وکیل بن کر ہماری کتابوں پر کوئی نکتہ چینی کریں اور کوئی افتراء ثابت کرنا چاہیں تو ہرگز انکو میسّر نہ ہوگا مگر ہم آریوں اور پادریوں کے صدہا افتراء ثابت کرتے ہیں۔

اب حاصل کلام یہ کہ اس طرح پر مولوی صاحب موصوف نے ہماری اس کارروائی کو برباد کیا۔ لوگ اس انتظار میں ہوں گے کہ مولوی صاحب کچھ کام کر رہے ہیں۔ مگر مولوی صاحب کا مطلب صرف دین کو نقصان پہنچانا تھا اور ہمارے کام میں حرج ڈالنا تھا۔ اُن کو ہماری کتابوں کے تلف کرنے کی کیوں فکر پڑ گئی اور مخالفوں کی وہ کروڑھا کتابیں اُن کو بھول گئیں جو گالیوں اور بہتانوں سے بھری ہوئی ہیں۔ یہ تو ظاہر تھا کہ قانون پاس ہونے سے ایسے لوگوں کی کتابیں خود رذی ہو جائیں گی جو خلاف واقعہ باتوں پر مشتمل ہوگی اور اُن کی اشاعت ایک جرم میں داخل ہوگی۔ انہیں اغراض کے لیے تو قانون کی حاجت تھی۔ غرض مولوی محمد حسین صاحب کی حقیقت معلوم ہو گئی۔ اُن سے یہ کام ہونا ممکن نہیں اگر ان میں ایک ذرہ اسلام کی خیرخواہی باقی ہے تو چاہیئے کہ اپنا استغفار، اسی طرح شائع کریں جس طرح ہم نے شائع کیا تھا اور خدا تعالیٰ سے اس گناہ کی معافی چاہیں جو ناحق فضول گوئی سے چلتے کام کو روک دیا اور ہم یہ وعدہ نہیں کرتے کہ ضرور قانون کو پاس کرا دیں گے۔ یہ امر تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے لیکن ہم مولوی صاحب کی طرح فارغ نہیں بیٹھیں گے اور جہاں تک بشری طاقت ہے اس کام کے لیے کوشش کریں گے۔

اب اے بھائیو ایک دوسرا کام ہے جو میں شروع کرنا چاہتا ہوں۔ آپ لوگ یقیناً سمجھیں کہ سرکار انگریزی اس درخت کی طرح ہے جو پھلوں سے لدا ہوا ہو۔ اور ہر ایک شخص جو میوہ چینی کے قواعد کی رعایت سے اس درخت کی طرف ہاتھ لمبا کرتا ہے تو کوئی نہ کوئی پھل اس کے ہاتھ میں آ جاتا ہے۔ ہماری بہت سی مرادیں ہیں جن کا مرجع اور مدار خدا تعالیٰ نے اس گورنمنٹ کو بنا دیا ہے۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ رفتہ رفتہ وہ ساری مرادیں اس مہربان گورنمنٹ سے ہمیں حاصل ہوں۔ مگر اس مقصد کے بعد جو دفعہ ۲۹۸ کی

یہ حوالہ صفحہ 89 پر درج ہے	مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 548 طبع جدید از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 32

امرنا نصر من اللہ وفتح مبین ۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین ۔

المشتہر مرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان

۷؍ جون ۱۹۰۰ء

(یہ اشتہار ۲۶×۲۰/۴ کے ۴ صفحہ پر ہے) مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان

(ترجمہ از مرتب)

اے مسلمانو! اللہ تم پر رحم کرے! جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہی اسلام کی حفاظت کا ذمہ دار ہے اور وہی اس کے اہم امور کا کفیل ہے۔ اس نے اپنے اس دین کو اپنی حکمتوں اور اپنے علوم کے لیے تعلق کا ذریعہ بنایا ہے اور اس نے اس کے ظاہر و باطن میں معارف رکھ دیئے ہیں۔ اور ان حکمتوں میں سے جو اس نے اس دین میں ہدایت پانے والوں کی ہدایت کی زیادتی کے لیے ودیعت کی ہیں ایک حکمت جہاد ہے جس کا ابتدائے اسلام میں حکم دیا گیا اور پھر اس زمانہ میں اسے ممنوع قرار دیا گیا۔ اور اس میں راز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابتدائے اسلام میں ان مسلمانوں کو جن پر حملے کئے جا رہے تھے کفار کے حملوں سے دفاع کے لیے اور دین اسلام اور صحابہ کی جانوں کی حفاظت کے لیے جہاد کی اجازت دے رکھی تھی لیکن سلطنت برطانیہ کے دَور میں وہ زمانہ بدل گیا☆ اور مسلمانوں کو امن نصیب ہوا۔ اور اس طرح تلواروں اور نیزوں کی حاجت نہ رہی۔ پس اس وقت مخالفوں نے مجاہدین کو گنہگار ٹھیرایا۔ اور انہیں ظالموں اور خون بہانے والوں کے مسلک پر چلنے والا قرار دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان سے غازیوں کے راز کو مخفی رکھا۔ اسی لیے انھوں نے دین کی تمام لڑائیوں کو نکتہ چینی کی نظر سے دیکھا اور ہر مجاہد کو جبر، سرکشی اور گمراہی کی طرف منسوب کیا۔ پس اللہ تعالیٰ کی مصلحتوں نے اس بات کا تقاضا کیا کہ وہ لڑائی اور جہاد کو منسوخ کر دے اور اسی طرح اپنے بندوں پر رحم کرے اور اللہ تعالیٰ کی یہ سنت پہلے لوگوں میں بھی جاری رہی ہے۔ چنانچہ اس سے قبل بنو اسرائیل پر بھی ان کے جہاد کی وجہ سے طعن کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کے زمانہ کے آخر میں حضرت مسیح کو مبعوث کیا اور اس طرح اس نے یہ دکھا دیا کہ نکتہ چینی کرنے والے ہی خطاکار تھے۔ اب میرے رب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے آخر میں مجھے مبعوث کیا اور اس زمانہ کی مقدار کو حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے درمیانی زمانہ کی مقدار کے مشابہ بنا دیا اور اس میں سوچ بچار کرنے والوں کے لیے ایک بڑا نشان ہے اور میری بعثت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کا مقصد ایک ہی

☆ نوٹ: بیشک ہم اس سلطنت برطانیہ کے زیر سایہ پوری آزادی سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور اس حکومت کی مہربانی سے ہمارے اموال، ہماری جانیں، ہماری عزتیں اور ہمارے دین ظالموں کے ہاتھوں سے محفوظ ہیں۔ پس ہم پر واجب ہے کہ اس کی مہربانی کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ اس نے ہم کو اپنی عمدہ خصال کی وجہ سے راحت کا جام پلایا ہے تہِ دل سے اس کا شکریہ ادا کریں اور ہم پر یہ بھی واجب ہے کہ ہم اس کے دشمنوں کو تلواروں کی چمک دکھائیں اور اس کے خلاف نہیں بلکہ اس کی خاطر اپنے غصہ کی آگ کو بھڑکائیں۔ منہ

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 417 طبع جدید از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 89 پر درج ہے

حوالہ نمبر 33

جائے گی۔

اور سر لیپل گرفن صاحب نے اپنی کتاب تاریخ رئیسانِ پنجاب میں ہمارے خاندان کا ذکر کر کے میرے بھائی مرزا غلام قادر کی خدمات کا خاص کر کے ذکر کیا ہے جو اُن سے تمّو کے پُل پر باغیوں کی سرزنش کے لیے ظہور میں آئیں۔

ان تمام تحریرات سے ثابت ہے کہ میرے والد صاحب اور میرا خاندان ابتدا سے سرکار انگریزی کے بدل و جان ہوا خواہ اور وفادار رہے ہیں اور گورنمنٹ عالیہ انگریزی کے معزز افسروں نے مان لیا ہے کہ یہ خاندان کمال درجہ پر خیر خواہ سرکار انگریزی ہے۔ اور اس بات کے یاد دلانے کی ضرورت نہیں کہ میرے والد صاحب مرزا غلام مرتضیٰ اُن کرسی نشین رئیسوں میں سے تھے کہ جو ہمیشہ گورنری دربار میں عزت کے ساتھ بُلائے جاتے تھے اور تمام زندگی اُن کی گورنمنٹ عالیہ کی خیر خواہی میں بسر ہوئی۔

(۲) دوسرا امر قابلِ گذارش یہ ہے کہ میں ابتدائی عُمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عُمر تک پہنچا ہوں اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں کہ تا مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور اُن کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال جہاد وغیرہ کے دُور کروں جو اُن کو دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں۔ اور اس ارادہ اور قصد کی اوّل وجہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بصیرت بخشی اور اپنے پاس سے مجھے ہدایت فرمائی کہ میں اُن وحشیانہ خیالات کو سخت نفرت اور بیزاری سے دیکھوں جو بعض نادان مسلمانوں کے دلوں میں مخفی تھے جن کی وجہ سے وہ نہایت بیوقوفی سے اپنی گورنمنٹ محسنہ کے ساتھ ایسے طور سے صاف دل اور سچے خیر خواہ نہیں ہو سکتے تھے جو صاف دلی اور خیر خواہی کی شرط ہے بلکہ بعض جاہل مُلّاؤں کے ورغلانے کی وجہ سے شرائط اطاعت اور وفاداری کا پورا جوش نہیں رکھتے تھے۔ سو میں نے نہ کسی بناوٹ اور ریاکاری سے بلکہ محض اس اعتقادی تحریک سے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے دل میں ہے بڑے زور سے بار بار اس بات کو مسلمانوں میں پھیلایا ہے کہ اُن کو گورنمنٹ برطانیہ کی جو درحقیقت اُن کی محسن ہے سچی اطاعت اختیار کرنی چاہیئے اور وفاداری کے ساتھ اُس کی شکر گذاری کرنی چاہیئے ورنہ خدا تعالیٰ کے گنہگار ہوں گے اور میں دیکھتا ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں پر میری تحریروں کا بہت ہی اثر ہوا ہے اور لاکھوں انسانوں میں تبدیلی پیدا ہو گئی۔

اور میں نے نہ صرف اسی قدر کام کیا کہ برٹش انڈیا کے مسلمانوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی اطاعت کی طرف جُھکایا بلکہ بہت سی کتابیں عربی اور فارسی اور اردو میں تالیف کر کے ممالک اسلامیہ کے لوگوں کو بھی مطلع کیا کہ ہم لوگ کیونکر امن اور آرام اور آزادی سے گورنمنٹ انگلشیہ کے سایہ عاطفت میں زندگی بسر کر رہے

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 191,190 طبع جدید، از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 92 پر درج ہے

حوالہ نمبر 33

ہیں اور ایسی کتابوں کے چھاپنے اور شائع کرنے میں ہزارہا روپیہ خرچ کیا گیا۔ مگر باایں ہمہ میری طبیعت نے کبھی نہیں چاہا کہ ان متواتر خدمات کا اپنے حکام کے پاس ذکر بھی کروں کیونکہ میں نے کسی صلہ اور انعام کی خواہش سے نہیں بلکہ ایک حق بات کو ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھا اور در حقیقت وجود سلطنت انگلشیہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہمارے لیے ایک نعمت تھی جو مدت دراز کی تکلیفات کے بعد ہم کو ملی اس لیے ہمارا فرض تھا کہ اس نعمت کا بار بار اظہار کریں۔ ہمارا خاندان سکھوں کے ایام میں ایک سخت عذاب میں تھا اور نہ صرف یہی تھا کہ انہوں نے ظلم سے ہماری ریاست کو تباہ کیا اور ہمارے صدہا دیہات اپنے قبضہ میں کئے بلکہ ہماری اور تمام پنجاب کے مسلمانوں کی دینی آزادی کو بھی روک دیا ایک مسلمان کو بانگ نماز پر بھی مارے جانے کا اندیشہ تھا چہ جائیکہ اور رسوم عبادت آزادی سے بجالا سکتے۔ پس یہ اس گورنمنٹ محسنہ کا ہی احسان تھا کہ ہم نے اس جلتے ہوئے تنور سے خلاصی پائی اور خدا تعالے نے ایک ابر رحمت کی طرح اس گورنمنٹ کو ہمارے آرام کے لیے بھیج دیا پھر کس قدر بدذاتی ہوگی کہ ہم اس نعمت کا شکر بجا نہ لاویں۔ اس نعمت کی عظمت تو ہمارے دل اور جان اور رگ و ریشہ میں منقوش ہے اور ہمارے بزرگ ہمیشہ اس راہ میں اپنی جان دینے کے لیے طیار رہے۔ پھر نعوذ باللہ کیونکر ممکن ہے کہ ہم اپنے دلوں میں مفسدانہ ارادے رکھیں۔ ہمارے پاس تو وہ الفاظ نہیں جن کے ذریعہ سے ہم اس آرام اور راحت کا ذکر کر سکیں جو اس گورنمنٹ سے ہم کو حاصل ہوئی۔ ہماری تو یہی دعا ہے کہ خدا اس گورنمنٹ محسنہ کو جزاء خیر دے اور اس سے نیکی کرے جیسا کہ اس نے ہم سے نیکی کی یہی وجہ ہے کہ میرا باپ اور میرا بھائی اور خود میں بھی روح کے جوش سے اس بات میں مصروف رہے کہ اس گورنمنٹ کے فوائد اور احسانات کو عام لوگوں پر ظاہر کریں اور اس کی اطاعت کی فرضیت کو دلوں میں جماویں۔ اور یہی وجہ ہے کہ میں اٹھارہ برس سے ایسی کتابوں کی تالیف میں مشغول ہوں کہ جو مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی محبت اور اطاعت کی طرف مائل کر رہے ہیں گو اکثر جاہل مولوی ہماری اس طرز اور رفتار اور ان خیالات سے سخت ناراض ہیں اور اندر ہی اندر جلتے اور دانت پیستے ہیں مگر میں جانتا ہوں کہ وہ اسلام کی اس اخلاقی تعلیم سے بھی بے خبر ہیں جس میں یہ لکھا ہے کہ جو شخص انسان کا شکر نہ کرے وہ خدا کا شکر بھی نہیں کرتا یعنی اپنے محسن کا شکر کرنا ایسا فرض ہے جیسا کہ خدا کا۔

یہ تو ہمارا عقیدہ ہے مگر افسوس کہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اس لیے سلسلہ اٹھارہ برس کی تالیفات کو جن میں بہت سی پُرزور تقریریں اطاعت گورنمنٹ کے بارے میں ہیں کبھی ہماری گورنمنٹ محسنہ نے توجہ سے نہیں دیکھا اور کئی مرتبہ میں نے یاد دلایا مگر اُس کا اثر محسوس نہیں ہوا۔ لہٰذا میں پھر یاد دلاتا ہوں کہ مفصلہ ذیل کتابوں اور اشتہاروں کو توجہ سے دیکھا جائے اور وہ مقامات پڑھے جائیں جن کے نمبر صفحات میں نے ذیل میں لکھ دیئے ہیں۔

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 191,190 طبع جدید، از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 92 پر درج ہے

حوالہ نمبر34

جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں۔ ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں
پھر کیونکر ممکن تھا کہ میں اس سلطنت کا بدخواہ ہوتا یا کوئی ناجائز باغیانہ منصوبے اپنی جماعت
میں پھیلاتا جبکہ میں بیس برس تک یہی تعلیم اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی دیتا رہا۔ اور اپنے
مریدوں میں یہی ہدایتیں جاری کرتا رہا۔ تو کیونکر ممکن تھا کہ ان تمام ہدایتوں کے برخلاف
کسی بغاوت کے منصوبے کی میں تعلیم کروں۔ حالانکہ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے
خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے۔ یہ امن جو اس
سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ امن مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے نہ مدینہ میں۔ اور
نہ سلطان روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ میں۔ پھر میں خود اپنے آرام کا دشمن بنوں۔ اگر اس
سلطنت کے بارے میں کوئی باغیانہ منصوبہ دل میں مخفی رکھوں اور جو لوگ مسلمانوں میں سے
ایسے بدخیال جہاد اور بغاوت کے دلوں میں مخفی رکھتے ہوں میں انکو سخت نادان اور بدقسمت
ظالم سمجھتا ہوں۔ کیونکہ ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ اسلام کی دوبارہ زندگی انگریزی سلطنت کے
امن بخش سایہ سے پیدا ہوئی ہے۔ تم چاہو دل میں مجھے کچھ کہو۔ گالیاں نکالو۔ یا پہلے کی طرح کافر
کا فتویٰ لکھو۔ مگر میرا اصول یہی ہے کہ ایسی سلطنت سے دل میں بغاوت کے خیالات رکھنا۔ یا
ایسے خیال جن سے بغاوت کا احتمال ہو سکے سخت بدذاتی اور خدا تعالیٰ کا گناہ ہے۔ بہتیرے
ایسے مسلمان ہیں جن کے دل کبھی صاف نہیں ہوں گے جب تک ان کا یہ اعتقاد نہ ہو کہ خونی مہدی
اور خونی مسیح کی حدیثیں تمام افسانہ اور کہانیاں ہیں۔

اے مسلمانو! اپنے دین کی ہمدردی تو اختیار کرو مگر سچی ہمدردی۔ کیا اس معقولیت کے
زمانہ میں دین کے لئے یہ بہتر ہے کہ ہم تلوار سے لوگوں کو مسلمان کرنا چاہیں۔ کیا جبر کرنا اور زور
اور تعدی سے اپنے دین میں داخل کرنا اس بات کی دلیل ہو سکتی ہے کہ وہ دین خدا تعالےٰ کی
طرف سے ہے؟ خدا سے ڈرو اور یہ بیہودہ الزام دین اسلام پر مت لگاؤ کہ اس نے جہاد کا
مسئلہ سکھایا ہے اور زبردستی اپنے مذہب میں داخل کرنا اس کی تعلیم ہے۔ معاذ اللہ ہرگز

تریاق القلوب صفحہ 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15، صفحہ 156 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 93 پر درج ہے

علیہ السلام کے بدن کو توڑا تھا اور زخمی کیا تھا۔ مگر جس وقت حضرت مسیح کا بدن صلیب کی کیلوں سے توڑا گیا۔ اس زخم اور شکست کے لئے تو خدا نے مرہم عیسیٰ طیار کر دی تھی۔۔ جس سے چند ہفتوں میں ہی حضرت عیسیٰ شفا پاکر اس ظالم ملک سے ہجرت کر کے کشمیر جنت نظیر کی طرف چلے آئے۔ لیکن اس صلیب کا توڑنا جو اس پاک بدن کے عوض میں توڑا جائے گا۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں ذکر ہے۔ ایسا نہیں ہے جیسا کہ مسیح کا مبارک بدن صلیب پر توڑا گیا۔ جو آخر مرہم عیسےٰ کے استعمال سے اچھا ہو گیا۔ بلکہ اسکے لئے کوئی بھی مرہم نہیں جب تک کہ عدالت کا دن آئے۔ یہ خدا کا کام ہے جو اس نے اپنا ارادہ اس نہایت عاجز بندہ کے ذریعہ سے پورا کیا۔ مگر اس بات کو یاد رکھنا چاہیئے کہ بخاری کی یہ حدیث کہ مسیح آئے گا۔ اور صلیب کو توڑے گا۔ وہ معنے نہیں رکھتے جو ہمارے قابلِ رحم علماء بیان کرتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنی کوتہ اندیشی سے یہ سمجھا ہوا ہے کہ مسیح دنیا میں آکر ایک بڑے جہاد کا دروازہ کھولے گا۔ اور محمد مہدی خلیفہ سے ملکر دین پھیلانے کے لئے لڑائیاں کرے گا۔ اور تلوار اٹھائے گا۔ اور ایک بڑی خونریزی ہوگی جو دنیا کے ابتداء سے اس وقت تک کبھی نہیں ہوئی ہوگی۔ اور یہاں تک خونریزی کرے گا جو زمین کو خون سے بھر دیگا۔ سو یاد رہے کہ یہ عقیدہ سراسر باطل ہے بلکہ وہ حق محض جو خدا نے ہمیں سمجھایا ہے یہ ہے کہ مسیح جس کا دوسرا نام مہدی ہے دنیا کی بادشاہت سے ہرگز حصہ نہیں پائیگا۔ بلکہ اس کے لئے آسمانی بادشاہت ہوگی۔ اور یہ جو حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح حکم ہو کر آئے گا۔ اور وہ اسلام کے تمام فرقوں پر حاکم عام ہو گا جس کا ترجمہ انگریزی میں گورنر جنرل ہے۔ سو یہ گورنری اس کی زمین کی نہیں ہوگی۔ بلکہ ضرور ہے کہ وہ حضرت عیسےٰ ابن مریم کی طرح غربت اور خاکساری سے آوے سو ایسا ہی وہ ظاہر ہوا۔ تا وہ سب باتیں پوری ہوں جو صحیح بخاری میں ہیں کہ یضع الحرب یعنے وہ مذہبی جنگوں کو موقوف کر دیگا اور اس کا زمانہ امن اور صلح کاری کا ہو گا۔ جیسا کہ یہ بھی لکھا ہے کہ اسکے زمانہ میں

تریاق القلوب صفحہ 17،16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15، صفحہ 144، 145 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 93 پر درج ہے

حوالہ نمبر 35

۱۴۵

شیر اور بکری ایک گھاٹ سے پانی پئیں گے اور سانپوں سے بچے کھیلیں گے۔ اور بھیڑیے اپنے حملوں سے باز آئیں گے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ ایک ایسی سلطنت کے زیر سایہ پیدا ہوگا جس کا کام انصاف اور عدل گستری ہوگا۔ سو ان حدیثوں سے صریح اور کھلے طور پر انگریزی سلطنت کی تعریف ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ مسیح اسی سلطنت کے ماتحت پیدا ہوا ہے اور یہی سلطنت ہے جو اپنے انصاف سے سانپوں کو بچوں کے ساتھ ایک جگہ جمع کر رہی ہے اور ایسا امن ہے کہ کوئی کسی پر ظلم نہیں کر سکتا۔ اس لئے مجھ جو میں مسیح موعود ہوں زمین کی بادشاہت سے کچھ تعلق نہیں بلکہ ضرور تھا کہ میں غربت اور مسکینی سے آتا۔ تا اس اعتراض کو دُنیا پر سے اٹھا دیتا کہ "اسلام تلوار سے پھیلا ہے نہ آسمانی نشانوں سے۔" کیونکہ مسیح موعود کا آنا عیسائی خیالات کی شکست کے لئے تھا۔ پھر جبکہ مسیح نے خود ہی جبر کرنا شروع کیا اور تلوار سے لوگوں کو مسلمان کرنے لگا اور ایسی تعلیم دینے لگا تو اس صورت میں وہ عیسائیوں کے ان اعتراضات کو اور پختہ کریگا جو جہاد کے بارے میں اسلام کی نسبت وہ رکھتے ہیں۔ نہ یہ کہ اُنکو دُور کر دے گا۔ اس لئے خدا کے سچے مسیح اور مہدی کے لئے ضروری ہے کہ آسمانی نشانوں کے ساتھ دین کو پھیلاوے۔ تا وہ لوگ شرمندہ ہوں جنہوں نے خدا کے دین اسلام پر ناحق جھوٹے الزام لگائے۔ سو اسی وجہ سے میں نشانوں کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور ایک بڑا بھاری معجزہ دیا یہ ہے کہ میں نے جتنی بدیہی ثبوتوں کے ذریعے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو ثابت کر دیا ہے اور انکی جائے وفات اور قبر کا پتہ دیدیا ہے۔ چنانچہ جو شخص میری کتاب مسیح ہندوستان میں اول سے آخر تک پڑھے گا۔ گو وہ مسلمان ہو یا عیسائی یا یہودی یا آریہ ممکن نہیں کہ اس کتاب کے پڑھنے کے بعد اس بات کا وہ قائل نہ ہو جائے کہ مسیح کے آسمان پر جانے کا خیال لغو اور جھوٹ اور افترا ہے۔ غرض یہ ثبوت نظری حد تک محدود نہیں بلکہ نہایت صاف اور اجلیٰ بدیہیات ہے جس سے انکار کرنا نہ صرف بعید از انصاف بلکہ انسانی حیا سے دُور ہے۔

۱۶

تریاق القلوب صفحہ 17،16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15، صفحہ 145،144 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 93 پر درج ہے

حوالہ نمبر 36

اس مقدمہ میں میری مخالفت میں سارا زور لگایا گیا۔ اور یہ سمجھ لیا گیا تھا کہ بس اب اس سلسلہ کا خاتمہ ہے۔ اور حقیقت میں اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ سلسلہ نہ ہوتا اور وہی اس کی تائید اور نصرت کیلئے کھڑا نہ ہوتا تو اس کے مٹنے میں کوئی شک و شبہ ہی نہ رہا تھا۔ ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک کرم دین کی حمایت کی گئی۔ اور ہر طرح سے اس کو مدد دی گئی۔ یہاں تک کہ اس مقدمہ میں بعض نے مولوی کہلا کر میرے خلاف وہ گواہیاں دیں جو سراسر خلاف تھیں۔ اور یہاں تک بیان کیا کہ زانی ہو۔ فاسق ہو۔ فاجر ہو پھر بھی وہ متقی ہوتا ہے۔ یہ مقدمہ ایک لمبے عرصہ تک ہوتا رہا۔ اس اثناء میں بہت سے نشانات ظاہر ہوئے۔ آخر مجسٹریٹ نے جو ہندو تھا مجھ پر پانچسو روپیہ جرمانہ کر دیا۔ مگر خدا تعالیٰ نے پہلے سے یہ اطلاع دی ہوئی تھی۔

"عدالت عالیہ نے اسکو بری کر دیا۔"

اس لئے جب وہ اپیل ڈویژنل جج کے سامنے پیش ہوا تو خداداد فراست سے انہوں نے فوراً ہی مقدمہ کی حقیقت کو سمجھ لیا اور قرار دیا کہ کرم دین کے حق میں میں نے جو کچھ لکھا تھا وہ بالکل درست تھا یعنی مجھے اس کے لکھنے کا حق حاصل تھا۔ چنانچہ انہوں نے جو فیصلہ لکھا ہے وہ شائع ہو چکا ہے۔ آخر اس نے مجھے بری ٹھیرایا اور جرمانہ واپس کیا اور ابتدائی عدالت کو بھی مناسب تنبیہ کی کہ کیوں اتنی دیر تک یہ مقدمہ رکھا گیا۔

[غرض جب کوئی موقعہ میرے مخالفوں کو ملا تو انہوں نے میرے کچل دینے اور ہلاک کر دینے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا اور کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ مگر خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے ہر آگ سے بچایا اسی طرح جس طرح پر وہ اپنے رسولوں کو بچاتا آیا ہے۔ میں ان واقعات کو مدنظر رکھکر بڑے زور سے کہتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ برابر اس رومی گورنمنٹ سے بہتر ہے جس کے زمانہ میں مسیح کو دکھ دیا گیا۔ پیلاطوس گورنر جس کے روبرو پہلے مقدمہ پیش ہوا وہ دراصل مسیح کا مرید تھا۔ اور اس کی بیوی بھی مرید تھی۔ اس وجہ سے اس نے]

لدھیانہ صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 272,271 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 94 پر درج ہے

حوالہ نمبر 36

مسیح کے خون سے ہاتھ دھوئے مگر باوجود اس کے کہ وہ مرید تھا اور گورنر تھا اس نے اس جرأت سے کام نہ لیا جو کپتان ڈگلس نے دکھائی۔ وہاں بھی مسیح بے گناہ تھا اور یہاں بھی میں بے گناہ تھا۔

میں سچ سچ کہتا ہوں اور تجربہ سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو حق کے لئے ایک جرأت دی ہے۔ پس میں اس جگہ پر مسلمانوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ ان پر فرض ہے کہ وہ سچے دل سے گورنمنٹ کی اطاعت کریں۔

یہ بخوبی یاد رکھو کہ جو شخص اپنے محسن انسان کا شکر گذار نہیں ہوتا وہ خدا تعالیٰ کا شکر بھی نہیں کر سکتا جسقدر آسائش اور آرام اس زمانہ میں حاصل ہے اسکی نظیر نہیں ملتی۔ ریل۔ تار۔ ڈاکخانہ۔ پولیس وغیرہ کے انتظام دیکھو کہ کس قدر فائدے پہنچتے ہیں۔ آج سے ساٹھ ستر برس پہلے بتاؤ کیا ایسا آرام اور آسائش تھی؟ پھر خود ہی انصاف کرو جب ہم پر ہزاروں احسان ہیں تو ہم کیونکر شکر نہ کریں۔ اکثر مسلمان مجھ پر حملہ کرتے ہیں کہ تمہارے سلسلہ میں یہ عیب ہے کہ تم جہاد کو موقوف کرتے ہو۔ افسوس ہے کہ وہ نادان اس کی حقیقت سے محض ناواقف ہیں وہ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدنام کرتے ہیں۔ آپ نے کبھی اشاعت مذہب کے لئے تلوار نہیں اٹھائی۔ جب آپ پر اور آپ کی جماعت پر مخالفوں کے ظلم انتہا تک پہنچ گئے اور آپ کے مخلص خدام میں سے مردوں اور عورتوں کو شہید کر دیا گیا اور پھر مدینہ تک آپ کا تعاقب کیا گیا اس وقت مقابلہ کا حکم ملا۔ آپ نے تلوار نہیں اٹھائی مگر دشمنوں نے تلوار اٹھائی بعض اوقات آپ کو ظالم طبع کفار نے سر سے پاؤں تک خون آلود کر دیا تھا۔ مگر آپ نے مقابلہ نہیں کیا۔ خوب یاد رکھو کہ اگر تلوار اسلام کا فرض ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں اٹھاتے۔ مگر نہیں وہ تلوار جس کا ذکر ہے وہ اس وقت اٹھی جب موذی کفار نے مدینہ تک تعاقب کیا اس وقت مخالفین کے ہاتھ میں تلوار تھی مگر اب تلوار نہیں ہے۔ اور

لیکچر لدھیانہ صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 272,271 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 94 پر درج ہے

حوالہ نمبر 37

گورنمنٹ کی توجہ کے لائق

یہ عاجز صاف اور مختصر لفظوں میں گذارش کرتا ہے کہ بباعث اسکے کہ گورنمنٹ انگریزی کے احسانات میرے والد بزرگوار میرزا غلام مرتضیٰ مرحوم کے وقت سے آجتک اس خاندان کے شامل حال ہیں اسلئے نہ کسی تکلف سے بلکہ میرے رگ و ریشہ میں شکر گذاری اس معزز گورنمنٹ کی سمائی ہوئی ہے میرے والد مرحوم کی سوانح میں سے وہ خدمات کسی طرح الگ ہو نہیں سکتیں جو وہ خلوص دل سے اس گورنمنٹ کی خیرخواہی میں بجالائے۔ اُنہوں نے اپنی حیثیت اور مقدرت کے موافق ہمیشہ گورنمنٹ کیخدمت گذاری میں اسکی مختلف حالتوں اور ضرورتوں کے وقت وہ صدق اور وفاداری دکھلائی کہ جبتک انسان سچے دل اور نہ دل سے کسی کا خیرخواہ نہ ہو ہرگز دکھلا نہیں سکتا سن ستاون کے مفسدہ میں جبکہ بے تمیز لوگوں نے اپنی محسن گورنمنٹ کا مقابلہ کر کے ملک میں شور ڈال دیا تب میرے والد بزرگوار نے پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر کے اور پچاس سوار بہم پہنچا کر گورنمنٹ کیخدمت میں پیش کئے اور پھر ایک دفعہ چودہ سوار سے خدمتگذاری کی اور انہیں مخلصانہ خدمات کیوجہ سے وہ اس گورنمنٹ میں ہردلعزیز ہو گئے چنانچہ جناب گورنر جنرل کے دربار میں عزت کے ساتھ اُنکو کرسی ملتی تھی اور ہر یک درجہ کے حکام انگریزی بڑی عزت اور دلجوئی سے پیش آتے تھے انھوں نے میرے بھائی کو صرف گورنمنٹ کی خدمتگذاری کے لئے بعض لڑائیوں پر بھیجا اور ہر ایک باب میں گورنمنٹ کی خوشنودی حاصل کی اور اپنی تمام عمر نیک نامی کے ساتھ بسر کر کے اس ناپائدار دنیا سے گذر گئے بعد اسکے اس عاجز کا بڑا بھائی میرزا غلام قادر جس قدر مدت تک زندہ رہا اُس نے بھی اپنے والد مرحوم کے قدم بر قدم مارا اور گورنمنٹ کی مخلصانہ خدمت میں بدل و جان مصروف رہا پھر وہ بھی اس مسافرخانہ سے گذر گیا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اب بھی بہت سے حکام انگریز بقید حیات ہونگے جنھوں نے میرے والد صاحب کو دیکھا اور اُنکی مخلصانہ خدمات کو بچشم خود مشاہدہ کیا ہے

ازالہ اوہام [?] القرآن صفحہ 82، مندرجہ روحانی خزائن جلد 6، صفحہ 378 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 94 پر درج ہے

حوالہ نمبر 38

کہ انگلستان کو رحم اور امن کے ساتھ انسان پرستی سے پاک کر دیا جائے۔ تا فرشتوں کی رُوحیں بھی بول اُٹھیں۔ کہ اے موحّدہ صدیقہ تجھے آسمان سے بھی مبارکباد جیساکہ زمین سے !!

یہ دُعاگو کہ جو دُنیا میں عیسٰی مسیح کے نام سے آیا ہے۔ اسی طرح وجود ملکہ معظمہ قیصرہ ہند اور اس کے زمانہ سے فخر کرتا ہے۔ جیساکہ سیّد الکونین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوشیروان عادل کے زمانہ سے فخر کیا تھا۔ سو اگرچہ جلسہ جوبلی کی مبارک تقریب پر ہر ایک شخص پر واجب ہے کہ ملکہ معظمہ کے احسانات کو یاد کر کے مخلصانہ دُعاؤں کے ساتھ مبارکباد دے۔ اور حضور قیصرہ ہند و انگلستان میں شکرگزاری کا ہدیہ گزرانے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مجھ پر سب سے زیادہ واجب ہے۔ میرے لئے خدا نے پسند کیا کہ میں آسمانی کارروائی کے لئے ملکہ معظمہ کی پُرامن حکومت کی پناہ لوں۔ سو خدا نے مجھے ایسے وقت میں اور ایسے ملک میں مامور کیا۔ جس جگہ انسانوں کی آبرو اور مال اور جان کی حفاظت کے لئے حضرت قیصرہ مبارکہ کا عہد سلطنت ایک فولادی قلعہ کی تاثیر رکھتا ہے۔ جس امن کے ساتھ میں نے اِس ملک میں بود و باش کر کے سچائی کو پھیلایا۔ اس کا شکر کرنا میرے پر سب سے زیادہ واجب ہے۔ اور اگرچہ میں نے اِس شکرگزاری کے لئے بہت سی کتابیں اُردو اور عربی اور فارسی میں تالیف کر کے اور ان میں جناب ملکہ معظمہ کے تمام احسانات کو جو برٹش انڈیا کے مسلمانوں کے شامل حال ہیں اسلامی دنیا میں پھیلائی ہیں۔ اور ہر ایک مسلمان کو سچی اطاعت اور فرمانبرداری کی ترغیب دی ہے۔ لیکن میرے لئے ضروری تھا کہ یہ تمام کارنامہ اپنا جناب ملکہ معظمہ کے حضور میں بھی پہنچاؤں۔ سو اسی بناء پر آج مجھے جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی جوبلی کے مبارک موقعہ پر جو سچی وفادار رعایا کے لئے بیشمار شکر اور خوشی کا محل ہے۔ اس

تحفہ قیصریہ صفحہ 3، مندرجہ روحانی خزائن جلد 12، صفحہ 255 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 95 پر درج ہے

حوالہ نمبر 39

لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ لوگ ہر ایک مفسدہ اور فتنہ کے طریق سے مجتنب رہیں اور صبر اور برداشت کی عادت کو اور بھی ترقی دیں اور بدی کی تمام راہوں سے اپنے تئیں دور رکھیں اور ایسا نمونہ دکھلائیں جس سے آپ لوگوں کی ہر ایک نیک تعلق میں زیادت ثابت ہو۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ آپ لوگ جو اہل علم اور فاضل اور تربیت یافتہ اور نیک مزاج ہیں ایسا ہی کریں گے۔ مگر یاد رہے اور خوب یاد رہے کہ جو شخص ان وصیتوں پر کاربند نہ ہو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ✽

ہماری تمام نصیحتوں کا خلاصہ تین امر ہیں **اوّل** یہ کہ خدا تعالےٰ کے حقوق کو یاد کر کے اس کی عبادت اور اطاعت میں مشغول رہنا۔ اُس کی عظمت کو دل میں بٹھانا۔ اور اُس سے سب سے زیادہ محبت رکھنا اور اس سے ڈر کر نفسانی جذبات کو چھوڑنا اور اس کو واحد لاشریک جاننا اور اس کے لئے پاک زندگی رکھنا اور کسی انسان یا دوسری مخلوق کو اُس کا مرتبہ نہ دینا۔ اور درحقیقت اُس کو تمام روحوں اور جسموں کا پیدا کرنے والا اور مالک یقین کرنا۔ **دوم** یہ کہ تمام بنی نوع سے ہمدردی کے ساتھ پیش آنا۔ اور حتی المقدور ہر ایک سے بھلائی کرنا اور کم سے کم یہ کہ بھلائی کا ارادہ رکھنا۔ **سوم** یہ کہ جس گورنمنٹ کے زیر سایہ خدا نے ہم کو کر دیا ہے یعنے گورنمنٹ برطانیہ جو ہماری آبرو اور جان اور مال کی محافظ ہے اُس کی سچی خیر خواہی کرنا اور ایسے مخالف امن امور سے دور رہنا جو اس کو تشویش میں ڈالیں۔ یہ اصول ثلثہ ہیں جن کی محافظت ہماری جماعت کو کرنی چاہیئے اور جن میں اعلےٰ سے اعلےٰ نمونے دکھلانے چاہئیں۔

اور یاد رہے کہ یہ اشتہار مخالفین کے لئے بھی بطور **نوٹس** ہے۔ چونکہ ہم نے

✽ میری جماعت میں جیسے جیسے معزز اہل اسلام داخل ہیں جن میں بعض تحصیلدار اور بعض اکسٹرا اسسٹنٹ اور ڈپٹی کلکٹر اور بعض وکلاء اور بعض تاجر اور بعض رئیس اور جاگیردار اور نواب اور بعض بڑے بڑے فاضل اور فاکر اور بی اے اور ایم اے اور بعض سجادہ نشین ہیں۔ منہ

حوالہ نمبر40

دجال اپنی دجال کے رنگ میں قوت کے ساتھ خروج کر رہا ہے اور گویا مثالی وظلی وجود کے ساتھ وہی ہے اور جیسا کہ وہ اول زمانہ میں گرجا میں جکڑا ہوا نظر آیا تھا اب وہاں بند سے مخلصی پاکر عیسائیوں کے گرجا سے ہی نکلا ہے اور دنیا میں ایک آفت برپا کر رہا ہے۔

ایسا ہی یاجوج ماجوج کا حال بھی سمجھ لیجئے۔ یہ دونوں پرانی قومیں ہیں جو پہلے زمانوں میں دوسروں پر کھلے طور پر غالب نہیں ہو سکیں اور ان کی حالت میں ضعف رہا لیکن خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ آخری زمانہ میں یہ دونوں قومیں خروج کریں گی یعنی اپنی جلالی قوت کے ساتھ ظاہر ہوں گی جیسا کہ سورہ کہف میں فرماتا ہے و ترکنا بعضھم یومئذ یموج فی بعض یعنی یہ دونوں قومیں دوسروں کو مغلوب کر کے پھر ایک دوسرے پر حملہ کریں گی اور جس کو خدا تعالےٰ چاہے گا فتح دے گا۔ چونکہ ان دونوں قوموں سے مراد انگریز اور روس ہیں اس لئے ہر یک سعادتمند مسلمان کو دعا کرنی چاہیئے کہ اُس وقت انگریزوں کی فتح ہو۔ کیونکہ یہ لوگ ہمارے محسن ہیں۔ اور سلطنت برطانیہ کے ہمارے سر پر بہت احسان ہیں۔ سخت جاہل اور سخت نادان اور سخت نالائق وہ مسلمان ہے۔ جو اس گورنمنٹ سے کینہ رکھے۔ اگر ہم ان کا شکر نہ کریں تو پھر ہم خدا تعالیٰ کے بھی ناشکر گذار ہیں۔ کیونکہ ہم نے جو اس گورنمنٹ کے زیر سایہ آرام پایا اور پا رہے ہیں وہ آرام ہم کسی اسلامی گورنمنٹ میں بھی نہیں پا سکتے۔ ہرگز نہیں پا سکتے۔

ایسا ہی دابۃ الارض یعنی وہ علماء و واعظین جو آسمانی قوت اپنے اندر نہیں رکھتے ابتدا سے چلے آتے ہیں۔ لیکن قرآن کا مطلب یہ ہے کہ آخری زمانہ میں ان کی حد سے زیادہ کثرت ہوگی اور ان کے خروج سے مراد وہی ان کی کثرت ہے۔

اور یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جیسی ان چیزوں کے بارے میں جو آسمانی قوت

ازالہ اوہام صفحہ 510 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 373 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 96 پر درج ہے

اگر کسی کی بیعت لے بھی لوں تو کیا اس وقت تک وہ احمدی ہو سکتا ہے جب تک کہ خدا کی نظر میں احمدی نہ ہو۔ احمدی اصل میں وہی ہے جو خدا کی نظر میں احمدی ہے۔ میرے احمدی کر لینے سے کوئی احمدی نہیں بن جاتا۔ پس تم خدا تعالیٰ کی نظر میں احمدی بنو۔ اور وہ اس طرح کہ حضرت مسیح موعودؑ کے تمام احکام کو پوری پوری طرح بجالاؤ۔ خدا تعالیٰ تمہیں توفیق دے۔

گورنمنٹ کی وفاداری

ایک اور خاص بات ہے جس کا بیان کر دینا بھی نہایت ضروری ہے کیونکہ اس کے متعلق بھی حضرت صاحب نے بار بار تاکید فرمائی ہے۔ میں نے پچھلے جلسہ پر اس کے متعلق بیان کیا تھا اور وہ گورنمنٹ کی وفاداری ہے۔ اس گورنمنٹ کے ہم پر بڑے بڑے احسان ہیں۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مونہہ سے بارہا سنا ہے کہ اس گورنمنٹ کے ہم پر اتنے احسان ہیں کہ اگر ہم اس کی وفاداری نہ کریں اور اسے مدد نہ دیں تو ہم بڑے ہی بے وفا ہوں گے۔ میں بھی یہی کہتا ہوں کہ گورنمنٹ کی وفاداری ہمیں دل و جان سے کرنی چاہئے۔ میں اگر کسی سے کوئی ایسی بات سنتا ہوں جو گورنمنٹ کے خلاف ہوتی ہے تو کانپ جاتا ہوں۔ کیونکہ اس قسم کی کوئی بات کرنا بہت ہی نمک حرامی ہے یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی چاہئے کہ اگر یہ گورنمنٹ نہ ہوتی تو نہ معلوم ہمارے لئے کیا کیا مشکلات ہوتیں۔ ابھی چند دنوں کا ہی ذکر ہے کہ ہمارے مالابار کے احمدیوں کی حالت بہت تشویش ناک ہو گئی تھی ان کے لڑکوں کو سکولوں میں آنے سے بند کر دیا گیا۔ ان کے مردے دفن کرنے سے روک دیئے گئے چنانچہ ایک مردہ کئی دن تک پڑا رہا۔ مسجدوں سے روک دیا گیا۔ تجارت کو بند کر دیا لیکن اس گورنمنٹ نے ایسی مدد کی ہے کہ اگر ہماری اپنی سلطنت بھی ہوتی تو بھی ہم اس سے زیادہ نہ کر سکتے۔ اور وہ یہ کہ گورنمنٹ نے احمدیوں کی تکلیف دیکھ کر اپنے پاس سے زمین دی ہے کہ اس میں مسجد اور قبرستان بنالو۔ لیکن وہاں کا راجہ اس پر بھی باز نہیں آیا اور اس نے یہ سوال اٹھایا کہ یہ زمین تو میری ہے میں نہیں دیتا۔ اور یہ بھی لکھا کہ خبردار اگر تم نے اس پر کوئی عمارت بنائی تو سزا پاؤ گے۔ اور یہ بھی کہا کہ تم لوگ حاضر ہو کر بتاؤ کہ کیوں تمہارا بائیکاٹ نہ کر دیا جائے کیونکہ علماء نے فتویٰ دیا ہے کہ تم مسلمان نہیں ہو۔ اس پر احمدیوں نے گورنمنٹ کی خدمت میں

انوار خلافت صفحہ 65-66 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 152-153 از مرزا بشیر الدین محمود | یہ حوالہ صفحہ 97 پر درج ہے

حوالہ نمبر 41

درخواست دی تو ڈپٹی کمشنر صاحب نے یہ حکم دیا کہ اگر اب احمدیوں کو کوئی تکلیف ہوئی تو مسلمانوں کے جتنے لیڈر ہیں ان سب کو نئے قانون کے ماتحت ملک بدر کر دیا جائے گا اس طرح کا حکم کسی کے مونہہ سے نہیں نکل سکتا مگر اسی کے مونہہ سے جس کے دل میں بنی نوع انسان کی ہمدردی ہو۔ تو یہ تازہ سلوک اس گورنمنٹ نے تمہارے مالا باری بھائیوں کے ساتھ کیا ہے۔ اور جو کسی کے بھائی پر احسان کرتا ہے وہ اسی پر کرتا ہے۔ پس جب مالاباری احمدی ہمارے بھائی ہیں تو ہمیں گورنمنٹ کا کس قدر احسان مند ہونا چاہئے۔ پھر ماریشس میں ہمارے ایک مبلغ گئے ہیں جو جہاں لیکچر دینا چاہتے غیر احمدی بند کروا دیتے۔ آخر انہوں نے گورنمنٹ سے سرکاری ہال کے لئے درخواست کی تو وہاں کے گورنر نے حکم دیا کہ آپ ہفتہ میں تین دن اس ہال میں لیکچر دے سکتے ہیں۔ گویا گورنمنٹ نے ہفتہ کے نصف دن ہمارے مبلغ کو دے دیئے اور نصف اپنے لئے رکھے۔

پس جو گورنمنٹ ایسی مہربان ہو اس کی جس قدر بھی فرمانبرداری کی جائے تھوڑی ہے۔ ایک دفعہ حضرت عمر ﷺ نے فرمایا کہ اگر مجھ پر خلافت کا بوجھ نہ ہوتا تو میں مؤذن بنتا۔ اسی طرح میں کہتا ہوں کہ اگر میں خلیفہ نہ ہوتا۔ تو والنٹیر ہو کر جنگ میں چلا جاتا۔ اس وقت گورنمنٹ کو آدمیوں کی بہت ضرورت ہے۔ اس لئے جس کسی سے کوئی خدمت ادا ہو سکے ضرور کرے۔ اس جنگ سے تو ہمیں بہت فائدہ پہنچا ہے۔ ہمارے بہت سے احمدی احباب میدان جنگ میں گئے ہوئے ہیں لیکن خدا کا فضل ہے کہ ابھی تک ایک بھی فوت نہیں ہوا۔ پھر وہ احباب جو فرانس کے میدان جنگ میں ہیں وہ تو تبلیغ کا کام بھی خوب کر رہے ہیں۔ انہوں نے ٹیچنگز آف اسلام کا فرانسیسی میں ترجمہ کروا کر شائع کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی ٹریکٹ فرانسیسی میں لکھا کر شائع کرائے ہیں۔ پس اگر کوئی میدان جنگ میں جائے گا تو گویا گورنمنٹ کے خرچ پر ہمارا مفت کا مبلغ ہو گا۔ اس لئے اگر کوئی جانا چاہے تو ضرور جائے بہت عمدہ کام ہے۔ مجھ سے اب تک جتنے احمدیوں نے لڑائی پر جانے کے لئے پوچھا ہے میں نے بڑی خوشی سے انہیں اجازت دی ہے۔ اور کہا ہے کہ اگر تم اس نیک نیتی سے جاؤ گے کہ ہم گورنمنٹ کی خدمت کرنے کے لئے جا رہے ہیں اور ساتھ ہی دین کی تبلیغ بھی کریں گے تو خدا تعالیٰ تمہارا حافظ ہو گا اور تمہیں ہر ایک تکلیف سے محفوظ رکھے گا۔

پس یہ گورنمنٹ کی مدد کا ایک موقعہ ہے جس کو خدا تعالیٰ توفیق دے۔ شامل ہو جائے۔

انوار خلافت صفحہ 66،65 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 153-152 از مرزا بشیر الدین محمود

یہ حوالہ صفحہ 97 پر درج ہے

حوالہ نمبر42

اور میں اس وقت ضروری نہیں دیکھتا کہ جو آریوں کو میری نسبت اشتعال پیدا ہوا ہے اسکی وجہ بیان کروں کیونکہ ابھی میں اپنے ایک بڑے اشتہار[1] میں مفصل وجوہ بیان کر چکا ہوں۔ لیکن اس جگہ اس قدر لکھنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ یہ پیشگوئی جس کی میعاد کے اندر اور معین تاریخ مقررہ میں لیکھرام بصورت قتل راہیٔ ملک بقا ہوا ہے وہ صرف چند برس سے نہیں ہے جیسا کہ آریہ صاحبوں کا خیال ہے بلکہ یہ پیشگوئی سترہ برس سے ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ عرصہ سترہ برس کا ہوا ہے کہ براہین احمدیہ میں تین پیشگوئیاں تین مختلف فرقوں کی نسبت درج ہوئی تھیں اور تین فتنوں کا ذکر کیا گیا تھا (۱) ایک پادری صاحبوں اور ان کے شور و غوغا کی نسبت جو انہوں نے ڈپٹی آتھم صاحب کی میعاد گذرنے پر کیا۔ (۲) دوسری پنجاب اور ہندوستان کے مولویوں اور ان کے سرغنہ محمد حسین اور ان کے اتباع مسلمانوں کی نسبت جو انہوں نے مجھ پر تکفیر کا فتنہ برپا کیا۔ (۳) تیسری پیشگوئی اس چمکدار نشان کی نسبت جو لیکھرام کی موت سے وقوع میں آیا۔ اور اس کے فتنہ کا ذکر۔ یہ تینوں پیشگوئیاں تین فتنوں کے ساتھ سترہ برس پہلے شائع ہو چکی ہیں۔ پس اب سوچنا چاہیے کہ کس انسان کو یہ طاقت ہے کہ ان واقعات کی اس زمانہ میں خبر دے سکتا جبکہ ان واقعات کا

اطلاع۔ براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ میں ایک پیشگوئی گورنمنٹ برطانیہ کے متعلق ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ۔ أَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔ یعنی خدا ایسا نہیں ہے کہ اس گورنمنٹ کو کچھ تکالیف پہنچائے حالانکہ تو اُن کی عملداری میں رہتا ہو۔ جدھر تیرا منہ خدا کا اسی طرف منہ ہے چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ مجھے اس گورنمنٹ کی پُرامن سلطنت اور ظلِ حمایت میں دل خوش ہے اور اس کے لیے میں دُعا میں مشغول ہوں کیونکہ میں اپنے اس کام کو نہ مکہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہوں نہ مدینہ میں۔ نہ روم میں نہ شام میں نہ ایران میں نہ کابل میں۔ مگر اس گورنمنٹ میں جس کے اقبال کے لیے دُعا کرتا ہوں۔ لہٰذا وہ اس الہام میں اشارہ فرماتا ہے کہ اس گورنمنٹ کے اقبال اور شوکت میں تیرے وجود اور تیری دُعا کا اثر ہے اور اس کی فتوحات تیرے سبب سے ہیں۔ کیونکہ جدھر تیرا منہ اُدھر خدا کا منہ ہے۔ اب گورنمنٹ شہادت دے سکتی ہے کہ اس کو میرے زمانہ میں کیا کیا فتوحات نصیب ہوئیں۔ یہ الہام سترہ برس کا ہے۔ کیا یہ انسان کا فعل ہو سکتا ہے؟
غرض میں گورنمنٹ کے لیے بمنزلہ حرز سلطنت ہوں۔ منہ

---

[1] دیکھئے مجموعہ ہذا صفحہ ۲۹، اشتہار نمبر ۱۶۲ (المرتب)

مجموعہ اشتہارات جلد دوئم صفحہ 69 طبع جدید، از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 98 پر درج ہے

حوالہ نمبر 43

ثم اشعتموہ فی الاغیار والاحباب. کأنکم مبرء ون من المؤاخذۃ والحساب.
ولکن اللہ اتم نورًا اردتم اطفاءہ. وملاء بحرًا تمنّیتم ان تغیض ماءہ. و
دعوتم لنا ارضًا جدبۃ. فاوانا اللہ الی ربوۃ ووادٍ خضیرٍ وروضۃ ورزقنا نعماء
او الاءً او برکاتٍ ما رأیتموھا ولا اٰباءکم. اھذا جزاء الفریۃ. أأعثرتم علی
مثلہ فی زمانٍ من الازمنۃ؛

فاعلموا رحمکم اللہ ان صدق دعوای وموت عیسٰی ما کان امرًا
متعسّر المعرفۃ. ولٰکن طوّعت لکم انفسکم تکذیب امامکم نزاغت قلوبکم وما
فکّرتم حق الفکرۃ. وقد جئتکم بالاٰیات والشواھد والبیّنات وقد فتح اللہ علی
امرًا اخفاہ علیکم فی ابن مریم. وذٰلک فضلہ انہ فھّمنی امرًا ما اعثرکم علیہ وما
فھّم. ام حسبتم ان اصحاب الکھف والرقیم کانوا من اٰیاتنا عجبًا※ ان اللہ
اخفانا من اعینکم الٰی قرون واسبل علیھا حجبا. فکنتم تنتظرون نزول المسیح
من السماء. وصرف اللہ افکارکم عن الحقیقۃ الغرّاء لیظھر علیکم عجزکم فی اسرار
حضرۃ الکبریاء. ذٰلک من سنن اللہ لیعلّمکم ادبًا عند اظھار الاسرار. فما تشابہ الامر
علیکم الّا من فتنۃ اراد اللہ لیبتلیکم بھا فاظھرھا بعد ھٰذا الاخفاء۔

* قد قال اللہ عزّ وجلّ فی القراٰن واٰوینٰھما الٰی ربوۃ ذات قرار ومعین[1] ولمّا جعلنی اللہ مثیل عیسٰی جعل لی السلطنۃ البرطانیۃ ربوۃ امنٍ وراحۃ ومستقرًّا حسنًا فالحمد للہ ماوی المظلومین ولِلّٰہ الحکم والمصالح ما کان لاحدٍ ان یؤذی من عصمہ اللہ واللہ خیر العاصمین. منہ

※ ھٰذا ما اوحی الیّ ربّی بوحی القراٰن وکذالک اخفانی ربّی کما اخفی اصحاب الکھف وان ذٰلک من سنن اللہ انہ یخفی بعض اسرارہ من اعین الناس لیعلموا ان علمھم ناقص ولیبتلی اللہ عبادہ ولیری المؤمنین منھم والمجرمین. منہ

[1] المومنون: ۵۱

حقیقت الوحی، ضمیمہ الاستفتاء صفحہ 46، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 22 صفحہ 668، از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 99 پر درج ہے

حوالہ نمبر 44

بعض العلماء وكفروني كالجهلاء فما باليتهم بعد تفهم الحق وانكشاف
بعض علماء کے غضبناک ہونے کا موجب ہوئیں اور جہالت سے مجھے کافر ٹھہرایا سو میں نے حق کے سمجھنے کے بعد اور راہ راست
طريق الاهتداء ورأيت ان هذا هو الحق فبينتها ولو كان قومي كارهين۔
کا رستہ کھلنے کے پیچھے اُن کی کچھ بھی پرواہ نہ کی اور میں نے دیکھا کہ یہی حق ہے سو میں نے بیان کر دیا اگرچہ میری قوم کو مکروہ
فاذا ثبت خلوصي الى هذا المقدار وبرهنت عليه بقدر كاف لاولى الابصار
کراہت رہی۔ پس جبکہ میرا اخلاص اس گورنمنٹ سے اس قدر ثابت ہوا اور میں نے اس قدر دلائل سے اسکو ثابت کر دیا جو دانشمندوں
فمن يظن ظن السوء في امري بعد الا الذي خبث جرثه كالفجار وتذرّب
کیلئے کافی ہیں پس جو شخص اسکے بعد میرے پر بدگمانی کرے ایسا آدمی بجز ناپاک فطرت اور بجز ایسے شخص کے جسکی عادت میں
بالشرّ واللدغ والابر وسير الاشرار وترك سير الصالحين۔
نیش زنی اور شرارت داخل ہو اور کون ہو درحقیقت یہ اسی کا کام ہے جو شرارت کو پسند کرتا اور نیکبختی کی راہ کو چھوڑتا ہے۔
وما كان تاليفي في العربية الا لمثل هذه الاغراض العظيمة ولم
اور میرا عربی کتابوں کا تالیف کرنا تو انہیں عظیم الشان غرضوں کیلئے تھا اور میری کتابیں عرب کے لوگوں کو
يزل تنتاب العربيين كتبي حتى رئيت فيهم آثار التاثير وجاءني
برابر پے در پے پہنچتی رہیں یہاں تک کہ میں نے ان میں تاثیر کے نشان پائے اور بعض
بعض منهم ومراسلني بعض وبعضهم هجّنوا وبعضهم صلحوا و
عرب میرے پاس آئے اور بعضوں نے خط و کتابت کی اور بعضوں نے بدگوئی کی اور بعض صلاحیت پر آگئے
وافقوا كالمسترشدين۔
اور موافق ہو گئے جیسا کہ حق کے طالبوں کا کام ہے۔
واني صرفت زمانا طويلا في هذه الامدادات حتى مضت عليّ
اور میں نے ان امدادوں میں ایک زمانہ طویل صرف کیا ہے۔ یہاں تک کہ گیارہ برس
احدى عشر سنة في شغل الاشاعات وما كنت من القاصرين۔ فل
انہی اشاعتوں میں گذر گئے اور میں نے کچھ کوتاہی نہیں کی۔ پس میں

...الحق صفحہ 33، مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 44، 45 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 99 پر درج ہے

حوالہ نمبر 44

انّی ادعی التفرد فی ھذہ الخدمات ولی ان اقول انّنی وحید فی ھذہ
یہ دعویٰ کرسکتا ہوں کہ میں ان خدمات میں یکتا ہوں اور میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں ان
التائیدات ولی ان اقول انّنی حرز لھا وحصن حافظ من الآفات و
تائیدات میں یگانہ ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کیلئے بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک پناہ
بشرنی ربی وقال ما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم فلیس للدولۃ نظیری
کے ہوں جو آفتوں سے بچاوے اور خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ خدا ایسا نہیں کہ اُنکو دکھ پہنچاوے اور تو اُن میں ہو۔ پس اس
ومثیلی فی نصری وعونی وستعلم الدولۃ ان کانت من المتوسمین۔
گورنمنٹ کی خیر خواہی اور مدد میں کوئی دوسرا شخص میری نظیر اور مثیل نہیں اور عنقریب یہ گورنمنٹ جان لیگی اگر مردم شناسی کا اس میں مادہ ہے۔
وَاَمَّا الَّذِیْنَ دخلوا فی الملّۃ النصرانیۃ تارکین دین الاسلام و
مگر وہ لوگ جو عیسائی دین میں داخل ہوئے اور دین اسلام اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ دیا سو ہم اُن کو
باعدین عن ظل خیر الانام فما نجدھم قائمین لخدمۃ الدولۃ والمخلصین
ایسے نہیں دیکھتے کہ سرکار انگریزی کی کچھ خدمت کرتے ہوں یا مخلص ہوں بلکہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ وہ
لھذہ الحضرۃ بل نجدھم مداھنین منافقین۔ وما دخلوا اکثرھم فی دینھم
مداہنہ اور نفاق سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور اکثر لوگ دین عیسائی میں محض اسی لئے داخل ہوئے ہیں تا ایسی
الا لیستطبوا الوجع الجوع ولیفعموا کاس الولوع فسینتشرون ذات
درد گرسنگی کا علاج کریں اور اپنے حرص کے پیالوں کو لبالب بھر دیں سو کسی صبح یہ لوگ تتر بتر
بکرۃ اذا رءوا انھم اخرجوا من روض المرتوع ویعجبون الناس
ہو جائیں گے۔ جب دیکھیں گے چراگاہ سے نکالے گئے اور لوگوں کو اپنے جلد پھرنے
من وشك الرجوع ونحن نراھم منذ اعوام مناجین للاخفار کلثام ولا
سے تعجب میں ڈالیں گے اور ہم تو انکو کئی برسوں سے دیکھ رہے ہیں کہ وہ اپنا مذہبی قول و اقرار توڑنے کو تیار
نجد فیھم شیئا من الاوصاف الا عشق الصّفعف والصحاف الفالجیۃ
ہیں اور ہم اُن میں بجز اسکے کوئی خوبی نہیں پاتے کہ وہ شراب اور خوش مزہ کھانوں کے جو پیالوں میں بھرے ہوئے ہوں

نورالحق صفحہ 33، مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 44، 45 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 99 پر درج ہے

نجاست اور ہڈیوں کی فروخت سے وہ فوائد حاصل کرتے ہیں کہ اس سے پہلے زمانوں میں اعلیٰ درجہ کے غلوں کی فروخت میں وہ فوائد حاصل نہیں ہو سکتے تھے اور نہ صرف یہی آرام کی صورتیں ہیں بلکہ نظر اٹھا کر دیکھو تو تمام اسباب معاشرت و حاجات سفر و حضر کے متعلق وہ آرام کی سبیلیں نکل آئی ہیں جو اس سے پہلے وقتوں میں شاید کسی نے خواب میں بھی نہ دیکھی ہونگی پس اس مبارک گورنمنٹ کے زمانہ کو اگر اس امن کے زمانہ سے مشابہت دیں جو حضرت نوح کے وقت میں تھا تو یہ زمانہ بلا وجہ اس کا مثیل غالب ہوگا۔

اب جبکہ یہ ثابت ہو چکا کہ سچے مسیح نے اس زمانہ میں آنے کا ہرگز وعدہ نہیں کیا جو جنگ و جدل اور جور و جفا کا زمانہ ہو جس میں کوئی شخص امن سے زندگی بسر نہ کر سکے اور نیک لوگ پکڑے جائیں اور عدالتوں میں سپرد کئے جائیں اور قتل کئے جائیں بلکہ مسیح نے صاف لفظوں میں فرما دیا کہ ان پر فتنہ زمانوں میں جھوٹے مسیح عیسائیوں اور یہودیوں میں پیدا ہوں گے جیسا کہ ان پہلے زمانوں میں کئی لوگ ایسے پیدا بھی ہو چکے ہیں جنہوں نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا اسی وجہ سے مسیح نے تاکید سے کہا کہ میرا آنا ان اوائل زمانوں میں ہرگز نہیں ہوگا اور شور اور فساد اور جور و جفا اور لڑائیوں کے دنوں میں ہرگز نہیں آؤں گا بلکہ امن کے دنوں میں آؤں گا ہاں اس وقت بباعث غایت درجہ کے امن و آرام کے بے دینی پھیلی ہوئی ہوگی اور محبت الٰہی دلوں سے اٹھی ہوئی ہوگی جیسا کہ نوح کے وقت میں تھا۔ سو یہ ایک نہایت عمدہ نشانی ہے۔ جو مسیح نے اپنے آنے کے لئے پیش کیا ہے اگر چاہو تو اس کو قبول کر سکتے ہو۔

اس جگہ اس سوال کا حل کرنا بھی ضروری ہے کہ مسیح کس عمدہ اور اہم کام کیلئے آنیوالا ہے۔ اگر یہ خیال کیا جائے کہ دجال کے قتل کرنے کے لئے آئے گا تو یہ خیال نہایت ضعیف اور بودا ہے۔ کیونکہ صرف ایک کافر کا قتل کرنا کوئی ایسا بڑا کام نہیں جس کے لئے ایک نبی کی ضرورت ہو خاص کر اس صورت میں کہ کہا گیا ہے کہ اگر مسیح قتل بھی نہ کرتا تب بھی دجال خود بخود پگھل کر نابود ہو جاتا۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ مسیح کا آنا اس لئے خدائے تعالیٰ کی طرف سے

ہ بوشتبہ پیش

ازالہ اوہام صفحہ 58 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 131 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 99 پر درج ہے

حوالہ نمبر 46

۵۴۲

علها في الآباد ذالخصام. وإنا فنشكر الله على ما من علينا بعهد
در نافرانی و پیکار کردن . و ما سپاس خدا بجای آریم کہ مارا در زیر سایہ عہد
اور جھگڑے ہیں ہے اور ہم خدا کا شکر کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں
السلطنة البرطانيه و افاض علينا بتوسلها انواع الآلاء بالالطاف
سعادت عہد دولت برطانیہ ۔ کرامت فرمودہ و بتوسط این دولت بزرگ درحق ما مہربانی با کردہ
سلطنت برطانیہ کا عہد بخشا اور اس کے ذریعہ سے بڑی بڑی مہربانیاں اور فضل ہم پر کئے ہم نے اس
الرحمانية فوجدنا بقدومها انواع النعم وهذب قومنا وعلموا
از قدوم این دولت عظمیٰ نعمتہا دیدیم قوم ما بحلیہ علم و ادب
سلطنت کے آنے سے انواع اقسام کی نعمتیں پائیں ہماری قوم نے علم اور تہذیب سیکھی
واخرجوا من عيشة النعم ونقلوا الى الكمالات الانسانية من الجذبات
آراستہ شدہ و از طور زندگی بہائم بیرون آمدن و برا میسر آمد و پوشش جنبات
اور بہائم کی زندگی سے نکلنا انہیں نصیب ہوا اور حیوانی جذبوں سے نکل کر انسانی کمالات پر پہنچنا
الحيوانية . نحصل لنا امن وامان فوق الامل بل فوق حدود الافكار وطفقنا
حیوانیہ را از تن برون کردہ حلہ فاخرہ کمالات انسانی دربر کردہ مدانی الحقیقت از طفیل این دولت کبریٰ بیرون
میسر آیا سو ہمیں اس گورنمنٹ کے طفیل امید اور فکر سے بڑھکر امن اور امان ملا ۔ اب ہم زمین
ندرج على الارض درج الصوار بل كالعشار. بالتؤدة والهون والوقار
از وہم و گمان امن و امان حاصل شدہ کنون مای توانیم کہ چون گاوان بلکہ چون شتران بآرام و آسانی بر رو سفر
پرگایوں کی طرح نہیں بلکہ باردار اونٹنیوں کی مانند بڑے وقار اور سہولت سے سفر کرتے ہیں
من غير خوف المتخطفين والشائنين من الاشرار وندلج وندّلج
سیر و سیاحت کنیم و مارا ہیچ باک از رہزنان و بداندیشان نیست در پارہ اول شب و آخری آں
اور ہمیں ڈاکوؤں اور بدذات دشمنوں کا کچھ بھی ڈر نہیں ہوتا اور ہم رات کے پہلے حصہ میں اور
وحدانا في الفلا وبلا خوف من الاغيار. واُجري الوابورة فما بقي حاجة
تنہا بے خوف و خطر از اغیار و شکاری توانیم کہ راہ برویم ۔ و جاری شدن گاڑی آتشیں شتران و قافلہ
پچھلے میں اکیلے بلاخوف و خطر سفر کرتے ہیں ۔ اور ریل گاڑی کے چلنے سے اونٹوں اور قافلوں
الى القوافل والرواحل والمحصار فاصلحوا نياتكم واحسنوا الظن في
و اسپان را از کار برانداختہ ہیچ احتیاجے بآنہا نماندہ اکنون باید کہ نیتہائے خود را راست بکنید و درحق این
اور گھوڑوں کی کوئی ضرورت نہیں رہی ۔ اب مناسب ہے کہ اپنی نیتوں کو درست کرو اور اس سلطنت کی نسبت

یہ حوالہ صفحہ 100 پر درج ہے

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 542 تا 544 طبع جدید از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 46

هذه الدولة - وأتوها مطيعين بصفاء الطوية ولا تعثوا في
دولت بزرگ گمان نیک بکنید وبادل صاف و پاک درحضور وے حاضر بیائید وچوں باغیاں در
نیک گمان کرو اور صاف دل اور پاک نیت سے اس کے حضور حاضر ہو اور زمین میں

الارض باغين ولا تشردوا كالطاغين واعلموا ان هذه الدولة كفت
زمین فتنہ وغوغا برپا نگیرید۔ وماند تبہ کاران راہ گریز پیش نگیرید ودانید کہ ایں سلطنت دست ستمگاران
باغیوں کی طرح فساد کرتے اور شریروں کی طرح بھاگتے نہ پھرو اور خوب سمجھ لو کہ سلطنت نے تمہیں ایذا

عنكم اكف الظالمين وايقظتكم بعد ما كنتم ناثمين - وقامت
از آزار وایذائے شما بربست شما درخواب بودید ایں سلطنت شمارا بیدار ساخت ودر سفر و
دینے سے ظالموں کے ہاتھ بند کردیئے اور تم سوتے تھے اور اس نے تمہیں جگایا! اور تمہارے سفر

لحفظكم في تربتكم وغربتكم وجعلت عليكم حافظين عند نجعتكم
حضر پاسبانی شما کرد وچوں شما بیروں برائے طلب رزق می روید وبسوے خانہ باز می آید درہر دو
اور حضر میں تمہاری پوری نگہبانی کی اور جب تم کہیں کاروروزگار کرنے اور معاش کی تلاش میں جاتے ہو

ورجعتكم وحلالت عرضكم وعرضكم - وتولت صحتكم ومرضكم
صورت از طرف حکومت برائے شما محافظان متعین اند حکومت نگہبان مال وآبروئے شما کرد۔ چنانچہ باید نمود ودر حالت
اور پھر وطن کو واپس آتے ہو دونوں صورتوں میں گورنمنٹ کی طرف سے تم پر محافظ مقرر ہیں اور اس نے تمہاری آبرو اور مال

وامنكم نضارت سببا لزيادة عددكم - وعدة عدكم - و
بیماری وتندرستی از خبرگیری شما کوتاہی نکرد وشمارا امنے بخشید کہ از واسطہ آں در مال و دولت وکثرت نفوس وسامان شما
کو خوب نگہداشت کی اور صحت میں اور بیماری میں تمہاری خبرگیری کی اور تمکو امن بخشا جسکے سبب سے تم دولت اور مال میں اور کثرت میں ترقی کرگئے

قامت في كل مواطن لمددكم وحسن سلوكها في سكنكم و
افزونی پدید آمد۔ وایں سلطنت درہر میدان بجہت اعانت شما قدم محکم فشرد وبا یاران شما وجاہائے شما حسن سلوک
اور یہ سلطنت ہر میدان میں تمہاری مدد کو کھڑی ہوئی اور تمہارے یاروں اور دوستوں اور مکانوں کی نسبت خوب

مسكنكم - واثبتت انها لكم كموئلكم وما منكم وقد حقت
بجا آورد وآشکار کرد کہ او برائے شما جائے پناہ وامن است برگردن شما حقوق
سلوک کیا اور ثابت کردیا کہ وہ تمہاری پناہ اور جائے امن ہے اب تم پر اس کے

لها عليكم حقوق المن وحفظتكم من الاغارة والشن - وادت حق
منت وے ثابت است او شمارا محفوظ داشت از غارتگران وناگہ برسر ریزندگان ودر حق مال و
احسان کے حقوق ثابت ہیں اور اس نے تمہیں ڈاکوؤں اور چوروں سے بچایا اور تمہارے مال و

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 542 تا 544 طبع جدید از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 100 پر درج ہے

حوالہ نمبر 46

الحلاوۃ فی مالکم وعیالکم ۔ وصار طولها سببا لطول اٰجالکم۔ و
عیال شما حق پاسداری ادا کرد ۔ و مہربانی وفضل وے سبب درازی عمرہائے شما شد
عیال کی نسبت نگہبانی کا حق ادا کردیا۔ اور اس کی مہربانی تمہاری عمروں کی درازی کا سبب ہوئی اور
نالتکم منها عافیة غیر عافیة ۔ ورزقتم رفاهیة بدرجة کافیة۔
واز وے شمارا عافیتے بدست آمد کنا پدید کنندہ ونشانا نیست۔ وآرامی ہرچہ تمامتر در بہرۂ شما آمد
اس سے تمہیں ایسی عافیت ملی جو تباہ وبرباد کرنے والی نہیں اور تمہیں پرلے درجہ کی رفاہیت حاصل ہوئی
وکفتکم مخاشی اللاواء وکنفتکم بغواشی الاٰلاء حتی ماظفر بکم
وشمارا رستگاری بخشید از جاہائے وحشتناک درد ورنج وبا غاشیہ ہائے نعمت وکرمت شما در پناہ وسایہ
اور اس نے تمہیں دکھوں اور دردوں کی خوفناک جگہوں سے بچایا اور اپنے فضل وکرم کی حمایت اور پناہ میں لیا۔ اب
اظفار الاعداء فلا تخرسنکم غشیة فی اداء شکرها ولا لکنة فی
خویش درآورد تا ایں کہ اکنوں ناخن بیداد دشمنان بشما نمی رسد۔ پس گنگ نسازد شمارا بیہوشی در ادائے شکر وے ورا گنگلاجی در
یہ حال ہے کہ دشمنوں کے ناخن بیداد کی تم تک رسائی نہیں ہو سکتی۔ سو مناسب ہے کہ اس گورنمنٹ کے شکر ادا کرنے میں
تکرار ذکرها ۔ فان جزاء الاحسان احسان۔ والتغافل من الشکر کفران۔
تکرار ذکر وے ۔ چہ کیفر نیکی نیکی است ۔ وچشم برہم بستن از سپاس گذاری ناسپاسی است
اور ذکر و تذکرہ میں گونگے اور بیہوش نہ بن جاؤ۔ اسلئے کہ احسان کا بدلہ احسان ہے ۔ اور شکر سے غفلت کرنا کفران ہے
ووالله انها لکم من ایمن العوذ ۔ واغنی عنکم من لابس الخوذ
و سوگند بخدا کہ ایں سلطنت بجہت شما تعویذے شگرف وبہایں است وباوجود وے ہیچ حاجت بہ یاوراں خود پوش نماندہ
اور میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ سلطنت تمہارے لیے بڑا امن بخش تعویذ ہے اور ایسے ہوتے کسی خود پوش مددگار کی ہمیں ضرورت
والمحامد کلها لله علٰے ما اٰتانا قیصرلا یقصر فی تفقد احوالنا۔ و
در حقیقت ہرگونہ حمد مرخدا راست کہ مارا قیصر عطا فرمودہ کہ از باز جستن احوال ما دمے غفلت نمی ورزد۔ و
نہیں۔ اور حقیقت میں ساری حمدیں خدا کیلئے ہیں جس نے ہمیں ایسا قیصر عطا فرمایا جو ہمارے حال کی خبرگیری اور پرداخت میں کوئی قصور
یسعٰی لیخرجنا من ادحالنا ۔ ورد الینا دیننا بعد مازالت الملة
می کوشد کہ مارا از مغاک پستی با بروں آرد و ایزد مہربان دین مارا بما باز داد و بعد ازاں کہ ملت
اور کوتاہی نہیں کرتا اور کوشش کرتا ہے کہ ہمیں پستی سے باہر لاتے ۔ اپنے اس نے ہمارا دین ہمیں پھیر دیا بعد اس کے کہ
من اماکنها وجعل قیصرة الهند وقیصرها کمثل مامنها فهذه
از مکان خود زائل گردیدہ بود وقیصرۂ ہند و قیصر را مامن وے گردانید پس ایں ہم
مذہب مکانوں سے اکھڑ چکا تھا اور اسی نے قیصرۂ ہند اور قیصر کو اس کا مامن بنایا سو یہ

یہ حوالہ صفحہ 100 پر درج ہے	مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 542 تا 544 طبع جدید از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر47

طرح یک دفعہ پھوٹتا ہے اور فی الفور ایک شعلہ نور آسمان سے گرتا اور اس سے اتصال پاتا ہے اور ایسے وقت میں جب دُعا کی جاتی ہے تو ضرور قبول ہو جاتی ہے۔ سو یہی وقت مجھے اس بزرگ کے لیے میسّر آیا۔ مَیں ان لوگوں کی روز کی تکذیبوں اور لعنت اور ٹھٹھے اور ہنسی کے دیکھنے سے تھک گیا۔ میری رُوح اب رب العرش کی جناب میں رو رو کر فیصلہ چاہتی ہے۔ اگر میں درحقیقت خدا تعالیٰ کی نظر میں مردود اور مخذول ہوں جیسا کہ ان لوگوں نے سمجھا تو مَیں خود ایسی زندگی نہیں چاہتا جو لعنتی زندگی ہو۔ اگر میرے پر آسمان سے بھی لعنت ہے جیسا کہ زمین سے لعنت ہے تو میری رُوح اُوپر کی لعنت کی برداشت نہیں کر سکتی اگر مَیں سچا ہوں تو اُس بزرگ کی خدا تعالیٰ سے ایسے طور سے پردہ دری چاہتا ہوں جو بطور نشان ہو اور جس سے سچائی کو مدد ملے ورنہ لعنتی زندگی سے میرا مرنا بہتر ہے میرے صادق یا کاذب ہونے کا یہ آخری معیار ہے جس کو فیصلہ ناطق کی طرح سمجھنا چاہیئے۔ مَیں خدا سے دونوں ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرتا ہوں کہ اگر مَیں اُس کی نظر میں عزیز ہوں تو وہ اُس بزرگ کی ایسے طور سے پردہ دری کرے جو اب تک کسی کے خیال و گمان میں نہ ہو۔ مَیں جانتا ہوں کہ میرا خدا قادر اور ہر ایک قوت کا مالک ہے وہ اُن کے لیے جو اُس کے ہوتے ہیں بڑے بڑے عجائبات دکھلاتا ہے۔

ایڈیٹر چودھویں صدی کی جس قدر شوخی ہے اُس بزرگ کی حمایت سے ہے اور اس کی تمام توہین اور تحقیر کی تحریریں اسی بزرگ کی گردن پر ہیں۔ وہ ہنسی سے لکھتا ہے کہ مَیں مخالفت سے رُک نہ جاؤں" خدا سے ہنسی کرنا کسی نیک انسان کا کام نہیں انسان ہر ایک وقت اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔

اور گورنمنٹ انگریزی کی خیرخواہی کی نسبت جو میرے پر حملہ کیا گیا ہے۔ یہ حملہ بھی محض شرارت ہے۔ سلطان روم کے حقوق بجائے خود ہیں۔ مگر اس گورنمنٹ کے حقوق بھی ہمارے سر پر ثابت شدہ ہیں اور ناشکر گذاری ایک بے ایمانی کی قسم ہے۔ اے نادانو! گورنمنٹ انگریزی کی تعریف تمہاری طرح میری قلم سے منافقانہ نہیں نکلتی۔ بلکہ مَیں اپنے اعتقاد اور یقین سے جانتا ہوں کہ درحقیقت خدا تعالیٰ کے فضل سے اس گورنمنٹ کی پناہ ہمارے لیے بالواسطہ خدا تعالیٰ کی پناہ ہے۔

اس سے زیادہ اس گورنمنٹ کی پُرامن سلطنت ہونے کا اور کیا میرے نزدیک ثبوت ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ پاک سلسلہ اسی گورنمنٹ کے ماتحت برپا کیا ہے۔ وہ لوگ میرے نزدیک سخت نمک حرام ہیں جو حکام انگریزی کے روبرو اُن کی خوشامدیں کرتے ہیں۔ اُن کے آگے گرتے ہیں اور پھر گھر میں آکر کہتے ہیں کہ جو شخص اس گورنمنٹ کا شکر کرتا ہے وہ کافر ہے۔ یاد رکھو، اور خوب یاد رکھو کہ ہماری یہ کارروائی جو اس گورنمنٹ کی نسبت کی جاتی ہے منافقانہ نہیں ہے وَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْمُنَافِقِيْن بلکہ ہمارا یہی عقیدہ ہے جو ہمارے دل میں ہے۔

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 148 طبع جدید از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 100 پر درج ہے

حوالہ نمبر 48

حاشیہ

ذکر الدولة البرطانية وقيصرة الهند
جزاها الله عنا خير الجزاء

اعلموا ایها الاخوان انا قد نجونا من ایدی الظالمین فی ظل دولة هذه الملیکة التی ممّقنا اسمها فی العنوان. التی نضرنا فی حکومتها کنضارة الارض فی ایام التهتان. هی اعز من الزباء بملکها و ملکوتها اللّٰهم بارک لنا وجودها وجودها واحفظ ملکها من مکائد الروس ومما یصنعون. قد راینا منها الاحسان الکثیر والعیش النضیر فان فرطنا فی جنبها فقد فرطنا فی جنب الله

ترجمہ

ذکر دولتِ عظمیٰ برطانیہ و قیصرہ ہند
جزاہا اللہ عنا خیر الجزاء

برادران پوشیدہ نماند کہ ما در عہدِ سعادت عہدو ظلِ ممدو ایں ملکہ معظمہ کہ لقب مبارکش را زیب عنوان ساختیم از پنجۂ آہنین ستمگاران تیرہ دروں رستگار شدیم بخت ما دریں زمان برکت توامان بشابہ فرخندگی و بہروزی دریافتہ کہ رُوئے زمین

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 517 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 517 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 101 پر درج ہے

Marfat.com

علی۔ والرسل فی اقطار العالم ریاحًا تحشر الناس الینا کانہ نوج نوری

یقود القلوب الی الدین المتین

او عبقری ہیری نور الدین

یعنی مخدوم مولوی حکیم نور دین بھیروی کہ ہمدردی اسلام بر شان غالب است از یں وجہ بانشاد نور نیت سامی شابہت دارد بفضل اللہ

فھذا رحمۃ ربی وحرّض اخ ما یبطلہ بطالوی وغیرہ وان بخع نفسہ من حسرات ویطیر من القالب طیرہ واللہ ان البطالوی ما قصر فی مکائدہ۔ بل ضرّ بطالیتہ بفحش لسانہ وحصائدہ۔

[ولولا ھیبۃ سیفٍ سلہ عدل سلطنۃ البرطانیۃ لحثّ الناس علی سفک دمی و جلب رجلہ وخیلہ لحسمی وحطمی ولکن منعہ من ھذا رعب ھذہ الدولۃ و لمعان تلک الطاقۃ فنشکر اللہ کل الشکر علی ما امننا من کلِ خوفٍ تحت ظل ھذہ الدولۃ البرطانیۃ المبارکۃِ للضعفاءِ وکھف اللہ للفقراء]

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 18 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 101 پر درج ہے

حوالہ نمبر 50

ہیں تو دلوں کو اندر ہی اندر ردی ہے بہرحال جبکہ ہمارے نظام بدنی اور امور دُنیوی میں خداتعالےٰ نے اِس قوم میں سے ہمارے لئے گورنمنٹ قائم کی اور ہمنے اِس گورنمنٹ کے وُہ احسانات دیکھے جن کا شکر کرنا کوئی سہل بات نہیں اسلئے ہم اپنی معزز گورنمنٹ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم اِس گورنمنٹ کے اسی طرح مخلص اور خیرخواہ ہیں جس طرح کہ ہمارے بزرگ تھے۔ ہمارے ہاتھ میں بجز دُعا کے اور کیا ہے سو ہم دُعا کرتے ہیں کہ خداتعالیٰ اِس گورنمنٹ کو ہریک شر سے محفوظ رکھے اور اُسکے دشمن کو ذلت کے ساتھ پسپا کرے۔ خداتعالیٰ نے ہمپر محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض کیا ہے جیساکہ اُسکا شکر کرنا سو اگر ہم اِس محسن گورنمنٹ کا شکر ادا نہ کریں یا کوئی شر اپنے ارادہ میں رکھیں تو ہمنے خداتعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کیا کیونکہ خداتعالیٰ کا شکر اور کسی محسن گورنمنٹ کا شکر جسکو خدائے تعالیٰ اپنے بندوں کو بطور نعمت کے عطا کرے۔ درحقیقت یہ دونوں ایک ہی چیز ہیں اور ایک دوسری سے وابستہ ہیں اور ایک کے چھوڑنے سے دُوسری کا چھوڑنا لازم آجاتا ہے بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ **اِس گورنمنٹ سے جہاد کرنا دُرست ہے یا نہیں۔ سو یاد رہے کہ یہ سوال اُنکا نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جسکے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے اُس سے جہاد کیسا۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔** سو میرا مذہب جسکو مَیں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خداتعالیٰ کی اطاعت کریں دُوسرے اِس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔ اگرچہ یہ سچ ہے کہ ہم یورپ کی قوموں کے ساتھ اختلاف مذہب رکھتے ہیں اور ہم ہرگز خداتعالیٰ کی نسبت وُہ باتیں پسند نہیں رکھتے جو اُنھوں نے پسند کی ہیں۔ لیکن ان مذہبی امور کو ریّت اور گورنمنٹ کے رشتہ سے کچھ علاقہ نہیں۔

شہادۃ القرآن صفحہ 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 102 پر درج ہے

۱۸

امن پسند اور اول درجہ کے خیر خواہ سرکار انگریزی ہیں۔ اور بایں ہمہ معزز اور شریف ہیں۔
اور بعض ناد انوں کا یہ خیال کہ گویا میں نے افترا کے طور پر الہام کا دعوےٰ کیا ہے
غلط ہے بلکہ در حقیقت یہ کام اُس قادر خدا کا ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور اس
جہان کو بنایا ہے۔ جس زمانہ میں لوگوں کا ایمان خدا پر کم ہو جاتا ہے اُس وقت میرے
جیسا ایک انسان پیدا کیا جاتا ہے اور خدا اس سے ہمکلام ہوتا ہے اور اُس کے ذریعے
اپنے عجائب کام دکھلاتا ہے۔ یہاں تک کہ لوگ سمجھ جاتے ہیں کہ خدا ہے۔ میں
عام اطلاع دیتا ہوں کہ کوئی انسان خواہ ایشیائی ہو خواہ یورپین اگر میری صحبت
میں رہے تو وہ ضرور کچھ عرصہ کے بعد میری ان باتوں کی سچائی معلوم کرے گا۔

[یاد رہے کہ یہ باتیں حفظِ امن کے مخالف نہیں۔ ہم دنیا میں فروتنی کے ساتھ زندگی
بسر کرنے آئے ہیں اور بنی نوع کی ہمدردی اور اس گورنمنٹ کی خیر خواہی جس کے ہم ماتحت
ہیں یعنے گورنمنٹ برطانیہ ہمارا اصول ہے۔ ہم ہرگز کسی مفسدہ اور نقضِ
امن کو پسند نہیں کرتے اور اپنی گورنمنٹ انگریزی کی ہر ایک وقت
میں مدد کرنے کے لئے طیار ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کا شکر
کرتے ہیں جس نے ایسی گورنمنٹ کے زیر سایہ ہمیں
رکھا ہے۔ فقط المرقوم ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء۔]

المشتـــــــہر

میرزا غلام احمد از قادیان

حوالہ نمبر 52

جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں۔ انکے دلوں سے معدوم ہو جائیں پھر کیونکر ممکن تھا کہ میں اس سلطنت کا بدخواہ ہوتا یا کوئی ناجائز باغیانہ منصوبے اپنی جماعت میں پھیلاتا جبکہ میں بیس برس تک یہی تعلیم اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی دیتا رہا۔ اور اپنے مریدوں میں یہی ہدایتیں جاری کرتا رہا۔ تو کیونکر ممکن تھا کہ ان تمام ہدایتوں کے برخلاف کسی بغاوت کے منصوبے کی میں تعلیم کروں۔ حالانکہ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ امن مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے نہ مدینہ میں۔ اور نہ سلطان روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ میں۔ پھر میں خود اپنے آرام کا دشمن بنوں۔ اگر اس سلطنت کے بارے میں کوئی باغیانہ منصوبہ دل میں مخفی رکھوں اور جو لوگ مسلمانوں میں سے ایسے بدخیال جہاد اور بغاوت کے دلوں میں مخفی رکھتے ہوں میں انکو سخت نادان اور بدقسمت ظالم سمجھتا ہوں۔ کیونکہ ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ اسلام کی دوبارہ زندگی انگریزی سلطنت کے امن بخش سایہ سے پیدا ہوئی ہے۔ تم چاہو دل میں مجھے کچھ کہو۔ گالیاں نکالو۔ یا پہلے کی طرح کافر کا فتویٰ لکھو۔ مگر میرا اصول یہی ہے کہ ایسی سلطنت سے دل میں بغاوت کے خیالات رکھنا۔ یا ایسے خیال جن سے بغاوت کا احتمال ہو سکے سخت بدذاتی اور خدا تعالیٰ کا گناہ ہے۔ بہتیرے ایسے مسلمان ہیں جن کے دل کبھی صاف نہیں ہوں گے جب تک ان کا یہ اعتقاد نہ ہو کہ خونی مہدی اور خونی مسیح کی حدیثیں تمام افسانہ اور کہانیاں ہیں۔

اے مسلمانو! اپنے دین کی ہمدردی تو اختیار کرو مگر سچی ہمدردی۔ کیا اس معقولیت کے زمانہ میں دین کے لئے یہ بہتر ہے کہ ہم تلوار سے لوگوں کو مسلمان کرنا چاہیں۔ کیا جبر کرنا اور تعدی سے اپنے دین میں داخل کرنا اس بات کی دلیل ہو سکتی ہے کہ وہ دین خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے! خدا سے ڈرو اور یہ بیہودہ الزام دین اسلام پر مت لگاؤ کہ اس نے جہاد کا مسئلہ سکھایا ہے اور زبردستی اپنے مذہب میں داخل کرنا اس کی تعلیم ہے۔ معاذ اللہ ہرگز

تریاق القلوب صفحہ 28، مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 156 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 103 پر درج ہے

میں درج کرا کر گورنمنٹ انگریزی کو اُکساتے اور میرے پر بدظن کرنا چاہتے ہیں۔ ایسی شرارتوں سے کیا ہو سکتا ہے۔ آپ یاد رکھیں کہ ان شرارتوں میں آپ ہمیشہ نامراد رہیں گے۔ کوئی امر زمین پر نہیں ہو سکتا جب تک آسمان پر قرار نہ پاوے۔

[اور اس گورنمنٹ محسن کی نسبت میرے دل میں کوئی بدارادہ نہیں ہے۔ میں جوان تھا اور اب بوڑھا ہو گیا۔ قدیم سے میں نے اپنی بہت سی کتابوں میں بار بار یہی شائع کیا ہے کہ اس گورنمنٹ کے ہمارے سر پر احسان ہیں کہ اس کے زیر سایہ ہم آزادی سے اپنی خدمت تبلیغ پوری کرتے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ ظاہری اسباب کی رُو سے آپ کے رہنے کیلئے اور بھی ملک ہیں اور اگر آپ اس ملک کو چھوڑ کر مکہ میں یا مدینہ میں یا قسطنطنیہ میں چلے جائیں تو سب ممالک آپ کے مذہب اور مشرب کے موافق ہیں۔ لیکن اگر میں جاؤں تو میں دیکھتا ہوں کہ سب لوگ میرے لئے بطور درندوں کے ہیں الّا ماشاء اللہ۔ اس صورت میں ظاہر ہے] ؎۱

کہ یہ خدا تعالیٰ کا میرے پر احسان ہے کہ ایسی گورنمنٹ کے زیر سایہ مجھے مبعوث فرمایا ہے جس کا مسلک دل آزاری نہیں اور اپنی رعایا کو امن دیتی ہے مگر باوجود اس کے میں فقط ایک ہی ذات پر توکل رکھتا ہوں اور اسی کے پوشیدہ تصرفات میں سے جانتا ہوں کہ اُس نے اس گورنمنٹ کو میری نسبت مہربان بنا رکھا ہے اور کسی شریر مخبر کی پیش چلنے نہیں دی اور میں امید رکھتا ہوں کہ قبل اس کے جو میں اس دنیا سے گذر جاؤں میں اپنے اُس حقیقی آقا کے سوا دوسرے کا محتاج نہیں ہونگا اور وہ ہر ایک دشمن سے مجھے اپنی پناہ میں رکھے گا۔ فالحمد للہ اوّلاً و اٰخراً و ظاہراً و باطناً ھو ولیّ فی الدنیا والاٰخرۃ وھو نعم المولیٰ و نعم النصیر۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ میری مدد کریگا اور وہ مجھے ہرگز ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ اگر تمام دنیا میری مخالفت میں درندوں سے بدتر ہو جائے تب بھی وہ میری حمایت کرے گا۔ میں نامرادی کے ساتھ ہرگز قبر میں نہیں اُتروں گا کیونکہ میرا خدا میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور میں اس کے ساتھ ہوں۔ میرے اندرون کا جو اس کو علم ہے کسی کو بھی علم

براہین احمدیہ حصہ پنجم ضمیمہ صفحہ 128 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 294 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 103 پر درج ہے

حوالہ نمبر 54

رسالہ معیار المذاہب

فطرتی معیار سے مذاہب کا مقابلہ اور گورنمنٹ انگریزی کے احسان کا کچھ تذکرہ

میرے خیال میں مذاہب کے پرکھنے اور جانچنے اور کھرے کھوٹے میں تمیز کرنے کے لئے اس سے بہتر کسی ملک کے باشندوں کو موقعہ ملنا ممکن نہیں۔ جو ہمارے ملک پنجاب اور ہندوستان کو ملا ہے۔ اس موقع کے حصول کے لئے پہلا فضل خدا تعالیٰ کا گورنمنٹ برطانیہ کا ہمارے اس ملک پر تسلط ہے۔ ہم نہایت ہی ناسپاس اور منکر نعمت ٹھہریں گے۔ اگر ہم سچے دل سے اس محسن گورنمنٹ کا شکر نہ کریں جس کے بابرکت وجود سے ہمیں دعوت اور تبلیغ اسلام کا وہ موقعہ ملا جو ہم سے پہلے کسی بادشاہ کو بھی نہ مل سکا کیونکہ اس علم دوست گورنمنٹ نے اظہار رائے میں وہ آزادی دی ہے جس کی نظیر اگر کسی اور موجودہ عملداری میں تلاش کرنا چاہیں۔ تو لاحاصل ہے کیا یہ عجیب بات نہیں کہ ہم لنڈن کے بازاروں میں

رسالہ معیار المذاہب صفحہ 3،2 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 461،460 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 104 پر درج ہے

حوالہ نمبر54

[دین اسلام کی تائید کے لئے وہ وعظ کر سکتے ہیں جس کا خاص کر معظمہ میں میسر آنا ہمارے لئے غیر ممکن ہے۔] اور اس گورنمنٹ نے نہ صرف اشاعت کتب اور اشاعت مذہب میں ہر یک قوم کو آزادی دی۔ بلکہ خود بھی ہر یک فرقہ کو بذریعہ اشاعت علوم و فنون کے مدد دی اور تعلیم اور تربیت سے ایک دنیا کی آنکھیں کھول دیں پس اگرچہ اس محسن گورنمنٹ کا یہ احسان بھی کچھ تھوڑا نہیں کہ وہ ہمارے مال اور آبرو اور خون کی جہاں تک طاقت ہے سچے دل سے محافظت کر رہی ہے۔ اور ہمیں اس آزادی سے فائدہ پہنچا رہی ہے جس کے لئے ہم سے پہلے بہتیرے نوع انسان کے سچے ہمدرد ترستے گذر گئے لیکن یہ دوسرا احسان گورنمنٹ کا اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ کہ وہ جنگلی وحشیوں اور نام کے انسانوں کو انواع و اقسام کی تعلیم کے ذریعہ سے اہل علم و عقل بنانا چاہتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس گورنمنٹ کی متواتر کوششوں سے وہ لوگ جو قریب قریب مویشی اور چارپایوں کے تھے کچھ کچھ حصہ انسانیت اور فہم و فراست کا لے چکے ہیں۔ اور اکثر دلوں اور دماغوں میں ایک ایسی روشنی پیدا ہو گئی ہے۔ جو علوم کے حصول کے بعد پیدا ہوا کرتی ہے معلومات کی وسعت نے گویا یک دفعہ دنیا کو بدل دیا ہے لیکن جس طرح شیشے میں سے روشنی تو اندر گھر کے آسکتی ہے۔ مگر پانی نہیں آسکتا اسی طرح علمی روشنی تو دلوں اور دماغوں میں آگئی ہے۔ مگر ہنوز وہ مصفا پانی اخلاص اور روبحق ہونے کا اندر نہیں آیا جس سے روح کا پودہ نشوونما پاتا۔ اور اچھا پھل لاتا لیکن یہ گورنمنٹ کا قصور نہیں ہے بلکہ ابھی ایسے اسباب مفقود یا قلیل الوجود ہیں جو سچی روحانیت کو جوش میں لادیں یہ عجیب بات ہے کہ علمی ترقی سے مکر اور فریب کی بھی کچھ ترقی معلوم ہوتی ہے مادہ اہل حق کو

معیار المذاہب صفحہ 3،2 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 461،460 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 104 پر درج ہے

حوالہ نمبر 55

ان ہدایتوں کو پڑھ کر اور ایسا ہی دوسری ہدایتوں کو دیکھ کر جو وقتاً فوقتاً چھپ کر مُریدوں میں شائع ہوتی ہیں گورنمنٹ کو معلوم ہوگا کہ کیسے امن بخش اصولوں کی اس جماعت کو تعلیم دی جاتی ہے اور کس طرح بار بار ان کو تاکیدیں کی گئی ہیں کہ وہ گورنمنٹ برطانیہ کے سچے خیر خواہ اور مطیع رہیں اور تمام بنی نوع کے ساتھ بلا امتیاز مذہب و ملت کے انصاف اور رحم اور ہمدردی سے پیش آویں۔ یہ سچ ہے کہ میں کسی ایسے مہدی ہاشمی قرشی خونی کا قائل نہیں ہوں جو دوسرے مسلمانوں کے اعتقاد میں بنی فاطمہ میں سے ہوگا اور زمین کو کفار کے خون سے بھر دیگا میں ایسی حدیثوں کو صحیح نہیں سمجھتا اور محض ذخیرہ موضوعات جانتا ہوں۔ ہاں میں اپنے نفس کیلئے اس مسیح موعود کا ادعا کرتا ہوں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح غربت کے ساتھ زندگی بسر کرے گا اور لڑائیوں اور جنگوں سے بیزار ہوگا اور نرمی اور صلحکاری اور امن کے ساتھ قوموں کو اس سچے ذوالجلال خدا کا چہرہ دکھلائے گا جو اکثر قوموں سے چھپ گیا ہے۔ میرے اُصولوں اور اعتقادوں اور ہدایتوں میں کوئی امر جنگجوئی اور فساد کا نہیں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مُرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔ میں بار بار اعلان دے چکا ہوں کہ میرے بڑے اصول پانچ ہیں اوّل یہ کہ خدا تعالیٰ کو واحد لاشریک اور ہر ایک منقصت موت اور بیماری اور لاچاری اور درد اور دُکھ اور دوسری نالائق صفات سے پاک سمجھنا۔ دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ کے سلسلہ نبوت کا خاتم اور آخری شریعت لانے والا اور نجات کی حقیقی راہ بتانے والا حضرت سیدنا ومولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یقین رکھنا۔ تیسرے یہ کہ دین اسلام کی دعوت محض دلائل عقلیہ اور آسمانی نشانوں سے کرنا اور خیالات غازیانہ اور جہاد اور جنگجوئی کو اس زمانہ کے لیے قطعی طور پر حرام اور ممتنع سمجھنا اور ایسے خیالات کے پابند کو صریح غلطی پر قرار دینا۔ چوتھے یہ کہ اس گورنمنٹ محسنہ کی نسبت جس کے ہم زیر سایہ ہیں یعنی گورنمنٹ انگلشیہ کوئی مفسدانہ خیالات دل میں نہ لانا اور خلوص دل سے اس کی اطاعت میں مشغول رہنا۔ پانچویں یہ کہ بنی نوع سے ہمدردی کرنا اور حتی الوسع ہر ایک شخص کی دنیا اور آخرت کی بہبودی کے لیے کوشش کرتے رہنا اور امن اور صلحکاری کا مؤید ہونا اور نیک اخلاق کو دُنیا میں پھیلانا۔ یہ پانچ اُصول ہیں جن کی اس جماعت کو تعلیم دی جاتی ہے اور میری جماعت جیسا کہ میں آگے

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ

تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ شرط ششم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

ا؎ اس جہاد کے برخلاف نہایت سرگرمی سے میرے پیرو فاضل مولویوں نے ہزاروں آدمیوں میں تعلیم کی ہے اور کر رہے ہیں جس کا بہت بڑا اثر ہوا ہے۔ منہ

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 196 طبع جدید، از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 104 پر درج ہے

حوالہ نمبر 56

گالیاں دیں کہ یہ شخص سلطنت انگریزی کو سلطان روم پر ترجیح دیتا ہے اور رومی سلطنت کو قصوروار ٹھہراتا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ جس شخص پر خود قوم اس کی ایسے ایسے خیالات رکھتی ہے اور نہ صرف اختلاف اعتقاد کی وجہ سے بلکہ سرکار انگریزی کی خیرخواہی کے سبب سے بھی ملامتوں کا نشانہ بن رہا ہے کیا اُس کی نسبت یہ ظن ہو سکتا ہے کہ وہ سرکار انگریزی کا بدخواہ ہے؟ یہ بات ایک ایسی واضح تھی کہ ایک بڑے سے بڑے دشمن کو بھی جو محمد حسین بٹالوی ہے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے حضور میں اسی مقدمہ ڈاکٹر ہنری کلارک میں اپنی شہادت کے وقت میری نسبت بیان کرنا پڑا کہ یہ سرکار انگریزی کا خیرخواہ اور سلطنت روم کے مخالف ہے۔ اب اس تمام تقریر سے جس کے ساتھ میں نے اپنی سترہ سالہ مسلسل تقریروں سے ثبوت پیش کئے ہیں صاف ظاہر ہے کہ میں سرکار انگریزی کا بدل و جان خیرخواہ ہوں۔ اور میں ایک شخص امن دوست ہوں اور اطاعت گورنمنٹ اور ہمدردی بندگانِ خدا کی میرا اصول ہے۔ اور یہ وہی اصول ہے جو میرے مریدوں کی شرائط بیعت میں داخل ہے۔ چنانچہ پرچہ شرائط بیعت جو ہمیشہ مریدوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اس کی دفعہ چہارم میں ان ہی باتوں کی تصریح ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ میں نے بعض اشخاص کی موت وغیرہ کی نسبت پیشگوئی کی ہے لیکن نہ اپنی طرف سے بلکہ اُس وقت اور اُس حالت میں کہ جب کہ اُن لوگوں نے اپنی رضا و رغبت سے ایسی پیشگوئی کے لئے مجھے تحریری اجازت دی چنانچہ ان کے ہاتھ کی تحریریں اب تک میرے پاس موجود ہیں۔ جن میں سے بعض ڈاکٹر کلارک کے مقدمہ میں شامل مثل کی گئی ہیں۔ مگر چونکہ باوجود اجازت دینے کے* پھر بھی ڈاکٹر کلارک صاحب نے اُن پیشگوئیوں کا ذکر کیا اور اصل واقعات کو چھپایا اس لئے آئندہ

* بعض ہمارے مخالف جن کو افترا اور جھوٹ بولنے کی عادت ہے لوگوں کو یہ کہتے ہیں کہ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے پیشگوئیاں کرنے سے منع کر دیا ہے خاص کر کے ڈرانے والی پیشگوئیوں اور عذاب کی پیشگوئیوں کی سخت ممانعت کی ہے سو واضح رہے کہ یہ باتیں سراسر جھوٹ ہیں ہم کو کوئی ممانعت نہیں ہوئی اور عذابی پیشگوئیوں میں جس طریق کو ہم نے اختیار کیا ہے یعنی رضامندی لینے کے بعد پیشگوئی کرنا اس طریق پر عدالت اور قانون کا کوئی اعتراض نہیں۔ منہ

البریہ صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 10 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 105 پر درج ہے

حوالہ نمبر 57

(۲۸۷)

جہاں جہاں یہ اشتہار پہنچے وہاں جماعت کے لوگوں کو چاہیئے کہ حسب ضرورت لورحسب مقدرت اس کی اردو کاپیاں چھپوا کر تقسیم کریں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

اپنی تمام جماعت کے لیے ضروری نصیحت

چونکہ مَیں دیکھتا ہوں کہ ان دنوں میں بعض جاہل اور شریر لوگ اکثر ہندوؤں میں سے اور کچھ مسلمانوں میں سے گورنمنٹ کے مقابل پر ایسی ایسی حرکتیں ظاہر کرتے ہیں جن سے بغاوت کی بُو آتی ہے بلکہ مجھے شک ہوتا ہے کہ کسی وقت باغیانہ رنگ ان کی طبائع میں پیدا ہو جائے گا۔ اس لیے مَیں اپنی جماعت کے لوگوں کو جو مختلف مقامات پنجاب اور ہندوستان میں موجود ہیں جو بفضلہ تعالیٰ کئی لاکھ تک ان کا شمار پہنچ گیا ہے۔ نہایت تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ وہ میری اس تعلیم کو خوب یاد رکھیں۔ جو قریباً ۲۶ برس سے تقریری اور تحریری طور پر اُن کے ذہن نشین کرتا آیا ہوں یعنی یہ کہ اس گورنمنٹ انگریزی کی پوری اطاعت کریں کیونکہ وہ ہماری محسن گورنمنٹ ہے ان کی ظلِ حمایت میں ہمارا فرقہ احمدیہ چند سال میں لاکھوں تک پہنچ گیا ہے اور اس گورنمنٹ کا احسان ہے کہ اس کے زیر سایہ ہم ظالموں کے پنجہ سے محفوظ ہیں۔ خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت ہے کہ اس نے گورنمنٹ کو اس بات کے لیے چن لیا تاکہ یہ فرقہ احمدیہ اس کے زیر سایہ ہو کر ظالموں کے خونخوار حملوں سے اپنے تئیں بچاوے اور ترقی کرے۔ کیا تم یہ خیال کر سکتے ہو کہ تم سلطان روم کی عملداری میں رہ کر یا مکہ اور مدینہ ہی میں اپنا گھر بنا کر شریر لوگوں کے حملوں سے بچ سکتے ہو۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ ایک ہفتہ میں ہی تم تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کئے جاؤ گے تم سُن چکے ہو کہ کس طرح صاحبزادہ مولوی عبداللطیف جو ریاست کابل کے ایک معزز اور بزرگوار اور نامور رئیس تھے جن کے مُرید پچاس ہزار کے قریب تھے وہ جب میری جماعت میں داخل ہوتے تو محض اسی قصور سے کہ میری تعلیم کے موافق جہاد کے مخالف ہو گئے تھے، امیر حبیب اللہ خاں نے نہایت بے رحمی سے ان کو سنگسار کرا دیا۔ پس کیا تمہیں کچھ توقع ہے کہ تمہیں اسلامی سلاطین کے ماتحت کوئی خوشحالی میسر آئیگی بلکہ تم تمام اسلامی مخالف علماء کے فتوؤں کی رو سے واجب القتل ٹھہر چکے ہو۔ سو خدا تعالیٰ کا یہ فضل اور احسان ہے کہ اس

یہ حوالہ صفحہ 106 پر درج

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 708 طبع جدید از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 58

غرض یہ ایسا ثبوت ہے کہ اگر اس کے تمام دلائل یکجائی نظر سے دیکھے جائیں تو ہماری قوم کے غلط کار مولویوں کے خیالات اس سے پاش پاش ہو جاتے ہیں اور امن اور صلحکاری کی مبارک عمارت اپنی چمک دکھلاتی ہے جس سے ضروری طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نہ کوئی آسمان پر گیا اور نہ وہ لڑنے کے لئے مہدی کے ساتھ شامل ہو کر شور قیامت ڈالے گا بلکہ وہ کشمیر میں اپنے خدا کی رحمت کی گود میں سو گیا۔

اے معزز ناظرین! اب میں نے جو کچھ میرے اصول اور ہدایتیں اور تعلیم تھی سب گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں ظاہر کر دیں۔ میری ہدایتوں کا خلاصہ یہی ہے کہ صلحکاری اور غریبی سے زندگی بسر کرو اور جس گورنمنٹ کے ہم ماتحت ہیں یعنی گورنمنٹ برطانیہ اس کے سچے خیرخواہ اور تابعدار ہو جاؤ۔ نہ نفاق اور دنیاداری سے۔ آخر دعا پر ختم کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہماری ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند دام اقبالہا کا اقبال دن بدن بڑھاوے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم سچے دل سے اس کے تابعدار اور امن پسند انسان ہوں۔ آمین

راقم خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان

۲۷ دسمبر ۱۸۹۸ء

یہ حوالہ صفحہ 106 پر درج ہے	کشف الغطاء صفحہ 37 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 213 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 59

۶۸

وجہ سے گورنمنٹ انگریزی میں جھوٹی شکائتیں میری نسبت لکھتے رہے اور اپنی عداوت باطنی کو چھپا کر مخبروں کے لباس میں نیش زنی کرتے رہے اور کر رہے ہیں جیسا کہ شیخ بٹالوی عَلَیہِ مَا یَسْتَحِقُّہٗ اگر ایسے لوگ خدا تعالیٰ کی جناب سے رد شدہ نہ ہوتے تو مجھے دکھ دینے کے لئے مخلوق کی طرف التجا نہ لے جاتے۔ یہ نادان نہیں جانتے کہ کوئی بات زمین پر نہیں ہو سکتی جب تک کہ آسمان پر نہ ہو جائے اور گورنمنٹ انگریزی میں یہ کوشش کرنا کہ گویا میں مخفی طور پر گورنمنٹ کا بدخواہ ہوں یہ نہایت سفلہ پن کی عداوت ہے۔ یہ گورنمنٹ خدا کی گنہگار ہوگی اگر میرے جیسے خیر خواہ اور سچے وفادار کو بدخواہ اور باغی تصور کرے جس نے اپنی قلم سے گورنمنٹ کی خیرخواہی میں ابتدا سے آج تک وہ کام کیا ہے جس کی نظیر گورنمنٹ کے ہاتھ میں ایک بھی نہیں ہوگی اور جس نے ہزارہا روپیہ کے صرف سے کتابیں تالیف کرکے ان میں جابجا اس بات پر زور دیا ہے کہ مسلمانوں کو اس گورنمنٹ کی سچی خیرخواہی چاہیئے اور رعایا ہو کر بغاوت کا خیال بھی دل میں لانا نہایت درجہ کی بدذاتی ہے اور جس نے ایسی کتابوں کو نہ صرف برٹش انڈیا میں پھیلایا ہے بلکہ عرب اور شام اور مصر اور روم اور افغانستان اور دیگر اسلامی بلاد میں محض للّٰہی نیت سے شائع کیا ہے نہ اس خیال سے کہ یہ گورنمنٹ میری تعظیم کرے یا مجھے انعام دے کیونکہ یہ میرا مذہب اور میرا عقیدہ ہے جس کا شائع کرنا میرے پر حق واجب تھا۔

تعجب ہے کہ یہ گورنمنٹ میری کتابوں کو کیوں نہیں دیکھتی اور کیوں ایسی خلاف واقعہ تحریروں سے ایسے مفسدوں کو منع نہیں کرتی۔ ان ظالم مولویوں کو میں کس سے مثال دوں۔ یہ ان یہودیوں سے مشابہ ہیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ناحق دکھ دینا شروع کیا اور جب کچھ پیش نہ گئی تو گورنمنٹ روم میں مخبری کی۔ کہ یہ شخص باغی ہے۔ سو میں بار بار اس گورنمنٹ عادلہ کو یاد دلاتا ہوں کہ میری مثال مسیح کی مثال ہے میں اس دنیا کی حکومت اور ریاست کو نہیں چاہتا اور بغاوت کو سخت بدذاتی سمجھتا ہوں میں کسی **خونی مسیح** کے آنے کا قائل نہیں اور نہ **خونی مہدی** کا منتظر صلح کاری سے حق کو پھیلانا میرا مقصد ہے۔ اور میں تمام ان باتوں سے بیزار ہوں جو فتنہ کی باتیں ہوں یا جوش دلانے والے منصوبے ہوں۔ گورنمنٹ کو چاہیئے کہ بیدار طبعی سے میری حالت کو جانچے اور گورنمنٹ روم کی شتابکاری سے عبرت پکڑے اور خود غرض مولویوں یا دوسرے لوگوں کی باتوں کو سند نہ سمجھ لیوے کہ میرے اندر کھوٹ نہیں اور میرے لبوں پر نفاق نہیں۔

اب میں پھر اپنے کلام کو اصل مقصد کی طرف رجوع دے کر ان مولوی صاحبوں کا نام ذیل میں درج

انجام آتھم صفحہ 68 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 68، از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 107 پر درج ہے

اور مجھے خو اور بو اور رنگ اور روپ کے لحاظ سے حضرت عیسٰی مسیح کا اوتار کر کے بھیجا۔ ایسا ہی اس نے حقوق خالق کے تلف کے لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد رکھا اور مجھے توحید پھیلانے کے لئے تمام خو اور بو اور رنگ اور روپ اور جامہ محمدی پہنا کر حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا اوتار بنا دیا۔ سو میں ان معنوں کر کے عیسٰی مسیح بھی ہوں اور محمد مہدی بھی۔ مسیح ایک لقب ہے جو حضرت عیسٰی علیہ السلام کو دیا گیا تھا جس کے معنے ہیں خدا کو چھونے والا۔ اور خدائی انعام میں سے کچھ لینے والا۔ اور اس کا خلیفہ اور صدق اور راستبازی کو اختیار کرنے والا۔ اور مہدی ایک لقب ہے جو حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تھا جس کے معنے ہیں کہ فطرتاً ہدایت یافتہ اور تمام ہدایتوں کا وارث اور اسم ہادی کے پورے عکس کا محل۔ سو خدا تعالےٰ کے فضل اور رحمت نے اس زمانہ میں ان دونوں لقبوں کا مجھے وارث بنا دیا اور یہ دونوں لقب میرے وجود میں اکٹھے کر دیئے۔ سو میں ان معنوں کے رو سے عیسٰی مسیح بھی ہوں اور محمد مہدی بھی۔ اور یہ وہ طریق ظہور ہے جس کو اسلامی اصطلاح میں بروز کہتے ہیں۔ سو مجھے دو بروز عطا ہوئے ہیں بروز عیسٰی اور بروز محمد۔ غرض میرا وجود ان دونوں نبیوں کے وجود سے بروزی طور پر ایک معجون مرکب ہے۔ عیسٰی مسیح ہونے کی حیثیت سے میرا کام یہ ہے کہ مسلمانوں کو وحشیانہ حملوں اور خونریزیوں سے روک دوں جیسا کہ حدیثوں میں صریح طور سے وارد ہو چکا ہے کہ جب مسیح دوبارہ دنیا میں آئیگا تو تمام دینی جنگوں کا خاتمہ کر دیگا۔ سو ایسا ہی ہوتا جاتا ہے۔ آج کی تاریخ تک تیس ہزار کے قریب یا کچھ زیادہ میرے ساتھ جماعت* ہے جو برٹش انڈیا کے متفرق مقامات میں آباد ہے۔ اور ہر ایک شخص جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود مانتا ہے اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ میں جہاد قطعاً حرام ہے۔ کیونکہ مسیح آ چکا۔ خاصکر میری تعلیم

* اگرچہ خاص آدمی جو علم اور فہم سے کافی بہرہ رکھتے ہیں دس ہزار کے قریب ہوں گے مگر ہر ایک قسم کے لوگ جن میں ناخواندہ بھی ہیں تیس ہزار سے کم نہیں ہیں۔ بلکہ شاید زیادہ ہوں۔ منہ

گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ضمیمہ، صفحہ 7،6، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 29،28 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 107 پر درج ہے

حوالہ نمبر 60

کے لحاظ سے اس گورنمنٹ انگریزی کا سچا خیرخواہ اس کو بننا پڑتا ہے نہ محض نفاق سے۔ اور یہ وہ کارروائی کا جھنڈا کھڑا کیا گیا ہے کہ اگر ایک لاکھ مولوی بھی چاہتا کہ وحشیانہ جہادوں کے روکنے کے لئے ایسا پُر تاثیر سلسلہ قائم کرے تو اس کے لئے غیر ممکن تھا۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو چند سال میں ہی یہ مبارک اور امن پسند جماعت جو جہاد اور غازی پن کے خیالات کو مٹا رہی ہے کئی لاکھ تک پہنچ جائے گی۔ اور وحشیانہ جہاد کرنے والے اپنا چولہ بدل لینگے۔

اور مہدی ہونے کی حیثیت سے میرا کام یہ ہے کہ آسمانی نشانوں کے ساتھ خدائی توحید کو دنیا میں دوبارہ قائم کروں۔ کیونکہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے محض آسمانی نشان دکھلا کر خدائی عظمت اور طاقت اور قدرت عرب کے بُت پرستوں کے دلوں میں قائم کی تھی۔ سو ایسا ہی مجھے رُوح القدس سے مدد دی گئی ہے۔ وہ خدا جو تمام نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ پر بمقام طور ظاہر ہوا اور حضرت مسیح پر شعیر کے پہاڑ پر طلوع فرمایا۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر فاران کے پہاڑ پر چمکا۔ وہی قادر قدوس خدا میرے پر تجلّی فرما ہوا ہے۔ اُس نے مجھ سے باتیں کیں اور مجھے فرمایا کہ وہ اعلیٰ وجود جس کی پرستش کے لئے تمام نبی بھیجے گئے میں ہوں۔ میں اکیلا خالق اور مالک ہوں اور کوئی میرا شریک نہیں۔ اور میں پیدا ہونے اور مرنے سے پاک ہوں۔ اور میرے پر ظاہر کیا گیا کہ جو کچھ مسیح کی نسبت دنیا کے اکثر عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ یعنی تثلیث و کفارہ وغیرہ یہ سب انسانی غلطیاں ہیں اور حقیقی تعلیم سے انحراف ہے۔ خدا نے اپنے زندہ کلام سے بلا واسطہ مجھے یہ اطلاع دی ہے اور مجھے اُس نے کہا ہے کہ اگر تیرے لئے یہ مشکل پیش آوے کہ لوگ کہیں کہ ہم کیونکر سمجھیں کہ تو خدا کی طرف سے ہے تو انہیں کہہ دے کہ اس پر یہ دلیل کافی ہے کہ اُس کے آسمانی نشان میرے گواہ ہیں۔ دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ پیش از وقت غیب کی باتیں بتلائی جاتی ہیں۔ اور وہ اسرار جن کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں وہ قبل از وقت ظاہر کئے جاتے ہیں۔ اور دوسرا یہ نشان ہے کہ اگر کوئی ان باتوں میں مقابلہ کرنا چاہے۔ مثلاً کسی دُعا کا قبول ہونا اور پھر پیش از وقت اس

گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ضمیمہ، صفحہ 6، 7، سند حجہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 28، 29 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 107 پر درج ہے

ہیں اور اس ارادہ اور قصد کی اول وجہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بصیرت بخشی اور اپنے پاس سے
مجھے ہدایت فرمائی کہ تا میں ان وحشیانہ خیالات کو سخت نفرت اور بیزاری سے دیکھوں جو
بعض نادان مسلمانوں کے دلوں میں مخفی تھے۔ جنکی وجہ سے وہ نہایت بیوقوفی سے اپنی گورنمنٹ
محسنہ کے ساتھ ایسے طور سے صاف دل اور سچے خیر خواہ نہیں ہو سکتے تھے جو صاف دلی اور خیر خواہی
کی شرط ہے بلکہ بعض جاہل ملاؤں کے ورغلانے کی وجہ سے شرائط اطاعت اور وفاداری کا پورا
جوش نہیں رکھتے تھے۔ سو میں نے نہ کسی بناوٹ اور ریاکاری سے بلکہ محض اس اعتقاد کی تحریک
سے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے دل میں ہے بڑے زور سے بار بار اس بات کو مسلمانوں میں پھیلایا ہے
کہ انکو گورنمنٹ برطانیہ کی جو درحقیقت انکی محسن ہے سچی اطاعت اختیار کرنی چاہیئے اور وفاداری
کے ساتھ اسکی شکر گذاری کرنی چاہیئے۔ ورنہ خدا تعالیٰ کے گنہگار ہونگے۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ مسلمانوں
کے دلوں پر میری تحریروں کا بہت ہی اثر ہوا ہے اور لاکھوں انسانوں میں تبدیلی پیدا ہو گئی۔

اور میں نے نہ صرف اسی قدر کام کیا کہ برٹش انڈیا کے مسلمانوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی
اطاعت کی طرف جھکایا بلکہ بہت سی کتابیں عربی اور فارسی اور اردو میں تالیف کر کے ممالک
اسلامیہ کے لوگوں کو بھی مطلع کیا کہ ہم لوگ کیونکر امن اور آرام اور آزادی سے گورنمنٹ انگلشیہ
کے سایہ عاطفت میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور ایسی کتابوں کے چھاپنے اور شائع کرنے میں ہزارہا
روپیہ خرچ کیا گیا مگر باایں ہمہ میری طبیعت نے کبھی نہیں چاہا کہ ان متواتر خدمات کا اپنے
حکام کے پاس ذکر بھی کروں کیونکہ میں نے کسی صلہ اور انعام کی خواہش سے نہیں بلکہ ایک حق بات کو
ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھا۔ اور درحقیقت وجود سلطنت انگلشیہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لئے
ایک نعمت تھی جو مدت دراز کی تکلیفات کے بعد ہم کو ملی۔ اسلئے ہمارا فرض تھا کہ اس نعمت کا بار بار
اظہار کریں۔ ہمارا خاندان سکھوں کے ایام میں ایک سخت عذاب میں تھا اور نہ صرف یہی تھا کہ
انہوں نے ظلم سے ہماری ریاست کو تباہ کیا اور ہمارے صدہا دیہات اپنے قبضہ میں کئے بلکہ
ہماری اور تمام پنجاب کے مسلمانوں کی دینی آزادی کو بھی روک دیا۔ ایک مسلمان کو بانگ نماز پر بھی

البریہ صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 340، از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 108 پر درج ہے

حوالہ نمبر 62

فخر اسلام ہیں اُس خدائے عزّ و جل کی قسم دیتا ہوں جسکی قسم کو کبھی انبیاء علیہم السلام نے بھی رد نہیں کیا کہ اپنی رائے سے جو سراسر دینی ہمدردی پر مشتمل ہو مجھے ضرور ممنون فرمائیں گو کم فرصتی کیوجہ سے دو چار سطر ہی لکھ سکیں لیکن اس تمام مضمون کو پڑھ کر تحریر فرماویں میں امید رکھتا ہوں کہ جسقدر اسلام کے سچے ہمدرد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنے والے ہیں وہ ایسی رائے کے لکھنے سے جس میں قوم کی بھلائی اور ہزارہا فتنوں سے نجات ہے دریغ نہیں فرمائیں گے۔ لیکن یاد رہے کہ اس رائے میں تین امر کی تشریح ضرور چاہیئے۔ (۱) اوّل یہ کہ وہ اپنی دانست میں کس کو اس کام کے لئے منتخب کرتے ہیں۔ اور اُس بزرگ کا نام کیا ہے اور کہاں کے رہنے والے ہیں۔ (۲) دوم یہ کہ وہ خود اس عظیم الشان کام کے انجام دینے کے لئے کسقدر مدد دینے کو طیار ہیں۔ (۳) سوم یہ کہ یہ رقم کثیر جو اس کام کے لئے جمع ہوگی وہ کہاں اور کس جگہ مد امانت میں رکھی جائے گی۔ اور وقتاً فوقتاً کس کی اجازت سے خرچ ہوگی۔ یہ تین امر ضروری التفصیل ہیں۔

اسجگہ ایک اور امر قابلِ ذکر ہے اور وہ یہ کہ شاید بعض صاحبوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہو کہ ممکن ہے کہ اس کام میں دخل دینا گورنمنٹ عالیہ کے منشاء کے مخالف ہو۔ تو میں انکو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری گورنمنٹ محسنہ جو ہماری جان اور مال کی حفاظت کر رہی ہے اُس نے پہلے سے اشتہار دے رکھا ہے کہ وہ کسی کے دینی امور اور دینی تدابیر میں مداخلت نہیں کریگی جب تک کوئی ایسا کاروبار نہ ہو جس سے بغاوت کی بدبو آوے۔ ہماری محسن گورنمنٹ برطانیہ کی یہی ایک قابل تعریف خصلت ہے جسکے ساتھ ہم تمام دنیا کے مقابل پر فخر کر سکتے ہیں۔ بیشک ہمارا یہ فرض ہو کہ ہم اس گورنمنٹ محسنہ کے سچے دل سے خیر خواہ ہوں اور ضرورت کے وقت جان فدا کرنے کو بھی طیار ہوں۔ لیکن ہم اس طرح پر بھی غیر قوموں اور غیر ملکوں میں اپنی محسن گورنمنٹ کی نیکنامی پھیلانی چاہتے ہیں کہ کس طرح اس عادل گورنمنٹ نے دینی امور میں ہمیں پوری آزادی دی ہے۔ عملی نمونے ہزاروں کو سول

ابلاغ صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 400 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 109 پر درج ہے

تفصیل سے لکھا کہ کیونکر مسلمانان برٹش انڈیا اس گورنمنٹ برطانیہ کے نیچے آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور کیونکر آزادگی سے اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے پر قادر ہیں۔ اور تمام فرائض منصبی بے روک ٹوک بجالاتے ہیں۔ پھر اس مبارک اور امن بخش گورنمنٹ کی نسبت کوئی خیال بھی جہاد کا دل میں لانا کس قدر ظلم اور بغاوت ہے۔ یہ کتابیں ہزار ہا روپیہ کے خرچ سے طبع کرائی گئیں۔ اور پھر اسلامی ممالک میں شائع کی گئیں۔ اور میں جانتا ہوں کہ یقیناً ہزار ہا مسلمانوں پر ان کتابوں کا اثر پڑا ہے۔ بالخصوص وہ جماعت جو میرے ساتھ تعلق بیعت و مریدی رکھتی ہے۔ وہ ایک ایسی سچی مخلص اور خیر خواہ اِس گورنمنٹ کی بن گئی ہے کہ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ ان کی نظیر دوسرے مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی۔ وہ گورنمنٹ کے لئے ایک وفادار فوج ہے۔ جن کا ظاہر و باطن گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی سے بھرا ہوا ہے۔

میں نے اپنی تالیف کردہ کتابوں میں اِس بات پر بھی زور دیا ہے کہ جو کچھ نادان مولوی تلوار کے ذریعہ سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ امر سچے مذہب کے لئے دوسرے رنگ میں گورنمنٹ برطانیہ میں حاصل ہے۔ یعنی ہر ایک شخص بتمام تر آزادی اپنے مذہب کا اثبات اور دوسرے مذہب کا ابطال کر سکتا ہے۔ اور میری رائے میں مسلمانوں کیلئے مذہبی خیالات کے اظہار میں قانونی حد تک وسیع اختیارات ہونے میں بڑی پُر خیر مصلحت ہے۔ کیونکہ وہ اس طور سے اپنی اصل غرض کو پاکر جنگجوئی کی عادات کو جو کتاب اللہ کی غلط فہمی سے بعضوں میں پائی جاتی ہیں بھلا دینگے۔ وجہ یہ کہ جیسا کہ ایک مشتی چیز کا استعمال کرنا دوسری مشتی چیز سے فارغ کر دیتا ہے۔ ایسا ہی جب ایک مقصد ایک پہلو سے نکلتا ہے۔ تو دوسرا پہلو خود سست ہو جاتا ہے۔

انہی اغراض سے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ مذہبی مباحثات کے بارے میں

تریاق القلوب / ستارہ قیصریہ صفحہ 12 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12، صفحہ 264 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 109 پر درج ہے

حوالہ نمبر 64

اطاعت میں مشغول رہنا۔ پانچویں یہ کہ بنی نوع سے ہمدردی کرنا اور حتی الوسع ہر ایک شخص کی دُنیا اور آخرت کی بہبودی کے لئے کوشش کرتے رہنا اور امن اور صلحکاری کا مؤید رہنا اور نیک اخلاق کو دُنیا میں پھیلانا۔ یہ پانچ اصول ہیں جن کی اس جماعت کو تعلیم دی جاتی ہے اور میری جماعت جیسا کہ میں آگے بیان کروں گا جاہلوں اور وحشیوں کی جماعت نہیں ہے بلکہ اکثر اُن میں سے اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ اور علوم مروجہ کے حاصل کرنے والے اور سرکاری معزز عہدوں پر سرافراز ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ انہوں نے چال چلن اور اخلاق فاضلہ میں بڑی ترقی کی ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ تجربہ کے وقت سرکار انگریزی ان کو اوّل درجہ کے خیر خواہ پائے گی۔

(۴) چوتھی گزارش یہ ہے کہ جس قدر لوگ میری جماعت میں داخل ہیں اکثر ان میں سے سرکار انگریزی کے معزز عہدوں پر ممتاز اور یا اس ملک کے نیک نام رئیس اور ان کے خدام اور احباب اور یا تاجر اور یا وکلاء اور یا نو تعلیم یافتہ انگریزی خوان اور یا ایسے نیک نام علماء اور فضلاء اور دیگر شرفاء ہیں جو کسی وقت سرکار انگریزی کی نوکری کر چکے ہیں یا اب نوکری پر ہیں یا اُن کے اقارب اور رشتہ دار اور دوست ہیں جو اپنے بزرگ مخدوموں سے اثر پذیر ہیں اور یا سجادہ نشینان غریب طبع۔ غرض یہ ایک ایسی جماعت ہے جو سرکار انگریزی کی نمک پروردہ اور نیک نامی حاصل کردہ اور مورد مراحم گورنمنٹ ہیں اور یا وہ لوگ جو میرے اقارب یا خدام میں سے ہیں۔ ان کے علاوہ ایک بڑی تعداد علماء کی ہے جنہوں نے میری اتباع میں اپنے وعظوں سے ہزاروں دلوں میں گورنمنٹ کے احسانات جما دیئے ہیں۔ اور میں مناسب دیکھتا ہوں کہ ان میں سے اپنے چند مُریدوں کے نام بطور نمونہ آپ کے ملاحظہ کے لئے ذیل میں لکھ دوں۔

(۵) میرا اس درخواست سے جو حضور کی خدمت میں مع اسماء مُریدین روانہ کرتا ہوں مدعا یہ ہے کہ اگرچہ میں ان خدمات خاصہ کے لحاظ سے جو میں نے اور میرے بزرگوں نے محض

یہ حوالہ صفحہ 110 پر درج ہے	مجموعہ اشتہارات جلد سوم، صفحہ 20، از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 65

(۱۴۹)

قابل توجہ گورنمنٹ از طرف مہتمم کاروبار تجویز تعطیل جمعہ

میرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

چونکہ قرین مصلحت ہے کہ سرکار انگریزی کی خیر خواہی کے لیے ایسے نافہم مسلمانوں کے نام بھی نقشہ جات میں درج کئے جائیں جو درپردہ اپنے دلوں میں برٹش انڈیا کو دارالحرب قرار دیتے ہیں اور ایک چھپی ہوئی بغاوت کو اپنے دلوں میں رکھ کر اسی اندرونی بیماری کی وجہ سے فرضیت جمعہ سے منکر ہو کر اس کی تعطیل سے گریز کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ نقشہ اسی غرض کے لیے تجویز کیا گیا کہ تا اس میں ان ناحق شناس لوگوں کے نام محفوظ رہیں کہ جو ایسے باغیانہ سرشت کے آدمی ہیں۔ اگرچہ گورنمنٹ کی خوش قسمتی سے برٹش انڈیا میں مسلمانوں میں ایسے آدمی بہت ہی تھوڑے ہیں جو ایسے مفسدانہ عقیدہ کو اپنے دل میں پوشیدہ رکھتے ہوں لیکن چونکہ اس امتحان کے وقت بڑی آسانی سے ایسے لوگ معلوم ہو سکتے ہیں جن کے نہایت مخفی ارادے گورنمنٹ کے برخلاف ہیں اس لیے ہم نے اپنی محسن گورنمنٹ کی پولیٹیکل خیر خواہی کی نیت سے اس مبارک تقریب پر یہ چاہا کہ جہاں تک ممکن ہو ان شریر لوگوں کے نام ضبط کئے جائیں جو اپنے عقیدہ سے اپنی مفسدانہ حالت کو ثابت کرتے ہیں کیونکہ جمعہ کی تعطیل کی تقریب پر اُن لوگوں کا شناخت کرنا ایسا آسان ہے کہ اس کی مانند ہمارے ہاتھ میں کوئی بھی ذریعہ نہیں۔ وجہ یہ کہ جو ایک ایسا شخص ہو جو اپنی نادانی اور جہالت سے برٹش انڈیا کو دارالحرب قرار دیتا ہے۔ وہ جمعہ کی فرضیت سے ضرور منکر ہوگا اور اسی علامت سے شناخت کیا جائے گا کہ وہ درحقیقت اس عقیدہ کا آدمی ہے لیکن ہم گورنمنٹ میں باادب اطلاع کرتے ہیں کہ ایسے نقشے ایک پولیٹیکل راز کی طرح اس وقت تک ہمارے پاس محفوظ رہیں گے جب تک گورنمنٹ ہم سے طلب کرے۔ اور ہم اُمید رکھتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ حکیم مزاج بھی اُن نقشوں کو ایک ملکی راز کی طرح اپنے کسی دفتر میں محفوظ رکھے گی۔ اور بالفعل یہ نقشے جن میں ایسے لوگوں کے نام مندرج ہیں گورنمنٹ میں نہیں بھیجے جائیں گے۔ صرف اطلاع دہی کے طور پر ان میں سے ایک سادہ نقشہ چھپا ہوا جس پر کوئی نام درج نہیں فقط یہی مضمون درج ہے ہمراہ درخواست بھیجا جاتا ہے اور ایسے لوگوں کے نام معہ پتہ ونشان یہ ہیں:۔

اشتہارات جلد اوّل صفحہ 555 تا 557 طبع جدید از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 111 پر درج ہے

حوالہ نمبر 65

نمبر شمار	نام معہ لقب وعہدہ	سکونت	ضلع	کیفیت

ہدایت ۔ اگر اس نقشہ کی دستخطوں سے خانہ پوری ہو چکے تو چاہئے کہ اسی طرح کے اور اسی نمونہ کے اور قلمی نقشے بنا کر ان پر جہاں تک ممکن ہو دستخط کرائے جائیں مگر یہ یاد رہے کہ ہر ایک صاحب اپنا نام اور پتہ خوشخط لکھیں کہ تا پڑھنے میں دقت نہ ہو اور ہر ایک نقشہ کے آخر پر کل دستخطوں کی میزان لکھ دیں۔

مطبع ضیاء الاسلام قادیان

(یہ اشتہار $\frac{۲۴۳۰}{۸}$ کے چار صفحوں پر معہ نقشہ درج ہے)

مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 555 تا 557 طبع جدید از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 111 پر درج ہے

حوالہ نمبر 65

۵۵۷

ان وفادار رعایا کے دستخط اور مواہیر جو حسب تفصیل عرضداشت منسلکہ نقشہ ہذا گورنمنٹ عالیہ انگریزی میں اس بات کے لئے ملتجی ہیں کہ آئندہ کل دفاتر محکمہ جات اور سرکاری مدارس اور کالجوں کے لئے اتوار کے ساتھ جمعہ کی تعطیل بھی دی جائے۔

کیفیت	ضلع	سکونت	نام معہ لقب و عہدہ	نمبر شمار

مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 555 تا 557 طبع جدید از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 111 پر درج ہے

حوالہ نمبر 66

۴۲۴ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:۔ مولوی غلام حسین صاحب ڈنگوی سابق کلرک محکمہ ریلوے لاہور نے بواسطہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر بذریعہ تحریر بیان کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دفعہ ایک سفر میں لاہور اسٹیشن پر اُترے تو ایک مسجد میں جو ایک چبوترے کی شکل میں تھی۔ آرام کے لئے بیٹھ گئے۔ یہ مسجد اس جگہ تھی جہاں اب پلیٹ فارم نمبر ۴ ہے۔ پنڈت لیکھرام وہاں آیا اور اس نے حضرت صاحب کو جھک کر سلام کیا۔ تو حضور نے اس سے منہ پھیر لیا۔ دوسری مرتبہ پھر اس نے اسی طرح کیا۔ پھر بھی آپ نے توجہ نہ فرمائی۔ اس پر بعض خدام نے عرض کیا۔ کہ حضور! پنڈت لیکھرام سلام کے لئے حاضر ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ ؐ کو گالیاں دینے والے کا ہم سے کیا تعلق ہے؟ اسی طرح وہ سلام کا جواب حاصل کرنے میں ناکام چلا گیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ اسی واقعہ کا ذکر روایت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی روایت نمبر ۲۴۹ میں بھی ہو چکا ہے۔

۴۲۵ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:۔ مولوی غلام حسین صاحب ڈنگوی نے بواسطہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر بذریعہ تحریر بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم تاجر لاہور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت کی۔ اور دعوت کا اہتمام خاکسار کے سپرد کیا۔ پلاؤ نرم پکا بغفلت باورچیان کی تھی۔ شیخ صاحب کھانا کھلانے کے وقت عذر خواہی کرنے لگے۔ کہ بھائی غلام حسین کی غفلت سے پلاؤ خراب ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ گوشت۔ چاول۔ مصالحہ اور گھی سب کچھ اس میں ہے۔ اور میں گلے ہوئے چاولوں کو پسند کرتا ہوں۔ یہ آپ کی ذرہ نوازی کی دلیل ہے۔ کہ غلطی پر بھی خوشی کا اظہار فرمایا۔ ممکن ہے کہ حضور دانے دار پلاؤ کو پسند فرماتے ہوں۔ لیکن خاکسار کو ملامت سے بچانے کے لئے ایسا فرمایا ہو۔

[۴۲۶ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:۔ مرزا دین محمد صاحب ساکن لنگروال ضلع گورداسپور نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے صبح کے قریب جگایا۔ اور فرمایا۔ کہ مجھے ایک خواب آیا ہے۔ مَیں نے پوچھا کیا خواب ہے۔ فرمایا۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ میرے تخت پوش کے چاروں طرف نمک چُنا ہوا ہے۔ مَیں نے تعبیر پوچھی۔ تو کتاب دیکھ کر فرمایا۔ کہ کہیں سے بہت سا روپیہ آئیگا اس کے بعد میں چار دن یہاں رہا میرے سامنے ایک منی آرڈر آیا جس میں ہزار سے زائد روپیہ تھا]

یہ حوالہ صفحہ 113 پر درج ہے	سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 102,101 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 66

مجھے اصل رقم یاد نہیں۔ جب مجھے خواب سُنائی۔ تو ملاوامل اور شرنپت کو بھی بلا کر سُنائی۔ جب منی آرڈر آیا۔ تو ملاوامل و شرنپت کو بلایا۔ اور فرمایا۔ کہ لو بھئی یہ منی آرڈر آیا ہے جا کر ڈاکخانہ سے لے آؤ۔ ہم نے دیکھا تو منی آرڈر بھیجنے والا کا پتہ اس پر درج نہیں تھا۔ حضرت صاحب کو بھی پتہ نہیں لگا کہ کس نے بھیجا ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ آجکل کے قواعد کے رُو سے رقم ارسال کنندہ کو اپنا پتہ درج کرنا ضروری ہوتا ہے ممکن ہے اس زمانہ میں یہ قاعدہ نہ ہو۔ یا مرزا دین محمد صاحب کو پتہ نہ لگا ہو۔

۶۲۷ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میاں خیرالدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں اپنے گاؤں سیکھواں سے قادیان آیا۔ حضور علیہ السلام کی عادت تھی۔ کہ گرم موسم میں عموماً شام کے وقت مسجد مبارک کے شاہ نشین پر تشریف فرما ہوتے اور حضور کے اصحاب بھی حاضر رہتے۔ اس روز عشاء کی نماز کے بعد آپ شاہ نشین پر تشریف فرما ہوئے۔ میر ناصر نواب صاحب نے قادیان کے بعض کُمہار طبقہ کی بیعت کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ یہ لوگ حضرت صاحب سے کوئی خاص تعلق پیدا نہیں کرتے مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے میر صاحب موصوف کے کلام کے جواب میں کہا۔ کہ دیہاتی لوگ اسی طرح کے ہوتے ہیں۔ اسی اثنا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توجہ ہو گئی۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ کیا بات ہے۔ مولوی صاحب نے میر صاحب اور ان کی گفتگو کا تذکرہ کر دیا۔ اس پر حضرت صاحب نے مولوی عبدالکریم صاحب کی تائید فرمائی اور فرمایا کہ میر صاحب دیہات کے لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں۔ میں اس وقت مجلس میں اپنی کمزوریوں کو یاد کر کے اور یہ خیال کر کے کہ میں بھی دیہاتی ہوں مغموم و محزون بیٹھا ہوا تھا لیکن اسی وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ میاں جمال الدین و میاں امام الدین و میاں خیر دین تو ایسے نہیں ہیں۔ جب حضور نے ہم تین بھائیوں کو عام دیہاتیوں سے مستثنٰے کر دیا۔ تو میرے تمام ہموم و غموم ہو گئے۔ اور میرا دل خوشی سے بھر گیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں بھی اعراب لوگوں کا ایمان اسی طرح کا ہوتا تھا۔ مگر ان سے وہ لوگ مستثنٰی ہوتے ہیں جو نبی کی صحبت سے مستفید ہوتے رہتے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے ہماری جماعت کے اکثر دیہاتی نہایت مخلص ہیں۔ در اصل ایمان کی پختگی کا مدار شہری یا دیہاتی ہونے پر نہیں بلکہ صحبت اور استقامت اور پھر علم و عرفان پر ہے۔ لیکن چونکہ نبی سے دور رہنے والے

یہ حوالہ صفحہ 113 پر درج ہے	سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 102,101 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 67

(۱۴۸)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درخواست بحضور نواب گورنر جنرل و وائسرائے کشور ہند بالقابہ
براد منظوری تعطیل جمعہ

یہ عرضداشت مسلمانان برٹش انڈیا کی طرف سے جن کے نام ذیل میں درج ہیں بحضور جناب گورنر جنرل ہند دام اقبالہ اس غرض سے بھیجی گئی ہے کہ تا گورنمنٹ عالیہ معروضات ذیل پر توجہ فرما کر تمام برٹش انڈیا کے مسلمانوں کے لیے جمعہ کی تعطیل منظور فرماوے۔ وجوہات عرضداشت یہ ہیں۔

(۱) اوّل یہ کہ جمعہ کا دن مسلمانوں کے لیے مذہبی عبادات اور دینی فرائض سے ادا کرنے کے لحاظ سے بعینہٖ ایسا ہے جیسا کہ اتوار عیسائیوں اور ہندوؤں کے لیے۔ پس چونکہ گورنمنٹ عالیہ نے عیسائیوں اور ہندوؤں کی بجا آوری رسوم عبادت وغیرہ کے لیے اتوار کی تعطیل مقرر کر رکھی ہے تو اس صورت میں یہ گروہ کثیر مسلمانوں کا جو گورنمنٹ کے لطف اور احسان کا ایسا ہی امیدوار ہے جیسا کہ عیسائی اور ہندو گروہ یہ حق رکھتا ہے کہ گورنمنٹ عالیہ ان کے لیے بھی جمعہ کے دن کی تعطیل عطا فرماوے۔

(۲) دوسرے یہ کہ صرف یہی بات نہیں کہ جمعہ کا دن مسلمانوں کے لیے بعض خاص عبادات اور رسوم کی بجا آوری کے لیے مقرر ہے۔ بلکہ اس کے ترک کرنے کی حالت میں قرآن شریف اور احادیث میں سخت وعید ہے۔ لہٰذا مذہبی حیثیت سے جمعہ ترک کرنے میں ہر ایک مسلمان دیندار اپنے تئیں ایک گناہ عظیم کا مرتکب خیال کرتا ہے اور ہر ایک بڑے جوش سے اس بات کا خواہاں ہے کہ سرکار انگریزی مزدوریہ تعطیل برٹش انڈیا میں منظور فرماوے۔

(۳) تیسرے یہ کہ تمام نیک دل اور پاک طبع مسلمان جو گورنمنٹ عالیہ کے سچے خیر خواہ ہیں التزام جمعہ کی رسم کو اس محسن گورنمنٹ کی سچی خیر خواہی اور دل وفاداری کے لیے ایک علامت ٹھہراتے ہیں۔

مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 551, 552 طبع جدید از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 114 پر درج ہے

مگر بعض دوسرے نالائق نام کے مسلمان جن کی تعداد قلیل ہے اس ملک برٹش انڈیا کو دارالحرب قرار دے کر اپنے خود تراشیدہ خیالات کے رُو سے جمعہ کی فرضیت سے منکر ہیں۔ کیونکہ ان کا گمان ہے جو برٹش انڈیا دارالحرب ہے اور دارالحرب میں جمعہ فرض نہیں رہتا۔ پس کچھ شک نہیں کہ جمعہ کی تعطیل سے ایسے بدباطن کمال صفائی سے شناخت کئے جائیں گے۔ کیونکہ اگر باوجود تعطیل کے پھر بھی وہ جمعہ کی نمازوں میں حاضر نہ ہوئے تو یہ بات کھل جائے گی کہ درحقیقت وہ نالائق اس گورنمنٹ کے ملک کو دارالحرب ہی قرار دیتے ہیں۔ تبھی تو جمعہ کی پابندی سے عمداً گریز کرتے ہیں۔ سو اس صورت میں یہ مبارک دن نہ صرف مسلمانوں کی عبادات خاصہ کا ایک دن ہوگا بلکہ گورنمنٹ کے لیے بھی ایک سچے مخبر کا کام دے گا اور ایک معیار کی طرح کھرے اور کھوٹے میں فرق کرکے دکھلاتا رہے گا۔ چنانچہ اس درخواست پر بھی صرف انہیں سچے خیرخواہوں کے دستخط درج ہیں جو اس ملک کو دارالحرب قرار نہیں دیتے۔ اور دلی سچائی سے گورنمنٹ کی حکومت کو قبول کرلیا ہے اور اپنے لیے سراسر برکت اور رحمت سمجھا ہے اور کچھ شک نہیں کہ جمعہ کی تعطیل سے ایسے لوگ جو غلطیوں میں پڑے ہوئے ہیں اثر پذیر بھی ہوں گے اور گورنمنٹ کے دلی خیرخواہ بہت ترقی پذیر ہوں گے اور بدباطن تارک الجمعہ بڑی آسانی سے شناخت کئے جائیں گے یہ بات دوبارہ گورنمنٹ کو یاد دلائی جاتی ہے کہ ایک جمعہ ہی مسلمانوں میں اس بات کی علامت ہے کہ کون شخص اس ملک گورنمنٹ کو دارالحرب قرار دیتا ہے اور کون اس کی نفی کرتا ہے۔ سو جو شخص گورنمنٹ برطانیہ کی رعیت ہوکر جمعہ کی فرضیت کا قائل ہے اور اس کا ترک کرنا معصیت سمجھتا ہے وہ ہرگز اس ملک کو دارالحرب قرار نہیں دے گا اور سچے دل سے گورنمنٹ کا خیرخواہ ہوگا لیکن جو شخص برٹش انڈیا میں جمعہ کی فرضیت کا منکر ہے وہ در پردہ اس ملک کو دارالحرب قرار دیتا ہے اور سچا خیرخواہ نہیں۔ سو جمعہ ان دونوں فریقوں کے پرکھنے کے لیے ایک معیار ہے۔

(۴) چوتھے یہ کہ اسلامی تعطیلیں ہندوؤں کی تعطیلوں سے نصف سے بھی کم ہیں پس اس صورت میں بھی گورنمنٹ کے مراحم خسروانہ کا یہی تقاضا ہونا چاہیئے کہ جمعہ کی تعطیل کرنے سے اس نقصان کا جبر کرے۔

(۵) پانچویں یہ کہ چونکہ جمعہ کی تعطیل ہم مسلمانوں کے لیے نہایت ضروری ہے۔ اس لیے ہم یہ بھی بادب التماس کرتے ہیں کہ اگر ہماری محسن گورنمنٹ اتوار کی تعطیل کو ہمارے لیے موقوف رکھ کر اس کی عوض ہمیں صرف جمعہ کی تعطیل دے دے تو ہم تب بھی بصدق دل راضی ہیں۔ مگر بہرحال ہم رعایا کی درخواست یہی ہے کہ جمعہ کی تعطیل ہو۔

(۶) چھٹے یہ کہ ہماری مہربان گورنمنٹ کو اس بات کا خوب علم ہے کہ تمام اسلامی سلطنتیں اور ریاستیں

مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 551, 552 طبع جدید از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 114 پر درج ہے

حوالہ نمبر 68

قدیم سے جمعہ کی تعطیل کرتے ہیں۔ سلطنت روم میں جمعہ کی تعطیل ہے اور حیدر آباد کی ریاست وغیرہ میں بھی جمعہ کی تعطیل ہی مقرر ہے تو اس صورت میں گورنمنٹ کے احسانات پر ہمیں یہی توقع ہے کہ ہم اس فیاض گورنمنٹ کی رعایا ہو کر پھر ایسے بدقسمت نہ ٹھیریں کہ دوسرے مسلمانوں کی یہ خوش قسمتی دیکھ کر کہ وہ دوسری ریاستوں میں اس عظیم الشان مذہبی دن کی تعطیل سے مذہبی فرائض کو بخوبی بجالاتے ہیں آتش رشک میں جلا کریں۔ چونکہ ہم سچے دل سے گورنمنٹ کے اور گورنمنٹ ہماری ہے اور ذاتی تعلقات اور بقاء دولت۔ گورنمنٹ کے لیے سچے دل سے دُعا کرتے ہیں تو کیا ہم گوارا کر سکتے ہیں کہ ہمیشہ اور ہر زمانہ میں یہ ارمان ہمارے دل میں چلا جائے کہ کیوں ہمارے لیے وہ بات حاصل نہیں جو دوسری ریاستوں کی رعایا کو حاصل ہے۔ یہ بھی عاجزانہ عرض ہے کہ ہم رعایا نے اب تک گورنمنٹ میں اس بات کی کبھی تحریک نہیں کی کیونکہ یہی رعیتانہ ادب کا تقاضا دیکھا کہ صبر اور آہستگی سے اس درخواست کو پیش کریں۔ سو اب بڑی امید کے ساتھ پیش کی گئی۔

(۷) ساتویں یہ بات بھی گورنمنٹ عالیہ میں عرض کر دینے کے لائق ہے کہ یہ روز جمعہ جس کی تعطیل کے لیے ہم مسلمان رعایا یہ عرضداشت بھیجتے ہیں۔ اگرچہ بہت اہم کام اس میں عبادات کا خاص طور پر ادا کرنا اور اسلامی ہدایات کو اپنے علماء سے سُننا ہے، لیکن اور کئی رسوم مذہبی بھی اسی دن میں ادا ہوتی ہیں۔ اور خدا نے ہمیں قرآن میں اس دن کے التزام کی اس قدر تاکید کی ہے کہ خاص اسی کے التزام کے لیے ایک سُورت قرآن میں ہے جس کا نام سورۃ الجمعہ ہے اور حکم ہے کہ سب کام چھوڑ کر جمعہ کے لیے مسجدوں میں حاضر ہو جاؤ۔ سو ہر یک دیندار کو یہی غم ہے کہ ہم ہمیشہ کے لیے خدا کے نافرمان نہ ٹھیریں۔

(۸) آٹھویں یہ کہ اسلامی سلطنت کے زمانہ میں ہمیشہ اس ملک میں جمعہ کی ہی تعطیل ہوتی تھی۔

(۹) ہم رعایا کی یہ بھی تمنا ہے کہ جس طرح اسلامی ریاستوں میں ان سلاطین کا شکر کے ساتھ خطبہ میں ذکر ہوتا ہے جو مذہبی اُمور میں قرآن کے منشا کے موافق مسلمانوں کو آزادی دیتے ہیں۔ ہم بھی جمعہ کی تعطیل کے شکریہ میں اور بلاد کے مسلمانوں کی طرح یہ دائمی شکر جمعہ کے منبروں پر اپنا وظیفہ کر لیں کہ سرکار انگریزی نے علاوہ اور مراحم اور الطاف کے ہم پر یہ بھی عنایت کی نظر کی جو ہمارے دینی عظیم الشان دن کو جو مدت سے اس ملک برٹش انڈیا میں مردہ کی طرح پڑا تھا پھر نئے سر سے زندہ کر دیا۔ سو بلاشبہ یہ ایسا احسان ہو گا کہ مسلمانوں کی ذریت کبھی اس کو فراموش نہیں کرے گی اور اسلامی تاریخ میں ہمیشہ عزت کے ساتھ یہ شکر ادا کیا جائے گا۔

بالآخر ہم رعایا کی دُعا ہے کہ ہماری گورنمنٹ کو خدا تعالیٰ ہمارے سروں پر رکھے اور ہماری اس

یہ حوالہ صفحہ 115 پر درج ہے	مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 553 طبع جدید از مرزا قادیانی

(۲۱۹)

اپنی جماعت کیلئے
ایک ضروری اشتہار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

چونکہ مسلمانان ہند پر علی العموم اور مسلمانان پنجاب پر بالخصوص گورنمنٹ برطانیہ کے بڑے بڑے احسانات ہیں۔ لہٰذا مسلمان اپنی اس مہربان گورنمنٹ کا جس قدر شکریہ ادا کریں اتنا ہی تھوڑا ہے کیونکہ مسلمانوں کو ابھی تک وہ زمانہ نہیں بھولا جبکہ وہ سکھوں کی قوم کے ہاتھوں ایک دہکتے ہوئے تنور میں مبتلا تھے اور ان کے دستِ تعدی سے نہ صرف مسلمانوں کی دنیا ہی تباہ تھی بلکہ ان کے دین کی حالت اس سے بھی بدتر تھی۔ دینی فرائض کا ادا کرنا تو درکنار بعض اذان نماز کہنے پر جان سے مارے جاتے تھے۔ ایسی حالتِ زار میں اللہ تعالیٰ نے دور سے اس مبارک گورنمنٹ کو ہماری نجات کے لیے ابرِ رحمت کی طرح بھیج دیا جس نے ان کو نہ صرف اُن ظالموں کے پنجہ سے بچایا بلکہ ہر طرح کا امن قائم کر کے ہر قسم کے سامان آسائش مہیا کئے اور مذہبی آزادی یہاں تک دی کہ ہم بلادریغ اپنے دین متین کی اشاعت نہایت خوش اسلوبی سے کر سکتے ہیں۔

ہم نے عید الفطر کے موقع پر اس مضمون پر مفصل تقریر کی تھی جس کی مختصر کیفیت تو انگریزی اخبار میں چھپ چکی ہے اور باقی مفصل کیفیت عنقریب مرزا خدا بخش صاحب شائع کرنے والے ہیں۔ ہم نے اس مبارک عید کے موقع پر گورنمنٹ کے احسانات کا ذکر کر کے اپنی جماعت کو جو اس گورنمنٹ سے دلی اخلاص رکھتی اور دیگر لوگوں کی طرح منافقانہ زندگی بسر کرنا گناہ عظیم سمجھتی ہے توجہ دلائی کہ سب لوگ تہ دل سے اپنی مہربان گورنمنٹ کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس جنگ میں جو ٹرینسوال میں ہو رہی ہے فتح عظیم بخشے اور نیز یہ بھی کہا۔ کہ اللہ کے بعد اسلام کا اعظم ترین فرض ہمدردی خلائق ہے اور بالخصوص ایسی مہربان گورنمنٹ کے خادموں سے ہمدردی کرنا کارِ ثواب ہے جو ہماری جانوں اور مالوں اور سب سے بڑھ کر ہمارے

اشتہارات جلد دوم صفحہ 364,363 طبع جدید از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 115 پر درج ہے

حوالہ نمبر 69

دین کی محافظ ہے۔ اس لیے ہماری جماعت کے لوگ جہاں جہاں ہیں اپنی توفیق اور مقدور کے موافق سرکار برطانیہ کے ان زخمیوں کے واسطے جو جنگ ٹرنسوال میں مجروح ہوتے ہیں چندہ دیں۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا اپنی جماعت کے لوگوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہر ایک شہر میں فہرست مکمل کر کے اور چندہ کو وصول کر کے یکم مارچ سے پہلے مرزا خدا بخش صاحب کے پاس بمقام قادیان بھیج دیں کیونکہ یہ ڈیوٹی ان کے سپرد کی گئی ہے۔ جب آپ کا روپیہ مع فہرستوں کے آجائے گا تو اس فہرست چندہ کو اس رپورٹ میں درج کیا جائے گا جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ہماری جماعت اس کام کو ضروری سمجھ کر بہت جلد اس کی تعمیل کرے۔

والسلام

راقم

مرزا غلام احمد از قادیان

۱۰ر فروری ۱۹۰۰ء

مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان

(یہ اشتہار ۲۰×۲۶/۸ کے ایک صفحہ پر ہے)

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 364,363 طبع جدید از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 115 پر درج

حوالہ نمبر 70

مگر وہ تحریریں گورنمنٹ انگریزی کی حمایت میں متعصب اور نادان مسلمانوں کیلئے قابل برداشت نہ تھیں اور اب اہل عقل جب ایک طرف دینی حمایت کے مضمون میری تحریروں میں پاتے ہیں اور دوسری طرف میری یہ نصیحتیں سنتے ہیں کہ اس گورنمنٹ کی سچی خیر خواہی اور اطاعت کرنی چاہیئے تو وہ میرے پر کوئی بدظنی نہیں کر سکتے ۔ اور کیونکر کریں یہ ایک واقعی امر ہے کہ مسلمانوں کو خدا اور رسول کا حکم ہے کہ جس گورنمنٹ کے ماتحت ہوں ۔ وفاداری سے اس کی اطاعت کریں۔ مَیں نے اپنی کتابوں میں یہ شرعی احکام مفصل بیان کر دیئے ہیں ۔ اب گورنمنٹ غور فرما سکتی ہے کہ جس حالت میں میرا باپ گورنمنٹ کا ایسا سچا خیر خواہ تھا اور میرا بھائی بھی اُسی کے قدم پر چلا تھا اور مَیں بھی اُنیس برس سے یہی خدمت اپنی قلم کے ذریعے سے بجا لاتا ہوں تو پھر میرے حالات کیونکر مشتبہ ہو سکتے ہیں ۔ میری تمام جوانی اسی راہ میں گذری ۔ اور اب دائم المرض اور پیرانہ سالی کے کنارے پر پہنچ گیا ہوں اور ساٹھ سال کے قریب ہوں ۔ وہ شخص سخت ظلم کرتا ہے کہ جو میرے وجود کو گورنمنٹ کے لئے خطرناک ٹھیراتا ہے ۔ مَیں اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ مذہبی امور کے متعلق بھی مَیں نے کتابیں تالیف کی ہیں اور نہ مجھے اس سے انکار ہے کہ پادری صاحبوں کے عقائد کے مخالف بھی میری تحریریں شائع ہوئی ہیں جن کو وہ اپنے مذہبی خیالات کے لحاظ سے پسند نہیں کر سکتے ۔ لیکن میرے لئے میری نیک نیتی کافی ہے جس کو خدا تعالیٰ جانتا ہے ۔ اور میری مخالفت عام مسلمانوں کی طرز مخالفت سے علیحدہ ہے ۔ مَیں ہرگز نہیں چاہتا کہ مذہبی امور میں اس قدر غصہ بڑھایا جائے کہ مخالفوں کے حملوں کو قانونی جرائم کے نیچے لا کر گورنمنٹ سے ان کو سزا دلائی جائے یا اُن سے کینہ رکھا جائے بلکہ میرا اصول یہ ہے کہ مذہبی مباحثات میں صبر اور اخلاق سے کام لینا چاہیئے ۔ اسی وجہ سے جب عام مسلمانوں نے مصنف کتاب امہات المومنین کے سزا دلانے کے لئے انجمن حمایت اسلام کے ذریعے سے گورنمنٹ میں میموریل بھیجے تو مَیں نے اُن سے اتفاق نہیں کیا ۔ بلکہ اُن کے برخلاف میموریل بھیجا ۔ اور صاف طور پر لکھا کہ مذہبی امور میں اگر کوئی رنج دہ امر پیش آوے تو اسلام کا اصول عفو

کشف الغطاء صفحہ 11,10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 187,186 از مرزا قادیانی	یہ صفحہ 116 پر درج ہے

حوالہ نمبر 70

اور مگند ہے۔ قرآن ہمیں صاف ہدایت کرتا ہے کہ اگر مذہبی گفتگو میں سخت لفظوں سے تمہیں تکلیف دی جائے تو تنگ ظرف لوگوں کی طرح عدالتوں تک مت پہنچو اور صبر اور اخلاق سے کام لو۔ قرآن نے ہمیں صاف کہا ہے کہ عیسائیوں سے محبت اور خلق سے پیش آؤ اور نیکی کرو۔ ہاں نیک نیتی سے اور ہمدردی کی راہ سے اور سچائی کے پھیلانے کی غرض سے اور صلح کی بنا ڈالنے کے ارادے سے مذہبی مباحثات قابل اعتراض نہیں۔

دوسری شاخ جو میرے مشن کے متعلق ہے میری تعلیم ہے۔ میں اپنی تعلیم کو قریباً انیس برس سے شائع کر رہا ہوں۔ اور پھر خلاصہ کے طور پر اشتہار ۲۹ رمئی ۱۸۹۸ء اور نیز ۲۷ رفروری ۱۸۹۵ء کے اشتہار میں ان تعلیموں کو میں نے شائع کیا ہے اور یہ تمام کتابیں اور اشتہار چھپ کر پنجاب اور ہندوستان میں خوب شہرت پا چکے ہیں۔ اس تعلیم کا خلاصہ یہی ہے کہ خدا کو واحد لاشریک سمجھو اور خدا کے بندوں سے ہمدردی اختیار کرو۔ اور نیک چلن اور نیک خیال انسان بن جاؤ۔ ایسے ہو جاؤ کہ کوئی فساد اور شرارت تمہارے دل کے نزدیک نہ آ سکے۔ جھوٹ مت بولو۔ افترا مت کرو۔ اور زبان اور ہاتھ سے کسی کو ایذا مت دو۔ اور ہر ایک قسم کے گناہ سے بچتے رہو۔ اور نفسانی جذبات سے اپنے تئیں روکے رکھو۔ کوشش کرو کہ تا تم پاک دل اور بے شر ہو جاؤ۔ وہ گورنمنٹ یعنی گورنمنٹ برطانیہ جس کے زیر سایہ تمہارے مال اور آبروئیں اور جانیں محفوظ ہیں بصدق اس کے وفادار تابعدار رہو اور چاہیئے کہ تمام انسانوں کی ہمدردی تمہارا اصول ہو۔ اور اپنے ہاتھوں اور اپنی زبانوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک منصوبہ اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاؤ۔ خدا سے ڈرو اور پاک دل سے اس کی پرستش کرو۔ اور ظلم اور تعدّی اور غبن اور رشوت اور حق تلفی اور بے جا طرفداری سے باز رہو۔ اور بد صحبت سے پرہیز کرو۔ اور آنکھوں کو بدنگاہوں سے بچاؤ۔ اور کانوں کو غیبت سننے سے محفوظ رکھو۔ اور کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو بدی اور نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو۔ اور ہر ایک کے لئے

کشف الغطاء صفحہ 11,10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 187,186 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 116 پر درج ہے

ایک معمولی بات ہے کمال میں داخل نہیں۔ کمال انسانیت یہ ہے کہ ہم حتی الوسع گالیوں کے مقابل پر اعراض اور درگذر کی خو اختیار کریں۔

یہ بھی تو سوچو کہ پادری صاحبوں کا مذہب ایک شاہی مذہب ہے۔ لہذا ہمارے ادب کا یہ تقاضا ہونا چاہیئے کہ ہم اپنی مذہبی آزادی کو ایک طفیلی آزادی تصور کریں۔ اور اس طرح پر ایک حد تک پادری صاحبوں کے احسان کے بھی قائل رہیں۔ گورنمنٹ اگر انکو باز پرس کرے تو ہم کسقدر باز پرس کے لائق ٹھہرینگے۔ اگر سبز درخت کاٹے جائیں تو پھر خشک کی کیا بنیاد ہے۔ کیا ایسی صورت میں ہمارے ہاتھ میں قلم رہ سکے گی؟ سو ہوشیار ہو کر طفیلی آزادی کو غنیمت سمجھو۔ اور اس محسن گورنمنٹ کو دعائیں دو جس نے تمام رعایا کو ایک ہی نظر سے دیکھا۔

یہ بالکل نامناسب اور سخت نامناسب ہے کہ پادریوں کی نسبت گورنمنٹ میں شکایت کریں۔ ہاں جو شبہات اور اعتراض اٹھائے گئے اور جو بہتان شائع کئے گئے انکو جڑ سے اکھاڑنا چاہیئے۔ اور وہ بھی نرمی سے اور حق اور حکمت کے معاون ہو کر دنیا کو فائدہ پہنچانا چاہیئے اور ہزار ہا دلوں کو شبہات کے زندان سے نجات بخشنا چاہیئے۔ یہی کام ہے جس کی اب ہمیں اشد ضرورت ہے۔ یہ سچ ہے کہ مسلمانوں نے تائید اسلام کے دعوے پر جابجا انجمنیں قائم کر رکھی ہیں۔ لاہور میں بھی تین انجمنیں ہیں۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ باوجود عیسائیوں کیطرف سے دس کروڑ کے قریب مخالفانہ کتابیں اور رسائل نکل چکے ہیں اور تین ہزار کے قریب ایسے اعتراضات شائع ہو چکے جن کا جواب دینا مولویوں اور انجمنوں کا فرض تھا جنہوں نے ہر ایک رسالہ میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ ہم مخالفوں کے سوالات کے جواب دینگے ان حملوں کا ان انجمنوں نے کیا بندوبست کیا اور کونسی مفید کتاب دنیا میں پھیلائی۔ ہم بقول ان کے کافر سہی دجال ہی سہی سخت گو سہی مگر ان لوگوں نے باوجود ہزارہا روپیہ اسلام کا جمع کرنے کے اسلام کی حقیقی مدد کیا کی۔ علوم مروجہ کی تعلیم کا شاید بڑے سے بڑا نتیجہ یہ ہوگا کہ تا لڑکے تعلیم پا کر کوئی معقول نوکری پاویں۔ اور یتیموں کی پرورش کا نتیجہ بھی اس سے بڑھ کر

صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ نمبر 392 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 11 پر درج ہے

حوالہ نمبر72

ان کتابوں میں [illegible] کی نسبت سخت گالی بہت ہے جس کو عام مسلمان برداشت نہیں کر سکتے چنانچہ ایک معزز پادری صاحب نے اپنے ایک پرچہ میں جو لکھنؤ سے شائع ہوتا ہے لکھا ہے کہ اگر غدر کا دوبارہ آنا ممکن ہے تو پادری عماد الدین کی کتابوں سے اس کی تحریک ہوگی۔ اب سوچنے کے لائق ہے کہ پادری عماد الدین کا کیسا خطرناک کلام ہے جس پر ایک معزز مشنری صاحب یہ رائے ظاہر کرتے ہیں۔ اور گذشتہ دنوں میں بعض نے بعض مسلمانوں میں ایسی تحریروں سے ایک جوش دیکھ کر چند دفعہ ایسی تحریریں شائع کی تھیں جن میں ان سخت کتابوں کا جواب کسی قدر سخت تھا۔ ان تحریروں سے میرا مدعا یہ تھا کہ عوض معاوضہ کی صورت دیکھ کر مسلمانوں کا جوش رک جائے۔ سو اگرچہ اس حکمت عملی کی تحریروں سے مسلمانوں کو فائدہ تو ہوا۔ اور وہ ایسے رنگ کا جواب پا کر ٹھنڈے ہو گئے لیکن مشکل یہ ہے کہ اب بھی آئے دن پادری صاحبوں کی طرف سے ایسی تحریریں نکلتی رہتی ہیں کہ جو زود رنج اور تیز طبع مسلمان ان کی برداشت نہیں کر سکتے یہ نہایت خوفناک کارروائی ہے کہ ایک طرف تو پادری صاحبان یہ جھوٹا الزام مسلمانوں کو دیتے ہیں کہ ان کو قرآن میں ہمیشہ اور ہر ایک زمانہ میں جہاد کا حکم ہے گویا وہ ان کو جہاد کی رسم یاد دلاتے رہتے ہیں اور پھر تیز تحریریں نکال کر ان میں اشتعال پیدا کرتے رہتے ہیں۔ نہ معلوم کہ یہ لوگ کیسے سیدھے ہیں کہ یہ خیال نہیں کرتے کہ ان دونوں طریقوں کو ملانے سے ایک خوفناک نتیجہ کا احتمال ہے۔ ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ قرآن شریف ہرگز جہاد کی تعلیم نہیں دیتا۔ اصلیت صرف اس قدر ہے کہ ابتدائی زمانہ میں بعض مخالفوں نے اسلام کو تلوار سے روکنا بلکہ نابود کرنا چاہا تھا۔ سو اسلام نے اپنی حفاظت کے لئے ان پر تلوار اٹھائی اور انہی کی نسبت حکم تھا کہ یا قتل کئے جائیں اور یا اسلام لائیں۔ سو یہ حکم مختص الزمان تھا ہمیشہ کے لئے نہیں تھا اور اسلام ان بادشاہوں کی کارروائیوں کا ذمہ وار نہیں ہے جو نبوت کے زمانہ کے بعد سراسر غلطیوں یا خود غرضیوں کی وجہ سے

مجموعہ اشتہارات، جلد سوم صفحہ 250، از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 117 پر درج

ہونگے کہ اِس گورنمنٹ کے سچے خیرخواہ اور دلی جان نثار ہو جائیں اور جہاد اور خونی مہدی کے انتظار وغیرہ بیہودہ خیالات سے جو قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہو سکتے دست بردار ہو جائیں۔ اور اگر وہ اِس غلطی کو چھوڑنا نہیں چاہتے تو کم سے کم یہ اُنکا فرض ہے کہ اِس گورنمنٹ محسنہ کے ناشکر گذار نہ بنیں اور نمک حرامی سے خدا کے گنہگار نہ ٹھہریں۔ کیونکہ یہ گورنمنٹ ہمارے مال اور خون اور عزت کی محافظ ہے اور اس کے مُبارک قدم سے ہم جلتے ہوئے تنور میں سے نکالے گئے ہیں۔ یہ کتابیں ہیں جو مَیں نے اِس مُلک اور عرب اور شام اور فارس اور مصر وغیرہ ممالک میں شائع کی ہیں۔ چنانچہ شام کے مُلک کے بعض عیسائی فاضلوں نے بھی میری کتابوں کے شائع ہونے کی گواہی دی ہے۔ اور میری بعض کتابوں کا ذکر کیا ہے*۔ اب مَیں اپنی گورنمنٹ محسنہ کی خدمت میں جرأت سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ وہ بست سالہ میری خدمت ہے جس کی نظیر برٹش انڈیا میں ایک بھی اسلامی خاندان پیش نہیں کر سکتا۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ اِس قدر لمبے زمانہ تک کہ جو بیس برس کا زمانہ ہے ایک مسلسل طور پر تعلیم مذکورہ بالا پر زور دیتے جانا کسی منافق اور خود غرض کا کام نہیں ہے بلکہ ایسے شخص کا کام ہے جس کے دِل میں اِس گورنمنٹ کی سچی خیرخواہی ہے۔ ہاں مَیں اِس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ مَیں نیک نیتی سے دُوسرے مذاہب کے لوگوں سے مباحثات بھی کیا کرتا ہوں۔ اور ایسا ہی پادریوں کے مقابل پر بھی مباحثات کی کتابیں شائع کرتا

* خرسطفور جبارہ نام ایک دمشق کا رہنے والا فاضل عیسائی اپنی کتاب خلاصۃ الادیان کے صفحہ چالیس [۴۴] میں میری کتاب حمامۃ البشریٰ کا ذکر کرتا ہے اور حمامۃ البشریٰ میں سے کچھ سطریں بطور نقل کے لکھتا ہے اور میری نسبت لکھتا ہے کہ یہ کتاب ایک ہندی فاضل کی ہے جو تمام ملک ہند میں مشہور ہے دیکھو خلاصۃ الادیان و زبدۃ الادیان صفحہ ۴۴ چودھویں سطر سے اکیسویں سطر تک۔ منہ

...القلوب صفحہ 361 تا 363 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 489 تا 491 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 118 پر درج ہے

حوالہ نمبر73

رہا ہوں۔ اور میں اس بات کا بھی اقراری ہوں کہ جبکہ بعض پادریوں اور عیسائی مشنریوں کی تحریر نہایت سخت ہو گئی اور حدِ اعتدال سے بڑھ گئی۔ اور بالخصوص پرچہ نُور افشاں میں جو ایک عیسائی اخبار لُدھیانہ سے نکلتا ہے نہایت گندی تحریریں شائع ہوئیں۔ اور ان مؤلفین نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت نعوذ باللہ ایسے الفاظ استعمال کئے کہ یہ شخص ڈاکو تھا۔ چور تھا۔ زناکار تھا۔ اور صدہا پرچوں میں یہ شائع کیا کہ یہ شخص اپنی لڑکی پر بدنیتی سے عاشق تھا۔ اور بااین ہمہ جھوٹا تھا اور لُوٹ مار اور خُون کرنا اُس کا کام تھا۔ تو مجھے ایسی کتابوں اور اخباروں کے پڑھنے سے یہ اندیشہ دل میں پیدا ہوا۔ کہ مبادا مسلمانوں کے دلوں پر جو ایک جوش رکھنے والی قوم ہے۔ ان کلمات کا کوئی سخت اشتعال دینے والا اثر پیدا ہو۔ تب میں نے اُن جوشوں کو ٹھنڈا کرنے کے لئے اپنی صحیح اور پاک نیت سے یہی مناسب سمجھا کہ اس عام جوش کے دبانے کے لئے حکمت عملی یہی ہے کہ ان تحریرات کا کسی قدر سختی سے جواب دیا جائے۔ تا سریع الغضب انسانوں کے جوش فرو ہو جائیں اور ملک میں کوئی بے امنی پیدا نہ ہو۔* تب میں نے بمقابل ایسی کتابوں کے جن میں کمال سختی سے بدزبانی کی گئی تھی چند ایسی کتابیں لکھیں جن میں کسی قدر بالمقابل سختی تھی۔ کیونکہ میرے کانشنس نے قطعی طور پر مجھے فتویٰ دیا کہ اسلام میں جو بہت سے وحشیانہ جوش والے آدمی موجود ہیں۔ ان کے غیظ و غضب کی آگ بجھانے کے لئے یہ طریق کافی ہوگا۔ کیونکہ عوض معاوضہ کے بعد کوئی گلہ باقی نہیں رہتا۔ سو یہ میری پیش بینی کی تدبیر صحیح نکلی۔ اور ان کتابوں کا یہ اثر ہوا۔ کہ

مٹج

* ان مباحثات کی کتابوں سے ایک یہ بھی مطلب تھا کہ برٹش انڈیا اور دوسرے ملکوں پر بھی اس بات کو واضح کیا جاوے کہ ہماری گورنمنٹ نے ہر ایک قوم کو مباحثات کیلئے آزادی دے رکھی ہے۔ کوئی خصوصیت پادریوں کی نہیں ہے۔ منہ

تریاق القلوب صفحہ 361 تا 363 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 489 تا 491 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 118 پر درج ہے

حوالہ نمبر73

ہزارہا مسلمان جو پادری عماد الدین وغیرہ لوگوں کی تیز اور گندی تحریروں سے اشتعال میں آچکے تھے یکدفعہ اُن کے اشتعال فرو ہو گئے۔ کیونکہ انسان کی یہ عادت ہے کہ جب سخت الفاظ کے مقابل پر اُس کا عوض دیکھ لیتا ہے تو اُس کا وہ جوش نہیں رہتا۔ بااین ہمہ میری تحریر پادریوں کے مقابل پر بہت نرم تھی گویا کچھ بھی نسبت نہ تھی۔ ہماری محسن گورنمنٹ خوب سمجھتی ہے کہ مسلمان سے یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اگر کوئی پادری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے۔ تو ایک مسلمان اُس کے عوض میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی دے کیونکہ مسلمانوں کے دلوں میں دودھ کے ساتھ ہی یہ اثر پہنچایا گیا ہے کہ وہ جیسا کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے ہیں ایسا ہی وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محبت رکھتے ہیں۔ سو کسی مسلمان کا یہ حوصلہ ہی نہیں کہ تیز زبانی کو اس حد تک پہنچائے جس حد تک ایک متعصب عیسائی پہنچا سکتا ہے۔ اور مسلمانوں میں یہ ایک عمدہ سیرت ہے جو فخر کرنے کے لائق ہے کہ وہ تمام نبیوں کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہو چکے ہیں ایک عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور حضرت مسیح علیہ السلام سے بعض وجوہ سے ایک خاص محبت رکھتے ہیں۔ جس کی تفصیل کے لئے اس جگہ موقع نہیں۔ سو مجھ سے پادریوں کے مقابل پر جو کچھ وقوع میں آیا یہی ہے کہ حکمت عملی سے بعض وحشی مسلمانوں کو خوش کیا گیا۔ اور میں دعوے سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں سے اوّل درجہ کا خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں۔ کیونکہ مجھے تین باتوں نے خیر خواہی میں اوّل درجہ کا بنا دیا ہے۔ (۱) اوّل والد مرحوم کے اثر نے۔ (۲) دوم اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے۔ (۳) تیسرے خدا تعالیٰ کے الہام نے۔

اب میں اس گورنمنٹ محسنہ کے زیر سایہ ہر طرح سے خوش ہوں صرف ایک رنج اور درد و غم ہر وقت مجھے لاحق حال ہے جس کا استغاثہ پیش کرنے

یہ حوالہ صفحہ 118 پر درج ہے	تریاق القلوب صفحہ 361 تا 363 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 489 تا 491 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 75

ہیں تو دلوں کو اندر ہی اندر ریدی ہے بہرحال جبکہ ہمارے نظام بدنی اور امور دُنیوی میں خدا تعالیٰ نے اِس قوم میں سے ہمارے لئے گورنمنٹ قائم کی اور ہمنے اِس گورنمنٹ کے وُہ احسانات دیکھے جن کا شکر کرنا کوئی سہل بات نہیں اسلئے ہم اپنی معزز گورنمنٹ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم اِس گورنمنٹ کے اسی طرح مخلص اور خیر خواہ ہیں جس طرح کہ ہمارے بزرگ تھے۔ ہمارے ہاتھ میں بجز دُعا کے اور کیا ہی سو ہم دُعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اِس گورنمنٹ کو ہر یک شر سے محفوظ رکھے اور اُسکے دشمن کو ذلت کے ساتھ پسپا کرے۔ خُدا تعالیٰ نے ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض کیا ہی جیسا کہ اُسکا شکر کرنا۔ سو اگر ہم اِس محسن گورنمنٹ کا شکر ادا نہ کریں یا کوئی شر اپنے ارادہ میں رکھیں تو ہمنے خُدا تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کیا کیونکہ خُدا تعالیٰ کا شکر اور کسی محسن گورنمنٹ کا شکر جسکو خدائے تعالیٰ اپنے بندوں کو بطور نعمت کے عطا کرے۔ درحقیقت یہ دونوں ایک ہی چیز ہیں اور ایک دُوسری سے وابستہ ہیں اور ایک کے چھوڑنے سے دُوسری کا چھوڑنا لازم آجاتا ہی بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ **اِس گورنمنٹ سے جہاد کرنا دُرست ہے یا نہیں۔ سو یاد رہے کہ یہ سوال اُنکا نہایت حماقت کا ہی کیونکہ جسکے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے اُس سے جہاد کیسا۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہی۔** سو میرا مذہب جسکو مَیں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہی کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں دُوسرے اِس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔ اگرچہ یہ سچ ہے کہ ہم یورپ کی قوموں کے ساتھ اختلاف مذہب رکھتے ہیں اور ہم ہرگز خدا تعالیٰ کی نسبت وُہ باتیں پسند نہیں رکھتے جو انھوں نے پسند کی ہیں۔ لیکن اِن مذہبی امور کو رعیت اور گورنمنٹ کے رشتہ سے کچھ علاقہ نہیں۔

[شہادة] القرآن صفحہ 84، مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 121 پر درج ہے

حوالہ نمبر 76

اور فروتنی اور حسنِ ظن اور محبت برادرانہ کو اٹھالیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

تھوڑا عرصہ گذرا ہے کہ بعض صاحبوں نے مسلمانوں میں سے اُس مضمون کی بابت کہ جو حصہ سوم کے ساتھ گورنمنٹ انگریزی کے شکر کے بارے میں شامل ہے اعتراض کیا اور بعض نے خطوط بھی بھیجے اور بعض نے سخت اور درشت لفظ بھی لکھے کہ انگریزی عملداری کو دوسری عملداریوں پر کیوں ترجیح دی۔ لیکن ظاہر ہے کہ جس سلطنت کو اپنی شائستگی اور حسنِ انتظام کے رُو سے ترجیح ہو۔ اس کو کیونکر چھپا سکتے ہیں۔ خوبی باعتبار اپنی ذاتی کیفیت کے خوبی ہی ہے گو وہ کسی گورنمنٹ میں پائی جائے۔ الحکمۃ ضالۃ المؤمن الخ۔ اور یہ بھی سمجھنا چاہیئے کہ اسلام کا ہرگز یہ اصول نہیں ہے کہ مسلمانوں کی قوم جس سلطنت کے ماتحت رہ کر اُس کا احسان اُٹھاوے اُس کے ظلِ حمایت میں بامن و آسائش رہ کر اپنا رزق مقسوم کھاوے۔ اُس کے انعامات متواترہ سے پرورش پاوے پھر اُسی پر عقرب کی طرح نیش چلاوے۔ اور اس کے سلوک اور مروت کا ایک ذرہ شکر نہ بجالاوے۔ بلکہ ہم کو ہمارے خداوند کریم نے اپنے رسول مقبول کے ذریعہ سے یہی تعلیم دی ہے کہ ہم نیکی کا معاوضہ بہت زیادہ نیکی کے ساتھ کریں اور منعم کا شکر بجالاویں۔ اور جب کبھی ہم کو موقعہ ملے تو ایسی گورنمنٹ سے بدلی صدق کمال ہمدردی سے پیش آویں اور بہ طیب خاطر معروف اور واجب طور پر اطاعت اُٹھاویں۔ سو اس عاجز نے جس قدر حصۂ سوم کے پرچہ مشمولہ میں انگریزی گورنمنٹ کا شکر ادا کیا ہے وہ صرف اپنے ذاتی خیال سے ادا نہیں کیا بلکہ قرآن شریف و احادیث نبوی کی اُن بزرگ تاکیدوں نے جو اس عاجز کے پیشِ نظر ہیں مجھ کو اس شکر ادا کرنے پر مجبور کیا ہے۔ سو ہمارے بعض نا سمجھ بھائیوں کی یہ افراط ہے جس کو وہ اپنی کوتہ اندیشی اور بخل فطرتی سے اسلام کا جزو سمجھ بیٹھے ہیں ۔

اے جفاکیش نہ عذرست طریق عشاق   ہرزہ بدنام کنی چند نکو نامے را

اور جیسا کہ ہم نے ابھی اپنے بعض بھائیوں کی افراط کا ذکر کیا ہے ایسا ہی بعض اُن میں سے تفریط کی مرض میں بھی مبتلا ہیں اور دین سے کچھ غرض واسطہ اُن کا نہیں رہا۔ بلکہ اُن کے خیالات کا تمام زور

ب

براہین احمدیہ حصہ اوّل تا چہارم صفحہ 2، مندرجہ روحانی خزائن جلد 1، صفحہ 316 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 121 پر درج ہے

ہزار سرزنی و مشکلے نگردد حل — چو پیش او بروی کار یک دعا باشد

چو شیر زندگی او بود دریں عالم — ز صید او دگرانرا ہمہ غذا باشد

گہے نشاں بنماید ز بہرِ دینِ قویم — گہے بمعرکہ جنگش باشقیا باشد ✱

بود مظفر و منصور از خدائے کریم — از معضلاتِ شریعت گرہ کشا باشد

ز ہر یار انل بر رخش بیارد نور — ز شانِ حضرتِ اعلیٰ درو ضیا باشد

کشوفِ اہلِ کشوف از برائے او باشد — ہم از نجوم پئے مقدمش صدا باشد

غرض مقامِ ولایت نشانہا دارد — نہ ہر کہ دلق بپوشد ز اولیا باشد

کلیدِ ایں ہمہ دولت محبت ست و وفا — خوشا کسیکہ چنیں دولتش عطا باشد

سخن ز فقر بدزدی ہمی تواں گفتن — ولے علامتِ مرداں رہِ صفا باشد

ز مشکلاتِ رہِ راستی چہ شرح دہم — کہ شرطِ ہر قدمے گریہ و بکا باشد

بسوزد آنکہ نسوزد بصدق در رہِ یار — بمیرد آنکہ گریزندہ از فنا باشد

کلاہِ فتح و ظفر ہیچ سر نمی یابد — مگر سرے کہ پئے حفظِ دیں فدا باشد

نشانہائے سعادت بہ ہیچکس ندہند — مگر کسے کہ ز خود گم پئے خدا باشد

کسے رسد بمقامِ خوارق و اعجاز — کہ در مقامِ مصافاتِ مصطفیٰ باشد

ضرورت است کہ در دیں چنیں امام آید — چو خلق جاہل و بیدین و مردہ سا باشد

جہانیاں ہمہ ممنونِ منتش باشند — چراکہ او پئے نصرت الہدیٰ باشد

اگرچہ تیغ ندارد مگر بہ تیغِ دلیل — ببرّد دستِ قومے کہ ناسزا باشد

✱ جنگ سے مراد تلوار بندوق کا جنگ نہیں۔ کیونکہ یہ تو سراسر نادانی اور خلاف ہدایت قرآنی ہے جو دین کے پھیلانے کے لئے جنگ کیا جائے بلکہ اس جگہ جنگ سے ہماری مراد زبانی مباحثات ہیں جو نرمی اور انصاف اور معقولیت کی پابندی کے ساتھ کئے جائیں۔ ورنہ ہم ان تمام مذہبی جنگوں کے سخت مخالف ہیں جو جہاد کے طور پر تلوار سے کئے جاتے ہیں۔ منہ

تریاق القلوب صفحہ 2، مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 130 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 122 پر درج ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

دینی جہاد کی ممانعت کا فتویٰ مسیح موعود کی طرف سے

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال	دیں کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے	دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نورِ خدا کا نزول ہے	اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

* نوٹ:- (ایک زبردست الہام اور کشف) آج دو جون ۱۹۰۰ء کو بروز شنبہ بعد دوپہر دو بجے کے وقت مجھے تھوڑی سی غنودگی کے ساتھ ایک ورق جو نہایت سفید تھا دکھلایا گیا۔ اس کی آخری سطر میں لکھا تھا اقبال۔ میں خیال کرتا ہوں کہ آخر سطر میں یہ لفظ لکھنے سے انجام کی طرف اشارہ تھا یعنی انجام بااقبال ہے۔ پھر ساتھ ہی یہ الہام ہوا۔ قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے۔ کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے۔ اس کے یہ معنے مجھے سمجھائے گئے کہ عنقریب کچھ ایسے زبردست نشان ظاہر ہو جائیں گے جن سے کافر کہنے والے جو مجھے کافر کہتے تھے الزام میں پھنس جائیں گے اور خوب پکڑے جائیں گے اور کوئی گریز کی جگہ ان کے لئے باقی نہیں رہے گی۔ یہ پیشگوئی ہے۔ ہر ایک پڑھنے والا اس کو یاد رکھے۔ اس کے بعد ۳ جون ۱۹۰۰ء کو وقت ساڑھے گیارہ بجے یہ الہام ہوا۔ کافر جو کہتے تھے وہ نگونسار ہو گئے جتنے تھے سبھی گرفتار ہو گئے۔ یعنی کافر کہنے والوں پر خدا کی حجت ایسی پوری ہو گئی کہ ان کیلئے کوئی عذر کی جگہ نہ رہی۔ یہ آئندہ زمانہ کی خبر ہے کہ عنقریب ایسا ہوگا اور کوئی ایسی چمکتی ہوئی دلیل ظاہر ہو جائیگی کہ فیصلہ کر دے گی۔ منہ

تحفہ گولڑویہ ضمیمہ صفحہ 42، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 77، 78 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 122 پر درج ہے

دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو

کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر

فرما چکا ہے سید کونین مصطفےٰ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دے گا التوا

جب آئے گا تو صلح کو وہ ساتھ لائے گا
جنگوں کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائے گا

پیویں گے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند
کھیلیں گے بچے سانپوں سے بے خوف و بے گزند

یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا
بھولیں گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا

یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائے گا

اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

القصہ یہ مسیح کے آنے کا ہے نشان
کر دے گا ختم آکے وہ دیں کی لڑائیاں

ظاہر ہیں خود نشاں کہ زماں وہ زماں نہیں
اب قوم میں ہماری وہ تاب و تواں نہیں

اب تم میں خود وہ قوت و طاقت نہیں رہی
وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہیں رہی

وہ نام وہ نمود وہ دولت نہیں رہی
وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہیں رہی

وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہیں رہی
وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہیں رہی

وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی
خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہیں رہی

دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذب نصرت نہیں رہی

حمق آگیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی
کسل آگیا ہے دل میں جلادت نہیں رہی

وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی
وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی

دنیا و دیں میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی
اب تم کو غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی

وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہیں رہی
ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہیں رہی

ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت نہیں رہی
نور خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی

ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ 42، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 77-78 از قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 122 پر درج ہے

حوالہ نمبر 79

موجب ہے۔ اس کا سبب کیا تھا؟ یہی تو تھا کہ میرا مسیح موعود ہونا اور ان کے جہادی مسائل کے مخالف وعظ کرنا اور ان کے خونی مسیح اور خونی مہدی کے آنے کو جس پر ان کو لوٹ مار کی بڑی بڑی اُمیدیں تھیں سراسر باطل ٹھیرانا ان کے غضب اور عداوت کا موجب ہو گیا۔ مگر وہ یاد رکھیں کہ درحقیقت یہ جہاد کا مسئلہ جیسا کہ ان کے دلوں میں ہے صحیح نہیں ہے اور اس کا پہلا قدم انسانی ہمدردی کا خون کرنا ہے۔ یہ خیال ان کا ہرگز صحیح نہیں ہے کہ جب پہلے زمانہ میں جہاد روا رکھا گیا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ اب حرام ہو جائے۔ اس کے ہمارے پاس دو جواب ہیں۔ ایک یہ کہ یہ خیال قیاس مع الفارق ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز کسی پر تلوار نہیں اٹھائی بجز ان لوگوں کے جنہوں نے پہلے تلوار اٹھائی۔ اور سخت بیرحمی سے بے گناہ اور پرہیزگار مردوں اور عورتوں اور بچوں کو قتل کیا۔ اور ایسے دردانگیز طریقوں سے مارا کہ اب بھی ان قصوں کو پڑھ کر رونا آتا ہے۔ دوسرے یہ کہ اگر فرض بھی کر لیں کہ اسلام میں ایسا ہی جہاد تھا جیسا کہ ان مولویوں کا خیال ہے۔ تاہم اس زمانہ میں وہ حکم قائم نہیں رہا کیونکہ لکھا ہے کہ جب مسیح موعود ظاہر ہو جائیگا تو سیفی جہاد اور مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہو جائیگا۔ کیونکہ مسیح نہ تلوار اٹھائیگا اور نہ کوئی اور زمینی ہتھیار ہاتھ میں پکڑے گا بلکہ اس کی دعا اس کا حربہ ہوگا۔ اور اس کی عقد ہمت اس کی تلوار ہوگی۔ وہ صلح کی بنیاد ڈالیگا اور بکری اور شیر کو ایک ہی گھاٹ پر اکٹھے کریگا۔ اور اس کا زمانہ صلح اور نرمی اور انسانی ہمدردی کا زمانہ ہوگا۔ ہائے افسوس! کیوں یہ لوگ غور نہیں کرتے کہ تیرہ سو برس ہوئے کہ مسیح موعود کی شان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے کلمہ یضع الحرب جاری ہو چکا ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ مسیح موعود جب آئیگا تو لڑائیوں کا خاتمہ کر دیگا۔ اور اسی کی طرف اشارہ اس قرآنی آیت کا ہے حتّٰی تضع الحرب اوزارها[۱]۔ یعنی اس وقت تک لڑائی کرو جب تک کہ مسیح کا وقت آجائے۔ یہی تضع الحرب اوزارها ہے۔ دیکھو صحیح بخاری موجود ہے جو قرآن شریف کے بعد اصح الکتب مانی گئی ہے۔ اس کو غور سے پڑھو۔ اے اسلام کے عالمو اور مولویو! میری بات سنو! میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اب جہاد کا وقت نہیں ہے۔ خدا کے

۱ محمد: ۵

گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ: 8,9 مندرجہ روحانی خزائن جلد: 17، صفحہ: 8,9 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 125 پر درج ہے

Presented by; https://jafrilibrary.com

حوالہ نمبر 79

پاک نبی کے فرمان بموجب مسیح موعود جو آنے والا تھا آ چکا۔ اور اس نے حکم بھی دیا کہ آئندہ مذہبی جنگوں سے جو تلوار اور کشت و خون کے ساتھ ہوتی ہیں باز آجاؤ تو اب بھی خونریزی سے باز نہ آنا اور ایسے وعظوں سے مونہہ بند نہ کرنا طریق اسلام نہیں ہے جس نے مجھے قبول کیا ہے وہ نہ صرف ان وعظوں سے مونہہ بند کرے گا بلکہ اس طریق کو نہایت بُرا اور موجب غضب الٰہی جانے گا۔

اسجگہ ہمیں یہ بھی افسوس سے لکھنا پڑا کہ جیسا کہ ایک طرف جاہل مولویوں نے اصل حقیقت جہاد کی مخفی رکھ کر لوٹ مار اور قتل انسان کے منصوبے عوام کو سکھائے اور اس کا نام جہاد رکھا ہے۔ اسی طرح دوسری طرف پادری صاحبوں نے بھی یہی کارروائی کی۔ اور ہزارہا رسالے اور اشتہار اردو اور پشتو وغیرہ زبانوں میں چھپوا کر ہندوستان اور پنجاب اور سرحدی ملکوں میں اس مضمون کے شائع کئے کہ اسلام تلوار کے ذریعہ سے پھیلا ہے اور تلوار چلانے کا نام اسلام ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عوام نے جہاد کی دو گواہیاں پاکر یعنی ایک مولویوں کی گواہی اور دوسری پادریوں کی شہادت اپنے وحشیانہ جوش میں ترقی کی۔ میرے نزدیک یہ بھی ضروری ہے کہ ہماری محسن گورنمنٹ ان پادری صاحبوں کو اس خطرناک افترا سے روک دے جس کا نتیجہ ملک میں بے امنی اور بغاوت ہے۔ یہ تو ممکن نہیں کہ پادریوں کے ان بے جا افتراؤں سے اہل اسلام دین اسلام کو چھوڑ دیں گے ہاں ان وعظوں کا ہمیشہ یہی نتیجہ ہوگا کہ عوام کے لئے مسئلہ جہاد کی ایک یاد دہانی ہوتی رہے گی اور وہ سوئے ہوئے جاگ اٹھیں گے۔ غرض اب جب مسیح موعود آگیا تو ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ جہاد سے باز آوے۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو شاید اس غلط فہمی کا کسی قدر عذر بھی ہوتا مگر اب تو میں آگیا اور تم نے وعدہ کا دن دیکھ لیا۔ اس لئے اب مذہبی طور پر تلوار اٹھانے والوں کا خدا تعالیٰ کے سامنے کوئی عذر نہیں۔ جو شخص آنکھیں رکھتا ہے اور حدیثوں کو پڑھتا اور قرآن کو دیکھتا ہے وہ بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ یہ طریق جہاد جس پر اس زمانہ کے اکثر وحشی

یہ حوالہ صفحہ 125 پر درج ہے	گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ 9,8 مندرجہ روحانی خزائن جلد: 17، صفحہ: 9,8 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 80

کی تدبیر ہے۔ اور تمہاری ساری نجات اس سفیدی پر موقوف ہے۔ یہی وہ بات ہے جو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قد افلح من زکّٰھا[1]۔ یعنی وہ نفس نجات پا گیا جو طرح طرح کے میلوں اور چرکوں سے پاک کیا گیا۔ دیکھو میں ایک حکم لے کر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے۔ اور یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کہی۔ بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے۔ صحیح بخاری کی اس حدیث کو سوچو جہاں مسیح موعود کی تعریف میں لکھا ہے کہ یضع الحرب یعنی مسیح جب آئیگا تو دینی جنگوں کا خاتمہ کر دے گا۔ سو میں حکم دیتا ہوں کہ جو میری فوج میں داخل ہیں وہ ان خیالات کے مقام سے پیچھے ہٹ جائیں۔ دلوں کو پاک کریں اور اپنے انسانی رحم کو ترقی دیں اور دردمندوں کے ہمدرد بنیں۔ زمین پر صلح پھیلا دیں کہ اس سے اُن کا دین پھیلے گا اور اس سے تعجب مت کریں کہ ایسا کیونکر ہوگا۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے بغیر توسط معمولی اسباب کے جسمانی ضرورتوں کے لئے حال کی نئی ایجادوں میں زمین کے عناصر اور زمین کی تمام چیزوں سے کام لیا ہے اور ریل گاڑیوں کو گھوڑوں سے بھی بہت زیادہ دوڑا کر دکھلا دیا ہے ایسا ہی اب وہ روحانی ضرورتوں کے لئے بغیر توسط انسانی ہاتھوں کے آسمان کے فرشتوں سے کام لے گا۔ بڑے بڑے آسمانی نشان ظاہر ہونگے۔ اور بہت سی چمکیں پیدا ہونگی جن سے بہت سی آنکھیں کھل جائیں گی۔ تب آخر میں لوگ سمجھ جائیں گے کہ جو خدا کے سوا انسانوں اور دوسری چیزوں کو خدا بنایا گیا تھا یہ سب غلطیاں تھیں۔ سو تم صبر سے دیکھتے رہو کیونکہ خدا اپنی توحید کے لئے تم سے زیادہ غیرتمند ہے۔ اور دُعا میں لگے رہو ایسا نہ ہو کہ نافرمانوں میں لکھے جاؤ۔ اے حق کے بھوکو اور پیاسو! سُن لو کہ یہ وہ دن ہیں جن کا ابتدا سے وعدہ تھا۔ خدا ان قصوں کو بہت لمبا نہیں کرے گا اور جس طرح تم دیکھتے ہو کہ جب ایک بلند مینار پر چراغ رکھا جائے تو دُور دُور تک اس کی روشنی پھیل جاتی ہے اور یا جب آسمان کے ایک طرف بجلی چمکتی ہے تو سب طرفیں ساتھ ہی روشن ہو جاتی ہیں۔ ایسا ہی ان دنوں میں ہوگا۔ کیونکہ خدا نے اپنی اس پیشگوئی کے پورا کرنے کے لئے کہ

[1] الشمس: ۱۰

یہ حوالہ صفحہ 126 پر درج ہے	گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 15 از مرزا قادیانی

فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَى مِنَ

در توراۃ و انجیل و قرآن دیگیست زیادہ تر وفا کنندہ وعدہ را

توریت اور انجیل اور قرآن میں اور وعدہ کا وفا کرنے والا اور

اللّٰهِ وَعْدًا وَّ أَصْدَقَ قِيلًا ۔ وَلَمَّا كَانَ وَعْدُ

و زیادہ تر راست گو از خدا تعالیٰ و ہرگاہ کہ وعدہ

راست گو خدا تعالیٰ سے زیادہ کون ہے ۔ اور جس وقت کہ وعدہ

الْمُشَابَهَةِ فِي سِلْسِلَتَيِ الْإِسْتِخْلَافِ وَعْدًا أُكِّدَ

مشابہت در سلسلہ ہر دو خلافت بود

مشابہت خلافت کے دونوں سلسلہ میں تھا ۔

بِالنُّوْنِ الثَّقِيْلَةِ مِنَ اللّٰهِ صَادِقِ الْوَعْدِ الَّذِيْ

کہ از طرف خدا تعالیٰ بنون ثقیلہ مؤکد کردہ شدہ بود

اور خدا تعالیٰ کی طرف سے نون ثقیلہ کے ساتھ مؤکد کیا گیا تھا

هُوَ أَوَّلُ مَنْ وَفٰى ۔ اِقْتَضٰى هٰذَا الْأَمْرُ أَنْ

این امر تقاضا کرد کہ

اس بات نے تقاضا کیا کہ

يَأْتِيَ اللّٰهُ بِآخِرِ السِّلْسِلَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ خَلِيْفَةً

در آخر سلسلہ محمدیہ آں خلیفہ بیاید کہ

سلسلہ محمدیہ کے آخر میں وہ خلیفہ آئے

هُوَ مَثِيْلُ عِيْسٰى ۔ فَإِنَّ عِيْسٰى كَانَ آخِرَ خُلَفَاءِ

او مثیل عیسیٰ علیہ السلام باشد چرا کہ عیسیٰ علیہ السلام خلیفۂ آخری بود

کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کی مانند ہو کس لئے کہ عیسیٰ علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے خلیفوں میں آخری خلیفہ تھے

خطبہ الہامیہ صفحہ 83، 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 83، 84، از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 126 پر درج ہے

حوالہ نمبر 81

مِلَّةِ مُوْسٰى كَمَا مَضٰى ۔ وَوَجَبَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ

از خلفائے سلسلۂ موسیٰ علیہ السلام چنانکہ گذشت۔ و واجب شد اینکہ نباشد

جیسا کہ بیان ہوا اور واجب ہوا کہ یہ خلیفہ

هٰذَا الْخَلِيْفَةُ مِنَ الْقُرَيْشِ وَاَنْ لَّا يَاْتِىْ مَعَ

ایں خلیفہ کہ او آخر الخلفا است از قریش و اینکہ نیاید

جو خاتم الخلفاء ہے قریش میں سے نہ ہووے اور تلوار نہ اٹھائے

السَّيْفِ وَلَا يُوْمَرُ لِلْوَغٰى ۔ لِيَتِمَّ اَمْرُ الْمُشَابَهَةِ

بشمشیر و نہ حکم کند برائے جنگ تا کہ امر مشابہت بکمال رسد

اور جنگ کا حکم نہ کرے تا کہ مشابہت پوری ہو جائے۔

كَمَا لَا يَخْفٰى ۔ وَوَجَبَ اَنْ يَّظْهَرَ تَحْتَ حُكُوْمَةِ

چنانکہ پوشیدہ نیست و واجب شد اینکہ ظاہر گردد زیر حکومت

جیسا کہ پوشیدہ نہیں اور یہ بھی لازم ہوا کہ وہ ایک دوسری قوم کی حکومت کے نیچے

قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ كَمِثْلِ قَوْمٍ بُعِثَ

قوم دیگر کہ باشند ہمچو آں قوم کہ حضرت مسیح

ظاہر ہووے جو وہ قوم مثل اس قوم کے ہو کہ حضرت مسیح

الْمَسِيْحُ فِىْ زَمَنِ حُكُوْمَتِهِمْ فَانْظُرْ اِلٰى هٰذِهِ

علیہ السلام در زمانہ حکومت شاں ظاہر شد۔ پس بہ بیں

علیہ السلام اس کی حکومت کے زمانہ میں ظاہر ہوئے تھے۔ پس اس مشابہت کو دیکھ

الْمُضَاهَاةِ فَاِنَّهَا اَوْضَحُ وَاَجْلٰى ۔ وَاَنْتَ تَعْلَمُ

ایں مشابہت را چرا کہ آں واضح تر و روشن تر است۔ و تو میدانی کہ

کہ کیسی واضح اور روشن تر ہے اور تو جانتا ہے کہ

خطبہ الہامیہ صفحہ 83، 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 83، 84، از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 126 پر درج ہے

سے بچ جائے ۔

تیسرے وہ گھنٹہ جو اس منارہ کے کسی حصہ دیوار میں نصب کرایا جائے گا اس کے نیچے یہ حقیقت مخفی ہے کہ تا لوگ اپنے وقت کو پہچان لیں یعنی سمجھ لیں کہ آسمان کے دروازوں کے کھلنے کا وقت آ گیا ۔ اب سے زمینی جہاد بند کئے گئے اور لڑائیوں کا خاتمہ ہو گیا جیسا کہ حدیثوں میں پہلے لکھا گیا تھا کہ جب مسیح آئے گا تو دین کے لیے لڑنا حرام کیا جائے گا۔ سو آج سے دین کے لیے لڑنا حرام کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو دین کے لیے تلوار اُٹھاتا ہے اور غازی نام رکھا کر کافروں کو قتل کرتا ہے وہ خدا اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔ صحیح بخاری کو کھولو اور اس حدیث کو پڑھو کہ جو مسیح موعود کے حق میں ہے یعنے یضع الحرب جس کے یہ معنے ہیں کہ جب مسیح آئے گا تو جہادی لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ سو مسیح آچکا اور یہی ہے جو تم سے بول رہا ہے۔

غرض حدیث نبوی میں جو مسیح موعود کی نسبت لکھا گیا تھا کہ وہ منارۂ بیضاء کے پاس نازل ہو گا اس سے یہی غرض تھی کہ مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے کہ اس وقت بباعث دُنیا کے باہمی میل جول کے اور نیز راہوں کے کھلنے اور سہولت ملاقات کی وجہ سے تبلیغ احکام اور دینی روشنی پہونچانا اور ندا کرنا ایسا سہل ہو گا کہ گویا یہ شخص منارہ پر کھڑا ہے۔ یہ اشارہ ریل اور تار اور اگن بوٹ اور انتظام ڈاک کی طرف تھا جس نے تمام دنیا کو ایک شہر کی مانند کر دیا۔ غرض مسیح کے زمانہ کے لیے منارہ کے لفظ میں یہ اشارہ ہے کہ اس کی روشنی اور آواز جلد تر دُنیا میں پھیلے گی اور یہ باتیں کسی اور نبی کو میسر نہیں آئیں۔ اور انجیل میں لکھا ہے کہ مسیح کا آنا ایسے زمانہ میں ہو گا جیسا کہ بجلی آسمان کے ایک کنارہ میں چمک کر تمام کناروں کو ایک دم میں روشن کر دیتی ہے ۔ یہ بھی اسی امر کی طرف اشارہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ چونکہ مسیح تمام دُنیا کو روشنی پہنچانے آیا ہے اس لیے اس کو پہلے سے یہ سب سامان دیئے گئے ۔ وہ خون بہانے کے لیے نہیں بلکہ تمام دنیا کے لیے صلحکاری کا پیغام لایا ہے۔ اب کیوں انسانوں کے خون کئے جائیں۔ اگر کوئی سچ کا طالب ہے تو وہ خدا کے نشان دیکھے جو صدہا ظہور میں آتے اور آ رہے ہیں اور اگر خدا کا طالب نہیں تو اس کو چھوڑ دو اور اس کے قتل کی فکر میں مت ہو کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اب وہ آخری دن نزدیک ہے جس سے تمام نبی جو دُنیا میں آئے ڈراتے رہے ۔

غرض یہ گھنٹہ جو وقت شناسی کے لیے لگایا جائے گا مسیح کے وقت کے لیے یاد دہانی ہے اور خود اس منارہ کے اندر ہی ایک حقیقت مخفی ہے اور وہ یہ کہ احادیث نبویہ میں متواتر آچکا ہے کہ مسیح آنے والا صاحب المنارہ ہو گا یعنی اس کے زمانہ میں اسلامی سچائی بلندی کے انتہا تک پہونچ جائے گی جو اس منارہ کی مانند ہے جو نہایت اونچا ہو اور دین اسلام سب دینوں پر غالب آجائے گا اسی کی مانند جیسا کہ کوئی شخص جب ایک بلند مینار پر اذان دیتا ہے تو وہ آواز تمام آوازوں پر غالب آجاتی ہے۔ سو مقدر تھا کہ ایسا ہی مسیح کے دنوں

حوالہ نمبر 83

ہزارہا مسلمان جو پادری عماد الدین وغیرہ لوگوں کی تیز اور گندی تحریروں سے اشتعال
میں آچکے تھے یکدفعہ اُن کے اشتعال فرو ہو گئے۔ کیونکہ انسان کی یہ عادت ہے کہ
جب سخت الفاظ کے مقابل پر اُس کا عوض دیکھ لیتا ہے تو اُس کا وہ جوش نہیں رہتا۔
بااین ہمہ میری تحریر پادریوں کے مقابل پر بہت نرم تھی گویا کچھ بھی نسبت نہ تھی۔
ہماری محسن گورنمنٹ خوب سمجھتی ہے کہ مسلمان سے یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اگر کوئی
پادری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے۔ تو ایک مسلمان اُس کے عوض میں
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی دے کیونکہ مسلمانوں کے دلوں میں دودھ کے ساتھ
ہی یہ اثر پہنچایا گیا ہے کہ وہ جیسا کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے ہیں
ایسا ہی وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محبت رکھتے ہیں۔ سو کسی مسلمان کا
یہ حوصلہ ہی نہیں کہ تیز زبانی کو اس حد تک پہنچائے جس حد تک ایک متعصب
عیسائی پہنچا سکتا ہے۔ اور مسلمانوں میں یہ ایک عمدہ سیرت ہے جو فخر کرنے کے
لائق ہے کہ وہ تمام نبیوں کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہو چکے ہیں
ایک عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور حضرت مسیح علیہ السلام سے بعض وجوہ
سے ایک خاص محبت رکھتے ہیں۔ جس کی تفصیل کے لئے اس جگہ موقع نہیں۔ سو
[مجھ سے پادریوں کے مقابل پر جو کچھ وقوع میں آیا یہی ہے کہ حکمت عملی سے بعض
وحشی مسلمانوں کو خوش کیا گیا۔ اور میں دعوے سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں
میں سے اوّل درجہ کا خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں۔ کیونکہ مجھے تین باتوں نے
خیر خواہی میں اوّل درجہ کا بنا دیا ہے۔ (۱) اوّل والد مرحوم کے اثر نے۔ (۲)
دوم اِس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے۔ (۳) تیسرے خدا تعالیٰ کے الہام نے۔]
اب میں اِس گورنمنٹ محسنہ کے زیر سایہ ہر طرح سے خوش ہوں صرف
ایک رنج اور درد و غم ہر وقت مجھے لاحق حال ہے جس کا استغاثہ پیش کرنے

تریاق القلوب صفحہ 363 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 491 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 127 پر درج ہے

کا نزول ہے وہ دمشق میں واقع ہے بلکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس منارہ سے اُس مسجد اقصیٰ کا منارہ مراد لیا ہے جو دمشق سے شرقی طرف واقع ہے یعنی مسیح موعود کی مسجد جو حال میں وسیع کی گئی ہے اور عمارت بھی زیادہ کی گئی۔ اور یہ مسجد فی الحقیقت دمشق سے شرقی طرف واقع ہے۔ اور یہ مسجد صرف اس غرض سے وسیع کی گئی اور بنائی گئی ہے کہ تا دمشقی مفاسد کی اصلاح کرے اور یہ منارہ وہ منارہ ہے جس کی ضرورت احادیث نبویہ میں تسلیم کی گئی۔ اور اس منارۃ المسیح کا خرچ دس ہزار روپیہ سے کم نہیں ہے۔ اب جو دوست اس منارہ کی تعمیر کے لیے مدد کریں گے میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ وہ ایک بھاری خدمت کو انجام دیں گے اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ ایسے موقع پر خرچ کرنا ہرگز ہرگز ان کے نقصان کا باعث نہیں ہوگا۔ وہ خدا کو قرض دیں گے اور مع سود واپس لیں گے۔ کاش ان کے دل سمجھیں کہ اس کام کی خدا کے نزدیک کس قدر عظمت ہے جس خدا نے منارہ کا حکم دیا ہے اس نے اس بات کی طرف اشارہ کر دیا ہے کہ اسلام کی مُردہ حالت میں اسی جگہ سے زندگی کی رُوح پھونکی جائے گی اور یہ فتح نمایاں کا میدان ہوگا مگر یہ فتح ان ہتھیاروں کے ساتھ نہیں ہوگی جو انسان بناتے ہیں بلکہ آسمانی حربہ کے ساتھ ہے جس حربہ سے فرشتے کام لیتے ہیں۔ [آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اُٹھاتا اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ اس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرما دیا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے۔ سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں۔ ہماری طرف سے امان اور صلحکاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا ہے۔] خدا تعالیٰ کی طرف دعوت کرنے کی ایک راہ نہیں۔ پس جس راہ پر نادان لوگ اعتراض کر چکے ہیں خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت نہیں چاہتی کہ اسی راہ کو پھر اختیار کیا جائے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ جیسے جن نشانوں کی پہلے تکذیب ہو چکی وہ ہمارے سید رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیئے گئے۔ لہٰذا مسیح موعود اپنی فوج کو اس ممنوع مقام سے پیچھے ہٹ جانے کا حکم دیتا ہے۔ جو بدی کا بدی کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اپنے تئیں شریر کے حملہ سے بچاؤ مگر خود شریرانہ مقابلہ مت کرو۔ جو شخص ایک

یاد کرو۔ تم دیکھتے ہو کہ ہر ایک سال کوئی نہ کوئی دوست تم سے رخصت ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی تم بھی کسی سال اپنے دوستوں کو داغ جدائی دے جاؤگے۔ سو ہوشیار ہو جاؤ اور اس پُر آشوب زمانہ کی زہر تم میں اثر نہ کرے۔ اپنی اخلاقی حالتوں کو بہت صاف کرو کینہ اور بُغض اور نخوت سے پاک ہو جاؤ اور اخلاقی معجزات دنیا کو دکھلاؤ۔ تم سُن چکے ہو کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دو نام ہیں (۱) ایک محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور یہ نام توریت میں لکھا گیا ہے جو ایک آتشی شریعت ہے۔ جیساکہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے۔ محمد رسول اللہ والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینھم .... ذالك مثلھم فی التوراۃ[1]۔ (۲) دوسرا نام احمد ہے صلے اللہ علیہ وسلم اور یہ نام انجیل میں ہے جو ایک جمالی رنگ میں تعلیم الٰہی ہے جیساکہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے۔ و مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد[2]۔ اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جلال اور جمال دونوں کے جامع تھے۔ مکہ کی زندگی جمالی رنگ میں تھی اور مدینہ کی زندگی جلالی رنگ میں۔ اور پھر یہ دونوں صفتیں امت کے لئے اس طرح پر تقسیم کی گئیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو جلالی رنگ کی زندگی عطا ہوئی اور جمالی رنگ کی زندگی کے لئے مسیح موعود کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مظہر ٹھیرایا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے حق میں فرمایا گیا کہ یضع الحرب یعنی +

+ جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے حضرت موسیٰ کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیرخوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بچوں اور بڈھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لئے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دیکر مواخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا اور پھر مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔ منہ

[1] الفتح: ۳۰ [2] الصف: ۷

اربعین نمبر 4 صفحہ 101 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 443 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 129 پر درج ہے

حوالہ نمبر 86

ہیں تو دِلوں کو اندر ہی اندر ردیدی ہے بہرحال جبکہ ہمارے نظام بدنی اور امور دُنیوی میں خدا تعالیٰ نے اِس قوم میں سے ہمارے لئے گورنمنٹ قائم کی اور ہمنے اِس گورنمنٹ کے وُہ احسانات دیکھے جن کا شکر کرنا کوئی سہل بات نہیں اسلئے ہم اپنی معزز گورنمنٹ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم اِس گورنمنٹ کے اسی طرح مخلص اور خیر خواہ ہیں جس طرح کہ ہمارے بزرگ تھے۔ ہمارے ہاتھ میں بجز دُعا کے اور کیا ہے سو ہم دُعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اِس گورنمنٹ کو ہر یک شر سے محفوظ رکھے اور اُسکے دشمن کو ذلّت کے ساتھ پسپا کرے۔ خُدا تعالیٰ نے ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض کیا ہے جیسا کہ اُسکا شکر کرنا سو اگر ہم اِس محسن گورنمنٹ کا شکر ادا نہ کریں یا کوئی شر اپنے ارادہ میں رکھیں تو ہمنے خُدا تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کیا کیونکہ خُدا تعالیٰ کا شکر اور کسی محسن گورنمنٹ کا شکر جسکو خدائے تعالیٰ اپنے بندوں کو بطور نعمت کے عطا کرے۔ درحقیقت یہ دونوں ایک ہی چیز ہیں اور ایک دوسری سے وابستہ ہیں اور ایک کے چھوڑنے سے دُوسری کا چھوڑنا لازم آجاتا ہے بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ **اِس گورنمنٹ سے جہاد کرنا دُرست ہے یا نہیں۔ سو یاد رہے کہ یہ سوال اُنکا نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جسکے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے اُس سے جہاد کیسا۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔** سو میرا مذہب جسکو مَیں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں دُوسرے اِس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔ اگرچہ یہ سچ ہے کہ ہم یورپ کی قوموں کے ساتھ اختلاف مذہب رکھتے ہیں اور ہم ہرگز خدا تعالیٰ کی نسبت وُہ باتیں پسند نہیں رکھتے جو انہوں نے پسند کی ہیں۔ لیکن اِن مذہبی امور کو رعیت اور گورنمنٹ کے رشتہ سے کچھ علاقہ نہیں۔

شہادۃ القرآن صفحہ 84، 85 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380، 381 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 129 پر درج ہے

حوالہ نمبر 86

خدا تعالیٰ ہمیں صاف تعلیم دیتا ہے کہ جس بادشاہ کے زیر سایہ امن کے ساتھ بسر کرو اس کے شکر گزار اور فرمانبردار بنے رہو۔ سو اگر ہم گورنمنٹ برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں۔ اس صورت میں ہم سے زیادہ بددیانت کون ہوگا کیونکہ خدا تعالیٰ کے قانون اور شریعت کو ہم نے چھوڑ دیا۔ اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ مسلمانوں میں بعض بہت ایسے لوگ ہیں جنکا مذہبی تعصب انکے عقل اور انصاف پر غالب آگیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنی جہالت سے ایک ایسے خونخوار مہدی کے انتظار میں ہیں کہ گویا وہ زمین کو مخالفوں کے خون سے سرخ کر دیگا اور نہ صرف یہی بلکہ یہ بھی انکا خیال ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بھی آسمان سے اسی غرض سے اتریں گے کہ جو مہدی کے ہاتھ سے یہود و نصاریٰ زندہ رہ گئے ہیں انکے خون سے بھی زمین پر ایک دریا بہا دیں لیکن یہ خیالات بعض مسلمانوں مثلاً شیخ محمد حسین بٹالوی اور اسکی جماعت کے سراسر غلط اور کتاب اللہ کے مخالف ہیں یہ نادان خون پسند ہیں اور محبت اور خیر خواہی خلق اللہ کی سر مو ان میں نہیں لیکن ہمارا سچا اور صحیح مذہب جس پر ہمیں یہ لوگ کافر ٹھہراتے ہیں یہ ہے کہ مہدی کے نام پر آنیوالا کوئی نہیں ہاں مسیح موعود آگیا مگر کوئی تلوار نہیں چلیگی اور امن سے اور سچائی سے اور محبت سے بات توحید کی طرف ایک پلٹا کھائیگا اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ زمین پر نہ راجچندر پوجا جائیگا نہ کرشن اور نہ حضرت مسیح علیہ السلام۔ اور سچے پرستار اپنے حقیقی خدا کی طرف رخ کر لیں گے اور یاد رہے کہ جس بادشاہ کے زیر سایہ ہم بامن زندگی بسر کریں اسکے حقوق کو نگاہ رکھنا فی الواقعہ خدا کے حقوق ادا کرنا ہے اور جب ہم ایسے بادشاہ کی دل صدق سے اطاعت کرتے ہیں تو گویا اس وقت عبادت کرتے ہیں کیا اسلام کی یہ تعلیم ہو سکتی ہے کہ ہم اپنے محسن سے بدی کریں اور جو ہمیں ٹھنڈے سایہ میں جگہ دے اسپر آگ برسا دیں اور جو ہمیں روٹی دے اسے پتھر ماریں ایسے انسان سے اور کون زیادہ بدذات ہوگا کہ جو احسان کرنیوالے کے ساتھ بدی کا خیال بھی دل میں لاوے۔

شہادت القرآن صفحہ 84،85 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380،381 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 129 پر درج ہے

حوالہ نمبر 87

باوا صاحب کے ہاتھوں کی یادگار ہے۔ اور گرنتھ کے شبد تو بہت پیچھے سے اکٹھے کئے گئے ہیں۔ جس میں محققوں کو بہت کچھ کلام ہے۔ خدا جانے اس میں کیا کیا تصرفات ہوئے ہیں۔ اور کن کن لوگوں کے کلام کا ذخیرہ ہے۔ خیر یہ قصہ اس جگہ کے لائق نہیں ہے۔ ہمارا اصل مطلب تو یہ ہے کہ بنی نوع انسان کا ایمان تازہ رکھنے کیلئے تازہ الہامات کی ہمیشہ ضرورت ہے۔ اور وہ الہامات اقتداری قوت سے شناخت کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ خدا کے سوا کسی شیطان جن بھوت میں اقتداری قوت نہیں ہے۔ اور امام الزمان کے الہام سے باقی الہامات کی صحت ثابت ہوتی ہے۔

ہم بیان کر چکے ہیں کہ امام الزمان اپنی جبلّت میں قوتِ امامت رکھتا ہے اور دستِ قدرت نے اسکے اندر پیشروی کا خاصہ پھونکا ہوا ہوتا ہے۔ اور یہ سُنّت اللہ ہے کہ وہ انسانوں کو متفرق طور پر چھوڑنا نہیں چاہتا۔ بلکہ جیسا کہ اُس نے نظام شمسی میں بہت سے ستاروں کو داخل کر کے سُورج کو اس نظام کی بادشاہی بخشی ہے۔ ایسا ہی وہ عام مومنوں کو ستاروں کی طرح حسب مراتب روشنی بخش کر امام الزمان کو اُنکا سورج قرار دیتا ہے اور یہ سُنّت الٰہی یہاں تک اسکی آفرینش میں پائی جاتی ہے کہ شہد کی مکھیوں میں بھی یہ نظام موجود ہے کہ ان میں بھی ایک امام ہوتا ہے جو یعسوب کہلاتا ہے۔ اور جسمانی سلطنت میں بھی یہی خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ ایک قوم میں ایک امیر اور بادشاہ ہو۔ اور خدا کی لعنت ان لوگوں پر ہے جو تفرقہ پسند کرتے ہیں۔ اور ایک امیر کے تحت حکم نہیں چلتے۔ حالانکہ اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے۔ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ[1] اولی الامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور رُوحانی طور پر امام الزمان ہے۔ اور جسمانی طور پر جو شخص ہمارے مقاصد کا مخالف نہ ہو اور اس سے مذہبی فائدہ ہمیں حاصل ہو سکے وہ ہم میں سے ہے۔ اسی لئے میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر میں داخل کریں اور دل کی سچائی سے اُنکے مطیع رہیں۔

[1] النساء : ۶۰

ضرورۃ الامام صفحہ 23 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 493 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 130 پر درج ہے

ہونے کے جناب ختم المرسلین کے وجود میں ہی داخل ہے جیسے جزو کل میں داخل ہوتی ہے لیکن مسیح ابن مریم جس پر انجیل نازل ہوئی جس کے ساتھ جبرئیل کا بھی نازل ہونا ایک لازمی امر سمجھا گیا ہے کسی طرح امتی نہیں بن سکتا۔ کیونکہ اس پر اس وحی کا اتباع فرض ہوگا جو وقتاً فوقتاً اس پر نازل ہوگی جیسا کہ رسولوں کی شان کے لائق ہے اور جب وہ اپنی وحی کا متبع ہوا اور جو نئی کتاب اس پر نازل ہوگی اسی کی اس نے پیروی کی تو پھر وہ امتی کیونکر کہلائے گا اور اگر یہ کہو کہ جو احکام اس پر نازل ہوں گے وہ احکام قرآنیہ کے مخالف نہیں ہوں گے تو میں کہتا ہوں کہ محض اس توارد کی وجہ سے وہ امتی نہیں ٹھہر سکتا صاف ظاہر ہے کہ بہت سا حصہ توریت کا قرآن کریم سے بکلی مطابق ہے تو کیا نعوذ باللہ اس توارد کی وجہ سے ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ کی امت میں شمار کئے جائیں گے۔ توارد اور چیز ہے اور محکوم بن کر تابعدار ہو جانا اور چیز ہے ہم ابھی لکھ چکے ہیں کہ خدا تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ کوئی رسول دنیا میں مطیع اور محکوم ہو کر نہیں آتا بلکہ وہ مطاع اور صرف اپنی اس وحی کا متبع ہوتا ہے جو اس پر بذریعہ جبرئیل نازل ہوتی ہے اب یہ سیدھی بات ہے کہ جب حضرت مسیح ابن مریم نازل ہوئے اور حضرت جبرئیل لگاتار آسمان سے وحی لانے لگے اور وحی کے ذریعہ سے انہیں تمام اسلامی عقائد اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور جمیع مسائل فقہ کے سکھلائے گئے۔ تو پھر بہر حال یہ مجموعہ احکام دین کا کتاب اللہ کہلائے گا۔ اگر یہ کہو کہ مسیح کو وحی کے ذریعہ سے صرف اتنا کہا جائے گا کہ تو قرآن پر عمل کر اور پھر وحی مدت العمر تک منقطع ہو جائے گی اور کبھی حضرت جبرئیل ان پر نازل نہیں ہوں گے بلکہ وہ بکلی مسلوب النبوت ہو کر امتیوں کی طرح بن جائیں گے تو یہ طفلانہ خیال ہنسی کے لائق ہے۔ ظاہر ہے کہ اگرچہ ایک ہی دفعہ وحی کا نزول فرض کیا جاوے اور صرف ایک ہی فقرہ حضرت جبرئیل لاویں اور پھر چپ ہو جاویں یہ امر بھی ختم نبوت کا منافی ہے کیونکہ جب ختمیت کی مہر ہی ٹوٹ گئی اور وحی رسالت پھر نازل ہونی شروع ہو گئی تو پھر تھوڑا یا بہت

کے لئے اپنی محسن گورنمنٹ کی خدمت میں حاضر ہُوا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ اس مُلک کے مولوی مسلمان اور انکی جماعتوں کے لوگ حد سے زیادہ مجھے ستاتے اور دُکھ دیتے ہیں۔ میرے قتل کے لئے ان لوگوں نے فتوے دیئے ہیں۔ مجھے کافر اور بے ایمان ٹھہرایا ہے۔ اور بعض ان میں سے حیا اور شرم کو ترک کر کے اس قسم کے اشتہار میرے مقابل پر شائع کرتے ہیں کہ یہ شخص اس وجہ سے بھی کافر ہے کہ اس نے انگریزی سلطنت کو سلطنت روم پر ترجیح دی ہے۔ اور ہمیشہ انگریزی سلطنت کی تعریف کرتا ہے۔ اور ایک باعث یہ بھی ہے کہ یہ لوگ مجھے اس وجہ سے بھی کافر ٹھہراتے ہیں کہ مَیں نے خدا تعالیٰ کے سچے الہام سے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور اس خونی مہدی کے آنے سے انکار کیا ہے جس کے یہ لوگ منتظر ہیں۔ بے شک مَیں اقرار کرتا ہوں کہ مَیں نے اِن لوگوں کا بڑا نقصان کیا ہے۔ کہ مَیں نے ایسے خُونی مہدی کا آنا سراسر جھوٹ ثابت کر دیا ہے جس کی نسبت ان لوگوں کا خیال تھا کہ وہ آکر بے شمار روپیہ اُنکو دیگا۔ مگر مَیں معذور تھا۔ قرآن اور حدیث سے یہ بات بپایۂ ثبوت نہیں پہنچتی کہ دُنیا میں کوئی ایسا مہدی آئیگا جو زمین کو خُون میں غرق کر دے گا۔ پس مَیں نے ان لوگوں کا بجز اس کے کوئی گناہ نہیں کیا کہ اس خیالی لُوٹ مار کے روپیہ سے میں نے ان کو محروم کر دیا ہے۔ مَیں خُدا سے پاک الہام پاکر یہ چاہتا ہوں کہ ان لوگوں کے اخلاق اچھے ہو جائیں اور وحشیانہ عادتیں دُور ہو جائیں۔ اور نفسانی جذبات سے اُنکے سینے دھوئے جائیں۔ اور ان میں آہستگی اور سنجیدگی اور حلم اور میانہ روی اور انصاف پسندی پیدا ہو جائے۔ اور یہ اپنی اِس گورنمنٹ کی ایسی اطاعت کریں کہ دُوسروں کے لئے نمونہ بن جائیں۔ اور یہ ایسے ہو جائیں کہ کوئی بھی فساد کی رگ ان میں باقی نہ رہے۔ چنانچہ کسی قدر یہ مقصود مجھے حاصل بھی ہو گیا ہے اور مَیں دیکھتا ہوں کہ دس ہزار

تریاق القلوب صفحہ 265,264 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 493,492 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 132 پر درج ہے

حوالہ نمبر 89

یا اس سے بھی زیادہ ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو میری ان پاک تعلیموں کے دل سے پابند ہیں* اور یہ نیا فرقہ مگر گورنمنٹ کے لئے نہایت مبارک فرقہ برٹش انڈیا میں زور سے ترقی کر رہا ہے۔ اگر مسلمان ان تعلیموں کے پابند ہو جائیں تو میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ فرشتے بن جائیں۔ اور اگر وہ اس گورنمنٹ کی سب قوموں سے بڑھ کر خیر خواہ ہو جائیں۔ تو تمام قوموں سے زیادہ خوش قسمت ہو جائیں۔ اگر وہ مجھے قبول کر لیں اور مخالفت نہ کریں تو یہ سب کچھ انہیں حاصل ہوگا۔ اور ایک نیکی اور پاکیزگی کی روح ان میں پیدا ہو جائے گی۔ اور جس طرح ایک انسان توبہ ہو کر گندے شہوات کے جذبات سے الگ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح میری تعلیم سے ان میں تبدیلی پیدا ہوگی۔ مگر میں نہیں کہتا کہ گورنمنٹ عالیہ جبراً انکو میری جماعت میں داخل کرے۔ اور نہ میں اس وقت یہ استغاثہ کرتا ہوں کہ کیوں وہ ہر وقت میرے قتل کے درپے ہیں اور کیوں میرے قتل کے لئے جھوٹے فتوے شائع کر رہے ہیں۔ اور میں جانتا ہوں کہ یہ بد ارادے ان کے عبث ہیں۔ کیونکہ کوئی چیز زمین پر نہیں ہو سکتی جب تک آسمان پر نہ ہو لے۔ اور میں ان کی بدی کے عوض میں ان کے حق میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ان کی آنکھیں کھولے اور وہ خدا اور مخلوق کے حقوق کے شناسا ہو جائیں۔ مگر چونکہ ان لوگوں کی عداوت حد سے بڑھ گئی ہے۔ اس لئے میں نے ان کی اصلاح کے لئے اور ان کی بھلائی کے لئے بلکہ

* میں نے اپنی کسی کتاب میں لکھا تھا کہ میری جماعت تین ۳۰۰ سو آدمی ہے۔ لیکن اب وہ شمار بہت بڑھ گیا ہے۔ کیونکہ زور سے ترقی ہو رہی ہے۔ اب میں یقین رکھتا ہوں کہ میری جماعت کے لوگ دس ہزار سے بھی کچھ زیادہ ہوں گے۔ اور میری فراست یہ پیشگوئی کرتی ہے کہ تین سال تک ایک لاکھ تک میری اس جماعت کا عدد پہنچ جاوے گا۔ منہ

تریاق القلوب صفحہ 265,264 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 493,492 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 132 پر درج ہے

حوالہ نمبر 90

بہت کچھ عام مسلمانوں کی طرف سے یہ فرقہ ایذا بھی پا رہا ہے۔ لیکن چونکہ اہل عقل دیکھتے ہیں کہ خدا سے پوری صفائی اور اس کی مخلوق سے پوری ہمدردی اور حکام کی اطاعت میں پوری تیاری کی تعلیم اسی فرقہ میں دیجاتی ہے۔ اس لئے وہ لوگ طبعاً اس فرقہ کیطرف مائل ہوتے جاتے ہیں۔ اور یہ خدا کا فضل ہے کہ بہت کچھ مخالفوں کی طرف سے کوششیں بھی ہوئیں کہ اس فرقہ کو کسی طرح نابود کردیں مگر وہ سب کوششیں ضائع گئیں۔ کیونکہ جو کام خدا کے ہاتھ سے اور آسمان سے ہو انسان اسکو ضایع نہیں کرسکتا۔ اور اس فرقہ کا نام مسلمان فرقہ احمدیہ اس لئے رکھا گیا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام تھے۔ ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ دوسرا احمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور اسم محمد جلالی نام تھا۔ اور اس میں یہ مخفی پیشگوئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دشمنوں کو تلوار کے ساتھ سزا دینگے جنہوں نے تلوار کے ساتھ اسلام پر حملہ کیا اور صدہا مسلمانوں کو قتل کیا۔ لیکن اسم احمد جمالی نام تھا۔ جس سے یہ مطلب تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا میں آشتی اور صُلح پھیلائیں گے۔

سو خدا نے ان دو ناموں کی اس طرح پر تقسیم کی کہ اوّل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ کی زندگی میں اسم احمد کا ظہور تھا۔ اور ہر طرح سے صبر اور شکیبائی کی تعلیم تھی۔ اور پھر مدینہ کی زندگی میں اسم محمد کا ظہور ہوا۔ اور مخالفوں کی سرکوبی خدا کی حکمت اور مصلحت نے ضروری سمجھی۔ لیکن یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ آخری زمانہ میں پھر اسم احمد ظہور کریگا۔ اور ایسا شخص ظاہر ہوگا۔ جس کے ذریعہ سے احمدی صفات یعنے جمالی صفات ظہور میں آئیں گی۔ اور تمام لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائیگا۔

پس اسی وجہ سے مناسب معلوم ہوا کہ اس فرقہ کا نام فرقہ احمدیہ رکھا جائے تا اس نام کو سُنتے ہی ہر ایک شخص سمجھ لے کہ یہ فرقہ دُنیا میں آشتی اور صُلح پھیلانے آیا ہے۔ اور جنگ اور لڑائی سے اس فرقہ کو کچھ سروکار نہیں۔ سو اے دوستو

...وب صفحہ 399، مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 527 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 132 پر درج ہے

حوالہ نمبر 91

کے لیے وہ کتابیں اکثر مسلمانوں میں تقسیم کی ہیں جن کا ایک ذخیرہ میرے پاس بھی موجود ہے جن میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بدکار۔ زانی۔ شیطان۔ ڈاکو۔ لٹیرا۔ دغا باز۔ دجال وغیرہ دلآزار ناموں سے یاد کیا ہے۔ اور گو ہماری گورنمنٹ محسنہ اس بات سے روکتی نہیں کہ مسلمان بالمقابل جواب دیں لیکن اسلام کا مذہب مسلمانوں کو اجازت نہیں دیتا کہ وہ کسی مقبول القوم نبی کو بُرا کہیں بالخصوص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو پاک اعتقاد عام مسلمان رکھتے ہیں اور جس قدر محبت اور تعظیم سے اُن کو دیکھتے ہیں وہ ہماری گورنمنٹ پر پوشیدہ نہیں میرے نزدیک ایسی فتنہ انگیز تحریروں کے روکنے کے لیے بہتر طریق یہ ہے کہ گورنمنٹ عالیہ یا تو یہ تدبیر کرے کہ ہر ایک فریق مخالف کو ہدایت فرما دے کہ وہ اپنے حملہ کے وقت تہذیب اور نرمی سے باہر نہ جاوے اور صرف اُن کتابوں کی بناء پر اعتراض کرے جو فریق مقابل کی مسلم اور مقبول ہوں اور اعتراض بھی وہ کرے جو اپنی مسلم کتابوں پر وارد نہ ہو سکے۔ اور اگر گورنمنٹ عالیہ یہ نہیں کر سکتی تو یہ تدبیر عمل میں لاوے کہ یہ قانون صادر فرماوے کہ ہر ایک فریق صرف اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کیا کرے اور دوسرے فریق پر ہرگز حملہ نہ کرے۔ مَیں دل سے چاہتا ہوں کہ ایسا ہو اور مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ قوموں میں صلحکاری پھیلانے کے لیے اس سے بہتر اور کوئی تدبیر نہیں کہ کچھ عرصہ کے لیے مخالفانہ حملے روک دیئے جائیں۔ ہر ایک شخص صرف اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے اور دوسرے کا ذکر زبان پر نہ لاوے اگر گورنمنٹ عالیہ میری اس درخواست کو منظور کرے تو مَیں یقیناً کہتا ہوں کہ چند سال میں تمام قوموں کے کینے دُور ہو جائیں گے اور بجائے بغض محبت پیدا ہو جائے گی۔ ورنہ کسی دوسرے قانون سے اگرچہ مجرموں سے تمام جیلخانے بھر جائیں مگر اس قانون کا اُن کی اخلاقی حالت پر نہایت ہی کم اثر پڑیگا۔

(۳) تیسرا امر جو قابل گذارش ہے یہ ہے کہ مَیں گورنمنٹ عالیہ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ فرقہ جدیدہ جو برٹش انڈیا کے اکثر مقامات میں پھیل گیا ہے جس کا مَیں پیشوا اور امام ہوں گورنمنٹ کے لیے ہرگز خطرناک نہیں ہے اور اس کے اُصول ایسے پاک اور صاف اور امن بخش اور صلحکاری کے ہیں کہ تمام اسلام کے موجودہ فرقوں میں اس کی نظیر گورنمنٹ کو نہیں ملے گی۔ جو ہدایتیں اس فرقہ کے لیے مَیں نے مرتب کی ہیں جن کو مَیں نے ہاتھ سے لکھ کر اور چھاپ کر ہر ایک مُرید کو دیا ہے کہ اُن کو اپنا دستور العمل رکھے۔ وہ ہدایتیں میرے اُس رسالہ میں مندرج ہیں جو ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں چھپ کر عام مُریدوں میں شائع ہوا ہے جس کا نام تکمیل تبلیغ مع شرائط بیعت[1] ہے جس کی ایک کاپی اسی زمانہ میں گورنمنٹ میں بھی بھیجی گئی تھی

---

[1] ان شرائط میں سے چند شرطوں کی یہاں نقل کی جاتی ہے۔ شرط دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ شرط چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز

یہ حوالہ صفحہ 133 پر درج ہے | مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 195 طبع جدید، از مرزا قادیانی

ان کتابوں کے دیکھنے کے بعد ہر ایک شخص اس نتیجہ تک پہنچ سکتا ہے کہ جو شخص برابر اٹھارہ برس سے ایسے جوش سے کہ جس سے زیادہ ممکن نہیں گورنمنٹ انگلشیہ کی تائید میں ایسے پُرزور مضمون لکھ رہا ہے اور ان مضمونوں کو نہ صرف انگریزی عملداری میں بلکہ دوسرے ممالک میں بھی شائع کر رہا ہے کیا اس کے حق میں یہ گمان ہو سکتا ہے کہ وہ اس گورنمنٹ محسنہ کا خیر خواہ نہیں؟ گورنمنٹ متوجہ ہو کر سوچے کہ یہ مسلسل کارروائی جو مسلمانوں کو اطاعت گورنمنٹ برطانیہ پر آمادہ کرنے کے لیے برابر اٹھارہ برس سے ہو رہی ہے اور غیر ملکوں کے لوگوں کو بھی آگاہ کیا گیا ہے کہ ہم کیسے امن اور آزادی سے زیر سایہ گورنمنٹ برطانیہ زندگی بسر کرتے ہیں یہ کارروائی کیوں اور کس غرض سے ہے اور غیر ملک کے لوگوں تک ایسی کتابیں اور ایسے اشتہارات کے پہنچانے سے کیا مدعا تھا؟ گورنمنٹ تحقیق کرے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ ہزاروں مسلمانوں نے جو مجھے کافر قرار دیا اور مجھے اور میری جماعت کو جو ایک گروہ کثیر پنجاب اور ہندوستان میں موجود ہے ہر ایک طور کی بدگوئی اور بداندیشی سے ایذاء دینا اپنا فرض سمجھا۔ اس تکفیر اور ایذا کا ایک مخفی سبب یہ ہے کہ ان نادان مسلمانوں کے پوشیدہ خیالات کے برخلاف دل وجان سے گورنمنٹ انگلشیہ کی شکر گذاری کے لیے ہزارہا اشتہارات شائع کئے گئے اور ایسی کتابیں بلاد عرب و شام وغیرہ تک پہنچائی گئیں؟ یہ باتیں بے ثبوت نہیں۔ اگر گورنمنٹ توجہ فرماوے تو نہایت بدیہی ثبوت میرے پاس ہیں۔ میں زور سے کہتا ہوں اور میں دعویٰ سے گورنمنٹ کی خدمت میں اعلان دیتا ہوں کہ باعتبار مذہبی اصول کے مسلمانوں کے تمام فرقوں میں سے گورنمنٹ کا اوّل درجہ کا وفادار اور جان نثار یہی نیا فرقہ ہے جس کے اصولوں میں سے کوئی اصول گورنمنٹ کے لیے خطرناک نہیں۔ اس بات کا بھی ذکر کرنا ضروری ہے کہ میں نے بہت سی مذہبی کتابیں تالیف کرکے عملی طور پر اس بات کو بھی دکھلایا ہے کہ ہم لوگ سکھوں کے عہد میں کیسے مذہبی امور میں مجبور کئے گئے اور فرائض دعوت دین اور تائید اسلام سے روکے گئے تھے اور پھر اس گورنمنٹ محسنہ کے وقت میں کس قدر مذہبی آزادی بھی ہمیں حاصل ہوئی کہ ہم پادریوں کے مقابل پر بھی جو گورنمنٹ کی قوم میں داخل ہیں پورے زور سے اپنی حقانیت کے دلائل پیش کر سکتے ہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایسی کتابوں کی تالیف سے جو پادریوں کے مذہب کے رد میں لکھی جاتی ہیں گورنمنٹ کے عادلانہ اصولوں کا اعلیٰ نمونہ لوگوں کو ملتا ہے اور غیر ملکوں کے لوگ خاص کر اسلامی بلاد کے نیک فطرت جب ایسی کتابوں کو دیکھتے ہیں جو ہمارے ملک سے اُن ملکوں میں جاتی ہیں تو اُن کو اس گورنمنٹ سے نہایت اُنس پیدا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ بعض خیال کرتے ہیں کہ شاید یہ گورنمنٹ در پردہ مسلمان ہے۔ اور اس طرح پر ہماری قلموں کے ذریعہ سے گورنمنٹ ہزاروں دلوں کو فتح کرتی جاتی ہے۔
دیسی پادریوں کے نہایت دل آزار حملے اور توہین آمیز کتابیں درحقیقت ایسی تھیں کہ اگر آزادی کے ساتھ اُن کی مدافعت نہ کی جاتی اور ان کے سخت کلمات کے عوض میں کسی قدر مذہبانہ سختی استعمال

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 193 طبع جدید، از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 133 پر درج ہے

حوالہ نمبر 93

(۱۸۷)

یہ وہ درخواست ہے جس کا ترجمہ انگریزی بحضور نواب لفٹیننٹ گورنر بہادر بتقابہ روانہ کیا گیا ہے

{ اُمید رکھتا ہوں کہ اس درخواست کو جو میرے اور میری
جماعت کے حالات پر مشتمل ہے غور اور توجہ سے پڑھا جائے }

بحضور نواب لفٹیننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ

چونکہ مسلمانوں کا ایک نیا فرقہ جس کا پیشوا اور امام اور پیر یہ راقم ہے پنجاب اور ہندوستان کے اکثر شہروں میں زور سے پھیلتا جاتا ہے اور بڑے بڑے تعلیم یافتہ مہذب اور معزز عہدہ دار اور نیک نام رئیس اور تاجر پنجاب اور ہندوستان کے اس فرقہ میں داخل ہوتے جاتے ہیں اور عموماً پنجاب کے شریف مسلمانوں کے نوتعلیم یاب جیسے بی اے اور ایم اے اس فرقہ میں داخل ہیں اور داخل ہو رہے ہیں اور یہ ایک گروہ کثیر ہو گیا ہے جو اس ملک میں روز بروز ترقی کر رہا ہے اس لیے میں نے قرین مصلحت سمجھا کہ اس فرقہ جدیدہ اور نیز اپنے تمام حالات سے جو اس فرقہ کا پیشوا ہوں حضور لفٹیننٹ گورنر بہادر کو آگاہ کروں۔ اور یہ ضرورت اس لیے بھی پیش آئی کہ یہ ایک معمولی بات ہے کہ ہر ایک فرقہ جو ایک نئی صورت سے پیدا ہوتا ہے گورنمنٹ کو حاجت پڑتی ہے کہ اس کے اندرونی حالات دریافت کرے اور بسا اوقات ایسے نئے فرقہ کے دشمن اور خود غرض جن کی عداوت اور مخالفت ہر ایک نئے فرقہ کے لیے ضروری ہے گورنمنٹ میں خلاف واقعہ خبریں پہنچاتے ہیں اور مفتریانہ مخبریوں سے گورنمنٹ کو پریشانی میں ڈالتے ہیں۔ پس چونکہ گورنمنٹ عالم الغیب نہیں ہے اس لیے ممکن ہے کہ گورنمنٹ عالیہ ایسی مخبریوں کی کثرت کی وجہ سے کسی قدر بدظنی پیدا کرے یا بدظنی کی طرف مائل ہو جائے لہٰذا گورنمنٹ عالیہ کی اطلاع کے لیے چند ضروری امور ذیل میں لکھتا ہوں۔

(۱) سب سے پہلے میں یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ میں ایک ایسے خاندان میں سے ہوں جس کی نسبت گورنمنٹ نے ایک مدت دراز سے قبول کیا ہوا ہے کہ وہ خاندان اوّل درجہ پر سرکار دولت مدار انگریزی کا خیر خواہ ہے۔ چنانچہ صاحب چیف کمشنر بہادر پنجاب کی چٹھی نمبری ۵۷۶ مورخہ ۱۰ اگست ۱۸۵۸ء میں یہ مفصل بیان ہے کہ میرے والد مرزا غلام مرتضیٰ رئیس قادیان کیسے سرکار انگریزی کے سچے وفادار اور نیکنام

یہ حوالہ صفحہ 133 پر درج ہے	مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 188 طبع جدید، از مرزا قادیانی

بعض وحشی مسلمانوں کو خوش کیا گیا۔ اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں سے اوّل درجہ کا خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں۔ کیونکہ مجھے تین باتوں نے خیر خواہی میں اوّل درجہ پر بنا دیا ہے۔ (۱) اوّل والد مرحوم کے اثر نے (۲) دوم اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے (۳) تیسرے خدا تعالیٰ کے الہام نے۔

اب میں اس گورنمنٹ محسنہ کے زیر سایہ ہر طرح سے خوش ہوں۔ صرف ایک رنج اور درد و غم ہر وقت مجھے لاحق حال ہے جس کا استغاثہ پیش کرنے کے لیے اپنی محسن گورنمنٹ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ اس ملک کے مولوی مسلمان اور ان کی جماعتوں کے لوگ حد سے زیادہ مجھے ستاتے اور دکھ دیتے ہیں۔ میرے قتل کے لیے ان لوگوں نے فتوے دیئے ہیں۔ مجھے کافر اور بے ایمان ٹھہرایا ہے اور بعض ان میں سے حیا اور شرم کو ترک کر کے اس قسم کے اشتہار میرے مقابل پر شائع کرتے ہیں کہ یہ شخص اس وجہ سے بھی کافر ہے کہ اس نے انگریزی سلطنت کو سلطنت روم پر ترجیح دی ہے اور ہمیشہ سلطنت انگریزی کی تعریف کرتا ہے اور ایک باعث یہ بھی ہے کہ یہ لوگ مجھے اس وجہ سے بھی کافر ٹھیراتے ہیں کہ میں نے خدا تعالیٰ کے سچے الہام سے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور اس خونی مہدی کے آنے سے انکار کیا ہے جس کے یہ لوگ منتظر ہیں۔ بیشک میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے ان لوگوں کا بڑا نقصان کیا ہے کہ میں نے ایسے خونی مہدی کا آنا سراسر جھوٹ ثابت کر دیا ہے جس کی نسبت ان لوگوں کا خیال تھا کہ وہ آ کر بے شمار روپیہ ان کو دے گا مگر میں معذور ہوں۔ قرآن اور حدیث سے یہ بات بپایۂ ثبوت نہیں پہنچتی کہ دُنیا میں کوئی ایسا مہدی آئے گا جو زمین کو خون میں غرق کر دے گا۔ پس میں نے ان لوگوں کا بجز اس کے کوئی گناہ نہیں کیا کہ اس خیالی لوٹ مار کے روپیہ سے میں نے ان کو محروم کر دیا ہے۔ میں خدا سے پاک الہام پا کر یہ چاہتا ہوں کہ ان لوگوں کے اخلاق اچھے ہو جائیں اور وحشیانہ عادتیں دُور ہو جائیں اور نفسانی جذبات سے اُن کے سینے دھوئے جائیں اور ان میں آہستگی اور سنجیدگی اور حلم اور میانہ روی اور انصاف پسندی پیدا ہو جاتے اور یہ اپنی اس گورنمنٹ کی ایسی اطاعت کریں کہ دوسروں کے لیے نمونہ بن جائیں اور یہ ایسے ہو جائیں کہ کوئی بھی فساد کی رگ ان میں باقی نہ رہے۔ چنانچہ کسی قدر یہ مقصود مجھے حاصل بھی ہو گیا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ دس ہزار یا اس سے بھی زیادہ ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو میری ان پاک تعلیموں کے دل سے پابند ہیں؎ اور یہ نیا فرقہ مگر گورنمنٹ کے لیے نہایت مبارک فرقہ برٹش انڈیا میں زور سے ترقی کر رہا ہے اگر مسلمان ان تعلیموں کے پابند ہو جائیں تو میں قسم کھا کر

؎ میں نے اپنی کسی کتاب میں لکھا تھا کہ میری جماعت تین سو آدمی ہیں۔ لیکن اب وہ شمار بہت بڑھ گیا ہے کیونکہ زور سے ترقی ہو رہی ہے۔ اب میں یقین رکھتا ہوں کہ میری جماعت کے لوگ دس ہزار سے بھی کچھ زیادہ ہوں گے۔ اور میری فراست یہ پیشگوئی کرتی ہے کہ تین سال تک ایک لاکھ تک میری اس جماعت کا عدد پہنچے گا۔ منہ

اشتہارات جلد دوم صفحہ 358،357 طبع ...ید، از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 135 پر درج ہے

حوالہ نمبر 94

کر سکتا ہوں کہ وہ فرشتے بن جائیں۔ اور اگر وہ اس گورنمنٹ کی سب قوموں سے بڑھ کر خیر خواہ ہو جائیں تو تمام قوموں سے زیادہ خوش قسمت ہوں ہیں۔ اگر وہ مجھے قبول کریں اور مخالفت نہ کریں تو یہ سب کچھ انہیں حاصل ہوگا اور ایک نیکی اور پاکیزگی کی رُوح ان میں پیدا ہو جائے گی۔ اور جس طرح ایک انسان توجہ ہو کر گندے شہوات کے جذبات سے الگ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح میری تعلیم سے ان میں تبدیلی پیدا ہوگی۔ مگر میں نہیں کہتا کہ گورنمنٹ عالیہ جبراً ان کو میری جماعت میں داخل کرے اور نہ میں اس وقت یہ استغاثہ کرتا ہوں کہ کیوں وہ ہر وقت میرے قتل کے در پے ہیں اور کیوں میرے قتل کے لیے جھوٹے فتوے شائع کر رہے ہیں۔ اور میں جانتا ہوں کہ یہ ارادے ان کے عبث ہیں۔ کیونکہ کوئی چیز زمین پر نہیں ہو سکتی جب تک آسمان پر نہ ہوئے۔ اور میں ان کی بدی کے عوض میں اُن کے حق میں دُعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ انکی آنکھیں کھولے اور وہ خدا اور مخلوق کے حقوق کے شناسا ہو جائیں مگر چونکہ ان لوگوں کی عداوت حد سے بڑھ گئی ہے اس لیے میں نے اُن کی اصلاح کے لیے اور ان کی بھلائی کے لیے بلکہ تمام مخلوق کی خیر خواہی کے لیے ایک تجویز سوچی ہے جو ہماری گورنمنٹ کی امن پسند پالیسی کے مناسب حال ہے جس کی تعمیل اس گورنمنٹ عالیہ کے ہاتھ میں ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ محسن گورنمنٹ جس کے احسانات سب سے زیادہ مسلمانوں پر ہیں، ایک یہ احسان کرے کہ اس ہر روزہ تکفیر اور تکذیب اور قتل کے فتوؤں اور منصوبوں کے رد کرنے کے لیے خود درمیان میں ہو کر یہ ہدایت فرما دے کہ اس تنازعہ کا فیصلہ اس طرح پر ہو کر مدعی یعنی یہ عاجز جس کو مسیح ہونے کا دعویٰ ہے اور جس کو یہ دعویٰ ہے کہ جس طرح نبیوں سے خدا تعالیٰ ہمکلام ہوتا تھا اسی طرح مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے اور غیب کے بھید مجھ پر ظاہر کئے جاتے ہیں اور آسمانی نشان دکھلائے جاتے ہیں۔ یہ مدعی یعنی یہ عاجز گورنمنٹ کے حکم سے ایک سال کے اندر ایک ایسا آسمانی نشان دکھلاوے ایسا نشان جس کا مقابلہ کوئی قوم، اور کوئی فرقہ جو زمین پر رہتے ہیں نہ کر سکے اور مسلمانوں کی قوموں یا دوسری قوموں میں سے کوئی ایسا ملہم اور خواب بین اور معجزہ نما پیدا نہ ہو سکے جو اس نشان کے ایک سال کے اندر نظیر پیش کرے، اور ایسا ہی ان تمام مسلمانوں بلکہ ہر ایک قوم کے پیشواؤں کو جو ملہم اور خدا کے مقرب ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، ہدایت اور فہمائش ہو کہ اگر وہ اپنے تئیں سچ پر اور خدا کے مقبول سمجھتے ہیں اور ان میں کوئی ایسا پاک دل ہے جس کو خدا نے ہمکلام ہونے کا شرف بخشا ہے اور الٰہی طاقت کے نمونے اس کو دیئے گئے ہیں تو وہ بھی ایک سال تک کوئی نشان دکھلا دیں۔ پھر بعد اس کے اگر ایک سال تک اس عاجز نے ایسا کوئی نشان نہ دکھلایا جو انسانی طاقتوں سے بالاتر اور انسانی ہاتھ کی طاقتوں سے بھی بلند تر ہو یا یہ کہ نشان تو دکھلایا مگر اس قسم کے نشان اور مسلمانوں یا اور قوموں سے بھی ظہور میں آگئے تو یہ سمجھا جائے کہ میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں اور اس صورت میں مجھ کو کوئی سخت سزا دی جائے گو موت

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 357-358 طبع جدید، از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 135 پر درج ہے

اے قادر خدا!
اس گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کو ہماری طرف سے نیک جزا دے اور
اس سے نیکی کر جیسا کہ اس نے ہم سے نیکی کی۔
آمین۔

کشفُ الغطاءِ

یعنے

ایک اسلامی فرقہ کے پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف سے
بحضور گورنمنٹ عالیہ اس فرقہ کے حالات اور خیالات کے بارے میں اطلاع اور
نیز اپنے خاندان کا کچھ ذکر اور اپنے مشن کے اصولوں اور ہدایتوں اور تعلیموں کا بیان اور
نیز ان لوگوں کی خلاف واقعہ باتوں کا رد جو اس فرقہ کی نسبت غلط خیالات پھیلانا
چاہتے ہیں

اور یہ مؤلف

تاج عزت جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کا واسطہ ڈال کر
بخدمت گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کے اعلیٰ افسروں اور معزز حکّام کے باادب گذارش
کرتا ہے کہ بذریعہ پوری توجہ و کرم گستری اس رسالہ کو اوّل سے آخر تک پڑھا جائے یا سُن لیا جائے۔

یہ رسالہ تالیف ہو کر ۲۷ دسمبر ۱۸۹۸ء کو مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام حکیم فضل الدین صاحب
مالک مطبع کے مطبوع ہوا۔

تعداد ۲۵۰

یہ حوالہ صفحہ 135 پر درج ہے	کشف الغطاء ٹائٹل پیج مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 177 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 96

مٹ

میں تاج عزت جناب ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند دام اقبالہا کا واسطہ ڈالتا ہوں
کہ اس رسالے کو ہمارے عالی مرتبہ حکام توجہ سے اوّل سے آخر تک پڑھیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

چونکہ میں جس کا نام غلام احمد اور باپ کا نام میرزا غلام مرتضٰے ہے قادیان ضلع گورداسپور پنجاب کا رہنے والا ایک مشہور فرقہ کا پیشوا ہوں جو پنجاب کے اکثر مقامات میں پایا جاتا ہے۔ اور نیز ہندوستان کے اکثر اضلاع اور حیدرآباد اور بمبئی اور مدراس اور ملک عرب اور شام اور بخارا میں بھی میری جماعت کے لوگ موجود ہیں۔ لہٰذا میں قرین مصلحت سمجھتا ہوں کہ یہ مختصر رسالہ اس غرض سے لکھوں کہ اس محسن گورنمنٹ کے اعلیٰ افسر میرے حالات اور میری جماعت کے خیالات سے واقفیت پیدا کریں۔ کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ یہ نیا فرقہ ان ملکوں میں دن بدن ترقی پر ہے۔ یہاں تک کہ بہت سے دیسی افسر اور معزز رئیس اور جاگیردار اور نامی تاجر اس فرقہ میں داخل ہو گئے ہیں اور ہوتے جاتے ہیں اس لئے عام خیال کے مسلمانوں اور ان کے مولویوں کو اس فرقہ سے دلی عناد اور حسد ہے اور ممکن ہے کہ اس حسد کی وجہ سے خلاف واقعہ امور گورنمنٹ تک پہنچائے جائیں۔ سو اسی لئے میں نے ارادہ کیا ہے کہ اس رسالہ کے ذریعہ سے اپنے سچے واقعات اور اپنے مشن کے اصولوں سے اس محسن گورنمنٹ کو مطلع کر دوں۔

اب میں صفائی بیان کے لئے ان امور کے ذکر کو پانچ شاخ پر منقسم کرتا ہوں۔

اوّل یہ کہ میں کون ہوں اور کس خاندان سے ہوں؟ سو اس بارے میں اس قدر ظاہر کرنا کافی ہے کہ میرا خاندان ایک خاندان ریاست ہے۔ اور میرے بزرگ والیان ملک اور خود مختار امیر تھے جو سکھوں کے وقت میں یکدفعہ تباہ ہوئے۔ اور سرکار انگریزی کا

مٹ

کشف الغطاء صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 179 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 136 پر درج ہے

حوالہ نمبر 97

ٹائٹل بار اوّل

الحمد للہ والمنۃ

کہ

یہ رسالہ مبارکہ جس میں حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ دام اقبالہا
کی برکات کا ذکر ہے اور یہ بیان ہے کہ جناب ملکہ ممدوحہ کے
عہد عدالت مہد میں اور اُن کے نہایت روشن ستارہ کی
تاثیر سے انواع اقسام کی زمینی اور آسمانی برکتیں ظہور میں
آئی ہیں منطبع ہو کر انہی وجوہ کی مناسبت سے نام اس کا

ستارہ قیصرہ

رکھا گیا

اور یہ رسالہ مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام حکیم فضل دین
صاحب مالک مطبع کے چھپ کر ۲۴؍ اگست ۱۸۹۹ء کو
شائع ہوا

تعداد جلد ۲۵۰ — قیمت ۲؍

صرہ صفحہ 1 تا 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 109 تا 126 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 137 پر درج ہے

حوالہ نمبر 97

۱۱۱

بحضور عالی شان قیصرۂ ہند ملکہ معظمہ شہنشاہ ہندوستان و انگلستان

ادام اللہ اقبالہا

سب سے پہلے یہ دُعا ہے کہ خدائے قادرِ مطلق اس ہماری عالیجاہ قیصرۂ ہند کی عمر میں بہت بہت برکت بخشے اور اقبال اور جاہ و جلال میں ترقی دے۔ اور عزیزوں اور فرزندوں کی عافیت سے آنکھ ٹھنڈی رکھے۔ اس کے بعد اس عریضہ کے لکھنے والا جس کا نام میرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ جو پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان نام میں رہتا ہے۔ جو لاہور سے تخمیناً بفاصلہ ستّر میل مشرق اور شمال کے گوشہ میں واقع اور گورداسپورہ کے ضلع میں ہے۔ یہ عرض کرتا ہے کہ اگرچہ اِس ملک کے عموماً تمام رہنے والوں کو بوجہ اُن آراموں کے جو حضور قیصرۂ ہند کے عدلِ عام اور رعایا پروری اور دادگستری سے حاصل ہو رہے ہیں۔ اور بوجہ اُن تدابیر امن عامہ اور تجاویز آسایش جمیع طبقات رعایا کے جو کروڑہا روپیہ کے خرچ اور بے انتہا فیاضی سے ظہور میں آئی ہیں۔ جناب ملکہ معظمہ دام اقبالہا سے بقدر اپنی فہم اور عقل اور شناخت احسان کے درجہ بدرجہ محبت اور دلی اطاعت ہے کہ بجز بعض قلیل الوجود افراد کے جو میں گمان کرتا ہوں کہ در پردہ کچھ ایسے بھی ہیں۔ جو وحشیوں اور درندوں کی طرح بسر کرتے ہیں۔ لیکن اِس عاجز کو بوجہ اُس معرفت اور علم کے جو اِس گورنمنٹ عالیہ کے حقوق کی نسبت مجھے حاصل ہے جس کو میں اپنے رسالہ تحفہ قیصریہ میں مفصل لکھ چکا ہوں۔ وہ اعلیٰ درجہ کا

ستارہ قیصرہ صفحہ 1 تا 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 109 تا 126 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 137 پر درج ہے

اخلاص اور محبت اور جوشِ اطاعت حضور ملکہ معظمہ اور اس کے معزز افسروں کی نسبت حاصل ہے۔ جو میں ایسے الفاظ نہیں پاتا۔ جن میں اُس اخلاص کا اندازہ بیان کرسکوں اسی سچی محبت اور اخلاص کی تحریک سے جشن شصت سالہ جوبلی کی تقریب پر میں نے ایک رسالہ حضرت قیصرہ ہند دام اقبالہا کے نام سے تالیف کرکے اور اس کا نام تحفہ قیصریہ رکھ کر جناب ممدوحہ کی خدمت میں بطور درویشانہ تحفہ کے ارسال کیا تھا۔ اور مجھے قوی یقین تھا کہ اس کے جواب سے مجھے عزت دی جائے گی۔ اور اُمید سے بڑھکر میری سرفرازی کا موجب ہوگا۔ اور اُس امید اور یقین کا موجب حضور قیصرہ ہند کے وہ اخلاق فاضلہ تھے جن کی تمام ممالک مشرقیہ میں دھوم ہے۔ اور جناب ملکہ معظمہ کے وسیع ملک کی طرح وسعت اور کشادگی میں ایسے بے مثل ہیں۔ جو ان کی نظیر دوسری جگہ تلاش کرنا خیال محال ہے۔ مگر مجھے نہایت تعجب ہے کہ ایک کلمہ شاہانہ سے بھی میں ممنون نہیں کیا گیا۔ اور میرا کانشنس ہرگز اس بات کو قبول نہیں کرتا کہ وہ ہدیہ عاجزانہ یعنی رسالہ تحفہ قیصریہ حضور ملکہ معظمہ میں پیش ہوا ہو۔ اور پھر میں اس کے جواب سے ممنون نہ کیا جاؤں۔ یقیناً کوئی اور باعث ہے۔ جس میں جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کے ارادہ اور مرضی اور علم کو کچھ دخل نہیں۔ لہٰذا اس حسنِ ظن نے جو میں حضور ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی خدمت میں رکھتا ہوں۔ دوبارہ مجھے مجبور کیا کہ میں اُس تحفہ یعنی رسالہ تحفہ قیصریہ کیطرف جناب ممدوحہ کو توجہ دلاؤں اور شاہانہ منظوری کے چند الفاظ سے خوشی حاصل کروں۔ اسی غرض سے یہ عریضہ روانہ کرتا ہوں۔ اور میں حضور عالی حضرت جناب قیصرہ ہند دام اقبالہا کی خدمت میں یہ چند الفاظ بیان کرنے کیلئے جرأت کرتا ہوں کہ میں پنجاب کے ایک معزز خاندان مغلیہ میں سے ہوں اور سکھوں

ستارہ قیصرہ صفحہ 1 تا 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 109 تا 126 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 137 پر درج ہے

حوالہ نمبر 97

کے زمانہ سے پہلے میرے بزرگ ایک خود مختار ریاست کے والی تھے۔ اور میرے پردادا صاحب مرزا گل محمدؐ اس قدر دانا اور مدبّر اور عالی ہمّت اور نیک مزاج اور ملک داری کی خوبیوں سے موصوف تھے کہ جب دہلی کے چغتائی بادشاہوں کی سلطنت بباعث نالیاقتی اور عیاشی اور سستی اور کم ہمّتی کے کمزور ہوگئی۔ تو بعض وزراء اس کوشش میں لگے تھے کہ مرزا صاحب موصوف کو جو تمام شرائط بیدار مغزی اور رعایا پروری کے اپنے اندر رکھتے تھے۔ اور خاندان شاہی میں سے تھے دہلی کے تخت پر بٹھایا جائے۔ لیکن چونکہ چغتائی سلاطین کی قسمت اور عمر کا پیالہ لبریز ہوچکا تھا۔ اس لئے یہ تجویز عام منظوری میں نہ آئی۔ اور ہم پر سکھوں کے عہد میں بہت سی سختیاں ہوئیں اور ہمارے بزرگ تمام دیہات ریاست سے بے دخل کردیئے گئے اور ایک ساعت بھی امن کی نہیں گذرتی تھی۔ اور انگریزی سلطنت کے قدم مبارک کے آنے سے پہلے ہی ہماری تمام ریاست خاک میں مل چکی تھی اور صرف پانچ گاؤں باقی رہ گئے تھے اور میرے والد صاحب مرزا غلام مرتضیٰ مرحوم جنھوں نے سکھوں کے عہد میں بڑے بڑے صدمات دیکھے تھے۔ انگریزی سلطنت کے آنے کے ایسے منتظر تھے جیسا کہ کوئی سخت پیاسا پانی کا منتظر ہوتا ہے۔ اور پھر جب گورنمنٹ انگریزی کا اس ملک پر دخل ہوگیا۔ تو وہ اس نعمت یعنی انگریزی حکومت کی قائمی سے ایسے خوش ہوئے کہ گویا ان کو ایک جواہرات کا خزانہ مل گیا اور وہ سرکار انگریزی کے بڑے خیر خواہ جان نثار تھے۔ اسی وجہ سے انھوں نے ایام غدر ۱۸۵۷ء میں پچاس گھوڑے مع سواران بہم پہنچا کر سرکار انگریزی کو بطور مدد دیئے تھے۔ اور وہ بعد اس کے بھی ہمیشہ اس بات کے لئے مستعد رہے کہ اگر پھر بھی کسی وقت انکی مدد کی ضرورت ہو تو بدل و جان اس گورنمنٹ کو مدد دیں۔ اور اگر ۱۸۵۷ء کے غدر کا کچھ اور بھی طول ہوتا تو وہ سو سوار تک اور بھی

ستارہ قیصرہ صفحہ 1 تا 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 109 تا 126 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 137 پر درج ہے

مدد دینے کو طیار تھے۔ غرض اس طرح اُنکی زندگی گذری۔ اور پھر اُنکے انتقال کے بعد یہ عاجز دُنیا کے شغلوں سے بکلی علیحدہ ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف مشغول ہُوا۔ اور مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دُوسرے بلاد اسلامیہ میں اس مضمون کے شائع کئے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے۔ لہذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کا شکر گذار اور دُعا گو رہے۔ اور یہ کتابیں مَیں نے مختلف زبانوں یعنی اُردو۔ فارسی۔ عربی میں تالیف کر کے اسلام کے تمام ملکوں میں پھیلا دیں۔ یہانتک کہ اسلام کے دو مقدس شہروں مکہ اور مدینہ میں بھی بخوبی شائع کر دیں۔ اور رُوم کے پایہ تخت قسطنطنیہ اور بلاد شام اور مصر اور کابل اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہانتک ممکن تھا اشاعت کر دی گئی جس کا یہ نتیجہ ہُوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلط خیالات چھوڑ دیئے جو نافہم مُلّاؤں کی تعلیم سے اُن کے دلوں میں تھے۔ یہ ایک ایسی خدمت مجھ سے ظہور میں آئی کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی نظیر کوئی مسلمان دکھلا نہیں سکا۔ اور مَیں اس قدر خدمت کر کے جو بائیس برس تک کرتا رہا ہوں۔ اس محسن گورنمنٹ پر کچھ احسان نہیں کرتا کیونکہ مجھے اس بات کا اقرار ہے کہ اس بابرکت گورنمنٹ کے آنے سے ہم نے اور ہمارے بزرگوں نے ایک لوہے کے جلتے ہوئے تنور سے نجات پائی ہے۔ اس لئے مَیں مع اپنے تمام عزیزوں کے دونوں ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرتا ہوں کہ یا الٰہی اس مبارکہ قیصرہ ہند دام ملکہا کو دیرگاہ تک ہمارے سروں پر سلامت رکھ۔ اور اس کے ہر ایک قدم کے ساتھ اپنی مدد کا سایہ شامل حال فرما۔ اور اس کے اقبال کے دن بہت لمبے کر ✦

۴

روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 109 تا 126 از مرزا قادیانی — صفحہ 1 تا 18 ستارہ قیصرہ	یہ حوالہ صفحہ 137 پر درج ہے

حوالہ نمبر 97

مَیں نے تحفہ قیصریہ میں جو حضور قیصرہ ہند کی خدمت میں بھیجا گیا یہی حالات اور خدمات اور دعوات گذارش کئے تھے۔ اور مَیں اپنی جناب ملکہ معظمہ کے اخلاق وسیعہ پر نظر رکھ کر ہر روز جواب کا امیدوار تھا۔ اور اب بھی ہوں۔ میرے خیال میں یہ غیر ممکن ہے کہ میرے جیسے دُعاگو کا وہ عاجزانہ تحفہ جو بوجہ کمال اخلاص خون دل سے لکھا گیا تھا۔ اگر وہ حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کی خدمت میں پیش ہوتا تو اس کا جواب نہ آتا۔ بلکہ ضرور آتا ضرور آتا۔ اِس لئے مجھے بوجہ اس یقین کے کہ جناب قیصرہ ہند کے پُر رحمت اخلاق پر کمال وثوق سے حاصل ہے۔ اِس یاد دہانی کے عریضہ کو لکھنا پڑا۔ اور اس عریضہ کو نہ صرف میرے ہاتھوں نے لکھا بلکہ میرے دل نے یقین کا بھرا ہوا زور ڈال کر ہاتھوں کو اِس پُرارادت خط کے لکھنے کے لئے چلایا ہے۔ مَیں دُعا کرتا ہوں کہ خیر اور عافیت اور خوشی کے وقت میں خدا تعالیٰ اس خط کو حضور قیصرہ ہند دام اقبالہا کی خدمت میں پہنچاوے اور پھر جناب ممدوحہ کے دل میں الہام کرے کہ وہ اس سچی محبت اور سچے اخلاص کو جو حضرت موصوفہ کی نسبت میرے دل میں ہے۔ اپنی پاک فراست سے شناخت کرلیں۔ اور رعیت پروری کے رُو سے مجھے پُر رحمت جواب سے ممنون فرماویں اور میں اپنی عالی شان جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی عالی خدمت میں اس خوشخبری کو پہنچانے کے لئے بھی مامور ہوں کہ جیساکہ زمین پر اور زمین کے اسباب سے خدا تعالیٰ نے اپنی کمال رحمت اور کمال مصلحت سے ہماری قیصرہ ہند دام اقبالہا کی سلطنت کو اس ملک اور دیگر ممالک میں قائم کیا ہے تاکہ زمین کو عدل اور امن سے بھرے۔ ایسا ہی اس نے آسمان سے ارادہ فرمایا ہے کہ اس شہنشاہ مبارکہ قیصرہ ہند کے دلی مقاصد کو پورا کرنے کے لئے جو عدل اور امن اور آسودگی عامہ خلائق اور رفع فساد اور تہذیب اخلاق اور وحشیانہ حالتوں کا دُور کرنا ہے۔

۴

یہ حوالہ صفحہ 137 پر درج ہے	ستارہ قیصرہ صفحہ 1 تا 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 109 تا 126 از مرزا قادیانی

اس کے عہد مبارک میں اپنی طرف سے اور غیب سے اور آسمان سے کوئی ایسا رُوحانی انتظام قائم کرے جو حضور ملکہ معظمہ کے دلی اغراض کو مدد دے۔ اور جس امن اور عافیت اور صلح کاری کے باغ کو آپ لگانا چاہتی ہیں۔ آسمانی آبپاشی سے اس میں امداد فرماوے۔ سو اس نے اپنے قدیم وعدہ کے موافق جو مسیح موعود کے آنے کی نسبت تھا۔ آسمان سے مجھے بھیجا ہے۔ تا میں اُس مردِ خدا کے رنگ میں ہو کر جو بیت اللحم میں پیدا ہُوا اور ناصرہ میں پرورش پائی۔ حضور ملکہ معظمہ کے نیک اور بابرکت مقاصد کی اعانت میں مشغول ہوں۔ اُس نے مجھے بے انتہا برکتوں کے ساتھ چھوُا اور اپنا مسیح بنایا تا وہ ملکہ معظمہ کے پاک اغراض کو خود آسمان سے مدد دے۔

اے قیصرہ مبارکہ خدا تجھے سلامت رکھے۔ اور تیری عمر اور اقبال اور کامرانی سے ہمارے دلوں کو خوشی پہنچاوے۔ اس وقت تیرے عہد سلطنت میں جو نیک نیتی کے نور سے بھرا ہُوا ہے مسیح موعودؑ کا آنا خدا کی طرف سے یہ گواہی ہے کہ تمام سلاطین میں سے تیرا وجود امن پسندی اور حُسنِ انتظام اور ہمدردی رعایا اور عدل اور دادگستری میں بڑھ کر ہے۔ مسلمان اور عیسائی دونوں فریق اس بات کو مانتے ہیں کہ مسیح موعود آنے والا ہے۔ مگر اسی زمانہ اور عہد میں جبکہ بھیڑیا اور بکری ایک ہی گھاٹ میں پانی پئیں گے اور سانپوں سے بچے کھیلیں گے۔ سو اے ملکہ مبارکہ معظمہ قیصرہ ہند وہ تیرا ہی عہد اور تیرا ہی زمانہ ہے۔ جس کی آنکھیں ہوں دیکھے۔ اور جو تعصب سے خالی ہو۔ وہ سمجھ لے۔ اے ملکہ معظمہ یہ تیرا ہی عہد سلطنت ہے جس نے درندوں اور غریب چرندوں کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ راستباز جو بچوں کی طرح ہیں وہ شریر سانپوں کے ساتھ کھیلتے ہیں اور تیرے پُر امن سایہ کے نیچے کچھ بھی ان کو خوف نہیں۔ اب

۸

یہ حوالہ صفحہ 137 پر درج ہے	ستارہ قیصرہ صفحہ 1 تا 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 109 تا 126 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 97

۱۱۷

تیرے عہدِ سلطنت سے زیادہ پُر امن اور کونسا عہد سلطنت ہوگا۔ جس میں مسیح موعود آئے گا۔ اے ملکہ معظمہ تیرے وہ پاک ارادے ہیں جو آسمانی مدد کو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں۔ اور تیری نیک نیتی کی کشش ہے۔ جس سے آسمان رحمت کے ساتھ زمین کی طرف جھکتا جاتا ہے۔ اس لئے تیرے عہد سلطنت کے سوا اور کوئی بھی عہدِ سلطنت ایسا نہیں ہے جو مسیح موعود کے ظہور کے لئے موزوں ہو۔ سو خدا نے تیرے نورانی عہد میں آسمان سے ایک نور نازل کیا۔ کیونکہ نور نور کو اپنی طرف کھینچتا اور تاریکی تاریکی کو کھینچتی ہے۔ اے مبارک اور با اقبال ملکۂ زمان جن کتابوں میں مسیح موعود کا آنا لکھا ہے ان کتابوں میں صریح تیرے پُر امن عہد کی طرف اشارات پائے جاتے ہیں۔ مگر ضرور تھا کہ اسی طرح مسیح موعود دُنیا میں آتا۔ جیسا کہ ایلیا نبی یوحنا کے لباس میں آیا تھا یعنی یوحنا ہی اپنی خُو اور طبیعت سے خدا کے نزدیک ایلیا بن گیا۔ سو اس جگہ بھی ایسا ہی ہوا کہ ایک کو تیرے بابرکت زمانہ میں عیسیٰ علیہ السلام کی خو اور طبیعت دی گئی۔ اس لئے وہ مسیح کہلایا۔ اور ضرور تھا کہ وہ آتا۔ کیونکہ خدا کے پاک نوشتوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ اے ملکہ معظمہ اے تمام رعایا کی فخر۔ یہ قدیم سے عادت اللہ ہے۔ کہ جب شاہِ وقت نیک نیت اور رعایا کی بھلائی چاہنے والا ہو تو وہ جب اپنی طاقت کے موافق امن عامہ اور نیکی پھیلانے کے انتظام کر چکتا ہے اور رعیت کی اندرونی پاک تبدیلیوں کے لئے اس کا دل دردمند ہوتا ہے۔ تو آسمان پر اس کی مدد کے لئے رحمت الٰہی جوش مارتی ہے۔ اور اس کی ہمت اور خواہش کے مطابق کوئی رُوحانی انسان زمین پر بھیجا جاتا ہے۔ اور اُس کامل ریفارمر کے وجود کو اس عادل بادشاہ کی نیک نیتی اور ہمت اور ہمدردی عامہ خلائق پیدا کرتی ہے۔ یہ تب ہوتا ہے کہ جب ایک عادل بادشاہ ایک زمینی منجی کی صورت

ستارہ قیصرہ صفحہ 1 تا 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 109 تا 126 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 137 پر درج ہے

حوالہ نمبر 97

میں پیدا ہوکر اپنی کمال ہمت اور ہمدردی بنی نوع کے رُو سے طبعاً ایک آسمانی منجی کو چاہتا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت میں ہُوا۔ کیونکہ اُس وقت کا قیصر روم ایک نیک نیت انسان تھا۔ اور نہیں چاہتا تھا کہ زمین پر ظلم ہو۔ اور انسانوں کی بھلائی اور نجات کا طالب تھا۔ تب آسمان کے خدا نے وہ روشنی بخشنے والا چاند ناصرہ کی زمین سے چڑھایا۔ یعنی عیسیٰ مسیح۔ تا جیسا کہ ناصرہ کے لفظ کے معنے عبرانی میں طراوت اور تازگی اور سرسبزی ہے۔ یہی حالت انسانوں کے دلوں میں پیدا کرے۔ سو اے ہماری پیاری قیصرۂ ہند خدا تجھے دیرگاہ تک سلامت رکھے۔ تیری نیک نیتی او رعایا کی سچی ہمدردی اس قیصر روم سے کم نہیں ہے۔ بلکہ ہم زور سے کہتے ہیں کہ اس سے بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ تیری نظر کے نیچے جس قدر غریب رعایا ہے جس کی تو اے ملکہ معظمہ قیصرہ ہمدردی کرنا چاہتی ہے۔ اور جس طرح تو ہر ایک پہلو سے اپنی عاجز رعیت کی خیر خواہ ہے۔ اور جس طرح تو نے اپنی خیر خواہی اور رعیت پروری کے نمونے دکھلائے ہیں۔ یہ کمالات اور برکات گذشتہ قیصروں میں سے کسی میں بھی نہیں پائے جاتے۔ اس لئے تیرے ہاتھ کے کام جو سراسر نیکی اور فیاضی سے رنگین ہیں۔ سب سے زیادہ اس بات کو چاہتے ہیں کہ جس طرح تو اے ملکہ معظمہ اپنی تمام رعیت کی نجات اور بھلائی اور آرام کے لئے درد مند ہے اور رعیت پروری کی تدبیروں میں مشغول ہے۔ اسی طرح خدا بھی آسمان سے تیرا ہاتھ بٹاوے۔ سو یہ مسیح موعود جو دُنیا میں آیا۔ تیرے ہی وجود کی برکت اور دلی نیک نیتی اور سچی ہمدردی کا ایک نتیجہ ہے۔ خدا نے تیرے عہد سلطنت میں دُنیا کے دردمندوں کو یاد کیا اور آسمان سے اپنے مسیح کو بھیجا اور وہ تیرے ہی ملک میں اور تیری ہی حدود میں پیدا ہُوا تا دُنیا کے لئے یہ ایک گواہی ہو کہ تیری زمین کے

۵

قیصرہ صفحہ 1 تا 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 109 تا 126 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 137 پر درج ہے

سلسلہ عدل نے آسمان کے سلسلہ عدل کو اپنی طرف کھینچا۔ اور تیرے رحم کے سلسلہ نے آسمان پر ایک رحم کا سلسلہ برپا کیا۔ اور چونکہ اس مسیح کا پیدا ہونا حق اور باطل کی تفریق کے لئے دُنیا پر ایک آخری حکم ہے جس کے رُو سے مسیح موعود حَکَم کہلاتا ہے اس لئے ناصرہ کی طرح جس میں تازگی اور سرسبزی کے زمانہ کی طرف اشارہ تھا۔ اس مسیح کے گاؤں کا نام اسلام پور قاضی ماجھی رکھا گیا۔ تا قاضی کے لفظ سے خدا کے اس آخری حکم کی طرف اشارہ ہو جس سے برگزیدوں کو دائمی فضل کی بشارت ملتی ہے۔ اور تا مسیح موعود کا نام جو حَکَم ہے۔ اس کی طرف بھی ایک لطیف ایما ہو۔ اور اسلام پور قاضی ماجھی اُس وقت اس گاؤں کا نام رکھا گیا تھا جبکہ بابر بادشاہ کے عہد میں اس ملک ماجھ کا ایک بڑا علاقہ حکومت کے طور پر میرے بزرگوں کو ملا تھا اور پھر رفتہ رفتہ یہ حکومت خود مختار ریاست بن گئی۔ اور پھر کثرت استعمال سے قاضی کا لفظ قادی سے بدل گیا۔ اور پھر اور بھی تغیّر پاکر قادیاں ہوگیا۔ غرض ناصرہ اور اسلام پور قاضی کا لفظ ایک بڑے پُر معنی نام ہیں۔ جو ایک ان میں سے رُوحانی سرسبزی پر دلالت کرتا ہے۔ اور دوسرا رُوحانی فیصلہ پر جو مسیح موعود کا کام ہے۔ اے ملکہ معظمہ قیصرہ ہند خدا تجھے اقبال اور خوشی کے ساتھ عمر میں برکت دے۔ تیرا عہدِ حکومت کیا ہی مبارک ہے کہ آسمان سے خدا کا ہاتھ تیرے مقاصد کی تائید کر رہا ہے۔ تیری ہمدردی رعایا اور نیک نیتی کی راہوں کو فرشتے صاف کر رہے ہیں۔ تیرے عدل کے لطیف بخارات بادلوں کی طرح اُٹھ رہے ہیں۔ تا تمام ملک کو رشک بہار بناویں۔ شریر ہے وہ انسان جو تیرے عہد سلطنت کا قدر نہیں کرتا۔ اور بدذات ہے وہ نفس جو تیرے احسانوں کا شکر گذار نہیں۔ چونکہ یہ مسئلہ تحقیق شدہ ہے کہ دل کو دل سے راہ ہوتا ہے۔ اس لئے مجھے ضرورت نہیں کہ میں اپنی زبان کی لفاظی سے اس بات کو ظاہر کروں کہ میں آپ سے دِلی محبت رکھتا ہوں اور میرے دل میں خاص طور پر

ستارہ قیصرہ صفحہ 1 تا 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 109 تا 126 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 137 پر درج ہے

آپ کی محبت اور عظمت ہے۔ ہماری دن رات کی دُعائیں آپ کیلئے آب رواں کی طرح جاری ہیں۔ اور ہم نہ سیاست قہری کے نیچے ہوکر آپ کے مطیع ہیں۔ بلکہ آپ کی انواع واقسام کی خوبیوں نے ہمارے دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیا ہے اے بابرکت قیصرہ ہند تجھے یہ تیری عظمت اور نیک نامی مبارک ہو۔ خدا کی نگاہیں اُس ملک پر ہیں جس پر تیری نگاہیں ہیں۔ خدا کی رحمت کا ہاتھ اُس رعایا پر ہے جس پر تیرا ہاتھ ہے۔ تیری ہی پاک نیتوں کی تحریک سے خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ تا پرہیزگاری اور پاک اخلاق اور صلحکاری کی راہوں کو دوبارہ دُنیا میں قائم کروں۔ اے عالی جناب قیصرہ ہند مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے علم دیا گیا ہے۔ کہ ایک عیب مسلمانوں میں اور ایک عیب عیسائیوں میں ایسا ہے جس سے وہ سچی روحانی زندگی سے دُور پڑے ہوئے ہیں۔ اور وہ عیب اُن کو ایک ہونے نہیں دیتا۔ بلکہ ان میں باہمی پھوٹ ڈال رہا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں یہ دو مسئلے نہایت خطرناک اور سراسر غلط ہیں کہ وہ دین کے لئے تلوار کے جہاد کو اپنے مذہب کا ایک رکن سمجھتے ہیں۔ اور اس جنون سے ایک بے گناہ کو قتل کرکے ایسا خیال کرتے ہیں کہ گویا انہوں نے ایک بڑے ثواب کا کام کیا ہے۔ اور گو اس ملک برٹش انڈیا میں یہ عقیدہ اکثر مسلمانوں کا بہت کچھ اصلاح پذیر ہوگیا ہے۔ اور ہزارہا مسلمانوں کے دل میری بائیس ۲۲ تیئیس ۲۳ سال کی کوششوں سے صاف ہوگئے ہیں۔ لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ بعض غیر ممالک میں یہ خیالات اب تک سرگرمی سے پائے جاتے ہیں۔ گویا ان لوگوں نے اسلام کا مغز اور عطر لڑائی اور جبر کو ہی سمجھ لیا ہے۔ لیکن یہ رائے ہرگز صحیح نہیں ہے۔ قرآن میں صاف حکم ہے کہ دین کے پھیلانے کے لئے تلوار مت اُٹھاؤ۔ اور دین کی ذاتی خوبیوں کو پیش کرو۔ اور نیک نمونوں سے اپنی طرف کھینچو۔ اور یہ مت خیال کرو کہ ابتدا میں

تحفہ قیصریہ 1 تا 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 109 تا 126 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 137 پر درج ہے

حوالہ نمبر 97

اسلام میں تلوار کا حکم ہوا۔ کیونکہ وہ تلوار دین کو پھیلانے کے لئے نہیں کھینچی گئی تھی۔ بلکہ دشمنوں کے حملوں سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے اور یا امن قائم کرنے کے لئے کھینچی گئی تھی۔ مگر دین کے لئے جبر کرنا کبھی مقصد نہ تھا۔ افسوس کہ یہ عیب غلط کار مسلمانوں میں اب تک موجود ہے جس کی اصلاح کے لئے میں نے پچاس ہزار سے کچھ زیادہ اپنے رسالے اور مبسوط کتابیں اور اشتہارات اِس ملک اور غیر ملکوں میں شائع کئے ہیں۔ اور امید رکھتا ہوں کہ جلد تر ایک زمانہ آنے والا ہے کہ اس عیب سے مسلمانوں کا دامن پاک ہو جائے گا۔

دوسرا عیب ہماری قوم مسلمانوں میں یہ بھی ہے کہ وہ ایک ایسے خونی مسیح اور خونی مہدی کے منتظر ہیں۔ جو اُنکے زعم میں دُنیا کو خون سے بھر دے گا۔ حالانکہ یہ خیال سراسر غلط ہے۔ ہماری معتبر کتابوں میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کوئی لڑائی نہیں کرے گا اور نہ تلوار اُٹھائیگا بلکہ وہ تمام باتوں میں حضرت عیسٰی علیہ السّلام کے خُو اور خلق پر ہوگا اور انکے رنگ سے ایسا رنگین ہوگا کہ گویا ہو بہو وُہی ہوگا۔ یہ دو غلطیاں حال کے مسلمانوں میں ہیں۔ جن کی وجہ سے اکثر اُنکے دُوسری قوموں سے بغض رکھتے ہیں مگر مجھے خدا نے اس لئے بھیجا ہے کہ ان غلطیوں کو دُور کر دوں۔ اور قاضی یا حَکَم کا لفظ جو مجھے عطا کیا گیا ہے وہ اسی فیصلہ کے لئے ہے۔

اور ان کے مقابل پر ایک غلطی عیسائیوں میں بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ مسیح جیسے مقدس اور بزرگوار کی نسبت جس کو انجیل شریف میں نور کہا گیا ہے نعوذ باللہ لعنت کا لفظ اطلاق کرتے ہیں اور وہ نہیں جانتے کہ لعن اور لعنت ایک لفظ عبرانی اور عربی میں مشترک ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ ملعون انسان کا دل خدا سے بکلی برگشتہ اور دُور اور مہجور ہو کر ایسا گندہ اور ناپاک ہو جائے۔ جس طرح جذام سے جسم گندہ اور خراب ہو جاتا ہے۔ اور عرب اور عبرانی کے اہل زبان اس

سلا

ستارہ قیصرہ صفحہ 1 تا 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 109 تا 126 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 137 پر درج

بات پر متفق ہیں کہ ملعون یا لعنتی صرف اسی حالت میں کسی کو کہا جاتا ہے جبکہ اس کا دل درحقیقت خدا سے تمام تعلقات محبت اور معرفت اور اطاعت کے توڑ دے۔ اور شیطان کا ایسا تابع ہوجائے کہ گویا شیطان کا فرزند ہوجائے اور خدا اس سے بیزار اور وہ خدا سے بیزار ہوجائے اور خدا اس کا دشمن اور وہ خدا کا دشمن ہوجائے اسی لئے لعین شیطان کا نام ہے۔ پس وہی نام حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے تجویز کرنا اور انکے پاک اور منور دل کو نعوذ باللہ شیطان کے تاریک دل سے مشابہت دینا اور وہ جو بقول انکے خدا سے نکلا ہے اور وہ جو سراسر نور ہے۔ اور وہ جو آسمان سے ہے۔ اور وہ جو علم کا دروازہ اور خداشناسی کی راہ اور خدا کا وارث ہے۔ اسی کی نسبت نعوذ باللہ یہ خیال کرنا کہ وہ لعنتی ہوکر یعنی خدا سے مردود ہوکر اور خدا کا دشمن ہوکر اور دل سیاہ ہوکر اور برگشتہ ہوکر اور معرفت الٰہی سے نابینا ہوکر شیطان کا وارث بن گیا۔ اور اس لقب کا مستحق ہوگیا جو شیطان کے لئے خاص ہے یعنی لعنت۔ یہ ایک ایسا عقیدہ ہے کہ اس کے سننے سے دل پاش پاش ہوتا ہے۔ اور بدن پر لرزہ پڑتا ہے۔ کیا خدا کے مسیح کا دل خدا سے ایسا برگشتہ ہوگیا جیسے شیطان کا دل! کیا خدا کے پاک مسیح پر کوئی ایسا زمانہ آیا۔ جس میں وہ خدا سے بیزار اور درحقیقت خدا کا دشمن ہوگیا۔ یہ بڑی غلطی اور بڑی بے ادبی ہے قریب ہے جو آسمان اس سے ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے۔ غرض مسلمانوں کے جہاد کا عقیدہ مخلوق کے حق میں ایک بداندیشی ہے اور عیسائیوں کا یہ عقیدہ خود خدا کے حق میں بداندیشی ہے۔ اگر یہ ممکن ہے کہ نور کے ہوتے ہی اندھیرا ہوجائے۔ تو یہ بھی ممکن ہے کہ نعوذ باللہ کسی وقت مسیح کے دل نے لعنت کی زہرناک کیفیت اپنے اندر حاصل کی تھی۔ اگر انسانوں کی نجات اسی بے ادبی پر موقوف ہے۔ تو بہتر ہے کہ کسی کی بھی نجات نہ ہو۔ کیونکہ تمام گنہگاروں کا مرنا بہ نسبت اس بات کے اچھا ہے کہ مسیح جیسے نور اور نورانی کو گمراہی کی تاریکی اور لعنت اور خدا

تبلیغ رسالت… صفحہ 1 تا 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 109 تا 126 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 137 پر بھی ہے

حوالہ نمبر 97

۱۲۲

کی عداوت کے گڑھے میں ڈوبنے والا قرار دیا جائے۔ سو میں یہ کوشش کر رہا ہوں۔ کہ مسلمانوں کا وہ عقیدہ اور عیسائیوں کا یہ عقیدہ اصلاح پذیر ہو جائے۔ اور میں شکر کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے ان دونوں ارادوں میں کامیاب کیا ہے۔ چونکہ میرے ساتھ آسمانی نشان اور خدا کے معجزات تھے۔ اس لئے مسلمانوں کے قائل کرنے کے لئے مجھے بہت تکلیف اُٹھانی نہیں پڑی اور ہزارہا مسلمان خدا کے عجیب اور فوق العادت نشانوں کو دیکھ کر میرے تابع ہو گئے۔ اور وہ خطرناک عقائد انھوں نے چھوڑ دیئے۔ جو وحشیانہ طور پر انکے دلوں میں تھے۔ اور میرا گروہ ایک سچا خیر خواہ اس گورنمنٹ کا بن گیا ہے جو برٹش انڈیا میں سب سے اوّل درجہ پر جوشِ اطاعت دل میں رکھتے ہیں جس سے مجھے بہت خوشی ہے اور عیسائیوں کا یہ عیب دُور کرنے کے لئے خدا نے میری وہ مدد کی ہے جو میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں شکر کر سکوں۔ اور وہ یہ ہے کہ بہت ہی قطعی دلائل اور نہایت پختہ وجوہ سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صاحب صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ خدا نے اس پاک نبی کو صلیب پر سے بچالیا۔ اور آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ مر کر بلکہ زندہ ہی قبر میں غشی کی حالت میں داخل کئے گئے۔ اور پھر زندہ ہی قبر سے نکلے جیسا کہ آپ نے انجیل میں خود فرمایا تھا کہ میری حالت یونس نبی کی حالت سے مشابہ ہوگی۔ آپ کی انجیل میں الفاظ یہ ہیں کہ یونس نبی کا معجزہ دکھلاؤنگا سو آپ نے یہ معجزہ دکھلایا کہ زندہ ہی قبر میں داخل ہوئے اور زندہ ہی نکلے۔ یہ وہ باتیں ہیں جو انجیلوں سے ہمیں معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن اسکے علاوہ ایک بڑی خوشخبری جو ہمیں ملی ہے وہ یہ ہے کہ دلائل قاطعہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر سری نگر کشمیر میں موجود ہے اور یہ امر ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ آپ یہودیوں کے ملک سے بھاگ کر نصیبین کی راہ سے افغانستان میں آئے۔

۱۵

ستارہ قیصرہ صفحہ 1 تا 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 109 تا 126 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 137 پر درج ہے

اور ایک مدت تک کوہ پنہان میں رہے۔ اور پھر کشمیر میں آئے اور ایک سو بیس برس کی عمر پاکر سرینگر میں آپ کا انتقال ہوا۔ اور سرینگر محلہ خان یار میں آپ کا مزار ہے چنانچہ اس بارے میں مَیں نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے مسیح ہندوستان میں یہ ایک بڑی فتح ہے جو مجھے حاصل ہوئی ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ جلد تر یا کچھ دیر سے اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ یہ دو بزرگ قومیں عیسائیوں اور مسلمانوں کی جو مدت سے بچھڑی ہوئی ہیں۔ باہم شیروشکر ہو جائیں گی اور بہت سے نزاعوں کو خیر باد کہہ کر محبت اور دوستی سے ایک دوسرے سے ہاتھ ملائیں گی۔ چونکہ آسمان پر یہی ارادہ قرار پایا ہے۔ اِس لئے ہماری گورنمنٹ انگریزی کو بھی قوموں کے اتفاق کی طرف بہت توجہ ہوگئی ہے۔ جیسا کہ قانون سڈیشن کے بعض دفعات سے ظاہر ہے۔ اصل بھید یہ ہے کہ جو کچھ آسمان پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک طیاری ہوتی ہے۔ زمین پر بھی ویسے ہی خیالات گورنمنٹ کے دل میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ غرض ہماری ملکہ معظمہ کی نیک نیتی کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے آسمان سے یہ اسباب پیدا کر دیئے ہیں کہ دونوں قوموں عیسائیوں اور مسلمانوں میں وہ اتحاد پیدا ہو جائے۔ کہ پھر ان کو دو قوم نہ کہا جائے۔

اب اس کے بعد مسیح علیہ السلام کی نسبت کوئی عقلمند یہ عقیدہ ہرگز نہیں رکھے گا۔ کہ نعوذ باللہ کسی وقت اُن کا دل لعنت کی زہرناک کیفیت سے رنگین ہو گیا تھا۔ کیونکہ لعنت مصلوب ہونے کا نتیجہ تھا۔ پس جبکہ مصلوب ہونا ثابت نہ ہوا۔ بلکہ یہ ثابت ہوا کہ آپ کی اُن دعاؤں کی برکت سے جو ساری رات باغ میں کی گئی تھیں۔ اور فرشتے کی اُس منشاء کے موافق جو پلاطوس کی بیوی کے خواب میں حضرت مسیح کے بچاؤ کی سفارش کے لئے

18تا1... مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 109 تا 126 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 137 پر درج ہے

حوالہ نمبر 97

ظاہر ہوا تھا۔* اور خود حضرت مسیح علیہ السلام کی اس مثال کے موافق جو آپ نے یونس نبی کا تین دن مچھلی کے پیٹ میں رہنا اپنے انجام کار کا ایک نمونہ ٹھہرایا تھا۔ آپکو خدا تعالیٰ نے صلیب اور اس کے پھل سے جو لعنت ہے نجات بخشی۔ اور آپ کی یہ دردناک آواز کہ ایلی ایلی لما سبقتانی** جناب الٰہی میں سُنی گئی۔ یہ وہ کُھلا کُھلا ثبوت ہے جس سے ہر ایک حق کے طالب کا دل بے اختیار خوشی کے ساتھ اچھل پڑے گا۔ سو بلاشبہ یہ ہماری ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی برکات کا ایک پھل ہے جس نے حضرت مسیح علیہ السلام کے دامن کو تخمیناً انیس سو برس کی بیجا تہمت سے پاک کیا۔

اب مَیں مناسب نہیں دیکھتا کہ اس عریضہ نیاز کو طول دوں۔ گو مَیں جانتا ہوں کہ جس قدر میرے دل میں یہ جوش تھا کہ مَیں اپنے اخلاص اور اطاعت اور شکر گذاری کو حضور قیصرہ ہند دام ملکہا میں عرض کروں۔ پورے طور پر مَیں اس جوش کو ادا نہیں کر سکا۔ ناچار دُعا پر ختم کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ جو زمین و آسمان کا مالک اور نیک کاموں کی نیک جزا دیتا ہے۔ وہ آسمان پر سے اس محسنہ قیصرہ ہند دام ملکہا کو ہماری طرف سے نیک جزا دے۔ اور وہ فضل اُس کے شامل حال کرے جو نہ صرف دُنیا تک محدود ہو۔ بلکہ سچی اور دائمی خوشحالی جو

* یہ بات کسی طرح قبول کے لائق نہیں اور اس امر کو کسی دانشمند کا کانشنس قبول نہیں کریگا کہ خدا تعالیٰ کا تو یہ ارادہ مصمم ہو کہ مسیح کو پھانسی دے مگر اس کا فرشتہ خواہ نخواہ مسیح کے چھڑانے کے لئے تڑپتا پھرے۔ کبھی پلاطوس کے دل میں مسیح کی محبت ڈالے اور اُسکے مُنہ سے یہ کہلاوے کہ مَیں یسوع کا کوئی گناہ نہیں دیکھتا اور کبھی پلاطوس کی بیوی کے پاس خواب میں جاوے اور اُسکو کہے کہ اگر یسوع مسیح پھانسی مل گیا تو پھر اس میں تمہاری خیر نہیں ہے یہ کیسی عجیب بات ہے کہ فرشتہ کا خدا سے اختلاف رائے۔ منہ

** ترجمہ یہ ہے کہ اے میرے خدا۔ اے میرے خدا تو نے کیوں مجھے چھوڑ دیا۔ منہ

ستارہ قیصرہ صفحہ 1 تا 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 109 تا 126 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 137 پر درج ہے

حوالہ نمبر 97

آخرت کو ہوگی وہ بھی عطا فرماوے اور اس کو خوش رکھے۔ اور ابدی خوشی پانے کے اس کے لئے سامان مہیا کرے۔ اور اپنے فرشتوں کو حکم کرے کہ تا اس مبارک قدم ملکہ معظمہ کو کہ اس قدر مخلوقات پر نظر رحم رکھنے والی ہے اپنے اس الہام سے منوّر کریں جو بجلی کی چمک کی طرح ایک دم میں نازل ہوتا اور تمام صحن سینہ کو روشن کرتا اور فوق الخیال تبدیلی کر دیتا ہے۔ یاالٰہی ہماری ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کو ہمیشہ ہر ایک پہلو سے خوش رکھ۔ اور ایسا کر کہ تیری طرف سے ایک بالائی طاقت اسکو تیرے ہمیشہ کے نوروں کی طرف کھینچ کر لے جائے اور دائمی اور ابدی سرور میں داخل کرے کہ تیرے آگے کوئی بات اَن ہونی نہیں۔ آمین۔ اور سب کہیں کہ آمین۔

۲۰ راگست ۱۸۹۹ء

المُلتمِس

خاکسار مرزا غلام احمدؐ از قادیاں

ضلع گورداسپور پنجاب

یہ حوالہ صفحہ 137 پر درج ہے	... صفحہ 1 تا 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 109 تا 126 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 98

کشمیر جنت نظیر میں اُن کو پہنچا دیا۔ سو انہوں نے سچائی کے لئے صلیب سے پیار کیا۔ اور اس طرح اُس پر چڑھ گئے جیسا کہ ایک بہادر سوار خوش عنان گھوڑے پر چڑھتا ہے۔ سو ایسا ہی مَیں بھی مخلوق کی بھلائی کے لئے صلیب سے پیار کرتا ہوں۔ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ جس طرح خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم نے حضرت مسیح کو صلیب سے بچا لیا۔ اور انکی تمام رات کی دُعا جو باغ میں کی گئی تھی قبول کر کے انکو صلیب اور صلیب کے نتیجوں سے نجات دی۔ ایسا ہی مجھے بھی بچائے گا۔ اور حضرت مسیح صلیب سے نجات پاکر نصیبین کی طرف آئے اور پھر افغانستان کے ملک میں ہوتے ہُوئے کوہ نعمان میں پہنچے۔ اور جیسا کہ اُس جگہ شہزادہ نبی کا چبوترہ ابتک گواہی دے رہا ہے۔ وُہ ایک مُدت تک کوہ نعمان میں رہے۔ اور پھر اس کے بعد پنجاب کی طرف آئے۔ آخر کشمیر میں گئے اور کوہ سلیمان پر ایک مُدت تک عبادت کرتے رہے۔ اور سکھوں کے زمانہ تک اُن کی یادگار کا کوہ سلیمان پر کتبہ موجود تھا آخر سرینگر میں ایک سو پچیس برس کی عمر میں وفات پائی اور خان یار کے محلہ کے قریب آپ کا مقدس مزار ہے۔ غرض جیسا کہ اس نبی نے سچائی کے لئے صلیب کو قبول کیا ایسا ہی مَیں بھی قبول کرتا ہُوں۔ اگر اس جلسہ کے بعد جس کی گورنمنٹ محسنہ کو ترغیب دیتا ہوں ایک سال کے اندر میرے نشان تمام دُنیا پر غالب نہ ہوں تو مَیں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ مَیں راضی ہوں کہ اس جُرم کی سزا میں سُولی دیا جاؤں اور میری ہڈیاں توڑی جائیں۔ لیکن وُہ خدا جو آسمان پر ہے جو دِل کے خیالات کو جانتا ہے جس کے الہام سے مَیں نے اس عریضہ کو لکھا ہے۔ وُہ میرے ساتھ ہوگا۔ اور میرے ساتھ ہے۔ وُہ مجھے اِس گورنمنٹ عالیہ اور قوموں کے سامنے شرمندہ نہیں کریگا۔ اُسی کی رُوح ہے جو میرے اندر بولتی ہے۔ مَیں نہ اپنی طرف سے بلکہ اُس کی طرف سے یہ پیغام پہنچا رہا ہوں تا سب کچھ ہو اتمام حُجت کیلئے چاہیئے

تریاق القلوب صفحہ 372،371 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 500،499 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 148 پر درج

پورا ہو۔ یہ سچ ہے کہ میں اپنی طرف سے نہیں بلکہ اُس کی طرف سے کہتا ہوں اور وہی ہے جو میرا مددگار ہوگا۔

بالآخر میں اس بات کا بھی شکر کرتا ہوں کہ ایسے عریضہ کو پیش کرنے کے لئے میں بجز اِس سلطنت محسنہ کے اور کسی سلطنت کو وسیع الاخلاق نہیں پاتا۔ اور گو اِس مُلک کے مولوی ایک اور کُفر کا فتویٰ بھی مجھ پر لگاویں۔ مگر میں کہنے سے باز نہیں رہ سکتا کہ ایسے عرائض کے پیش کرنے کے لئے عالی حوصلہ عالی اخلاق صرف سلطنت انگریزی ہے میں اس سلطنت کے مقابل پر سلطنت روم کو بھی نہیں پاتا۔ جو اِسلامی سلطنت کہلاتی ہے۔ اب میں اس دُعا پر ختم کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ ہماری محسنہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کو عمر دراز کر کے ہر ایک اقبال سے بہرہ ور کرے۔ اور وہ تمام دُعائیں جو میں نے اپنے رسالہ ستارۂ قیصرہ اور تحفۂ قیصریہ میں ملکہ موصوفہ کو دی ہیں قبول فرماوے۔ اور میں اُمید رکھتا ہوں۔ کہ گورنمنٹ محسنہ اِس کے جواب سے مجھے مشرف فرماوے گی۔ والدعا۔

عریضۂ خاکسار

مرزا غلام احمد از قادیان

المرقوم ۲۷ ستمبر ۱۸۹۹ء

[?]اشتہار کتاب صفحہ 371، 372 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 499، 500 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 148 پر درج ہے

حوالہ نمبر 99

کہ یہ لوگ بنی نوع کی خونریزی سے خوش ہوتے ہیں۔ مگر یہ قرآنی تعلیم نہیں ہے۔ اور نہ سب مسلمان اس خیال کے ہیں۔ یہ پادریوں کی بھی خیانت ہے کہ ناحق دائمی جہاد کے مسئلہ کو قرآن شریف کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور اس طرح پر بعض نادانوں کو دھوکہ میں ڈال کر نفسانی جوشوں کی طرف ان کو توجہ دیتے ہیں۔ اور میں نہ اپنے نفس سے اور نہ آپنے خیال سے بلکہ خدا سے مامور ہوں کہ جس گورنمنٹ کے سایہ عاطفت کے نیچے میں امن کے ساتھ زندگی بسر کر رہا ہوں۔ اس کے لئے دعا میں مشغول رہوں اور اس کے احسانات کا شکر کروں۔ اور اس کی خوشی کو اپنی خوشی سمجھوں۔ سو جو کچھ مجھے فرمایا گیا ہے نیک نیتی سے اس تک پہنچاؤں۔ لہذا اس موقعہ جوبلی پر جناب ملکہ معظمہ کے ان متواتر احسانات کو یاد کر کے جو ہماری جان اور مال اور آبرو کے شامل حال ہیں۔ ہدیہ شکرگزاری پیش کرتا ہوں۔ اور وہ ہدیہ دعائے سلامتی و اقبال ملکہ ممدوحہ ہے جو دل سے اور وجود کے ذرہ ذرہ سے نکلتی ہے۔

اے قیصرہ و ملکہ معظمہ! ہمارے دل تیرے لئے دعا کرتے ہوئے جناب الٰہی میں جھکتے ہیں۔ اور ہماری روحیں تیرے اقبال اور سلامتی کے لئے حضرت احدیت میں سجدہ کرتی ہیں۔ اے اقبال مند قیصرہ ہند! اس جوبلی کی تقریب پر ہم اپنے دل اور جان سے تجھے مبارکباد دیتے ہیں۔ اور خدا سے چاہتے ہیں کہ خدا تجھے ان نیکیوں کی بہت بہت جزا دے۔ جو تجھ سے اور تیری بابرکت سلطنت سے اور تیرے امن پسند حکام سے ہمیں پہنچی ہیں۔ ہم تیرے وجود کو اس ملک کے لئے خدا کا ایک بڑا فضل سمجھتے ہیں۔ اور ہم ان الفاظ کے نہ ملنے سے شرمندہ ہیں۔ جن سے ہم اس شکر کو پورے طور پر ادا کر سکتے۔ ہر ایک دعا جو ایک سچا شکرگزار تیرے لئے کر سکتا ہو۔ ہماری طرف سے تیرے

تحفہ قیصریہ صفحہ 14 تا 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 266 تا 268 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 149 پر درج ہے

حق میں قبول ہو۔ خدا تیری آنکھوں کو مرادوں کے ساتھ ٹھنڈی رکھے۔ اور تیری عمر اور صحت اور سلامتی میں زیادہ سے زیادہ برکت دے۔ اور تیرے اقبال کا سلسلہ ترقیات جاری رکھے۔ اور تیری اولاد اور ذریت کو تیری طرح اقبال کے دن دکھا دے۔ اور فتح اور ظفر عطا کرتا رہے۔ ہم اس کریم و رحیم خدا کا بہت بہت شکر کرتے ہیں۔ جس نے اس مسرت بخش دن کو ہمیں دکھایا۔ اور جس نے ایسی محسنہ رعیت پرور داد گستر بیداد مغز ملکہ کے زیر سایہ ہمیں پناہ دی۔ اور ہمیں اس کے مبارک عہد سلطنت کے نیچے یہ موقعہ دیا۔ کہ ہم ہر ایک بھلائی کو جو دُنیا اور دین کے متعلق ہو حاصل کر سکیں۔ اور اپنے نفس اور اپنی قوم اور اپنے بنی نوع کے لئے سچی ہمدردی کے شرائط بجا لا سکیں۔ اور ترقی کی ان راہوں پر آزادی سے قدم مار سکیں۔ جن راہوں پر چلنے سے نہ صرف ہم دُنیا کی مکروہات سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ بلکہ ابدی جہان کی سعادتیں بھی ہمیں حاصل ہو سکتی ہیں۔

جب ہم سوچتے ہیں کہ یہ تمام نیکیاں اور ان کے وسائل جناب قیصرہ ہند کی عہد سلطنت میں ہم کو ملی ہیں۔ اور یہ سب خیر اور بھلائی کے دروازے اسی ملکہ معظمہ مبارکہ کے ایام بادشاہت میں ہم پر کھلے ہیں۔ تو اس سے ہمیں اس بات پر کوئی دلیل ملتی ہے کہ جناب قیصرہ ہند کی نیت رعایا پروری کے لئے نہایت ہی نیک ہے۔ کیونکہ یہ ایک مسلّم مسئلہ ہے کہ بادشاہ کی نیت رعایا کے اندرونی حالات اور ان کے اخلاق اور چال چلن پر بہت اثر رکھتی ہے۔ یا یوں بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ جب کسی حصہ زمین پر نیک نیت اور عادل بادشاہ حکمرانی کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کی یہی عادت ہے۔ کہ اس زمین کے رہنے والے اچھی باتوں اور نیک اخلاق کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ اور خدا اور خلقت کے ساتھ اخلاص کی عادت ان میں پیدا ہو جاتی ہے۔ سو یہ امر ہر ایک آنکھ کو بدیہی طور پر نظر آ رہا ہے۔ کہ برٹش انڈیا

14 تا 16 منسلہ مجدد روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 266 تا 268 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 149 پر درج ہے

میں اچھی حالتوں اور اچھے اخلاق کی طرف ایک انقلاب عظیم پیدا ہو رہا ہے! اور وحشیانہ جذبات ملکوتی حالات کی طرف انتقال کر رہے ہیں۔ اور نئی ذریت نفاق کی جگہ اخلاص کو زیادہ پسند کرتی جاتی ہے۔ اور لوگوں کی استعدادیں سچائی کے قبول کرنے کے لئے بہت نزدیک آتی جاتی ہیں۔ انسانوں کی عقل اور فہم اور سوچ میں ایک بڑی تبدیلی پیدا ہو گئی ہے۔ اور اکثر لوگ ایک سادہ اور بے لوث زندگی کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عہد سلطنت ایک ایسی روشنی کا پیش خیمہ ہے۔ جو آسمان سے اُتر کر دلوں کو روشن کرنے والی ہے۔ ہزاروں دل اس طرح پر راستی کے شوق میں اُچھل رہے ہیں کہ گویا وہ ایک آسمانی مہمان کے لئے جو سچائی کا نور ہے پیشوائی کے طور پر قدم بڑھاتے ہیں۔ انسانی قویٰ کے تمام پہلوؤں میں اچھے انقلاب کا رنگ دکھائی دیتا ہے۔ اور دلوں کی حالت اس عمدہ زمین کی طرح ہو رہی ہے۔ جو اپنا سبزہ نکالنے کے لئے پھول گئی ہو۔ ہماری ملکہ معظمہ اگر اس بات سے فخر کریں تو بجا ہے کہ رُوحانی ترقیات کے لئے خدا اسی زمین سے ابتدا کرنا چاہتا ہے۔ جو برٹش انڈیا کی زمین ہے۔ اس ملک میں کچھ ایسے رُوحانی انقلاب کے آثار نظر آتے ہیں۔ کہ گویا خدا بہتوں کو سفلی زندگی سے باہر نکالنا چاہتا ہے۔ اکثر لوگ بالطبع پاک زندگی کے حاصل کرنے کے لئے میل کرتے جاتے ہیں۔ اور بہت سی رُوحیں عمدہ تعلیم اور عمدہ اخلاق کی تلاش میں ہیں۔ اور خدا کا فضل اُمید دے رہا ہے کہ وہ اپنی ان مُرادوں کو پائیں گے۔

اگرچہ اکثر قومیں ابھی ایسی کمزور ہیں کہ سچائی کی گواہی صفائی کے ساتھ دے نہیں سکتیں۔ بلکہ سچائی کو سمجھ نہیں سکتیں۔ اور انکی تحریر اور تقریر میں کم و بیش تعصب کی رنگ آمیزی پائی جاتی ہے۔ مگر دیکھا جاتا ہے کہ انصاف پسند انسانوں میں حق شناسی کی قوت بڑھ گئی ہے۔ وہ راستی کی چمک کو بہت سے پردوں میں سے بھی دیکھ لیتے ہیں۔ یہ ایک بڑی قابل قدر

تحفہ قیصریہ صفحہ 14 تا 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 266 تا 268 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 149 پر درج ہے

حوالہ نمبر 100

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

یہ عریضہ مُبارکبادی

اُس شخص کی طرف سے ہے۔ جو یسوع مسیح کے نام پر طرح طرح کی بدعتوں سے دُنیا کو چھوڑانے کے لئے آیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ امن اور نرمی کے ساتھ دُنیا میں سچائی قائم کرے۔ اور لوگوں کو اپنے پَیدا کنندہ سے سچّی محبت اور بندگی کا طریق سکھلائے۔ اور اپنے بادشاہ ملکہ معظمہ سے جس کی وہ رعایا ہیں۔ سچّی اطاعت کا طریق سمجھلائے۔ اور بنی نوع میں باہمی سچّی ہمدردی کرنے کا سبق دیوے۔ اور نفسانی کینوں اور جوشوں کو درمیان سے اُٹھائے۔ اور ایک پاک صلحکاری کو خدا کے نیک نیّت بندوں میں قائم کرے۔ جسکی نفاق سے ملونی نہ ہو اور یہ نوشتہ ایک ہدیہ شکر گذاری ہے۔ کہ جو عالی جناب قیصرہ ہند ملکہ معظمہ والی انگلستان و ہند دام اقبالہا بالقابہا کے حضور میں بتقریب جلسہ جوبلی شصت سالہ بطور مبارکباد پیش کیا گیا ہے۔

مُبارک ! مُبارک !! مُبارک !!!

تحفہ قیصریہ صفحہ 1، مندرجہ روحانی خزائن جلد 12، صفحہ 253 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 151 پر درج ہے

حوالہ نمبر 101

بے خبر دونوں ہیں جو کہتے ہیں بد یا نیک مرد — میرے باطن کی نہیں ان کو خبر اک ذرہ وار
ابنِ مریم ہوں مگر اُترا نہیں میں چرخ سے — نیز مہدی ہوں مگر بے تیغ اور بے کارزار
ملک سے مجھ کو نہیں مطلب نہ جنگوں سے ہے کام — کام میرا ہے دلوں کو فتح کرنا نے دیار
تاج و تختِ ہند قیصر کو مبارک ہو مدام — اُن کی شاہی میں مَیں پاتا ہوں رفاہِ روزگار
مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا — مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار
ہم تو بستے ہیں فلک پر اس زمیں کو کیا کریں — آسماں کے رہنے والوں کو زمیں سے کیا نقار
ملکِ رُوحانی کی شاہی کی نہیں کوئی نظیر — گو بہت دنیا میں گذرے ہیں امیر و تاجدار
داغِ لعنت ہے طلب کرنا زمیں کا عزّ وجاہ — جس کا جی چاہے کرے اس داغ سے وہ تن فگار
کام کیا عزت سے ہم کو شہرتوں سے کیا غرض — گر وہ ذلّت سے ہو راضی اُس پہ سو عزت نثار
ہم اُسی کے ہو گئے ہیں جو ہمارا ہو گیا — چھوڑ کر دنیائے دوں کو ہم نے پایا وہ نگار
دیکھتا ہوں اپنے دل کو عرشِ ربّ العالمین — قرب اتنا بڑھ گیا جس سے ہے اُترا مجھ میں یار
دوستی بھی ہے عجب جس سے ہوں آخر دوستی — آ ملی اُلفت سے اُلفت ہو کے دو دِل پر سوار
دیکھ وصل و محبت میں عجب تاثیر ہے — ایک دل کرتا ہے جھک کر دوسرے دل کو شکار
کوئی رہ نزدیک تر راہِ محبت سے نہیں — طے کریں اس راہ سے سالک ہزاروں دشتِ خار
اس کے پانے کا یہی اے دوستو اک راز ہے — کیمیا ہے جس سے ہاتھ آ جائیگا زر بے شمار
تیرِ تاثیرِ محبت کا خطا جاتا نہیں — تیر اندازو! نہ ہونا سُست اس میں زینہار
ہے یہی اک آگ تا تم کو بچاوے آگ سے — ہے یہی پانی کہ نکلیں جس سے صدہا آبشار
اس سے خود آکر ملے گا تم سے وہ یارِ ازل — اس سے تم عرفانِ حق سے پہنو گے پھولوں کے ہار
وہ کتابِ پاک و برتر جس کا فرقاں نام ہے — وہ یہی دیتی ہے طالب کو بشارت بار بار

براہین احمدیہ جلد پنجم صفحہ 111 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 141 از مرزا قادیانی — یہ حوالہ صفحہ 152 پر درج ہے

اُس خدا کا شکر ہے جس نے آج ہمیں یہ عظیم الشان خوشی کا دن دکھلایا۔ کہ ہم نے اپنی ملکہ معظمہ قیصرہ ہند و انگلستان کی شصت سالہ جوبلی کو دیکھا۔ جس قدر اِس دن کے آنے سے مُسرّت ہوئی کون اس کو اندازہ کرسکتا ہے؟ ہماری محسنہ قیصرہ مُبارکہ کو ہماری طرف سے خوشی اور شکر سے بھری ہوئی مُبارکباد پہنچے خدا ملکہ معظمہ کو ہمیشہ خوشی سے رکھے!

وہ خدا جو زمین کو بنانے والا اور آسمانوں کو اُونچا کرنے والا اور چمکتے ہوئے سُورج اور چاند کو ہمارے لئے کام میں لگانے والا ہے۔ اسکی جناب میں ہم دُعا کرتے ہیں کہ وہ ہماری ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کو جو اپنی رعایا کی مختلف اقوام کو کنارِ عاطفت میں لئے ہوئے ہے جس کے ایک وجود سے کروڑہا انسانوں کو آرام پہنچ رہا ہے۔ تادیر گاہ سلامت رکھے۔ اور ایسا ہو کہ جلسہ جوبلی کی تقریب پر (جسکی خوشی سے کروڑہا دِل برٹش انڈیا اور انگلستان کے جوش نشاط میں ان پھولوں کی طرح حرکت کر رہے ہیں جو نسیم صبا کی ٹھنڈی ہَوا سے شگفتہ ہوکر پرندوں کی طرح اپنے پروں کو ہلاتے ہیں) جس زور شور سے زمین مبارکبادی کے لئے اُچھل رہی ہے۔ ایسا ہی آسمان بھی اپنے آفتاب و ماہتاب اور تمام ستاروں کے ساتھ مبارکبادیاں دیوے۔ اور عنایت صمدی ایسا کرے کہ جیسا کہ ہماری عالی شان محسنہ ملکہ معظمہ والی ہند و انگلستان اپنی رعایا کے تمام بوڑھوں اور بچّوں کے دِلوں میں ہر دلعزیز ہے۔ ویسا ہی آسمانی فرشتوں کے دلوں میں بھی ہر دلعزیز ہو جائے۔ وہ قادر جس نے بیشمار دُنیوی برکتیں اسکو عطا کیں۔ دینی برکتوں سے بھی اسے مالا مال کرے۔ وہ رحیم جس نے اِس جہان میں اسکو خوش رکھا۔ اگلے جہان میں بھی خوشی کے سامان اس کیلئے عطا کرے۔ خدا کے کاموں سے کیا بعید ہے کہ ایسا مبارک وجود جس سے کروڑہا بلکہ بے شمار نیکی کے کام ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ اس کے ہاتھ سے یہ آخری نیکی بھی ہو جائے

...ریہ صفحہ 3,2 منضمہ روحانی خزائن جلد 12، صفحہ 255،254 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 152 پر درج ہے

کہ انگلستان کو رحم اور امن کے ساتھ انسان پرستی سے پاک کر دیا جائے۔ تا فرشتوں کی رُوحیں بھی بول اُٹھیں۔ کہ اے موحدہ صدیقہ تجھے آسمان سے بھی مبارکباد جیساکہ زمین سے!!

یہ دُعا گو کہ جو دُنیا میں عیسیٰ مسیح کے نام سے آیا ہے۔ اسی طرح وجود ملکہ معظمہ قیصرہ ہند اور اس کے زمانہ سے فخر کرتا ہے۔ جیساکہ سید الکونین حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے نوشیروان عادل کے زمانہ سے فخر کیا تھا۔ سو اگرچہ جلسہ جوبلی کی مبارک تقریب پر ہر ایک شخص پر واجب ہے کہ ملکہ معظمہ کے احسانات کو یاد کر کے مخلصانہ دُعاؤں کے ساتھ مبارکباد دے۔ اور حضور قیصرہ ہند و انگلستان میں شکرگزاری کا ہدیہ گزرانے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مجھ پر سب سے زیادہ واجب ہے۔ میرے لئے خدا نے پسند کیا کہ میں آسمانی کارروائی کے لئے ملکہ معظمہ کی پُر امن حکومت کی پناہ لوں۔ سو خدا نے مجھے ایسے وقت میں اور ایسے ملک میں مامور کیا۔ جس جگہ انسانوں کی آبرو اور مال اور جان کی حفاظت کے لئے حضرت قیصرہ مبارکہ کا عہد سلطنت ایک فولادی قلعہ کی تاثیر رکھتا ہے۔ جس امن کے ساتھ مَیں نے اِس ملک میں بود و باش کر کے سچائی کو پھیلایا۔ اس کا شکر کرنا میرے پر سب سے زیادہ واجب ہے۔ اور اگرچہ مَیں نے اِس شکرگزاری کے لئے بہت سی کتابیں اُردو اور عربی اور فارسی میں تالیف کر کے اور ان میں جناب ملکہ معظمہ کے تمام احسانات کو جو برٹش انڈیا کے مسلمانوں کے شامل حال ہیں اسلامی دنیا میں پھیلائی ہیں۔ اور ہر ایک مسلمان کو سچی اطاعت اور فرمانبرداری کی ترغیب دی ہے۔ لیکن میرے لئے ضروری تھا کہ یہ تمام کارنامہ اپنا جناب ملکہ معظمہ کے حضور میں بھی پہنچاؤں۔ سو اسی بنا پر آج مجھے جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی جوبلی کے مبارک موقعہ پر جو تجی وفادار رعایا کے لئے بیشمار شکر اور خوشی کا محل ہے۔ اس

تحفہ قیصریہ صفحہ 3,2 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12، صفحہ 255-254 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 152 پر درج ہے

من غضب الصالحین۔ هذه اقوالهم وفتاواهم وما امتنعوا الیٰ هذا
تو وہ بڑا ہی نیک بخت اور بچے ہوئے لوگوں کا رو دنیا ہے۔ یہ انکی باتیں اور یہ انکے فتوے ہیں اور اب تک اس نہایت

الوقت من هذه الفتن الصماء وما فاؤا الی الارعواء وما کانوا متندمین ۔
پرشر فتنوں سے باز نہیں آئے اور حیا کی طرف رجوع نہیں کیا اور نہ نادم ہوئے ۔

ولولا خوف سیف الدولة البرطانیة لمزقونا کل ممزق ولکن
اور اگر انگریزی سلطنت کی تلوار کا خوف نہ ہوتا تو ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے لیکن

هذه الدولة القاهرة السائسة المبارکة لنا جزاها الله منا خیر الجزاء
یہ دولت برطانیہ غالب اور باسیاست جو ہمارے لئے مبارک ہے خدا اسکو ہماری طرف سے جزا خیر دے۔

تؤوی الضعفاء تحت جناح التحنن والترحم فما کان لقوی ان یظلم
کمزوروں کو اپنی مہربانی اور شفقت کے بازو کے نیچے پناہ دیتی ہو پس ایک کمزور پر زبردست کچھ

الضعیف فنعیش تحت ظلها بالامن والعافیة شاکرین۔ وان هذا
تعدی نہیں کرسکتا سو ہم اس سلطنت کے سایہ کے نیچے بڑے آرام اور امن سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور شکر گزار ہیں

فضل الله علینا واحسانه انه ما فوض امرنا الیٰ ملکٍ ظالم یدوسنا
اور یہ خدا کا فضل اور احسان ہے جو اس نے ہمیں کسی ایسے ظالم بادشاہ کے حوالہ نہیں کیا جو ہمیں پیروں

تحت الاقدام ولا یرحم بل اعطانا ملکة راحمة التی تربینا بوابل الاحسان
کے نیچے کچل ڈالتا اور کچھ رحم نہ کرتا بلکہ اس نے ہمیں ایک ایسی ملکہ عطا کی ہے جو ہم پر رحم کرتی ہو اور احسان کی بارش

والاکرام وتنهضنا من حضیض الضعف والهوان فجزاها الله خیر
اور مہربانی کے مینہ سے ہماری پرورش فرماتی ہو اور ہمیں ذلت اور کمزوری کی پستی سے اوپر کیطرف اٹھاتی

ما جازی ملکاً عادلاً عن رعیته واجزل لها الاجر وبارك فیها ولها
ہے سو خدا اسکو وہ جزا خیر دے جو ایک عادل بادشاہ کو اسکی رعیت پر وری کیوجہ سے ملتی ہو اور اسکو بہت ہی بدلہ دے

وتفضل علیها بنعماء التوحید والاسلام ورحمها کما هی رحمنا
اور اس پر اور اسکے لئے برکت نازل کرے اور اسپر یہ احسان بھی کرے کہ وہ مسلمان ہو جائے اور توحید اور اسلام کی نعمت اسکو عطا اور اسپر

یہ حوالہ صفحہ 154 پر درج ہے	...صا اول صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 6 از مرزا قادیانی

چکے اور اپنی اسی کتاب میں جسکی اشاعت انکا شبا روزی فرض ہے وہ صاف درج کر چکے ہیں کہ گورنمنٹ انگلشیہ خدا کی نعمتوں سے ایک نعمت ہے۔ یہ ایک عظیم الشان رحمت ہے یہ سلطنت مسلمانوں کے لئے آسمانی برکت کا حکم

***حاشیہ** **اصل کلام** مؤلف یہ ہے جو اس کتاب کے حصہ سیوم و چہارم سے تلخیص نقل کیا جاتا ہے۔

حصہ سیوم کے ابتدائی اوراق میں آپ فرماتے ہیں مسلمانوں پر جن امور کا اپنی اصلاح حال کیلئے اپنی ہمت اور کوشش سے انجام دینا لازم ہے۔ وہ انھیں فکر اور غور کے وقت آپ ہی معلوم ہو جائیں گے حاجت بیان و تشریح نہیں۔ مگر اس جگہ ان امروں میں سے یہ امر قابل تذکرہ ہے جسپر گورنمنٹ انگلشیہ کی عنایات اور توجہات موقوف ہیں کہ گورنمنٹ ممدوحہ کے دل پر اچھی طرح یہ امر مرکوز کرنا چاہیے کہ مسلمانان ہند ایک وفادار رعیت ہے کیونکہ بعض ناواقف انگریزوں نے خصوصاً ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے جو کمیشن تعلیم کے اب پریزیڈنٹ ہیں اپنی ایک مشہور تصنیف میں اس دعویٰ پر بہت اصرار کیا ہے کہ مسلمان لوگ سرکار انگریزی کے دلی خیرخواہ نہیں ہیں اور انگریزوں سے جہاد کرنا فرض سمجھتے ہیں گو یہ خیال ڈاکٹر صاحب کا شریعت اسلام پر نظر کرنیکے بعد ہر یک شخص پر محض باطل اور خلاف واقعہ ثابت ہوگا لیکن افسوس کہ بعض کوہستانی اور بے تمیز سفہا کی نالائق حرکتیں اس خیال کی تائید کرتی ہیں اور شاید انہی اتفاقی مشاہدات سے ڈاکٹر صاحب موصوف کا وہم بھی مستحکم ہو گیا ہو کیونکہ کبھی کبھی جاہل لوگوں کی طرف سے اس قسم کی حرکات صادر ہوتی رہتی ہیں لیکن محقق پر یہ امر پوشیدہ نہیں رہ سکتا کہ اس قسم کے لوگ اسلامی تدین سے دور و مہجور ہیں اور ایسے ہی مسلمان ہیں جیسے مکلین عیسائی تھا۔ پس ظاہر ہے کہ انکی یہ ذاتی حرکات ہیں نہ شرعی پابندی سے اور انکے مقابل پر ان ہزارہا مسلمانوں کو دیکھنا چاہیے جو ہمیشہ خیرخواہی دولت انگلشیہ کی کرتے رہے ہیں اور کرتے ہیں جو ۱۸۵۷ء میں جو کچھ فساد ہوا اسمیں بجز جہلا اور بدچلن لوگوں کے اور کوئی شائستہ اور نیک بخت مسلمان جو با علم اور باتمیز تھا ہرگز مفسدہ میں شامل نہیں ہوا بلکہ پنجاب میں بھی غریب غریب مسلمانوں نے سرکار انگریزی کو اپنی طاقت سے زیادہ مدد دی چنانچہ ہمارے والد صاحب مرحوم نے بھی باوصف کم استطاعتی کے پچاس سوار اور پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر کے اور پچاس مضبوط اور لائق سپاہی

رکھتی ہو خداوند رحیم نے اس سلطنت کو مسلمانوں کیلئے ایک دار الامان بنا دیا ہے ایسی سلطنت سے لڑائی اور
جہاد کرنا قطعی حرام ہے۔ اسلام کا ہرگز یہ اصول نہیں کہ مسلمانوں کی قوم جس سلطنت کے ماتحت رہ کر اسکا

بقیہ حاشیہ ہم بہت کچھ سرکار میں بطور مدد کے نذر کئے وہ اپنی غریبانہ حالت پر [illegible] خیر خواہی دکھلائی اور
مسلمان صاحب دولت نواب [illegible] نے تو بڑی بڑی خدمات نمایاں ادا کیں۔ اب ہم پھر اس
تقریر کیطرف متوجہ ہوتے ہیں کہ گو مسلمانوں کیطرف اخلاص امداد وفاداری کے بڑے بڑے نمونہ
ظاہر ہوئے مگر [illegible] صاحب نے مسلمانوں کی بد نصیبی کیوجہ سے ان تمام وفاداریوں کو نظر انداز
کر دیا اور نتیجہ نکلا کیونکہ ان مخلصانہ خدمات کو نہ چھپایا اسکی [illegible] میں جگہ دی اور نہ [illegible]
میں۔ بہر حال ہمارے بھائی مسلمانوں پر لازم ہے کہ گورنمنٹ پر [illegible] ہونے سے
پہلے [illegible] اپنی خیر خواہی [illegible] کریں جس حالت میں شریعت اسلام کا یہ واضح مسئلہ ہے جسپر تمام
مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا جسکے زیر سایہ مسلمان امن اور عافیت اور
آزادی سے زندگی بسر کرتے ہوں اور جسکے عطیات سے ممنون منت اور مرہون احسان ہوں اور جسکی مبارک
سلطنت حقیقت میں [illegible] اور ہدایت پہنچانے کیلئے کامل مددگار ہو قطعی حرام ہے تو پھر نہایت افسوس کی
بات ہے کہ علمائے اسلام اپنے [illegible] متفقہ مسئلہ کو اچھی طرح شائع نہ کریں کہ ناواقف لوگوں کی زبان
اور قلم کو موجب اعتراض ہو سکے جس سے [illegible] انکے دین کی سستی پائی جائے اور انکی بنا کو ناحق
ضرر پہنچے۔ سوا اس کے [illegible] جیسے [illegible] کلکتہ و بمبئی وغیرہ یہ
بندوبست کریں کہ چند نامی مولوی صاحبان جنکی فضیلت اور علم اور زہد اور تقویٰ اکثر لوگوں کی نظر
میں مسلم الثبوت ہو اس امر کیلئے [illegible] ہندوستان کے اطراف اکناف کے [illegible] کو ہم اپنے مسلک [illegible]
[illegible] میں کسی قدر شہرت رکھتے ہوں اپنی اپنی عالمانہ تحریریں جنمیں بطبق شریعت حقہ سلطنت
انگلشیہ سے مسلمانان ہند کی [illegible] محسن ہے جہاد کرنے کی صاف ممانعت ہے۔ ان علماء کی خدمت
میں بھیجیں [illegible] اس خدمت کے لئے منتخب کئے گئے ہیں اور جب
جملہ جمع ہو جاویں [illegible] علماء [illegible] ہو سکتا ہے کسی خوشخط مطبع میں

حوالہ نمبر 104

احسان اُٹھاوے۔ اُسکے ظلِ حمایت میں با امن و آسایش رہکر اپنا مقسوم کھاوے اُسکے انعامات متواترہ سے پرورش پاوے پھر اُسی پر عقرب کیطرح نیش چلاوے۔ اور دُعا سے بھی اُنھوں نے اِس گورنمنٹ کو بہت دفعہ

بقیہ حاشیہ بصحت تمام چھاپا جائے اور پھر دس بیس نسخے اُسکے گورنمنٹ میں اور باقی نسخجات متفرق مواضع پنجاب و ہندوستان علیحدہ سرحدی ملکوں میں تقسیم کیے جائیں۔ یہ سچ ہے کہ بعض غمخوار مسلمانوں نے ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے خیالات کا رد لکھا ہے مگر یہ دو چار مسلمانوں کا رد جمہوری رد کا ہرگز قائم مقام نہیں ہو سکتا۔ بلاشبہ جمہوری رد کا ایسا اثر قوی اور پُر زور ہوگا جس میں ڈاکٹر صاحب کی تمام غلط تحریریں خاک سے ملجائینگی اور بعض ناواقف مسلمان بھی اپنے سچے اور پاک اصول سے بخوبی مطلع ہو جائینگے اور گورنمنٹ انگلشیہ پر بھی صاف باطنی مسلمانوں کی اور خیر خواہی اس رعیت کی کما حقہ کھل جاویگی اور بعض کوہستانی جہلا کے خیالات کی اصلاح بھی بذریعہ اسی کتاب کے وعظ و نصیحت کے ہوتی رہیگی۔ بالآخر یہ بات بھی ظاہر کرنا ہم اپنے نفس پر واجب سمجھتے ہیں کہ اگرچہ تمام ہندوستان پر یہ حق واجب ہے کہ بنظر ان احسانات کے کہ جو سلطنت انگلشیہ سے اسکی حکومت اور آرام بخش حکمت کے ذریعہ سے عامہ خلائق پر وارد ہیں سلطنت ممدوحہ کو خداوند تعالیٰ کی ایک نعمت سمجھیں اور مثل اور نعماء الٰہی کے اسکا شکر بھی ادا کریں لیکن پنجاب کے مسلمان بڑے ناشکر گذار ہونگے اگر وہ اِس سلطنت کو جو اُنکے حق میں خدا کی ایک عظیم الشان رحمت ہے نعمت عظمیٰ یقینی نہ کریں۔ انکو سوچنا چاہیے کہ اس سلطنت سے پہلے وہ کس حالت پُر ملالت میں تھے اور پھر کیسے امن و امان میں آگئے۔ پس فی الحقیقت یہ سلطنت ان کیلئے ایک آسمانی برکت کا حکم رکھتی ہے جسکے آنے سے سب تکلیفیں اُنکی دور ہوئیں اور ہر یک قسم کے ظلم و تعدی سے نجات حاصل ہوئی اور ہر یک ناجائز روک اور مزاحمت سے آزادی میسر آئی کوئی ایسا مانع نہیں کہ جو ہمکو نیک کام کرنے سے روک سکے یا ہماری آسایش میں خلل ڈال سکے۔ پس حقیقت میں خداوند کریم و رحیم نے اِس سلطنت کو مسلمانوں کے لئے ایک باران رحمت بھیجا ہے جس سے پودہ اسلام کا پھر اس ملک پنجاب میں سرسبز ہوتا جاتا ہے اور جسکے فواید کا اقرار حقیقت میں خدا کے احسانوں کا اقرار ہے۔ یہی سلطنت ہے جسکی آزادی ایسی بدیہی اور مسلم الثبوت ہے کہ بعض دوسرے ملکوں سے مظلوم مسلمان ہجرت کرکے

یہ حوالہ صفحہ 154 پر درج ہے	شہادت القرآن صفحہ 92 تا 97 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 388 تا 393 از مرزا غلام احمد قادیانی

حوالہ نمبر 104

یاد کیا ہے۔ اُنکی آخری دُعا اُنکے اشتہار مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر میں جسکی بیس ہزار کاپی چھپواکر ہند اور انگلینڈ میں انھوں نے شائع کرنی چاہی ہے یہ کلمات دُعائیہ مرقوم ہیں۔ انگریز جنکی شائستہ اور مہذب اور

بقیہ حاشیہ اس ملک میں آنا بدل وجان پسند کرتے ہیں جس صفائی سے اس سلطنت کی ظل حمایت میں مسلمانوں کی اصلاح کیلئے اور اُنکی بدعات مخلوطہ دُور کرنے کیلئے وعظ ہو سکتا ہے اور جن تقریبات سے علماء اسلام کو ترویج دین کیلئے اس گورنمنٹ میں جوش پیدا ہوتے ہیں اور فکر اور نظر سے اعلیٰ درجہ کا کام پڑتا ہے اور عمیق تحقیقاتوں سے تائید دین متین میں تالیف ہو کر حجت اسلام مخالفین پر پُوری کیجاتی ہے وہ میری دانست میں آجکل کسی اور ملک میں ممکن نہیں۔ یہی سلطنت ہے جسکی عادلانہ حمایت سے علماء کو مدتوں کے بعد گویا صدہا سال کے بعد یہ موقعہ ملا کر بے دھڑک بدعات کی آلودگیوں اور شرک کی خرابیوں سے اور مخلوق پرستی کے فسادوں سے نادان لوگوں کو مطلع کریں اور اپنے رسول مقبول کا صراط مستقیم کھولکر بتلادیں۔ کیا ایسی سلطنت کی بدخواہی جسکے زیر سایہ تمام مسلمان امن اور آزادی سے بسر کرتے ہیں اور فرائض دین کو کما حقہ بجالاتے ہیں اور ترویج دین میں سب ملکوں سے زیادہ مشغول ہیں جائز ہو سکتی ہے حاشا وکلا ہرگز جائز نہیں اور نہ کوئی نیک اور دیندار آدمی ایسا بدخیال دلمیں لا سکتا ہے۔ ہم سچ سچ کہتے ہیں کہ دُنیا میں آج یہی سلطنت ہے جسکے سایہ عاطفت میں بعض بعض اسلامی مقاصد ایسے حاصل ہوتے ہیں کہ جو دوسرے ممالک میں ہرگز ممکن الحصول نہیں۔ شیعوں کے ملک میں جاؤ تو وہ سنت جماعت کے وعظوں سے افروختہ ہوتے ہیں اور سنت جماعت کے ملکوں میں شیعہ اپنی رائے ظاہر کرنے سے خائف ہیں۔ ایسا ہی مقلدین موحدین کے شہروں میں اور موحدین مقلدین کے بلاد میں دم نہیں مار سکتے۔ اور گو کسی بدعت کو اپنی آنکھ سے دیکھ لیں مُنہ سے بات نکالنے کا موقعہ نہیں رکھتے آخر یہی سلطنت ہے جسکی پناہ میں ہریک فرقہ امن اور آرام سے اپنی رائے ظاہر کرتا ہے اور یہ بات اہل حق کیلئے نہایت ہی مفید ہے کیونکہ جس ملک میں [illegible] کرنے کی گنجائش ہی نہیں نصیحت دینے کا حوصلہ ہی نہیں اُس ملک میں کیونکر راستی پھیل سکتی ہے۔ راستی پھیلانے کیلئے وہی ملک مناسب ہے جسمیں آزادی سے اہل حق وعظ کر سکتے ہیں۔ یہ بھی سمجھنا چاہیئے کہ دینی جہاد دلّ سے اصلی غرض آزادی کا قائم

قرآن صفحہ 92 تا 97 سند مجدد صادق خزائن جلد 6 صفحہ 388 تا 393 از مرزا غلام احمد قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 154 پر درج ہے

حوالہ نمبر 104

بارہم گورنمنٹ نے ہم کو اپنے احسانات اور دوستانہ معاملات سے ممنون کر کے اس بات کے لئے دلی جوش بخشا ہو کہ ہم اُنکے دین و دُنیا کیلئے دلی جوش سے بہبودی اور سلامتی چاہیں تا اُن کے گورے وسپید

بقیہ حاشیہ کرنا اور ظلم کا دُور کرنا تھا اور دینی جہاد اُنھیں ملکوں کے مقابلہ پر ہوئے تھے جنہیں واعظین کو اپنے وعظ کے وقت جان کا اندیشہ تھا اور جنہیں امن کے ساتھ وعظ ہونا قطعی محال تھا۔ اور کوئی شخص طریقہ حقہ کو اختیار کر کے اپنی قوم کے ظلم سے محفوظ نہیں رہ سکتا تھا لیکن سلطنت انگریزی کی آزادی نہ صرف اِن خرابیوں سے خالی ہو بلکہ اسلامی ترقی کی بدرجہ غایت ناصر اور مؤید ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس خداداد نعمت کی قدر کریں اور اُسکے ذریعہ سے اپنی دینی ترقیات میں قدم بڑھاویں۔

اور حصہ چہارم کے ابتدائی اوراق میں آپ فرماتے ہیں۔ تھوڑا عرصہ گذرا ہے کہ بعض صاحبوں نے مسلمانوں میں اس مضمون کی بابت کہ جو حصہ سیوم کے ساتھ گورنمنٹ انگریزی کے شکر کے بارے میں شامل ہو اعتراض کیا اور بعض نے خطوط بھی بھیجے اور بعض نے سخت اور درشت لفظ بھی لکھے کہ انگریزی عملداری کو دوسری عملداریوں پر کیوں ترجیح دی۔ لیکن ظاہر ہے کہ جس سلطنت کو اپنی شائستگی اور حسن انتظام کے رُو سے ترجیح ہو اُسکو کیونکر چھپا سکتے ہیں۔ خوبی باعتبار اپنی ذاتی کیفیت کے خوبی ہی ہے گو وہ کسی گورنمنٹ میں پائی جائے الحکمۃ ضالۃ المؤمن الخ اور یہ بھی سمجھنا چاہیئے کہ اسلام کا ہرگز یہ اصول نہیں ہو کہ مسلمانوں کی قوم جس سلطنت کے ماتحت رہ کر اُس کا احسان اُٹھائے اُسکے ظل حمایت میں بامن و آسائش رہکر اپنا رزق مقسوم کھائے اُسکے انعامات متواترہ سے پرورش پائے پھر اُسی پر عقرب کی طرح نیش چلائے اور اُسکے سلوک اور مروت کا ایک ذرہ شکر بجا نہ لائے بلکہ ہمارے خداوند کریم نے اپنے رسول مقبول کے ذریعہ سے یہی تعلیم دی ہے کہ ہم نیکی کا معاوضہ بہت زیادہ نیکی کے ساتھ کریں اور منعم کا شکر بجا لاویں اور جب کبھی ہم کو موقعہ آوے تو ایسی گورنمنٹ سے بدل صدق کمال ہمدردی سے پیش آویں اور بطیب خاطر معروف اور واجب طور پر

یہ حوالہ صفحہ 154 پر درج ہے | شہادت القرآن صفحہ 92 تا 97 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 388 تا 393 از مرزا غلام احمد قادیانی

مُنہ جس طرح دُنیا میں خوبصورت ہیں آخرت میں بھی نورانی و منور ہوں۔ فنسئل اللہ تعالیٰ خیرھم فی الدنیا والآخرۃ۔ اللّٰھم اھدھم و ایدھم بروح منک واجعل لھم حظًا کثیرا فی دینک۔ الخ

پھر ایسے شخص پر یہ بہتان کہ اُسکے دل میں گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت ہے اور اسکی کتاب کی نسبت یہ گمان کہ وہ گورنمنٹ کے مخالف ہے پرلے سرے کی بے ایمانی اور شرارت شیطانی نہیں تو کیا ہے۔ خیرخواہان سلطنت و پیروانِ مذہب اسلام ان یاوہ گو حاسدوں کی ایسی باتیں ہرگز نہ سُنیں اور اس کتاب یا مؤلف کی طرف سو سوءظنی کو اپنے دلوں میں جگہ نہ دیں گورنمنٹ سو تو ہم پہلے ہی مطمئن ہیں کہ وہ اِن باتوں کو مؤلف کی نسبت ہرگز نہ سُنے گی۔ بلکہ جو اِن باتوں کو گورنمنٹ تک پہنچائیگا اُسکو اُسکی دروغگوئی پر سرزنش کریگی۔

بقیہ حاشیہ اطاعت اُٹھاویں۔ سو اِس عاجز نے جس قدر حصّہ سوم کے پرچہ مشمولہ میں انگریزی گورنمنٹ کا شکرادا کیا ہے وہ صرف اپنے ذاتی خیال سے ادا نہیں کیا بلکہ قرآن شریف اور احادیث نبوی کی اُن بزرگ تاکیدوں نے جو اس عاجز کے پیش نظر ہیں مجھ کو اس شکر ادا کرنے پر مجبور کیا ہے۔ سو ہمارے بعض نا سمجھ بھائیوں کی یہ افراط ہے جس کو وہ اپنی کوتاہ اندیشی اور بخل فطرتی سے اسلام کا جُز سمجھ بیٹھے ہیں۔

اے جفاکیش نہ عذر است طریق عشاق
ہرزہ بدنام کنی چند نکو نامے را

(براہین احمدیہ)

مطبوعہ پنجاب پریس سیالکوٹ

...القرآن صفحہ 92 تا 97 مجموعہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 388 تا 393 از مرزا غلام احمد قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 154 پر درج ہے

حوالہ نمبر 105

میں تو دِلوں کو اندر ہی اندر دیدی ہے بہر حال جبکہ ہمارے نظام بدنی اور امورِ دُنیوی میں خدا تعالےٰ نے اِس قوم میں سے ہمارے لئے گورنمنٹ قائم کی اور ہمنے اِس گورنمنٹ کے وُہ احسانات دیکھے جن کا شکر کرنا کوئی سہل بات نہیں اسلئے ہم اپنی معزز گورنمنٹ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم اِس گورنمنٹ کے اسی طرح مخلص اور خیر خواہ ہیں جس طرح کہ ہمارے بزرگ تھے۔ ہمارے ہاتھ میں بجز دُعا کے اور کیا ہی۔ سو ہم دُعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اِس گورنمنٹ کو ہر یک شر سے محفوظ رکھے اور اُسکے دشمن کو ذلت کے ساتھ پسپا کرے۔ خُدا تعالیٰ نے ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض کیا ہی جیسا کہ اُسکا شکر کرنا سو اگر ہم اِس محسن گورنمنٹ کا شکر ادا نہ کریں یا کوئی شر اپنے ارادہ میں رکھیں تو ہمنے خدا تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کیا کیونکہ خُدا تعالیٰ کا شکر اور کسی محسن گورنمنٹ کا شکر جسکو خدائے تعالیٰ اپنے بندوں کو بطور نعمت کے عطا کرے۔ در حقیقت یہ دونوں ایک ہی چیز ہیں اور ایک دوسری سے وابستہ ہیں اور ایک کے چھوڑنے سے دُوسری کا چھوڑنا لازم آجاتا ہی بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ

اِس گورنمنٹ سے جہاد کرنا دُرست ہے یا نہیں۔ سو یاد رہے کہ یہ سوال اُنکا نہایت حماقت کا ہی کیونکہ جسکے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے اُس سے جہاد کیسا۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہی۔ سو میرا مذہب جسکو مَیں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہی کہ اسلام کے دو حصّہ ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں دُوسرے اِس سلطنت کی جسنے امن قائم کیا ہو جسنے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔ اگرچہ یہ سچ ہے کہ ہم یورپ کی قوموں کے ساتھ اختلاف مذہب رکھتے ہیں اور ہم ہرگز خدا تعالیٰ کی نسبت وُہ باتیں پسند نہیں رکھتے جو انھوں نے پسند کی ہیں۔ لیکن اِن مذہبی امور کو رعیت اور گورنمنٹ کے رشتہ سے کچھ علاقہ نہیں۔

شہادت القرآن صفحہ 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 155 پر درج ہے

اور مَیں اس وقت ضروری نہیں دیکھتا کہ جو آریوں کو میری نسبت اشتعال پیدا ہوا ہے اسکی وجہ بیان کروں کیونکہ ابھی مَیں اپنے ایک بڑے اشتہار[1] میں مفصّل وجوہ بیان کرچکا ہوں۔ لیکن اس جگہ اس قدر لکھنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ یہ پیشگوئی جس کی میعاد کے اندر اور عین تاریخ مقررہ میں لیکھرام بموت قتل راہیٔ ملک بقا ہوا ہے وہ صرف چند برس سے نہیں ہے جیسا کہ آریہ صاحبوں کا خیال ہے بلکہ یہ پیشگوئی سترہ برس سے ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ عرصہ سترہ برس کا ہوا ہے کہ براہین احمدیہ میں تین پیشگوئیاں تین مختلف فرقوں کی نسبت درج ہوئی تھیں اور تین فتنوں کا ذکر کیا گیا تھا (۱) ایک پادری صاحبوں اور ان کے شور و غوغا کی نسبت جو انہوں نے ڈپٹی آتھم صاحب کی میعاد گذرنے پر کیا۔ (۲) دوسری پنجاب اور ہندوستان کے مولویوں اور ان کے سرغنہ محمد حسین اور ان کے اتباع مسلمانوں کی نسبت جو انہوں نے مجھ پر تکفیر کا فتنہ برپا کیا۔ (۳) تیسری پیشگوئی اس چمکدار نشان کی نسبت جو لیکھرام کی موت سے وقوع میں آیا۔ اور اس کے فتنہ کا ذکر۔ یہ تینوں پیشگوئیاں تین فتنوں کے ساتھ سترہ برس پہلے شائع ہو چکی ہیں۔ پس اب سوچنا چاہیئے کہ کس انسان کو یہ طاقت ہے کہ ان واقعات کی اس زمانہ میں خبر دے سکے جبکہ ان واقعات کا

اطلاع۔ براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ میں ایک پیشگوئی گورنمنٹ برطانیہ کے متعلق ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ۔ اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔ یعنی خدا ایسا نہیں ہے کہ اس گورنمنٹ کو کچھ تکلیف پہنچاوے حالانکہ تو اُن کی عملداری میں رہتا ہو۔ جدھر تیرا مُنہ خدا کا اسی طرف مُنہ ہے چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ مجھے اس گورنمنٹ کی پُر امن سلطنت اور ظل حمایت میں دل خوش ہے اور اس کے لیے مَیں دُعا میں مشغول ہوں کیونکہ مَیں اپنے اس کام کو نہ مکہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہوں نہ مدینہ میں نہ روم میں نہ شام میں نہ ایران میں نہ کابل میں۔ مگر اس گورنمنٹ میں جس کے اقبال کے لیے دُعا کرتا ہوں۔ لہٰذا وہ اس الہام میں اشارہ فرماتا ہے کہ اس گورنمنٹ کے اقبال اور شوکت میں تیرے وجود اور تیری دُعا کا اثر ہے اور اس کی فتوحات تیرے سبب سے ہیں۔ کیونکہ جدھر تیرا منہ اُدھر خدا کا مُنہ ہے۔ اب گورنمنٹ شہادت دے سکتی ہے کہ اس کو میرے زمانہ میں کیا کیا فتوحات نصیب ہوئیں۔ یہ الہام سترہ برس کا ہے کیا یہ انسان کا فعل ہو سکتا ہے؟

غرض میں گورنمنٹ کے لیے بمنزلہ حرزِ سلطنت ہوں۔ منہ

---

[1] دیکھئے جلد ھذا صفحہ ۳۹، اشتہار نمبر ۱۶۷ (المرتب)

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 69، طبع جدید، از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 155 پر درج ہے

اور پھر دُوسرا شکریہ ہے کہ وُہ خدا جو کبھی اپنے وجود کو بے دلیل نہیں چھوڑتا۔ وُہ جیساکہ تمام نبیوں پر ظاہر ہوُا۔ اور ابتداء سے زمین کو تاریکی میں پاکر روشن کرتا آیا ہے اُس نے اس زمانہ کو بھی اپنے فیض سے محروم نہیں رکھا۔ بلکہ جب دُنیا کو آسمانی روشنی سے دُور پایا۔ تب اُس نے چاہا کہ زمین کی سطح کو ایک نئی معرفت سے مُنوّر کرے۔ اور نئے نِشان دکھائے۔ اور زمین کو رُوشن کرے۔

سو اُس نے مجھے بھیجا

اور مَیں اُس کا شُکر کرتا ہوں کہ اُس نے مجھے ایک ایسی گورنمنٹ کے سایۂ رحمت کے نیچے جگہ دی۔ جس کے زیر سایہ مَیں بڑی آزادی سے اپنا کام نصیحت اور وعظ کا ادا کر رہا ہوں۔ اگرچہ اِس محسن گورنمنٹ کا ہر ایک پر رعایا میں سے شکر واجب ہے۔ مگر مَیں خیال کرتا ہوں کہ مجھ پر سب سے زیادہ واجب ہے۔ کیونکہ یہ میرے اعلیٰ مقاصد جو جناب قیصرہ ہند

یہ حوالہ صفحہ 156 پر درج ہے	تحفہ قیصریہ صفحہ 32،31 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 284،283 از مرزا غلام احمد

حوالہ نمبر 107

کی حکومت کے سایہ کے نیچے انجام پذیر ہو رہے ہیں۔ ہرگز ممکن نہ تھا۔ کہ وہ کسی اور گورنمنٹ کے زیر سایہ انجام پذیر ہو سکتے۔ اگرچہ وہ کوئی اسلامی گورنمنٹ ہی ہوتی۔

اب میں حضور ملکہ معظمہ میں زیادہ مصدع اوقات ہونا نہیں چاہتا۔ اور اس دعا پر یہ عریضہ ختم کرتا ہوں۔ کہ

اے قادر و کریم اپنے فضل و کرم سے ہماری ملکہ معظمہ کو خوش رکھ جیساکہ ہم اس کے سایۂ عاطفت کے نیچے خوش ہیں۔ اور اس سے نیکی کر جیساکہ ہم اس کی نیکیوں اور احسانوں کے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور ان معروضات پر کریمانہ توجہ کرنے کے لئے اس کے دل میں آپ الہام کر کہ ہر ایک قدرت اور طاقت تجھی کو ہے۔

آمین ثم آمین

الملتمس

خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان

ضلع گورداسپورہ پنجاب

پبلشر انجمن نشرو اشاعت قادیان

ستارہ قیصریہ صفحہ 31، 32 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 283، 284 از مرزا غلام احمد

یہ حوالہ صفحہ 156 پر درج ہے

حوالہ نمبر 108

۱۸۹۹ء "جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔"

(از خط حضرت اقدس بنام بابو الٰہی بخش صاحب ۱۶ جون ۱۸۹۹ء مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۲۷۵۔ تبلیغ رسالت جلد نہم صفحہ ۲۷)

۳۰ جون ۱۸۹۹ء "۳۰ جون ۱۸۹۹ء میں مجھے یہ الہام ہوا:

پہلے بیہوشی۔ پھر غشی۔ پھر موت

ساتھ ہی اس کے یہ تفہیم ہوئی کہ یہ الہام ایک مخلص دوست کی نسبت ہے جس کی موت سے ہمیں رنج پہنچے گا۔ چنانچہ اپنی جماعت کے بہت سے لوگوں کو یہ الہام سنایا گیا اور الحکم نمبر ۲۳ جلد ۳۔ ۳۰ جون ۱۸۹۹ء میں درج ہو کر شائع کیا گیا۔

پھر آخر جولائی ۱۸۹۹ء میں ہمارے ایک نہایت مخلص دوست یعنی ڈاکٹر محمد بوڑے خاں اسسٹنٹ سرجن ایک ناگہانی موت سے قصور میں گذر گئے۔ اوّل بیہوش رہے پھر یکدفعہ غشی طاری ہو گئی۔ پھر اس ناپائیدار دنیا سے کوچ کیا۔ اور ان کی موت اور اس الہام میں صرف بیس یا اکیس دن کا فرق تھا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۳، ۲۲۴)

۱۸۹۹ء "صبح حضرت اقدس کو یہ رؤیا ہوئی ہے کہ حضرت ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند سلمہا اللہ تعالیٰ گویا حضرت اقدس کے گھر میں رونق افروز ہوئی ہیں۔ حضرت اقدس رؤیا میں عاجز راقم عبد الکریم کو جو اس وقت حضور اقدس کے پاس بیٹھا ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ملکہ معظمہ کمال شفقت سے ہمارے ہاں قدم رنجہ فرما ہوئی ہیں اور دو روز قیام فرمایا ہے ان کا کوئی شکریہ بھی ادا کرنا چاہیئے۔ اس رؤیا کی تعبیر یہ تھی کہ حضرت کے ساتھ کوئی نصرتِ الٰہی شامل ہوئی چاہتی ہے۔"[1]

(از خط مولانا عبد الکریم صاحب مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۲۷ مورخہ ۳۰ جولائی ۱۸۹۹ء صفحہ ۳)

---

[1] اس ہفتہ میں سب سے عجیب اور دلچسپ بات جو واقع ہوئی ..... وہ ایک چٹھی کا حضرت کے نام آنا تھا۔ اس میں پختہ ثبوت اور تفصیل سے لکھا ہے کہ جلال آباد (علاقہ کابل) کے علاقہ میں یوزآسف نبی کا چبوترہ موجود ہے اور وہاں مشہور ہے کہ دو ہزار برس ہوئے کہ یہ نبی شام سے یہاں آیا تھا اور سرکار کابل کی طرف سے کچھ جاگیر بھی اس چبوترہ کے نام ہے ... . اس خط سے حضرت اقدس اس قدر خوش ہوئے کہ فرمایا "اللہ تعالیٰ گواہ اور علیم ہے کہ اگر مجھے کوئی کروڑوں روپئے لا دیتا تو میں کبھی اتنا خوش نہ ہوتا جیسا اس خط نے مجھے خوشی بخشی ہے۔" ...... خدا کا علم اور قدرت دیکھئے کس کے وقت

یہ حوالہ صفحہ 156 پر درج	تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 280 طبع چہارم، از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 109

رؤیا میں فرشتے دیکھنا

فرشتوں پر ذکر چل پڑا کہ یہ خواب میں ہمیشہ خوبصورت لڑکوں کی صورت شکل میں نظر آتے ہیں۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے چند ایک سابقہ رؤیا بیان فرمائے جن کو ہم اس نیت سے درج کر دیتے ہیں کہ ان میں سے اگر کوئی شائع نہیں ہوا تو اب ہو جاتے۔

(۱)

ایک فرشتہ ایک چبوترہ پر بیٹھا ہے اور ایک عجیب روٹی نان کی شکل چمکتی ہوئی اس کے ہاتھ میں ہے وہ روٹی بہت ہی عمدہ اور اعلیٰ قسم کی نظر آتی ہے۔ مجھے وہ روٹی دے کر کہتا ہے کہ یہ تمہارے لیے اور تمہارے ساتھ کے درویشوں کے لیے ہے۔ اس رؤیا کو عرصہ قریباً ۳۰ سال کا ہو گیا ہوگا۔

(۲)

فرمایا:

ایک فرشتہ کو میں نے ۲۰ برس کے نوجوان کی شکل میں دیکھا۔ صورت اس کی مثل انگریزوں کے تھی اور میز کرسی لگائے ہوئے بیٹھا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ آپ بہت ہی خوبصورت ہیں۔ اس نے کہا۔ ہاں میں درشنی آدمی ہوں۔ یہ رؤیا کوئی ۵ برس کا ہوگا۔[1]

رجوع کا صحیح وقت نزول بلا سے پہلے ہوتا ہے

عادت اللہ یہی ہے کہ جب انسان امن کے زمانہ میں ہو اور وہ گذر جاوے اور اس اثناء میں کوئی رجوع خدا تعالیٰ کی طرف حقیقی اور اخلاص سے نہ کیا ہو تو پھر خطرناک زمانہ میں واویلا شور مچانا اس کے کام نہیں آیا کرتے۔ یہ تو وہی فرعون کی مثال ہوئی کہ جب ڈوبنے لگا تو کہا کہ اب میں موسیٰ اور ہارون کے خدا پر ایمان لایا۔ مشکل یہ ہے کہ دنیا داروں کو ان کے اپنے سلسلوں اور پیچ در

---

[1] الحکم سے:- "اس سلسلہ کی بنیاد سے پہلے میں نے دیکھا۔ جب مرزا صاحب فوت ہوتے ہیں۔ میں اصل مکان موجودہ سلطان احمد والے میں ایک دالان میں بیٹھا ہوں۔ مغربی کوٹھڑی سے ایک برقعہ پوش عورت نکل اور مجھے کہنے لگی۔ میں اس گھر سے جاتے کو تھی مگر تیرے واسطے رہ گئی۔
جوان عورت اگر خواب میں دیکھی جاوے تو اس سے مراد دنیا کے اقبال اور فتوحات ہوتے ہیں خواہ کسی قوم کی ہو۔"

الحکم جلد ۸ نمبر ۲۲ صفحہ ۱۲ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۴ء

ملفوظات جلد چہارم صفحہ 69 طبع جدید از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 157 پر درج ہے

حوالہ نمبر 110

یہ اُردو عبارت بھی الہامی ہے۔ پھر بعد اس کے ایک اور انگریزی الہام ہے اور ترجمہ اس کا الہامی نہیں۔۔۔ ۔۔۔۔فقرات کی تقدیم تاخیر کی صحت بھی معلوم نہیں اور بعض الہامات میں فقرات کا تقدم تاخر بھی ہو جاتا ہے۔۔۔۔

۔۔۔۔اور وہ الہام یہ ہیں:۔

دَوْ آل مِن شُڈ بی اَنگری بَٹ گاڈ اِز وِدْ یُو۔ ہِی شَل ہلپ یُو۔ وَارڈس آف گاڈ ناٹ کین ایکس چینج۔

ترجمہ:۔ اگر تمام آدمی ناراض ہوں گے لیکن خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اللہ کے کلام بدل نہیں سکتے۔

پھر بعد اس کے ایک دو اور الہام انگریزی ہیں جن میں سے کچھ تو معلوم ہے اور وہ یہ ہے:۔

آئی شل ہلپ یُو

مگر بعد اس کے یہ ہے:۔

یُو ہیو ٹو گو اَمرت سَر

پھر ایک فقرہ ہے جس کے معنے معلوم نہیں اور وہ یہ ہے:۔

ہِی ہَلٹس اِن دی ضلع پشاور

(مکتوب ۱۲ دسمبر ۱۸۸۳ء بنام میر عباس علی شاہ صاحب۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد اول صفحہ ۶۸، ۶۹)

جنوری ۱۸۸۴ء " ابتداء میں جب یہ کتاب تالیف کی گئی تھی اس وقت اِس کی کوئی اور صورت تھی۔ پھر بعد اُس کے قدرتِ الٰہیہ کی ناگہانی تجلی نے اِس احقر عباد کو موسیٰ کی طرح ایک ایسے عالم سے خبر دی جس سے پہلے خبر نہ تھی یعنی یہ عاجز بھی حضرت ابن عمران کی طرح اپنے خیالات کی شبِ تاریک میں سفر کر رہا تھا کہ ایک دفعہ پردہ

---

8. Though all men should be angry but God is with you. ؎

9. He shall help you.

10. Words of God not can exchange.

٭ یہ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔ یہی الہام صفحہ ۸۷ پر بھی درج ہے جہاں Can not کے الفاظ ہیں۔ (مرتب)

؎ مَیں تیری مدد کروں گا۔ I shall help you.

؎ تمہیں امرتسر جانا ہوگا۔ You have to go Amritsar.

؎ وہ ضلع پشاور میں قیام کرتا ہے۔ He halts in the Zilla Peshawar.

Zilla:۔ "ضلع" کا لفظ انگریزی زبان میں استعمال ہوتا ہے دیکھو Public Service Inquiries Act Section 8 اور پبلک سروس انکوائریز ایکٹ دفعہ ۸ نیز دی پنجاب کورٹس ایکٹ شائع کردہ شمیر چند ۱۹۲۳ء زیر لفظ The Punjab Court Act. نیز ڈکشنری زیر لفظ "ضلع" (مرتب)

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 92 طبع چہارم از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 157 پر درج ہے

تمہاری فرودگاہ کے اردگرد فرشتے پہرہ دے رہے ہیں۔ پھر بعد اسکے الہام ہوا **امن است در مقام محبت سرائے ما**۔ پھر چند روز کے بعد ایسا اتفاق ہوا کہ اردگرد کے دیہات میں سے ایک گاؤں کا باشندہ جو نامی چور تھا چوری کے ارادہ سے ہمارے باغ میں آیا اور اس کا نام بشن سنگھ تھا۔ رات کا پچھلا حصہ تھا جب وہ اس ارادہ سے باغ میں داخل ہوا مگر موقع نہ ملنے سے ایک پیاز کے کھیت میں بیٹھ گیا اور بہت سی پیاز اُس نے توڑی اور ایک ڈھیر لگا دیا اور پھر کسی نے دیکھ لیا تب وہاں سے دوڑا۔ اور وہ اس قدر قوی ہیکل تھا کہ اُسکو دس آدمی بھی پکڑ نہ سکتے اگر خدا کی پیشگوئی نے پہلے سے اُسکو پکڑا ہوا نہ ہوتا۔ دوڑنے کے وقت ایک گڑھے میں پیر اُس کا جا پڑا پھر بھی وہ سنبھل کر اُٹھا مگر آگے پیچھے سو لوگ پہنچ گئے۔ اور اس طرح پر سردار بشن سنگھ باوجود اپنی سخت کوشش کے پکڑے گئے اور عدالت میں جاتے ہی سزایاب ہو گئے۔ بعد اسکے ہمارے سکونتی مکان میں سے جو باغ میں ہے جس میں ہم دن کیوقت رہتے تھے ایک بڑا سانپ نکلا جو ایک زہریلا سانپ تھا اور بڑا لمبا تھا وہ بھی اس چور کی طرح اپنی سزا کو پہنچا اور اس طرح پر فرشتوں کی حفاظت کا ثبوت ہمیں دست بدست مل گیا۔

۱۳۲ نشان۔ مَیں انگریزی سے بالکل بے بہرہ ہوں تاہم خدا تعالیٰ نے بعض پیشگوئیوں کو بطور موہبت انگریزی میں میرے پر ظاہر فرمایا ہے جیسا کہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۸۰ و ۴۸۱ و ۴۸۴ و ۴۸۲ و صفحہ ۵۲۲ میں یہ پیشگوئی ہے جس پر ۲۵ برس گذر گئے اور وہ یہ ہے:۔

I love you. I am with you. Yes I am happy. Life of pain. I shall help you. I can, what I will do. We can, what we will do. God is coming by His army. He is with you to kill enemy. The days shall come when God shall help you. Glory be to the Lord. God maker of earth and heaven.

اس پیشگوئی کے گواہ منشی محمد صادق صاحب۔ اور مولوی محمد علی صاحب ایم اے اور تمام جماعت کے لوگ ہیں جو باغ میں میرے ساتھ تھے۔

صفحہ 304 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 316 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 158 پر درج ہے

حوالہ نمبر 112

اور واقعات سے بیخبر اور ناواقف قرار دے سکیں۔ بلکہ وہ تمام لوگ ایسے تھے جن میں آنحضرت نے ابتداء عمر سے نشو ونما پایا تھا اور ایک حصۂ کلاں عمر اپنی کا اُن کی مخالطت اور مصاحبت میں بسر کیا تھا پس اگر فی الواقعہ جناب ممدوح اُمّی نہ ہوتے تو ممکن نہ تھا کہ اپنے اُمّی ہونے کا اُن لوگوں کے سامنے نام بھی لے سکتے

تذلل کی تعلیم دی اور فرمایا اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اسکے یہ معنے ہیں کہ اے مبدء تمام فیوض ہم تیری ہی پرستش کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ یعنی ہم عاجز ہیں آپ سے کچھ بھی نہیں کر سکتے جبتک تیری توفیق اور تائید شاملِ حال نہ ہو پس خدائے تعالیٰ نے دُعا میں جوش دلانے کیلئے دو محرک بیان فرمائے۔ ایک اپنی عظمت اور رحمتِ شاملہ دُوسرے بندوں کا عاجز اور ذلیل ہونا۔ اب جاننا چاہیئے کہ یہی دو محرک ہیں جن کا دُعا کے وقت خیال میں لانا دُعا کرنیوالوں کیلئے نہایت ضروری ہے جو لوگ دُعا کی کیفیت سے کسی قدر چاشنی حاصل رکھتے ہیں اُنہیں خوب معلوم ہے کہ بغیر پیش ہونے ان دونوں محرکوں کی دُعا ہو ہی نہیں سکتی اور بجز اُن کے آتشِ شوقِ الٰہی دُعا میں اپنے شعلوں کو بلند نہیں کرتے یہ بات نہایت ظاہر ہے

زبان خدا کے ہاتھ میں ایک آلہ ہوتا ہے جس طرح اور جس طرف چاہتا ہے اُس آلہ کو یعنے زبان کو پھیرتا ہے اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ الفاظ زور کے ساتھ اور ایک جلدی سے نکلتے آتے ہیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جیسے کوئی لطف اور ناز سے قدم رکھتا ہے اور ایک قدم پر ٹھہر کر پھر دُوسرا قدم اُٹھاتا ہے اور چلنے میں اپنی خوش وضع دکھلاتا ہے اور ان دونوں اندازوں کے اختیار کرنے میں حکمت یہ ہے کہ تا ربانی الہام کو نفسانی اور شیطانی خیالات سے امتیاز کلی حاصل رہے اور خداوندِ مطلق کا الہام اپنی جلالی اور جمالی برکت سے فی الفور شناخت کیا جائے۔ ایک دفعہ کی حالت یاد آئی ہے کہ انگریزی میں اول یہ الہام ہوا۔ آئی لو یُو یعنے میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔ پھر یہ الہام ہوا۔ آئی ایم وِد یُو یعنے میں تمہارے ساتھ ہوں پھر الہام ہوا۔ آئی شیل ہیلپ یُو یعنے میں تمہاری مدد کرونگا۔ پھر الہام ہوا

براہین احمدیہ صفحہ 480 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 572،571 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 158 پر درج ہے

جن پر کوئی حال اُن کا پوشیدہ نہ تھا اور جو ہر وقت اس گھات میں لگے ہوئے تھے کہ کوئی خلاف گوئی ثابت کریں اور اُس کو مشتہر کر دیں۔ جن کا عناد اِس درجہ تک پہنچ چکا تھا کہ اگر بس چل سکتا تو کچھ جھوٹ موٹ سے ہی ثبوت بنا کر پیش کر دیتے اور اِسی جہت سے اُن کو اُن کی ہر یک بدظنی پر ایسا مسکت جواب دیا جاتا تھا کہ وُہ ساکت اور لاجواب رہ جاتے تھے مثلاً جب مکّہ کے بعض

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۱

کہ جو شخص خدا کی عظمت اور رحمت اور قدرتِ کاملہ کو یاد نہیں رکھتا وہ کسی طرح سے خدا کی طرف رجوع نہیں کر سکتا۔ اور جو شخص اپنی عاجزی اور درماندگی اور مسکینی کا اقراری نہیں اُس کی رُوح اس مولیٰ کریم کی طرف ہرگز جُھک نہیں سکتی۔ غرض یہ ایسی صداقت ہے جس کے سمجھنے کیلئے کوئی عمیق فلسفہ درکار نہیں بلکہ جب خدا کی عظمت اور اپنی ذلّت اور عاجزی تحقق طور پر دل میں منقش ہو تو وُہ حالتِ خاصہ خود انسان کو سمجھا دیتی ہے کہ خالص دُعا کرنے کا وہی ذریعہ ہے سچے پرستار خوب سمجھتے ہیں کہ حقیقت میں انہیں دو چیزوں کا تصوّر دُعا کیلئے ضروری ہے یعنے اوّل اِس بات کا تصوّر کہ خدائے تعالیٰ ہر یک قسم کی ربوبیّت اور پرورش اور رحمت اور بدلہ دینے پر قادر ہے اور اُس کی یہ صفات کاملہ ہمیشہ اپنے کام میں لگی ہوئی ہیں۔

بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴

آئی کین ویٹ آئی وِل ڈُو۔ یعنے مَیں کر سکتا ہوں جو چاہوں گا۔ پھر بعد اسکے بہت ہی زور سے جس سے بدن کانپ گیا یہ الہام ہوا۔ وِی کین ویٹ وِی وِل ڈُو۔ یعنے ہم کر سکتے ہیں جو چاہیں گے اور اُسوقت ایک ایسا لہجہ اور تلفظ معلوم ہوا کہ گویا ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا ہوا بول رہا ہے اور باوجود پُردہشت ہونے کے پھر اس میں ایک لذّت تھی جس سے رُوح کو معنے معلوم کرنے سے پہلے ہی ایک تسلّی اور تشفّی ملتی تھی اور یہ انگریزی زبان کا الہام اکثر ہوتا رہا ہے۔ ایک دفعہ ایک طالب العلم انگریزی خوان ملنے کو آیا۔ اس کے روبرو ہی یہ الہام ہوا۔ دِس اِز مائی اینیمی۔ یعنے یہ میرا دشمن ہے۔ اگرچہ معلوم ہو گیا تھا کہ یہ الہام اُسی کی نسبت ہے۔ مگر اُسی سے یہ معنی بھی دریافت

براہین احمدیہ صفحہ 480 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 572،571 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 158 پر درج ہے

حوالہ نمبر 113

ہے اسی طرح دُعا ہی کے ذریعہ فتح ہو گی۔[1] (الحکم جلد ۷ نمبر ۱۱ صفحہ ۱۰ مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء)

۲۵ مارچ ۱۹۰۳ء

مجلس قبل از عشاء

ہمارا سب سے بڑا کام کسرِ صلیب ہے

حضرت اقدس نے جو حجرہ دعا تیار بنایا ہے۔ اس کی نسبت فرمایا کہ:۔

ہمارا سب سے بڑا کام تو کسرِ صلیب ہے اگر یہ کام ہو جاوے تو ہزاروں شبہات اور اعتراضات کا جواب خود بخود ہی ہو جاتا ہے اور اسی کے اُدھورا رہنے سے سینکڑوں اعتراضات ہم پر وارد ہو سکتے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ چالیس یا پچاس کتابیں لکھی ہیں مگر اُن سے ابھی وہ کام نہیں نکلا جس کے لیے ہم آئے ہیں۔ اصل میں ان لوگوں نے جس طرح قدم جمائے اور اپنا دام فریب پھیلایا ہے وہ ایسا نہیں کہ کسی انسانی طاقت سے درہم برہم ہو سکے۔ دانا آدمی جانتا ہے کہ اس قوم کا تختہ کس طرح پلٹا جا سکتا ہے۔ یہ کام بجز خدائی ہاتھ کے انجام پذیر ہوتا نظر نہیں آتا اسی واسطے ہم نے ان ہتھیاروں یعنی قلم کو چھوڑ کر دعا کے واسطے یہ مکان (حجرہ) بنوایا ہے کیونکہ دُعا کا میدان خدا نے بڑا وسیع رکھا ہے اور اس کی قبولیت کا بھی اس نے وعدہ فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ۔ (الانبیاء: ۹۷) اس امر کے اظہار کے واسطے کافی ہے کہ یہ کل دُنیا کی زمینی طاقتوں کو زیر پا کریں گے ورنہ اس کے سوا اَور کیا معنے ہیں؟ کیا یہ قومیں دیواروں اور ٹیلوں کو کودتی پھاندتی پھریں گی؟ نہیں بلکہ اس کے یہی معنے ہیں کہ وہ دُنیا کی کُل ریاستوں اور سلطنتوں کو زیر پا کریں گی اور کوئی طاقت ان کا مقابلہ نہ کر سکے گی۔

فتح دُعا کے ذریعہ ہو گی

واقعات جس امر کی تفسیر کریں وہی تفسیر ٹھیک ہوا کرتی ہے اس آیت کے معنے خدا تعالیٰ نے واقعات سے بتا دیئے ہیں ان کے مقابلہ میں اگر کسی قسم کی سیفی قوت کی ضرورت ہوتی تو اب جیسے کہ بظاہر اسلامی دنیا کی امیدوں کے آخری دن ہیں چاہیئے تھا کہ اہلِ اسلام کی سیفی طاقت بڑھی ہوئی ہوتی اور اسلامی سلطنتیں تمام دنیا پر غلبہ پاتیں اور کوئی ان کے مقابل

---

[1] البدر میں ہے:۔ گائے وغیرہ کی حلّت پر اور حرمت پر ذکر ہوا۔ فرمایا کہ:۔

"حرام کی تو تفصیل خدا نے دی ہے اور حلال کی کوئی تفصیل نہیں دی جس سے پتہ لگے کہ فلاں شئے ضرور کھاؤ سو اس لیے گائے کے ذبح وغیرہ کا ذکر کر کے ناحق موجب فساد ہونا مناسب نہیں ہوتا۔"

(البدر جلد ۲ نمبر ۱۱ صفحہ ۸۲ مورخہ ۳ اپریل ۱۹۰۳ء)

ملفوظات جلد سوم صفحہ 191، 192 طبع جدید از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 158 پر درج ہے

حوالہ نمبر 113

پر شہر نہ سکتا مگر اب تو معاملہ اس کے برخلاف نظر آتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور تمہید یا عنوان کے یہ بات ہے کہ ان کی فتح اور ان کا غلبہ دنیوی ہتھیاروں سے نہیں ہو سکے گا۔ بلکہ اُن کے واسطے آسمانی طاقت کام کریگی جس کا ذریعہ دُعا ہے۔ غرضیکہ ہم نے اس لیے سوچا کہ عمر کا اعتبار نہیں ہے۔ ساٹھ یا پینسٹھ سال عمر سے گذر چکے ہیں۔ موت کا وقت مقرر نہیں۔ خدا جانے کس وقت آجاوے اور کام ہمارا ابھی بہت باقی پڑا ہے۔ اور ادھر قلم کی طاقت کمزور ثابت ہوئی ہے۔ رہی سیف اس کے واسطے خدا تعالیٰ کا اذن اور منشاء نہیں ہے۔ لہٰذا ہم نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور اسی سے قوت پانے کے واسطے ایک الگ حجرہ بنایا اور خدا سے دُعا کی کہ اس مسجد البیت اور بیت الدعا کو امن اور سلامتی اور اعداء پر بذریعہ دلائل نیرہ اور براہین ساطعہ کے فتح کا گھر بنا۔

ہم نے دیکھا کہ اب ان مسلمانوں کی حالت تو خود مورد عذاب اور شامتِ اعمال سے قہرِ الٰہی کے نزول کی محرک بنی ہوئی ہے اور خدا کی نصرت اور اُس کے فضل و کرم کی جاذب مطلق نہیں رہی۔ جب تک یہ خود سنوریں تب تک خوشحالی کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔ اعلاء کلمۃ اللہ کا ان کو فکر نہیں ہے۔ خدا کے دین کے واسطے ذرا بھی سرگرمی نہیں۔ اس لیے خدا کے آگے دستِ دُعا پھیلانے کا قصد کر لیا ہے کہ وہ اس قوم کی اصلاح کرے اور شیطان کو ہلاک کرے تاکہ خدا کا سچا نُور دنیا پر دوبارہ چمک جاوے اور راستی کی عظمت پھیلے۔

بنی اسرائیل کی کتابوں سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ قوم فسق و فجور میں تباہ ہو جاتی اور اس کی توحید و جلال کو بالکل بھول جاتی تھی تو اُن کے انبیاء اسی طرح جنگلوں اور الگ مکانوں میں دست بدعا ہوتے تھے اور خدا کی رحمت کے تخت کو جنبش دیا کرتے تھے۔

دنیا کو علم نہیں ہے کہ آجکل عیسائی کیا کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کی کس قدر ذریت کو انھوں نے برباد کیا ہے کسقدر خاندان اُنکے ہاتھوں نالاں ہیں گویا دُنیا کا تختہ بالکل پلٹ گیا ہے۔ اب خدا کی غیرت نے نہ چاہا کہ اس کی توحید اور جلال کی ہتک ہو اور اس کے رسول کی زیادہ بے عزتی کی جاوے۔ اس کی غیرت نے تقاضا کیا کہ اپنے نُور کو اب روشن کرے اور سچائی اور حق کا غلبہ ہو سو اس نے مجھے بھیجا اور اب میرے دل میں تحریک پیدا کی کہ میں ایک حجرہ بیت الدعا صرف دُعا کے واسطے مقرر کروں اور بذریعہ دعا کے اس فساد پر غالب آؤں تاکہ اوّل آخر سے مطابق ہو جاوے اور جس طرح سے پہلے آدم کو دُعا ہی کے ذریعے شیطان پر فتح نصیب ہوئی تھی اب آخری آدم کے مقابل پر آخری شیطان پر بھی بذریعہ دُعا کے فتح ہو۔

(البدر جلد ۲ نمبر ۱۱ صفحہ ۸۴ - ۸۵ مورخہ ۳ / اپریل ۱۹۰۳ء)

* * *

یہ حوالہ صفحہ 158 پر درج ہے	ملفوظات جلد سوم صفحہ 191، 192 طبع جدید از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 114

ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان آمنوا بربکم فآمنّا ۔الٰ
اللّٰھم اید الاسلام والمسلمین بالامام الحکم العادل۔
اللّٰھم انصر من نصر دین محمد واجعلنا منھم واخذل من خذل دین محمد و
لاتجعلنا منھم۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ آخری سے پہلی دعا میں دراصل مسیح موعود کی بعثت کی دعا ہے مگر شاید لوگ اس کے بعد اس کے یہ معنے سمجھے جائیں گے۔ کہ اب مسلمانوں کو آپ پر ایمان لانے کی توفیق عطا کر۔

۹۲۰ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میاں معراج الدین صاحب عمر نے بواسطہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر بیان کیا کہ جب کبھی کوئی ایسا اعتراض یا مسئلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش ہوتا۔ یا کسی کی تحریر کے ذریعہ حضور کو پہونچتا۔ کہ جس کا جواب دینا ضروری ہوتا۔ تو عام طور پر حضرت صاحب اس اعتراض یا مسئلہ کے متعلق مجلس میں اپنے دوستوں کے سامنے پیش کر کے فرماتے کہ اس معترض کے اعتراض میں فلاں فلاں پہلو فروگذاشت کئے گئے ہیں۔ یا اس کی طبیعت کو وہاں تک رسائی نہیں ہوئی۔ یا یہ اعتراض کسی سے سُن سُنا کر اپنی عادت یا فطرت کے خبث کا ثبوت دیا ہے پھر حضور اس اعتراض کو مکمل کرتے اور فرمایا کرتے کہ اگر اعتراض ناقص ہے۔ تو اس کا جواب بھی ناقص ہی رہتا ہے۔ اس لئے ہماری یہ عادت ہے کہ جب کبھی کسی مخالف کی طرف سے کوئی اعتراض اسلام کے کسی مسئلہ پر پیش آتا ہے۔ تو ہم پہلے اس اعتراض پر غور کر کے اس کی خامی اور کمی کو خود پورا کر کے اس کو مضبوط کرتے ہیں اور پھر جواب کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ اور یہی طریق حق کو غالب کرنے کا ہے۔

۹۲۱ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میاں معراج الدین صاحب عمر نے بواسطہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک مقدمہ خرچہ دہاری کی جوابدہی کے لئے جہلم کو جا رہے تھے۔ یہ مقدمہ کرم دین نے حضور اور حکیم فضل الدین صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب کے خلاف توہین کے متعلق کیا ہوا تھا۔ اس سفر کی مکمل کیفیت تو بہت طول چاہتی ہے۔ میں صرف ایک چھوٹی سی لطیفہ بات عرض کرتا ہوں۔ جس کو بہت کم دوستوں نے دیکھا ہوگا۔
جب حضور لاہور ریلوے سٹیشن پر گاڑی میں پہونچے۔ تو آپ کی زیارت کے لئے اس کثرت سے

یہ حوالہ صفحہ 161 پر درج ہے	سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 288، 289 از مرزا بشیر احمد ایم اے

لوگ جمع تھے جن کا اندازہ محال ہے کیونکہ نہ صرف پلیٹ فارم بلکہ باہر کا میدان بھی بھرا پڑا تھا اور
خلق نہایت منتوں سے دوسروں کی خدمت میں عرض کرتے تھے۔ کہ ہمیں ذرا چہرہ کی زیارت اور شناخت
تو کر لینے دو۔ اس اثناء میں ایک شخص جن کا نام منشی احمد الدین صاحب ہے (جو گورنمنٹ کے پنشنر ہیں اور
اب تک بفضلہ زندہ موجود ہیں اور ان کی عمر اس وقت دو تین سال کم ایک سو برس کی ہے لیکن قویٰ
اب تک اچھے ہیں اور احمدی ہیں) آگے آئے جس کھڑکی میں حضور بیٹھے ہوئے تھے وہاں گورہ پلیس
کا پہرہ تھا اور ایک سپرنٹنڈنٹ کی حیثیت کا افسر اس کھڑکی کے عین سامنے کھڑا نگرانی کر رہا تھا۔
کہ اتنے میں جرأت سے بڑھ کر منشی احمد الدین صاحب نے حضور سے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ یہ
دیکھ کر فوراً اس پلیس افسر نے اپنی تلوار کو الٹے رخ پر اس کی کلائی پر رکھ کر کہا کہ پیچھے ہٹ
جاؤ۔ اس نے کہا کہ میں ان کا مرید ہوں اور مصافحہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس افسر نے جواب دیا کہ اس
وقت ہم ان کی حفاظت کے ذمہ وار ہیں ہم اس لئے ساتھ ہیں کہ بٹالہ سے جہلم اور جہلم سے بٹالہ
تک بحفاظت تمام ان کو واپس پہنچا دیں۔ ہمیں کیا معلوم ہے کہ تم دوست ہو یا دشمن۔ ممکن ہے کہ
تم اس بھیس میں کوئی حملہ کر دو اور نقصان پہنچاؤ۔ پس یہاں سے فوراً چلے جاؤ۔ یہ واقعہ
حضرت صاحب کی نظر سے ذرا ہٹ کر ہوا تھا کیونکہ آپ اور طرف مصروف تھے اس کے بعد قادیان
میں آپ کی خدمت میں یہ واقعہ بیان کیا گیا۔ میں بھی اس سفر میں آنحضور کے قدموں میں تھا
حضور ہنس کر فرمانے لگے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا اپنا انتظام ہے جو اپنے وعدوں کو پورا کر رہا ہے

۹۴۲ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے مجھ سے بیان کیا کہ جس
وقت لدھیانہ میں حضرت صاحب کا مباحثہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے ہوا۔ تو یہ مباحثہ
دیکھ کر میاں نظام الدین لدھیانہ والا احمدی ہو کر قادیان میں آیا۔ وہ بیان کیا کرتا تھا کہ میں
کس طرح احمدی ہوا۔ کہتا تھا کہ مولوی محمد حسین نے مجھ کو کہا کہ مرزا صاحب سے دریافت کرو
کہ کیا حضرت مسیح علیہ السلام زندہ آسمان پر نہیں ہیں۔ میں نے جا کر حضرت صاحب سے دریافت
کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اگر آپ کے پاس حیات مسیح کا کوئی ثبوت ہو تو ایک دو آیات قرآن
شریف سے لا کر پیش کریں۔ میں نے کہا۔ ایک دو کیا ہم تو ایک سو آیت قرآن شریف سے پیش کر دیں گے
آپ نے فرمایا جاؤ لاؤ۔ جب میں مولوی محمد حسین صاحب کے پاس آیا تو میں نے کہا کہ مرزا صاحب

یہ حوالہ صفحہ 161 پر درج ہے۔	[سیرۃ] المہدی جلد سوم صفحہ 288، 289 از [مرزا] بشیر احمد ایم اے

يدّعون انهم فاقوا الكل فى الفقه والحديث والادب۔ و
دعوی می کنند کہ اوشاں در فقہ و حدیث و ادب از ہمہ فائق تر اند و
نسلوا من كل انواع الحدب۔ وليس لهم خبر من حقائق
بر ہر بلندی کمال دویدہ اند حالانکہ ہیچ خبر از حقیقت ہائے دین ایشاں را
الدين۔ ولا نظر فى حدائق الشرع المتين۔ وما اعطى لهم قدرة
نیست۔ و نہ نظر بر باغہائے شرع متین است و مر اوشاں را قوت دادہ نشد
على ان يكتبوا عبارة غراء۔ ولا قوة ليفترعوا رسالة عذراء۔
کہ عبارتے روشن بنویسند و نہ قوت کہ تا بکارت برند رسالہ دوشیزہ را
وما اجد احدا منهم يعارضنى فى الاملاء۔ ويبارزنى فى تنقيح
و ہیچ کس را از ایشاں نمی بینم کہ با من در املاء و در تنقیح انشاء باہم معارضہ کند
الانشاء۔ وقد قلت لهم مرارا اننى انا المفلق الوحيد من
و من بارہا ایشاں را گفتم کہ من در نویسندگان ایں زمانہ نادر یگانہ ہستم
كتاب هذا الاوان۔ والمنفرد بعلم معارف القرآن۔ ولى غلبة
و یکتا در علم معارف قرآن و مرا بر اولین
على الاواخر والاوائل۔ ولو جاء فى سحبان وائل كالسائل۔
و آخرین غلبہ است۔ و اگرچہ سحبان وائل مثل سوال کنندہ نزد من بیاید
كلما قلت من كمال بلاغتى فى البيان۔ فهو بعد كتاب الله
ہر آنچہ بہ بلاغت خود گفتم پس آں بعد کتاب اللہ قرآن شریف
القرآن۔ وانه معجزة جليل الشان عظيم اللمعان قوى البرهان۔ و
است۔ و آں معجزہ بزرگ شان دارد و بزرگ روشنی دارد و بقوت برہان دارد
انه فاق الكل ببيان لطيف ومعنى شريف۔ والتزام الجروقين
چراکہ او از روئے بیان لطیف و معنی بزرگ بر ہمہ فوقیت میدارد و بجو آں برق کہ

لجۃ النور صفحہ 128 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 464 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 162 پر درج ہے

حوالہ نمبر 116

کردے کہ فرشتوں کا نزول اسی طرح ہوتا ہے کہ وہ اپنے وجود کو آسمان سے خالی کر دیں تو ہم بشوق اس ثبوت کو سنیں گے۔ اور اگر درحقیقت ثبوت ہوگا۔ تو ہم اس کو قبول کرلیں گے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے فرشتوں کا وجود ایمانیات میں داخل ہے خدا تعالیٰ کا نزول سماء الدنیا کی طرف اور فرشتوں کا نزول دونوں ایسی حقیقتیں ہیں جو ہم سمجھ نہیں سکتے۔ ہاں کتاب اللہ سے اتنا ثابت ہوتا ہے کہ خلق جدید کے طور پر زمین پر فرشتوں کا ظہور ہو جاتا ہے دحیہ کلبی کی شکل میں جبرئیل کا ظاہر ہونا خلق جدید تھا یا کچھ اور تھا۔ پھر کیا یہ ضرور ہے کہ پہلی خلق کو نابود کر لیں پھر خلق جدید کے قائل ہوں بلکہ پہلا خلق بجائے خود آسمان پر ثابت اور قائم ہے اور دوسرا خلق خدا تعالیٰ کی وسیع قدرت کا ایک نتیجہ ہے کیا خدا تعالیٰ کی قدرت سے بعید ہے کہ ایک وجود دو جگہ دو جسموں سے دکھا دے۔ حاشا وکلا ہرگز نہیں۔ الم تعلم ان اللہ علیٰ کل شیء قدیر۔

پھر شیخ بطالوی صاحب نے اپنی دانست میں ہماری کتاب تبلیغ کی کچھ غلطیاں نکالی ہیں۔ اور ہم افسوس سے لکھتے ہیں کہ تعصب کے جوش سے یا نادانی کی وجہ سے صحیح اور باقاعدہ ترکیبوں اور لفظوں کو بھی غلطی میں داخل کر دیا۔ اگر اس امر کے لئے کوئی خاص مجلس مقرر ہو تو ہم ان کو سمجھا دیں کہ ایسی شتابکاری سے کیا کیا ندامتیں اٹھانی پڑتی ہیں قیامت کی نشانیاں ظاہر ہوگئیں یہ علم اور نام مولوی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ وہ غلطیاں جو انہوں نے بڑی جانکاہی سے نکالی ہیں۔ اگر وہ تمام اکٹھی کر کے لکھی جائیں تو دو یا ڈیڑھ سطر کے قریب ہونگی۔ اور ان میں اکثر تو سہو کاتب ہیں اور تین ایسی غلطیاں جو بوجہ نہ میسر آنے نظر ثانی یا طفرہ نظر کے رہ گئی ہیں۔ اور باقی شیخ صاحب کی اپنی عقل کی کوتاہی اور سمجھ کا گھاٹا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ شیخ صاحب نے کبھی لسان عرب کی طرف توجہ نہیں کی۔ بہتر تھا کہ چپ رہتے۔ اور اور بھی اپنی پردہ دری نہ کراتے۔ ہمیں شوق ہی رہا کہ شیخ صاحب ہماری کتابوں کے مقابل پر کوئی فصیح بلیغ رسالہ نظم اور نثر میں نکالیں اور ہم سے انعام لیں اور ہم سے اقرار کرالیں کہ درحقیقت وہ مولوی و عربی دان ہیں۔

میں کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں کہ یہ رسائل جو لکھے گئے ہیں تائید الٰہی سے لکھے گئے ہیں۔

ص۲

یہ حوالہ صفحہ 162 پر درج ہے	102،101 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 416،415 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 116

میں ان کا نام وحی اور الہام تو نہیں رکھتا۔ مگر یہ تو ضرور کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی خاص اور خارق عادت تائید نے یہ رسالے میرے ہاتھ سے نکلوائے ہیں۔ میں نے کئی مرتبہ شائع کیا کہ اگر شیخ صاحب موصوف جن کی نسبت میرا اعتقاد ہے کہ وہ خذلان میں پڑے ہوئے ہیں اور علم عربیت سے کسی اتفاق سے محروم رہ گئے ہیں مقابلہ کر کے دکھلادیں تو وہ اس مقابلہ سے میرے ان تمام دعاوی کو نابود کر دیں گے۔ مگر شیخ صاحب کیوں اس طرف متوجہ نہیں ہوتے کونسی مصیبت ہے جو انکو مانع ہے۔ بس یہی مصیبت ہے کہ وہ لسان عرب سے بے بہرہ اور اسجگہ خذلان کی حالت میں مبتلا ہیں۔ اُنکے لئے ہرگز ممکن نہ ہوگا کہ مقابلہ کر سکیں۔ یہ وہی الہام ہے جو ظہور کر رہا ہے کہ انی مھین من اراد اھانتك یہ وہی محمد حسین ہے جو اس عاجز کی نسبت جابجا کہتا پھرتا تھا کہ یہ شخص سخت جاہل ہے۔ عربی کیا ایک صیغہ تک اسکو نہیں آتا۔ اور وہ اعلیٰ درجہ کے فاضل جو میرے ساتھ ہیں ان کو کہتا تھا کہ یہ لوگ صرف منشی ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کی غیرت نے تقاضا کیا کہ اس کی پردہ دری کرے اور اس کے تکبر کو توڑے اور اسکو دکھلاوے کہ خود پسندی اور عُجب کے یہ ثمرات ہیں۔ سو اس سے زیادہ اور کیا اہانت ہوگی کہ جس شخص کو جاہل سمجھتا تھا اور منبر پر چڑھ کر اور مجلسوں میں بیٹھ کر بار بار کہتا تھا کہ زبان عرب سے یہ شخص بالکل ناآشنا ہے اور اجہل ہے اُسی کے ہاتھ سے خدا تعالیٰ نے اس کو شرمندہ اور ذلیل کیا۔ اگر یہ نشان نہیں تو چاہیئے تھا کہ محمد حسین اپنے تمام دوستوں سے مدد لیتا اور نور الحق اور کرامات الصادقین کا جواب لکھتا۔ اس شخص کو بڑے بڑے انعاموں کے وعدے دیئے گئے۔ ہزار لعنت کا ذخیرہ آگے رکھا گیا۔ مگر اس طرف توجہ نہ کی یہ بنتیجہ مخالفت حق کا ہے۔ فاتقوا اللہ یا اولی الابصار۔

اور یاد رہے کہ یہ عذر شیخ صاحب موصوف کا کہ نور الحق میں پادری بھی مخاطب ہیں اسلئے رسالہ بالمقابل لکھنے سے پہلو تہی کیا گیا نہایت مکارانہ عذر ہے۔ گویا ایک بہانہ ڈھونڈھا ہے کہ کسی طرح جان بچ جائے۔ لیکن دانا سمجھتے ہیں کہ یہ بہانہ نہایت کچا اور فضول اور ایک

سراج منیر صفحہ 101، 102 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 415، 416 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 162 پر درج

جلاتہم فی الجرائد۔ وکادوا کالمتائد۔ وجاؤا بزور مبین۔ ولما رایتُ

درا خبار ہا شائع کردند۔ وہمچو شکاریان کرہا نمودند۔ ودروغے صریح آوردند۔ پس ہرگاہ کہ دیدم

انہم اخلوا کنانتہم۔ وقضوا من المفتریات لبانتہم۔ اشعتُ ما اشعتُ

کہ او شان تیرداں خود را خالی نمودند۔ واز مفتریات حاجت دلی خود کردند۔ شائع کردم آنچہ شائع کردم

کما ہو فرض الصادقین۔ فامتعضوا من نضلی۔ وفرّوا من عسالی

چنانچہ فرض صادقین است۔ پس از مقابلہ من کنارہ جو شدند۔ واز نیزہ من بگریختند

و ارَوا وجوہہم کالکاذبین۔

و روئے خود را ہمچو کاذبان پوشانیدند۔

ایہا الناس ارقوا علٰی ظلعکم ولا تظلموا۔ وانتہوا ولا تفرطوا

اے مردمان بر جا نہائے خود نرمی کنید و ظلم مکنید۔ وباز ایستید و کار را بافراط

واحذروا ولا تجترؤا۔ واذکروا الموت ولا تغفلوا۔ واذکروا اٰباءکم الغابرین۔

مرسانید۔ وبترسید و دلیری مکنید۔ مرگ خود را یاد کنید و غافل مباشید۔ و پدران خود را کہ گذشتہ اند یاد کنید

اتظنون انکم تترکون فی الدنیا ولذاتہا۔ ولا تقادون الی الحاقۃ ومجازاتہا۔

آیا گمان می کنید کہ شما در دنیا و لذات آن گذاشتہ خواہید شد۔ و سوئے قیامت و پاداش آن کشیدہ نخواہید شد

ولا تساقون الی مالک یوم الدین۔ مالکم لا تنتہجون مہجۃ الاہتداء۔

و بسوئے مالک یوم جزا ہمچو گرفتاران رواں نخواہید شد۔ چہ سبب است کہ راہ راست را نمی گیرید۔

ولا تتحامون داء الاعتداء وتمرون بالحق محقرین۔

و بیماری تجاوز از حد را علاج نمی کنید۔ و بر حق چوں بیگذرید بہ تحقیرے گذرید۔

اعلموا ان فضل اللّٰہ معی۔ وان روح اللّٰہ ینطق فی نفسی

بدانید کہ فضل خدا با من است۔ و روح خدا در من سخن ہا مے کند۔

یہ حوالہ صفحہ 163 پر درج ہے	انجام آتھم صفحہ 176 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 176 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 118

خیال کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ امر لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ[1] پر موقوف ہے۔ پھر میں ان کا حکم ہونا کس وجہ سے منظور کروں۔ ہاں اگر چند منتخب مولوی ان میں سے بطور طالب حق قادیان میں آجاویں تو میں زبانی انکو تبلیغ کرسکتا ہوں۔ ورنہ خدا کا کام چل رہا ہے کوئی مخالف اسکو روک نہیں سکتا۔ مخالف سے فتویٰ لینا کیا معنے رکھتا ہے۔ ہاں البتہ ہم حافظ صاحب کے اس اشتہار سے ندوہ کیلئے ایک موقع تبلیغ کا نکالتے ہیں۔ حافظ صاحب یاد رکھیں کہ جو کچھ رسالہ قطع الوتین میں جھوٹے مدعیان نبوت کی نسبت بے سروپا حکایتیں لکھی گئی ہیں وہ حکایتیں اُسوقت تک ایک ذرہ قابل اعتبار نہیں جبتک یہ ثابت نہ ہو کہ مفتری لوگوں نے اپنے اس دعوے پر اصرار کیا اور توبہ نہ کی۔ اور یہ اصرار کیونکر ثابت ہو سکتا ہے جبتک اُسی زمانہ کی کسی تحریر کے ذریعہ سے یہ امر ثابت نہ ہو کہ وہ لوگ اسی افترا اور جھوٹے دعویٰ نبوت پر مرے اور اُن کا کسی اُسوقت کے مولوی نے جنازہ نہ پڑھا۔ اور نہ وہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔ اور ایسا ہی یہ حکایتیں ہرگز ثابت نہیں ہو سکتیں جبتک یہ ثابت نہ ہو کہ انکی تمام عمر کے مفتریات جنکو انہوں نے بطور افترا خدا کا کلام قرار دیا تھا وہ اب کہاں ہیں اور ایسی کتاب انکی وحی کی کس کس کے پاس ہے تا اس کتاب کو دیکھا جائے کہ کیا کبھی انہوں نے کسی قطعی یقینی وحی کا دعویٰ کیا اور اس بنا پر اپنے تئیں ظلی طور پر یا اصلی طور پر نبی اللہ ٹھہرایا ہے اور اپنی وحی کو دوسرے انبیاء علیہم السلام کی وحی کے مقابل پر منجانب اللہ ہونے میں برابر سمجھا ہے تا تَقَوَّلَ کے معنے اس پر صادق آویں۔ حافظ صاحب کو معلوم نہیں کہ تَقَوَّلَ کا حکم قطع اور یقین سے متعلق ہے۔ پس جیسا کہ میں نے بار بار بیان کر دیا ہے کہ یہ کلام جو میں سناتا ہوں یہ قطعی اور یقینی طور پر خدا کا کلام ہے جیسا کہ قرآن اور توریت خدا کا کلام ہے اور میں خدا کا ظلی اور بروزی طور پر نبی ہوں اور ہر ایک مسلمان کو دینی امور میں میری اطاعت واجب ہے اور مسیح موعود ماننا واجب ہے۔ اور ہر ایک جس کو میری تبلیغ پہنچ گئی ہے گو وہ مسلمان ہے مگر مجھے اپنا حکم نہیں ٹھہراتا اور نہ مجھے مسیح موعود مانتا ہے اور نہ میری وحی کو خدا کی طرف سے جانتا ہے وہ آسمان پر قابل مواخذہ ہے کیونکہ جس امر کو اس نے اپنے وقت پر قبول کرنا تھا اس کو رد کر دیا۔ میں صرف

[1] الواقعۃ : ۸۰

یہ حوالہ صفحہ 163 پر درج ہے	کشتی نوح صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 95 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 119

اس وقت قلم کی ضرورت ہے

اس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سمجھ لو سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے۔ ہمارے مخالفین نے اسلام پر جو شبہات وارد کئے ہیں اور مختلف سائنسوں اور مکائد کی رو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں۔ میں کب اس میدان کے قابل ہو سکتا تھا۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی بے حد عنایت ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے اس کے دین کی عزت ظاہر ہو۔ میں نے ایک وقت ان اعتراضات اور حملات کو شمار کیا تھا جو اسلام پر ہمارے مخالفین نے کئے ہیں تو ان کی تعداد میرے خیال اور اندازہ میں تین ہزار ہوئی تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ اب تو تعداد اور بھی بڑھ گئی ہوگی۔ کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ اسلام کی بنا ایسی کمزور باتوں پر ہے کہ اس پر تین ہزار اعتراض وارد ہو سکتا ہے۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے۔ یہ اعتراضات تو کوتاہ اندیشوں اور نادانوں کی نظر میں اعتراض ہیں مگر میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے جہاں ان اعتراضات کو شمار کیا وہاں یہ بھی غور کیا ہے کہ ان اعتراضات کی تہ میں نہایت ہی بیش قیمت صداقتیں موجود ہیں جو عدم بصیرت کی وجہ سے معترضین کو دکھائی نہیں دیں اور درحقیقت یہ خدا تعالیٰ کی حکمت ہے کہ جہاں نابینا معترض اٹکا ہے وہیں حقائق و معارف کا مخفی خزانہ رکھا ہے۔

مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض

اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو ان درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے اس سے ان کو پاک صاف کروں۔ خدا تعالیٰ کی غیرت اس وقت بڑی جوش میں ہے کہ قرآن شریف کی عزت کو ہر ایک خبیث دشمن کے داغ اعتراض سے منزّہ و مقدّس کرے۔

الغرض ایسی صورت میں کہ مخالفین قلم سے ہم پر وار کرنا چاہتے ہیں اور کرتے ہیں کس قدر بیوقوفی ہوگی کہ ہم ان سے لٹھم لٹھا ہونے کو تیار ہو جائیں۔ میں تمہیں کھول کر بتاتا ہوں کہ ایسی صورت میں اگر کوئی اسلام کا نام لے کر جنگ و جدال کا طریق جواب میں اختیار کرے تو وہ اسلام کا بدنام کرنے والا ہوگا۔ اور اسلام کا کبھی ایسا منشاء نہ تھا کہ بے مطلب اور بلا ضرورت تلوار اٹھائی جاوے۔ اب لڑائیوں کی اغراض جیسا کہ میں نے کہا ہے فن کی شکل میں آکر دینی نہیں رہیں بلکہ دنیوی اغراض ان کا موضوع ہو گیا ہے۔ پس کس قدر ظلم ہوگا کہ اعتراض کرنے والوں کو جواب دینے کی بجائے تلوار دکھائی جاوے۔ اب زمانہ کے ساتھ حرب کا پہلو بدل گیا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ سب سے پہلے اپنے دل اور دماغ سے کام لیں اور نفوس کا تزکیہ کریں۔ راستبازی اور تقویٰ سے خدا تعالیٰ سے امداد اور فتح چاہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک اٹل قانون اور مستحکم اصول ہے اور اگر مسلمان صرف قیل و قال اور باتوں سے مقابلہ میں کامیابی اور فتح پانا چاہیں تو یہ ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ لاف و گزاف اور لفظوں کو نہیں چاہتا۔ وہ تو حقیقی تقویٰ کو چاہتا اور سچی طہارت کو پسند

ملفوظات جلد اوّل صفحہ 38 طبع جدید، از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 163 پر درج ہے

اس کے آتے آتے دیں کا ہو گیا قصہ تمام — کیا وہ تب آئیگا جب دیکھیگا اس دیں کا مزار

کشتیٔ اسلام بے لطفِ خدا اب غرق ہے — اے جنوں کچھ کام کر بیکار ہیں عقلوں کے وار

مجھ کو دے اِک فوقِ عادت اے خدا جوش و تپش — جس سے ہو جاؤں میں غم میں دیں کے اِک دیوانہ وار

وہ لگا دے آگ میرے دل میں ملّت کے لئے — شعلے پہنچیں جس سے ہر دم آسماں تک بیشمار

اے خدا تیرے لئے ہر ذرّہ ہو میرا فدا — مجھ کو دکھلا دے بہارِ دیں کہ میں ہوں اشکبار

خاکساری کو ہماری دیکھ اے دانائے راز — کام تیرا کام ہے ہم ہو گئے اب بیقرار

اِک کرم کر پھیر دے لوگوں کو فرقاں کی طرف — نیز دے توفیق تا وہ کچھ کریں سوچ اور بچار

ایک فرقاں ہے جو شک اور ریب سے وہ پاک ہے — بعد اس کے ظنِّ غالب کو ہیں کرتے اختیار

پھر یہ نقلیں بھی اگر میری طرف سے پیش ہوں — تنگ ہو جائے مخالف پر مجالِ کارزار

باغ مرجھایا ہوا تھا گر گئے تھے سب ثمر — میں خدا کا فضل لایا پھر ہوئے پیدا ثمار

مرہمِ عیسیٰ نے دی تھی محض عیسیٰ کو شفا — میری مرہم سے شفا پائیگا ہر ملک و دیار

جھانکتے تھے نور کو وہ روزنِ دیوار سے — لیک جب در کھل گئے پھر ہو گئے شپّر شعار

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے — اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

پر ہوئے دیں کے لئے یہ لوگ مارِ آستیں — دشمنوں کو خوش کیا اور ہو گیا آزردہ یار

حاشیہ: یہ الہام کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک حضرت آدمؑ سے اسی قدر مدت بحساب قمری گذری تھی جو اس سورۃ کے حروف کی تعداد سے بحساب ابجد معلوم ہوتی ہے۔ اور اس کے رو سے حضرت آدمؑ سے اب ساتواں ہزار بحساب قمری ہے جو دنیا کے خاتمہ پر دلالت کرتا ہے اور یہ حساب جو سورۃ والعصر کے حروف کی اعداد کے نکالنے سے معلوم ہوتا ہے یہود و نصاریٰ کے حساب سے قریباً تمام و کمال ملتا ہے صرف قمری اور شمسی حساب کو ملحوظ رکھ لینا چاہیئے۔ اور ان کی کتابوں سے پایا جاتا ہے جو مسیح موعود کا چھٹے ہزار میں آنا ضروری ہے اور کئی برس ہو گئے کہ چھٹا ہزار گذر گیا۔ منہ

براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 117 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 147، از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 164 پر درج ہے

۳۹۶

کے واسطے نبی کی ایسی ہی اطاعت لازم ہے جیسی کہ عورت کو مرد کی اطاعت کا حکم ہے۔ اسی واسطے ہماری رؤیا میں عبداللہ نے کہا کہ میری بیوی بیمار ہے۔

ایک رؤیا کی تعبیر

عبداللہ نبی کا نام ہے قرآن شریف میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عبداللہ آیا ہے۔ مٹھی سے مراد وہ لذت اور راحت صحت کی ہے جو بیماری کی تلخی کے بعد نصیب ہوتی ہے۔ مقبول سے مراد ہے کہ دعا قبول ہو گئی۔ یہ سب گہرے استعارات ہیں اور تمثلات ہیں۔ جبتک آسمان پر نہ ہو زمین پر کچھ ہو نہیں سکتا۔ مولوی صاحب کا اس بیماری سے صحت پانا ایک بڑا معجزہ ہے۔

مطالعہ کتب کی تلقین

سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے۔ جس کو علم نہیں ہوتا مخالف کے سوال کے آگے حیران ہو جاتا ہے

مولوی محمد حسین بٹالوی کے متعلق ایک رؤیا

مولوی محمد حسین بٹالوی کا ذکر تھا۔ ایک دوست نے عرض کی کہ کہیں مرنے کے وقت توبہ کرے گا۔ فرمایا:

اللہ تعالیٰ ہر شے پر غالب ہے۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ ہماری جوتیاں جھاڑ کر آگے رکھتا تھا۔ ہم کو وضو کرانا ایک بڑا ثواب جانتا تھا۔ براہین کا ریویو اس نے خود بخود لکھا۔ ہماری درخواست نہ تھی تعجب نہیں کہ کسی وقت پہلی حالت پر پھر لوٹ آئے جیسا کہ ہم رؤیا میں دیکھ چکے ہیں۔ بعض خوابیں مدت کے بعد پوری ہوتی ہیں۔ یہ رؤیا چھپ چکا ہے جس میں میں نے دیکھا تھا کہ وہ ایک چھوٹا لڑکا ہے ننگا۔ رنگ سیاہ اور بدشکل ہے۔ میں نے اس کو اشارہ سے بلایا۔ تب وہ آیا۔ اور میرے گلے لگا اور پورے قد کا ہو گیا اور اس پر لباس بھی ہے اور رنگ سفید ہے۔ تب میں نے کہا کہ آپ کا ہمارا اس قدر مقابلہ رہا ممکن ہے کہ قلم سے یا زبان سے کوئی سخت لفظ نکل گیا ہو تم بخش دو۔ اس نے کہا اچھا میں نے بخشا۔ تب میں نے کہا کہ تم نے جو ایذا ہم کو دی تھی وہ بھی ہم نے بخش دی۔ تب ہم نے اس کی دعوت کی جس کو اس نے کچھ تردد کے بعد قبول کیا اور ایک شخص جان کندن میں ہے۔ تب میں نے کہا کہ یہ مقدر تھا کہ جس دن

یہ حوالہ صفحہ 164 پر درج ہے	ملفوظات جلد چہارم، صفحہ 361 طبع جدید، از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 122

قابل اعتراض ٹھہریگا۔ ایسا ہی اُدباء کو یہ اتفاق بھی پیش آجاتا ہے کہ گو بیس ۲۰ شخص ایک مضمون کے ہی لکھنے والے ہوں جو بیشک ہی ادیب اور بلیغ ہوں مگر بعض صورتوں کے ادائے بیان میں ایک ہی الفاظ اور ترکیب کے فقرہ پر اُن کا توارد ہو جائیگا اور یہ باتیں ادباء کے نزدیک مسلمات میں سے ہیں جن میں کسی کو کلام نہیں۔ اور اگر غور کر کے دیکھو تو ہر ایک زبان کا یہی حال ہے اگر اُردو میں بھی مثلاً ایک فصیح شخص تقریر کرتا ہے اور اُس میں کہیں مثالیں لاتا ہے کہیں دلچسپ فقرے بیان کرتا ہے تو دُوسرا فصیح بھی اُسی رنگ میں کہدیتا ہے اور بجز ایک پاگل آدمی کے کوئی خیال نہیں کرتا کہ یہ سرقہ ہے انسان تو انسان خدا کے کلام میں بھی یہی پایا جاتا ہے۔ اگر بعض پُر فصاحت فقرے اور مثالیں جو قرآن شریف میں موجود ہیں شعرائے جاہلیت کے قصائد میں دیکھی جائیں تو ایک لمبی فہرست طیار ہوگی اور اِن امور کو محققین نے جائے اعتراض نہیں سمجھا بلکہ اسی غرض سے ائمہ راشدین نے جاہلیت کے ہزارہا اشعار کو حفظ کر رکھا تھا اور قرآن شریف کی بلاغت فصاحت کے لئے انکو بطور سند لاتے تھے۔

یہ بات بھی اس جگہ بیان کر دینے کے لائق ہے کہ مَیں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب مَیں عربی میں یا اُردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو مَیں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے اور ہمیشہ میری تحریر گو عربی ہو یا اُردو یا فارسی دو حصّہ پر منقسم ہوتی ہے (۱) ایک تو یہ کہ بڑی سہولت سے سلسلہ الفاظ اور معانی کا میرے سامنے آتا جاتا ہے اور مَیں اُسکو لکھتا جاتا ہوں اور گو اُس تحریر میں مجھے کوئی مشقت اُٹھانی نہیں پڑتی مگر دراصل وہ سلسلہ میری دماغی طاقت سے کچھ زیادہ نہیں ہوتا یعنی الفاظ اور معانی ایسے ہوتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ کی ایک خاص رنگ میں تائید نہ ہوتی تب بھی اسکے فضل کے ساتھ ممکن تھا کہ اسکی معمولی تائید کی برکت سے جو لازمہ فطرت خواص انسانی ہے کسی قدر مشقت اُٹھا کر اور بہت سا وقت لیکر ان مضامین کو مَیں لکھ سکتا۔ واللہ اعلم (۲) دُوسرا حصّہ میری تحریر کا محض خارق عادت کے طور پر ہے[1] اور وہ یہ ہے کہ جب مَیں مثلاً ایک عربی عبارت

[1] جیسا کہ بارہا بعض لغات کے متعلق مجھے بعض اوقات بذریعہ وحی معلوم ہوئی ہیں قطع نظر اسکے کہ وہ پہلے مجھ سے جاہلیت کی کتاب میں لکھی گئی ہیں یا قرآن کی کتاب میں۔ ایسا ہی میری انشاء پردازی کا حال ہے جو جو باتیں تائید کے طور پر مجھے خدا تعالیٰ سے معلوم ہوتی ہیں مجھے کچھ خبر نہیں کہ وہ کسی اور کتاب میں ہونگی کہ وہ میرے لئے اور ہر ایک کے لئے جو میرے حال سے ** وقت یہ معجزہ ہے اور اگر کسی کے نزدیک معجزہ نہ ہو تو اس پر پانی پینا حرام ہے جب تک بالمواجہ بیٹھ کر پابندی شرائط مشتہرہ مقابلہ نہ کرے۔ منہ

نزول المسیح صفحہ 56 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 434 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 164 پر د...

وَیَقُوۡلُوۡا سِحۡرٌ مُّسۡتَمِرٌّ تو اس صورت میں اُس وقت کے منکرین پر لازم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان پر جاتے اور کہتے کہ آپ نے کب اور کس وقت چاند کو دو ٹکڑے کیا اور کب اُسکو ہم نے دیکھا لیکن جس حالت میں بعد مشہور اور شائع ہونے اِس آیت کے سب مخالفین چپ رہے اور کسی نے دم بھی نہ مارا تو صاف ظاہر ہے کہ اُنہوں نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے ضرور دیکھا تھا تب ہی تو اُن کو چون وچرا کرنے کی گنجائش نہ رہی غرض یہ بات بہت صاف اور ایک راست طبع محقق کے لئے بہت فائدہ مند ہے کہ قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی جھوٹا معجزہ بحوالہ اپنے مخالفوں کی گواہی کے لکھ نہیں سکتے تھے اور اگر کچھ جھوٹ لکھتے تو اُنکے مخالف ہمعصر اور ہم شہر اس زمانہ کے اُسے کب پیش جانے دیتے۔ علاوہ اِس کے سوچنا چاہیئے کہ وہ مُسلمان لوگ جن کو یہ آیت سنائی گئی اور سُنائی جاتی تھی وہ بھی تو ہزاروں آدمی تھے اور ہریک شخص اپنے دل سے یہ محکم گواہی پاتا ہے کہ اگر کسی پیر یا مُرشد یا پیغمبر سے کوئی امر محض دروغ اور افترا ظہور میں آوے تو سارا اعتقاد ٹوٹ جاتا ہے اور ایسا شخص ہر ایک شخص کی نظر میں بُرا معلوم ہونے لگتا ہے۔ اس صُورت میں صاف ظاہر ہے کہ اگر یہ معجزہ ظہور میں نہیں آیا تھا اور افترا محض تھا تو چاہیئے تھا کہ ہزارہا مُسلمان جو آنحضرتؐ پر ایمان لائے تھے ایسے کذب صریح کو دیکھ کر یکلخت سارے کے سارے مرتد ہو جاتے۔ لیکن ظاہر ہے کہ اِن باتوں میں سے کوئی بات بھی ظہور میں نہیں آئی پس اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ معجزہ شق القمر ضرور وقوع میں آیا تھا۔ ہریک منصف اپنے دل میں سوچ کر دیکھ لے کہ کیا تاریخی طور پر یہ ثبوت کافی نہیں ہے کہ معجزہ شق القمر اُسی زمانہ میں بحوالہ شہادت مخالفین قرآن شریف میں لکھا گیا اور شائع کیا گیا اور پھر سب مخالف اس مضمون کو سنکر چپ رہے کسی نے تحریر یا تقریر سے اُس کا رد نہ کیا اور ہزاروں مسلمان اُس زمانہ کی رویت کی گواہی دیتے رہے اور یہ بات ہم ہرگز لکھنا چاہتے ہیں کہ سنت اللہ پر اعتراض کرنا خود ایک وجہ سے انکار خدائے تعالیٰ ہے کیونکہ اگر خدائے تعالیٰ

64,63 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 111، 112 ۔۔۔ قادیانی | ۔۔۔ صفحہ 186 پر درج

کی قدرت مطلقہ کو نہ مانا جائے اور جسب اُصول تناسخ آریہ صاحبان یہ اعتقاد رکھا جائے کہ جب تک زید نہ مرے بکر ہرگز پیدا نہیں ہو سکتا۔ اِس صورت میں تمام خدائی اسکی باطل ہو جاتی ہے بلکہ اعتقاد صحیح اور حق یہی ہے کہ پرمیشر کو سرب شکتی مان اور قادر مطلق تسلیم کیا جائے اور اپنے ناقص ذہن اور ناتمام تجربہ کو قدرت کے بے انتہا اسرار کا محک امتحان نہ بنایا جائے ورنہ سمجھ دانی کے دعویٰ پر اِس قدر اعتراض وارد ہونگے اور ایسی خجالتیں اُٹھانی پڑینگی کہ جنکا کچھ ٹھکانا نہیں۔ انسان کا قاعدہ ہے کہ جو بات اپنی عقل سے بلند تر دیکھتا ہے اُس کو خلافِ عقل سمجھ لیتا ہے حالانکہ بلند تر از عقل ہونا شیئے دیگر ہے اور خلافِ عقل ہونا شیئے دیگر۔ بھلا میں ماسٹر صاحب سے پوچھتا ہوں کہ خدائے تعالیٰ اِس بات پر قادر رہتا یا نہیں کہ جس قدر اب جرم قمری مشہود و محسوس ہے اِس سے آدھے سے بھی کام لے سکتا اور اگر قادر نہیں تو اُس پر عقلی دلیل جو عند العقل تسلیم ہو سکے کونسی ہے اور کس کتاب میں لکھی ہے تو جس حالت میں معجزہ شق القمر میں یہ بات ماخوذ ہے کہ ایک ٹکڑا اپنی حالت معہودہ پر رہا اور ایک اُس سے الگ ہو گیا وہ بھی ایک یا آدھ منٹ تک یا اِس سے بھی کم۔ تو اِس میں کونسا استبعاد عقلی ہے اور بفرضِ محال اگر استبعاد عقلی بھی ہو تو ہم کہتے ہیں کہ عقل ناقص انسان کی ہر یک کام ربانی تک کب پہنچ سکتی ہے بھلا آپ ہی بتلادیں کہ یہ مسئلہ جو آپ کے اُصول کے رُو سے ستیارتھ پرکاش میں پنڈت دیانند صاحب نے لکھا ہے کہ رُوح انسانی اوس کی طرح کسی گھاس پات وغیرہ پر گرتی ہے پھر اس کو کوئی عورت کھا لیتی ہے اُس سے بچہ پیدا ہوتا ہے یہ کس قدر عقل کے برخلاف اور تمام اطبّاء اور فلاسفر کی تحقیق کے مخالف ہے * کیونکہ ظاہر ہے کہ بچہ صرف عورت ہی کی منی سے پیدا نہیں ہوتا

*حاشیہ: لالہ مرلیدہر صاحب ڈرائنگ ماسٹر نے چودھویں مارچ ۱۸۸۶ء کے جلسہ بحث میں جس کا اثر رسالہ ہذا کو حق تھا کہ پہلے اپنا اعتراض پیش کر کے وقت کو ناحق ضائع کرنے کے لئے گیارہ مارچ ۱۸۸۶ء

سرمہ چشم آریہ صفحہ 64,63 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 112،111 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 186 پر درج ہے

ناپیداکنار ہے ایسا ہی اُس کے کام بھی ناپیداکنار ہیں اور اُس کے ہر ایک کام کی اصلیت تک پہنچنا انسانی طاقت سے برتر اور بلند تر ہے ہاں ہم اُس کی صفات قدیمہ پر نظر کر کے یہ کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ خدا تعالیٰ کی صفات کبھی معطل نہیں رہتیں اس لئے خدا تعالیٰ کی مخلوق میں قدامت نوعی پائی جاتی ہے یعنی مخلوق کی انواع میں سے کوئی نہ کوئی نوع قدیم سے موجود چلی آئی ہے مگر شخصی قدامت باطل ہے اور باوجود اس کے خدا کی صفت اِفنا اور اِہلاک بھی ہمیشہ اپنا کام کرتی چلی آتی ہے وہ بھی کبھی معطل نہیں ہوئی اور اگرچہ نادان فلاسفروں نے بہت ہی زور لگایا کہ زمین و آسمان کے اجرام و اجسام کی پیدائش کو اپنے سائنس یعنی طبعی قواعد کے اندر داخل کر لیں اور ہر ایک پیدائش کے اسباب قائم کریں مگر سچ یہی ہے کہ وہ اس میں ناکام اور نامراد رہے ہیں اور جو کچھ ذخیرہ اپنی طبعی تحقیقات کا انہوں نے جمع کیا ہے وہ بالکل ناتمام اور ناکمل ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ کبھی اپنے خیالات پر قائم نہیں رہ سکے اور ہمیشہ اُن کے خود تراشیدہ خیالات میں تغیر تبدل ہوتا رہتا ہے اور معلوم نہیں کہ آگے کس قدر ہوگا اور چونکہ اُن کی تحقیقاتوں کی یہ حالت ہے کہ تمام مدار اُن کا صرف اپنی عقل اور قیاس پر ہے اور خدا سے کوئی مدد اُن کو نہیں ملتی اس لئے وہ تاریکی سے باہر نہیں آسکتے اور درحقیقت کوئی شخص خدا کو شناخت نہیں کر سکتا جب تک اس حد تک اُس کی معرفت نہ پہنچ جائے کہ وہ اس بات کو سمجھ لے کہ خدا کے بیشمار کام ایسے ہیں کہ جو انسانی طاقت اور عقل اور فہم سے بالاتر اور بلند تر ہیں اور اس مرتبہ معرفت سے پہلے یا تو انسان محض دہریہ ہوتا ہے اور خدا کے وجود پر ایمان ہی نہیں رکھتا اور یا اگر خدا کو مانتا ہے تو صرف اس خدا کو مانتا ہے کہ جو اُس کے خود تراشیدہ دلائل کا ایک نتیجہ ہے نہ اُس خدا کو جو اپنی تجلی سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے اور جس کی قدرتوں کے اسرار اس قسم کے ہیں کہ انسانی عقل اُن کا احاطہ نہیں کر سکتی جب سے خدا نے مجھے یہ علم دیا ہے کہ خدا کی قدرتیں عجیب در عجیب اور عمیق در عمیق اور وراء الوراء لا یدرک ہیں تب سے میں ان لوگوں کو جو فلسفی کہلاتے ہیں پکے کافر سمجھتا ہوں اور چھپے ہوئے دہریہ خیال کرتا ہوں میرا خود ذاتی

چشمۂ معرفت صفحہ 269 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 281 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 186 پر درج ہے

خدا تعالیٰ کی رحمت سے محروم کرنا چاہا اور سخت گنہگار مومنوں کی بھی کسی قدر عزت ہوتی ہے مگر انہوں نے کچھ بھی پروا نہ رکھ کر عام طور پر یہ تقریریں کیں اور خط لکھے اور اشتہار شائع کئے سو خدا تعالیٰ نے اس مشابہت کے پیدا کرنے کے لئے ان سے ایک کام لیا ہے اور دوزخی یا بہشتی ہونے کی اصل حقیقت تو مرنے کے بعد ہر یک کو معلوم ہوگی جس وقت بعض بصد حسرت دوزخ میں پڑے ہوئے کہیں گے مالنا لا نری رجالا کنا نعدھم من الاشرار[1]

عیب رندان مکن اے زاہد پاکیزہ سرشت   تو چہ دانی کہ پس پردہ چہ خوب است چہ زشت

اب حاصل کلام یہ ہے کہ جو ربح کا لفظ حضرت مسیح کے لئے قرآن کریم میں آیا ہے وہی لفظ الہام کے طور پر اس عاجز کے لئے بھی خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

اگر کوئی یہ اشکال پیدا کرے کہ مسیح تو انجیل میں کہتا ہے کہ ضرور ہے کہ میں مارا جاؤں اور تیسرے دن جی اٹھوں۔ تو بیان مذکورہ بالا کیونکر اس کے مطابق ہو۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس موت سے حقیقی موت مراد نہیں ہے بلکہ مجازی موت مراد ہے۔ یہ عام محاورہ ہے کہ جو شخص قریب مرگ ہو کر پھر بچ جائے اس کی نسبت بھی کہا جا سکتا ہے کہ وہ نئے سرے سے زندہ ہوا مسیح پر جو یہ مصیبت آئی کہ وہ صلیب پر چڑھایا گیا اور کیلیں اس کے اعضاء میں ٹھوکی گئیں جن سے وہ غشی کی حالت میں ہو گیا یہ مصیبت درحقیقت موت سے کچھ کم نہیں تھی اور عام طور پر یہ خیال ہے کہ جو شخص ایسی مصیبت تک پہنچ کر بچ جائے اس کی نسبت یہی کہتے ہیں کہ وہ مر مر کر بچا اور اگر وہ یہ کہے کہ میں تو نئے سرے زندہ ہوا ہوں تو اس بات کو کچھ جھوٹ یا مبالغہ خیال نہیں کیا جاتا۔

اور اگر یہ سوال ہو کہ کونسا قرینہ خاص مسیح کے لفظ کا اس بات پر ہے کہ اس موت سے مراد حقیقی موت مراد نہیں ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قرینہ بھی خود حضرت مسیح نے فرمایا ہے جبکہ فقیہہ اور فریسی اور یہودیوں کے مولوی اکٹھے ہو کر اس کے پاس گئے کہ تو نے مسیح ہونے کا تو دعویٰ کیا پر اس دعویٰ کو کیونکر بغیر معجزہ کے ہم مان لیں۔ تو حضرت مسیح نے ان فقیہوں اور

[1] ص ۶۳۱ ، ۱

ازالہ اوہام صفحہ 302 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 302 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 199 پر درج ہے

اپنے اندر رکھتا ہے جو شخص قرآن شریف کے اس اعجاز کو نہیں مانتا وہ علم قرآن سے سخت بے نصیب ہے ومن لم یؤمن بذالک الاعجاز فواللہ ماقدر القرآن حق قدرہ وما عرف اللہ حق معرفتہ وما وقر الرسول حق توقیرہ۔

اے بندگانِ خدا! یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے اور ہر یک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے کوئی شخص

برگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ ان کا ہلنا اور جنبش کرنا بھی بپایہ ثبوت نہیں پہنچتا اور نہ درحقیقت ان کا زندہ ہو جانا ثابت ہوتا ہے۔ اس جگہ یہ بھی جاننا چاہیئے کہ سلب امراض کرنا یا اپنی روح کی گرمی جماد میں ڈال دینا درحقیقت یہ سب عمل الترب کی شاخیں ہیں۔ ہر یک زمانہ میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ہیں جو اس روحانی عمل کے ذریعہ سے سلب امراض کرتے رہے ہیں اور مفلوج، مبروص، مدقوق وغیرہ ان کی توجہ سے اچھے ہوتے رہے ہیں جن لوگوں کے معلومات وسیع ہیں وہ میرے اس بیان پر شہادت دے سکتے ہیں کہ بعض فقرا نقشبندی و سہروردی وغیرہ نے بھی ان مشقوں کی طرف بہت توجہ کی تھی اور بعض ان میں یہاں تک مشاق گذرے ہیں کہ صدہا بیماروں کو اپنے یمین و یسار میں بٹھا کر صرف نظر سے اچھا کر دیتے تھے اور محی الدین ابن عربی صاحب کو بھی اس میں خاص درجہ کی مشق تھی۔ اولیاء اور اہل سلوک کی تواریخ اور سوانح پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کاملین ایسے عملوں سے پرہیز کرتے رہے ہیں مگر بعض لوگ اپنی ولایت کا ایک ثبوت بنانے کی غرض سے یا کسی اور نیت سے ان مشغلوں میں مبتلا ہو گئے تھے۔ اور اب یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن و حکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب میں کمال رکھتے تھے گو الیسع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے۔ کیونکہ الیسع کی لاش نے بھی وہ معجزہ دکھلایا کہ اس کی ہڈیوں کے لگنے سے ایک مردہ زندہ ہو گیا مگر چوروں کی لاشیں مسیح کے جسم کے ساتھ لگنے سے ہرگز زندہ نہ ہو سکیں یعنی وہ دو چور جو مسیح کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے۔ بہرحال مسیح کی یہ تربی کارروائیاں زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھیں۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں۔ جیسا کہ

صفحہ ۱۸ سے خواہ کسی اور سبب سے وہ سب انسانی برداشت کی حد تک نہیں ہو سکتی ہیں کیونکہ وہ اس مامور کی کارروائی کی حارج نہیں ہیں۔ پس جس الہام کو ہم نے قادیان کے بارے میں شائع کیا ہے اس کا یہی مطلب ہے اس سے زیادہ نہیں۔

بعض آدمی یہ اعتراض پیش کرتے ہیں کہ مسیح موعود کے وقت میں امن اور آسائش کا زمانہ ہونا چاہیئے تھا نہ کہ طاعون ملک میں پھیلے اور قحط پڑے اور طرح طرح کے اسباب سے کثرت موت ہو۔ ان اوہام باطلہ کا یہ جواب ہے کہ انسان کا اختیار نہیں ہے کہ اپنی طرف سے حکم چلاوے کہ یوں ہونا چاہیئے تھا اور اس طرح ہونا چاہیئے تھا خدا تعالیٰ کی کتابوں میں بہت تصریح سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں ضرور طاعون پڑیگی اور اس مری کا انجیل میں بھی ذکر ہے اور قرآن شریف میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا الخ یعنے کوئی بستی ایسی نہیں ہوگی جسکو ہم کچھ مدت پہلے قیامت سے یعنی آخری زمانہ میں جو مسیح موعود کا زمانہ ہے ہلاک نہ کردیں یا عذاب میں مبتلا نہ کریں*

یاد رہے کہ اہل سنت کی صحیح مسلم اور دوسری کتابوں اور شیعہ کی کتاب اکمال الدین میں بتصریح لکھا ہے کہ مسیح موعود کے وقت میں طاعون پڑیگی بلکہ اکمال الدین جو شیعہ کی بہت معتبر کتاب ہے اسکے صفحہ ۳۴۸ میں اول چار حدیثیں کسوف خسوف کے بارہ میں لایا ہے اور امام باقر سے روایت کرتا ہے کہ مہدی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ قبل اسکے کہ وہ قائم ہو یعنی عام طور پر قبول کیا جائے رمضان میں کسوف خسوف ہوگا

* حاشیہ: حضرت مسیح روز جمعہ بوقت عصر صلیب پر چڑھائے گئے تھے جب وہ چند گھنٹہ کیلوں کی تکلیف اٹھا کر بیہوش ہو گئے اور خیال کیا گیا کہ مر گئے تو یکدفعہ سخت آندھی اٹھی اور اس سے سورج اور چاند دونوں کی روشنی جاتی رہی اور تاریکی ہو گئی۔ ۰۰ دسویں محرم تھی اور اس دن یہود کا روزہ تھا اور دوسرے دن انکی عید فسح تھی ان بزرگوں نے عین روزہ کی حالت میں اپنی دانست میں یہ ثواب کا کام کیا مطلب یہ تھا کہ حضرت مسیح کو کسی طرح لعنتی ثابت کریں۔ ایسا ہی مسیح موعود پر جبکہ کفر اور قتل کا فتویٰ لگایا گیا تو اسکے بعد رمضان میں کسوف خسوف ہوا تا دونوں واقعات میں مشابہت ہو کیونکہ جس طرح عیسیٰ مسیح استعارہ کے رنگ میں مردوں میں سے ہی اٹھا اسی طرح اس مسیح کو تکفیر کی وجہ سے ٹھہرے اپنی دانست میں ہلاک کر دیا گیا تھا مگر پھر دوبارہ اٹھا اور کھڑا ہو گیا۔ اس لئے امام قائم کہلایا۔ منہ

یہ حوالہ صفحہ 200 پر درج ہے

نزول المسیح صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 396 از مرزا قادیانی

برہمو یا بدھ مذہب والا یا آریہ یا کسی اور رنگ کا فلسفی کوئی ایسی الٰہی صداقت نکال نہیں سکتا جو قرآن شریف میں پہلے سے موجود نہ ہو۔ قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور جس طرح صحیفۂ فطرت کے عجائب و غرائب خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں یہی حال ان صحف مطہرہ کا ہے تا خدائے تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو۔ اور میں اس سے پہلے لکھ چکا ہوں کہ قرآن شریف کے عجائبات اکثر بذریعہ الہام میرے پر کھلتے رہتے ہیں اور اکثر ایسے ہوتے ہیں کہ تفسیروں میں ان کا نام و نشان نہیں پایا جاتا مثلاً یہ جو اس عاجز پر کھلا ہے کہ ابتدائے خلقتِ آدم سے جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان عجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا لیکن مجھے وہ روحانی طریق پسند ہے جس پر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قدم مارا ہے اور حضرت مسیح نے بھی اس عمل جسمانی کو یہودیوں کے جسمانی اور پست خیالات کی وجہ سے جو ان کی فطرت میں مرکوز تھے باذن و حکم الٰہی اختیار کیا تھا ورنہ دراصل مسیح کو بھی یہ عمل پسند نہ تھا۔ واضح ہو کہ اس عمل جسمانی کا ایک نہایت برا خاصہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے اور جسمانی مرضوں کے رفع دفع کرنے کے لئے اپنی دلی و دماغی طاقتوں کو خرچ کرتا رہے وہ اپنی ان روحانی تاثیروں میں جو روح پر اثر ڈال کر روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے اور امر تنویر باطن اور تزکیہ نفوس کا جو اصل مقصد ہے اس کے ہاتھ سے بہت کم انجام پذیر ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ گو حضرت مسیح جسمانی بیماروں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کارروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چونکہ ان جسمانی امور کی طرف توجہ نہیں فرمائی اور تمام زور اپنی روح کا دلوں میں ہدایت پیدا ہونے کیلئے ڈالا اسی وجہ سے تکمیل نفوس میں سب سے بڑھ کر رہے اور ہزارہا بندگان خدا کو کمال کے درجہ تک پہنچا دیا اور اصلاح خلق اور اندرونی تبدیلیوں میں وہ یدبیضا دکھلایا کہ جس کی ابتدائے دنیا سے آج تک نظیر نہیں پائی جاتی حضرت مسیح کے عمل الترب سے وہ مردے جو زندہ ہوتے تھے یعنی وہ قریب الموت آدمی جو گویا نئے سرے زندہ ہو جاتے تھے وہ بلا توقف

ازالہ اوہام صفحہ 158 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 258 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 201 پر درج ہے

حوالہ نمبر 129

من جملتها هذا الهام، أعني يا عيسى انى متوفيك ورافعك اليّ ومطهرك من الذين كفروا وجاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الى يوم القيامة، وان الله قد سماني في هذا عيسى؛ ومن جملتها الهام آخر خاطبني ربي فيه وقال انى خلقتك من جوهر عيسى وانك وعيسى من جوهر واحد وكشيئ واحد؛ ومن جملتها الهام سمى فيه كل من خالفني من العلماء اليهود والنصارى۔ ثم ما ألهمت الى عشر سنين بمثل هذه الالهامات وما كنت أدرى انى أومر بعد هذه المدة الطويلة وأسمّٰى مسيحا موعودا من الله تعالٰى بل كنت خلت ان المسيح نازل من السماء كما هو مركوز في مدارك القوم؛ ولكنى كنت اقول في نفسي تعجبا ان الله لِمَ سمانى عيسى ابن مريم في الهامه المتواتر المتتابع ولِمَ قال انك وانه من جوهر واحد، ولِمَ سمى المخالفين اليهود والنصارى؟ فظهرت عليّ معاني تلك الالهامات والاشارات بعد

مٰلا

وعن ابن مسعود لا يأتي مائة سنة وعلى الارض نفس منفوسة اليوم رواه مسلم، وهكذا ذكر البخاري في صحيحه والمضمون واحد لا حاجة الى الاعادة۔ فوجب من هذا على كل مؤمن ان يؤمن بموت الدجال بعد المائة من زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم والا فكيف يمكن التخلف فيما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بوحى من الله تعالى مؤكدا بقسمه، والقسم يدل على ان الخبر محمول على الظاهر لا تاويل فيه ولا استثناء، والا فاي فائدة كانت في ذكر القسم؛ فتدبر كالمفتشين المحققين۔ واما تطبيق هذين الحديثين فلا يمكن الا بعد تأويل حديث الدجال وجعله من قبيل الاستعارات، فنقول ان حديث خروج الدجال يدل على خروج طائفة الكذابين في آخر الزمان من قوم النصارى، وفي الحديث اشارة الى انهم يشابهون آباءهم المتقدمين في مكرهم وخديعتهم وانواع فتنهم وحرصهم على اضلال الناس كانهم هم، الا ان آباءهم كانوا مقيدين بالسلاسل والاغلال ولكن هؤلاء يخرجون من ذلك السجن ويضع الله عنهم اغلالهم ويعيثون يمينا وشمالا ويفسدون في الارض

حمامۃ البشریٰ صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 192 (حاشیہ) از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 231 پر درج ہے

"میں نے پہلے بھی اس اقرار مفصل ذیل کو اپنی کتابوں میں قسم کے ساتھ لوگوں پر ظاہر کیا ہے اور اب بھی اس پرچہ میں اس خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر لکھتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان احادیث صحیحہ میں دی ہے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور دوسری صحاح میں درج ہیں۔ وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا۔"

الراقم میرزا غلام احمد عفا اللہ عنہ واید ۱۷؍ اگست ۱۸۹۹ء

اس ذکر سے میری دو غرضیں ہیں۔ ایک یہ کہ اپنی جماعت کا ایمان بڑھے اور انہیں وہی ذوق اور سرور حاصل ہو جو یہاں کے خوش قسمت حاضرین کو اس گھڑی حاصل ہوا اور انہوں نے سچے دل سے اعتراف کیا کہ ان کو نیا ایمان ملا ہے اور دوسرے یہ کہ منکرین اور بدظن اس حلفی بیان قسم پر ٹھنڈے دل سے غور کریں اور سوچیں کہ متعمد کذاب اور مفتری مختلق کی یہ شان اور اسے یہ جرأت ہو سکتی ہے کہ ذوالجلال خدا کی ایسی اور اس طرح اور ایسے مجمع میں قسم کھائے۔ اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر!!!

۱۴؍ اکتوبر ۱۸۹۹ء

ڈاکٹر شو داس صاحب تحصیلدار بٹالہ اتفاق حسنہ سے قادیان میں وارد ہوئے اور حضرت اقدس کی ملاقات کے لیے تشریف لائے تھے اور عرض کیا کہ مجھے فقراء سے ملنے کا کمال شوق ہے۔

اور اسی شوق کی وجہ سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت اقدس نے فرمایا:

مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض۔ زندہ خدا پر زندہ ایمان پیدا کرنا

بیشک اگر آپ کے دل میں اہل دل لوگوں کے ساتھ محبت نہ ہوتی، تو آپ ہمارے پاس کیوں آتے اور ایک دنیادار کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ ایک دنیا سے الگ گوشہ نشین کے پاس جاوے۔ مناسبت ایک ضروری شے ہے اور اصل تو یہ ہے کہ جبکہ انسان ایک فنا ہونے والی ہستی ہے اور موت کا کچھ بھی پتہ نہیں کہ کب آجاوے اور عمر ایک ناپائیدار شے ہے پھر کس قدر ضروری ہے کہ اپنی اصلاح اور فلاح کی فکر میں لگ جاوے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ دنیا اپنی دھن میں ایسی لگی ہے کہ اس کو آخرت کا کچھ فکر اور خیال ہی نہیں۔ خدا تعالیٰ سے ایسے لاپروا ہو رہے ہیں گویا وہ کوئی ہستی ہی نہیں۔ ایسی حالت میں جبکہ دنیا کی ایمانی حالت اس حد تک کمزور ہو چکی ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے تاکہ میں زندہ ایمان زندہ خدا پر پیدا کرنے کی راہ بتلاؤں۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ

؎ از خط مولانا عبدالکریم صاحبؓ مندرجہ الحکم جلد ۳ [illegible]

ملفوظات جلد اوّل، صفحہ 218 طبع جدید، از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 231 پر درج ہے

حوالہ نمبر 131

جو اس کے رسول کی نہیں کی گئیں۔ اور وہ خلعت اس اُمتی کو دی جائے جو اسکے رسول کو نہیں دیگئی۔

اور اگر یہ کہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اُمتی کر کے کہاں پکارا گیا ہے تو میں کہتا ہوں کہ صحیح بخاری کی وہ حدیث دیکھو جس میں امامکم منکم موجود ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ منکم کے خطاب کے مخاطب اُمتی لوگ ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے دنیا کے اخیر تک ہوتے رہیں گے۔ اب ظاہر ہے کہ جب مخاطب صرف اُمتی لوگ ہیں اور یہ اُمتیوں کو خوشخبری دی گئی کہ ابن مریم جو آنیوالا ہے وہ تم میں سے ہی ہوگا اور تم میں سے ہی پیدا ہوگا تو دوسرے لفظوں میں ان فقرے کے یہی معنے ہوئے کہ وہ ابن مریم جو آنے والا ہے کوئی نبی نہیں ہوگا بلکہ فقط اُمتی لوگوں میں سے ایک شخص ہوگا۔ ۲۹۲

اب سوچنا چاہیئے کہ اس سے بڑھ کر اس بات کے لئے اور کیا قرینہ ہوگا کہ ابن مریم سے اس جگہ وہ نبی مراد نہیں ہے جس پر انجیل نازل ہوئی تھی کیونکہ نبوت ایک عطاء غیر مجذوذ ہے اور نبی کا اس عطاء سے محروم و بے نصیب کیا جانا ہرگز جائز نہیں۔ اور اگر فرض کرلیں کہ وہ نبی ہونے کی حالت میں ہی آئینگے اور بحیثیت نبوت نزول فرماوینگے تو ختم نبوت اس کا مانع ہے۔ سو یہ قرینہ ایک بڑا بھاری قرینہ ہے بشرطیکہ کسی کے دل و دماغ میں خداداد تقویٰ و فہم موجود ہو۔

میرے دوست مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب اپنے ایک خط میں مجھے لکھتے ہیں کہ اگر آپ کا مثیل موعود ہونا مان لیا جائے تو پھر بخاری و مسلم و دیگر صحاح نکمی و بیکار ہو جائیں گی۔ اور ایک سخت تفرقہ اُمہات مسائل دین میں پڑے گا۔ سو اوّل میں ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ یہ میرے دوست وہی مولوی صاحب ہیں کہ جو اپنے اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۷ میں امکانی طور پر اس عاجز کا مثیل مسیح اور پھر موعود بھی ہونا تسلیم کر چکے ہیں۔ کیونکہ براہین احمدیہ میں ۲۹۳ جس کا مولوی صاحب نے ریویو لکھا ہے ان دونوں دعووں کا ذکر ہے یعنی اس عاجز نے براہین میں صاف اور صریح طور پر لکھا ہے کہ یہ عاجز مثیل مسیح ہے اور نیز موعود بھی ہے۔ جس کے آنے کا وعدہ قرآن شریف اور حدیث میں روحانی طور پر دیا گیا ہے۔

ازالہ اوہام صفحہ 292 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 249 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 240 پر درج ہے

حوالہ نمبر 132

دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد — منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو — جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو
کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر — کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفےٰ — عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دے گا التوا
جب آئے گا تو صلح کو وہ ساتھ لائے گا — جنگوں کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائے گا
پیویں گے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند — کھیلیں گے بچے سانپوں سے بے خوف و بے گزند
یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا — بھولیں گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا — وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائے گا
اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے — کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے
القصہ یہ مسیح کے آنے کا ہے نشاں — کر دے گا ختم آ کے وہ دیں کی لڑائیاں
ظاہر ہیں خود نشاں کہ زماں وہ زماں نہیں — اب قوم میں ہماری وہ تاب و تواں نہیں
اب تم میں خود وہ قوت و طاقت نہیں رہی — وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہیں رہی
وہ نام وہ نمود وہ دولت نہیں رہی — وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہیں رہی
وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہیں رہی — وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہیں رہی
وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی — خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہیں رہی
دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی — حالت تمہاری جاذب نصرت نہیں رہی
حمق آ گیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی — کسل آ گیا ہے دل میں جلادت نہیں رہی
وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی — وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی
دنیا و دیں میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی — اب تم کو غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی
وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہیں رہی — ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہیں رہی
ہر وقت جھوٹ۔ سچ کی تو عادت نہیں رہی — نورِ خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی

ضمیمہ صفحہ 42 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 78 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 250 پر درج ہے

حوالہ نمبر 133

نئی بن رہی تھی۔ وہاں میں نے چٹھی لکھی تھی۔ بھگت رام کے سامنے لکھی تھی۔ دوراج دو تین مزدور بھی وہاں تھے۔ بھگت سے پیسہ یا ٹکٹ خط روانہ کرنے کے واسطے نہیں مانگے تھے۔ اقبال ۵½ کے قریب لکھا تھا بیٹھنے کے کمرہ میں خط لکھا تھا۔ کھانے والے کمرے کے پاس ہے۔ (پھر کہا کہ) پتہ نہیں کھانے والا کمرہ کون ہے۔ میرے اقبال لکھنے کیوقت اسٹیشن ماسٹر۔ تار بابو اور ڈاک بابو موجود تھے (پھر کہا کہ) لکھ چکا تھا۔ دستخط کر رہا تھا جب وہ آئے تھے۔ دو تین آدمی اور تھے جن کے روبرو لکھا تھا۔ وہ عبدالرحیم بھگت رام۔ شیخ وارث تھے۔ اور ڈاکٹر صاحب بھی تھے۔ بیاس میں مظہر نے کسی سے

کی حالت میں حضرت عیسٰی علیہ السلام نبوت کے لوازم سے کیونکر محروم رہ سکتے ہیں؟!

غرض ان لوگوں نے یہ عقیدہ اختیار کر کے چار طور سے قرآن شریف کی مخالفت کی ہے۔ اور پھر اگر پوچھا جائے کہ اس بات کا ثبوت کیا ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام اپنے جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چڑھ گئے تھے؟ تو نہ کوئی آیت پیش کر سکتے ہیں اور نہ کوئی حدیث دکھلا سکتے ہیں۔ صرف نزول کے لفظ کے ساتھ اپنی طرف سے آسمان کا لفظ ملا کر عوام کو دھوکہ دیتے ہیں۔ مگر یاد رہے کہ کسی حدیث مرفوع متصل میں آسمان کا لفظ پایا نہیں جاتا اور نزول کا لفظ محاورات عرب میں مسافر کے لئے آتا ہے اور نزیل مسافر کو کہتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے ملک کا بھی یہی محاورہ ہے کہ ادب کے طور پر کسی وارد شہر کو پوچھا کرتے ہیں کہ آپ کہاں اترے ہیں۔ اور اس بول چال میں کوئی بھی یہ خیال نہیں کرتا کہ یہ شخص آسمان سے اترا ہے۔ اگر اسلام کے تمام فرقوں کی حدیث کی کتابیں تلاش کرو تو صحیح حدیث تو کیا وضعی حدیث بھی ایسی نہیں پاؤ گے جس میں یہ لکھا ہو کہ حضرت عیسٰی جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے اور پھر کسی زمانہ میں زمین کی طرف واپس آئیں گے۔ اگر کوئی ایسی حدیث پیش کرے۔ تو ہم ایسے شخص کو بیس ہزار روپیہ تک تاوان دے سکتے ہیں اور توبہ کرنا اور تمام اپنی

یہ حوالہ صفحہ 250 پر درج

کتاب البریہ صفحہ 208,207، مندرجہ روحانی خزائن جلد 13، صفحہ 226,225 از مرزا قادیانی

نہیں کہا تھا کہ میں ڈاکٹر صاحب کو مارنے آیا ہوں۔ بھگت پریداس سے بھی نہیں کہا تھا۔ ڈاکٹر صاحب مجھ کو ہمراہ امرتسر لے آئے تھے اور مجھے انہوں نے معافی دے دی تھی کہ نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔ بیاس سے چلکر اُسی دن سُورج غروب ہونے سے پہلے امرتسر پہنچ گئے تھے۔ رات کو ڈاکٹر صاحب نے سلطان پنڈ میں جو امرتسر سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے بھیجدیا اور وارث اور پریداس و عبدالرحیم میرے ساتھ رہے تھے۔

کتابوں کا جلا دینا اس کے علاوہ ہوگا۔ جس طرح چاہیں تسلی کر لیں۔

افسوس ہے کہ ہمارے سادہ لوح علما صرف نزول کا لفظ احادیث میں دیکھ کر اس بلا میں گرفتار ہو گئے ہیں کہ خواہ نخواہ امیدیں باندھ رہے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے واپس آئیں گے اور وہ دن ایک بڑے تماشے اور نظارہ کا دن ہوگا کہ اُنکے دائیں بائیں فرشتے ساتھ ساتھ ہونگے جو اُنکو آسمان سے اُٹھا کر لائیں گے۔ افسوس کہ یہ لوگ کتابیں تو پڑھتے ہیں مگر آنکھ بند کر کے۔ فرشتے تو ہر ایک انسان کے ساتھ رہتے ہیں اور بموجب حدیث صحیح کے طالب العلموں پر اپنے پروں کا سایہ ڈالتے ہیں۔ اگر مسیح کو فرشتے اُٹھائیں تو کیوں نرالے طور پر اس بات کو مانا جائے۔ قرآن شریف سے تو یہ بھی ثابت ہے کہ ہر ایک شخص کو خدا تعالےٰ اٹھائے پھرتا ہے حملنٰهم فی البرّ و البحر[1] مگر کیا خدا کسی کو نظر آتا ہے؟ یہ سب استعارات ہیں۔ مگر ایک بیوقوف فرقہ چاہتا ہے کہ انکو حقیقت کے رنگ میں دیکھیں اور اس طرح پر ناحق مخالفوں کو اعتراض کا موقعہ دیتے ہیں۔ یہ نادان نہیں جانتے کہ اگر حدیثوں کا مقصد یہ تھا کہ وہی مسیح جو آسمان پر گیا تھا۔ واپس آئیگا تو اس صورت میں نزول کا لفظ بولنا بے محل تھا۔ ایسے موقعہ پر لغتِ عرب میں کسی کا واپس آنا بیان کیا جاتا ہے۔ عرب کے فصیح لوگ رجوع بولا کرتے ہیں نہ نزول۔ پھر کیونکر ایسا غیر فصیح اور بے محل لفظ اُس افصح الفصحاء اور اعرف الناس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا جائے جو تمام فصحاء کا سردار ہے۔

[1] بنی اسرائیل : ۷۱

روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 226,225 ... صفحہ 208,207 ... از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 250 پر درج ہے

حوالہ نمبر 134

افسوس کہ ہماری قوم کے لوگ استعارات کو حقیقت پر حمل کرکے سخت پیچ میں پھنس گئے ہیں اور ایسی مشکلات کا سامنا انہیں پیش آگیا ہے کہ اب اُن سے بآسانی نکلنا ان لوگوں کیلئے سخت دشوار ہے اور جو نکلنے کی راہیں ہیں وہ انہیں قبول نہیں کرتے۔ مثلاً صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو اُن کا لباس زرد رنگ کا ہوگا اس لفظ کو ظاہری لباس پر حمل کرنا کیسا لغو خیال ہے زرد رنگ پہننے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی لیکن اگر اس لفظ کو ایک کشفی استعارہ قرار دے کر معبرین کے مذاق اور تجارب کے موافق اسکی تعبیر کرنا چاہیں

ایک یہ کہ جب وہ مسیح آئے گا تو مسلمانوں کی اندرونی حالت کو جو اس وقت بغایت درجہ بگڑی ہوئی ہوگی دینی صحیح تعلیم سے درست کر دے گا اور اُن کے روحانی افلاس اور باطنی ناداری کو بکلی دور فرما کر جواہرات علوم وحقائق ومعارف اُن کے سامنے رکھ دے گا یہاں تک کہ وہ لوگ اس دولت کو لیتے لیتے تھک جائیں گے اور اُن میں سے کوئی طالب حق روحانی طور پر مفلس اور نادار نہیں رہے گا بلکہ جس قدر سچائی کے بھوکے اور پیاسے ہیں ان کو بکثرت طیب غذا صداقت کی اور شربت شیریں معرفت کا پلایا جائے گا اور علوم حقہ کے موتیوں سے اُن کی جھولیاں پُر کر دی جائیں گی اور جو مغز اور لب لباب قرآن شریف کا ہے اس عطر کے بھرے ہوئے شیشے اُن کو دئے جائیں گے۔

دوسری علامت خاصہ یہ ہے کہ جب وہ مسیح موعود آئے گا تو صلیب کو توڑے گا اور خنزیروں کو قتل کریگا اور دجّال یک چشم کو قتل کر ڈالے گا اور جس کافر تک اس کے دم کی ہوا پہنچے گی وہ فی الفور مر جائیگا سو اس علامت کی اصل حقیقت جو روحانی طور پر مراد رکھی گئی ہے یہ ہے کہ مسیح دنیا میں آکر صلیبی مذہب کی شان وشوکت کو اپنے پیروں کے نیچے کچل ڈالے گا اور اُن لوگوں کو جن میں خنزیروں کی بے حیائی اور نوکوں کی بے شرمی اور نجاست خوری ہے اُن پر دلائل قاطعہ کا ہتھیار چلا کر ان سب کا کام تمام کرے گا اور وہ لوگ جو صرف دنیا کی آنکھ رکھتے ہیں مگر دین کی آنکھ بکلی ندارد۔ بلکہ ایک بدنما ٹینٹ اس میں نکلا ہوا ہے انکو بھی حجتوں کی سیف قاطعہ سے ملزم کرکے اُن کی منکرانہ ہستی کا خاتمہ کر دے گا اور نہ صرف ایسے یک چشم لوگ بلکہ ہر ایک کافر جو دین محمدی کو بنظر استحقار دیکھتا ہے مسیحی دلائل کے جلالی دم سے روحانی طور پر مارا جائے گا۔ غرض یہ سب عبارتیں استعارہ کے طور پر واقع ہیں جو اس عاجز پر

ازالہ اوہام صفحہ 81 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 142 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 250 پر درج ہے

حوالہ نمبر 135

اصحاب مجدد تسلیم کئے گئے ہیں۔ جن میں سے بعض نے اپنی زبان سے دعویٰ مجددیت کیا ہے اور بعض نے نہیں کیا۔ صرف بعض لوگوں نے انکو اپنے اعتقاد اور علم سے مجدد تسلیم کرلیا ہے۔ ہم انکے نام صدی وار لکھ دیتے ہیں۔ تاکہ جو لوگ انکے اسمائے مبارک سے ناواقف اور نا آشنا ہیں۔ اچھی طرح سے واقف ہو جائیں۔

• پہلی صدی میں اصحاب ذیل مجدد تسلیم کئے گئے ہیں

(۱) عمر بن عبد العزیز (۲) سالم (۳) قاسم (۴) مکحول۔ علاوہ ازیں اور بھی اس صدی میں مجدد مانے گئے ہیں۔ چونکہ جو مجدد جامع صفات حسنہ ہوتا ہے۔ وہ سب کا سردار اور فی الحقیقت وہی مجدد فی نفسہ مانا جاتا ہے۔ اور باقی اس کی ذیل سمجھے جاتے ہیں۔ جیسے انبیاء بنی اسرائیل میں ایک نبی بڑا ہوتا تھا۔ تو دوسرے اسکے تابع ہو کر کاروائی کرتے تھے۔ چنانچہ صدی اول کے مجدد متصف بجامع صفات حسنیٰ حضرت عمر بن عبد العزیز تھے دیکھو نجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۹۔ و قرۃ العیون و مجالس الابرار۔

دوسری صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(۱) امام محمد ادریس ابو عبد اللہ شافعی (۲) احمد بن محمد بن حنبل شیبانی (۳) یحییٰ بن معین بن عون غطفانی (۴) اشہب بن عبد العزیز بن داؤد قیس (۵) ابو عمرو مالکی مصری (۶) خلیفہ مامون رشید بن ہارون (۷) قاضی حسن بن زیاد حنفی (۸) جنید بن محمد بغدادی صوفی (۹) سہل بن ابی سہل بن رخلہ شافعی۔ (۱۰) بقول امام شعرانی حارث بن اسعد محاسبی ابو عبد اللہ صوفی بغدادی۔ (۱۱) اور بقول قاضی القضات علامہ عینی۔ احمد بن خالد الخلال ابو جعفر حنبلی بغدادی۔ دیکھو نجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۱۴۔ قرۃ العیون و مجالس الابرار۔

تیسری صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(۱) قاضی احمد بن شریح بغدادی شافعی (۲) ابو الحسن اشعری متکلم شافعی۔ (۳) ابو جعفر طحاوی ازدی حنفی (۴) احمد بن شعیب (۵) ابو عبد الرحمن نسائی (۶) خلیفہ مقتدر باللہ عباسی

عسل مصفّٰی جلد اول، صفحہ 162 تا 165 از مرزا خدا بخش قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 270 پر درج ہے

حوالہ نمبر 135

۸۱۱

(۷) حضرت شبلی صوفی (۸) عبیداللہ بن حسین (۹) ابوالحسن کرخی صوفی حنفی (۱۰) امام بقی بن مخلد قرطبی مجدد اندلس اہل حدیث۔

چوتھی صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(۱) امام ابوبکر باقلانی (۲) خلیفہ قادر باللہ عباسی (۳) ابوحامد اسفرائنی (۴) حافظ ابو نعیم (۵) ابوبکر خوارزمی حنفی (۶) بقول شاہ ولی اللہ ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ المعروف بالحاکم نیشاپوری (۷) امام بیہقی۔ (۸) حضرت ابوطالب ولی اللہ صاحب قوت القلوب جو طبقہ صوفیا سے ہیں (۹) حافظ احمد بن علی بن ثابت خطیب بغداد (۱۰) ابواسحاق شیرازی (۱۱) ابراہیم بن ہلال بن یوسف فقیہ ومحدث۔

پانچویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(۱) محمد بن محمد ابوحامد امام غزالی (۲) بقول عینی وکرمانی حضرت راعونی حنفی (۳) خلیفہ مستظہر بالدین مقتدی باللہ عباسی (۴) عبداللہ بن محمد انصاری ابواسمٰعیل ہروی (۵) ابوطاہر سلفی (۶) محمد بن احمد ابوبکر شمس الدین سرخسی فقیہ حنفی۔

چھٹی صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(۱) محمد بن عمر ابوعبداللہ فخر الدین رازی (۲) علی بن محمد (۳) عزالدین ابن کثیر (۴) امام رافعی شافعی صاحب زبدہ شرح شفا (۵) یحیی بن حبش بن میرک حضرت شہاب الدین سہروردی شہید امام طریقت (۶) یحیی بن اشرف بن حسن محی الدین لوذی۔ (۷) حافظ عبدالرحمن ابن جوزی۔

ساتویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(۱) احمد بن عبدالحلیم تقی الدین ابن تیمیہ حنبلی (۲) تقی الدین ابن دقیق العید (۳) شاہ شرف الدین مخدوم بہالی سندی (۴) حضرت معین الدین چشتی (۵) حافظ

عسل مصفٰی جلد اول، صفحہ 162 تا 165 از مرزا خدا بخش قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 270 پر درج ہے

ابن القیم جوزی شمس الدین محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد بن القیم الجوزی دعی دمشقی حنبلی (۶) عبداللہ بن اسعد بن علی بن سلیمان بن خلاج، ابو محمد عفیف الدین یافعی شافعی (۷) قاضی بدر الدین محمد بن عبداللہ الشبل حنفی دمشقی۔

آٹھویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(۱) حافظ علی بن حجر عسقلانی شافعی (۲) حافظ زین الدین عراقی شافعی (۳) صالح بن عمر بن ارسلان قاضی بلقینی (۴) علامہ ناصر الدین شاذلی ابن سنت میلی۔

نویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(۱) عبدالرحمن بن کمال الدین شافعی معروف بامام جلال الدین سیوطی (۲) محمد بن عبد الرحمن سخاوی شافعی (۳) سید محمد جونپوری مہدی۔ اور بقول بعض دسویں صدی کے مجدد ہیں

دسویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(۱) ملا علی قاری (۲) محمد طاہر فتنی گجراتی محی الدین محی السنۃ (۳) حضرت علی بن حسام الدین معروف بعلی متقی ہندی مکی۔

گیارہویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(۱) عالمگیر بادشاہ غازی اورنگ زیب (۲) حضرت آدم بنوری صوفی (۳) شیخ احمد بن عبدالاحد بن زین العابدین فاروقی سرہندی معروف بامام ربانی مجدد الف ثانی

بارھویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(۱) محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان نجدی (۲) مرزا مظہر جان جاناں دہلوی (۳) سید عبدالقادر بن احمد بن عبدالقادر حسنی کوکبانی (۴) حضرت احمد شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی (۵) امام شوکانی (۶) علامہ سید محمد بن اسمٰعیل امیر یمن (۷) محمد حیات بن ملا لانہ

بعض کے نزدیک حضرت امیر تیمور بادشاہ بھی مجدد ہیں۔

عسل مصفٰی جلد اول، صفحہ 162 تا 165 از مرزا خدا بخش قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 270 پر درج ہے

حوالہ نمبر 135

سندھی مدنی)

تیرھویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(۱) سید احمد بریلوی (۲) شاہ عبد العزیز محدث دہلوی (۳) مولوی محمد اسمٰعیل شہید دہلوی (۴) بعض کے نزدیک شاہ رفیع الدین صاحب بھی مجدد ہیں (۵) بعض نے شاہ عبد القادر کو مجدد تسلیم کیا ہے۔ ہم اسکا انکار نہیں کر سکتے۔ کہ بعض ممالک میں بعض بزرگ ایسے ہی ہوں گے جنکو مجدد مانا گیا ہو۔ اور ہمیں انکی اطلاع نہ ملی ہو۔ وجہ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو جامع جمیع صفات انسانی تھے۔ کوئی کامل انسان ایسا نہیں ہو سکتا تھا۔ کہ شریعت اسلامی کے تمام محکمجات کی خدمات کو سرانجام دے سکتا۔ اسلئے ضروری بلکہ اشد ضروری تھا۔ کہ شریعت حقہ اسلام کے ہر پہلو اور ہر محکمہ کے ضعف اور کمزوری کو دور کرنے کے لئے الگ الگ افراد اس خدمت پر مامور ہوتے اور مشاہدہ اور تجربہ گواہی دیتا ہے کہ ایسا ہی ہوتا رہا۔ چنانچہ فہرست مجددین سے واضح ہوتا ہے۔ کہ کوئی مجدد فقیہ ہے کوئی محدث ہے۔ کوئی مفسر ہے کوئی صوفی کوئی متکلم ہے۔ اور کوئی بادشاہ ہے۔ الغرض جن کاموں کو ایک ذات جامع جمیع صفات انسانی بحسن وخوبی سرانجام دیتی تھی۔ اب مختلف زمانوں میں مختلف افراد مختلف پہلوؤں میں ان خدمات کو بجا لاتے رہے۔ اور اس سے کوئی مسلمان انکار نہیں کر سکتا۔

جب یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا۔ کہ ہر صدی کے سر پر کسی مجدد کا آنا ضروری ہے۔ تو اب کوئی وجہ نہیں کہ چودھویں صدی کے سر پر کوئی مجدد نہ آوے۔ مجدد کا آنا نہایت ہی ضروری ہے۔ خاص کر ایسے پر فتن زمانہ میں جبکہ اسلام پر ہر پہلو اور ہر طرف سے مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں۔ اور اسلام ایسے نرغہ میں پھنس گیا ہے۔ کہ جس سے جانبری نہایت ہی مشکل ہو گئی ہے۔

ہاں یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ ہر صدی میں جو مجدد آیا ہے۔ اسکا اہم کام یہی ہوتا تھا۔ کہ اسلام پر جس پہلو سے حملہ کیا گیا۔ یا جس بات میں اسلام ضعیف ہو گیا۔ اسی حملہ یا نقص کے دور کرنے کے لئے وہ مجدد کھڑا ہوا۔ اور مجدد کے لئے یہ ضروری نہیں کہ تمام

بحوالہ صفحہ 270 پر درج ہے	عسل مصفّٰی جلد اول، صفحہ 162 تا 165 از مرزا خدا بخش قادیانی

حوالہ نمبر 136

عَلَيهِ وَسَلَّم وبارك وَجَعَل اعداءه من الملعونين۔ اشهدوا انا نتمسك

است خدا بر وے درود فرستاد و برکت نازل کرد و بر دشمنان او لعنت فرود آورد۔ گواہ باشید کہ ما

بكتاب الله القرآن۔ وَنتّبع اقوال رسول الله منبع الحق والعرفان۔ ونقبل

بکتاب الٰہی کہ قرآن شریف است پنجہ می زنیم۔ و سخنان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را کہ چشمہ حق و معرفت است

ما انعقد عليه الاجماع بذالك الزمان۔ لا نزيد عليها ولا ننقص منها

پیروی مے کنیم و ہمہ آں امور را قبول مے کنیم کہ دراں زمانہ باجماع صحابہ تحقیق قرار یافتند۔ نہ برآں امور

وعليها نحيى وعليها نموت۔ ومن زاد على هذه الشريعة مثقال ذرة او نقص

زیادہ می کنیم و نہ از آنہا کم میسازیم۔ و برآنہا زندہ خواہیم ماند و برآنہا خواہیم مرد۔ و ہر کہ بمقدار یک ذرہ بریں شریعت

منها او كفر بعقيدة اجماعية۔ فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين

زیادہ کرد یا کم نمود یا انکار عقیدہ اجماعیہ کرد۔ پس بر وے لعنت خدا و لعنت فرشتگان و ہمہ آدمیان است۔

هٰذا اعتقادي۔ وَهُوَ مَقصُودي ومرادي۔ ولا اخالف

ایں اعتقاد من است و ہمیں مقصود من است و مراد من ۔ و من

قومي في الاصول الاجماعية۔ وَمَا جئتُ بمحدثات كالفرق المبتدعة

با قوم خود در اصول اجماعیہ اختلاف ندارم۔ و ہمچو بدعتیاں چیزہائے نو پیدا نیاوردہ ام۔

بيد اني ارسلت لتجديد الدين واصلاح الامة على راس هذه المائة۔ فاذكّرهم

مگر اینست کہ من برائے تازہ کردن دین و اصلاح امت بر سر ایں صدی فرستادہ شدہ ام۔ پس ایشاں را

بعض ما نسوا من العلوم الحكمية۔ والواقعات الصحيحة الاصلية۔ وَجَعَلني

بعض آں امور از علوم حکمیہ و واقعات صحیحہ یاد می دہانم کہ آں را فراموش کردہ بودند و مرا پروردگار من

ربي عيسى ابن مريم على طريق البروزات الرحمانية لمصلحة اراد لنفع العامة۔

بر طریق بروزات روحانیہ عیسیٰ ابن مریم گردانید۔ برائے مصلحتے کہ بالغرض افادہ مخلوقات

سطر 144 سے متعلقہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 144 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 274 پر درج ہے

حوالہ نمبر 137

جب تک کسی دل میں ایک ذرہ بھی تقویٰ ہو ایسے افترا نہیں کرسکتا جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنا رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے۔ اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں۔ اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰہِ ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔ بالخصوص قصوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں ہیں۔ اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اُس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روز حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جلّ شانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے اُن سب پر ایمان لاویں۔ اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں اُن سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔ اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افترا کرتا ہے۔ اور قیامت میں ہمارا اُس پر یہ دعویٰ ہے کہ کب اُس نے ہمارا سینہ چاک کرکے دیکھا کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے دل سے

ایام الصلح صفحہ 87 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 323 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 274 پر درج ہے

حوالہ نمبر 138

عَلَيهِ وَسَلَّم وبارك وَجَعَل اعداءه من الملعونين۔ اشهدوا انا نتمسك
است خدا بمحمد درود فرستاد و برکت نازل کرد و بر دشمنان او لعنت فرود آورد۔ گواہ باشید کہ ما

بكتاب الله القرآن۔ وَنتّبع اقوال رسول الله منبع الحق والعرفان۔ ونقبل
بکتاب الٰہی کہ قرآن شریف است پنجہ می زنیم۔ و سخنان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را کہ چشمۂ حق و معرفت است

ما انعقد عليه الاجماع بذالك الزمان۔ لا نزيد عليها ولا ننقص منها
پیروی مے کنیم و ہمہ آں امور را قبول مے کنیم کہ دراں زمانہ باجماع صحابہ کرام قرار یافتند۔ نہ برآں امور

وعليها نحيى وعليها نموت۔ ومن زاد على هذه الشريعة مثقال ذرة او نقص
زیادہ می کنیم و نہ از آنہا کم میسازیم۔ و بر آنہا زندہ خواہیم ماند و بر آنہا خواہیم مرد۔ و ہر کہ بمقدار یک ذرہ بریں شریعت

منها او كفر بعقيدة اجماعية۔ فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين
زیادہ کرد یا کم نمود یا انکار عقیدہ اجماعیہ کرد۔ پس برو لعنت خدا و لعنت فرشتگان و ہمہ آدمیان است ۔

هٰذا اعتقادي۔ وهو مقصودي ومرادي۔ ولا اخالف
ایں اعتقاد من است و ہمیں مقصود من است و مراد من ۔ و من

قومي في الاصول الاجماعية۔ وما جئت بمحدثات كالفرق المبتدعة
با قوم خود در اصول اجماعیہ اختلافے ندارم۔ و ہیچ بدعتیاں چیزہائے نو پیدا نیاوردہ ام ۔

بيد اني ارسلت لتجديد الدين واصلاح الامة على راس هذه المائة۔ فاذكرهم
مگر ہمیں است کہ من برائے تازہ کردن دین و اصلاح امت بر سر ایں صدی فرستادہ شدہ ام ۔ پس ایشاں را

بعض ما نسوا من العلوم الحكمية۔ والواقعات الصحيحة الاصلية۔ وجعلني
بعض آں امور از علوم حکمیہ و واقعات صحیحہ یاد می دہانم کہ آں را فراموش کردہ بودند و مرا بہ درگاہ من

ربي عيسى ابن مريم على طريق البروزات الروحانية لمصلحة اراد لنفع العامة۔
بطریق بروزات روحانیہ عیسیٰ بن مریم گردانید ۔ برائے مصلحتے کہ بغرض افادہ مخلوقات

انجام آتھم صفحہ 144 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 144 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 274 پر درج ہے

حوالہ نمبر 139

صلحکاری سے خدا تعالیٰ جو ارحم الراحمین اور ماں باپ سے زیادہ اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے ہرگز ممکن نہیں کہ وہ اپنے غافل اور کمزور بندوں کے لئے یہ پہلو اختیار نہ کرے کہ ان کو تیرہ سو برس کے غافل پاکر دلائل اور براہین سے سمجھاوے اور آسمانی نشانوں سے تسکین بخشے اور یہ پہلو اختیار کرے کہ کسی کو بھیج کر غافل بندوں کو فنا کرنے کیلئے تیار ہو جائے۔ یہ عادت اس کی ان صفات کے مخالف ہے جن کی قرآن شریف میں تعلیم دی گئی ہے۔ اور قرآن شریف میں یہ وعدہ تھا کہ خدا تعالیٰ فتنوں اور خطرات کے وقت میں دین اسلام کی حفاظت کرے گا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ سو خدا تعالیٰ نے بموجب اس وعدہ کے چار قسم کی حفاظت اپنی کلام کی کی۔ اوّل حافظوں کے ذریعہ سے اس کے الفاظ اور ترتیب کو محفوظ رکھا۔ اور ہر ایک صدی میں لاکھوں ایسے انسان پیدا کئے جو اس کی پاک کلام کو اپنے سینوں میں حفظ رکھتے ہیں۔ ایسا حفظ کہ اگر ایک لفظ پوچھا جائے تو اس کا اگلا پچھلا سب بتا سکتے ہیں۔ اور اس طرح پر قرآن کو تحریف لفظی سے ہر ایک زمانہ میں بچایا۔ دوسرے ایسے ائمہ اور اکابر کے ذریعہ سے جن کو ہر ایک صدی میں فہم قرآن عطا ہوا ہے جنہوں نے قرآن شریف کے اجمالی مقامات کی احادیث نبویہ کی مدد سے تفسیر کر کے خدا کی پاک کلام اور پاک تعلیم کو ہر ایک زمانہ میں تحریف معنوی سے محفوظ رکھا۔ تیسرے متکلمین کے ذریعہ سے جنہوں نے قرآنی تعلیمات کو عقل کے ساتھ تطبیق دے کر خدا کی پاک کلام کو کوتہ اندیش فلسفیوں کے استخفاف سے بچایا ہے۔ چوتھے روحانی انعام پانے والوں کے ذریعہ سے جنہوں نے خدا کی پاک کلام کو ہر ایک زمانہ میں معجزات اور معارف کے منکروں کے حملہ سے بچایا ہے۔

سو یہ پیشگوئی کسی نہ کسی پہلو کی وجہ سے ہر ایک زمانہ میں پوری ہوتی رہی ہے اور جس زمانہ میں کسی پہلو پر مخالفوں کی طرف سے زیادہ زور دیا گیا تھا اُسی کے مطابق خدا تعالیٰ کی غیرت اور حمیت نے مدافعت کرنے والا پیدا کیا ہے لیکن یہ زمانہ جس میں ہم ہیں یہ ایک ایسا زمانہ تھا جس میں مخالفوں نے ہر چہار پہلو کے رُو سے حملہ کیا تھا اور یہ ایک سخت طوفانی دن تھے

ایام الصلح صفحہ 62، مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 288 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 275 پر درج ہے

اس عذر کا جواب یہ ہے کہ اس عاجز کی طرف سے بھی یہ دعویٰ نہیں کہ مسیحیت کا میرے وجود پر ہی خاتمہ ہے اور آئندہ کوئی مسیح نہیں آئے گا بلکہ میں تو مانتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آسکتا ہے اور ممکن ہے کہ ظاہری جلال اور اقبال کے ساتھ بھی آوے اور ممکن ہے کہ اوّل وہ دمشق میں ہی نازل ہو مگر اے میرے دوست مجھے اس بات کے ماننے اور قبول کرنے سے معذور تصور فرمائیے کہ وہی مسیح ابن مریم جو فوت ہو چکا ہے اپنے خاکی جسم کے ساتھ پھر آسمان سے اُترے گا۔ اسلام اگرچہ خدائے تعالیٰ کو قادر مطلق بیان فرماتا ہے اور فرمودۂ خدا اور رسول کو عقل پر فوقیت دیتا ہے مگر پھر بھی وہ عقل کو معطل اور بے کار ٹھہرانا نہیں چاہتا اور اگر صاف اور صریح طور پر کوئی امر خلاف عقل کسی الہامی کتاب میں واقع ہو اور ہم اس کے چاروں طرف نظر ڈال کر اس حقیقت تک پہنچ جائیں کہ دراصل یہ امر خلاف عقل ہے برتر از عقل نہیں تو ہمیں شریعت اور کتاب الٰہی ہرگز اجازت نہیں دیتی کہ ہم اس امر غیر معقول کو حقیقت پر حمل کر بیٹھیں بلکہ قرآن شریف میں ہمیں صاف تاکید فرمائی گئی ہے کہ آیات متشابہات یعنی جن کا سمجھنا عقل پر مشتبہ رہے اُن کے ظاہری معانی پر ہرگز زور نہیں دینا چاہیئے کہ درحقیقت یہی مطلب اور مراد خدا تعالیٰ کی ہے* بلکہ اس پر ایمان لانا چاہیئے اور اس کی اصل حقیقت کو

* بعض لوگ موحدین کے فرقہ میں سے بحوالہ آیات قرآنی یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح ابن مریم انواع واقسام کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر زندہ کر دیا کرتے تھے۔ چنانچہ اسی بناء پر اس عاجز پر اعتراض کیا ہے کہ جس حالت میں مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے تو پھر آپ بھی کوئی مٹی کا پرندہ بنا کر پھر اس کو زندہ کر کے دکھلائیے۔ کیونکہ جس حالت میں حضرت مسیح کے کروڑہا پرندے بنائے ہوئے اب تک موجود ہیں جو ہر طرف پرواز کرتے نظر آتے ہیں تو پھر مثیل مسیح بھی کسی پرندہ کا خالق ہونا چاہیئے۔

ان تمام اوہام باطلہ کا جواب یہ ہے کہ وہ آیات جن میں ایسا لکھا ہے متشابہات میں سے ہیں اور ان کے یہ معنے کرنا کہ گویا خدا تعالیٰ نے اپنے ارادہ اور اذن سے حضرت عیسیٰ کو صفات خالقیت میں شریک کر رکھا تھا صریح الحاد اور سخت بے ایمانی ہے کیونکہ اگر خدا تعالیٰ اپنی صفات خاصۂ الوہیت بھی دوسروں کو دے سکتا ہے

(حاشیہ پر: ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷)

ازالہ اوہام صفحہ 295 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 251 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 292 پر درج ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اس زمانہ میں اگرچہ آسمان کے نیچے طرح طرح کے ظلم ہو رہے ہیں۔ مگر جس ظلم کو ابھی میں ذیل میں بیان کروں گا۔ وہ ایک ایسا دردناک حادثہ ہے کہ دل کو ہلا دیتا ہے۔ اور بدن پر لرزہ ڈالتا ہے ٭

اس امر کو باترتیب بیان کرنے کے لئے پہلے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ جب خدا تعالےٰ نے زمانہ کی موجودہ حالت کو دیکھ کر اور زمین کو طرح طرح کے فسق اور معصیت اور گمراہی سے بھرا ہوا پا کر مجھے تبلیغ حق اور اصلاح کے لئے مامور فرمایا۔ اور یہ زمانہ بھی ایسا تھا کہ ..... اس دنیا کے لوگ تیرھویں صدی ہجری کو ختم کر کے چودھویں صدی کے سر پر پہنچ گئے تھے۔ تب میں نے اُس حکم کی پابندی سے عام لوگوں میں بذریعہ تحریری اشتہارات اور تقریروں کے یہ ندا کرنی شروع کی کہ اس صدی کے سر پر جو خدا کی طرف سے تجدید دین کے لئے آنے والا تھا وہ میں ہی ہوں تا وہ ایمان جو زمین پر سے اُٹھ گیا ہے اُس کو دوبارہ قائم کروں۔ اور خدا سے قوت پا کر اسی کے ہاتھ کی کشش سے دنیا کو اصلاح اور تقویٰ اور راستبازی کی طرف کھینچوں۔ اور ان کی اعتقادی اور عملی غلطیوں کو دور کروں۔ اور پھر جب اس پر چند سال گذرے تو بذریعہ وحی الٰہی میرے پر بتصریح کھولا گیا ہے کہ وہ مسیح جو اس اُمت کے لئے ابتدا سے موعود تھا۔ اور وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے

زمانہ میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اُس آسمانی مائدہ کو نئے سرے انسانوں کے آگے پیش کرنیوالا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ وہ مَیں ہی ہوں۔ اور مکالمات الٰہیہ اور مخاطبات رحمانیہ اس صفائی اور تواتر سے اس بارے میں ہوئے کہ شک و شبہ کی جگہ نہ رہی۔ ہر ایک وحی جو ہوتی ایک فولادی میخ کی طرح دل میں دھنستی تھی اور یہ تمام مکالمات الٰہیہ ایسی عظیم الشان پیشگوئیوں سے بھرے ہوئے تھے کہ روز روشن کی طرح وہ پوری ہوتی تھیں۔ اور اُن کے تواتر اور کثرت اور اعجازی طاقتوں کے کرشمہ نے مجھے اس بات کے اقرار کیلئے مجبور کیا کہ یہ اُسی وحدہٗ لاشریک خدا کا کلام ہے جس کا کلام قرآن شریف ہے۔ اور مَیں اس جگہ توریت اور انجیل کا نام نہیں لیتا۔ کیونکہ توریت اور انجیل تحریف کرنے والوں کے ہاتھوں سے اس قدر محرف و مبدل ہو گئی ہیں کہ اب ان کتابوں کو خدا کا کلام نہیں کہہ سکتے۔ غرض وہ خدا کی وحی جو میرے پر نازل ہوئی ایسی یقینی اور قطعی ہے کہ جس کے ذریعہ سے مَیں نے اپنے خدا کو پایا۔ اور وہ وحی نہ صرف آسمانی نشانوں کے ذریعہ مرتبہ حق الیقین تک پہنچی۔ بلکہ ہر ایک حصہ اُس کا جب خدا تعالےٰ کے کلام قرآن شریف پر پیش کیا گیا تو اس کے مطابق ثابت ہوا۔ اور اس کی تصدیق کے لئے بارش کی طرح نشان آسمانی برسے۔ انہیں دنوں میں رمضان کے مہینہ میں سُورج اور چاند کا گرہن بھی ہوا جیسا کہ لکھا تھا کہ اس مہدی کے وقت میں ماہ رمضان میں سورج اور چاند کا گرہن ہوگا۔ اور انہیں ایام میں طاعون بھی کثرت سے پنجاب میں ہوئی۔ جیسا کہ قرآن شریف میں یہ خبر موجود ہے۔ اور پہلے نبیوں نے بھی یہ خبر دی ہے کہ ان دنوں میں مری بہت پڑیگی۔ اور ایسا ہو گا کہ کوئی گاؤں اور شہر اُس مری سے باہر نہیں رہیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ہو رہا ہے۔ اور خدا نے اُس وقت کہ اِس ملک میں طاعون کا نام و نشان نہ تھا قریباً بائیس۲۲ برس طاعون کے پھوٹنے سے پہلے مجھے اُس کے پیدا ہونے کی خبر دی۔ پھر اس بارہ میں الہامات بارش کی طرح ہوئے اور تکرار ان فقرات کا مختلف پیرایوں میں ہوا۔ چنانچہ مندرجہ ذیل وحی میں اس طور پر مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔

اتٰی امراللّٰہ فلا تستعجلوہ بشارۃ تلقاھا النبیون۔ ان اللّٰہ مع الذین اتقوا

حوالہ نمبر 142

اس سے بڑھ کر اور کچھ نہیں ۔ کہ مجھے تمام اخلاقی حالتوں میں خدائے قیوم نے حضرت مسیح علیہ السلام کا نمونہ ٹھیرایا ہے تا امن اور نرمی کے ساتھ لوگوں کو روحانی زندگی بخشوں ۔ میں نے اس نام کے معنے یعنی مسیح موعود کے صرف آج ہی اس طور سے نہیں کئے بلکہ آج سے انیس برس پہلے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں بھی یہی معنے کئے ہیں ۔

ممکن ہے کہ کئی لوگ میری ان باتوں پر ہنسیں گے یا مجھے پاگل اور دیوانہ قرار دیں ۔ کیونکہ یہ باتیں دنیا کی سمجھ سے بڑھ کر ہیں ۔ اور دنیا ان کو شناخت نہیں کر سکتی ۔ خاص کر قدیم فرقوں کے مسلمان جن کے ایسی پیشگوئیوں کی نسبت خطرناک اصول ہیں ۔ یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ مسلمانوں کے قدیم فرقوں کو ایک ایسے مہدی کی انتظار ہے جو فاطمہ مادر حسینؑ کی اولاد میں سے ہوگا اور نیز ایسے مسیح کی بھی انتظار ہے جو اس مہدی سے ملکر مخالفان اسلام سے لڑائیاں کرے گا ۔ مگر میں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ یہ سب خیالات لغو اور باطل اور جھوٹ ہیں اور ایسے خیالات کے ماننے والے سخت غلطی پر ہیں ۔ ایسے مہدی کا وجود ایک فرضی وجود ہے جو نادانی اور دھوکا سے مسلمانوں کے دلوں میں جما ہوا ہے ۔ اور سچ یہ ہے کہ بنی فاطمہ سے کوئی مہدی آنے والا نہیں ۔ اور ایسی تمام حدیثیں موضوع اور بے اصل اور بناوٹی ہیں جو غالباً عباسیوں کی سلطنت کے وقت میں بنائی گئی ہیں اور صحیح اور راست صرف اس قدر ہے کہ ایک شخص عیسیٰ علیہ السلام کے نام پر آنے والا بیان کیا گیا ہے جو نہ لڑے گا اور نہ خون کریگا ۔ اور غربت اور مسکینی اور حلم اور براہین شافیہ سے دلوں کو حق کی طرف پھیرے گا ۔ سو خدا نے کھلے کھلے کلام اور نشانوں کے ساتھ مجھے خبر دی ہے کہ وہ شخص تو ہی ہے ۔ اور اُس نے میری تصدیق کے لئے آسمانی نشان نازل کئے ہیں اور غیب کے بھید اور آنے والی باتیں میرے پر ظاہر فرمائی ہیں اور وہ معارف مجھ کو عطا کئے ہیں کہ دنیا ان کو نہیں جانتی ۔ اور یہ میرا عقیدہ کہ کوئی خونی مہدی دنیا میں آنے والا نہیں تمام مسلمانوں سے الگ عقیدہ ہے ۔ اور میں نے اس عقیدہ کو اپنی تمام جماعت اور لاکھوں انسانوں میں شائع کیا ہے ۔ اور یہ مسلمانوں کی اُمیدوں کے

کشف الغطاء صفحہ 17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 193 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 312 پر درج ہے

ان کو اپنا دستور العمل رکھے وہ ہدایتیں میرے اُس رسالہ میں مندرج ہیں جو ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں چھپکر عام مریدوں میں شائع ہوا ہے جس کا نام **تکمیل تبلیغ مع شرائط بیعت*** ہے جس کی ایک کاپی اُسی زمانہ میں گورنمنٹ میں بھیجی گئی تھی۔ ان ہدایتوں کو پڑھکر اور ایسا ہی دوسری ہدایتوں کو دیکھکر جو وقتاً فوقتاً چھپکر مریدوں میں شائع ہوتی ہیں۔ گورنمنٹ کو معلوم ہوگا کہ کیسے امن بخش اصولوں کی اس جماعت کو تعلیم دیجاتی ہے اور کس طرح اُنکو بار بار تاکیدیں کی گئی ہیں کہ وہ گورنمنٹ برطانیہ کے سچے خیرخواہ اور مطیع رہیں اور تمام بنی نوع کے ساتھ بلا امتیاز مذہب وملت کے انصاف اور رحم اور ہمدردی سے پیش آویں۔ یہ سچ ہے کہ میں کسی ایسے مہدی ہاشمی قرشی خونی کا قائل نہیں ہوں جو دوسرے مسلمانوں کے اعتقاد میں بنی فاطمہ میں سے ہوگا اور زمین کو کفار کے خون سے بھر دیگا۔ میں ایسی حدیثوں کو صحیح نہیں سمجھتا اور محض ذخیرہ موضوعات جانتا ہوں۔ ہاں میں اپنے نفس کے لئے اُس مسیح موعود کا ادعا کرتا ہوں جو حضرت عیسٰی علیہ السلام کی طرح غربت کے ساتھ زندگی بسر کریگا اور لڑائیوں اور جنگوں سے بیزار ہوگا۔ اور نرمی اور صلحکاری اور امن کے ساتھ قوموں کو اُس سچے ذوالجلال خدا کا چہرہ دکھلائیگا جو اکثر قوموں سے چھپ گیا ہے۔ میرے اصولوں اور اعتقادوں اور ہدایتوں میں کوئی امر جنگجوئی اور فساد کا نہیں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے، ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائینگے۔ کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔ میں بار بار اعلان دے چکا ہوں کہ میرے بڑے بڑے اصول پانچ ہیں۔

* شرائط میں سے چند شرطوں کی یہاں نقل کیجاتی ہے۔ شرط دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُنکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ شرط چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی طرح کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ شرط نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

کتاب البریہ صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 347 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 312 پر درج ہے

مہدی کے متعلق عقیدے

یہ ضروری ہے کہ میں گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ پر ظاہر کروں کہ مہدی معہود کے بارے میں فرقہ وہابیہ کا جو اپنے تئیں اہل حدیث کے نام سے موسوم کرتے ہیں جن کا سرگروہ مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی اپنے تئیں خیال کرتا ہے کیا عقیدہ ہے اور اس بارے میں میرا اور میری جماعت کا کیا عقیدہ ہے۔ کیونکہ اس تمام اختلاف اور باہمی عداوت کی جڑ یہی ہے کہ میں ایسے مہدی کو نہیں مانتا اس لئے میں ان لوگوں کی نظر میں کافر ہوں۔ اور میری نظر میں یہ لوگ غلطی پر ہیں۔ سو میں ذیل میں بمقابل اپنے عقیدہ کے ان لوگوں کا عقیدہ لکھتا ہوں جو مہدی کے بارے میں رکھتے ہیں۔ اگرچہ یہ عقیدہ جو مہدی کی نسبت اہلحدیث کا ہے جن کا اصلی نام وہابی ہے ان کے صدہا رسالوں اور کتابوں میں پایا جاتا ہے لیکن میں مناسب دیکھتا ہوں کہ نواب صدیق حسن خان کی کتابوں میں سے اس عقیدہ کا کچھ حال بیان کروں۔ کیونکہ مولوی محمد حسین جو ان کا سرگروہ ہے صدیق حسن خان کو اس صدی کا مجدد مان چکا ہے (دیکھو اشاعۃ السنہ) اور اس کی کتابوں کو ایک مجدد کی ہدایات کی حیثیت سے ہر ایک اہل حدیث کے لئے واجب العمل سمجھتا ہے اور وہ یہ ہے:۔

ہمارے مخالف مولویوں کا عقیدہ مہدی کی نسبت

نواب صدیق حسن خان اپنی کتاب حجج الکرامہ کے صفحہ ۳۷۴ میں اور نیز اس کا بیٹا سید نور الحسن خان اپنی کتاب اقتراب الساعۃ کے صفحہ ۶۴ میں مہدی کی نسبت اہلحدیث کے عقیدہ کو اس طرح بیان

میرا اور میری جماعت کا عقیدہ مہدی کی نسبت

مہدی اور مسیح موعود کے بارے میں جو میرا عقیدہ اور میری جماعت کا عقیدہ ہے وہ یہ ہے کہ اس قسم کی تمام حدیثیں جو مہدی کے آنے کے بارے میں ہیں ہرگز قابل وثوق اور قابل اعتبار

حقیقت المہدی صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 429، 430 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 313 پر درج ہے

کرتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مہدی ظاہر ہوتے ہی اس قدر عیسائیوں کو قتل کرے گا کہ جو ان میں سے باقی رہ جائینگے اُن کو حکومت اور بادشاہت کا حوصلہ نہیں رہے گا۔ اور ریاست کی ہوا اُنکے دماغ سے نکل جائیگی۔ اور ذلیل ہو کر بھاگ جائینگے۔" پھر اسی حجج الکرامہ کے صفحہ ۲۶۴ سطر ۴ میں لکھتا ہے کہ "بس فتح کے بعد مہدی ہندوستان پر چڑھائی کریگا اور ہندوستان کو فتح کریگا اور ہندوستان کے بادشاہ کو گردن میں طوق ڈالکر اُسکے سامنے حاضر کیا جائیگا اور تمام خزانے اُسکے گورنمنٹ کے لوٹ لینگے۔" اور پھر اسکی زیادہ تشریح کتاب اقتراب الساعۃ کے صفحہ ۹۳ پر اس طرح کی ہے جو صفحہ مذکور یعنی ۹۳ کے تیرھویں سطر سے شاہزدہوں سطر تک یہ عبارت ہے۔ "ہندوستان کے بادشاہوں کو گردن میں طوق ڈال کر اُنکے یعنی مہدی کے سامنے لائینگے اُن کے خزائن بیت المقدس کا زیور کئے جاوینگے۔" پھر اسکے بعد اپنی رائے بیان کرتا ہے اور اس رائے کی تائید میں اس کے اپنے مُنہ کے لفظ یہ ہیں۔ "میں کہتا ہوں ہند میں اب تو کوئی بادشاہ بھی نہیں ہے یہ جو چند رئیس ہندو یا مسلمان ہیں سو وہ کچھ حاکم مستقل نہیں ہیں۔ بلکہ برائے نام ہیں اس ولایت کے بادشاہ یورپین ہیں۔ غالباً اس وقت تک یعنی

نہیں رہی۔ میرے نزدیک اُن پر تین قسم کا جرح ہوتا ہے یا یوں کہو کہ وہ تین قسم سے باہر نہیں۔ (۱) اوّل وہ حدیثیں کہ موضوع اور غیر صحیح اور غلط ہیں اور اُن کے راوی خیانت اور کذب سے متہم ہیں اور کوئی دیندار مسلمان اُن پر اعتماد نہیں کر سکتا۔ (۲) دوسری وہ حدیثیں ہیں جو ضعیف اور مجروح ہیں اور باہم تناقض اور اختلاف کی وجہ پایۂ اعتبار سے ساقط ہیں۔ اور حدیث کے نامی اماموں نے یا تو ان کا قطعاً ذکر ہی نہیں کیا اور یا جرح اور بے اعتباری کے لفظ کے ساتھ ذکر کیا ہے اور توثیق روایت نہیں کی یعنی راویوں کے صدق اور دیانت پر شہادت نہیں دی۔ (۳) تیسری وہ حدیثیں ہیں جو درحقیقت صحیح تو ہیں اور طرق متعددہ سے ان کی صحت کا پتہ ملتا ہے لیکن یا تو وہ کسی پہلے زمانہ میں پوری ہو چکی ہیں اور مدت ہوئی کہ اُن لڑائیوں کا خاتمہ ہو چکا ہے اور اب کوئی حالت منتظرہ باقی نہیں اور یا یہ بات ہے کہ اُن میں ظاہری خلافت اور ظاہری لڑائیوں کا کچھ بھی ذکر نہیں صرف ایک مہدی یعنی ہدایت یافتہ انسان کے آنے کی خوشخبری دی گئی ہے اور اشارات بلکہ تصریحاً لفظوں میں بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس کی ظاہری بادشاہت اور خلافت نہیں ہوگی اور نہ وہ لڑیگا اور نہ خونریزی

حقیقۃ المہدی صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 429،430 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 313 پر درج ہے

بہت قریب ہے۔ تمام علامتیں ظاہر ہو چکی ہیں۔ اور اسلام بہت کمزور ہو گیا ہے۔ اور پھر حجج الکرامہ کے صفحہ ۴۲۴ میں لکھتا ہے کہ عیسیٰ بھی مہدی کی طرح تلوار کے ساتھ اسلام پھیلائیگا۔ ذمی باقی نہیں ہونگے۔ یا قتل اور یا اسلام۔ اور کتاب احوال الآخرت کے صفحہ ۳۱ میں بھی لکھا ہے کہ جو عیسائی ایمان نہیں لائیں گے وہ سب قتل کر دیئے جاویں گے۔

غرض یہ عقائد محمد حسین اور اس کے اس گروہ کے ہیں جن کو اب اہل حدیث کے نام سے پکارتے ہیں عوام مسلمان اُن کو وہابی کہتے ہیں۔ اور محمد حسین ان کا سرگروہ اور ایڈووکیٹ اپنے تئیں ظاہر کرتا ہے۔ اور ان عقیدوں کا ماخذ یہ لوگ اپنی غلطی سے وہ حدیثیں سمجھتے ہیں جو احادیث کی ایک مشہور کتاب میں جسکا نام مشکوٰۃ ہے۔ باب الملاحم میں ذکر کی گئی ہیں۔ عربی میں ملاحم بڑی لڑائیوں کو کہتے ہیں۔ اور یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ وہ لڑائیاں ہیں جو مہدی عیسائیوں وغیرہ کے ساتھ کرے گا۔ یہ باب کتاب مظاہر حق جو کتاب مشکوٰۃ کی شرح ہے اس کے جلد چہارم صفحہ ۳۳۱ سے شروع ہوتا ہے مگر افسوس کہ ان حدیثوں کے سمجھنے میں

کریں۔ بلکہ دین کو بذریعہ سچائی کے نمونوں اور اخلاقی معجزات اور خدا کے تقرب کے نشانوں سے پھیلاؤ۔ سو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص اس وقت دین کیلئے لڑائی کرتا ہے یا کسی لڑنے والے کی تائید کرتا ہے یا ظاہر یا پوشیدہ طور پر ایسا مشورہ دیتا ہے یا دل میں ایسی آرزوئیں رکھتا ہے وہ خدا اور رسول کا نافرمان ہے۔ اس کی وصیتوں اور حدود اور فرائض سے باہر چلا گیا ہے۔

اور میں اس وقت اپنی محسن گورنمنٹ کو اطلاع دیتا ہوں کہ وہ مسیح موعود خدا سے ہدایت یافتہ اور مسیح علیہ السلام کے اخلاق پر چلنے والا میں ہی ہوں۔ ہر ایک کو چاہیئے کہ ان اخلاق میں مجھے آزماوے اور خراب ظن اپنے دل سے دور کرے۔ میری بیس برس کی تعلیم جو براہین احمدیہ سے شروع ہو کر راز حقیقت تک پہنچ چکی ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو اس سے بڑھ کر میری باطنی صفائی کا کوئی اور گواہ نہیں میں اپنے پاس ثبوت رکھتا ہوں کہ میں نے ان کتابوں کو عرب اور روم اور شام اور کابل وغیرہ ممالک میں پھیلا دیا ہے اور اس امر سے قطعاً منکر ہوں کہ آسمان سے اسلامی لڑائیوں کے لئے مسیح نازل ہوگا۔ اور کوئی شخص مہدی کے نام سے جو بنی فاطمہ سے ہوگا بادشاہ وقت ہوگا اور

حقیقت المہدی صفحہ 7،6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 433،432 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 313 پر درج ہے

ان لوگوں نے بڑی غلطی کھائی ہے۔

غرض محمد حسین اور اس کے اہل حدیث گروہ آنے والے مہدی کی نسبت یہی عقیدے رکھتے ہیں۔ اور جیسا کہ یہ لوگ خطرناک اور نقض امن کا بھڑکنے والا مادہ اپنے اندر رکھتے ہیں اس کے لکھنے کی ضرورت نہیں۔ اور ان کے مقابل پر دوسرے کالم میں میرے عقیدے ہیں۔ اور نیز میری جماعت کے۔ فقط

دونوں مل کر خونریزیاں شروع کر دیں گے۔ خدا نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ یہ باتیں ہرگز صحیح نہیں ہیں۔ مدت ہوئی کہ حضرت مسیح علیہ السلام وفات پا چکے کشمیر میں محلہ خان یار میں آپ کا مزار موجود ہے۔ سو جیسا کہ مسیح کا آسمان سے اترنا باطل ثابت ہوا۔ ایسا ہی کسی مہدی غازی کا آنا باطل ہے۔ اب جو شخص سچائی کا بھوکا ہے وہ اس کو قبول کرے۔ فقط

[راقم خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان]

حقیقت المہدی صفحہ 6،7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 432،433 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 313 پر درج ہے

حوالہ نمبر 146

ایسا آنے والا نہیں ہے جو زمین کو خون سے سُرخ کر دیگا۔ اور نہ اُس کا یہ ہوگا کہ جبر سے لوگوں کو مسلمان کرے۔ یہ کیسے عمدہ اور نیک عقائد ہیں جو سراسر امن اور حلم کے اصولوں پر مبنی ہیں جن کی وجہ سے نہ کسی مخالف کو یہ موقعہ ملتا ہے کہ اسلام پر کسی قسم کے جبر کا الزام قائم کرے اور نہ بنی نوع سے خواہ نخواہ کی درندگی کا برتاؤ کرنا پڑتا ہے اور نہ اخلاقی حالت پر کوئی دھبہ لگتا ہے۔ اور نہ ایسے پاک عقیدہ کے لوگ کسی مخالف المذہب گورنمنٹ کے نیچے منافقانہ زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ لیکن وہ عقیدے جو ہمارے عقائد کے مخالف ہیں۔ جن کے لئے یہ لوگ اُمیدیں کئے بیٹھے ہیں ان کی تصریح کی ضرورت نہیں۔ ہماری دانا گورنمنٹ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ مسلمانوں کے متفرق فرقوں میں سے خطرناک وہ گروہ ہے جن کے عقائد خطرناک ہیں۔ محمد حسین بٹالوی کا مجھے مہدی سوڈانی سے مشابہت دینا کس قدر گورنمنٹ کو دھوکا دینا ہے۔ ظاہر ہے کہ نہ مَیں جہاد کا قائل اور نہ ایسے مہدی کو ماننے والا اور نہ ایسے کسی مسیح کے آنے کا انتظار رکھتا ہوں جس کا کام جہاد اور خونریزی ہو۔ تو پھر سوڈانی کو مجھ سے کیا مشابہت اور مجھے اُس سے کیا مناسبت۔ جہاں تک میرا خیال ہے مَیں جانتا ہوں کہ مہدی سوڈانی کے عقیدہ سے ان لوگوں کے عقیدے بہت مشابہ ہیں۔ اگر محمد حسین اور اس کے دس بیس ہمدست مولویوں کے ایک دوسرے کے روبرو حلفاً اظہار لئے جائیں تو فی الفور پتہ لگ جائیگا کہ مہدی سوڈانی کے عقائد سے میرے عقائد ملتے ہیں یا ان لوگوں کے۔

مجھے کچھ ضرور نہ تھا کہ مَیں ان باتوں کا ذکر کروں۔ گورنمنٹ عالیہ خوب دانا ہے۔ وہ کسی کا دھوکا کھا نہیں سکتی۔ لیکن چونکہ محمد حسین نے بارہا میرے پر یہ الزام لگایا ہے کہ گویا مہدی سوڈانی سے میرے حالات مشابہ بلکہ اُس سے بھی زیادہ خطرناک ہیں اس لئے ضرور تھا کہ اس افترا کا مَیں جواب دیتا۔ خدائے تعالیٰ کا شکر ہے کہ منافقانہ کارروائیوں سے اُس نے مجھے محفوظ رکھا ہے۔ یہ نہیں کہ محمد حسین کی طرح گورنمنٹ انگریزی کو کچھ بتلاؤں اور اپنے ہم جنس مولویوں پر کوئی اَور عقائد ظاہر کروں۔ یہ کسقدر قابلِ شرم اور کمینہ خصلت ہے کہ محمد حسین بٹالوی نے

حقیقت المہدی صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 437 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 313 پر درج ہے

اقول - میرا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق من ولد فاطمۃ و من عترتی وغیرہ ہے بلکہ میرا دعویٰ تو مسیح موعود ہونے کا ہے۔ اور مسیح موعود کے لئے کسی محدث کا قول نہیں کہ وہ بنی فاطمہ وغیرہ میں سے ہوگا۔ ہاں ساتھ اس کے جیسا کہ تمام محدثین کہتے ہیں میں بھی کہتا ہوں کہ مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں ہیں تمام مجروح اور مخدوش ہیں اور ایک بھی ان میں سے صحیح نہیں۔ اور جسقدر افترا ان حدیثوں میں ہوا ہے کسی اور حدیث میں ایسا افترا نہیں ہوا۔ خلفاء عباسی وغیرہ کے عہد میں خلیفوں کو اس بات کا بہت شوق تھا کہ اپنے تئیں مہدی موعود قرار دیں۔ پس اس وجہ سے بعض حدیثوں میں مہدی کو بنی عباس میں سے قرار دیا۔ اور بعض میں بنی فاطمہ میں سے اور بعض حدیثوں میں یہ بھی ہے کہ رجل من امتی کہ وہ ایک آدمی میری امت میں سے ہوگا۔ مگر در اصل یہ تمام حدیثیں کسی اعتبار کے لائق نہیں یہ صرف میرا ہی قول نہیں بلکہ بڑے بڑے علماء اہل سنت یہی کہتے چلے آئے ہیں۔ اور ان حدیثوں کے مقابل پر یہ حدیث بہت صحیح ہے جو ابن ماجہ نے لکھی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ لا مھدی الّا عیسٰی یعنی کوئی مہدی نہیں صرف عیسیٰ ہی مہدی ہے جو آنے والا ہے۔

قولہ پیشگوئیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جن میں علماء نے بھی تاویل کی ہے اکثر ایسی پائی جاتی ہیں جو بطور رؤیا کے منکشف ہوئی ہیں۔ الخ

اقول - اس اعتراض کو میں نہیں سمجھ سکا اس لئے جواب سے مجبوری ہے۔

قولہ - اہل ظاہر تو چشم باطن نہیں رکھتے اس لئے ان لوگوں کا حضرت مسیح موعود کو نہ پہچاننا کچھ تعجب نہیں۔ مگر جو لوگ اہل اللہ و اہل باطن ہیں ان لوگوں کو تو حضرت کو بذریعہ الہام وغیرہ پہچاننا ضروری ہے جیسا کہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی مرحوم رسالہ تذکرۃ المعاد میں علامہ مہدی موعود کے حال میں لکھتے ہیں کہ ابدال از شام و عصائب از عراق آمدہ باوے بیعت کنند۔

اقول - یہ تمام اقوال اسی بناء پر ہیں کہ مہدی موعود بنی فاطمہ سے یا بنی عباس سے آئے گا اور ابدال اور قطب اس کی بیعت کریں گے۔ مگر میں ابھی لکھ چکا ہوں کہ اکابر محدثین کا یہی مذہب ہے

ضمیمہ حصہ پنجم صفحہ 186 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 356 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 314 پر درج ہے

دوسرے مہدی کی ضرورت ہی کیا ہے اور یہ صرف اما مین موصولین کا ہی مذہب نہیں۔ بلکہ ابن ماجہ اور حاکم نے بھی اپنی صحیح میں لکھا ہے لا مہدی الا عیسیٰ یعنی بجز عیسیٰ کے کس وقت کوئی مہدی نہ ہوگا۔ اور یوں تو ہمیں اس بات کا اقرار ہے کہ پہلے بھی کئی مہدی آئے ہوں اور ممکن ہے کہ آئندہ بھی آویں اور ممکن ہے کہ امام محمدؐ کے نام پر بھی کوئی مہدی ظاہر ہو لیکن جس طرز سے عوام کے خیال میں ہے۔ اس کا ثبوت پایا نہیں جاتا چنانچہ یہ صرف ہماری ہی رائے نہیں اکثر محقق یہی رائے ظاہر کرتے آئے ہیں۔

بعض کہتے ہیں کہ اچھا مہدی کا قصہ جانے دو لیکن یہ جو بار بار حدیثوں میں بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ آئے گا۔ مسیح ابن مریم نازل ہوگا۔ ان صریح لفظوں کی کیوں تاویل کی جائے۔ اگر اللہ جلشانہٗ کے علم اور ارادہ میں ابن مریم سے مراد ابن مریم نہیں تھا تو اس نے لوگوں کو ناحق ان مشکلات میں کیوں ڈالا اور سیدھا کیوں یہ کہہ دیا کہ کوئی مثیل مسیح آئے گا۔ بلکہ کونسی ضرورت اس بات کی طرف داعی تھی جو ضرور مثیل مسیح آتا کوئی اور نہ آتا۔ اب کھلے کھلے لفظوں سے کیونکر انکار کریں یہ انکار تو دراصل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے اور درپردہ اس انکار کے یہ معنے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی غلط ہے۔

لیکن واضح ہو کہ یہ تمام اوہام باطلہ ہیں۔ قرآن کریم اور احادیث میں بغرض آزمائش خلق اللہ ایسے ایسے استعارات کا مستعمل ہونا کوئی انوکھی اور بے اصل بات نہیں اور پہلی کتابوں میں ایسے استعارات کی نظیر موجود ہے فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون[1] ایلیا کے قصہ کو دیکھو جس کو یوحنا کہا گیا ہے۔ جبکہ قرآن کریم نے قطعی اور یقینی طور پر ظاہر کر دیا کہ حضرت مسیح ابن مریم فوت ہو گئے ہیں تو اب اس سے بڑھ کر ضرورت تاویل کے لئے اور کیا قرینہ ہوگا۔ مثلاً فرض کے طور پر بیان کرتا ہوں کہ مستند خط کے ذریعہ معلوم ہوا ایک شخص کلکتہ میں رہنے والا عبدالرحمٰن نام جس کی شہادت کسی مقدمہ کے لئے مؤثر تھی فوت ہو گیا ہے۔ پھر بعد اس کے ہم نے ایک ایسا کاغذ تمسک دیکھا جس پر

[1] النحل ۴۴

ازالہ اوہام صفحہ 519 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 379 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 314 پر درج ہے

حوالہ نمبر 149

حدیثیں پیش کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سو برس کے بعد کوئی شخص زمین پر زندہ نہیں رہ سکتا۔ سو سُنّت جماعت کا یہ مذہب ہے کہ امام محمد مہدی فوت ہوگئے ہیں اور آخری زمانہ میں انہیں کے نام پر ایک اور امام پیدا ہوگا لیکن محققین کے نزدیک مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں ہے۔

اس جگہ مجھے غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت اس مسئلہ میں شیعہ اور سنّت جماعت میں جو اختلاف ہے اُس میں کسی تاریخی غلطی کو دخل نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ شیعہ کی روایات کی بعض سادات کرام کے کشف لطیف پر مبنی معلوم ہوتی ہے چونکہ ائمہ اثنا عشر نہایت درجہ کے مقدس اور راستباز اور اُن لوگوں میں سے تھے جن پر کشف صحیح کے دروازے کھولے جاتے ہیں اس لئے ممکن اور بالکل قرین قیاس ہے جو بعض اکابر ائمہ نے خدا تعالےٰ سے الہام پاکر اس مسئلہ کو اُسی طرز اور اُسی اصل سے بیان کیا ہو جیسا کہ ملاکی کی کتاب میں ملاکی نبی نے ایلیاہ نبی کے دوبارہ آنے کا حال بیان کیا تھا اور جیسا کہ مسیح کے دوبارہ آنے کا شور مچا ہوا ہے اور درحقیقت مراد صاحبِ کشف یہ ہوگی کہ کسی زمانہ میں اس امام کے ہمرنگ ایک اَور امام آئے گا جو اس کا ہمنام اور ہم قوت اور ہم خاصیت ہوگا گویا وہی آئے گا۔ پھر یہ لطیف نکتہ جب جسمانی خیالات کے لوگوں میں پھیلا تو اُن لوگوں نے موافق اپنی موٹی سمجھ کے سچ مچ یہی اعتقاد کرلیا ہوگا کہ وہ امام صدہا برس سے کسی غار میں چھپا ہوا ہے اور آخری زمانہ میں باہر نکل آئے گا۔ مگر ظاہر ہے کہ ایسا خیال صحیح نہیں ہے۔ یہ عام محاورہ کی بات ہے کہ جب کوئی شخص کسی کا ہمرنگ اور ہم خاصیت ہو کر آتا ہے تو کہتے ہیں کہ گویا وہی آگیا متصوفین بھی اِن باتوں کے عام طور پر قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ بعض اولیاء گذشتہ کی روحیں اُن کے بعد میں آنے والے ولیوں میں سماتی رہی ہیں اور اس قول سے اُن کا مطلب یہ ہے کہ بعض ولی بعض اولیاء کی قوت اور طبع لیکر آتے ہیں گویا وہی ہوتے ہیں۔

ازالہ اوہام صفحہ 457 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 344 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 314 پر درج ہے

حوالہ نمبر 150

کہ آخری زمانہ میں ایک خونی مہدی ظاہر ہوگا اور وہ تمام عیسائیوں کو ہلاک کر دیگا اور زمین کو خون سے بھر دیگا اور جہاد ختم نہیں ہوگا جب تک وہ ظاہر نہ ہو۔ اور اپنی تلوار سے ایک دنیا کو ہلاک نہ کرے۔ یہ سب جھوٹی باتیں ہیں جو قرآن کے نص صریح والقینا بینھم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ[1] سے مخالف اور منافی ہیں ہر ایک مسلمان کو چاہیئے کہ ان باتوں پر ہرگز اعتقاد نہ رکھے بلکہ جہاد اب قطعاً حرام ہے اُسی وقت تک جہاد تھا کہ جب اسلام پر مذہب کے لئے تلوار اُٹھائی جاتی تھی۔ اب خود بخود ایک ایسی ہوا چلی ہے جو ہر ایک فریق اس کارروائی کو نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے جو مذہب کے لئے خون کیا جائے۔ پہلے زمانوں میں صرف مسلمانوں میں ہی جہاد نہیں تھا بلکہ عیسائیوں میں بھی جہاد تھا اور انہوں نے بھی مذہب کے لئے ہزارہا بندگان خدا کو اس دنیا سے رخصت کر دیا تھا مگر اب وہ لوگ بھی ان بیجا کارروائیوں سے کنارہ کش ہو گئے ہیں اور عام طور پر تمام لوگوں میں عقل اور تہذیب اور شائستگی آگئی ہے اس لئے مناسب ہے کہ اب مسلمان بھی جہاد کی تلوار کو توڑ کر کلبہ رانی کے ہتھیار بنالیں۔ کیونکہ مسیح موعود آگیا اور اب تمام جنگوں کا خاتمہ زمین پر ہو گیا۔ ہاں آسمانی جنگ ابھی باقی ہیں جو معجزات اور نشانوں کے ساتھ ہونگے نہ تلوار اور بندوق کے ساتھ اور وہی حقیقی جنگ ہیں جن سے ایمان قوی ہوتے ہیں اور نور یقین بڑھتا ہے ورنہ تلوار کا جنگ ایسا جائے اعتراض ہے کہ اگر اسلام کے صدر اور ابتدائی حالت میں یہ عذر اہل اسلام کے ہاتھ میں نہ ہوتا کہ وہ مخالفوں کے بیجا حملوں سے پیسے گئے اور نابود ہونے تک پہنچ گئے تب تلوار اٹھائی گئی تو بغیر اس عذر کے اسلام پر جہاد کا ایک داغ ہوتا۔ خدا اُن بندگوں اور راستبازوں پر ہزاراں ہزار رحمت کی بارش کرے جنہوں نے موت کا پیالہ پینے کے بعد پھر اپنی ذریت اور اسلام کے بقا کے لئے وہی پیالہ دشمنوں کا

[1] المائدۃ : ۶۵

تحفہ گولڑویہ صفحہ 137 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 223 از مرزا قادیانی | جدید صفحہ 315 پر درج ہے

"پھر بعد اس کے مجھے ۱۸ر مارچ ۱۹۰۵ء کو بخار ہوا۔ پیشاب نہایت شدید درد سے آتا تھا اور پیشاب کی راہ خون آنا شروع ہوا یہاں تک کہ بہت سا خون نکلا۔"

"پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے ۱۸ر مارچ ۱۹۰۵ء کو بعد شام کے الہام ہوا۔

سُنتا[1] ہے دیکھتا ہے

پھر الہام ہوا:۔

لَا تَيْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ[2]

پھر ایک الہام عربی میں تھا جس کے یہ معنی تھے کہ مکذبین کو نشان دکھلائے جائیں گے۔ پھر بعد اس کے مرض سے اس قدر تخفیف ہوئی کہ مرض دُور ہوگئی صرف کسی قدر سوزش باقی ہے۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۴ر مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲۰ر مارچ ۱۹۰۵ء

"شکارِ مرگ"

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۴ر مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

"آج ۲۰ر مارچ ۱۹۰۵ء مرض طاعون میں محمد افضل بیمار ہوا اور اسی وقت کسی کی نسبت جو معلوم نہیں الہام ہوا "شکارِ مرگ" واللہ اعلم کس کی نسبت ہے۔ محمد افضل مرحوم ۲۱ر مارچ ۱۹۰۵ء کو فوت[3] ہوگیا۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴)

۲۲ر مارچ ۱۹۰۵ء فَاَجَآءَهَا[4] الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ۔ قَالَ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا۔ هُزِّ اِلَيْكَ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكَ رُطَبًا جَنِيًّا۔

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۲)

---

[1] الحکم میں یہ الہام یوں چھپا ہے "وہ سُنتا ہے اور دیکھتا ہے" (الحکم جلد ۹ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۴ر فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

[2] (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہو۔ (نوٹ) یہ الہام الحکم پرچہ مذکور میں بھی ہے۔ (مرتب)

[3] "چنانچہ اسی تقدیر مبرم کے مطابق جس کا اظہار اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ پر پہلے ہی کر دیا تھا منشی صاحب مرحوم ۲۱ر مارچ کو عصر کی نماز کے بعد فوت ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔"

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۴ نمبر ۴ بابت ماہ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۴۰)

[4] (ترجمہ از مرتب) پھر اس کو دردِ زِہ کھجور کے تنے کی طرف لے گئی۔ تب اس نے کہا کاش میں اس سے پہلے مر جاتا اور بھولا بسرا ہو جاتا۔ کھجور کے تنے کو ہلا تجھ پر تازہ بتازہ کھجوریں گریں گی۔

ڈال دیتے اور پھر خدا کے فعل کو بطور ایک حکم کے نقل کے مان لیتے مگر ان لوگوں کو تو اس قسم کے مقابلہ کا نام سننے سے بھی موت آتی ہے۔ مہر علی شاہ گولڑوی کو سچا ماننا اور یہ سمجھ لینا کہ وہ فتح پاکر لاہور سے چلا گیا ہے کیا یہ اس بات پر قوی

تھوڑی دیر کے بعد منشی الٰہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہوا۔ یریدون ان یروا طمثک واللّٰہ یرید ان یریک انعامہ۔ الانعامات المتواترۃ۔ انت منی بمنزلۃ اولادی۔ واللّٰہ ولیک و ربک۔ فقلنا یا نار کونی بردا۔ ان اللّٰہ مع الذین اتقوا والذین ھم یحسنون الحسنیٰ۔ ترجمہ:- یہ لوگ خون حیض تجھ میں دیکھنا چاہتے ہیں یعنی ناپاکی اور پلیدی اور خباثت کی تلاش میں ہیں اور خدا چاہتا ہے کہ اپنی متواتر نعمتیں جو تیرے پر ہیں دکھلاوے۔ اور خون حیض سے تجھے کیونکر مشابہت ہو اور وہ کہاں تجھ میں باقی ہے۔ پاک تغیرات نے اس خون کو خوبصورت لڑکا بنا دیا اور وہ لڑکا جو اس خون سے بنا میرے ہاتھ سے پیدا ہوا اس لئے تو مجھ سے بمنزلہ اولاد کے ہے یعنی گو بچوں کا گوشت پوست خون حیض سے ہی پیدا ہوا ہے مگر وہ خون حیض کی طرح ناپاک نہیں کہلا سکتے۔ اسی طرح تو بھی انسان کی فطرتی ناپاکی سے جو لازم بشریت ہے اور خون حیض سے مشابہ ہے ترقی کر گیا ہے۔ اب اس پاک لڑکے میں خون حیض کی تلاش کرنا حمق ہے وہ تو خدا کے ہاتھ سے غلام زکی بن گیا اور اس کے لئے بمنزلہ اولاد کے ہو گیا اور خدا تیرا متولی اور تیرا پرورندہ ہے اس لئے خاص طور پر پدری مشابہت درمیان ہے۔ جس آگ کو اس کتاب عصائے موسیٰ سے بھڑکانا چاہا ہے ہم نے اس کو بجھا دیا ہے۔ خدا پرہیزگاروں کے ساتھ ہے جو نیک کاموں کو پوری خوبصورتی کے ساتھ انجام دیتے ہیں اور تقویٰ کے باریک پہلوؤں کا لحاظ رکھتے ہیں۔ یعنی وہ لوگ جو بغیر پوری تفتیش کے ایت کر یہ ویل لکل ھمزۃ لمزۃ[1] کا مصداق بنتے ہیں خدا ان کے ساتھ نہیں ہے اور ان کیلئے

[1] الھمزۃ: ۲

اربعین نمبر 4 صفحہ 110 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 452 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 315 پر درج ہے

اُٹھا اور امتحان کیلئے چلنا شروع کیا تو ثابت ہوا کہ میں بالکل تندرست ہوں۔ تب مجھے اپنے قادر خدا کی قدرت عظیم کو دیکھ کر رونا آیا کہ کیسا قادر ہمارا خدا ہے اور ہم کیسے خوش نصیب ہیں کہ اُس کی کلام قرآن شریف پر ایمان لائے اور اُسکے رسول کی پیروی کی۔ اور کیا بدنصیب وُہ لوگ ہیں جو اس ذوالعجائب خدا پر ایمان نہیں لاتے۔

۸۵۔ نشان۔ ایک مرتبہ مَیں قولنج زحیری سے سخت بیمار ہوا اور سولہ دن پاخانہ کی راہ سے خون آتا رہا اور سخت درد تھا جو بیان سے باہر ہے انہیں دنوں میں شیخ رحیم بخش صاحب مرحوم مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کے والد ماجد بٹالہ سے میری عیادت کیلئے آئے اور میری نازک حالت انہوں نے دیکھی اور مَیں نے سُنا کہ وہ بعض لوگوں کو کہہ رہے تھے کہ آجکل یہ مرض وبا کی طرح پھیل رہی ہے بٹالہ میں ابھی مَیں ایک جنازہ پڑھ کر آیا ہوں جو اسی مرض سے فوت ہوا ہے اور ایسا اتفاق ہوا کہ محمد بخش نام ایک حجام قادیان کا رہنے والا اُسی دن اُسی مرض سے بیمار ہوا اور آٹھویں دن مر گیا۔ اور جب سولہ دن میری مرض پر گذرے تو آثار نومیدی کے ظاہر ہو گئے اور مَیں نے دیکھا کہ بعض عزیز میرے دیوار کے پیچھے روتے تھے اور مسنون طور پر تین مرتبہ سُورہ یٰسین سنائی گئی۔ جب میری مرض اس نوبت پر پہنچ گئی تو خدا تعالیٰ نے میرے دل پر القا کیا کہ اور علاج چھوڑ دو اور دریا کی ریت جس کے ساتھ پانی بھی ہو تسبیح اور درود کے ساتھ اپنے بدن پر ملو۔ تب بہت جلد دریا سے ایسی ریت منگوائی گئی اور مَیں نے اس کلمہ کے ساتھ کہ سبحان اللّٰہ و بحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم اور درود شریف کے ساتھ اُس ریت کو بدن پر ملنا شروع کیا۔ ہر ایک دفعہ جو جسم پر وُہ ریت پہنچتی تھی تو گویا میرا بدن آگ میں سے نجات پاتا تھا صبح تک وُہ تمام مرض دُور ہو گئی اور صبح کے وقت الہام ہوا۔ وان کنتم فی ریب مما نزّلنا علٰی عبدنا فاتوا بشفاءٍ من مثلہ۔

۸۶۔ نشان۔ ایک دفعہ مجھے دانت میں سخت درد ہوئی۔ ایک دم قرار نہ تھا کسی شخص سے مَیں نے دریافت کیا کہ اس کا کوئی علاج بھی ہے۔ اُس نے کہا کہ علاج دندان اخراج دندان۔ اور دانت نکالنے سے میرا دل ڈرا تب اُسوقت مجھے غنودگی آگئی اور مَیں زمین پر بیتابی کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا اور چارپائی

حقیقۃ الوحی صفحہ 246 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 246 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 315 پر درج ہے

جنت طور نار کی حقیقت بھی ظاہر کی گئی ہے پھر کیونکر ممکن تھا کہ اس کی تفسیر میں غلطی کر سکتے غلطی کا احتمال صرف ایسی پیشگوئیوں میں ہوتا ہے جن کو اللہ تعالیٰ خود اپنی کسی مصلحت کی وجہ سے مبہم اور مجمل رکھنا چاہتا ہے اور مسائل دینیہ سے اُن کا کچھ علاقہ نہیں ہوتا۔ یہ ایک نہایت دقیق راز ہے جس کے یاد رکھنے سے معرفت صحیحہ مرتبہ نبوت کی حاصل ہوتی ہے اور اسی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کے ستر باع کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کماہی ظاہر فرمائی گئی ہو اور صرف امثلہ قریبہ اور صور متشابہ اور امور متشاکلہ کے طرز بیان میں جہاں تک غیب محض کی تفہیم بذریعہ انسانی قویٰ کے ممکن ہے اجمالی طور پر سمجھایا گیا ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں اور ایسے امور میں اگر وقت ظہور کچھ جزئیات غیر معلومہ ظاہر ہو جائیں تو شانِ نبوت پر کچھ جائے حرف نہیں۔ مگر قرآن اور حدیث پر غور کرنے سے یہ بخوبی ثابت ہو گیا ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ تو یقینی اور قطعی طور پر سمجھ لیا تھا کہ وہ ابن مریم جو رسول اللہ نبی ناصری صاحب انجیل ہے وہ ہرگز دوبارہ دنیا میں نہیں آئے گا۔ بلکہ اس کا کوئی مثیل آئے گا جو بوجہ مماثلت روحانی اس کے نام کو خدا تعالیٰ کی طرف سے پائیگا۔

اور منجملہ اُن علامات کے جو اس عاجز کے مسیح موعود ہونے کے بارے میں پائی جاتی ہیں وہ خدمات خاصہ ہیں جو اس عاجز کو مسیح ابن مریم کی خدمات کے رنگ پر سپرد کی گئی ہیں۔ کیونکہ مسیح اُس وقت یہودیوں میں آیا تھا کہ جب توریت کا مغز اور بطن یہودیوں کے دلوں پر سے اُٹھایا گیا تھا اور وہ زمانہ حضرت موسیٰ سے چودہ سو برس بعد تھا کہ جب مسیح ابن مریم یہودیوں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا تھا۔ پس ایسے ہی زمانہ میں یہ عاجز آیا کہ جب قرآن کریم کا مغز اور بطن مسلمانوں کے دلوں پر سے اُٹھایا گیا اور یہ زمانہ بھی حضرت مثیل موسیٰ کے وقت سے اسی زمانہ کے قریب قریب گذر چکا تھا جو حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کے درمیان میں زمانہ تھا۔

ازالہ اوہام صفحہ 473 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 473 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 322 پر درج ہے

کہ جب دجال کے بے جا جھگڑے کمال تک پہنچ جائیں گے تب مسیح موعود ظہور کرے گا اور اس کے تمام جھگڑوں کا خاتمہ کر دے گا۔

(۱۰) دجال خدا نہیں کہلائے گا بلکہ خدا تعالیٰ کا قائل ہوگا بلکہ بعض انبیاء کا بھی۔ مسلم۔

ان دسوں علامتوں میں سے ایک بھاری علامت دجال معہود کی یہ لکھی ہے کہ اُس کا فتنہ تمام اُن فتنوں سے بڑھ کر ہوگا کہ جو ربانی دین کے مٹانے کے لئے ابتداء سے لوگ کرتے آئے ہیں اور ہم اسی رسالہ میں ثابت کر چکے ہیں کہ یہ علامت عیسائی مشنوں میں بخوبی ظاہر ہو رہی ہے۔

از انجملہ ایک بڑی بھاری علامت دجال کی اُس کا گدھا ہے جس کے بین الاذنین کا اندازہ ستر باع کیا گیا ہے اور ریل کی گاڑیوں کا اکثر اسی کے موافق سلسلہ طولانی ہوتا ہے اور اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ وہ دخان کے زور سے چلتی ہیں جیسے بادل ہوا کے زور سے تیز حرکت کرتا ہے۔ اس جگہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کھلے کھلے طور پر ریل گاڑی کی طرف اشارہ فرمایا ہے چونکہ یہ عیسائی قوم کا ایجاد ہے جن کا امام و مقتدا یہی دجالی گروہ ہے اس لئے ان گاڑیوں کو دجال کا گدھا قرار دیا گیا۔ اب اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا کہ علامات خاصہ دجال کے انہیں لوگوں میں پائے جاتے ہیں۔ انہیں لوگوں نے مکروں اور فریبوں کا اپنے وجود پر خاتمہ کر دیا ہے اور دین اسلام کو وہ ضرر پہنچایا ہے جس کی نظیر دنیا کے ابتداء سے نہیں پائی جاتی اور انہیں لوگوں کے متبعین کے پاس وہ گدھا بھی ہے جو دخان کے زور سے چلتا ہے جیسے بادل ہوا کے زور سے۔ اور انہیں لوگوں کے متبعین زمین کو

کہا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں قرآن آسمان پر اُٹھایا جائے گا۔ پھر انہیں حدیثوں میں لکھا ہے کہ پھر دوبارہ قرآن کو زمین پر لانے والا ایک مرد فارسی الاصل ہوگا جیسا کہ فرمایا لو کان الایمان معلقا عند الثریا لنالہ رجل من فارس۔ یہ حدیث درحقیقت اسی زمانہ کی طرف اشارہ کرتی ہے جو آیت انا علی ذھاب بہ لقادرون میں اشارۃً بیان کیا گیا ہے۔ منہ

جنہوں نے اس کتاب پر عمل نہ کیا اور اپنی طرف سے اِس قدر تحریف کی کہ گویا نئی کتاب نازل ہو رہی ہے اور نیز کارخانہ قضاء و قدر میں اس قدر دست اندازی کی کہ خدا کی عظمت دلوں پر سے بکلی اٹھ گئی۔ وہی لوگ دجّال ہیں۔ ایک پہلو سے نبوت کے مدّعی اور دوسرے پہلو سے خدائی کے دعویدار۔ تمام حدیثوں کا منشاء یہی ہے اور یہی قرآن شریف سے مطابق ہے اور اسی سے وہ اعتراض دُور ہوتا ہے جو ولا الضالین کی دعا پر عائد ہو سکتا تھا اور یہ وہ امر ہے کہ جس پر واقعات کے سلسلہ کی ایک زبردست شہادت پائی جاتی ہے اور ایک منصف انسان کو بجز ماننے کے بن نہیں پڑتا اور گو لفظ دجّال کے ایک غلط اور خطرناک معنے کرنے میں بہت سی تعداد مسلمانوں کی آلودہ ہے مگر جو امر قرآن کے نصوص صریحہ اور اُن احادیث کے نصوص واضحہ سے جو قرآن کے مطابق ہیں غلط ثابت ہو گیا اور عقل سلیم نے بھی اسی کی تصدیق کی تو ایسا امر ایک انسان یا کروڑ انسان کے غلط خیالات کی وجہ سے غلط نہیں ٹھیر سکتا ورنہ لازم آتا ہے کہ جس مذہب کا دنیا میں تعداد کثیر ہو وہی سچا ہو۔ غرض اب یہ ثبوت کمال کو پہنچ گیا ہے اور اگر اب بھی کوئی مُنہ زوری سے باز نہ آوے تو وہ حیا سے عاری اور قرآن شریف کی تکذیب پر دلیر ہے اور وہ احادیث واضحہ جو قرآن کی منشاء کے موافق دجال کی حقیقت ظاہر کرتی ہیں وہ اگرچہ بہت ہیں مگر ہم اسجگہ بطور نمونہ ایک اُن میں سے درج کرتے ہیں۔ وہ حدیث یہ ہے :- یخرج فی اٰخر الزمان دجال یختلون الدنیا بالدین. و یلبسون للناس جلود الضان من اللین. السنتهم احلی من العسل و قلوبهم قلوب الذیاب یقول اللّٰہ عزّ وجلّ ابی یغترون ام علیّ یجترؤن. حتّی حلفت لابعثن علی اولئك منهم فتنة الخ کنز العمال جلد نمبر ۷ صفحہ ۱۷۴ یعنی آخری زمانہ میں دجّال ظاہر ہو گا وہ ایک مذہبی گروہ ہوگا جو زمین پر جا بجا خروج کرے گا اور وہ لوگ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دیں گے یعنی ان کو اپنے

تحفہ گولڑویہ صفحہ 149، 150 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 235، 236 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 327 پر درج ہے

دین میں داخل کرنے کے لئے بہت سامان پیش کرینگے اور ہر قسم کے آرام اور لذات دنیوی
کی طمع دینگے اور اس غرض سے کہ کوئی اُن کے دین میں داخل ہو جائے بھیڑوں کی پوستین
پہن کر آئیں گے۔ اُن کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہونگی اور ان کے دل بھیڑیوں کے
دل ہونگے اور خدائے عزّوجل فرمائیگا کہ کیا یہ لوگ میرے حلم پر مغرور ہو رہے ہیں کہ
میں اُن کو جلد تر نہیں پکڑتا اور کیا یہ لوگ میرے پر افترا کرنے میں دلیری کر رہے
ہیں یعنی میری کتابوں کی تحریف کرنے میں کیوں اس قدر مشغول ہیں۔ میں نے قسم کھائی ہے
کہ میں انہی میں سے اور انہی کی قوم میں سے ان پر ایک فتنہ برپا کرونگا + دیکھو
کنزالعمال جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر ۱۷۴۔ اب بتلاؤ کہ کیا اس حدیث سے دجال ایک شخص
معلوم ہوتا ہے اور کیا یہ تمام اوصاف جو دجّال کے لکھے گئے ہیں یہ آجکل کسی قوم پر
صادق آ رہی ہیں یا نہیں؟ اور ہم پہلے اس سے قرآن شریف سے بھی ثابت کر چکے ہیں کہ دجّال
ایک گروہ کا نام ہے نہ یہ کہ کوئی ایک شخص اور اس حدیث مذکورہ بالا میں جو دجّال
کے لئے جمع کے صیغے استعمال کئے گئے ہیں جیسے یختلون اور یلبسون اور یغترّون
اور یجترؤن اور اولٰئک اور منہم یہ بھی باواز بلند پکار رہے ہیں کہ دجّال ایک
جماعت ہے نہ ایک انسان۔ اور قرآن شریف میں جو یاجوج ماجوج کا ذکر ہے جن کو
خدا کی پہلی کتابوں نے یورپ کی قومیں قرار دیا ہے اور قرآن نے اس بیان کی تکذیب
نہیں کی یہ دجّال کے اُن معنوں پر جو ہم نے بیان کئے ہیں ایک بڑا ثبوت ہے۔ بعض
حدیثیں بھی توریت کے اس بیان کی مصدق ہیں۔ اور لنڈن میں یاجوج ماجوج کی پتھر
کی ہیکلیں کسی پُرانے زمانہ سے اب تک محفوظ ہیں۔ یہ تمام امور جب یکجائی نظر سے
دیکھے جائیں تو عین الیقین کے درجہ پر یہ ثبوت معلوم ہوتا ہے اور تمام دجّالی خیالات
ایک ہی لمحہ میں منتشر ہو جاتے ہیں۔ اگر اب بھی یہ بات قبول نہ کی جائے کہ حقیقت
عقدہ صرف اسی قدر ہے جو سورۃ فاتحہ کے آخری فقرہ یعنی ولاالضالین سے

تحفہ گولڑویہ صفحہ 149، 150 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 235، 236 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 327 پر درج ہے

912

حوالہ نمبر 157

كنز العمال
في سنن الأقوال والأفعال

للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي
البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥

الجزء الرابع عشر
...٩٩

ضبطه وفسر غريبه
الشيخ بكري حياني

صححه ووضع فهارسه ومفتاحه
الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

كنز العمال جلد نمبر 14، ٹائیٹل پیج	یہ حوالہ صفحہ 329 پر درج ہے

[٣٨٤٤٣ ـ يخرجُ في آخرِ الزمانِ رجالٌ يختلون الدنيا بالدين ، يلبسون للناس جلودَ الضأن من اللينِ ، ألسنتهم أحلى من العسل وقلوبهم قلوبُ الذئاب ، يقولُ الله عز وجل : أبي يغترون أم عليّ يجترؤون ؟ في حلفتُ لأبعثنّ على أولئك منهم فتنةً تدعُ الحليمَ منهم حيرانَ (ت ـ عن أبي هريرة) .]

٣٨٤٤٤ ـ يدرُسُ الإسلامُ كما يدرُسُ وشيُ[1] الثوب حتى لا يدري ما صيامٌ ولا صلاةٌ ولا نسكٌ ولا صدقةٌ ، وليُسرى على كتابِ الله في ليلةٍ فلا يبقى في الارضِ منه آيةٌ ، وتبقى طوائفُ من الناسِ الشيخُ الكبير والعجوزُ يقولون ؟ أدركنا آباءنا هذه الكلمةِ : لا إله إلا اللهُ ، فنحنُ نقولها (هـ ، ك ، هب والضياء ـ عن حذيفة) [2] .

٣٨٤٤٥ ـ اعدُد ستاً بين يدي الساعةِ : موتي ، ثم فتحُ بيتِ المقدس ، موتانٌ يأخذُ فيكم كقُعاصِ الغنمِ ، ثم استفاضةُ المال

---

(١) وشيُ : وشى فلان الثوب ، وشياً وشيةً : غنمه ونقشه وحسنه . المعجم الوسيط ١/١٠٣٥ . ب

(٢) أخرجه ابن ماجه كتاب الفتن باب ذهاب القرآن والعلم رقم ٤٠٤٩ . وقال في الزوائد : إسناده صحيح رجاله ثقات . ص

كنز العمال جلد نمبر 14 صفحہ 210، حدیث نمبر 38443	یہ حوالہ صفحہ 329 پر درج ہے

حوالہ نمبر 157

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

رسول جس شے کا امر کریں تم کو اس کو کر لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو

جامع ترمذی

از افادات

یگانۂ زمان علامہ دوراں مولانا بدیع الزمان

برادر علامہ وحید الزمان

ناشر: ضیاء احسان پبلشرز

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ
اردو بازار
لاہور پاکستان

یہ حوالہ صفحہ 329 پر درج ہے

جامع ترمذی، ٹائٹل پیج

ف اس باب میں عرباض بن ساریہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوَدُّ أَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يُعْطَى أَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ أَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيضِ۔

روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دوست رکھیں گے اہل عافیت قیامت کے دن جب ملے گا بلا والوں کو ثواب کہ کاش کہ کتری جاتیں کھالیں ان کی دنیا میں قینچیوں سے یعنی تاکہ وہ بھی ثواب مذکور کے مستحق ہوتے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے اس اسناد سے مگر اسی روایت سے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے طلحہ بن مصرف سے انہوں نے مسروق سے کچھ مضمون اس کا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوتُ إِلَّا نَدِمَ قَالُوا وَمَا نَدَامَتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُونَ ازْدَادَ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُونَ نَزَعَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نہیں ہے کہ مرکر نادم نہ ہو پوچھا اصحاب نے کیا سبب ہے ندامت کا یا رسول اللہ فرمایا اگر نیک ہے اس لیے نادم ہے کہ میں نے نیکی زیادہ نہ کی اور اگر بد ہے نادم ہے کہ میں نے اپنے نفس کو کیوں نہ نکالا اس بدی سے۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور یحییٰ بن عبید اللہ میں کلام کیا شعبہ نے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُونَ الدُّنْيَا بِالدِّينِ يَلْبَسُونَ لِلنَّاسِ جُلُودَ الضَّأْنِ مِنَ اللِّينِ أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الذِّئَابِ يَقُولُ اللّٰهُ أَبِي يَغْتَرُّونَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُونَ فَبِي حَلَفْتُ لَأَبْعَثَنَّ عَلَى أُولَئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلیں گے آخر زمانہ میں کچھ لوگ اور طلب کریں گے دنیا کو ساتھ دین کے یعنی کمالات دینیہ حاصل کریں گے طلب دنیا کے واسطے پہنیں گے لوگوں کو معتقد کرنے کو کھالیں دنبوں کی نرمی سے زبانیں ان کی میٹھی ہیں شکر سے زیادہ دل ان کے بدتر ہیں بھیڑیوں کے دلوں سے فرماتا ہے اللہ عزوجل کیا تم ساتھ میرے مغرور ہو یا مجھ پر جرات کرتے ہو سو میں اپنی ذات مقدس کی قسم کھاتا ہوں کہ البتہ ڈالوں گا ان پر ایک ایسا فتنہ کہ حیران رہ جاوے گا اس میں ان کا عقلمند بھی۔ ف اسی باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَقُلُوبُهُمْ أَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ فَبِي حَلَفْتُ

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پیدا کی ہے میں نے ایک خلق کہ زبانیں ان کی شیریں ہیں شہد سے زیادہ اور دل ان کے کڑوے ہیں صبر سے زیادہ سو میں قسم کھاتا ہوں اپنی ذات

حوالہ نمبر 158

کے پورے کرنے سے مجبور ہیں کیونکہ گوشہ گزین ہیں۔ حکام سے میل ملاقات نہیں رکھتے۔ اور بباعث درویشانہ صفت کے ایسی ملاقاتوں سے کراہیت بھی رکھتے ہیں لیکن مولوی نذیر حسین صاحب اور ان کے شاگرد بٹالوی صاحب جو اب دہلی میں موجود ہیں ان کاموں میں اول درجہ کا جوش رکھتے ہیں۔ لہٰذا اشتہار دیا جاتا ہے کہ اگر ہر دو مولوی صاحب موصوف حضرت مسیح ابن مریم کو زندہ سمجھنے میں حق پر ہیں اور قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے اس کی زندگی ثابت کر سکتے ہیں تو میرے ساتھ بپابندی شرائط مندرجہ اشتہار ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء بالاتفاق بحث کریں۔ اور اگر انہوں نے بقبول شرائط مندرجہ اشتہار ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء بحث کے لیے مستعدی ظاہر نہ کی اور پوچ اور بے اصل بہانوں سے ٹال دیا تو سمجھا جائے گا کہ انہوں نے مسیح ابن مریم کی وفات کو قبول کر لیا۔ بحث میں امر تنقیح طلب یہ ہوگا کہ آیا قرآن کریم اور احادیث صحیحہ نبویہ سے ثابت ہوتا ہے کہ وہی مسیح ابن مریم جس کو انجیل ملی تھی اب تک آسمان پر زندہ ہے اور آخری زمانے میں آئے گا۔ یا یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ درحقیقت فوت ہو چکا ہے اور اس کے نام پر کوئی دوسرا اسی اُمت میں سے آئے گا۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ وہی مسیح ابن مریم بجسدہ العنصری آسمان پر موجود ہے تو یہ عاجز دوسرے دعوے سے خود دست بردار ہو جائے گا ورنہ بحالت ثانی بعد اس اقرار کے کھانے کے کہ درحقیقت اسی اُمت میں سے مسیح ابن مریم کے نام پر کوئی اور آنے والا ہے۔ یہ عاجز اپنے مسیح موعود ہونے کا ثبوت دے گا۔ اور اگر اس اشتہار کا جواب ایک ہفتہ تک مولوی صاحب کی طرف سے شائع نہ ہوا تو سمجھا جائے گا کہ انہوں نے گریز کی اور حق کے طالبوں کو محض نصیحتاً کہا جاتا ہے کہ میری کتاب ازالہ اوہام کو خود غور سے دیکھیں اور ان مولوی صاحبوں کی باتوں پر نہ جائیں۔ ساٹھ جزو کی کتاب ہے۔ اور یقیناً سمجھو کہ معارف اور دلائل یقینیہ کا اس میں ایک دریا بہتا ہے۔ صرف ستے قیمت ہے۔ اور واضح ہو کہ یہ درخواست مولوی سید نذیر حسین صاحب کی کہ مسیح موعود ہونے کا ثبوت دینا چاہیے اور اس میں بحث ہونی چاہیے، بالکل تحکم اور خلاف طریق انصاف اور حق جوئی ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ مسیح موعود ہونے کا اثبات آسمانی نشانوں کے ذریعہ سے ہوگا۔ اور آسمانی نشانوں کو بجز اس کے کون مان سکتا ہے کہ اول اس شخص کی نسبت جو کوئی آسمانی نشان دکھاوے یہ اطمینان ہو جاوے کہ وہ خلاف قال اللہ قال الرسول کوئی اعتقاد نہیں رکھتا۔ ورنہ ایسے شخص کی نسبت جو مخالف قرآن اور حدیث کوئی اعتقاد رکھتا ہے ولایت کا گمان ہرگز نہیں کر سکتے بلکہ وہ دائرہ اسلام سے خارج سمجھا جاتا ہے۔ اور اگر وہ کوئی نشان بھی دکھاوے۔ تو وہ نشان کرامت متصور نہیں ہوتا بلکہ اس کو استدراج کہا جاتا ہے چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بھی اپنے بلیہ اشتہار میں جو لدھیانہ میں چھپوایا تھا اس بات کو تسلیم کر چکے ہیں اس صورت میں صاف ظاہر ہے کہ سب سے پہلے بحث کے لائق وہی امر ہے جس سے یہ ثابت ہو جائے کہ قرآن اور حدیث اس دعوے کے مخالف ہیں اور وہ امر مسیح ابن مریم کی وفات کا مسئلہ ہے۔ کیونکہ ہر ایک

مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 220، 221 طبع جدید از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 339 پر درج ہے

شخص سمجھ سکتا ہے کہ اگر درحقیقت قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی رو سے حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات ہی ثابت ہوتی ہے تو اس صورت میں پھر اگر یہ عاجز مسیح موعود ہونے کے دعوے پر ایک نشان کیا بلکہ لاکھ نشان بھی دکھاوے تب بھی وہ نشان قبول کرنے کے لائق نہیں ہوں گے کیونکہ قرآن ان کی مخالف شہادت دیتا ہے غایت کار وہ استدراج سمجھے جائیں گے۔ لہٰذا سب سے اول بحث جو ضروری ہے۔ مسیح ابن مریم کی وفات یا حیات کی بحث ہے جس کا طے ہو جانا ضروری ہے کیونکہ مخالف قرآن و حدیث کے نشانوں کا ماننا مومن کا کام نہیں۔ ہاں ان نادانوں کا کام ہے جو قرآن اور حدیث سے کچھ غرض نہیں رکھتے۔ فاتقوا اللہ ایھا العلماء والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

المشتہر

مرزا غلام احمد از دہلی بازار بلیماراں۔ کوٹھی نواب لوہارو

۷ر اکتوبر ۱۸۹۱ء

حاشیہ کی عبارت :۔ بالآخر تمام عذرات نامعقول کے توڑنے اور اتمام حجت کی غرض سے یہ بھی ہم بطریق تنزل لکھتے ہیں کہ اگر مولوی سید نذیر حسین صاحب کسی افسر انگریز کے جلسہ بحث میں مامور کرانے سے ناکام رہیں تو اس صورت میں ایک اشتہار شائع کر دیں۔ جس میں حلفاً اقرار ہو کہ ہم خود قائمی امن کے ذمہ دار ہیں۔ کوئی شخص حاضرین جلسہ میں سے کوئی کلمہ خلاف تہذیب اور شرارت کا منہ پر نہیں لائے گا اور نہ آپ توہین اور استخفاف اور استکبار کے کلمات منہ پر لائیں گے۔ بلکہ سراسر عاجزی اور انکسار اور تواضع سے تحریری بحث کریں گے اور اگر کوئی عوام و خواص میں سے کوئی خلاف تہذیب و ادب کوئی کلمہ منہ پر لاوے تو فی الفور اس کو مجلس میں سے نکال دیں گے۔ اس صورت میں یہ عاجز مولوی صاحب کی مسجد میں بحث کے لیے حاضر ہو سکتا ہے۔ مگر دوسری تمام شرطیں اشتہار ۲ر اکتوبر کی قائم رہیں گی۔

مطبوعہ مطبع اخبار خیر خواہ ہند دہلی

مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 221،220 طبع جدید از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 339 پر درج ہے

خدا تعالیٰ کے کاموں میں تناسب واقع ہے اور وضع شئی فی محلہٖ اس کی عادت ہے جیسا کہ اسم حکیم کے مفہوم کا مقتضا ہونا چاہیئے۔ اور نیز وہ بوجہ واحد ہونے کے وحدت کو پسند کرتا ہے اس لئے اُس نے یہی چاہا کہ جیسا کہ تکمیل ہدایت قرآن خلقتِ آدم کی طرح چھٹے دن کی گئی یعنی بروز جمعہ ایسا ہی تکمیل اشاعت کا زمانہ بھی وہی ہو جو چھٹے دن سے مشابہ ہو۔ لہٰذا اُس نے اس بعث دوم کے لئے ہزار ششم کو پسند فرمایا اور وسائل اشاعت بھی اسی ہزار ششم میں وسیع کئے گئے اور ہر ایک اشاعت کی راہ کھولی گئی۔ ہر ایک ملک کی طرف سفر آسان کئے گئے۔ جابجا مطبع جاری ہو گئے۔ ڈاکخانجات کا احسن انتظام ہو گیا۔ اکثر لوگ ایک دوسرے کی زبان سے بھی واقف ہو گئے اور یہ امور ہزار پنجم میں ہرگز نہ تھے بلکہ اس ساٹھ سال سے پہلے جو اس عاجز کی گذشتہ عمر کے دن ہیں ان تمام اشاعت کے وسیلوں سے ملک خالی پڑا ہوا تھا اور جو کچھ ان میں سے موجود تھا وہ ناتمام اور کم قدر اور شاذ و نادر کے حکم میں تھا۔

یہ وہ ثبوت ہیں جو میرے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے پر کھلے کھلے دلالت کرتے ہیں اور اس میں کچھ شک نہیں کہ ایک شخص بشرطیکہ متقی ہو جس وقت ان تمام دلائل میں غور کرے گا تو اس پر روز روشن کی طرح کھل جائیگا کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ انصاف سے دیکھو کہ میرے دعویٰ کے وقت کس قدر میری سچائی پر گواہ جمع ہیں + (۱) زمین پر وہ مفاسد موجود ہیں جنہوں نے اسلام اور مسلمانوں کی قریباً بیخ کنی کر دی ہے۔ اسلام کی اندرونی حالت

۱۰۲

+ منجملہ گواہوں کے ایک یہ بھی زبردست گواہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے ثبوت ہر ایک پہلو سے اس زمانہ میں پیدا ہو گئے ہیں یہاں تک کہ یہ ثبوت بھی نہایت قوی اور روشن دلائل سے مل گیا کہ آپ کی قبر سری نگر علاقہ کشمیر خان یار کے محلہ میں ہے۔ یاد رہے کہ ہمارے اور ہمارے مخالفوں کے صدق و کذب آزمانے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات حیات ہے۔ اگر حضرت عیسیٰ درحقیقت زندہ ہیں تو ہمارے سب دعوے جھوٹے اور سب دلائل ہیچ ہیں۔ اور اگر وہ درحقیقت قرآن کے رو سے فوت شدہ ہیں تو ہمارے مخالف باطل پر ہیں۔ اب قرآن درمیان میں ہے اس کو سوچو۔ منہ

تحفہ گولڑویہ (حاشیہ) صفحہ 102 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 264 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 340 پر درج ہے

جب تک کسی دل میں ایک ذرہ بھی تقویٰ ہو ایسے افترا نہیں کر سکتا جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنا رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے۔ اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں۔ اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰہِ ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔ بالخصوص قصوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں ہیں۔ اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اُس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روز حساب حق اور جنت حق اور جہنّم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جلّ شانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے اُن سب پر ایمان لاویں۔ اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں اُن سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔ اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افترا کرتا ہے۔ اور قیامت میں ہمارا اُس پر یہ دعویٰ ہے کہ کب اُس نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے دل سے

صلح صفحہ 97 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 323 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 341 پر درج ہے

تمہید ہشتم۔ جو امر خارق عادت کسی ولی سے صادر ہوتا ہے وہ حقیقت میں اُس متبوع کا معجزہ ہے جس کی وہ اُمت ہے اور یہ بدیہی اور

کر قادر مطلق کہ جس کے علم قدیم سے ایک ذرّہ مخفی نہیں اور جس کی طرف کوئی نقصان اور خسران عاید نہیں ہوسکتا۔ اور جو ہر یک قسم کے جہل اور آلودگی اور ناتوانی اور غم اور حزن اور درد اور رنج اور گرفتاری سے پاک ہے وہ کیونکر اُس چیز کا عین ہوسکتا ہے کہ جو

بدرجہ یقین کامل پہنچکر پھر منکر رہیں۔ پھر بعد اسکے فرمایا۔ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَانِ۔ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاہُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ۔ صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا۔ یعنے ہم نے ان نشانوں اور عجائبات کو اور نیز اس الہام پُر از معارف وحقائق کو قادیان کے قریب اُتارا ہے اور ضرورت حقّہ کے ساتھ اُتارا ہے اور بضرورت حقّہ اُترا ہے۔ خدا اور اُسکے رسول نے خبر دی تھی کہ جو اپنے وقت پر پُوری ہوئی اور جو کچھ خدا نے چاہا تھا وہ ہونا ہی تھا۔ یہ آخری فقرات اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس شخص کے ظہور کیلئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حدیث متذکرہ بالا میں اشارہ فرماچکے ہیں اور خدائے تعالیٰ اپنے کلام مقدس میں اشارہ فرماچکا ہے چنانچہ وہ اشارہ حصّہ سوم کے الہامات میں درج ہوچکا ہے اور فرقانی اشارہ اس آیت میں ہے ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ[1]۔ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے۔ اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اِس دُنیا میں تشریف لائینگے تو اُن کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ لیکن اِس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کے رُو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اِس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں اور بحدی اتحاد ہے کہ نظر کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے اور نیز ظاہری طور پر

[1] الصف : ۱۰

براہین احمدیہ جلد اوّل طبع ۔ صفحہ 449 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 593 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 341 پر درج ہے

حوالہ نمبر 162

نے منع کیا ہے اور اُسی کتاب کا پابند رہتا ہے جو اُس کے شارع نے دی ہے تو

برخلاف قسم دوم کے کہ اُس میں انفکاک جائز ہے اور جبتک ولایت کسی ولی کی قسم سوم تک نہیں پہنچتی عارضی ہے اور خطرات سے امن میں نہیں۔ وجہ یہ کہ جبتک انسان کی سرشت میں خدا کی محبت اور اُسکے غیر کی عداوت داخل نہیں تب تک کچھ رگ و ریشہ ظلم کا اُسمیں باقی ہے کیونکہ اُس نے حق ربوبیت کو

خَلَقَ اٰدَمَ فَاَکْرَمَہٗ۔ پیدا کیا آدم کو پس اکرام کیا اُس کا۔ جَرِیُّ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِیَآءِ جری اللہ نبیوں کے حُلّوں میں۔ اِس فقرہ الہامی کے یہ معنے ہیں کہ منصب ارشاد و ہدایت اور موردِ وحیِ الٰہی ہونے کا دراصل حُلّہ انبیاء ہے اور اُن کے غیر کو بطور مستعار ملتا ہے اور یہ حُلّہ انبیاء اُمّتِ محمدیہ کے بعض افراد کو بغرض تکمیلِ ناقصین عطا ہوتا ہے اور اسی کی طرف اشارہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَآءِ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ۔ پس یہ لوگ اگرچہ نبی نہیں پر نبیوں کا کام اُن کو سپرد کیا جاتا ہے۔ وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْھَا۔ اور تھے تم ایک گڑھے کے کنارہ پر سو اُس سے تم کو خلاصی بخشی یعنے خلاصی کا سامان عطا فرمایا عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یَّرْحَمَ عَلَیْکُمْ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا وَجَعَلْنَا جَھَنَّمَ لِلْکٰفِرِیْنَ حَصِیْرًا۔ خدائے تعالیٰ کا ارادہ اِس بات کی طرف متوجہ ہے جو تم پر رحم کرے۔ اور اگر تم نے گناہ اور سرکشی کی طرف رجوع کیا تو ہم بھی سزا اور عقوبت کی طرف رجوع کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کیلئے قید خانہ بنا رکھا ہے۔ یہ آیت اِس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ ہے یعنی اگر طریق رفق اور نرمی اور لطف احسان کو قبول نہیں کریں گے اور حقِ محض جو دلائل واضحہ اور آیات بیّنہ سے کھل گیا ہے۔ اُس سے سرکش رہیں گے۔ تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدائے تعالیٰ مجرمین کے لئے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائیگا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دُنیا پر اُتریں گے اور تمام راہوں اور

براہین احمدیہ جلد اوّل تا چہارم صفحہ 505-506 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 ص 601،602 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 342 پر درج ہے

۵۰۶

وہ اِس صُورت میں بالکل اپنے نفس سے محو ہو کر اپنے شارع کی ذمہ داری

جیسا کہ چاہیئے تھا ادا نہیں کیا۔ اور لقاء تام حاصل کرنے سے ہنوز قاصر ہے۔ لیکن جب اس کی سرشت میں محبتِ الٰہی اور موافقت باللہ بخوبی داخل ہوگئی۔ یہاں تک کہ خدا اُس کے کان ہو گیا جن سے وہ سُنتا ہے۔ اور اُس کی آنکھیں ہوگیا

سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کر دیں گے اور کج اور ناراست کا نام ونشان نہ رہے گا۔ اور جلالِ الٰہی گمراہی کے تخم کو اپنی تجلی قہری سے نیست و نابود کر دے گا۔ اور یہ زمانہ اس زمانہ کیلئے بطور ارہاص کے واقع ہوا ہے یعنے اسوقت جلالی طور پر خدائے تعالیٰ اتمام حجت کریگا۔ اب بجائے اسکے جمالی طور پر یعنی حق اور احسان سے اتمام حجت کر رہا ہے۔

تُوْبُوْا وَاَصْلِحُوْا وَاِلَى اللّٰهِ تَوَجَّهُوْا وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ۔ توبہ کرو اور فسق اور فجور اور کفر اور معصیت سے باز آؤ اور اپنے حال کی اصلاح کرو اور خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور اُسپر توکل کرو اور صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ اُس سے مدد چاہو۔ کیونکہ نیکیوں سے بدیاں دُور ہو جاتی ہیں۔ بُشْرٰى لَكَ يَا اَحْمَدِیْ۔ اَنْتَ مُرَادِیْ وَمَعِیْ۔ غَرَسْتُ كَرَامَتَكَ بِيَدِیْ۔ خوشخبری ہو تجھے اے میرے احمد۔ تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ مَیں نے تیری کرامت کو اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ۔ مؤمنین کو کہدے کہ اپنی آنکھیں نامحرموں سے بند رکھیں اور اپنی سترگاہوں کو اور کانوں کو نالائق امور سے بچاویں۔ یہی اُن کی پاکیزگی کیلئے ضروری امر لازم ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہریک مومن کے لئے منہیات سے پرہیز کرنا اور اپنے اعضاء کو ناجائز افعال سے محفوظ رکھنا لازم ہے اور یہی طریق اس کی پاکیزگی کا مدار ہے۔

چشم و گوش و دیدہ بند اے حق نگر بین   یاد کن فرمانِ قل للمؤمنین

۵۰۶

یہ حوالہ صفحہ 342 پر درج ہے	براہین احمدیہ جلد اول تا چہارم صفحہ 505، 506 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 ص 601، 602 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 163

حقہ بھی پائی جائے۔ ابتدا میں جب خدا نے انسان کو پیدا کیا۔ اُس وقت بذریعہ الہام بولیوں کی تعلیم کرنا ایسا امر تھا۔ کہ جس میں دونوں طور

دلی عاجزی کے ساتھ امداد الٰہی چاہتا ہے۔ اور نہ اس کی روحانی حالت درست ہوتی ہے۔ بلکہ اس کے ہونٹوں میں دُعا اور اس کے دل میں غفلت یا ریا ہوتی ہے۔ یا کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ خدا اس کی دُعا کو سُن تو لیتا ہے۔ اور اس کے لئے جو کچھ اپنی حکمت کاملہ کے رُو سے مناسب اور اصلح دیکھتا ہے عطا بھی فرماتا ہے لیکن نادان انسان خدا کی ان الطافِ خفیہ کو شناخت نہیں کرتا۔ اور بباعث اپنے جہل اور بے خبری کے شکوہ اور شکایت شروع کر دیتا ہے۔ اور اس آیت کے مضمون کو نہیں سمجھتا۔ عَسٰٓی اَنۡ تَکۡرَہُوۡا شَیۡئًا وَّہُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ ۚ وَعَسٰٓی اَنۡ تُحِبُّوۡا شَیۡئًا وَّہُوَ شَرٌّ لَّکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ یَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ [1] یعنی یہ ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو بُری سمجھو اور وہ اصل میں تمہارے لئے اچھی ہو اور ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو دوست رکھو اور وہ اصل میں تمہارے لئے بُری ہو۔ اور خدا ہر چیز کی اصل حقیقت کو جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ اب ہماری اس تمام تقریر سے واضح ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کس قدر عالی شان صداقت ہے جس میں حقیقی توحید اور عبودیت اور خلوص میں ترقی کرنے کا نہایت عمدہ سامان موجود ہے جس کی نظیر کسی اور کتاب میں نہیں پائی جاتی۔ اور اگر کسی کے زعم میں پائی جاتی ہے تو وہ اس صداقت کو معہ تمام دوسری صداقتوں کے جو ہم نیچے لکھتے ہیں نکال کر پیش کرے۔

اس جگہ بعض کوتہ اندیش اور نادان دشمنوں نے ایک اعتراض بھی بسم اللہ کی بلاغت پر کیا ہے۔ ان معترضین میں سے ایک صاحب تو پادری عماد الدین نام ہیں۔ جس نے اپنی کتاب ہدایت المسلمین میں اعتراض مندرجہ ذیل لکھا ہے۔ دوسرے صاحب باوا

نہیں کر سکتے۔ مگر میرے بعد ایک دوسرا آنے والا ہے وہ سب باتیں کھول دیگا اور علم دین کو بمرتبہ کمال پہنچائے گا۔ سو حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص کی ناقص ہی چھوڑ کر آسمانوں پر جا بیٹھے اور ایک عرصہ تک وہی ناقص کتاب لوگوں کے ہاتھ میں رہی اور پھر اسی نبی معصوم

[1] البقرۃ : ۲۱۷

یہ حوالہ صفحہ 342 پر درج ہے	براہین احمدیہ صفحہ 381 حاشیہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 431 از مرزا قادیانی

جس کو محض خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے تولد ہوتا جس کا آسمان پر ابن مریم نام ہے تو کیوں خدا تعالیٰ کی قدرت اس ابن مریم کے پیدا کرنے سے مجبور رہ سکتی سو اس نے محض اپنے فضل سے بغیر وسیلہ کسی زمینی والد کے اس ابن مریم کو روحانی پیدائش اور روحانی زندگی بخشی جیسا کہ اس نے خود اس کو اپنے الہام میں فرمایا ثم احییناک بعد ما اھلکنا القرون الاولیٰ وجعلناک المسیح ابن مریم۔ یعنی پھر ہم نے تجھے زندہ کیا بعد اس کے جو پہلے قرنوں کو ہم نے ہلاک کر دیا اور تجھے ہم نے مسیح ابن مریم بنایا یعنی بعد اس کے جو عام طور پر مشائخ اور علماء میں موت روحانی پھیل گئی۔ انجیل میں بھی اسی کی طرف اشارہ ہے کہ مسیح ستاروں کے گرنے کے بعد آئے گا۔

اب[1] اس تحقیق سے ثابت ہے کہ مسیح ابن مریم کی آخری زمانہ میں آنے کی قرآن شریف میں پیشگوئی موجود ہے۔ قرآن شریف نے جو مسیح کے نکلنے کی ۱۴۰۰ برس تک مدت ٹھہرائی ہے۔ بہت سے اولیاء بھی اپنے مکاشفات کی رو سے اس مدت کو مانتے ہیں اور آیت وانا علیٰ ذھاب بہ لقادرون[1] جس کے بحساب جمل ۱۲۷۴ عدد ہیں اسلامی چاند کی سلخ کی راتوں کی طرف اشارہ کرتی ہے جس میں نئے چاند کے نکلنے کی اشارت چھپی ہوئی ہے جو غلام احمد قادیانی کے عددوں میں بحساب جمل پائی جاتی ہے اور یہ آیت[2] کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ درحقیقت اسی مسیح ابن مریم کے زمانہ سے متعلق ہے کیونکہ تمام ادیان پر روحانی غلبہ بجز اس زمانہ کے کسی اور زمانہ میں ہرگز ممکن نہیں تھا وجہ یہ کہ یہی زمانہ ہے کہ جس میں ہزارہا قسم کے اعتراضات اور شبہات پیدا ہو گئے ہیں اور انواع اقسام کے عقلی حملے اسلام پر کئے گئے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے وان من شیءٍ الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم[3] یعنی ہر ایک چیز ہمارے پاس خزانے ہیں مگر بقدر معلوم اور بقدر ضرورت ہم ان کو اتارتے ہیں۔ سو جس قدر معارف و حقائق بطون قرآن میں

[1] مومنون: ۱۹ [2] صف: ۱۰ [3] حجر: ۲۲

یہ حوالہ صفحہ 343 پر درج ہے	ازالہ اوہام صفحہ 675 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 464 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 165

سے ہی قتل کئے جائیں گے۔ سو اگر ثبوت کچھ چیز ہے تو اس سے بڑھ کر عیسائیوں کے لئے اور کوئی ثبوت نہیں کہ مسیح اپنے مُنہ سے پیشگوئی کرتا ہے کہ ابھی تم میں سے بعض زندہ ہوں گے کہ میں پھر آؤں گا۔

یاد رہے کہ انجیلوں میں دو قسم کی پیشگوئیاں ہیں جو حضرت مسیح کے آنے کے متعلق ہیں (۱) ایک وہ جو آخری زمانہ میں آنے کا وعدہ ہے وہ وعدہ رُوحانی طور پر ہے اور وُہ آنا اُسی قسم کا آنا ہے جیسا کہ ایلیا نبی مسیح کے وقت دوبارہ آیا تھا۔ سو وہ ہمارے اس زمانہ میں ایلیا کی طرح آچکا اور وہ یہی راقم ہے جو خادم نوع انسان ہے جو مسیح موعود ہو کر مسیح علیہ السلام کے نام پر آیا۔ اور مسیح نے میری نسبت انجیل میں خبر دی ہے۔ سو مبارک وہ جو مسیح کی تعظیم کے لئے میرے باب میں دیانت اور انصاف سے غور کرے اور ٹھوکر نہ کھاوے۔

(۲) دُوسری قسم کی پیشگوئیاں جو مسیح کے دوبارہ آنے کے متعلق انجیلوں میں پائی جاتی ہیں وہ درحقیقت مسیح کی اُس زندگی کے ثبوت کے لئے بیان کی گئی ہیں جو صلیب کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے قائم اور بحال رہی۔ اور صلیبی مَوت سے خدا نے اپنے برگزیدہ کو بچالیا۔ جیسا کہ یہ پیشگوئی جو ابھی بیان کی گئی۔ عیسائیوں کی یہ غلطی ہے کہ ان دونوں مقاموں کو ایک دُوسرے کے ساتھ ملا دیتے ہیں۔ اور اِسی وجہ سے بڑی گھبراہٹ اور طرح طرح کے مشکلات اُنکو پیش آتے ہیں۔ غرض مسیح کے صلیب سے بچ جانے کے لئے یہ آیت جو متی ۱۲ باب میں پائی جاتی ہے بڑا ثبوت ہے۔

اور منجملہ انجیلی شہادتوں کے جو ہم کو ملی ہیں انجیل متی کی مندرجہ ذیل آیت ہے۔ " اور اُس وقت انسان کے بیٹے کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا۔ اور اُس وقت زمین کی ساری قومیں چھاتی پیٹیں گی اور انسان کے بیٹے کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گے " دیکھو متی باب ۲۴ آیت ۳۰۔ اِس آیت کا اصل مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ جبکہ آسمان سے

ہندوستان میں صفحہ 38 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 38 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 343 پر درج ہے

حوالہ نمبر 166

اب سمجھنا چاہیئے کہ گو اجمالی طور پر قرآن شریف اکمل و اتم کتاب ہے مگر ایک حصہ کثیرہ دین کا اور طریقہ عبادات وغیرہ کا مفصل اور مبسوط طور پر احادیث سے ہی ہم نے لیا ہے اور اگر احادیث کو ہم بکلی ساقط الاعتبار سمجھ لیں تو پھر اس قدر بھی ثبوت دینا ہمیں مشکل ہوگا کہ درحقیقت حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما و عثمان ذوالنورینؓ اور جناب علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ اور امیر المومنین تھے اور وجود رکھتے تھے صرف فرضی نام نہیں کیونکہ قرآن کریم میں ان میں سے کسی کا نام نہیں۔ ہاں اگر کوئی حدیث قرآن شریف کی کسی آیت سے صریح مخالف و مغائر پڑے مثلاً قرآن شریف کہتا ہے کہ مسیح ابن مریم فوت ہوگیا اور حدیث یہ کہے کہ فوت نہیں ہوا تو ایسی حدیث مردود اور ناقابل اعتبار ہوگی لیکن جو حدیث قرآن شریف کے مخالف نہیں بلکہ اس کے بیان کو اور بھی بسط سے بیان کرتی ہے وہ بشرطیکہ جرح سے خالی ہو قبول کرنے کے لائق ہے۔ پس یہ کمال درجہ کی بے نصیبی اور بھاری غلطی ہے کہ یک لخت تمام حدیثوں کو ساقط الاعتبار سمجھ لیں اور ایسی متواتر پیشگوئیوں کو جو خیر القرون میں ہی تمام ممالک اسلام میں پھیل گئی تھیں اور مسلمات میں سے سمجھی گئی تھیں بمدِ موضوعات داخل کردیں۔ یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی ایک اول درجہ کی پیشگوئی ہے جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیشگوئیاں لکھی گئی ہیں کوئی پیشگوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے انجیل بھی اس کی مصدق ہے۔ اب اس قدر ثبوت پر پانی پھیرنا اور یہ کہنا کہ یہ تمام حدیثیں موضوع ہیں درحقیقت ان لوگوں کا کام ہے جن کو خدا تعالیٰ نے بصیرت دینی اور حق شناسی سے کچھ بھی بخرہ اور حصہ نہیں دیا اور بباعث اس کے کہ ان لوگوں کے دلوں میں قال اللہ اور قال الرسول کی عظمت باقی نہیں رہی اس لئے جو بات ان کی سمجھ سے بالاتر ہو اس کو محالات اور ممتنعات میں داخل کر لیتے ہیں۔ قانون قدرت بے شک حق اور باطل کے آزمانے کے لئے ایک آلہ ہے مگر ہر ایک قسم کی آزمائش کا اسی پر مدار نہیں۔

ازالہ اوہام صفحہ 557 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 400 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 343 پر درج ہے

حوالہ نمبر 167

سو اوّل ہم ان ہر سہ تنقیحوں میں سے پہلی تنقیح کو بیان کرتے ہیں سو واضح ہو کہ اس امر سے دنیا میں کسی کو بھی انکار نہیں کہ احادیث میں مسیح موعود کی کھلی کھلی پیشگوئی موجود ہے بلکہ قریباً تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ احادیث کی رو سے ضرور ایک شخص آنیوالا ہے جس کا نام عیسیٰ بن مریم ہوگا اور یہ پیشگوئی بخاری اور مسلم اور ترمذی وغیرہ کتب حدیث میں اس کثرت سے پائی جاتی ہے جو ایک منصف مزاج کی تسلی کے لئے کافی ہے اور بالضرورت اس قدر مشترک پر ایمان لانا پڑتا ہے کہ ایک مسیح موعود آنیوالا ہے اگرچہ یہ سچ ہے کہ اکثر ہر یک حدیث اپنی ذات میں مرتبہ آحاد سے زیادہ نہیں مگر اس میں کچھ بھی کلام نہیں کہ جس قدر طرق متفرقہ کی رو سے احادیث نبویہ اس بارے میں مدوّن ہو چکی ہیں ان سب کو یکجائی نظر کے ساتھ دیکھنے سے بلاشبہ اس قدر قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ ضرور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مسیح موعود کے آنے کی خبر دی ہے اور پھر جب ہم ان احادیث کے ساتھ جو اہلسنّت و جماعت کے ہاتھ میں ہیں ان احادیث کو بھی ملاتے ہیں جو دوسرے فرقے اسلام کے مثلاً شیعہ وغیرہ ان پر بھروسہ رکھتے ہیں تو اور بھی اس تواتر کی قوت اور طاقت ثابت ہوتی ہے اور پھر اسکے ساتھ جب صدہا کتابیں متصوفین کی دیکھی جاتی ہیں تو وہ بھی اسی کی شہادت دے رہی ہیں۔ پھر بعد اسکے جب ہم بیرونی طور پر اہل کتاب یعنی نصاریٰ کی کتابیں دیکھتے ہیں تو یہ خبر ان سے بھی ملتی ہے اور ساتھ ہی حضرت مسیحؑ کے اس فیصلہ سے جو ایلیا کے آسمان سے نازل ہونیکے بارہ میں ہے یہ بھی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کی خبریں کبھی حقیقت پر محمول نہیں ہوتیں لیکن یہ خبر مسیح موعود کے آنے کی اسقدر زور کے ساتھ ہر ایک زمانہ میں پھیلی ہوئی معلوم ہوتی ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی جہالت نہیں ہوگی کہ اسکے تواتر سے انکار کیا جائے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر اسلام کی وہ کتابیں جنکی رو سے یہ خبر سلسلہ وار شائع ہوتی چلی آئی ہے صدی وار مرتب کر کے اکٹھی کیجائیں تو ایسی کتابیں ہزارہا سے کچھ کم نہیں ہونگی۔ ہاں یہ بات اس شخص کو سمجھانا مشکل ہے کہ جو اسلامی کتابوں سے بالکل بیخبر ہے اور در حقیقت ایسے اعتراض کرنیوالے اپنی بدقسمتی کی وجہ سے کچھ ایسے بیخبر ہوتے ہیں کہ انھیں یہ بصیرت حاصل ہی نہیں ہوتی کہ فلاں واقعہ کسقدر قوت اور مضبوطی کے ساتھ اپنا ثبوت رکھتا ہے پس ایسا ہی صاحب معترض نے کسی سے سن لیا ہے کہ احادیث اکثر آحاد کے مرتبہ پر ہیں اور اسکے

شہادۃ القرآن صفحہ 2 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 298 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 344 پر درج ہے

حوالہ نمبر 168

دنیا میں نہ بھیجا اور تاویلوں کی حاجت پڑی اور ظاہر الفاظ کے رو سے یہودیوں کا یہ مذہب معقول
تھا کہ جس حالت میں سچے مسیح کے آنے کے لئے یہ شرط تھی کہ پہلے ایلیا نبی دوبارہ دنیا میں آجائے
تو پھر بغیر ایلیا نبی کے دوبارہ آنے کے کیونکر مسیح ابن مریم دنیا میں آگیا۔ اب جب کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سے یہودیوں کو یہ جواب ملا ہے کہ ایلیا نبی کے دوبارہ آنے سے یوحنا نبی
یعنی یحییٰؑ کا آنا مراد تھا تو ایک دیندار آدمی سمجھ سکتا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم کا دوبارہ آنا بھی اسی
طرز سے ہوگا کیونکہ یہ وہی سنت اللہ ہے جو پہلے گذر چکی ہے۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلاً۔[1]
علاوہ ان باتوں کے مسیح ابن مریم کے دوبارہ آنے کو یہ آیت بھی روکتی ہے ولٰکن رسول اللہ
وخاتم النبیین[2] اور ایسا ہی یہ حدیث بھی کہ لا نبی بعدی۔ یہ کیونکر جائز ہو سکتا ہے کہ
باوجودیکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں پھر کسی وقت دوسرا نبی آجائے۔ اور وحی نبوت
شروع ہو جائے؟ کیا یہ سب امور حکم نہیں کرتے کہ اس حدیث کے معنے کرنے کے وقت ضرور ہے کہ
الفاظ کو ظاہر سے پھیرا جائے۔ ماسوا اس کے ایک بڑا قرینہ اس بات پر کہ آنے والا مسیح موعود
غیر اس مسیح کا ہے جو گذر چکا اختلاف حلیوں کا ہے۔ کیونکہ صحیح بخاری میں جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ
ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ سرخ رنگ لکھا ہے۔ جیسا کہ بلاد شام کے لوگوں کا رنگ ہوتا ہے
اور جیسا کہ تصویروں میں دکھایا گیا ہے اور گھنگریالے بال لکھے ہیں۔ لیکن مسیح موعود جس کی اس
امت میں آنے کی خبر دی گئی ہے اس کا حلیہ گندم گوں اور سیدھے بال والا بیان کیا ہے
اور علاوہ اس کے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ اسی امت میں سے ہوگا بخاری کے یہ لفظ ہیں کہ
امامکم منکم اور مسلم کے یہ لفظ ہیں فامّکم منکم دونوں سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ آنے والا
مسیح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ہے۔ اور اگر یہ کہو کہ کیوں جائز نہیں کہ
یہ تمام حدیثیں موضوع ہوں اور آنے والا کوئی بھی نہ ہو۔ تو میں کہتا ہوں کہ ایسا خیال بھی سراسر ظلم
ہے۔ کیونکہ یہ حدیثیں ایسے تواتر کی حد تک پہنچ گئی ہیں کہ عند العقل ان کا کذب محال ہے اور
ایسے متواترات بدیہیات کے رنگ میں ہو جاتے ہیں۔ ماسوا اس کے ان حدیثوں میں جو بڑی بڑی

۵۳

[1] الاحزاب: ۶۳ [2] الاحزاب: ۴۱

ایام الصلح صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 279 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 344 پر درج ہے

إن يشتموا فلقد نزعت ثيابهم ۔ وتركتهم كالميت المتنكر

اگر دشنام دہند بجاست چراکہ من جامہ ہائے ایشاں از تن شاں برکشیدہ ۔ و ہچو مردہ ناشناختہ ایشاں را گزاشتم

هم يشتمون ولا اخاف لسانهم ۔ إني أرى ألطاف ربّ أكبر

ایشاں دشنام می دہند و من از زبان شاں نمی ترسم ۔ چراکہ من مہربانیہائے رب کبیر خود می بینم

نزلت ملامة لائمي من حبه ۔ مني بمنزلة المحب المؤثر

از محبت خدائے خود ملامت ملامت کنندگان ۔ بمنزلہ دوست مخصوص خود مرا می نماید

يا لائمي دع كل لوم وانتظر ۔ سترى بروق الحق بعد تبصّر

اے ملامت کنندہ من ملامت را بگزار و صبر کن ۔ زود است کہ بعد از چشم بینا حاصل شدن درخشنی حق را خواہی دید

جلّت وصايانا هدى لكنها ۔ كبرت عليك وليتها لم تكبر

وصیتہائے ما از روئے ہدایت بزرگ ہستند ۔ لیکن بر تو گراں آمدند وکاش گراں نیامدندے

ایھا الناس تدبروا طرفۃ عین۔ ولا تھلکوا انفسکم الثمین۔ ان موت المسیح ثابت بالقرآن ثم بالحدیث ثم بشھادۃ اللغۃ واھل اللسان ثم بالعقل والفراسۃ والوجدان ثم بنظائر سابق الزمان۔ فلا یزیل الامر الثابت کید الانسان۔ والنزول ایضا حق نظرًا علی تواتر الآثار۔ وقد ثبت من طرق فی الاخبار۔ فتعالوا الی کلمۃ ترفع ھذا التناقض من بین بعض الاحادیث وبین مجموعہ[ع]

اے مردماں برائے یک طرفۃ العین تدبر کنید و برائے دو ملے نفس خود را ہلاک مکنید۔ یقیناً موت مسیح بقرآن ثابت است۔ باز ثبوت آں بحدیث بہم رسید۔ باز از لغت و اہل زبان ثابت گشتہ۔ باز از روئے عقل و فراست و وجدان۔ و باز بنظائر زمانہ گذشتہ تحقیق ایں معنی گشتہ۔ پس امر ثابت را فریب انسان دور نتواند کرد۔ و نزول از روئے تواتر آثار ہم راست است۔ چراکہ از طرق متعددہ ثابت گشتہ۔ پس بسوئے آں کلمہ بیائید کہ ایں تناقض را از درمیان بعض احادیث و مجموعہ احادیث و قرآن بردارد۔

انجام آتھم صفحہ 158 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 158 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 344 پر درج ہے

شامل حال ہوگئی۔ ایسا ہی نصرت الٰہی ایک رنگ میں ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے شامل ہو گئی اور درحقیقت وہی نصرت ہے جو اپنے اپنے محل پر رنگا رنگ کے معجزات کے نام سے موسوم ہوتی ہے۔ سو میں خوب جانتا ہوں کہ جیسا کہ نصرت الٰہی حضرت مسیح کے شامل حال ہوئی تھی میں بھی اس نصرت سے بے نصیب نہیں رہوں گا لیکن یہ ضرور نہیں کہ وہ نصرت جسمانی بیماریوں کے اچھا کرنے سے ظاہر ہو۔ بلکہ خدائے تعالیٰ نے ایک الہام میں یہ ظاہر فرمایا کہ خلق اللہ کی روحانی بیماریوں اور شکوک اور شبہات کو وہ نصرت دفعہ کرے گی۔ جیسا کہ میں پہلے اس سے لکھ چکا ہوں اور میں دیکھتا ہوں کہ مستعدوں پر اثر پڑتا جاتا ہے اور پرانی بیماریاں دور ہوتی جاتی ہیں اور نصرت الٰہی اندر ہی اندر کام کر رہی ہے اور خدا تعالیٰ نے اپنے خاص کلام سے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ نبی ناصری کے نمونہ پر اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ روحانی بیماریوں کو بہت صاف کر رہا ہے اس سے زیادہ کہ کبھی جسمانی بیماریوں کو صاف کیا گیا ہو

حال کے نیچری جن کے دلوں میں کچھ بھی عظمت قال اللہ اور قال الرسول کی باقی نہیں رہی یہ بے اصل خیال پیش کرتے ہیں کہ جو مسیح ابن مریم کے آنے کی خبریں صحاح میں موجود ہیں یہ تمام خبریں ہی غلط ہیں۔ شاید ان کا ایسی باتوں سے مطلب یہ ہے کہ تا اس عاجز کے اس دعوے کی تحقیر کر کے کسی طرح اس کو باطل ٹھہرایا جاوے لیکن وہ اس قدر تواتر سے انکار کر کے اپنے ایمان کو خطرہ میں ڈالتے ہیں۔ یہ بات ظاہر ہے کہ تواتر ایک ایسی چیز ہے کہ اگر غیر قوموں کی تواریخ کے رو سے بھی پایا جائے تو تب بھی ہمیں قبول کرنا ہی پڑتا ہے۔ جیسا کہ ہندوؤں کے بزرگوں راجہ رامچندر اور کرشن وغیرہ کا وجود تواتر کے ذریعہ سے ہی ہم نے قبول کیا ہے۔ گو تحقیق و تفتیش تاریخی واقعات میں ہندو لوگ بہت کچے ہیں مگر باوجود اس تواتر کے جو ان کی مسلسل تحریروں سے پایا جاتا ہے ہرگز یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ راجہ رامچندر اور راجہ کرشن یہ سب فرضی ہی نام ہیں۔

حوالہ نمبر 171

نقل بیان عدالت فوجداری باجلاس کپتان ایم ڈبلیو ڈگلس صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور

مرجوعہ فیصلہ نمبر بستہ نمبر مقدمہ

۱۶ اگست ۹۷ء زیر تجویز از محکمہ ۳/۴

مہر عدالت

سرکار بذریعہ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک صاحب جرم ۱۰۷ ضابطہ فوجداری بنام مرزا غلام احمد قادیانی

بیان مرزا غلام احمد بلا حلف ۱۶ اگست ۹۷ء

ہمنے کبھی پیشگوئی نہیں کی کہ ڈاکٹر کلارک صاحب مرجائینگے۔ ہرگز ہمارا منشا و کسی لفظ سے یہ نہ تھا کہ صاحب موصوف مرجاوینگے۔ عبداللہ آتھم کی بابت ہمنے شرطیہ پیشگوئی کی تھی کہ اگر رجوع بحق نہ کریگا تو مرجاویگا۔ عبداللہ آتھم صاحب کی درخواست پر پیشگوئی صرف اُس کے واسطے کی تھی۔ کُل متعلقین مباحثہ کی بابت پیشگوئی نہ تھی۔ لیکھرام کی درخواست پر اُسکے واسطے بھی پیشگوئی کی گئی تھی۔ ہم نے کی تھی چنانچہ پُوری ہوئی۔

شُنا یا گیا درست ہے۔ سب بیان درست درج ہوا ہے۔ دستخط حاکم

کے سر پر ظہور کریگا۔ اور یہ پیشگوئی اگرچہ قرآن شریف میں صرف اجمالی طور پر پائی جاتی ہے مگر احادیث کے رُو سے اسقدر تواتر تک پہنچی ہے کہ جس کا کذب عندالعقل ممتنع ہے۔ اگر تواتر کچھ چیز ہے تو کہہ سکتے ہیں کہ اسلامی پیشگوئیوں میں سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مُنہ سے نکلیں۔ کوئی ایسی پیشگوئی نہیں جو اس درجہ تواتر پر ہو۔ جیسا کہ اس پیشگوئی میں پایا جاتا ہے۔ جس شخص کو اسلامی تاریخ سے خبر ہے وہ خوب جانتا ہو کہ اسلامی پیشگوئیوں میں سے کوئی ایسی پیشگوئی نہیں جو تواتر کے رُو سے اس پیشگوئی سے بڑھ کر ہو۔ یہانتک کہ علما نے لکھا ہے کہ جو شخص اس پیشگوئی کا انکار کرے اسکے کفر کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ متواترات سے انکار کرنا گویا اسلام کا انکار ہے لیکن افسوس ہو کہ باوجود اس تواتر کے ہمارے زمانہ فیج اعوج کے علما نے اس پیشگوئی کے صحیح صحیح معنے سمجھنے میں بڑا دھوکہ کھایا ہے اور بباعث سخت غلط فہمی کے اپنے عقیدہ میں قابل شرم تناقضات جمع کر لئے ہیں۔ یعنی ایک طرف تو قرآن شریف پر ایمان لا کر اور احادیث صحیحہ

کتاب البریہ صفحہ 188 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 206 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 345 پر درج ہے

چاہیں گے پس مدعی ہو کر مقابل پر کھڑے ہو جانا ان کے لئے سخت حجاب ہو جائے گا جس سے باہر نکلنا اپنی شہود کردہ رائے سے رجوع کرنا ان کے لئے مشکل بلکہ محال ہوگا کیونکہ ہمیشہ یہی دیکھا جاتا ہے کہ جب کوئی مولوی ایک رائے کو علی رؤس الاشہاد ظاہر کر دیتا ہے اور اپنا فیصلہ ناطق اسکو قرار دیتا ہے تو پھر اس رائے سے عود کرنا اسکو موت سے بدتر دکھائی دیتا ہے۔ لہذا میں نے ترحماً قبل اس کے کہ وہ مقابل پر آ کر ہٹ اور ضد کی بلا میں پھنس جائیں آپ ہی انکو ایسے[1] صاف اور مدلل طور پر سمجھا دیا جائے کہ جو ایک دانا اور منصف و طالب حق کی تسلی کیلئے کافی ہو۔ اگر بعد میں پھر لکھنے کی ضرورت پڑے گی تو شاید ایسے لوگوں کے لئے وہ ضرورت پیش آوے کہ جو غایت درجہ کے سادہ لوح اور غبی ہیں جن کو آسمانی کتابوں کے استعارات مصطلحات و دقائق تاویلات کی کچھ بھی خبر نہیں بلکہ مس تک نہیں اور لا یمسہ کی نفی کے نیچے داخل ہیں۔

اب پہلے ہم صفائی بیان کے لئے یہ لکھنا چاہتے ہیں کہ **بائیبل** اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کے رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس[2] بھی ہے۔ دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔ ان دونوں نبیوں کی نسبت عہد قدیم اور عہد جدید کے بعض صحیفے بیان کر رہے ہیں کہ وہ دونوں آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور پھر کسی زمانہ میں زمین پر اتریں گے اور تم ان کو آسمان سے آتے دیکھو گے۔ ان ہی کتابوں سے کسی قدر ملتے جلتے الفاظ احادیث نبویہ میں بھی پائے جاتے ہیں لیکن حضرت ادریس[3] کی نسبت جو بائیبل میں یوحنا یا ایلیا[4] کے نام سے پکارے گئے ہیں انجیل میں یہ فیصلہ دیا گیا ہے کہ یحییٰ بن زکریا کے پیدا ہونے سے ان کا آسمان سے اترنا وقوع میں آگیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح صاف صاف الفاظ میں فرماتے ہیں کہ "یوحنا جو آنیوالا تھا یہی ہے چاہو تو قبول کرو" سو ایک نبی کے حکم سے ایک آسمان پر جانے والے اور پھر کسی وقت اترنے والے یعنی یوحنا کا مقدمہ

[1] سہو
[4] سہو

[2], [3] و [4] الیاس لکھا چاہئے۔ مصحح

(حاشیہ: یہ عبارت حوالہ نمبر ... میں درج ہے)

توضیح مرام صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 52 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 345 پر درج ہے

بکلی غافل تھے بلکہ حق بات جو ایک بدیہی امر کی طرح ہے یہی ہے کہ آئمہ حدیث کا اگر لوگوں پر کچھ احسان ہے تو صرف اس قدر کہ وہ امور جو ابتداء سے تعامل کے سلسلہ میں ایک دُنیا اُنکو مانتی تھی اُنکی اسناد کے بارے میں اُن لوگوں نے تحقیق اور تفتیش کی اور یہ دکھلا دیا کہ اُس زمانہ کی موجودہ حالت میں جو کچھ اہل اسلام تسلیم کر چکے ہیں یا عمل میں لا رہے ہیں یہ ایسے امور نہیں جو بطور بدعات اسلام میں اب مخلوط ہو گئے ہیں بلکہ یہ وُہی گفتار و کردار ہے جو آنحضرت صلعم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو تعلیم فرمائی تھی۔

افسوس کہ اس صحیح اور واقعی امر کے سمجھنے میں غلط فہمی کر کے کوتہ اندیش لوگوں نے کسقدر بڑی غلطی کھائی جسکی وجہ سے آجتک وہ حدیثوں کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں اگرچہ یہ تو سچ ہے کہ حدیثوں کا وُہ حصہ جو تعامل قولی فعلی کے سلسلہ سے باہر ہے اور قرآن سے تصدیق یافتہ نہیں یقین کامل کے مرتبہ پر مسلم نہیں ہو سکتا لیکن وہ دُوسرا حصہ جو تعامل کے سلسلہ میں آگیا اور کروڑہا مخلوقات ابتداء سے اُسپر اپنے عملی طریق سے محافظ اور قائم چلی آئی ہے اُسکو ظنی اور شکی کیونکر کہا جائے۔ ایک دُنیا کا مسلسل تعامل جو بیٹوں سے باپوں تک اور باپوں سے دادوں تک اور دادوں سے پڑدادوں تک بدیہی طور پر مشہود ہو گیا اور اپنے اصل مبداء تک اسکے آثار اور انوار نظر آگئے اسمیں تو ایک ذرہ شک کی گنجائش نہیں رہ سکتی اور بغیر اسکے انسان کو کچھ بن نہیں پڑتا کہ ایسے مسلسل عملدرآمد کو اوّل درجہ کے یقینیات میں سے یقین کرے پھر جبکہ آئمہ حدیث نے اس سلسلہ تعامل کے ساتھ ایک اور سلسلہ قائم کیا اور امور تعاملی کا اسناد راستگو اور متدین راویوں کے ذریعہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیا تو پھر بھی اُس پر جرح کرنا درحقیقت اُن لوگوں کا کام ہے جنکو بصیرت ایمانی اور عقل انسانی کا کچھ بھی حصہ نہیں ملا۔

اب اس تمہید کے بعد یہ بھی واضح ہو کہ مسیح موعود کے بارے میں جو احادیث میں پیشگوئی ہے وہ ایسی نہیں ہے کہ جسکو صرف ائمہ حدیث نے چند روایتوں کی بناء پر لکھا ہو وبس بلکہ یہ ثابت ہو گیا ہے کہ یہ پیشگوئی عقیدہ کے طور پر ابتدا سے مسلمانوں کے رگ و ریشہ میں داخل چلی آتی ہے گویا جس قدر اسوقت روئے زمین پر مسلمان تھے اُسی قدر اس پیشگوئی کی صحت پر شہادتیں موجود تھیں کیونکہ عقیدہ کے طور پر وُہ اسکو ابتداء سے یاد کرتے چلے آتے تھے اور ائمہ حدیث امام بخاری وغیرہ نے اس پیشگوئی کی نسبت

شہادت القرآن صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 304 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 346 پر درج ہے

سو اوّل ہم ان ہر سہ تنقیحوں میں سے پہلی تنقیح کو بیان کرتے ہیں سو واضح ہو کہ اِس امر سے دُنیا میں کسی کو بھی انکار نہیں کہ احادیث میں **مسیح موعود** کی کُھلی کُھلی پیشگوئی موجود ہے بلکہ قریباً تمام مسلمانوں کا اِس بات پر اتفاق ہے کہ احادیث کی رُو سے ضرور ایک شخص آنیوالا ہے جسکا نام عیسٰی بن مریم ہوگا اور یہ پیشگوئی بخاری اور مسلم اور ترمذی وغیرہ کتب حدیث میں اِس کثرت سے پائی جاتی ہے جو ایک منصف مزاج کی تسلّی کے لئے کافی ہے اور بالضرورت اس قدر مشترک پر ایمان لانا پڑتا ہے کہ ایک مسیح موعود آنیوالا ہے اگرچہ یہ سچ ہے کہ اکثر ہر یک حدیث اپنی ذات میں مرتبہ احاد سے زیادہ نہیں مگر اسمیں کچھ بھی کلام نہیں کہ جس قدر طرق متفرقہ کی رُو سے احادیث نبویہ اس بارے میں مدوّن ہو چکی ہیں اُن سب کو یکجائی نظر کے ساتھ دیکھنے سے بلاشبہ اِسقدر قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ ضرور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح موعود کے آنیکی خبر دی ہے اور پھر جب ہم ان احادیث کے ساتھ جو اہلسنت و جماعت کے ہاتھ میں ہیں ان احادیث کو بھی ملاتے ہیں جو دوسرے فرقے اسلام کے مثلاً شیعہ وغیرہ انپر بھروسہ رکھتے ہیں تو اور بھی اس تواتر کی قوت اور طاقت ثابت ہوتی ہے اور پھر اسکے ساتھ جب صدہا کتابیں متصوفین کی دیکھی جاتی ہیں تو وہ بھی اسی کی شہادت دے رہی ہیں۔ پھر بعد اسکے جب ہم بیرونی طور پر اہل کتاب یعنی نصاریٰ کی کتابیں دیکھتے ہیں تو یہ خبر اُن سے بھی ملتی ہے اور ساتھ ہی حضرت مسیح کے اِس فیصلہ سے جو ایلیا کے آسمان سے نازل ہونیکے بارہ میں ہے یہ بھی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس قسم کی خبریں کبھی حقیقت پر محمول نہیں ہوتیں لیکن یہ خبر مسیح موعود کے آنے کی اسقدر زور کے ساتھ ہر ایک زمانہ میں پھیلی ہوئی معلوم ہوتی ہے کہ اِس سے بڑھ کر کوئی جہالت نہیں ہوگی کہ اِسکے تواتر سے انکار کیا جائے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر اسلام کی وہ کتابیں جنکی رُو سے یہ خبر سلسلہ وار شائع ہوتی چلی آئی ہے صدی وار مرتب کر کے اکٹھی کیجائیں تو ایسی کتابیں ہزارہا سے کچھ کم نہیں ہونگی۔ ہاں یہ بات اُس شخص کو سمجھانا مشکل ہے کہ جو اسلامی کتابوں سے بالکل بیخبر ہے اور درحقیقت ایسے اعتراض کرنیوالے اپنی بدقسمتی کیوجہ سے کچھ ایسے بیخبر ہوتے ہیں کہ اُنھیں یہ بصیرت حاصل ہی نہیں ہوتی کہ فلاں واقعہ کسقدر قوت اور مضبوطی کے ساتھ اپنا ثبوت رکھتا ہے پس ایسا ہی صاحب معترض نے کسی سے سُن لیا ہے کہ احادیث اکثر احاد کے مرتبہ پر ہیں اور ایک

یہ حوالہ صفحہ 346 پر درج ہے	شہادت القرآن صفحہ 2 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 298 از مرزا قادیانی

سکیں۔ جب پہلے عقیدہ کے خلاف ایک دوسرا عقیدہ شائع ہو گیا اور اس کے ساتھ یہ بھی لکھا گیا کہ خدا تعالیٰ 'قرآن کریم 'اسلام اور انبیائے سابقین اسی کی تائید کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت میں یہ عقیدہ رکھتا ہوں۔ اور اس کے خلاف عقیدہ رکھنے والوں کو نادان تک کہہ دیا۔ تو اب بتاؤ کہ پہلا عقیدہ منسوخ ہوا یا نہیں۔ کیا یہ اعلان کافی نہ تھا اور کچھ ضرورت باقی رہ گئی تھی۔ داناؤں کے لئے تو جو کچھ حضرت مسیح موعود نے لکھ دیا وہی کافی ہے۔ اور جو کسی بات کو ضد سے نہ سمجھنا چاہیں۔ ان کا علاج خدا تعالیٰ کے سوا کسی کے پاس نہیں ہے۔

اس جگہ میں اس بات کا اظہار کر دینا بھی ضروری خیال کرتا ہوں کہ کسی شخص کو یہ شبہ نہ ہونا چاہئے کہ اگر نبی کی تعریف وہی تھی جو قرآن کریم اور لغت سے آپ لکھتے ہیں کہ ثابت ہے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ اس کے خلاف تعریف کرنے والوں کو نادان فرماتے ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود ایک مدت تک اس عقیدہ کو کیوں مانتے رہے۔ اور کیا خود حضرت مسیح موعود پر اعتراض وارد نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ شبہ بالکل بے اصل ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک بات جب تک پوشیدہ اور پردۂ اخفاء میں ہو۔ اسے اصل کے خلاف ماننا ایک اور بات ہے۔ لیکن پردہ اٹھ جانے پر پھر بھی غلطی سے نہ ہٹنا ایک اور بات ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود بے شک ایک وقت تک نبی کی وہی تعریف کرتے رہے۔ جو آج کل کے مسلمان کرتے ہیں۔ لیکن چونکہ اس وقت تک آپ پر اس مسئلہ کا پوری طرح انکشاف نہ ہوا تھا۔ آپ کا احتیاط کا پہلو اختیار کرنا اور عام مسلمانوں کے عقیدہ پر قائم رہنا۔ اور باوجود بار بار نبی کے خطاب سے یاد کئے جانے کے اس کی تاویل کرنا ایک نہایت مستحسن بات تھی۔ اور انبیاء کے ایمان کا اظہار تھا۔ لیکن جب آپ پر حق کھول دیا گیا اور آپ نے لوگوں کو بتا دیا کہ نبی کی یہ نہیں بلکہ یہ تعریف ہے تو اب اس پرانے عقیدہ پر قائم رہنا ایک نادانی اور جہالت ہے۔ جس پر اظہار ناراضگی کرنا ضروری تھا۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ پچھلی صدیوں میں قریباً سب دنیا کے مسلمانوں میں مسیح کے زندہ ہونے پر ایمان رکھا جاتا تھا۔ اور بڑے بڑے بزرگ اسی عقیدہ پر فوت ہوئے۔ اور نہیں کہہ سکتے کہ وہ مشرک فوت ہوئے۔ گو اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ عقیدہ مشرکانہ ہے۔ حتیٰ کہ حضرت مسیح موعود باوجود مسیح کا خطاب پانے کے دس سال تک یہی خیال کرتے رہے کہ مسیح آسمان پر زندہ ہے۔ حالانکہ آپ کو اللہ تعالیٰ مسیح بنا چکا تھا جیسا کہ براہین کے الہامات سے ثابت ہے۔ لیکن آپ کے اس فعل کو مشرکانہ نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ یہ ایک نبیوں کی سی احتیاط تھی۔ لیکن جب تاویل کی کوئی گنجائش نہ رہی۔ تو آپ نے حق کا اعلان کر دیا۔ اسی طرح نبوت کی

یہ حوالہ صفحہ 347 پر درج ہے	...طبع دوم صفحہ 142،143 مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 463،464 از مرزا بشیر الدین محمود

حوالہ نمبر 175

آپ پہلے اور تعریف خیال کرتے رہے۔ جو عوام کے عقیدہ کے مطابق تھی۔ لیکن بعد میں مزید انکشاف پر وہ غلط معلوم ہوئی۔ اور اب اس پر ضد کرنا ایک نادانی کا فعل ہے۔

پس اس معاملہ کی مشابہت بالکل مسیح کی وفات کے مسئلہ سے ہے۔ حضرت مسیح موعود کے دعویٰ سے پہلے جس قدر اولیاء صلحاء گزرے ہیں۔ ان میں سے ایک بڑا گروہ عام عقیدہ کے ماتحت حضرت مسیح کو زندہ خیال کرتا تھا۔ لیکن وہ مشرک اور قابل مؤاخذہ نہ تھا۔ مگر جب حضرت مسیح موعود نے قرآن کریم سے وفات مسیح ثابت کر دی۔ اور حیات مسیح کے عقیدہ کو مشرکانہ ثابت کر دیا۔ تو اب جو شخص حیات مسیح کا قائل ہو وہ مشرک اور قابل مؤاخذہ ہے۔ اسی طرح نبی کی تعریف قرآن کریم سے صاف ظاہر ہے لیکن عوام میں ایک غلط خیال پھیل رہا تھا۔ اور بہت سے صلحائے امت اسی خیال پر گزر گئے۔ اور نہیں کہہ سکتے کہ وہ نادان تھے جس طرح نہیں کہہ سکتے کہ حضرت مسیح کی حیات کے عقیدہ سے وہ مشرک تھے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے کچھ اسرار ہوتے ہیں جنہیں وہ اپنے وقت پر ظاہر کرتا ہے۔ اور یہ مسائل بھی انہیں مسائل میں سے تھے۔ تا سچوں اور جھوٹوں کے ایمانوں کی آزمائش کی جائے۔ جب خدا تعالیٰ نے ان پوشیدہ صداقتوں کو مسیح موعود پر کھول دیا تو اب اس کے خلاف عقیدہ رکھنا نادانی ہے۔

ممکن ہے کسی شخص کو اس جگہ یہ شبہ گزرے کہ اگر جیسا کہ آپ بیان کرتے ہیں نبی کی تعریف ایسی صاف تھی۔ اور قرآن کریم میں کہیں بھی نبی کے لئے صاحب شریعت ہونے یا بلاواسطہ نبوت پانے کی شرط مذکور نہ تھی تو ہم کس طرح مان لیں کہ حضرت مسیح موعود عام عقیدہ پر قائم رہے۔ اور باوجود قرآن کریم کے صاف الفاظ کے آپ نے اپنے عقیدہ کو بدلا نہیں۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ قرآن کریم آپ نے ۱۹۰۱ء میں دیکھا ہے آپ تو قرآن کریم کے عاشق تھے اور اپنی جوانی اسی کے مطالعہ میں خرچ کر چکے تھے اور باریک در باریک مطالب پر آگاہ تھے پھر اس مسئلہ میں آپ کیوں دھوکے میں رہے؟ اور کیوں صریح الفاظ قرآن کی موجودگی میں عوام کے عقائد کی پیروی کی؟ سو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ غلطی اسی طرح ہوئی۔ جس طرح مسیح کی وفات کے متعلق ہوئی مسیح کی وفات بھی تو قرآن کریم میں صاف الفاظ میں مذکور ہے۔ اور سارے قرآن میں ایک لفظ بھی اس کی زندگی پر دلالت نہیں کرتا۔ بلکہ آسمان پر جانے کا صاف انکار کیا گیا ہے پھر یہ کیونکر ہوا کہ وفات مسیح پر تیس (۳۰) آیات کی موجودگی میں حضرت مسیح موعود عوام کے عقیدہ کے قائل رہے اور اس بات کو معلوم نہ کر سکے کہ قرآن کریم سے مسیح کی وفات ثابت ہے اگر کوئی کہے کہ مسیح کی حیات

حقیقۃ النبوۃ صفحہ 142، 143 مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 463، 464 از مرزا بشیر الدین محمود

یہ حوالہ صفحہ 347 پر درج ہے

حوالہ نمبر 176

ٹائیٹل طبع اول، حصہ اول

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

بفضلِ عظیم حضرت ہادیٔ عالم و عالمیان و رحمت عمیم رہنمائے گم گشتگان کتاب لاجواب موسوم بہ

براہینِ احمدیہ

ملقب بہ

اَلْبَرَاهِيْنُ الْاَحْمَدِيَّةُ عَلٰى حَقِيَّةِ كِتَابِ اللّٰهِ الْقُرْاٰنِ وَالنُّبُوَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ

جس کو فخر اہل اسلام پنجاب جناب میرزا غلام احمد صاحب رئیس اعظم قادیان ضلع گورداسپور پنجاب دام اقبالہم نے کمال تحقیق اور تدقیق سے تالیف کرکے منکرینِ اسلام پر حجت اسلام پوری کرنے کیلئے بوعدہ انعام دس ہزار روپیہ شائع کیا

امرتسر پنجاب

سفیر ہند پریس میں در ۱۸۸۰ء طبع ہوئی

امیر علی دولہ پرنٹر

براہین احمدیہ ٹائٹل، مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 ٹائٹل پیج، از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 347 پر درج ہے

نورِشان یک عالمے را درگرفت	تو ہنوز اے کور در شور و شرے
لعلِ تابان را اگر گوئی کثیف	زین چہ کاہد قدرِ روشن جوہرے
طعنہ بر پاکان نہ بر پاکان بود	خود کنی ثابت کہ ہستی فاجرے
بُغض با مردانِ حق نامردیست	آن بشر باشد کہ باشد بے شرے
وانکہ در کین و کراہت سوختست	نفس دون را ہست صیدِ لاغرے
صد مراتب بہ ز چشمِ اہلِ کین	چشمِ نابینا و کور و اعورے
بر سرِ کین و تعصب خاک باد	ہم بغرقِ کین وران خاکسترے
جز بہ پابندیٔ حق بندِ دگر	ورنہ گیرد با خدائے اکبرے
ما بہ پیغمبران را چاکریم	ہمچو خاکے اوفتادہ بر درے
ہر رسولے کو طریقِ حق نمود	جانِ ما قربان بران حق پرورے
اے خداوندم بہ خیلِ انبیا	کش فرستادے بفضلِ اوفرے
معرفت ہم دہ چو بخشیدی دلم	مے بدہ زان سان کہ دادی ساغرے
اے خداوندم بنامِ مصطفٰے	کش شدے در ہر مقامے ناصرے
دستِ من گیر از رہِ لطف و کرم	در مہم باش یار و یاورے
تکیہ بر زورِ تو دارم گرچہ من	ہمچو خاکم بلکہ زان ہم کمترے

اما بعد سب طالبانِ حق پر واضح ہو جو مقصود اس کتاب کی تالیف سے جو مسمٰی بالبراھین الاحمدیہ علی حقیت کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیہ ہے یہ ہے جو دینِ اسلام کی سچائی کے دلائل اور قرآن مجید کی حقیت کے براہین اور حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی صدقِ رسالت کے وجوہات سب لوگوں پر بوضاحتِ تمام ظاہر کئے جائیں اور نیز ان سب کو جو اس دینِ متین اور مقدس کتاب اور برگزیدہ نبی سے منکر ہیں ایسے کامل اور معقول طریق سے ملزم اور لاجواب کیا جاوے

براہین احمدیہ صفحہ 16، مندرجہ روحانی خزائن جلد 1، صفحہ 23، 24، از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 348 پر درج ہے

جو آئندہ ان کو بمقابلہ اسلام کے دم مارنے کی جگہ باقی نہ رہے۔

اور یہ کتاب مرتب ہے ایک اشتہار اور ایک مقدمہ اور چار فصل اور ایک خاتمہ پر خدا اس کو حق کے طالبوں کے لئے مبارک کرے اور بہتوں کو اس کے پڑھنے سے اپنے سچے دین کی ہدایت دے۔ آمین۔

اشتہار

انعامی اشتہار دس ہزار روپیہ ان سب لوگوں کے لئے جو شارکت اپنی کتاب کے فرقان مجید سے ان دلائل اور براہین حقانیہ میں جو فرقان مجید سے ہم نے لکھیں ہیں ثابت کر دکھائیں یا اگر کتاب الہامی انکے اُن دلائل کے پیش کرنے سے قطعاً عاجز ہو تو اس عاجز ہونے کا اپنی کتاب میں اقرار کر کے ہمارے ہی دلائل کو نمبروار توڑ دیں۔

میں جو مصنّف اس کتاب براہین احمدیّہ کا ہوں یہ اشتہار اپنی طرف سے بوعدہ انعام دس ہزار روپیہ بمقابلہ

براہین احمدیہ صفحہ 16، مندرجہ روحانی خزائن جلد 1، صفحہ 23، 24، از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 3/8 پر درج ہے

(۸)

اشتہار بغرض استعانت و استظہار از انصار دین محمد مختار صلے اللہ علیہ و علے آلہ الابرار

اخوان دیندار و مومنین غیرت شعار و حامیان دین اسلام و متبعین سنت خیر الانام پر روشن ہو کر اس خاکسار نے ایک کتاب متضمن اثبات حقانیت قرآن و صداقت دین اسلام ایسی تالیف کی ہے جس کے مطالعہ کے بعد طالب حق سے بجز قبولیت اسلام اور کچھ بن نہ پڑے۔ اور اس کے جواب میں قلم اٹھانے کی کسی کو جرأت نہ ہوسکے۔ اس کتاب کے ساتھ اس مضمون کا ایک اشتہار دیا جاوے گا کہ جو شخص اس کتاب کے دلائل کو توڑ دے مع ذلک اس کے مقابلہ میں اسی قدر دلائل یا ان کے نصف یا ثلث یا ربع یا خمس سے اپنی کتاب کا (جس کو وہ الہامی سمجھتا ہے) حق ہونا یا اپنے دین کا بہتر ہونا ثابت کر دکھائے اور اس کے کلام یا جواب کو میری شرائط مذکورہ کے موافق تین منصف (جن کو مذہب فریقین سے تعلق نہ ہو) مان لیں تو میں اپنی جائداد تعدادی دس ہزار روپیہ سے (جو میرے قبضہ و تصرف میں ہے) دستبردار ہو جاؤں گا اور سب کچھ اس کے حوالہ کر دوں گا۔ اس باب میں جس طرح کوئی چاہے اپنی اطمینان کرلے۔ مجھ سے تمسک لکھا لے یا رجسٹری کرالے اور میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کو آکر بچشم خود دیکھ لے۔

باعث تصنیف اس کتاب کے پنڈت دیانند صاحب اور ان کے اتباع ہیں جو اپنی امت کو آریہ سماج کے نام سے مشہور کر رہے ہیں اور بجز اپنے وید کے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ مسیح اور حضرت محمد مصطفےٰ علیہم السلام کی تکذیب کرتے ہیں اور نعوذ باللہ توریت۔ زبور۔ انجیل۔ فرقان مجید کو محض افترا سمجھتے ہیں اور ان مقدس نبیوں کے حق میں ایسے توہین کے کلمات بولتے ہیں کہ ہم سن نہیں سکتے۔ ایک صاحب نے ان میں سے اخبار سفیر ہند میں بطلب ثبوت حقانیت فرقان مجید کئی دفعہ ہمارے نام اشتہار بھی جاری کیا ہے۔ اب ہم نے اس کتاب میں انکا و ان کے اشتہاروں کا کام تمام کر دیا ہے اور صداقت قرآن و نبوت کو بخوبی ثابت کیا۔ پہلے ہم نے اس کتاب کا ایک حصہ پندرہ جزو میں تصنیف کیا۔ بغرض تکمیل تمام ضروری امروں کے کہ تو تھے اور زیادہ کر دیئے جن کے سبب سے تعداد کتاب ڈیڑھ سو جزو ہو گئی۔ ہر ایک حصہ اس کا ایک ایک ہزار نسخہ چھپے۔ تو چار انسے

یہ حوالہ صفحہ 348 پر درج ہے	مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 16 طبع جدید از مرزا قادیانی

(۱۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللھم صل علٰی محمد و آل محمد افضل الرسل و خاتم النبیین

اشتہار

کتاب براہین احمدیہ جسکو خدا تعالٰی کی طرف سے مؤلف نے ملہم اور مامور ہوکر بغرض اصلاح و تجدید دین تالیف کیا ہے جس کے ساتھ دس ہزار روپیہ کا اشتہار ہے جسکا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ دنیا میں منجانب اللہ اور سچا مذہب جس کے ذریعہ سے انسان خدا تعالٰی کو ہریک عیب اور نقص سے بری سمجھ کر اس کی تمام پاک اور کامل صفتوں پر دلی یقین سے ایمان لاتا ہے وہ فقط اسلام ہے جس میں سچائی کی برکتیں آفتاب کی طرح چمک رہی ہیں اور صداقت کی روشنی دن کی طرح ظاہر ہورہی ہے اور دوسرے تمام مذہب ایسے بدیہی البطلان ہیں کہ نہ عقلی تحقیقات سے اُن کے اُصول صحیح اور درست ثابت ہوتے ہیں اور نہ ان پر چلنے سے ایک ذرا روحانی برکت و قبولیت الٰہی مل سکتی ہے بلکہ ان کی پابندی سے انسان نہایت درجہ کا کور باطن اور سیہ دل ہوجاتا ہے جس کی شہادت پراسی جہان میں نشانیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ اس کتاب میں دین اسلام کی سچائی کو دو طرح پر ثابت کیا گیا ہے (۱) اوّل تین سو مضبوط اور قوی دلائل عقلیہ سے جن کی شان و شوکت و قدر و منزلت اس سے ظاہر ہے کہ اگر کوئی مخالف اسلام ان دلائل کو توڑ دے تو اس کو دس ہزار روپیہ دینے کا اشتہار دیا ہوا ہے۔ اگر کوئی چاہے تو اپنی تسلی کے لیے عدالت میں رجسٹری بھی کرالے (۲) دوم ان آسمانی نشانوں سے کہ جو سچے دین کی کامل سچائی ثابت ہونے کے لیے ازبس ضروری ہیں، اس امر دوم میں مؤلف نے اس غرض سے کہ سچائی دین اسلام کی آفتاب کی طرح روشن ہوجائے۔ تین قسم کے نشان ثابت کرکے دکھائے ہیں۔ اوّل وہ نشان کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مخالفین نے خود حضرت ممدوح کے ہاتھ سے اور آنجناب کی دعا اور توجہ سے اور برکت سے ظاہر ہوتے دیکھے۔ جس کو مؤلف یعنی اس خاکسار نے تاریخی طور پر ایک اعلٰی درجہ کے ثبوت سے مخصوص و متمائز کرکے درج کتاب کیا ہے۔ دوم وہ نشان جو خود قرآن شریف کی ذات بابرکات میں دائمی اور ابدی اور بے مثل طور پر پائی جاتی ہیں جن کو راقم نے بیان شافی اور کافی سے ہر ایک خاص و عام پر کھول دیا ہے اور کسی نوع کا عذر کسی کے لیے باقی نہیں رکھا۔ سوم وہ نشان کہ جو کتاب اللہ کی پیروی اور متابعت اور رسول برحق سے کسی شخص

حوالہ نمبر 179

تابع کو بطور وراثت ملتے ہیں جن کے اثبات میں اس بندہ درگاہ نے بفضل خداوند حضرت قادر مطلق یہ بدیہی ثبوت دکھلایا ہے کہ بحجت سے سچے الہامات اور خوارق اور کرامات اور اخبارِ غیبیہ و اسرار لدنیہ و کشوف صادقہ اور دعائیں قبول شدہ کہ جو خود اس خادم دین سے صادر ہوئی ہیں اور جن کی صداقت پر بحجت سے مخالفین مذہب (آریوں وغیرہ سے) بشہادت رویت گواہ ہیں کتاب موصوف میں درج کئے ہیں۔ اور مصنف کو اس بات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے اور رُوحانی طور پر اس کے کمالات مسیح بن مریم کے کمالات سے مشابہ ہیں اور ایک کو دوسرے سے بشدت مناسبت و مشابہت ہے اور اسکو خواص انبیاء و رسل کے نمونہ پر محض بہ برکت متابعت حضرت خیرالبشر و افضل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم ان بہتوں پر اکابر اولیاء سے فضیلت دی گئی ہے کہ جو اس سے پہلے گذر چکے ہیں اور اس کے قدم پر چلنا موجب نجات و سعادت و برکت اور اس کے برخلاف چلنا موجب بُعد و حرمان ہے۔ یہ سب ثبوت کتاب براہین احمدیہ کے پڑھنے سے کہ جو منجملہ تین سو جزو کے قریب ۳۷ جزو کے چھپ چکی ہے ظاہر ہوتے ہیں اور طالب حق کے لیے خود مصنف پوری پوری تسلی و تشفی کرنے کو ہروقت مستعد اور حاضر ہے۔ وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء ولا فخر والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ اور اگر اس اشتہار کے بعد بھی کوئی شخص سچا طالب بنکر اپنی عقدہ کشائی نہ چاہے اور دلی صدق سے حاضر نہ ہو تو ہماری طرف سے اس پر اتمام حجت ہے جس کا خدا تعالےٰ کے روبرو اس کو جواب دینا پڑے گا۔ بالآخر اس اشتہار کو اس دُعا پر ختم کیا جاتا ہے کہ اے خداوند کریم تمام قوموں کے مستعدوں کو ہدایت بخش کہ تا تیرے رسول مقبول افضل الرسل محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور تیرے کامل و مقدس کلام قرآن شریف پر ایمان لاویں۔ اور اس کے حکموں پر چلیں تا کہ ان تمام برکتوں اور سعادتوں اور حقیقی خوشحالیوں سے متمتع ہو جاویں کہ جو سچے مسلمان کو دونوں جہانوں میں ملتی ہیں اور اس جاودانی نجات اور حیات سے بہرہ ور ہوں کہ جو نہ صرف عقبیٰ میں حاصل ہوسکتی ہے بلکہ سچے راستباز اسی دُنیا میں اس کو پاتے ہیں۔ بالخصوص قوم انگریز جنہوں نے ابھی تک اس آفتاب صداقت سے کچھ روشنی حاصل نہیں کی اور جس کی شائستہ اور مہذب اور بارحم گورنمنٹ نے ہم کو اپنے احسانات اور دوستانہ معاونت سے ممنون کر کے اس بات کیلئے دلی جوش بخشا ہے کہ ہم اُن کے دنیا و دین کے لیے دلی جوش سے بہبودی و سلامتی چاہیں تا ان کے گورے و سپید منہ جس طرح دنیا میں خوبصورت ہیں آخرت میں بھی نورانی و منوّر ہوں۔ فنسئل اللہ تعالیٰ خیرھم فی الدنیا والآخرۃ اللّٰھم اھدھم وایدھم بروح منک واجعل لھم حظاً کثیراً فی دینک واجذبھم بحولک وقوتک لیومنوا بکتابک ورسولک ویدخلوا فی دین اللہ افواجاً آمین ثم آمین والحمد للہ رب العالمین ؏

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ملک پنجاب

مطبوعہ صفیاض ہند پریس امرتسر — (بیس ہزار اشتہار چھاپے گئے)

مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 28،27 طبع جدید از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 349 پر درج ہے

حوالہ نمبر 180

"

(۲۸)

ہم اور ہماری کتاب

ابتدا میں جب یہ کتاب تالیف کی گئی تھی، اس وقت اس کی کوئی اور صورت تھی۔ پھر بعد اس کے قدرت الٰہیہ کی ناگہانی تجلّی نے اس احقر عباد کو موسیٰ کی طرح ایک ایسے عالم سے خبر دی جس سے پہلے خبر نہ تھی۔ یعنی یہ عاجز بھی حضرت ابن عمران کی طرح اپنے خیالات کی شبِ تاریک میں سفر کر رہا تھا کہ ایک دفعہ پردہ غیب سے اِنّی اَنَا رَبُّکَ کی آواز آئی۔ اور ایسے اسرار ظاہر ہوئے کہ جن تک عقل اور خیال کی رسائی نہ تھی۔ سو اب اس کتاب کا متولّی اور مہتمم ظاہرًا و باطنًا حضرت رب العالمین ہے۔ اور کچھ معلوم نہیں کہ کس اندازہ اور مقدار تک اس کو پہنچانے کا ارادہ ہے اور سچ تو یہ ہے کہ جس قدر اس نے جلد چہارم تک انوار حقیت اسلام کے ظاہر کئے ہیں۔ یہ بھی اتمام حجت کے لیے کافی ہیں۔ اور اس کے فضل و کرم سے اُمید کی جاتی ہے کہ وہ جب تک شکوک اور شبہات کی ظلمت کو بکلی دُور نہ کرے۔ اپنی تائیدات غیبیہ سے مددگار رہے گا۔ اگرچہ اس عاجز کو اپنی زندگی کا کچھ اعتبار نہیں، لیکن اس سے نہایت خوشی ہے کہ وہ حیّ و قیوم کہ جو فنا اور موت سے پاک ہے ہمیشہ تا قیامت دین اسلام کی نصرت میں ہے۔ اور جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ ایسا اس کا فضل ہے کہ جو اس سے پہلے کسی نبی پر نہیں ہوا۔ اس جگہ ان نیک دل ایمانداروں کا شکر کرنا لازم ہے جنہوں نے اس کتاب کے طبع ہونے کے لیے آج تک مدد دی ہے۔ خدا تعالیٰ ان سب پر رحم کرے اور جیسا انہوں نے اس کے دین کی حمایت میں اپنی دلی محبت سے ہر یک دقیقہ کوشش کے بجا لانے میں زور لگایا ہے خداوند کریم ایسا ہی ان پر فضل کرے۔ بعض صاحبوں نے اس کتاب کو محض خرید و فروخت کا ایک معاملہ سمجھا ہے اور بعض کے سینوں کو خدا نے کھول دیا اور صدق اور ارادت کو ان کے دلوں میں قائم کر دیا ہے، لیکن موخر الذکر ہنوز وہی لوگ ہیں کہ جو استطاعت مالی بہت کم رکھتے ہیں اور سنت اللہ اپنے پاک نبیوں سے بھی یہی رہی ہے کہ اوّل اوّل ضعفاء اور مساکین ہی رجوع کرتے رہے ہیں۔ اگر حضرت احدیت کا ارادہ ہے تو کسی ذی مقدرت کے دل کو بھی اس کام کے انجام دینے کے لیے کھول دے گا۔

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اشتہار شامل ٹائیٹل پیج صفحہ آخری براہین احمدیہ جلد چہارم ۱۸۸۴ء

مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر

مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 77 طبع جدید از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 349 پر درج ہے

۲۴۹

یونانی، لاطینی، انگریزی، سنسکرت وغیرہ سے کسی قدر دینی صداقتیں

بن کر ایک مسکین اور عاجز اور ذلیل آدمی کی طرح سیدھا ہماری طرف چلا آوے اور پھر صبر اور برداشت اور اطاعت اور خلوص کو صادق لوگوں کی طرح اختیار کرے تو انشاء اللہ اپنے مطلب کو پاوے۔ اور اگر اب بھی کوئی منہ پھیرے تو وہ خود اپنی بے ایمانی پر آپ گواہ ہے۔ ۲۴۹

بعض کوتاہ نظر لوگ جب دیکھتے ہیں کہ خدا کے نبیوں اور رسولوں کو بھی تکالیف پیش آتی رہی ہیں۔ تو آخیر پر وہ یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ اگر اقتدارِ الوہیت کہ جو الہامی خبر ظل کا نشان سمجھا گیا ہے۔ نبیوں کے شاملِ حال ہوتا تو اُن کو تکلیفیں کیوں پیش آتیں اور کیوں

اسی زمانہ کے قریب کہ جب یہ ضعیف اپنی عمر کے پہلے حصہ میں ہنوز تحصیلِ علم میں مشغول تھا جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ اور اُس وقت اس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی کہ جو خود اس عاجز کی تالیف معلوم ہوتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا کہ تو نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ اس کا نام میں نے قطبی رکھا ہے۔ جس نام کی تعبیر اب اس اشتہاری کتاب کی تالیف ہونے پر یہ کھلی کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے جس کے کامل استحکام کو پیش کر کے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا گیا ہے۔ غرض آنحضرت نے وہ کتاب مجھ سے لے لی۔ اور جب وہ کتاب حضرت مقدس نبوی کے ہاتھ میں آئی تو آنجناب کا ہاتھ مبارک لگتے ہی ایک نہایت خوش رنگ اور خوبصورت میوہ بن گئی کہ جو امرود سے مشابہ تھا مگر بقدر تربوز تھا۔ آنحضرت نے جب اس میوہ کو تقسیم کرنے کیلئے قاش قاش کرنا چاہا تو اس قدر اس میں سے شہد نکلا کہ آنجناب کا ہاتھ مبارک مرفق تک شہد سے بھر گیا۔ تب ایک مُردہ کہ جو دروازہ سے باہر پڑا تھا۔ آنحضرت کے معجزہ سے زندہ ہو کر اس عاجز کے پیچھے آ کھڑا ہوا اور یہ عاجز آنحضرت کے سامنے کھڑا تھا جیسے ایک مستغیث حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اور آنحضرت بڑے جاہ و جلال اور حاکمانہ شان سے ایک زبردست پہلوان کی طرح کرسی پر جلوس فرما رہے تھے۔ پھر خلاصۂ کلام یہ کہ ایک قاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

یہ حوالہ صفحہ 350 پر درج ہے	براہین احمدیہ صفحہ 249 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 275، 276 از مرزا قادیانی

نکال کر پیش کریں یا اپنی ہی عقل کے زور سے کوئی الٰہیات کا نہایت باریک دقیقہ پیدا

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۱

سب سے زیادہ انہیں پر مصیبتیں پڑتیں۔ لیکن یہ وسوسہ بالکل بے اصل ہے جو سراسر کم فہمی سے پیدا ہوتا ہے۔ الہامی خبروں کا قادرانہ طور پر بیان ہونا شے دیگر ہے اور انبیاء کی مصیبتیں ایک دوسرا امر ہے کہ جو انواع اقسام کی حکمتوں پر مشتمل ہے۔ اور حقیقت حال پر مطلع ہونے سے تمہیں معلوم ہوگا کہ وہ مصیبتیں اصل میں مصیبتیں نہیں۔ بلکہ بڑی بڑی نعمتیں ہیں کہ جو انہیں کو دی جاتی ہیں جن پر خدا کا فضل اور کرم ہوتا ہے۔ اور یہ ایسی نعمتیں ہیں کہ جن میں نبیوں اور تمام دنیا کو فائدہ ہے۔ اس جگہ تحقیق کلام یہ ہے کہ انبیاء

منہ ۲۵۰

بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱

مجھ کو اس غرض سے دی کہ تا میں اُس شخص کو دُوں کہ جو نئے سرے زندہ ہوا۔ اور باقی تمام قاشیں میرے دامن میں ڈال دیں اور وہ ایک قاش میں نے اس نئے زندہ کو دیدی اور اس نے وہیں کھالی۔ پھر جب وہ نیا زندہ اپنی قاش کھا چکا۔ تو میں نے دیکھا کہ آنحضرت کی کرسی مبارک اپنے پہلے مکان سے بہت ہی اونچی ہو گئی۔ اور جیسے آفتاب کی کرنیں چھوٹتی ہیں۔ ایسا ہی آنحضرت کی پیشانی مبارک متواتر چمکنے لگی کہ جو دین اسلام کی تازگی اور ترقی کی طرف اشارت تھی۔ تب اسی نور کے مشاہدہ کرتے کرتے آنکھ کھل گئی۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ۔

یہ وہ خواب ہے کہ تقریباً دو سو آدمی کو انہیں دنوں میں سنائی گئی تھی جن میں سے پچاس یا کم و بیش ہندو بھی ہیں کہ جو اکثر اُن میں سے ابھی تک صحیح و سلامت ہیں اور وہ تمام لوگ خوب جانتے ہیں کہ اُس زمانہ میں براہین احمدیہ کی تالیف کا ابھی نام و نشان نہ تھا اور نہ یہ مرکوز خاطر تھا کہ کوئی دینی کتاب بنا کر اُس کے استحکام اور سچائی ظاہر کرنے کے لئے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا جائے۔ لیکن ظاہر ہے کہ اب وہ باتیں جن پر خواب دلالت کرتی ہے کسی قدر پوری ہو گئیں۔ اور جس قطبیت کے اسم سے اس وقت کی خواب میں کتاب کو موسوم کیا گیا تھا۔ اسی قطبیت کو اب مخالفوں کے مقابلے پر بوعدۂ انعام کثیر پیش کر کے حجت اسلام اُن پر پوری کی گئی ہے۔ اور جس قدر اجزا اُس خواب کے ابھی تک ظہور میں نہیں آئے اُن کے ظہور کا سب کو منتظر رہنا چاہیئے کہ آسمانی باتیں کبھی ٹل نہیں سکتیں۔

منہ ۲۵۰

براہین احمدیہ صفحہ 249 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 276،275 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 350 پر درج ہے

حوالہ نمبر 182

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ

تذکرہ

یعنی

وحی مقدس

و

رؤیا و کشوف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زمانہ تحصیل علم

(۱) رَاَیْتُ ذَاتَ لَیْلَةٍ وَّ اَنَا غُلَامٌ حَدِیْثُ السِّنِّ کَاَنِّیْ فِیْ بَیْتٍ لَطِیْفٍ نَظِیْفٍ یُّذْکَرُ فِیْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ فَقُلْتُ اَیُّهَا النَّاسُ اَیْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارُوْا اِلٰی حُجْرَةٍ۔ فَدَخَلْتُ مَعَ الدَّاخِلِیْنَ۔ فَبَشَّ بِیْ حِیْنَ وَافَیْتُهٗ۔ وَحَیَّانِیْ بِاَحْسَنِ مَا حَیَّیْتُهٗ وَمَا اَنْسٰی حُسْنَهٗ وَجَمَالَهٗ وَمَلَاحَتَهٗ وَتَحَنُّنَهٗ اِلٰی یَوْمِیْ هٰذَا شَغَفَنِیْ حُبًّا وَّجَذَبَنِیْ بِوَجْهٍ حَسِیْنٍ۔ قَالَ مَا هٰذَا بِیَمِیْنِكَ یَا اَحْمَدُ۔ فَنَظَرْتُ فَاِذَا کِتَابٌ بِیَدِی الْیُمْنٰی وَخَطَرَ بِقَلْبِیْ

لے (ترجمہ از مرتب) اوائل ایامِ جوانی میں ایک رات میں نے (رؤیا میں) دیکھا کہ میں ایک عالی شان مکان میں ہوں جو نہایت پاک اور صاف ہے اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور چرچا ہو رہا ہے۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ حضور کہاں تشریف فرما ہیں۔ انہوں نے ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا۔ چنانچہ میں دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر اس کے اندر چلا گیا۔ اور جب میں حضور کی خدمت میں پہنچا۔ تو حضور بہت خوش ہوئے۔ اور آپ نے مجھے بہتر طور پر میرے سلام کا جواب دیا۔ آپ کا حسن و جمال اور ملاحت اور آپ کی پُرشفقت و پُرمحبت نگاہ مجھے اب تک یاد ہے اور وہ مجھے کبھی بھول نہیں سکتی۔ آپ کی محبت نے مجھے فریفتہ کر لیا۔ اور آپ کے حسین و جمیل چہرہ نے مجھے اپنا گرویدہ بنا لیا۔ اس وقت آپ نے مجھے فرمایا کہ اے احمد تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا چیز ہے جب میں نے اپنے دائیں ہاتھ کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہے۔ اور وہ مجھے

یہ حوالہ صفحہ 351 پر درج ہے	تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 1 تا 3 طبع چہارم از مرزا قادیانی

۲

اَنَّہٗ مِنْ مُصَنَّفَاتِیْ۔ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کِتَابٌ مِّنْ مُّصَنَّفَاتِیْ۔ قَالَ مَا اسْمُ کِتَابِکَ فَنَظَرْتُ اِلَی الْکِتَابِ مَرَّۃً اُخْرٰی وَاَنَا کَالْمُتَحَیِّرِیْنَ۔ فَوَجَدْتُّہٗ یُشَابِہُ کِتَابًا کَانَ فِیْ دَارِ کُتُبِیْ وَاسْمُہٗ قُطْبِیٌّ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِسْمُہٗ قُطْبِیٌّ۔ قَالَ اَرِنِیْ کِتَابَکَ الْقُطْبِیَّ فَلَمَّا اَخَذَہٗ وَمَسَّتْہُ یَدُہٗ فَاِذَا ھِیَ ثَمَرَۃٌ لَطِیْفَۃٌ تَسُرُّ النَّاظِرِیْنَ۔ فَشَقَّقَھَا کَمَا یُشَقَّقُ الثَّمَرُ فَخَرَجَ مِنْھَا عَسَلٌ مُّصَفًّی کَمَاءٍ مَّعِیْنٍ۔ وَرَاَیْتُ بَلَّۃَ الْعَسَلِ عَلٰی یَدِہِ الْیُمْنٰی مِنَ الْبَنَانِ اِلَی الْمِرْفَقِ کَاَنَّ الْعَسَلَ یَتَقَاطَرُ مِنْھَا۔ وَکَاَنَّہٗ یُرِیْنِیْ اِیَّاہُ لِیَجْعَلَنِیْ مِنَ الْمُتَعَجِّبِیْنَ۔ ثُمَّ اُلْقِیَ فِیْ قَلْبِیْ اَنَّ عِنْدَ اُسْکُفَّۃِ الْبَیْتِ مَیْتٌ قَدَّرَ اللّٰہُ اِحْیَاءَہٗ بِھٰذِہِ الثَّمَرَۃِ وَقَدَّرَ اَنْ یَّکُوْنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُحْیِیْنَ۔ فَبَیْنَمَا اَنَا فِیْ ذٰلِکَ الْخَیَالِ فَاِذَا الْمَیِّتُ جَاءَنِیْ حَیًّا وَّھُوَ یَسْعٰی وَقَامَ وَرَاءَ ظَھْرِیْ وَفِیْہِ ضُعْفٌ کَاَنَّہٗ مِنَ الْجَائِعِیْنَ۔ فَنَظَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیَّ مُتَبَسِّمًا وَجَعَلَ الثَّمَرَۃَ قِطَعَاتٍ وَاَکَلَ قِطْعَۃً مِّنْھَا وَاٰتَانِیْ کُلَّ مَا بَقِیَ وَالْعَسَلُ یَجْرِیْ مِنَ الْقِطَعَاتِ کُلِّھَا وَقَالَ یَا اَحْمَدُ اَعْطِہٖ قِطْعَۃً مِّنْ ھٰذِہٖ لِیَاْکُلَ وَیَتَقَوّٰی فَاَعْطَیْتُہٗ فَاَخَذَ یَاْکُلُ عَلٰی مَقَامِہٖ کَالْحَرِیْصِیْنَ۔ ثُمَّ رَاَیْتُ اَنَّ کُرْسِیَّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ رُفِعَ حَتّٰی قَرُبَ مِنَ السَّقْفِ وَرَاَیْتُہٗ فَاِذَا وَجْھُہٗ یَتَلَاْلَاُ کَاَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ذُرَّتَا عَلَیْہِ

اپنی ہی ایک تصنیف معلوم ہوئی۔ میں نے عرض کیا حضورؐ یہ میری ایک تصنیف ہے۔ آپ نے پوچھا اس کتاب کا کیا نام ہے۔ تب میں نے حیران ہو کر کتاب کو دوبارہ دیکھا تو اسے اس کتاب کے مشابہ پایا جو میرے کتب خانہ میں تھی اور جس کا نام قطبی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کا نام قطبی ہے۔ فرمایا اپنی یہ کتاب قطبی مجھے دکھا۔ جب حضورؐ نے اسے لیا تو حضورؐ کا مبارک ہاتھ لگتے ہی وہ ایک لطیف پھل بن گیا جو دیکھنے والوں کے لئے پسندیدہ تھا۔ جب حضورؐ نے اسے چیرا جیسے پھلوں کو چیرتے ہیں تو اس سے بہتے پانی کی طرح مصفّٰی شہد نکلا۔ اور میں نے شہد کی طراوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے ہاتھ پر انگلیوں سے کہنیوں تک دیکھی اور شہد حضورؐ کے ہاتھ سے ٹپک رہا تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گویا مجھے اس لئے وہ دکھا رہے ہیں تا مجھے تعجب میں ڈالیں۔ پھر میرے دل میں ڈالا گیا کہ دروازے کی چوکھٹ کے پاس ایک مُردہ پڑا ہے جس کا زندہ ہونا اللہ تعالیٰ نے اس پھل کے ذریعہ مقدر کیا ہوا ہے اور یہی مقدر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو زندگی عطا کریں۔ میں اسی خیال میں تھا کہ دیکھا کہ اچانک وہ مُردہ زندہ ہو کر دوڑتا ہوا میرے پاس آگیا اور میرے پیچھے کھڑا ہو گیا مگر اس میں کچھ کمزوری تھی گویا وہ بھوکا تھا تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر میری طرف دیکھا اور اس پھل کے ٹکڑے کئے اور ایک ٹکڑا ان میں سے حضورؐ نے خود کھایا اور باقی سب مجھے دے دئیے ان سب ٹکڑوں سے شہد بہہ رہا تھا۔ اور فرمایا اے احمد اس مُردہ کو ایک ٹکڑا دے دو تا اسے کھا کر قوت پائے میں نے دیا تو اس نے حریصوں کی طرح اسی جگہ ہی اسے کھانا شروع کر دیا پھر میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کرسی اونچی ہو گئی ہے حتیٰ کہ چھت کے قریب جا پہنچی ہے اور میں نے دیکھا کہ اس وقت آپ کا چہرہ مبارک ایسا چمکنے لگا کہ گویا اس پر سو

حوالہ نمبر 182

وَكُنْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَعَبَرَاتِیْ جَارِيَةٌ ذَوْقًا وَّوَجْدًا۔ ثُمَّ اسْتَيْقَظْتُ وَاَنَا مِنَ الْبَاكِيْنَ۔ فَاَلْقَى اللّٰهُ فِیْ قَلْبِیْ اَنَّ الْمَيِّتَ هُوَ الْاِسْلَامُ۔ وَسَيُحْيِيْهِ اللّٰهُ عَلٰى يَدَیْ بِفُيُوْضٍ رُوْحَانِيَّةٍ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكُمْ لَعَلَّ الْوَقْتَ قَرِيْبٌ فَكُوْنُوْا مِنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ وَفِیْ هٰذِهِ الرُّؤْيَا رَبَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَكَلَامِهٖ وَاَنْوَارِهٖ وَهَدِيَّةِ اَثْمَارِهٖ۔[1]

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۴۸، ۵۴۹)

(ب) اِس احقر نے ۱۸۶۴ء[2] یا ۱۸۶۵ء عیسوی میں یعنی اسی زمانے کے قریب کہ جب یہ ضعیف اپنی عمر کے پہلے حصہ میں ہنوز تحصیلِ علم میں مشغول تھا جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور اُس وقت اِس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی کہ جو خود اِس عاجز کی تالیف معلوم ہوتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا کہ تُو نے اِس کتاب کا کیا نام رکھا ہے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ اس کا نام میں نے قطبی رکھا ہے۔ جس نام کی تعبیر اب اِس اشتہاری کتاب[3] کے تالیف ہونے پر یہ کھلی کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے جس کے کامل استحکام کو پیش کر کے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا گیا ہے۔

غرض آنحضرتؐ نے وہ کتاب مجھ سے لے لی۔ اور جب وہ کتاب حضرت مقدس نبوی کے ہاتھ میں آئی تو آنجناب کا ہاتھ مبارک لگتے ہی ایک نہایت خوش رنگ اور خوبصورت میوہ بن گئی کہ جو امرود سے مشابہ تھا مگر بقدر تربوز تھا۔ آنحضرتؐ نے جب اُس میوہ کو تقسیم کرنے کے لئے قاش قاش کرنا چاہا تو اِس قدر اُس میں سے شہد نکلا کہ آنجناب کا ہاتھ مبارک مرفق تک شہد سے

اور چاند کی شعاعیں پڑ رہی ہیں۔ میں آپ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھ رہا تھا اور ذوق اور وجد کی وجہ سے میرے آنسو بہ رہے تھے پھر میں بیدار ہو گیا۔ اور اس وقت بھی میں کافی رو رہا تھا تب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ وہ مُردہ شخص اسلام ہے اور اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فیوض کے ذریعہ سے اسے اب میرے ہاتھ پر زندہ کرے گا۔ اور تمہیں کیا پتہ شاید یہ وقت قریب ہو۔ اس لئے تم اس کے منتظر رہو۔ اور اِس رؤیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے اپنے پاک کلام سے اپنے انوار سے اور اپنے (باغِ قدس کے) پھلوں کے ہدیہ سے میری تربیت فرمائی تھی۔

[1] یہ رؤیا براہین احمدیہ میں بھی مذکور ہے مگر اس میں اس کے شروع کا اور آخر کا حصہ اس تفصیل سے بیان نہیں ہوا اس لئے اسے آئینہ کمالاتِ اسلام میں سے لے کر درج کیا گیا ہے۔ (مرتب)

[2] یہ تاریخ غالباً سرسری طور پر ایک موٹے اندازہ کی بناء پر لکھی گئی ہے کیونکہ یہ رؤیا حضور کے زمانہ آغازِ جوانی کا ہے جبکہ آپ ہنوز تحصیلِ علم میں مشغول تھے جس کے بعد کچھ عرصہ آپ سیالکوٹ تشریف فرما رہے۔ اور تریاق القلوب صفحہ ۶۵ سے معلوم ہوتا ہے کہ راجہ تیجا سنگھ صاحب کی وفات (جو ۱۸۶۲ء میں ہوئی تھی۔ دیکھئے کتاب تذکرہ رؤسائے پنجاب) کا واقعہ انہی ایام کا ہے جب حضور سیالکوٹ میں رہتے تھے۔ پس یہ رؤیا دراصل ۱۸۶۴ء سے کئی سال قبل کا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مرتب)

[3] براہین احمدیہ۔ (مرتب)

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 1 تا 3 طبع چہارم از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 351 پر درج ہے

طالب حق بن کر یعنے اسلام قبول کرنے کا تحریری وعدہ کر کے کسی کتاب عبرانی

حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱

اپنی خداوندی کی طاقتوں اور فضلوں اور برکتوں کو مستعدوں پر ظاہر کرتا ہے۔ انہیں ربانی مواعید اور بشارتوں میں سے کہ جو انسانی طاقتوں سے باہر ہیں کسی قدر حاشیہ ممدوحہ میں لکھ دیا ہے۔ پس اگر کوئی پادری یا پنڈت یا برہمو کہ جو اپنی کور باطنی سے منکر ہیں یا کوئی آریہ اور دوسرے فرقوں میں سے سچائی اور راستی سے خدا تعالیٰ کا طالب ہے تو اس پر لازم ہے کہ سچے طالبوں کی طرح اپنے تمام تکبروں اور غروروں اور نفاقوں اور دنیا پرستیوں اور ضدوں اور خصومتوں سے بکلی پاک ہو کر اور فقط حق کا خواہاں اور حق کا جویاں

بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱

الہام دل کو تسلی اور سکینت اور آرام بخشتا ہے اور طبیعت مضطرب پر اس کی خوشی اور خنکی ظاہر ہوتی ہے۔ یہ ایک باریک بھید ہے جو عوام لوگوں سے پوشیدہ ہے۔ مگر عارف اور صاحب معرفت لوگ جن کو حضرت واہب حقیقی نے اسرار ربانی میں صاحب تجربہ کر دیا ہے۔ وہ اس کو خوب سمجھتے اور جانتے ہیں۔ اور اس صورت کا الہام بھی اس عاجز کو بارہا ہوا ہے جس کا لکھنا بالفعل کچھ ضروری نہیں۔

صورت چہارم الہام کی یہ ہے کہ رؤیا صادقہ میں کوئی امر خدائے تعالیٰ کی طرف سے منکشف ہو جاتا ہے یا کبھی کوئی فرشتہ انسان کی شکل میں متشکل ہو کر کوئی غیبی بات بتلاتا ہے یا کوئی تحریر کاغذ پر یا پتھر وغیرہ پر مشہود ہو جاتی ہے جس سے کچھ اسرار غیبیہ ظاہر ہوتے ہیں۔ وغیرہ ما من الصور۔

چنانچہ یہ عاجز اپنے بعض خوابوں میں سے جن کی اطلاع اکثر مخالفین اسلام کو انہیں دنوں میں دی گئی تھی کہ جب وہ خوابیں آئی تھیں اور جن کی سچائی بھی انہیں کے روبرو ظاہر ہو گئی۔ بطور نمونہ بیان کرتا ہے۔ منجملہ ان کے ایک وہ خواب ہے جس میں اس عاجز کو جناب خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تھی۔ اور بطور مختصر بیان اس کا یہ ہے کہ اس احقر نے ۱۸۶۴ء یا ۱۸۶۵ء عیسوی میں یعنے

روحانی خزائن جلد 3 طبع چہارم، براہین احمدیہ حصہ 248 حصہ چہارم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 275-274 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 352 پر درج ہے

یونانی، لاطینی، انگریزی، سنسکرت وغیرہ سے کسی قدر دینی صداقتیں

بن کر ایک مسکین اور عاجز اور ذلیل آدمی کی طرح سیدھا ہماری طرف چلا آوے اور بہ صبر
اور برداشت اور اطاعت اور خلوص کو صادق لوگوں کی طرح اختیار کرے تا انشاءاللہ اپنے
مطلب کو پاوے۔ اور اگر اب بھی کوئی منہ پھیرے تو وہ خود اپنی بے ایمانی پر آپ گواہ ہے۔
بعض کوتاہ نظر لوگ جب دیکھتے ہیں کہ خدا کے نبیوں اور رسولوں کو بھی تکالیف پیش آتی
رہی ہیں۔ تو اخیر پر وہ یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ اگر اقتدار الوہیت کہ جو الہامی خبروں کا
نشان سمجھا گیا ہے۔ نبیوں کے شامل حال ہوتا تو ان کو تکلیفیں کیوں پیش آتیں اور کیوں

اسی زمانے کے قریب کہ جب یہ ضعیف اپنی عمر کے پہلے حصہ میں ہنوز تحصیل علم میں مشغول تھا
جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ اور اس وقت اس عاجز کے ہاتھ
میں ایک دینی کتاب تھی کہ جو خود اس عاجز کی تالیف معلوم ہوتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا کہ تو نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے
خاکسار نے عرض کیا کہ اس کا نام میں نے قطبی رکھا ہے۔ جس نام کی تعبیر اب اس اشتہاری کتاب
کی تالیف ہونے پر یہ کھلی کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے
جس کے کامل استحکام کو پیش کرکے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا گیا ہے۔ غرض آنحضرت نے وہ
کتاب مجھ سے لے لی۔ اور جب وہ کتاب حضرت مقدس نبوی کے ہاتھ میں آئی تو آنجناب کا ہاتھ
مبارک لگتے ہی ایک نہایت خوش رنگ اور خوبصورت میوہ بن گئی کہ جو امرود سے مشابہ تھا مگر
بقدر تربوز تھا۔ آنحضرت نے جب اس میوہ کو تقسیم کرنے کیلئے قاش قاش کرنا چاہا تو اس قدر
اس میں سے شہد نکلا کہ آنجناب کا ہاتھ مبارک مرفق تک شہد سے بھر گیا۔ تب ایک مُردہ کہ
جو دروازہ سے باہر پڑا تھا آنحضرت کے معجزہ سے زندہ ہو کر اس عاجز کے پیچھے آکھڑا ہوا
اور یہ عاجز آنحضرت کے سامنے کھڑا تھا جیسے ایک مستغیث حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا
ہے۔ اور آنحضرت بڑے جاہ و جلال اور حاکمانہ شان سے ایک زبردست پہلوان کی طرح
کرسی پر جلوس فرما رہے تھے۔ پھر خلاصۂ کلام یہ کہ ایک قاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

یہ حوالہ صفحہ 352 پر درج ہے	تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 3 طبع چہارم، براہین احمدیہ صفحہ 248 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 274 تا 275 از مرزا قادیانی

یونانی، لاطینی، انگریزی، سنسکرت وغیرہ سے کسی قدر دینی صداقتیں

ہیں کہ ایک مسکین اور عاجز اور ذلیل آدمی کی طرح سیدھا ہماری طرف چلا آوے اور ہم صبر اور برداشت اور اطاعت اور خلوص کو صادق لوگوں کی طرح اختیار کرے تا انشاء اللہ اپنے مطلب کو پاوے۔ اور اگر اب بھی کوئی منہ پھیرے تو وہ خود اپنی بے ایمانی پر آپ گواہ ہے۔

۲۴۹

بعض کوتاہ نظر لوگ جب دیکھتے ہیں کہ خدا کے نبیوں اور رسولوں کو بھی تکالیف پیش آتی رہی ہیں۔ تو اخیر پر وہ یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ اگر اقتدارِ الوہیت کہ جو الہامی خبروں کا نشان سمجھا گیا ہے۔ نبیوں کے شاملِ حال ہوتا تو اُن کو تکلیفیں کیوں پیش آتیں اور کیوں

اسی زمانہ کے قریب کہ جب یہ ضعیف اپنی عمر کے پہلے حصہ میں ہنوز تحصیلِ علم میں مشغول تھا جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ اور اُس وقت اِس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی کہ جو خود اِس عاجز کی تالیف معلوم ہوتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا کہ تو نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ اس کا نام میں نے قطبی رکھا ہے۔ جس نام کی تعبیر اب اس اشتہاری کتاب کی تالیف ہونے پر یہ کھلی کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے جس کے کامل استحکام کو پیش کر کے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا گیا ہے۔ غرض آنحضرت نے وہ کتاب مجھ سے لے لی۔ اور جب وہ کتاب حضرت مقدس نبوی کے ہاتھ میں آئی تو آنجناب کا ہاتھ مبارک لگتے ہی ایک نہایت خوش رنگ اور خوبصورت میوہ بن گئی کہ جو امرود سے مشابہ تھا مگر بقدر تربوز تھا۔ آنحضرت نے جب اس میوہ کو تقسیم کرنے کیلئے قاش قاش کرنا چاہا تو اس قدر اس میں سے شہد نکلا کہ آنجناب کا ہاتھ مبارک مرفق تک شہد سے بھر گیا۔ تب ایک مُردہ کہ جو دروازہ سے باہر پڑا تھا آنحضرت کے معجزہ سے زندہ ہو کر اس عاجز کے پیچھے آکھڑا ہوا اور یہ عاجز آنحضرت کے سامنے کھڑا تھا جیسے ایک مستغیث حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اور آنحضرت بڑے جاہ و جلال اور حاکمانہ شان سے ایک زبردست پہلوان کی طرح کرسی پر جلوس فرما رہے تھے۔ پھر خلاصۂ کلام یہ کہ ایک قاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

۲۴۹

یہ حوالہ صفحہ 352 پر درج ہے

روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 275 ... 278

نکال کر پیش کریں یا اپنی ہی عقل کے زور سے کوئی الٰہیات کا نہایت باریک دقیقہ پیدا

حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱

سب سے زیادہ انہیں پر مصیبتیں پڑتیں لیکن یہ وسوسہ بالکل بے اصل ہے جو سراسر کم توجہی سے پیدا ہوتا ہے۔ الہامی خبروں کا قادرانہ طور پر بیان ہونا شئے دیگر ہے اور انبیاء کی مصیبتیں ایک دوسرا امر ہے کہ جو انواع اقسام کی حکمتوں پر مشتمل ہے۔ اور حقیقت حال پر مطلع ہونے سے تمہیں معلوم ہوگا کہ وہ مصیبتیں اصل میں مصیبتیں نہیں۔ بلکہ بڑی بڑی نعمتیں ہیں کہ جو انہیں کو دی جاتی ہیں جن پر خدا کا فضل اور کرم ہوتا ہے۔ اور یہ ایسی نعمتیں ہیں کہ جن میں نبیوں اور تمام دنیا کو فائدہ ہے۔ اس جگہ تحقیق کلام یہ ہے کہ انبیاء

۲۵۰

حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱

مجھ کو اس غرض سے دی کہ تا میں اس شخص کو دوں کہ جو نئے سرے زندہ ہوا۔ اور باقی تمام قاشیں میرے دامن میں ڈال دیں اور وہ ایک قاش میں نے اس نئے زندہ کو دیدی اور اس نے وہیں کھالی۔ پھر جب وہ نیا زندہ اپنی قاش کھا چکا۔ تو میں نے دیکھا کہ آنحضرت کی کرسی مبارک اپنے پہلے مکان سے بہت ہی اونچی ہوگئی اور جیسے آفتاب کی کرنیں چھوٹتی ہیں ایسا ہی آنحضرتؐ کی پیشانی مبارک متواتر چمکنے لگی کہ جو دین اسلام کی تازگی اور ترقی کی طرف اشارت تھی۔ تب اسی نور کے مشاہدہ کرتے کرتے آنکھ کھل گئی۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

یہ وہ خواب ہے کہ تقریباً دو سو آدمی کو انہیں دنوں میں سنائی گئی تھی جن میں سے پچاس یا کم و بیش ہندو بھی ہیں کہ جو اکثر ان میں سے ابھی تک صحیح و سلامت ہیں اور وہ تمام لوگ خوب جانتے ہیں کہ اس زمانے میں براہین احمدیہ کی تالیف کا ابھی نام و نشان نہ تھا اور نہ یہ مرکوز خاطر تھا کہ کوئی دینی کتاب بنا کر اس کے استحکام اور سچائی ظاہر کرنے کے لئے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا جائے۔ لیکن ظاہر ہے کہ اب وہ باتیں جن پر یہ خواب دلالت کرتی ہے کسی قدر پوری ہوگئیں اور جس قطعیت کے اسم سے اس وقت کی خواب میں کتاب کو موسوم کیا گیا تھا۔ اسی قطعیت کو اب مخالفوں کے مقابلے پر بوعدۂ انعام کثیر پیش کر کے حجتِ اسلام ان پر پوری کی گئی ہے۔ اور جس قدر اجزا اس خواب کے ابھی تک ظہور میں نہیں آئے ان کے ظہور کا سب کو منتظر رہنا چاہیئے کہ آسمانی باتیں کبھی ٹل نہیں سکتیں۔

۲۵۰

تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ 4,3 طبع چہارم، براہین احمدیہ صفحہ 249 حاشیہ در حاشیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 275 تا 276، ازالہ اوہام	یہ حوالہ صفحہ 352 پر درج ہے

حوالہ نمبر 185

سے ظہور پذیر ہو جاتا ہے یہ ہے کہ جب ایک شخص وہی امر بجالاتا ہے کہ جو اُسکے

ماسوی اللہ کے ساتھ عداوتِ ذاتی پیدا ہو جانے کا موجب ہو اور جس سے محبتِ الٰہی صرف دِل کا مقصد ہی نہ رہے بلکہ دِل کی سرشت بھی ہو جائے۔ غرض قسم دوئم کی ترقی میں خدا سے موافقتِ تامہ کرنا اور اُس کے غیر سے عداوت رکھنا سالک کا مقصد ہوتا ہے۔ اور

نمازِ مغرب کے بعد عین بیداری میں ایک تھوڑی سی غیبتِ حس سے جو خفیف سے نشاء سے مشابہ تھی ایک عجیب عالم ظاہر ہوا کہ پہلے یکدفعہ چند آدمیوں کے جلد جلد آنے کی آواز آئی، جیسی بسرعت چلنے کی حالت میں پاؤں کی جوتی اور موزہ کی آواز آتی ہے۔ پھر اُسی وقت پانچ آدمی نہایت وجیہہ اور مقبول اور خوبصورت سامنے آ گئے یعنے جناب پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت علیؓ و حسنینؓ و فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم اجمعین اور ایک نے اُن میں سے اور ایسا یاد پڑتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نہایت محبت اور شفقت سے مادرِ مہربان کی طرح اِس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا۔ پھر بعد اس کے ایک کتاب مجھ کو دی گئی۔ جس کی نسبت یہ بتلایا گیا کہ یہ تفسیرِ قرآن ہے جس کو علیؓ نے تالیف کیا ہے۔ اور اب علیؓ وہ تفسیر تجھ کو دیتا ہے فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰالِكَ۔

پھر بعد اِس کے یہ الہام ہوا۔ اِنَّكَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ۔ تُو سیدھی راہ پر ہے۔ پس جو حکم کیا جاتا ہے اس کو کھول کر سُنا اور جاہلوں سے کنارہ کر۔ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْ قَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ۔ وَقَالُوْا اَنّٰی لَكَ هٰذَا۔ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ۔ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَ هُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ۔ اور کہیں گے کہ کیوں نہیں یہ اُترا کسی بڑے عالم فاضل پر اور شہروں[1] میں سے۔ اور کہیں گے کہ یہ مرتبہ تجھ کو کہاں سے ملا یہ تو ایک مکر ہے جو تم نے شہر میں باہم مل کر بنا لیا ہے تیری طرف دیکھتے ہیں اور نہیں دیکھتے۔ یعنے تُو انہیں نظر نہیں آتا۔

[1] سہو کاتب ہے۔ لفظ "دو شہروں" ہے [illegible]

براہین احمدیہ صفحہ 504 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 599 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 353 پر درج ہے

سمجھا ہے وہ حقیقت میں ایک ایسا امر ہے کہ جس سے تعلیم قرآنی کی دوسری کتابوں پر فضیلت اور ترجیح ثابت ہوتی ہے نہ کہ جائے اعتراض اور پھر وہ فضیلت بھی ایسی دلائل واضح سے ثابت کی گئی ہے کہ جس سے معترض خود معترض الیہ ٹھہر گیا ہے۔

چوتھا یہ فائدہ جو اس میں بمقابلہ اصولِ اسلام کے مخالفین کے اصول پر بھی کمال تحقیق اور تدقیق سے عقلی طور پر بحث کی گئی ہے اور تمام وہ اصول اور عقائد ان کے جو صداقت سے خارج ہیں بمقابلہ اصولِ حقہ قرآنی کے ان کی حقیقتِ باطلہ کو دکھلایا گیا ہے۔ کیونکہ قدر ہریک جوہرِ بیش قیمت کا مقابلہ سے ہی معلوم ہوتا ہے۔

پانچواں اس کتاب میں یہ فائدہ ہے کہ اس کے پڑھنے سے حقائق اور معارف کلامِ ربانی کے معلوم ہو جائیں گے۔ اور حکمت اور معرفت اس کتاب مقدس کی کہ جس کے نور رُوح افروز سے اسلام کی روشنی ہے سب پر منکشف ہو جائے گی۔ کیونکہ تمام وہ دلائل اور براہین جو اس میں لکھی گئی ہیں اور وہ تمام کامل صداقتیں جو اس میں دکھائی گئی ہیں وہ سب آیاتِ بیّناتِ قرآن شریف سے ہی لی گئی ہیں اور ہریک دلیل عقلی وہی پیش کی گئی ہے جو خدا نے اپنی کلام میں آپ پیش کی ہے۔ اور اسی التزام کے باعث سے تقریباً باراں سیپارہ قرآن شریف کے اس کتاب میں اندراج پائے ہیں پس حقیقت میں یہ کتاب قرآن شریف کے دقائق اور حقائق اور اس کے اسرارِ عالیہ

یہ حوالہ صفحہ 353 پر درج ہے

براہین احمدیہ صفحہ 137 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 130، 131 از مرزا قادیانی

اور اس کے علوم حکمیہ اور اس کے اعلیٰ فلسفہ ظاہر کرنے کے لئے ایک عالی بیان تفسیر ہے کہ جس کے مطالعہ سے ہر ایک طالب صادق پر اپنے مولیٰ کریم کی بے مثل و مانند کتاب کا عالی مرتبہ مثل آفتاب عالمتاب کے روشن ہوگا۔

چھٹا یہ فائدہ ہے جو اس کے مباحث کو نہایت متانت اور عمدگی سے قوانین استدلال کے مذاق پر مگر بہت آسان طور پر کمال خوبی اور موزونیت اور لطافت سے بیان کیا گیا ہے۔ اور یہ ایک ایسا طریقہ ہے کہ جو ترقی علوم اور پختگی فکر اور نظر کا ایک اعلیٰ ذریعہ ہوگا۔ کیونکہ دلائل صحیحہ کے توغل اور استعمال سے قوتِ ذہنی بڑھتی ہے اور ادراک امور دقیقہ میں طاقتِ مدرکہ تیز ہو جاتی ہے۔ اور بباعث ورزش براہین حقہ کے عقل سچائی پر ثبات اور قیام پکڑتی ہے۔ اور ہر یک امرِ متنازعہ کی اصلیت اور حقیقت دریافت کرنے کے لئے ایک ایسی کامل استعداد اور بزرگ ملکہ پیدا ہو جاتا ہے کہ جو تکمیل قوائے نظریہ کا موجب اور نفس ناطقہ انسان کے لئے ایک منزلِ اقصیٰ کا کمال ہے کہ جس پر تمام سعادت اور شرف نفس کا موقوف ہے۔ وھذا آخر ما اردنا بیانہ فی ھذہ المقدّمۃ والحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ۔

براہین احمدیہ صفحہ 137 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 130، 131 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 353 پر درج ہے

اور ظاہر فرماتا ہے اور اُن دقائق علم الٰہی کو کہ جو صدہا دفتروں اور طویل طویل کتابوں میں لکھے گئے تھے اور پھر بھی ناقص اور ناتمام تھے۔ باستیفا تمام لکھتا ہی اور آئندہ کسی عاقل

لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ذَالِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ[1]۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا[2]

اور کسی نوع کی تبدیل واقع نہیں ہوگی۔ یہی سعادت عظمیٰ ہے کہ جو اُن لوگوں کو ملتی ہے کہ جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ خدا اور اُسکے سارے فرشتے اُس نبی کریم پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایماندارو تم بھی اُس پر درود بھیجو۔ اور نہایت اخلاص اور محبت سے سلام کرو جو لوگ اللہ اور اسکے رسول کو دکھ دیتے ہیں اُن پر دنیا اور آخرت میں خدا کی لعنت ہے۔ دنیا میں یہ کہ وہ روحانی برکتوں سے محروم رہیں گے۔ اور آخرت میں یہ کہ ذلّت اور اہانت کے ساتھ جہنم کے عذاب میں ڈالے جائیں گے۔

يَا اَحْمَدُ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ قُلْ اِنِّيْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

لے اوّل تائب الی اللہ بامر الشفیع فی آخر الزمان او اوّل من یؤمن بھذا الکلام واللہ اعلم۔

اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ كُلُّ بَرَكَةٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ظُلِمُوْا

لے لیظہر دین الاسلام بالحجج القاطعۃ والبراہین الساطعۃ علی کل دین سواہ ای ینصر اللہ المؤمنین المظلومین بفرقان وہم انہم بحجتہم

وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ۔ اِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ۔ يَقُوْلُوْنَ اَنّٰى لَكَ هٰذَا اَنّٰى لَكَ هٰذَا اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ۔ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ۔ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ مِنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ۔ جَاهِلٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ۔ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔ هٰذَا مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ لِيَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

[1] یونس: ۶۵ [2] احزاب: ۵۷-۵۸

براہین احمدیہ صفحہ 239 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 265 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 354 پر درج ہے

سے ایسا فیصلہ مانگ کر ہلاک ہو جاتا ہے تو دُوسرا اُسکی کچھ بھی پروا نہیں کرتا اور اُس کا قائم مقام ہو کر گستاخی اور بدزبانی شروع کر دیتا ہے بلکہ اُس سے بھی آگے بڑھ جاتا ہے چنانچہ اب تک بیسیوں ان میں سے ایسے مباہلات سے ہلاک ہو چکے ہیں اگر میں سب کے حالات لکھوں تو کئی جزو کتاب کے اِسی ذکر میں بھر جائیں میرے بہت سے دوستوں نے خط لکھے کہ فلاں شخص یکطرفہ مباہلہ کر کے چند روز میں مر گیا۔ اور فلاں شخص نے ہماری جماعت میں سے کسی کے ساتھ مباہلہ کیا تو صبح ہوتے ہی دُنیا سے کُوچ کر گیا اور بعض نے خود آ کر ایسے عجیب نشان بیان کئے چنانچہ کل ۲۸ر فروری ۱۹۰۷ء کو بھی چند مہمانوں نے حالات مباہلہ کے بیان کئے مگر میں نے اِسلئے کہ کتاب بہت بڑھ گئی ہے اور وہ واقعات بھی صرف زبانی ہیں انکا لکھنا غیر ضروری سمجھا معلوم نہیں کہ خدا تعالیٰ کا کیا ارادہ ہے کہ کوئی بھی ان میں سے یہ سوچتا نہیں کہ یہ تائیدات الٰہیہ کیوں ہو رہی ہیں کیا کاذبوں دجّالوں اور فاسقوں کے یہی نشان ہیں کہ انکے مقابل پر مباہلہ کی حالت میں خدا مومنوں متقیوں کو ہلاک کرتا جائے۔ بالآخر یاد رہے کہ اشعار مذکورہ قلمی مصنف کا عکس لیکر اس کتاب کے ساتھ شامل کر دیا گیا ہے تا مخالفوں پر اتمام حجت ہو اگر کسی کو انکار ہو کہ یہ اُسکے شعر نہیں ہیں تو اُسکی اِس عکسی تحریر کو اُسکی دُوسری تحریر وں سے ملا سکتا ہے اور اصل بھی میرے پاس محفوظ ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے اور جس شخص کے ذریعہ سے مجھے یہ تحریر ملی ہے وہ اُس کا شاگرد ہے اور اُس کا نام ہے شیخ محمد ولد علی محمد ساکن ڈیہری والہ ضلع گورداسپور۔

خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ اکثر مباہلہ کرنیوالے طاعون سے ہی مرے اور اکثر سخت مخالفوں کا طاعون نے ہی فیصلہ کیا۔ براہین احمدیہ میں طاعون اور زلزلہ کا خدا نے اُس زمانہ میں ذکر کیا ہے کہ جبکہ ان عذابوں کا اِس مُلک میں نام و نشان نہ تھا جیسا کہ براہین احمدیہ میں موت کی یہ پیشگوئی ہے کہ لایصدق السفیہ الا سیفۃ الھلاک۔ اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ یعنی سفلہ آدمی بجز موت کے نشان کے اور کسی نشان کی تصدیق نہیں کرتا اُنکو کہدے کہ وہ نشان بھی آنیوالا ہے پس تم مجھ سے جلدی مت کرو پس موت کے نشان سے یہی طاعون کا نشان مُراد تھا ایسا ہی دُوسری جگہ اللہ تعالیٰ براہین احمدیہ میں فرماتا ہے الرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰن لتنذر قوما ما

یہ حوالہ صفحہ 354 پر درج ہے	حقیقۃ الوحی صفحہ 51 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 485 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 189

میں یہ بات غیر ممکن ہو جاتی ہے جو ناظرین اس کتاب کے کہ جن کے پاس فریق ثانی کی کتاب موجود نہیں کسی بات کو صحیح طور پر سمجھ سکیں یا کسی رائے کے ظاہر کرنے کا موقعہ پاویں۔ پس چونکہ یہ کتاب اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے کہ جس میں بہ نیت اتمام حجت کے پورا پورا جواب دینے والے کو انعام کثیر دینے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ تو ایسی کتاب کے مقابلہ پر فریب اور تدلیس کو استعمال میں لانا ایک بے جا اور بے سود چالاکی ہے۔ لہٰذا بکمال تاکید لکھا جاتا ہے کہ صفائی اسی میں ہے اور صرف اسی حالت میں کوئی رد لکھنے والا شرائط اشتہار سے استفادہ اُٹھا سکتا ہے کہ جو تقریر ہمارے مُنہ سے نکلی ہے اور جو طرز عبارت ہماری کتاب میں مندرج ہے وہ سب کامل طور پر بترتیبہ و بالفاظہ بیان کرے۔

سوم یہ امر بھی ہر یک صاحب پر روشن رہے کہ ہم نے اس کتاب میں جس قدر دلائل حقیت قرآن مجید اور براہین صدق رسالت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم لکھی ہیں یا جو جو فضائل اور محاسن قرآن شریف کے اور آیات بینات منجانب اللہ ہونے اس کتاب کے کتاب ہذا میں درج کئے ہیں یا جس طور کا اس کی نسبت کوئی دعویٰ کیا ہے۔ وہ سب دلائل وغیرہ اسی مقدس کتاب سے ماخوذ اور مستنبط ہیں یعنے دعویٰ بھی وہی لکھا ہے جو کتاب ممدوح نے کیا ہے۔ اور دلیل بھی وہی لکھی ہے جو اسی پاک کتاب نے اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ نہ ہم نے فقط اپنے ہی قیاس سے کوئی دلیل لکھی ہے اور نہ کوئی دعویٰ کیا ہے۔ چنانچہ جابجا وہ سب آیات کہ جن سے ہماری دلائل اور دعاوی ماخوذ ہیں۔ درج کرتے گئے ہیں۔ پس جو صاحب بمقابلہ ہماری دلائل کے کچھ اپنی کتاب کے متعلق لکھنا چاہیں۔ یا کوئی دعویٰ کریں۔ تو ان پر بھی لازم ہے جو بپابندی اسی طریق معہود ہمارے کے کاربند ہوں۔ یعنی وہی دعویٰ اور وہی دلیل نفس کتاب اور اصول کتاب کے اثبات کی نسبت پیش کریں جو ان کی کتاب میں مندرج ہو۔ اور اس جگہ یہ بھی یاد رکھیں کہ دلیل سے مراد ہماری عقلی دلیل ہے کہ جس کو معقولی لوگ اپنے مطالب کے اثبات میں پیش کیا کرتے

یہ حوالہ صفحہ 355 پر درج ہے	براہین احمدیہ صفحہ 88 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 88 از مرزا قادیانی

خاص سے مثلاً بوڑھے ہوکر پیرانہ سالی کے وقت میں آخرت کی تن آسانی کا ایک حیلہ سوچ کر مسجد بنوانے اور بہشت میں دبنا بنایا گھر لینے کا لالچ پیدا ہو جاتا ہے۔ ورنہ حقیقی نیکی پر ان کی ہمدردی کا یہ حال ہے کہ اگر کشتی دین کی انکی نظر کے سامنے ساری کی ساری ڈوب جائے یا تمام دین ایک دفعہ ہی تباہ ہو جائے تب بھی ان کے دل کو ذرہ رنج نہیں آتا اور دین کے رہنے یا جانے کی کچھ بھی پرواہ نہیں رکھتے۔ اگر درد ہے تو دنیا کا اگر فکر ہے تو دنیا کا۔ اگر عشق ہے تو دنیا کا۔ اگر سودا ہے تو دنیا کا اور پھر دنیا بھی جیسا کہ دوسری قوموں کو حاصل ہے، حاصل نہیں۔ ہر یک شخص جو قوم کی اصلاح کے لیے کوشش کر رہا ہے وہ ان لوگوں کی لاپروائی سے نالاں اور گریاں ہی نظر آتا ہے اور ہر یک طرف سے یا حسرةً علی القوم کی ہی آواز آتی ہے اوروں کی کیا کہیں ہم آپ ہی سناتے ہیں۔

ہم نے صدہا طرح کا فتور اور فساد دیکھ کر کتاب براہین احمدیہ کو تالیف کیا تھا اور کتاب موصوف میں تین سو مضبوط اور محکم عقلی دلیل سے صداقت اسلام کو فی الحقیقت آفتاب سے بھی زیادہ تر روشن دکھلایا گیا چونکہ یہ مخالفین پر فتح عظیم اور مومنین کے دل و جان کی مراد تھی اس لیے امراء اسلام کی عالی ہمتی پر بڑا بھروسا تھا جو وہ ایسی کتاب لاجواب کی بڑی قدر کریں گے اور جو مشکلات اس کی طبع میں پیش آ رہی ہیں ان کے دور کرنے میں بدل و جان متوجہ ہو جائیں گے، مگر کیا کہیں اور کیا لکھیں اور کیا تحریر میں لاویں۔ اللّٰہ المستعان واللّٰہ خیرٌ وّابقٰی!!

بعض صاحبوں نے قطع نظر اعانت سے ہم کو سخت تفکر و تردد میں ڈال دیا ہے۔ ہم نے پہلا حصہ جو چھپ چکا تھا اس میں سے قریب ایک سو پچاس جلد کے بڑے بڑے امیروں اور دولت مندوں اور رئیسوں کی خدمت میں بھیجی تھیں اور یہ امید کی گئی تھی جو امراء عالی قدر خریداری کتاب کی منظور فرما کر قیمت کتاب جو ایک ادنیٰ رقم ہے بطور پیشگی بھیجدیں گے۔ اور ان کی اس طور کی اعانت سے دینی کام بآسانی پورا ہو جائے گا اور ہزارہا بندگان خدا کو فائدہ پہنچے گا۔ اسی امید پر ہم نے قریب ڈیڑھ سو کے خطوط اور عرائض بھی لکھے اور بہ انکسار تمام حقیقت حال سے مطلع کیا، مگر باستثناء دو تین عالی ہمتوں کے سب کی طرف سے خاموشی رہی۔ نہ خطوط کا جواب آیا نہ کتابیں واپس آئیں۔ مصارف ڈاک تو سب ضایع ہوئے لیکن اگر خدانخواستہ کتابیں بھی واپس نہ ملیں تو سخت دقت پیش آئے گی اور بڑا نقصان اٹھانا پڑے گا۔

افسوس جو ہم کو اپنے معزز بھائیوں سے بجائے اعانت کے تکلیف پہنچ گئی۔ اگر یہی حمایت اسلام ہے تو کار دین تمام ہے۔ ہم بکمال غربت عرض کرتے ہیں کہ اگر قیمت پیشگی کتابوں کا بھیجنا منظور نہیں تو کتابوں کو بذریعہ ڈاک واپس بھیجدیں۔ ہم اسی کو عطیہ عظمیٰ سمجھیں گے اور احسان عظیم خیال کریں گے ورنہ ہمارا بڑا حرج ہوگا اور گم شدہ حصص کو دوبارہ چھپوانا پڑے گا کیونکہ یہ پرچہ اخبار نہیں کہ جس کے ضایع ہونے میں کچھ مضائقہ نہ ہو۔ ہر یک حصہ کتاب کا ایسا ضروری ہے کہ جس کے تلف ہونے سے ساری کتاب ناقص رہ جاتی ہے۔ برائے خدا ہمارے

اشتہارات جلد اوّل صفحہ 53 طبع جدید از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 355 پر درج ہے

حوالہ نمبر 191

محبوب کی خوشخبری پاویں۔ اور تا ان پر جو راستی کے جُھوکے اور پیاسے ہیں۔ اپنی دلی مُراد کا راستہ ظاہر ہو جاوے۔ سو وہ فوائد چھ۶ قسم کے ہیں۔ جو بہ تفصیل ذیل ہیں :-

اوّل اس کتاب میں یہ فائدہ ہے کہ یہ کتاب مہمات دینیہ کے تحریر کرنے میں ناقص البیان نہیں۔ بلکہ وہ تمام صداقتیں کہ جن پر اصول علم دین کے مشتمل ہیں۔ اور وہ تمام حقائق عالیہ کہ جن کی ہیئت اجتماعی کا نام اسلام ہے۔ وہ سب اس میں مکتوب اور مرقوم ہیں۔ اور یہ ایسا فائدہ ہے کہ جس سے پڑھنے والوں کو ضروریات دین پر احاطہ ہو جاوے گا۔ اور کسی مُغوی اور بہکانے والے کے پیچ میں نہیں آئیں گے۔ بلکہ دوسرے کو وعظ اور نصیحت اور ہدایت کرنے کے لئے ایک کامل استاد اور ایک عیار رہبر بن جائیں گے۔

دوسرا یہ فائدہ کہ یہ کتاب تین سو محکم اور قوی دلائل حقیت اسلام اور اصولِ اسلام پر مشتمل ہے کہ جن کے دیکھنے سے صداقت اس دینِ متین کی ہر یک طالبِ حق پر ظاہر ہوگی بجز اس شخص کے کہ بالکل اندھا اور تعصب کی سخت تاریکی میں مبتلا ہو۔

تیسرا یہ فائدہ کہ جتنے ہمارے مخالف ہیں یہودی۔ عیسائی۔ مجوسی۔ آریہ برہمو۔ بت پرست۔ دہریہ۔ طبعیہ۔ اباحتی۔ لامذہب سب کے شبہات اور وساوس کا اس میں جواب ہے۔ اور جواب بھی ایسا جواب کہ دروغگو کو اس کے گھر تک پہنچا یا گیا ہے۔ اور پھر صرف رفع اعتراض پر کفایت نہیں کی گئی بلکہ یہ ثابت کر کے دکھلایا گیا کہ جس امر کو مخالف ناقص الفہم نے جائے اعتراض

براہین احمدیہ صفحہ 129 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 129 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 356 پر درج

لهذه المناضلة ان كانوا من الصادقين و علّمت من ربّي انهم من المغلوبين۔ و والله اني لست من العلماء ولا من اهل الفضل والدهاء وكلّما اقول من انواع حسن البيان او من تفسير القرآن فهو من الله الرحمان وكلّما اخطأت فيه فهو منّي وكلّما هو حق فهو من ربّي وان ربّي ارواني من كاس العرفان ومعذلك ما ابرّء نفسي من السهو والنسيان وان الله لا يتركني على خطأ طرفة عين و يعصمني من كل مين و يحفظني من سبل الشياطين۔ فيا اهل الاهواء و الدعاوي والرياء ان كنتم تحسبون انفسكم من اولي العلم والفضل والدهاء او من الصلحاء والاولياء والاتقياء او من الذين يسمع دعائهم كالاحباء فاتوا بمثل ذلك الكتاب في جميع الانحاء واروني علمكم وقدركم في حضرة الكبرياء وان لم تفعلوا ولن تفعلوا يا معشر السفهاء فتادبوا مع اهل الحق والنور والضياء ولا تعتدوا كل الاعتداء وما هذا الا صنيعة الرب القوي لا فعل الخر يكم والضعفاء وان الكرامات تظهر في وقت توهين الاعداء وان عباد الله ينصرون عند انتهاء الجور من اهل الجفاء واذا بلغ الظلم غايته فيدركهم رب السماء فتوبوا من المعائب والعثرات وبادروا الى الحسنات والصالحات وان الحزامة كل الحزامة في قبول الكرامة فاقبلوها قبل الندامة واتقوا سواد الخزي و الملامة ونكال القيامة فطوبىٰ لكم ان جئتم كالتائبين المتندمين وهذا خاتمة النصيحة وخاتمة افحام العدا واتمام الحجة والسلام على من قبلنا قبل المذلة و ترك سبيل المجرمين۔ وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين ۔

الراقم الحقير

المفتقر الى الله الصمد غلام احمد عافاه الله وايّد

وكان هذا مكتوبا في ذي القعدة سنه ۱۳۱۱

من هجرة نبي العهد مقبول الاحد صلى الله عليه وسلم

من الازل الى الابد

یہ حوالہ صفحہ 356 پر درج ہے ‖ آئینہ کمالات اسلام صفحہ 86 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 272 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 193

اعطانی من لدنه فهما سليما وعقلا مستقيما وكم من نور قذف فی قلبی فعرفت من القرآن ما لا يعرف غيری و ادركت منه ما لا يدرك مخالفی ووصلت فی فهمه الی مرتبة تتقاصر عنها افهام اكثر الناس و ان هذا الا احسانه وهو خير المحسنين۔

ومن اعتراضاتهم انهم اذا قرؤا كتابی التوضيح و وجدوا فيه مكتوبا ان للشمس والقمر والنجوم تأثيرات يربی الله بها كل ما يوجد فی الارضين، فاعترضوا علیّ وقالوا ان هذه العقيدة عقيدة فاسدة تخالف ما جاء فی الاحاديث، فيا حسرة عليهم انهم ما فهموا معنی الاحاديث و ما فهموا معنی قولی و قاموا مستعجلين ظانين ظن السوء وما استفسروا معنی كلماتی منی كدأب اهل الصلاح، بل امتلئوا غيظا وردوا علیّ وكفّرونی واطالوا الالسنة وقلّلوا الانظار و أروا خبثهم وهتّاركهم وما هتكوا الا استارهم وما كانوا علی جهلهم متنبهين۔

فاعلموا يا اولی الابصار الرامقة والبصائر الرائقة انا ما كتبنا فی كتاب شيئا يخالف النصوص القرآنية او الحديثية وما تفوهنا به يوما من الدهر وقد اعاذنا الله من مثل ذلك ولكنهم يعترضون قبل ان يفهموا ويحسبوننا ضالين قبل ان يكونوا مهتدين۔ والله يعلم ونشهد الثقلين انا لا نعتقد ان احدا من الشمس والقمر والنجوم فاعل مستقل فی فعله ومؤثر بذاته او له اختيار فی افاضة التاثيرات او له تدخل ارادی فی ايصال الانوار و انزال الامطار وتربية الابدان والاجسام والثمرات ولا نعتقد ان احدا من تلك الاجرام النورانية يستحق الحمد والشكر والعبادة علی افاضة

حمامۃ البشریٰ صفحہ 72 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 285، از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 356 پر درج

۱۸۶

معشارما قلنا، وخانوا وحرفوا البيان وغتوا البهتان وقعوا في حيص بيص وظنوا اظن السوء، فتعسا لتلك الظانين- والله يعلم انى ما قلت الا ما قال الله تعالیٰ ولم أقل كلمة قط يخالفه وما مسها قلمى في عمرى، وأما قولهم ان المسيح كان خالق الطيور وكان خلقه كخلق الله تعالیٰ بعينه وكان احياءه كاحياء الله تعالیٰ بعينه بلا تفاوت، وكان معصوما تاما ومحفوظا من مس الشيطان، وليس كمثله في هذه العصمة نبينا صلى الله عليه وسلم، فهذا عندى ظلم وزور، كبرت كلمة تخرج من أفواههم وانهم في هذه الكلمات من الكاذبين، وأما افتراؤهم على وظنهم كأنى لا أؤمن بالملائكة فما أقول في جواب هذه الظنون الفاسدة التى لا أصل لها ولا أثر، غير أنى أبتهل في حضرة الله سبحانه وأقول رب العفو ان كنت قلت مثل هذا، والا فالعن

مرة ماءٍ، ثم يسيرون حتى ينتهوا الى جبل الخمر وهو جبل بيت المقدس فيقولون لقد قتلنا من في الارض هلمّ فلنقتل من في السماء، فيرمون بنشابهم الى السماء فيرد الله عليهم نشابهم مخضوبة دماء ويحصر نبى الله واصحابه حتى تكون رأس الثور لاحدهم خيرا من مائة دينار لاحدكم اليوم، فيرغب نبى الله عيسىٰ واصحابه الى الله فيرسل عليهم النغف في رقابهم فيصبحون فرسىٰ كموت نفس واحدة، ثم يهبط نبى الله عيسىٰ واصحابه الى الارض فلا يجدون في الارض موضع شبر الا ملاءه زهمهم ونتنهم، فيرغب نبى الله عيسىٰ واصحابه الى الله فيرسل الله طيرا كأعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله، ويستوقد المسلمون من قسيهم ونشابهم وجعابهم سبع سنين، ثم يرسل الله مطرا لا يكن منه بيت مدر ولا وبر فيغسل حتى يتركها كالزلفة، ثم يقال للارض أنبتى ثمرتك وردى بركتك فيومئذ تأكل العصابة من الرمانة ويستظلون بقحفها ويبارك في الرسل حتى ان اللقحة من الابل لتكفى الفئام من الناس واللقحة من البقر لتكفى القبيلة من الناس واللقحة من الغنم لتكفى الفخذ من الناس، فبينما هم كذلك اذ بعث الله

یہ حوالہ صفحہ 357 پر درج ہے	البشریٰ صفحہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 186 ۔ از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 195

ہوتی ہیں اور بعض پیشگوئیاں اُسکے اپنے نفس کے متعلق ہوتی ہیں اور بعض اپنی اولاد کے متعلق اور بعض اُسکے دوستوں کے متعلق اور بعض اُسکے دُشمنوں کے متعلق اور بعض عام طور پر تمام دنیا کیلئے اور بعض اُسکی بیویوں اور خویشوں کے متعلق ہوتی ہیں اور وہ اُمور اُسپر ظاہر ہوتے ہیں جو دُوسروں پر ظاہر نہیں ہوتے اور وہ غیب کے دروازے اُسکی پیشگوئیوں پر کھولے جاتے ہیں جو دوسروں پر نہیں کھولے جاتے۔ خدا کا کلام اُسپر اُسی طرح نازل ہوتا ہے جیسا کہ خدا کے پاک نبیوں اور رسولوں پر نازل ہوتا ہے اور وُہ ظن سے پاک اور یقینی ہوتا ہے۔ یہ شرف تو اسکی زبان کو دیا جاتا ہے کہ کیا باعتبار کمیت اور کیا باعتبار کیفیت ایسا بےمثل کلام اسکی زبان پر جاری کیا جاتا ہے کہ دُنیا اُس کا مقابلہ نہیں کرسکتی اور اُسکی آنکھ کو کشفی قوت عطا کی جاتی ہے جس سے وہ مخفی در مخفی خبروں کو دیکھ لیتا ہے اور بسا اوقات لکھی ہوئی تحریریں اُسکی نظر کے سامنے پیش کی جاتی ہیں اور مُردوں سے زندوں کی طرح ملاقات کر لیتا ہے اور بسا اوقات ہزاروں کوس کی چیزیں اُسکی نظر کے سامنے ایسی آجاتی ہیں گویا وہ پیروں کے نیچے پڑی ہیں۔ ایسا ہی اُسکے کان کو بھی مغیبات کے سُننے کی قوت دیجاتی ہے اور اکثر اوقات وہ فرشتوں کی آواز کو سُن لیتا ہے اور بیقراریوں کے وقت اُنکی آواز سے تسلّی پاتا ہے اور عجیب تر یہ کہ بعض اوقات جمادات اور نباتات اور حیوانات کی آواز بھی اُسکو پہنچ جاتی ہے۔ فلسفی کو منکر حنانہ است از حواس انبیاء بیگانہ است اسی طرح اُسکی ناک کو بھی غیبی خوشبو سونگھنے کی ایک قوت دیجاتی ہے۔ اور بسا اوقات وہ بشارت کے اُمور کو سُونگھ لیتا ہے اور مکروہات کی بدبُو اُسکو آجاتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس اُسکے دل کو قوتِ فراست عطا کیجاتی ہے اور بہت سی باتیں اُسکے دل میں پڑجاتی ہیں اور وہ صحیح ہوتی ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس شیطان اُسپر تصرف کرنے سے محروم ہوجاتا ہے کیونکہ اُس میں شیطان کا کوئی حصّہ نہیں رہتا اور بباعث نہایت درجہ فنا کے ہونے کے اُسکی زبان ہر وقت خدا کی زبان ہوتی ہے اور اُس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اور اگرچہ اُس کو خاص طور پر الہام بھی نہ ہو تب بھی جو کچھ اُسکی زبان پر جاری ہوتا ہے وُہ اُسکی طرف سے نہیں بلکہ خُدا کی طرف سے ہوتا ہے۔ کیونکہ نفسانی ہستی اُسکی بکلّی جل جاتی ہے اور سفلی ہستی پر ایک موت طاری ہوکر ایک نئی اور پاک زندگی اُسکو ملتی ہے جسپر ہر وقت انوارِ الٰہیہ منعکس ہوتے رہتے ہیں۔

ص ۱۶

حقیقۃ الوحی صفحہ 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 18، از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 357 پر درج ہے

فرماتا ہے وآخرین منھم لما یلحقوا بھم[1]۔ یعنی اس نبی کے اور شاگرد بھی ہیں جو ہنوز ظاہر نہیں ہوئے اور آخری زمانہ میں انکا ظہور ہوگا۔ یہ آیت اسی عاجز کیطرف اشارہ تھا کیونکہ جیسا کہ ابھی الہام میں ذکر ہو چکا ہے یہ عاجز رُوحانی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگردوں میں سے ہے۔ اور یہ پیشگوئی جو قرآنی تعلیم کیطرف اشارہ فرماتی ہے۔ اسی کی تصدیق کیلئے کتاب کرامات الصادقین لکھی گئی تھی۔ جسکی طرف کسی مخالف نے رُخ نہیں کیا۔ اور مجھے اُس خدا کی قسم ہے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ مجھے قرآن کے حقائق اور معارف کے سمجھنے میں ہر ایک رُوح پر غلبہ دیا گیا ہے۔ اور اگر کوئی مولوی مخالف میرے مقابل پر آتا جیسا کہ میں نے قرآنی تفسیر کے لئے بار بار اُنکو بلایا تو خدا اُسکو ذلیل اور شرمندہ کرتا۔ سو فہم قرآن جو مجھ کو عطا کیا گیا یہ اللہ جلشانہٗ کا ایک نشان ہے۔ میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ عنقریب دُنیا دیکھے گی کہ میں اس بیان میں سچا ہوں۔ اور مولویوں کا یہ کہنا کہ قرآن کے معنے اسی قدر درست ہیں جو احادیث صحیحہ سے نکل سکتے ہیں۔ اور اس سے بڑھکر بیان کرنا معصیت ہے چہ جائیکہ موجب کمال سمجھا جائے۔ یہ سراسر خیالات باطلہ ہیں۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ قرآن اصلاح کامل اور تزکیہ اتم اور اکمل کے لئے آیا ہے اور وہ خود دعویٰ کرتا ہے کہ تمام کامل سچائیاں اُس کے اندر ہیں جیسا کہ فرماتا ہے فیھا کتب قیمۃ[2] تو اس صورت میں ضرور ہے کہ جہاں تک سلسلہ معارف اور علوم الٰہیہ کا ممتد ہو سکے وہاں تک قرآنی تعلیم کا بھی دامن پہنچا ہوا ہو۔ اور یہ بات صرف میں نہیں کہتا بلکہ قرآن خود اس صفت کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے اور اپنا نام اکمل الکتب رکھتا ہے پس ظاہر ہے کہ اگر معارف الٰہیہ کے بارے میں کوئی حالت منتظرہ باقی ہوتی جس کا قرآن شریف نے ذکر نہیں کیا تو قرآن شریف کا حق نہیں تھا کہ وہ اپنا نام اکمل الکتب رکھتا۔ حدیثوں کو ہم اس سے زیادہ درجہ نہیں دے سکتے کہ وہ بعض مقامات میں بطور تفصیل اجمالات قرآنی ہیں۔ سخت جاہل اور نااہل وہ اشخاص ہیں کہ جو قرآن شریف کی تعریف اس طور سے نہیں کرتے جو قرآن شریف میں موجود ہے بلکہ اُسکو معمولی اور کم درجہ پر لانے کیلئے کوشش کرتے ہیں۔ غرض ایک پیشگوئی یہ بھی ہے جو جناب الٰہی کی طرف سے مجھ کو عطا ہوئی جس کا

[1] الجمعۃ: ۴ [2] البینۃ: ۴

سراج منیر صفحہ 39 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 41 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 358 پر درج ہے

لازم ہے کیونکہ جو لوگ خدائے تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر بلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے اسی وجہ سے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب تک خدائے تعالیٰ کی طرف سے بعض عبادات کے ادا کرنے کے بارہ میں وحی نازل نہیں ہوتی تھی تب تک اہل کتاب کی سنن دینیہ پر قدم مارنا بہتر جانتے تھے اور بروقت نزول وحی اور دریافت اصل حقیقت کے اس کو چھوڑ دیتے تھے۔ سو اسی لحاظ سے حضرت مسیح ابن مریم کی نسبت اپنی طرف سے براہین میں کوئی بحث نہیں کی گئی تھی۔ اب جو خدا تعالیٰ نے حقیقت امر کو اس عاجز پر ظاہر فرمایا تو عام طور پر اس کا اعلان ازبس ضروری تھا سو مجھے اگرچہ افسوس ہے تو اس زمانہ کے اُن مولوی صاحبان پر ہے کہ جنہوں نے قبل اس کے جو میری تحریر پر غور اور خوض کی نگاہ کریں رد لکھنے شروع کر دیئے ہیں مصنفین اور محققین خوب سمجھتے ہیں کہ جس قدر حال کے بعض مولوی صاحبوں نے مجھے اپنی دیرینہ رائے کا مخالف ٹھہرایا ہے غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ درحقیقت اتنی بڑی مخالفت نہیں ہے جس پر اتنا شور مچایا گیا۔ میں نے صرف مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور میرا یہ بھی دعویٰ نہیں کہ صرف مثیل ہونا میرے پر ہی ختم ہو گیا ہے بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار بھی مثیل مسیح آجائیں ہاں اس زمانہ کے لئے میں مثیل مسیح ہوں اور دوسرے کی انتظار بے سود ہے اور یہ بھی ظاہر رہے کہ یہ کچھ میرا ہی خیال نہیں کہ مثیل مسیح بہت ہو سکتے ہیں بلکہ احادیث نبویہ کا بھی یہی منشاء پایا جاتا ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دنیا کے اخیر تک قریب تیس کے دجّال پیدا ہوں گے اب ظاہر ہے کہ جب تیس دجال کا آنا ضروری ہے تو بحکم لِکُلِّ دَجَّالٍ عِیْسٰی تیس مسیح بھی آنے چاہئیں پس اس بیان کے رُو سے ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت

ازالہ اوہام صفحہ 197 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 197، از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 358 پر درج

(حوالہ نمبر 198)

کے لئے ہمیشہ اور ہر دم کے لئے اُس کا قرین اور مصاحب مقرر کرے تا وہ اُس کے ایمان کی بیخکنی کے فکر میں رہیں اور ہر وقت اُس کے خون اور اُس کے دل اور دماغ اور رگ و ریشہ میں اور آنکھوں اور کانوں میں گھس کر طرح طرح کے وساوس ڈالتے رہیں۔ اور ہدایت کرنے کا ایسا قرین جو ہر دم انسان کے ساتھ رہ سکے ایک بھی انسان کو نہ دیا جائے۔ یہ اعتراض درحقیقت اُن کے عقیدہ مذکورہ بالا سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ ایک طرف تو یہ لوگ بموجب آیت وَمَا مِنَّا اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَعْلُوْمٌ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت جبرائیل اور عزرائیل یعنی ملک الموت کا مقام آسمان پر مقرر ہے جس مقام سے وہ نہ ایک بالشت نیچے اُتر سکتے ہیں نہ ایک بالشت اُوپر چڑھ سکتے ہیں اور پھر باوجود اس کے اُن کا زمین پر

اِن دونوں حضرتوں کے نزدیک قابلِ اعتبار نہیں ہوں گی کیونکہ وحی کی روشنی سے خالی ہیں اور اُن کے نزدیک اُن دنوں میں خوابوں کا سلسلہ بھی بکلّی بند تھا۔

اب منصفو! دیکھو کیا اِن دونوں شیخوں کی بے ادبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت انتہا کو پہنچ گئی یا نہیں۔ وہ آفتاب صداقت جس کا کوئی دل کا خطرہ بھی بغیر وحی کی تحریک کے نہیں اُس کے بارے میں اِن لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ گویا وہ نعوذ باللہ متواتر ظلمت میں بھی پڑا رہتا تھا اور اُس کے ساتھ کوئی روشنی نہ تھی۔ اِس عاجز کو اپنے ذاتی تجربہ سے یہ معلوم ہے کہ رُوح القدس کی قدسیّت ہر وقت اور ہر دم اور ہر لحظہ بلا فصل ملہم کے تمام قویٰ میں کام کرتی رہتی ہے اور وہ بغیر رُوح القدس اور اُس کی تاثیر قدسیّت کے ایک دم بھی اپنے تئیں ناپاکی سے بچا نہیں سکتا اور انوارِ دائمی اور استقامت دائمی اور محبت دائمی اور عصمت دائمی اور برکات دائمی کا بھی سبب ہوتا ہے کہ رُوح القدس

روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 93، از مرزا قادیانی　|　یہ حوالہ صفحہ 358 پر درج ہے

حوالہ نمبر 199

بتلاویں کہ کس نے اس صدی کے سر پر خدا تعالیٰ سے الہام پا کر مجدد ہونے کا دعویٰ کیا ہے یوں تو ہمیشہ دین کی تجدید ہو رہی ہے مگر حدیث کا تو یہ منشا ہے کہ **وہ مجدد خدائے تعالیٰ کی طرف سے آئے گا یعنی علوم لدنیہ و آیات سماویہ کے ساتھ** ۔ اب بتلاویں کہ اگر یہ عاجز حق پر نہیں ہے تو پھر کون آیا جس نے اس چودھویں صدی کے سر پر مجدد ہونے کا ایسا دعویٰ کیا جیسا کہ اس عاجز نے کیا کوئی الہامی دعاوی کے ساتھ تمام مخالفوں کے مقابل پر ایسا کھڑا ہوا جیسا کہ یہ عاجز کھڑا ہوا۔ **تفکروا وتندموا واتقوا الله ولا تغلوا** اور اگر یہ عاجز مسیح موعود ہونے کے دعویٰ میں غلطی پر ہے تو آپ لوگ کچھ کوشش کریں کہ مسیح موعود جو آپ کے خیال میں ہے انہیں دنوں میں آسمان سے اُتر آوے کیونکہ میں تو اس وقت موجود ہوں مگر جس کے انتظار میں آپ لوگ ہیں وہ موجود نہیں اور میرے دعویٰ کا ٹوٹنا صرف اسی صورت میں متصوّر ہے کہ اب وہ آسمان سے اُتر ہی آوے تا میں ملزم ٹھہر سکوں۔ آپ لوگ اگر سچ پر ہیں تو سب مل کر دعا کریں کہ مسیح ابن مریم جلد آسمان سے اُترتے دکھائی دیں اگر آپ حق پر ہیں تو یہ دُعا قبول ہو جائے گی کیونکہ اہل حق کی دُعا مبطلین کے مقابل پر قبول ہو جایا کرتی ہے لیکن آپ یقیناً سمجھیں کہ یہ دُعا ہرگز قبول نہیں ہوگی کیونکہ آپ غلطی پر ہیں۔ مسیح تو آچکا لیکن آپ نے اُس کو شناخت نہیں کیا اب یہ امید موہوم آپ کی ہرگز پوری نہیں ہوگی یہ زمانہ گذر جائے گا اور کوئی ان میں سے مسیح کو اُترتے نہیں دیکھے گا۔

حالانکہ تیرھویں صدی کے اکثر علماء چودھویں صدی میں اُس کا ظہور معین کر گئے ہیں اور بعض تو چودھویں صدی والوں کو بطور وصیت یہ بھی کہہ گئے ہیں کہ اگر اُن کا زمانہ پاؤ تو ہمارا السلام علیکم انہیں کہو۔ شاہ ولی اللہ صاحب رئیس المحدثین کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ بالآخر ہم یہ بھی ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ ہمیں اس سے انکار نہیں کہ ہمارے بعد کوئی اور بھی

یہ حوالہ صفحہ 358 پر ہے	ازالہ اوہام صفحہ 179 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 179 از مرزا قادیانی

بلکہ ہزار در ہزار شکر کا مقام اور ایمان اور یقین کے بڑھانے کا وقت ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اپنے وعدہ کو پورا کر دیا اور اپنے رسول کی پیشگوئی میں ایک منٹ کا بھی فرق پڑنے نہیں دیا۔ اور نہ صرف اس پیشگوئی کو پورا کر کے دکھلایا بلکہ آئندہ کے لئے بھی ہزاروں پیشگوئیوں اور خوارق کا دروازہ کھول دیا۔ اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجالاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بے شمار روحیں اس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں وہ وقت تم نے پا لیا۔ اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ میں اس کو بار بار بیان کروں گا اور اس کے اظہار سے میں

ملہ مشائخ کا دستور ہو رہا ہے سکھلانا یہ امور ایسے نہیں ہیں جن کو کامل اور واقعی طور پر تجدید دین کہا جائے بلکہ بجز اللہ کر طریق تو شیطانی راہوں کی تجدید ہے اور دین کا رہزن۔ قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کو دنیا میں پھیلانا جیسا کہ صحیح طریق ہے مگر رسمی طور پر اور تکلف اور فکر اور غور سے یہ کام کرنا اور اپنا نفس نفعی طور پر حدیث اور قرآن کا مورد نہ ہونا ایسا ظاہری اور بے مغز خدمت جس ہر ایک باعلم آدمی کر سکتا ہے اور ہمیشہ جاری ہیں۔ ان کو مجددیت سے کچھ علاقہ نہیں۔ یہ تمام امور خدا تعالیٰ کے نزدیک فقط سخن فروشی ہے اس سے بڑھکر نہیں۔ اللہ جلشانہ فرماتا ہے لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ[1] اور فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ[2]۔ اندھا اندھے کو کیا راہ دکھلائے گا اور مجذوم دوسروں کے بدنوں کو کیا صاف کرے گا۔ تجدید دین وہ پاک کیفیت ہے کہ اول عاشقانہ جوش کے ساتھ اس پاک دل پر نازل ہوتی ہے کہ جو مکالمہ الہی کے درجہ تک پہنچ گیا ہو۔ پھر دوسروں میں جلد یا دیر سے اس کی سرایت ہوتی ہے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجددیت کی قوت پاتے ہیں وہ نرے استخوان فروش نہیں ہوتے بلکہ وہ واقعی طور پر نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور روحانی طور پر آنجناب کے خلیفہ ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں ان تمام نعمتوں کا وارث بناتا ہے جو نبیوں اور رسولوں کو دی جاتی ہیں اور ان کی باتیں از قبیل جوشیدن ہوتی ہیں نہ محض از قبیل کوشیدن اور وہ حال سے بولتے ہیں نہ مجرد قال سے اور خدا تعالیٰ کے الہام کی تجلی ان کے دلوں پر ہوتی ہے اور وہ ہر ایک مشکل کے وقت روح القدس سے سکھلائے جاتے ہیں اور ان کی گفتار و کردار میں دنیا پرستی کی ملونی نہیں ہوتی کیونکہ وہ کلی مصفا کئے گئے اور تمام و کمال کھینچے گئے ہیں۔ منہ

[1] الصف: ۳-۴　[2] المائدۃ: ۱۰۶

فتح اسلام صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 7 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 359 پر درج ہے

وانّی ما تفوّهت قطّ بهذا فکیف الیٰ هذا القول یُعزیٰ۔ یطلبنی فی
ومن گاہے این چنین کلمات بر زبان نراندہ ام پس چگونہ سوئے من منسوب کردہ شدند۔ این کس مرا در بیابان
نیاط وانا علیٰ بساط ویبین ما فُهت به بصورة اخریٰ۔ فاقول ملّ
می طلبد و من بر بساطے نشستہ ام و آن سخنہا میگوید کہ بصورت دیگر گفتہ بودم پس میگویم
رسلك یا فتی ولا تعز لی الیٰ قول ما اتعزیٰ۔ ومن حسن خصائل
کہ آہستہ باش اے جوان و مرا بسوئے آن سخن منسوب مکن کہ من خود را سوئے آن منسوب نمی کنم و از سیرتہائے نیکو
المرء ان یحقق ولا یعتمد علیٰ کل ما یُرویٰ۔ فاتق الله یا من یجرح جلدتی
از مرد این شاید نیست کہ تحقیق کند و بر ہر روایتے کہ بشنود اعتماد نہ نماید۔ پس بترس از خدا اے کہ پوست مرا مجروح
ویشهر منقصتی۔ وتعال اقصّ علیك قصّتی۔ واسمع منّی معذرتی۔
میکنی و منقصت من مشتہر مینمائی و بیا کہ بر تو قصۂ خود می خوانم ۔ و عذر من بشنو
ثم اقض ما انت قاض واخطط خطوة التقیٰ۔ واسلك سبیل التقویٰ ولا تقف
باز ہر فیصلہ کہ میخواہی اختیار تست کردہ باشی و بطریق پرہیزگاران قدم بزن و راہ پرہیزگاری برو و پس آن چیزے مرو
ما لیس لك به علم ولا تتبع الهوی۔ انی امرء یکلمنی ربی۔ ویعلمنی من لدنه
کہ ترا بر حقیقت آن اطلاع نداری و ہوا پرستی مکن من مردے ام کہ با من خدا گفتگو میکند و از خزانۂ خاص خود مرا
ویحسن ادبی ویوحی الیّ رحمة منه فاتبع ما یوحیٰ۔ وما کان لی ان اترك
تعلیم میدہد و با ادب خود مرا تادیب میفرماید۔ از رحمت خود سوئے من وحی میفرستد پس من وحی او را پیروی میکنم و مرا چہ شد کہ
سبیله واختار طرق اشتی۔ وکلما قلت قلت من امره۔ وما فهت شیئا
راہ او بگذارم و طریقہائے متفرق اختیار کنم و ہرچہ گفتم از امر او گفتم و از خود چیزے
عن امری۔ وما افتریت علیٰ ربی الاعلیٰ وقد خاب من افتریٰ۔ اتعجب
نگفتہ ام و بر خداوند بزرگ خود دروغے نہ بستم و ہلاک شد آنکہ مفتری ست۔ آیا
فلا تعجب من فعل القدیر الذی خلق الارض والسموات العلیٰ
از کار و بار تعجب میکنی پس از کار آن قادر ہیچ تعجب مکن کہ زمین و آسمانہائے بلند را پیدا کردہ است ۔

موہب الرحمٰن صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 221 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 359 پر درج۔

قابل اعتراض ٹھہریگا۔ ایسا ہی اُدباء کو بیاتفاق بھی پیش آجاتا ہے کہ گو بیس شخص ایک مضمون کے ہی لکھنے والے ہوں جو بیش ہی ادیب اور بلیغ ہوں مگر بعض صورتوں کے ادائے بیان میں ایک ہی الفاظ اور ترکیب کے فقرہ پر اُن کا توارد ہو جائیگا اور یہ باتیں ادباء کے نزدیک مسلمات میں سے ہیں جن میں کسی کو کلام نہیں۔ اور اگر غور کرکے دیکھو تو ہر ایک زبان کا یہی حال ہے اگر اُردو میں بھی مثلاً ایک فصیح شخص تقریر کرتا ہے اور اُس میں کہیں مثالیں لاتا ہے کہیں دلچسپ فقرے بیان کرتا ہے تو دُوسرا فصیح بھی اُسی رنگ میں کہہ دیتا ہے اور بجز ایک پاگل آدمی کے کوئی خیال نہیں کرتا کہ یہ سرقہ ہے انسان تو انسان خدا کے کلام میں بھی یہی پایا جاتا ہے۔ مگر بعض پُرفصاحت فقرے اور مثالیں جو قرآن شریف میں موجود ہیں شعرائے جاہلیت کے قصائد میں دیکھی جائیں تو ایک لمبی فہرست طیار ہوگی اور ان امور کو محققین نے جائے اعتراض نہیں سمجھا بلکہ اسی غرض سے ائمہ راشدین نے جاہلیت کے ہزارہا اشعار کو حفظ کر رکھا تھا اور قرآن شریف کی بلاغت فصاحت کے لئے انکو بطور سند لاتے تھے۔

یہ بات بھی اس جگہ بیان کر دینے کے لائق ہے کہ مَیں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب مَیں عربی میں یا اُردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو مَیں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے اور ہمیشہ میری تحریر گو عربی ہو یا اُردو یا فارسی دو حصہ پر منقسم ہوتی ہے (۱) ایک تو یہ کہ بڑی سہولت سے سلسلہ الفاظ اور معانی کا میرے سامنے آتا جاتا ہے اور مَیں اُسکو لکھتا جاتا ہوں اور گو اُس تحریر میں مجھے کوئی مشقت اُٹھانی نہیں پڑتی مگر دراصل وہ سلسلہ میری دماغی طاقت سے کچھ زیادہ نہیں ہوتا یعنی الفاظ اور معانی ایسے ہوتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ کی ایک خاص رنگ میں تائید نہ ہوتی تب بھی اسکے فضل کے ساتھ ممکن تھا کہ اسکی معمولی تائید کی برکت سے جو لازمہ فطرت خواص انسانی ہے کسی قدر مشقت اُٹھا کر اور بہت سا وقت لیکر ان مضامین کو مَیں لکھ سکتا۔ واللہ اعلم۔ (۲) دُوسرا حصہ میری تحریر کا محض خارق عادت کے طور پر ہے[1] اور وہ یہ ہے کہ جب مَیں مثلاً ایک عربی عبارت

[1] جیسا کہ بارہا بعض لوگوں کے منہ سے نکلا ہے بعض ادبیہ جو دید کی معلوم ہوتی ہیں قطع نظر اسکے کہ وہ پہلے بھی سے جاہلیت کی کتابوں میں لکھی گئی ہیں یا مقامات کی کتابوں میں۔ ایسا ہی میری انشاء پردازی کا حال ہے۔ جو عبارتیں تائید کے طور پر مجھے خدا تعالیٰ سے معلوم ہوتی ہیں مجھے کچھ بھی پرواہ نہیں کہ وہ کسی اور کتاب میں ہونگی کیونکہ [illegible] ہر ایک کے لئے جو میرے حال سے "

[illegible]

نزول المسیح صفحہ 56 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 434 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 360 پر درج ہے

آدمی تھا جس نے آپنے عجائبات کے دکھلانے میں اس قدیمی حوض سے کچھ مدد نہیں لی اور سچ مچ معجزات ہی دکھائے ہیں اور اگرچہ قرآن شریف

کی طلب میں کوشش نہیں کرتا اور نہ اس کی کچھ پرواہ رکھتا ہے وہ خدا کے نزدیک ایک کجرو آدمی ہے اور اگر وہ خدا سے بہشت اور عالم ثانی کی راحتوں کا طالب ہو تو حکمتِ الٰہی اُسے یہی جواب دیتی ہے کہ اے نادان اوّل صراطِ مستقیم کو

میں پڑکر بلا اختیار بول اُٹھتے ہیں کہ اُن کے علوم و معارف ایک دوسرے عالم سے ہیں جو تائیداتِ الٰہی کے رنگ خاص سے رنگین ہیں اور اس کا ایک یہ بھی ثبوت ہے کہ اگر کوئی منکر بطور مقابلہ کے الہیات کے مباحث میں سے کسی بحث میں اُن کی محققانہ اور عارفانہ تقریر دل کے ساتھ کسی تقریر کا مقابلہ کرنا چاہے تو آخیر پر بشرطِ انصاف و دیانت اسکو اقرار کرنا پڑیگا کہ صداقتِ حقہ اُسی تقریر میں تھی جو اُن کے منہ سے نکلی تھی اور جیسے جیسے بحث عمیق ہوتی جائیگی بہت سے لطیف اور دقیق براہین ایسے نکلتے آئیں گے جن سے روز روشن کی طرح اُن کا سچا ہونا کھلتا جائیگا چنانچہ ہر یک طالبِ حق پر اُس کا ثبوت ظاہر کرنے کیلئے ہم آپ ہی ذمہ وار ہیں۔ از انجملہ ایک عصمت بھی ہے جس کو حفظِ الٰہی سے تعبیر کیا جاتا ہے اور یہ عصمت بھی فرقانِ مجید کے کامل تابعین کو بطور خارق عادت عطا ہوتی ہے۔ اور اس جگہ عصمت سے مراد ہماری یہ ہے کہ وہ ایسی نالائق اور مذموم عادات اور خیالات اور اخلاق اور افعال سے محفوظ رکھے جاتے ہیں جن میں دوسرے لوگ دن رات آلودہ اور ملوث نظر آتے ہیں اور اگر کوئی لغزش بھی ہو جائے تو رحمتِ الٰہیہ جلد تر اُن کا تدارک کر لیتی ہے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ عصمت کا مقام نہایت نازک اور نفس امارہ کے مقتضیات سے نہایت دور پڑا ہوا ہے جس کا حاصل ہونا بجز توجہ خاص الٰہی کے ممکن نہیں مثلاً اگر کسی کو یہ کہا جائے کہ وہ صرف ایک کذب اور دروغگوئی کی عادت سے اپنے جمیع معاملات اور بیانات اور حرفوں اور پیشوں میں قطعی طور پر باز رہے تو یہ اس کے لئے مشکل اور ممتنع

براہین احمدیہ صفحہ 514 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 536 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 360 پر درج ہے

اشاعۃ السنّۃ میں کیا لکھا ہو اور اب کیا کہتے ہیں۔ صاحب من اقرار کے بعد کوئی تاویل انکار نہیں سُن سکتا۔ آپ تو اقرار کر چکے ہیں کہ اہل کشف اور مکالمات کا مقام بلند ہو اُن کیلئے ضروری نہیں ہے کہ خواہ مخواہ محدثین کی تنقید کی اطاعت کریں بلکہ محدثین نے تو مُردوں سے روایت کی ہے اور اہل کشف زندہ حی و قیوم سے سُنتے ہیں۔ پس آپ کا اُس شخص کی نسبت کیا گمان ہو جس کا نام حَکم رکھا گیا ہو۔ کیا یہ مرتبہ اُسکو حاصل نہیں جو آپ دُوسروں کیلئے تجویز کرتے ہیں۔

پھر مولوی ثناء اللہ صاحب کہتے ہیں کہ آپکو مسیح موعود کی پیشگوئی کا خیال کیوں دل میں آیا آخر وُہ حدیثوں سے ہی لیا گیا پھر حدیثوں کی اور علامات کیوں قبول نہیں کی جاتیں یہ سادہ لوح یا تو افترا سے ایسا کہتے ہیں اور یا محض حماقت سے اور ہم اسکے جواب میں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وُہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں۔ اور دُوسری حدیثوں کو ہم ردّی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔ اگر حدیثوں کا دُنیا میں وجود بھی نہ ہوتا تب بھی میرے اس دعوے کو کچھ حرج نہ پہنچتا تھا۔ ہاں خدا نے میری وحی میں جابجا قرآن کریم کو پیش کیا ہے۔ چنانچہ تم براہین احمدیہ میں دیکھو گے کہ اس دعوے کے متعلق کوئی حدیث بیان نہیں کی گئی۔ جابجا خدا تعالیٰ نے میری وحی میں قرآن کو پیش کیا ہے۔ ۳۱

میں اب خیال کرتا ہوں کہ جو کچھ مولوی ثناء اللہ صاحب نے مباحثہ رونق افزا کی غرض سے دہی کے طور پر اعتراض پیش کئے تھے سب کا کافی جواب ہو چکا ہے۔ ہاں یاد آیا ایک یہ بھی خیال اُنہوں نے پیش کیا تھا کہ جو کسوف خسوف کی حدیث مہدی کے ظہور کی علامت ہے جو دارقطنی اور کتاب اکمال الدین میں موجود ہے۔ اس میں قمر کا خسوف تیرہ[۱۳] تاریخ سے پہلے کسی ایسی تاریخ میں ہوگا جس میں چاند کو قمر کہہ سکتے ہوں۔ پس یاد رہے کہ یہ بھی یہودیوں کی مانند تحریف ہے۔ خدا نے قمر کے خسوف کیلئے اپنی سُنّت کے موافق تین راتیں مقرر کر رکھی

یہ حوالہ صفحہ 360 پر درج ہے	...احمدی (نزول المسیح) صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 140 از مرزا قادیانی

باقی سب کتابوں کے اصول بگڑ گئے ہیں اور ایسی جعلی اور مصنوعی اور اس قدر طریقہ مستقیمہ حکمت اور مجری طبعی سے دور جا پڑے ہیں کہ ان کے لکھنے سے بھی ہمیں شرم آتی ہے اور یہ قول ہمارا بلا تحقیق نہیں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس کتاب کی تالیف سے

حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱

امر دیگر ہے اور خود اس شئے کا ثابت ہو جانا امر دیگر۔ بہرحال عقل کے لئے ایک رفیق کی حاجت ہوئی کہ تا وہ رفیق عقل کے اس قیاسی اور ناقص قول کا کہ ہونا چاہیئے کے لفظ سے بولا جاتا ہے مشہودی اور کامل قول سے جو ہے کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے جبر نقصان کرے اور واقعات سے جیسا کہ وہ نفس الامر میں واقعہ ہیں آگاہی بخشے۔ سو خدا نے جو بڑا ہی رحیم اور کریم ہے اور انسان کو مراتب قصویٰ یقین تک پہنچانا چاہتا ہے اس حاجت کو پوری کیا ہے اور عقل کے لئے کئی رفیق مقرر کر کے راستہ یقین کامل کا اس پر کھول دیا ہے تا نفس انسان کا کہ جس کی ساری سعادت اور نجات یقین کامل پر موقوف ہے اپنی سعادت مطلوبہ سے محروم نہ رہے۔ اور ہونا چاہیئے کے نازک اور پُرخطر پُل سے کہ عقل نے شکوک اور شبہات کے دریا پر باندھا ہے بہت جلد آگے عبور کر کے ہے کے قصر عالی جو دار الامن والاطمینان ہے داخل ہو جائے اور وہ رفیق عقل کے جو اس کے یار و مددگار ہیں۔ ہر مقام اور موقعہ میں الگ الگ ہیں لیکن از روئے حصر عقلی کے تین سے زیادہ نہیں اور ان تینوں کی تفصیل اس طرح پر ہے کہ اگر حکم عقل کا دنیا کے محسوسات اور مشہودات سے متعلق ہو جو ہر روز دیکھے جاتے یا سُنے جاتے یا سونگھے جاتے یا ٹٹولے جاتے ہیں تو اس وقت رفیق اس کا جو اس کے حکم کو یقین کامل تک پہنچا دے مشاہدہ صحیحہ ہے کہ جس کا نام تجربہ ہے اور اگر حکم عقل کا ان حوادث اور واقعات سے متعلق ہو جو مختلف ازمنہ اور امکنہ میں صدور پاتے رہے ہیں یا صدور پاتے ہیں تو اس وقت اس کا ایک اور رفیق بنتا ہے کہ جس کا نام تواریخ اور اخبار اور خطوط اور مراسلات ہے اور وہ بھی تجربہ کی طرح عقل کی دود آمیز روشنی کو ایسا مصفا کر دیتا ہے کہ پھر اس میں شک کرنا ایک حمق اور جنون اور سودا ہوتا ہے اور اگر حکم عقل کا ان واقعات سے متعلق ہو جو ماوراء المحسوسات ہیں جن کو ہم نہ آنکھ سے دیکھ سکتے

حوالہ نمبر 205

پہلے ایک بڑی تحقیقات کی گئی اور ہر ایک مذہب کی کتاب دیانت اور امانت اور غوض اور تدبر سے دیکھی گئی اور فرقانِ مجید اور ان کتابوں کا باہم مقابلہ بھی کیا گیا اور زبانی مباحثات بھی اکثر قوموں کے بزرگ علماء سے ہوتے رہے۔ غرض جہاں تک طاقتِ بشری ہے

ہیں اور نہ کان سے سُن سکتے ہیں اور نہ ہاتھ سے ٹٹول سکتے ہیں اور نہ اس دنیا کی آواز تحقیق سے دریافت کرسکتے ہیں تو اُس وقت اُس کا ایک تیسرا فریق بنتا ہے کہ جس کا نام الہام اور وحی ہے اور قانونِ قدرت بھی یہی چاہتا ہے کہ جیسے پہلے دو مواضع میں عقل ناتمام کو دو رفیق میسر آگئے ہیں تیسرے موضع میں بھی میسر آیا ہو۔ کیونکہ قوانینِ فطرتیہ میں اختلاف نہیں ہوسکتا بالخصوص جبکہ خدا نے دُنیا کے علوم اور فنون میں کہ جن کے نقصان اور سہو اور خطا میں چنداں حرج بھی نہیں انسان کو ناقص رکھنا نہیں چاہا تو اس صورت میں خدا کی نسبت یہ بڑی بدگمانی ہوگی جو ایسا خیال کیا جاوے جو اُس نے ان امور کی معرفت تامہ کے بارے میں کہ جن پر کامل یقین رکھنا نجاتِ اُخروی کی شرط ہے اور جن کی نسبت شک رکھنے سے جہنم ابدی طیار ہے انسان کو ناقص رکھنا چاہا ہے اور اس کے علمِ اُخروی کو صرف ایسے ایسے ناقص خیالات پر ختم کردیا ہے کہ جن کی محض اٹکلوں پر ہی ساری بنیاد ہے اور ایسا ذریعہ اسکے لئے کوئی بھی مقرر نہیں کیا کہ جو شہادتِ واقعہ دے کر اس کے دل کو تسلی اور تشفی بخشکر وہ اصولِ نجات کہ جن کا ہونا عقل بطور قیاس اور اٹکل کے تجویز کرتی ہے وہ حقیقت میں موجود ہی ہیں اور جس ضرورت کو عقل قائم کرتی ہے وہ فرضی ضرورت نہیں بلکہ حقیقی اور واقعی ضرورت ہے اب جبکہ یہ ثابت ہوا کہ الٰہیات میں یقین کامل صرف الہام ہی کے ذریعہ سے ملتا ہے اور انسان کو اپنی نجات کے لئے یقین کامل کی ضرورت ہے اور خود بغیر یقین کامل کے ایمان سلامت لے جانا مشکل۔ تو نتیجہ ظاہر ہے کہ انسان کو الہام کی ضرورت ہے اور اس جگہ یہ بھی جاننا چاہیئے کہ اگرچہ ہر یک الہام الٰہی یقین دلانے کے لئے ہی آیا تھا لیکن قرآن شریف نے اس اعلیٰ درجہ یقین کی بنیاد ڈالی کہ بس حد ہی کردی تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ پہلے جتنے الہام خدا کی طرف سے نازل ہوئے

...احمدیہ صفحہ 91 روحانی خزائن، جلد 1 صفحہ 79، 80، 81، از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 366 پر درج ہے

حوالہ نمبر 205

ہر یک طور کی کوشش اور جانفشانی اظہار حق کے لئے کی گئی۔ بالآخر ان تمام تحقیقاتوں سے یہ امر بپایۂ ثبوت پہنچ گیا۔ کہ آج رُوئے زمین پر سب الہامی کتابوں میں سے ایک فرقانِ مجید ہی ہے کہ جس کا کلامِ الٰہی ہونا دلائلِ قطعیہ سے ثابت ہے۔

وہ صرف شہادت واقعہ کی ادا کرتے رہے۔ اور ان کی ساری طرز منقولات کی طرز تھی اور اسی باعث سے وہ آخر میں بگڑ گئے۔ اور خود غرضوں اور خود پرستوں نے کچھ کا کچھ سمجھ لیا۔ لیکن قرآن شریف کی تعلیم نے عقل کا بھی سارا بوجھ آپ ہی اُٹھا لیا۔ اور انسان کو ہر یک طرح کی مشکلات سے خلاصی بخشی۔ آپ ہی مخبرِ صادق ہو کر الٰہیات کے واقعات کی خبر دی۔ اور پھر آپ ہی خشک طور پر اس خبر کو بپایۂ ثبوت پہنچایا۔ جو شخص دیکھے اُسے معلوم ہو کہ قرآن شریف میں دو امر کا التزام اول سے آخر تک پایا جاتا ہے۔ ایک عقلی وجوہ اور دوسری الہامی شہادت۔ یہ دونوں امر فرقانِ مجید میں دو بزرگ نہروں کی طرح جاری ہیں۔ جو ایک دوسرے کے محاذی اور ایک دوسرے پر اثر ڈالتے چلے جاتے ہیں۔ عقلی وجوہ کی جو نہر ہے۔ وہ یہ ظاہر کر دی گئی ہے کہ یہ امر ایسا ہونا چاہیئے جو اس کے مقابلہ پر الہامی شہادت کی نہر ہے۔ وہ بزرگ اور راستباز مخبر کی طرح یہ دلوں کو تسلی بخشتی گئی ہے کہ واقعہ میں بھی ایسا ہی ہے۔ اور طرزِ فرقانی سے جو طالبِ حق کو حق کے معلوم کرنے میں آسانی ہے۔ وہ بھی ظاہر ہے۔ کیونکہ پڑھنے والا فرقان مجید کا ساتھ ساتھ دلائلِ عقلی کو بھی معلوم کرتا جاتا ہے۔ ایسے دلائل کہ جس سے زیادہ تر محکم دلائل کسی دفترِ فلسفی میں مرقوم نہیں۔ جیسا کہ ہم اس دعوے کو اسی کتاب کی فصلِ اول میں ثابت کریں گے۔ اور پھر دوسری طرف الہامِ الٰہی سے شہادت واقعہ پا کر اعلیٰ درجۂ یقین کو پہنچ جاتا ہے اور یہ سب کچھ اس کو مفت ملتا ہے جو دوسرے شخص کو ساری عمر کی مغز خواری اور جانکنی سے بھی نہیں مل سکتا۔ پس ثابت ہوا کہ یقینی اور کامل اور آسان ذریعہ شناخت اصول حقہ کا اور ان سب عقائد کا کہ جن کے علمِ یقینی پر ہماری نجات موقوف ہے۔ صرف قرآن شریف ہے۔ اور یہی ثابت کرنا تھا۔ منہ

براہین احمدیہ صفحہ 91 روحانی خزائن، جلد 1 صفحہ 79، 80، 81، از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 366 پر درج ہے

عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔ پھر اسکے بعد اسی کتاب میں میری نسبت یہ وحی اللہ ہے۔ جری اللہ فی حلل الانبیاء یعنی خدا کا رسول نبیوں کے حلّوں میں (دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۰۴) پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔ پھر یہ وحی اللہ ہے جو صفحہ ۵۵۷ براہین میں درج ہے "دنیا میں ایک نذیر آیا" اس کی دوسری قرأت یہ ہے کہ دنیا میں ایک نبی آیا۔ اسی طرح براہین احمدیہ میں اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا۔ سو اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرتؐ تو خاتم النبیین ہیں۔ پھر آپ کے بعد اور نبی کس طرح آسکتا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ بیشک اس طرح سے تو کوئی نبی نیا ہو یا پُرانا نہیں آسکتا۔ جس طرح سے آپ لوگ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو آخری زمانہ میں اُتارتے ہیں اور پھر اس حالت میں انکو نبی بھی مانتے ہیں۔ بلکہ چالیسؔ برس تک سلسلۂ وحی نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔ بیشک ایسا عقیدہ تو معصیت ہے اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین[1] اور حدیث لا نبی بعدی اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے۔ لیکن ہم اس قسم کے عقاید کے سخت مخالف ہیں۔ اور ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا کہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے۔ اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرۃ صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنافی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے

[1] الاحزاب : ۴۱

ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 367 پر درج ہے

حوالہ نمبر 207

۱۳

وہ اُس کو ہر میدان میں شرمندہ کرتا ہے۔ اور ہر میدان میں اُسے ذلیل کرتا ہے اور کہیں اس کی مدد نہیں کر سکتا ہے۔ اس اشتہار کے دینے سے اصل غرض یہی ہے کہ جس مذہب میں سچائی ہے وہ کبھی اپنا رنگ نہیں بدل سکتی۔ جیسے اوّل ہے ویسے ہی آخر ہے۔ سچا مذہب کبھی خشک قصّہ نہیں بن سکتا سو اسلام سچا ہے۔ میں ہر ایک کو کیا عیسائی کیا آریہ اور کیا یہودی اور کیا برہمو اس سچائی کے دکھلانے کے لیے بُلاتا ہوں۔ کیا کوئی ہے جو زندہ خدا کا طالب ہے۔ ہم مُردوں کی پرستش نہیں کرتے۔ ہمارا زندہ خدا ہے۔ وہ ہماری مدد کرتا ہے۔ وہ اپنے الہام اور کلام اور آسمانی نشانوں سے ہمیں مدد دیتا ہے۔ اگر دُنیا کے اِس سرے سے اُس سرے تک کوئی عیسائی طالب حق ہے تو ہمارے زندہ خدا اور اپنے مُردہ خدا کا مقابلہ کر کے دیکھ لے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس باہم امتحان کے لیے چالیس دن کافی ہیں۔

افسوس کہ اکثر عیسائی شکم پرست ہیں۔ وہ نہیں چاہتے کہ کوئی فیصلہ ہو ورنہ چالیس دن کیا حقیقت رکھتے ہیں۔ آتھم کی طرح اس میں تو کوئی شرط نہیں۔ اگر میں جھوٹا نکلوں تو ہر ایک سزا کا مستوجب ہوں لیکن دُعا کے ذریعہ سے مقابلہ ہوگا جس کا سچا خدا ہے بلاشبہ وہ سچا رہے گا۔ اس باہمی مقابلہ میں بے شک خدا مجھے غالب کرے گا۔ اور اگر میں مغلوب ہوا تو عیسائیوں کے لیے فتح ہوگی جس میں میرا کوئی جواب نہیں۔ اور جو تاوان مقرر ہو اور میری مقدرت کے اندر ہو دوں گا۔ لیکن اگر میں غالب ہوا تو عیسائی مقابل کو مُردہ خدا سے دست بردار ہونا ہوگا اور بلا توقف مسلمان ہونا پڑے گا اور پہلے ایک اشتہار انہیں شرائط کے ساتھ بہ ثبت شہادت دہ کس معزز آدمیوں کے دینا ہوگا۔ اس سے روز کا جھگڑا طے ہو جائے گا۔ اور اگر اب عیسائیوں نے منہ پھیرا تو اس کا یہی سبب ہوگا کہ ان کو مُردہ خدا کی مدد پر بھروسہ نہیں۔ افسوس کہ عیسائی بار بار آتھم کا ذکر کرتے ہیں۔ حالانکہ آتھم الہام کی میعاد میں قبر میں جا پہنچا اور وہ مُردہ خدا اُس کو بچا نہ سکا کیونکہ مُردہ مُردہ کو مدد نہیں دے سکتا۔ جو معقول شرط چاہیں مجھ سے کر لیں۔ میں میدان میں کھڑا ہوں: اور صاف صاف کہتا ہوں کہ زندہ خدا اسلام کا خدا ہے۔ عیسائیوں کے ہاتھ میں ایک مُردہ ہے جس کو امتحان کرنا ہو میرے مقابلہ میں آوے۔

لعنتی ہے وہ دل جو بغیر مقابلہ کے انکار کرے اور پلید ہے وہ طبیعت جو بغیر آزمائش کے منکر رہے۔ اے حق کے طالبو۔ مُردہ پرستی کے مذہب کو جلد چھوڑ دو کہ عیسائیوں کے ہاتھ میں

یہ حوالہ صفحہ 367 پر درج ہے	مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 13 طبع جدید از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 208

اے خدائے میرے قادر خدا مدد کر کہ لوگوں نے افراط اور تفریط کی راہیں لے لی ہیں۔ بعض نے تیری کلام کے بیّنات تیرے کلام کے اشارات تیرے کلام کے دلالات تیرے کلام کی فحوا کو بکلّی چھوڑ کر بے بنیاد لکیر کو اسکی جگہ پسند کر لیا اور بعض نے تیرے کلام کو بھی چھوڑا اور لکیر کو بھی چھوڑا اور صرف اپنی ناقص عقل کو اپنا رہبر بنا لیا اور امام الرسل کو چھوڑ کر یورپ کے تاریک خیال محجوب فلاسفروں کو اپنا امام بنا لیا۔

اے میرے دوستو! اب میری ایک آخری وصیت کو سنو اور ایک راز کی بات کہتا ہوں اس کو خوب یاد رکھو کہ تم اپنے ان تمام مناظرات کا جو عیسائیوں سے تمہیں پیش آتے ہیں پہلو بدل لو اور عیسائیوں پر یہ ثابت کر دو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے۔ یہی ایک بحث ہے جس میں فتحیاب ہونے سے تم عیسائی مذہب کی روئے زمین سے صف لپیٹ دو گے۔ تمہیں کچھ بھی ضرورت نہیں کہ دوسرے لمبے لمبے جھگڑوں میں اپنے اوقات عزیز کو ضائع کرو۔ صرف مسیح ابن مریم کی وفات پر زور دو اور پُر زور دلائل سے عیسائیوں کو لاجواب اور ساکت کر دو۔ جب تم مسیح کا مُردوں میں داخل ہونا ثابت کر دو گے اور عیسائیوں کے دلوں میں نقش کر دو گے تو اُس دن تم سمجھ لو کہ آج عیسائی مذہب دنیا سے رخصت ہوا۔ یقیناً سمجھو کہ جب تک ان کا خدا فوت نہ ہو اُن کا مذہب بھی فوت نہیں ہو سکتا۔ اور دوسری تمام بحثیں اُن کے ساتھ عبث ہیں۔ اُنکے مذہب کا ایک ہی ستون ہے اور وہ یہ ہے کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے۔ اس ستون کو پاش پاش کرو پھر نظر اُٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے۔ چونکہ خدائے تعالٰے بھی چاہتا ہے کہ اِس ستون کو ریزہ ریزہ کرے اور یورپ اور ایشیا میں توحید کی ہوا چلا دے۔ اِس لئے اُس نے مجھے بھیجا اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔ چنانچہ اس کا الہام یہ ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اُس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے وکان وعد اللہ مفعولا انت معی وانت علی الحق المبین ط انت مصیب و معین للحق ط

ازالہ اوہام صفحہ 302 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 402 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 369 پر درج ہے

حوالہ نمبر 209

راہب عیسائی دین کے مرنے کے بعد اکثر ایسے ہی تھے۔

چھٹے کشوف اور الہامات کا سلسلہ ہے جو امام الزمان کیلئے ضروری ہوتا ہے۔ امام الزمان اکثر بذریعہ الہامات کے خدا تعالیٰ سے علوم اور حقائق اور معارف پاتا ہے۔ اور اسکے الہامات دوسروں پر قیاس نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ کیفیت اور کمیت میں اس اعلیٰ درجہ پر ہوتے ہیں جس سے بڑھ کر انسان کے لئے ممکن نہیں۔ اور انکے ذریعہ سے علوم کھلتے ہیں اور قرآنی معارف معلوم ہوتے ہیں اور دینی عقدے اور معضلات حل ہوتے ہیں اور اعلیٰ درجہ کی پیشگوئیاں جو مخالف قوموں پر اثر ڈال سکیں ظاہر ہوتی ہیں۔ غرض جو لوگ امام الزمان ہوں انکے کشوف اور الہام صرف ذاتیات تک محدود نہیں ہوتے۔ بلکہ نصرتِ دین اور تقویت ایمان کیلئے نہایت مفید اور مبارک ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ اُن سے نہایت صفائی سے مکالمہ کرتا ہے اور اُنکی دعا کا جواب دیتا ہے۔ اور بسا اوقات سوال اور جواب کا ایک سلسلہ منعقد ہو کر ایک ہی وقت میں سوال کے بعد جواب اور پھر سوال کے بعد جواب اور پھر سوال کے بعد جواب ایسے صفا اور لذیذ اور فصیح الہام کے پیرایہ میں شروع ہوتا ہے کہ صاحب الہام خیال کرتا ہے کہ گویا وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔ اور امام الزمان کا ایسا الہام نہیں ہوتا کہ جیسے ایک کلوخ انداز در پردہ ایک کلوخ پھینک جائے اور بھاگ جائے۔ اور معلوم نہ ہو کہ وہ کون تھا۔ اور کہاں گیا۔ بلکہ خدا تعالیٰ اُن سے بہت قریب ہو جاتا ہے اور کسی قدر پردہ اپنے پاک اور روشن چہرہ پر سے جو نور محض ہے اتار دیتا ہے۔ اور یہ کیفیت دوسروں کو میسر نہیں آتی۔ بلکہ وہ تو بسا اوقات اپنے تئیں ایسا پاتے ہیں کہ گویا اُن سے کوئی ٹھٹھا کر رہا ہے۔ اور امام الزمان کی الہامی پیشگوئیاں اظہار علی الغیب کا مرتبہ رکھتے ہیں یعنی غیب کو ہر ایک پہلو سے اپنے قبضہ میں کر لیتے ہیں۔ جیسا کہ چابک سوار گھوڑے کو قبضہ میں کرتا ہے اور یہ قوت اور انکشاف اسلئے انکے الہام کو دیا جاتا ہے کہ تا اُنکے پاک الہام شیطانی الہامات سے مشتبہ نہ ہوں اور تا دوسروں پر حجت ہو سکیں۔ واضح ہو کہ شیطانی الہامات ہونا حق ہے اور بعض ناتمام سالک لوگوں کو ہوا کرتے ہیں۔ اور حدیث النفس بھی ہوتی ہے جسکو اضغاث احلام کہتے ہیں۔ اور جو شخص اس سے انکار کرے۔ وہ

ضرورت الامام صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 483 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 370 پر درج

کہ بطور اجمالی پیشگوئی پر ایمان لے آویں اور اس کی تفصیل یا اس بات کو کہ وہ کس صورت سے ظہور پذیر ہوگی حوالہ بخدا کریں اور میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ اقرب با امن جس سے ایمان سلامت رہ سکتا ہے یہی مذہب ہے کہ محض الفاظ پیشگوئی پر زور نہ ڈالا جائے اور تحکم کی راہ سے یہی دعوے نہ کیا جائے کہ ضرور اس کا ظہور ظاہری صورت پر ہی ہوگا۔ کیونکہ اگر خدانخواستہ انجام کار ایسا نہ ہوا تو پھر پیشگوئی کی صداقت میں طرح طرح کے شکوک پیدا ہو کر ایمان ہاتھ سے گیا۔ ایسی کوئی وصیت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہرگز ثابت نہیں ہو سکتی کہ تم نے پیشگوئیوں کو ظاہر پر حمل کرتے رہنا کسی استعارہ یا تاویل وغیرہ کو ہرگز قبول نہ کرنا اب سمجھنا چاہیئے کہ جبکہ پیشگوئیوں کے سمجھنے کے بارہ میں خود انبیاء سے امکان غلطی ہے تو پھر اُمت کا کور انہ اتفاق یا اجماع کیا چیز ہے۔

ماسوا اس کے ہم کئی دفعہ بیان کر آئے ہیں کہ اس پیشگوئی پر اجماع اُمت بھی نہیں۔ قرآن شریف قطعی طور پر اپنی آیات بینات میں مسیح کے فوت ہو جانے کا قائل اور ہمیشہ کیلئے اُس کو رخصت کرتا ہے۔ بخاری صاحب اپنی صحیح میں صرف امامکم منکم کہکر چپ ہو گئے ہیں یعنی صحیح بخاری میں صرف یہی مسیح کی تعریف لکھی ہے کہ وہ ایک شخص تم میں سے ہوگا اور تمہارا امام ہوگا۔ ہاں دمشق میں عند المنارہ اُترنے کی حدیث مسلم میں موجود ہے مگر اس پر اجماع اُمت صورت نہیں ہو سکتا بلکہ یہ بھی ثابت ہونا مشکل ہے کہ مسلم کا درحقیقت یہی مذہب تھا کہ دمشق کے لفظ سے سچ مچ یہی دمشق مراد ہے اور اگر ایسا فرض بھی کر لیں تو فقط ایک شخص کی رائے ثابت ہوئی۔ مگر پیشگوئیوں کے بارہ میں جبکہ خدائے تعالےٰ کے پاک نبیوں کی رائے اجتہادی غلطی سے معصوم نہیں ہو سکتی تو پھر مسلم صاحب کی رائے کیونکر معصوم ٹھہرے گی۔

میں پھر دوبارہ کہتا ہوں کہ اس بارہ میں عام خیال مسلمانوں کا گو اُن میں اولیاء بھی داخل ہوں اجماع کے نام سے موسوم نہیں ہو سکتا مسلمانوں نے صورت پیشگوئیوں کو مان لیا ہے اُن کی طرف سے یہ ہرگز دعویٰ نہیں اور نہ ہونا چاہیئے کہ خدائے تعالیٰ اس بات پر قادر نہیں

ازالہ اوہام صفحہ 143 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 172 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 370 پر درج ہے

میں مفتری ہوں اُن کی نگاہ و خیال میں
دنیا کی خیر ہے مری موت و زوال میں

لعنت ہے مفتری پہ خدا کی کتاب میں
عزت نہیں ہے ذرہ بھی اُس کی جناب میں

توریت میں بھی نیز کلام مجید میں
لکھا گیا ہے رنگِ وعیدِ شدید میں

کوئی اگر خدا پہ کرے کچھ بھی افترا
ہوگا وہ قتل ہے یہی اِس جرم کی سزا

پھر یہ عجیب غفلتِ ربّ قدیر ہے
دیکھے ہے ایک کو کہ وہ ایسا شریر ہے

پچیس سال سے ہے وہ مشغولِ افترا
ہر دن ہر ایک رات یہی کام ہے رہا

ہر روز اپنے دل سے بناتا ہے ایک بات
کہتا ہے یہ خدا نے کہا مجھکو آج رات

پھر بھی وہ ایسے شوخ کو دیتا نہیں سزا
گویا نہیں ہے یاد جو پہلے سے کہہ چکا

پھر یہ عجیب تر ہے کہ جب حامیانِ دیں
ایسے کے قتل کرنے کو فاعل ہوں یا معیں

کرتا نہیں ہے اُن کی مدد وقتِ انتقام
تا مفتری کے قتل سے قصہ ہی ہو تمام

اپنا تو اُس کا وعدہ رہا سارا طاق پر
اوروں کی سعی و جہد پہ بھی کچھ نہیں نظر

کیا وہ خدا نہیں ہے جو فرقاں کا ہے خدا
پھر کیوں وہ مفتری سے کرے اسقدر وفا

آخر یہ بات کیا ہے کہ ہے ایک مفتری
کرتا ہے ہر مقام میں اُس کو خدا بری

جب دشمن اُسکو پیچ میں کوشش سے لاتے ہیں
کوشش بھی استقدر کہ بس مری جاتے ہیں

اِک اتفاق کر کے وہ باتیں بناتے ہیں
سو جھوٹ اور فریب کی تہمت لگاتے ہیں

پھر بھی وہ نامراد مقاصد میں رہتے ہیں
جاتا ہے بے اثر وہ جو سو بار کہتے ہیں

ذلت ہیں پاتے - یہاں اکرام ہوتا ہے
کیا مفتری کا ایسا ہی انجام ہوتا ہے

یہ حوالہ صفحہ 370 پر درج ہے	براہین احمدیہ حصہ پنجم (نصرۃ الحق) صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 21 از مرزا قادیانی

ایک ہی صورت کے دو امر دو متناقض معنوں پر محمول ہو سکیں یہ بات اہل الرائے کے غور کے قابل ہے کہ اگر حضرت مسیح کی وہ تاویل جو انہوں نے یوحنا کے آسمان سے اترنے کی نسبت کی ہے فی الواقع صحیح ہے تو کیا حضرت مسیح کے نزول کے مقدمہ میں جو اسی پہلے مقدمہ کا ہمشکل ہے اسی تاویل کو کام میں نہیں لانا چاہیئے۔ جس حالت میں ایک نبی اس سربستہ راز کی اصل حقیقت کھول چکا ہے اور قانون قدرت بھی اسی کو چاہتا اور اسی کو مانتا ہے تو پھر اس صاف اور سیدھی راہ کو چھوڑ کر ایک پیچیدہ اور قابل اعتراض راہ اپنی طرف سے کھودنا کیونکر قبول کرنے کے لائق ٹھہر سکتا ہے۔ کیا ذی علم اور ایماندار لوگوں کا کانشنس جس کو مسیح کے بیان سے بھی پوری پوری مدد مل گئی ہے کسی اور طرف اپنا رُخ کر سکتا ہے۔ اور مسیحی لوگ تو اس وقت سے دس برس پہلے اپنی یہ پیشگوئی بھی انگریزی اخباروں کے ذریعہ سے شائع کر چکے ہیں کہ تین برس تک مسیح آسمان سے اُترنے والا ہے۔ اب جو خدا تعالیٰ نے اُس اُترنے والے کا نشان دیا تو مسیحیوں پر لازم ہے کہ سب سے پہلے وہی اُس کو قبول کریں تا اپنی پیشگوئی کے آپ ہی مکذب نہ ٹھہریں۔

عیسائی لوگ اس بات کے بھی قائل ہیں کہ حضرت مسیح اُٹھائے جانے کے بعد بہشت میں داخل ہو گئے۔ لوکا کی انجیل میں خود حضرت مسیح ایک چور کو تسلی دیکر کہتے ہیں کہ "آج تو میرے ساتھ بہشت میں داخل ہوگا" * اور عیسائیوں کا یہ عقیدہ بھی متفق علیہ ہے کہ کوئی شخص بہشت میں داخل ہو کر پھر اس سے نکالا نہیں جائیگا گو کیسا ہی ادنیٰ درجہ کا آدمی ہو۔ چنانچہ یہی عقیدہ مسلمانوں کا بھی ہے۔ اللہ جلشانہ قرآن شریف میں فرماتا ہے وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ[1] یعنی جو لوگ بہشت میں داخل کئے جائیں گے پھر اس سے نکالے نہیں جائیں گے اور قرآن شریف میں اگرچہ حضرت مسیح کے بہشت میں داخل ہونے کا بتصریح کہیں ذکر نہیں لیکن اُنکے وفات پا جانے کا تین جگہ ذکر ہے ** اور مقدس بندوں کیلئے وفات پانا اور بہشت میں داخل ہونا ایک ہی حکم میں ہے کیونکہ

* دیکھو انجیل لوقا باب ۲۳ آیت ۴۳

** حاشیہ۔ قال اللہ تعالیٰ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم[2] دیکھو سورۃ مائدہ الجزو نمبر ۷ وان من اھل الکتٰب الا لیؤمنن بہٖ قبل موتہٖ[3] سورۃ نساء الجزو نمبر ۶ اذ قال اللہ یٰعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی[4] سورۃ آل عمران الجزو نمبر ۳ منہ

[1] الحجر: ۴۹ [2] المائدۃ: ۱۱۸ [3] النساء: ۱۵۹ [4] آل عمران: ۵۶

توضیح مرام صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 54 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 371 پر درج ہے

حوالہ نمبر 213

۵۹۸

قرآن شریف کی وہ تیس[۱] آیتیں

جن سے مسیح ابن مریم کا فوت ہونا ثابت ہوتا ہے

(۱) پہلی آیت یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ[۱]۔ یعنی اے عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور پھر عزت کے ساتھ اپنی طرف اٹھانے والا اور کافروں کی تہمتوں سے پاک کرنیوالا ہوں اور تیرے متبعین کو تیرے منکروں پر قیامت تک غلبہ دینے والا ہوں۔

۵۹۹

(۲) دوسری آیت جو مسیح ابن مریم کی موت پر دلالت کرتی ہے یہ ہے بل رفعہ اللہ الیہ[۲] یعنی مسیح ابن مریم مقتول اور مصلوب ہو کر مردود اور ملعون لوگوں کی موت سے نہیں مرا۔ جیسا کہ عیسائیوں اور یہودیوں کا خیال ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے عزت کے ساتھ اس کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ جاننا چاہیئے کہ اس جگہ رفع سے مراد وہ موت ہے جو عزت کے ساتھ ہو جیسا کہ دوسری آیت اس پر دلالت کرتی ہے ورفعنٰہ مکانا علیا[۳]۔ یہ آیت حضرت ادریس کے حق میں ہے اور کچھ شک نہیں کہ اس آیت کے یہی معنے ہیں کہ ہم نے ادریس کو موت دے کر مکان بلند میں پہنچا دیا کیونکہ اگر وہ بغیر موت کے آسمان پر چڑھ گئے تو پھر بوجہ ضرورت موت جو ایک انسان کے لئے ایک لازمی امر ہے یہ تجویز کرنا پڑے گا کہ یا تو وہ کسی وقت اوپر ہی فوت ہو جائیں اور یا زمین پر آکر فوت ہوں۔ مگر یہ دونوں شق ممتنع ہیں۔ کیونکہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ جسم خاکی موت کے بعد پھر خاک ہی میں داخل کیا جاتا ہے اور خاک ہی کی طرف عود کرتا ہے اور خاک ہی سے اس کا حشر ہوگا۔ اور ادریس کا پھر زمین پر آنا اور دوبارہ آسمان پر

[۱] آل عمران:۵۶ [۲] نساء:۱۵۹ [۳] مریم:۵۸

ازالہ اوہام صفحہ 598 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 423 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 371 پر درج

طور پر اس کا وجود لیا ہے۔ پس تمام شور کر انکی حدیثوں کے سبب سے تھی جو آخر کار انکے بے ایمان ہونے کا موجب ہو گئی۔ اور ممکن ہو کہ وہ لوگ اُن حدیثوں کے معنوں میں بھی غلطی کرتے ہوں۔ یا حدیثوں میں بعض انسانی الفاظ مل گئے ہوں۔ غرض شاید مسلمانوں کو اِس واقعہ کی خبر نہیں ہوگی کہ یہودیوں میں حضرت مسیح کے منکر اہلحدیث ہی تھے۔ اُنہوں نے ان پر شور مچایا۔ اور تکفیر کا فتویٰ لکھا اور اُنکو کافر قرار دیا۔ اور کہا کہ یہ شخص خدا کی کتابوں کو مانتا نہیں۔ خدا نے الیاس کے دوبارہ آنے کی خبر دی اور یہ اس پیشگوئی کی تاویلیں کرتا اور بغیر کسی قرینہ صارفہ کے اُن خبروں کو اپنی طرف کھینچکر لے جاتا ہے۔* اور حضرت مسیح کا نام انہوں نے صرف کافر ہی نہیں بلکہ ملحد بھی رکھا اور کہا کہ اگر یہ شخص سچا ہے تو پھر دینِ موسوی باطل ہو۔ وہ اُن کیلئے فیج اعوج کا زمانہ تھا۔ جھوٹی حدیثوں نے اُن کو دھوکا دیا۔ غرض حدیثوں کے پڑھنے کے وقت یہ خیال کر لینا چاہیئے کہ ایک قوم پہلے اسی سے حدیث کو توریت پر قاضی ٹھہرا کر اس حالت تک پہنچ چکی ہو کہ ایک سچے نبی کو اُنہوں نے کافر اور دجّال کہا اور اُس سے انکار کر دیا۔ تاہم مسلمانوں کے لئے صحیح بخاری نہایت متبرک اور مفید کتاب ہے۔ یہ وُہی کتاب ہے جس میں صاف طور پر لکھا ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام وفات پا گئے۔ ایسا ہی مُسلم اور دُوسری احادیث کی کتابیں بہت سے معارف اور مسائل کا ذخیرہ اپنے اندر رکھتی ہیں۔ اور اِس احتیاط سے

* جس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کفر کا فتویٰ لکھا گیا۔ اس وقت وہ پولوس بھی مکفرین کی جماعت میں داخل تھا جس نے بعد میں اپنے تئیں رسول مسیح کے لقب سے مشہور کیا۔ یہ شخص حضرت مسیح کی زندگی میں آپ کا سخت دشمن تھا۔ جس قدر حضرت مسیح کے نام پر انجیلیں لکھی گئی ہیں ان میں سے ایک میں بھی یہ پیشگوئی نہیں ہے کہ میرے بعد پولوس توبہ کرکے رسول بن جائیگا۔ اس شخص کے گذشتہ چال چلن کی نسبت لکھنے میں کچھ ضرورت نہیں کہ عیسائی خوب جانتے ہیں۔ افسوس ہے کہ یہ وہی شخص ہے جس نے حضرت مسیح کو جب تک وہ اس ملک میں رہے بہت دکھ دیا تھا اور جب وہ صلیب سے نجات پاکر کشمیر کی طرف چلے آئے تو اُس نے ایک جھوٹی خواب کے ذریعہ سے حواریوں میں اپنے تئیں داخل کیا اور تثلیث کا مسئلہ گھڑا اور عیسائیوں پر سؤر کو جو توریت کی رو سے ابدی حرام تھا حلال کر دیا اور شراب کو بہت وسعت دی اور انجیلی عقیدہ میں تثلیث کو داخل کیا تا ان تعلیموں سے یونانی بت پرست خوش ہو جائیں۔ منہ

یہ حوالہ صفحہ 372 پر درج ہے	کشتی نوح صفحہ 60 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 65 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 215

٥٦٩

انسان کو اس میں تدبر کرنے کا موقعہ ہی نہیں ملتا۔ بلکہ بعض جوشیلی طبیعت کے آدمیوں کو سمجھنے کا موقعہ ہی نہیں ملتا کیونکہ وہ تو اپنے خیالات کے خلاف سنتے ہی آگ ہو جاتے ہیں اور ان کے منہ میں جھاگ آنے لگ جاتا ہے۔ برخلاف اس کے کتاب کو انسان ایک الگ حجرے میں لے کر بیٹھ جاوے تو تدبر کا بھی موقعہ ملتا ہے اور چونکہ اس وقت مد مقابل کوئی نہیں ہوتا اس واسطے خالی الذہن ہو کر سوچنے کا اچھا موقعہ ملتا ہے۔ مگر تاہم ہم نے دوسرے پہلو کو بھی ہاتھ سے نہیں دیا اور اس غرض کے واسطے مختلف شہروں میں گئے تبلیغ کی ہے۔ بعض مقامات میں تو ہمارا اینٹ پتھروں سے بھی مقابلہ کیا گیا ہے۔ ابھی آپ کے نزدیک تبلیغ نہیں کی گئی۔

ہم اپنا کام ختم کر چکے ہیں

ہم نے اپنی زندگی میں کوئی کام دنیوی نہیں رکھا۔ ہم قادیان میں ہوں یا لاہور میں جہاں بھی ہمارے انفاس اللہ ہی کی راہ میں ہیں مشغول رنگ میں اور منقول طور سے تو اب ہم اپنے کام کو ختم کر چکے ہیں۔ کوئی پہلو ایسا نہیں رہ گیا جس کو ہم نے پورا نہ کیا ہو۔ البتہ اب تو ہماری طرف سے دعائیں باقی ہیں۔ خدا نے بھی کوئی امر باقی اُٹھا نہیں رکھا۔ معجزات اس کثرت اور ہیبت سے دکھائے ہیں کہ دشمن ان کی عظمت اور شوکت کو مان گئے ہیں۔ اب اگر کوئی ہدایت نہ پاوے تو یہ ہمارے اختیار کی بات نہیں ہے۔ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ (القصص: ٥٧)

وفاتِ مسیح کا نسخہ

خدا تعالیٰ کے سلسلے کو ہنسی اور ٹھٹھے کی نظر سے نہ دیکھنا چاہیئے۔ اس نے بہت بڑا ارادہ کیا ہے۔ اسلام کی خیر اسی میں ہے۔ ایک دفعہ ہم دلی میں گئے تھے۔ ہم نے وہاں کے لوگوں سے کہا کہ تم نے تیرہ سو برس سے یہ نسخہ استعمال کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مدفون اور حضرت عیسیٰ کو زندہ آسمان پر بٹھایا۔ یہ نسخہ تمہارے لیے مفید ہوا یا مضر؟ اس سوال کا جواب تم خود ہی سوچ لو۔ ایک لاکھ کے قریب لوگ اسلام سے مرتد ہو گئے ہیں۔ ہر قوم اور ہر فرقے میں سے، سید، مغل، پٹھان قریشی وغیرہ۔ یہ تو حضرت عیسیٰ کو بار بار زندہ کہنے کا نتیجہ ہے۔ مگر اب دوسرا نسخہ ہم بتاتے ہیں وہ استعمال کر کے دیکھو اور وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کو (جیسا کہ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فعلی شہادت دے دی) وفات شدہ مان لو۔ ان میں سے ایک شخص جو کہ لمبے قد کا تھا وہ بولا کہ آپ سچ کہتے ہیں آپ اپنا کام کئے جاویں میں نے آپ کا طریق سمجھ لیا ہے۔ واقع میں اسلام کی خیر اسی میں ہے۔

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کے حق میں توفّی کا لفظ استعمال کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رویت سے فعلی شہادت دی کہ ان کو معراج کی رات مُردوں کے ساتھ دیکھا۔ بھلا زندوں کو مُردوں سے کیا تعلق؟ حضرت عیسیٰ اگر زندہ ہوتے تو ان کے واسطے تو کوئی الگ کوٹھڑی چاہیئے تھی نہ یہ کہ وہ بھی مُردوں کے ساتھ ہی رہیں۔ توفّی کا لفظ بجز وفات کے جسم عنصری سے آسمان پر چڑھ جانے کے ہرگز

یہ حوالہ صفحہ 374 پر درج ہے	ملفوظات جلد پنجم صفحہ 579 طبع جدید از مرزا قادیانی

نور افشاں مطبوعہ ۲۳ اپریل کا اعتراض

پرچہ نور افشاں میں مسیح کے صعود کی نسبت یہ دلیل پیش کی گئی ہے کہ مسیح کے صعود کی نسبت گیارہ شاگرد چشم دید گواہ موجود ہیں جنہوں نے اُسے آسمان کو جاتے حد نظر تک دیکھا چنانچہ معترض صاحب نے اپنے دعوے کی تائید میں رسولوں کے اعمال باب اول کی یہ آیتیں پیش کی ہیں

(۳) اُن پر (یعنی اپنے گیارہ شاگردوں پر) اُس نے (یعنی مسیح نے) اپنے مرنے کے پیچھے آپ کو بہت سی قوی دلیلوں سے زندہ ثابت کیا کہ وہ چالیس دن تک انہیں نظر آتا رہا اور خدا کی بادشاہت کی باتیں کہتا رہا۔ اور اُن کے ساتھ ایک جا ہو کے حکم دیا کہ یروشلم سے باہر نہ جاؤ ..... اور وہ یہ کہہ کے اُن کے دیکھتے ہوئے اُوپر اُٹھایا گیا اور بدلی نے اُن کی نظروں سے چھپا لیا۔ اور اس کے جاتے ہوئے جب وے آسمان کی طرف تک رہے تھے دیکھو دو مرد سفید پوشاک پہنے ہوئے اُن کے پاس کھڑے تھے (۱۱) اور کہنے لگے اے جلیلی مردو تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا ہے اسی طرح جس طرح تم نے اسے آسمان کو جاتے دیکھا پھر آوے گا۔

اب پادری صاحب صرف اس عبارت پر خوش ہو کر سمجھ بیٹھے ہیں کہ درحقیقت اسی جسم خاکی کے ساتھ مسیح اپنے مرنے کے بعد آسمان کی طرف اُٹھایا گیا۔ لیکن انہیں معلوم ہو کہ یہ بیان لوقا کا ہے جس نے نہ مسیح کو دیکھا اور نہ اس کے شاگردوں سے کچھ سنا پھر ایسے شخص کا بیان کیونکر قابل اعتبار ہو سکتا ہے جو شہادت رویت نہیں اور نہ کسی دیکھنے والے کے نام کا اس میں حوالہ ہے۔ ماسوا اس کے یہ بیان سراسر غلط فہمی سے بھرا ہوا ہے۔ یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔ لیکن یہ ہرگز سچ نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا پھر زندہ ہو گیا۔ بلکہ اسی باب کی تیسری آیت ظاہر کر رہی ہے

حوالہ نمبر 217

ذات کی نسبت منسوب کر لیا جیسا کہ وہ آیت حضرت عیسٰی علیہ السلام کیطرف منسوب تھی اور منسوب کرنے کے وقت یہ نہ فرمایا کہ اس آیت کو جب حضرت عیسٰی کی طرف منسوب کریں تو اسکے اور معنے ہونگے اور جب میری طرف منسوب ہو تو اسکے اور معنے ہیں۔ حالانکہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت میں کوئی معنوی تغییر و تبدیل ہوتی تو رفع فتنہ کے لئے یہ عین فرض تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس تشبیہ و تمثیل کے موقعہ پر فرما دیتے کہ میرے اس بیان سے کہیں یُوں نہ سمجھ لینا کہ جس طرح میں قیامت کے دن فلما توفیتنی کہکر جناب الٰہی میں ظاہر کرونگا کہ بگڑنے والے لوگ میری وفات کے بعد بگڑے۔ اسی طرح حضرت مسیح بھی فلما توفیتنی کہکر یہی کہیں گے کہ میری وفات کے بعد میری اُمت کے لوگ بگڑے کیونکہ فلما توفیتنی سے میں تو اپنا وفات پانا مراد رکھتا ہوں لیکن مسیح کی زبان سے جب فلما توفیتنی نکلیگا تو اس سے وفات پانا مراد نہیں ہوگا بلکہ زندہ اُٹھایا جانا مراد ہوگا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرق کرکے نہیں دکھلایا جس سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں موقعوں پر ایک ہی معنے مُراد لئے ہیں۔ پس اب ذرہ آنکھ کھولکر دیکھ لینا چاہیئے کہ جبکہ فلما توفیتنی کے لفظ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسٰے دونوں شریک ہیں گویا یہ آیت دونوں کے حق میں وارد ہے تو اس آیت کے خواہ کوئی معنے کرو دونوں اس میں شریک ہوں گے۔ سو اگر تم یہ کہو کہ اس جگہ توفّی کے معنے زندہ آسمان پر اُٹھایا جانا مراد ہے تو تمہیں اقرار کرنا پڑے گا کہ اس زندہ اُٹھائے جانے میں حضرت عیسٰی کی کچھ خصوصیت نہیں بلکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی زندہ آسمان پر اُٹھائے گئے ہیں۔ کیونکہ آیت میں دونوں کی مساوی شراکت ہے۔ لیکن یہ تو معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ آسمان پر نہیں اُٹھائے گئے بلکہ وفات پا گئے ہیں اور مدینہ منورہ میں آپ کی قبر مبارک موجود ہے تو پھر اس سے تو بہرحال ماننا پڑا کہ حضرت عیسٰی بھی وفات پاگئے ہیں۔ اور لطف تو یہ کہ حضرت عیسٰی کی بھی بلاد شام میں قبر موجود ہے اور ہم زیادہ صفائی کے لئے اس جگہ حاشیہ میں اخویم حبّی فی اللہ سیّد مولوی محمد السعیدی طرابلسی کی شہادت درج کرتے ہیں اور وہ طرابلس بلاد شام کے رہنے والے ہیں اور انہیں کی حدود میں حضرت

یہ حوالہ صفحہ 375 پر درج

اتمام الحجہ صفحہ 24، 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 296، 297 از مرزا قادیانی

صفحہ ۱۹

عیسیٰ علیہ السلام کی قبر[1] ہے۔ اور اگر کہو کہ وہ قبر جعلی ہے تو اس جعل کا ثبوت دینا چاہیئے۔ اور ثابت کرنا چاہیئے کہ کس وقت یہ جعل بنایا گیا ہے اور اس صورت میں دُوسرے انبیاء کی قبروں کی نسبت بھی تسلی نہیں رہے گی اور امان اُٹھ جائیگا۔ اور کہنا پڑیگا کہ شاید وُہ تمام قبریں جعلی ہی ہوں۔ بہرحال آیت فلما توفیتنی سے یہی معنے ثابت ہُوئے کہ مار دیا۔ بعض نادان نام کے مولوی کہتے ہیں کہ یہ تو سچ ہے کہ اس آیت فلما توفیتنی کے مارنا ہی معنے ہیں نہ اور کچھ لیکن وُہ موت نزول کے بعد وقوع میں آئے گی اور ابتک واقع نہیں ہوئی۔

لیکن افسوس کہ یہ نادان نہیں سمجھتے کہ اس طور سے آیت کے معنے فاسد ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ آیت کے معنے تو یہ ہیں کہ حضرت عیسیٰ جناب الٰہی میں عرض کرینگے کہ میری اُمت کے لوگ میرے مرنے کے بعد بگڑے ہیں۔ یعنی جبتک میں زندہ تھا وہ سب صراط مستقیم پر قائم تھے اور میرے مرنے کے بعد میری اُمت بگڑی۔ نہ میری زندگی میں۔

سو اگر یہ کہا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابتک فوت نہیں ہوئے تو ساتھ ہی یہ بھی اقرار کرنا پڑیگا کہ اُن کی اُمت بھی ابتک بگڑی نہیں۔ کیونکہ آیت اپنے منطوق سے صاف

صفحہ ۱۹

[1] جب مَیں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نسبت حضرت سید مولوی محمد السعیدی طرابلسی الشامی سے بذریعہ خط دریافت کیا تو انہوں نے میرے خط کے جواب میں یہ خط لکھا جس کو میں ذیل میں مع ترجمہ لکھتا ہوں۔

یا حضرۃ مولانا و امامنا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نسئل اللہ الشافی ان یشفیکم اما ما سألتم عن قبر عیسٰی علیہ السلام وحالات اُخریٰ مما یتعلق بہ فانبّئہ مفصلا فی حضرتکم وھو ان عیسٰی علیہ السلام وُلد فی بیت لحم وبینہ وبین بلدۃ القدس ثلثۃ اقواس وقبرہ فی بلدۃ القدس والی الاٰن موجود وھنالک کنیسۃ وھی اکبر الکنائس من کنائس النصارٰی ودا خلھا قبر عیسٰی علیہ السلام کما ھو مشھود وفی تلک الکنیسۃ ایضا قبر اُمّہ مریم ولکن کل من القبرین علیحدۃ وکان اسم بلدۃ القدس فی عھد بنی اسرائیل یروشلم ویقال ایضا اورشلیم وسُمّیت من بعد المسیح ایلیا ومن بعد الفتوح الاسلامیۃ الی ھذا الوقت اسمھا القدس والاعاجم تسمیھا بیت المقدس

یہ حوالہ صفحہ 375 پر درج ہے	صفحہ 25،24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 297،296 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 218

جیسے جلیل الشان امام قائل وفات ہو گئے اور امام بخاری جیسے مقبول الزمان امام حدیث نے محض وفات کے ثابت کرنے کے لئے دو متفرق مقامات کی آیتوں کو ایک جگہ جمع کیا ابن قیم جیسے محدث نے مدارج السالکین میں وفات کا اقرار کر دیا۔ ایسا ہی علامہ شیخ علی بن احمد نے اپنی کتاب سراج منیر میں اُن کی وفات کی تصریح کی۔ معتزلہ کے بڑے بڑے علماء وفات کے قائل گذر گئے۔ پر ابھی تک ہمارے مخالفوں کی نظر میں حضرت عیسےٰ کی حیات پر اجماع ہی رہا۔ یہ خوب اجماع ہے۔ خدا تعالیٰ اِن لوگوں کے حال پر رحم کرے یہ تو حد سے گذر گئے۔ جو باتیں اللہ اور رسول کے قول سے ثابت ہوتی ہیں اُنہیں کو کلمات کفر قرار دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اب ہم اس تقریر کو زیادہ طول دینا نہیں چاہتے اور نہ ہم جتلانا چاہتے ہیں کہ مولوی رسل بابا صاحب کا رسالہ حیات المسیح کس قدر بے بنیاد اور واہیات باتوں سے پُر ہے لیکن نہایت ضروری امر جسکے لئے ہم نے یہ رسالہ لکھا ہے یہ ہے کہ مولوی صاحب موصوف نے اپنے رسالہ مذکورہ میں محض عوام کا دِل خوش کرنے کے لئے یہ چند لفظ بھی مُنہ سے نکال دیئے

یصل الی یافا بیوم ولیلۃ ومنہا الی القدس ساعۃ فی الویل والسلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ ادام اللہ وجودکم وحفظکم وایدکم ونصرکم علی اعدائکم۔ امین۔

کتبہ خادمکم محمد السعیدی الطرابلسی عفا اللہ عنہ

ترجمہ اے حضرت مولانا و امامنا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں خدا تعالیٰ سے چاہتا ہوں کہ آپکو شفا بخشے۔ (میری بیماری کی حالت میں یہ خط شامی صاحب کا آیا تھا) جو کچھ آپنے عیسےٰ علیہ السلام کی قبر اور دوسرے حالات کے متعلق سوال کیا ہے سو میں آپکی خدمت میں مفصل بیان کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بیت اللحم میں پیدا ہوئے اور بیت اللحم اور بلدہ قدس میں تین کوس کا فاصلہ ہے اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی قبر بلدہ قدس میں ہے اور ابتک موجود ہے اور اُسپر ایک گرجا بنا ہوا ہے اور وہ گرجا تمام گرجاؤں سے بڑا ہے اور اسکے اندر حضرت عیسےٰ کی قبر ہے اور اسی گرجا میں حضرت مریم صدیقہ کی قبر ہے اور دونوں قبریں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ اور بنی اسرائیل کے عہد میں بلدہ قدس کا نام یروشلم تھا اور اسکو اورشلم بھی کہتے ہیں۔ اور حضرت عیسےٰ کے فوت ہونے کے بعد اس شہر کا نام ایلیا رکھا گیا اور پھر فتوح اسلامیہ کے بعد اسوقت تک اس شہر کا نام

اتمام الحجہ صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 299 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 376 پر درج ہے

حوالہ نمبر 219

خاتمہ کتاب

خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے مخالفوں کو ذلیل کرنے کیلئے اور اس واقعہ کی سچائی ظاہر کرنے کیلئے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ جو سری نگر میں محلہ خان یار میں یوز آسف کے نام سے قبر موجود ہے وہ درحقیقت بلاشک وشبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔ مرہم عیسیٰ جس پر طب کی ہزار کتاب بلکہ اس سے بھی زیادہ گواہی دے رہی ہے اس بات کا پہلا ثبوت ہے کہ جناب مسیح علیہ السلام نے صلیب سے نجات پائی تھی وہ ہرگز صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ اس مرہم کی تفصیل میں کئی طبابت کی کتابوں میں طبیبوں نے لکھا ہے کہ "یہ مرہم ضربہ سقطہ اور ہر قسم کے زخم کیلئے بنائی جاتی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی چوٹوں کے لئے طیار ہوئی تھی یعنی ان زخموں کیلئے جو آپ کے ہاتھوں اور پیروں پر تھے۔" اس مرہم کے ثبوت میں میرے پاس بعض وہ طبی کتابیں بھی ہیں جو قریباً سات سو برس کی قلمی لکھی ہوئی ہیں۔ یہ طبیب صرف مسلمان نہیں ہیں بلکہ عیسائی یہودی اور مجوسی بھی ہیں جن کی کتابیں اب تک موجود ہیں۔ قیصر روم کے کتب خانہ میں بھی یونانی زبان میں ایک قرابادین تھی اور واقعہ صلیب سے دو سو برس گذرنے سے پہلے یہ اکثر کتابیں دنیا میں شائع ہو چکی تھیں پس بنیاد اس مسئلہ کی کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے اول خود انجیلوں سے پیدا ہوئی ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور پھر مرہم عیسیٰ نے علمی تحقیقات کے رنگ میں اس ثبوت کو دکھلایا۔ پھر بعد اس کے وہ انجیل جو حال میں تبت سے دستیاب ہوئی اس نے صاف گواہی دی کہ حضرت عیسیٰ ضرور ہندوستان کے ملک میں آئے ہیں۔ اس کے بعد اور بہت سی کتابوں سے اس واقعہ کا پتہ لگا اور تاریخ کشمیر اعظمی جو قریباً دو سو برس کی تصنیف ہے اس کے صفحہ ۸۲ میں لکھا ہے کہ "سید نصیر الدین کے مزار کے پاس جو دوسری قبر ہے عام خیال ہے کہ یہ ایک پیغمبر کی قبر ہے۔" اور پھر یہی مورخ اسی صفحہ میں لکھتا ہے کہ "ایک شہزادہ کشمیر میں کسی اور ملک سے آیا تھا اور زہد اور تقویٰ اور ریاضت اور عبادت میں وہ کامل درجہ پر تھا اسی خدا کی طرف سے نبی ہوا۔ اور کشمیر میں آکر کشمیریوں کی دعوت میں مشغول ہوا جس کا نام یوز آسف ہے اور اکثر صاحب کشف خصوصاً ملا عنایت اللہ جو راقم کا مرشد ہے فرماتے ہیں کہ اس قبر سے برکات نبوت ظاہر ہو رہی ہیں۔" یہ عبارت تاریخ اعظمی کی فارسی میں ہے جس کا ترجمہ کیا گیا۔ اور علاوہ اس کے سول اینڈ ملٹری گزٹ ۹ ستمبر ۱۸۹۴ء اور اکتوبر ۱۸۹۸ء میں بہ تقریب ریویو کتاب شہزادہ یوز آسف جو مرزا صفدر علی صاحب سرجن فوج سرکار نظام نے لکھی ہے تحریر کیا ہے کہ "یوز آسف کے مشہور قصے میں جو ایشیا اور یورپ میں شہرہ آفاق ہو چکا ہے پادریوں نے کچھ آمیزی کردی ہے یعنی یوز آسف کے سوانح میں جو حضرت مسیح کی تعلیم اور اخلاق سے بہت مشابہ ہے شاید یہ تحریریں پادریوں نے اپنی طرف سے زیادہ کردی ہیں۔" لیکن یہ خیال سراسر سادہ لوحی کی بنا پر ہے بلکہ پادریوں کو اس وقت یوز آسف کے سوانح ملے ہیں جبکہ اس سے پہلے تمام ہندوستان اور کشمیر میں مشہور ہو چکے تھے اور اس ملک کی پرانی کتابوں میں ان کا ذکر ہے اور اب تک وہ کتابیں موجود ہیں پھر پادریوں کو تحریف کیلئے کیا گنجائش تھی۔ ہاں پادریوں کا یہ خیال کہ شاید حضرت مسیح کے حواری اس ملک میں آئے ہوں گے اور یہ تحریریں یوز آسف کے سوانح میں ان کی زبانی ہیں یہ سراسر غلط خیال ہے بلکہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ یوز آسف حضرت یسوع کا نام ہے جس میں زبان کے پھیر کی وجہ سے کسی قدر تغیر ہو گیا ہے۔ اب بھی بعض کشمیری بجائے یوز آسف کے عیسیٰ صاحب ہی کہتے ہیں جیسا کہ لکھا گیا۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ

یہ حوالہ صفحہ 377 پر درج ہے	صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 172 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 220

کا خدا بننا باطل کرکے دکھلا دیا۔ صلیبی عقیدہ کو پاش پاش کر دیا۔ اور انجیل کی وہ تعلیم جس پر عیسائیوں کو ناز تھا نہایت درجہ ناقص اور نکما ہونا اس کا بپایۂ ثبوت پہنچا دیا۔ تو پھر عیسائیوں کا جوش مزید نفسانیت کی وجہ سے ہونا چاہیئے تھا۔ پس جو کچھ وہ افتراء کریں تھوڑا ہے جو شخص مسلمان ہو کر پھر عیسائی بننا چاہے اُس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے کوئی ماں کے پیٹ سے پیدا ہو کر اور بالغ ہو کر پھر یہ چاہے کہ ماں کے پیٹ میں داخل ہو جائے اور وہی نطفہ بن جائے جو پہلے تھا۔ مجھے تعجب ہے کہ عیسائیوں کو کس بات پر ناز ہے۔ اگر ان کا خدا ہے تو وہ وہی ہے جو مدت ہوئی کہ مرگیا اور سری نگر محلہ خانیار کشمیر میں اس کی قبر ہے اور اگر اس کے معجزات ہیں تو وہ دوسرے نبیوں سے بڑھکر نہیں ہیں بلکہ الیاس نبی کے معجزات اس سے بہت زیادہ ہیں۔ اور بموجب بیان یہودیوں کے اس سے کوئی معجزہ نہیں ہوا محض فریب اور مکر تھا۔ اور پیشگوئیوں کا یہ حال ہے جو اکثر جھوٹی نکلی ہیں۔ کیا بارہ حواریوں کو وعدہ کے موافق بارہ تخت بہشت میں نصیب ہوگئے کوئی پادری صاحب تو جواب دیں؟ کیا دنیا کی بادشاہت حضرت عیسیٰؑ کو ان کی اس پیشگوئی کے موافق مل گئی جس کے لئے ہتھیار بھی خریدے گئے تھے کوئی تو بولے؟ اور کیا اسی زمانہ میں حضرت مسیحؑ اپنے دعوے کے موافق آسمان سے اُتر آئے؟ میں کہتا ہوں اُترنا کیا ان کو تو آسمان پر جانا ہی نصیب نہیں ہوا۔ یہی رائے یورپ کے محقق علماء کی بھی ہے بلکہ وہ صلیب پر سے نیم مُردہ ہو کر بچ گئے۔ اور پھر پوشیدہ طور پر بھاگ کر ہندوستان کی راہ سے کشمیر میں پہنچے۔

* یہودیوں کے اس بیان کی خود حضرت مسیح کے قول میں تائید پائی جاتی ہے۔ کیونکہ حضرت مسیحؑ انجیل میں فرماتے ہیں کہ اس زمانہ کے حرامکار مجھ سے نشان مانگتے ہیں انکو کوئی نشان نہیں دکھلایا جائے گا۔ پس ظاہر ہے کہ اگر حضرت عیسیٰؑ نے کوئی معجزہ یہودیوں کو دکھلایا ہوتا تو مزدوہ یہودیکا ان ہرزہ خوامد کے وقت وہ معجزات کا حوالہ دیتے۔ منہ

چشمہ مسیحی صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 344 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 377 پر درج

اس جگہ مولوی احمد حسن صاحب امروہی کو ہمارے مقابلہ کیلئے خوب موقع مل گیا ہو۔ ہم نے سنا ہو کہ وہ بھی دوسرے مولویوں کی طرح اپنے مشرکانہ عقیدہ کی حمایت میں کہ تا کسی طرح حضرت مسیح ابن مریم کو موت سے بچالیں اور دوبارہ اُتار کر خاتم الانبیاء بناویں' بڑی جانکاہی سے کوشش کررہے ہیں اور اُنکو بُرا معلوم ہوتا ہو کہ سورہ نور کی منشأ کے موافق اور صحیح بخاری کی حدیث امامکم منکم کے مطابق اور مسلم کی حدیث امّکم منکم کے رُو سے اسی اُمّت مرحومہ میں سے مسیح موعود پیدا ہو۔ تا موسوی سلسلہ کے مسیح کے مقابل پر محمدی سلسلہ کا مسیح ظاہر ہو کر نبوت محمدیہ کی شان کو دنیا میں چمکا دے۔ بلکہ یہ مولوی صاحب اپنے دوسرے بھائیوں کی طرح یہی چاہتے ہیں کہ وہی ابن مریم جس کو خدا بنا کر قریباً پچاس کروڑ انسان گمراہی کے دلدل میں ڈوبا ہوا ہے دوبارہ فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اُترے اور ایک نیا نظارہ خدائی کا دکھلا کر پچاس کروڑ کے ساتھ پچاس کروڑ اور ملا دے۔ کیونکہ آسمان پر چڑھتے ہوئے تو کسی نے نہیں دیکھا تھا وہی مقولہ تھا کہ پیراں نمے پرند مریداں مے پرانند۔ مگر اب تو ساری دنیا فرشتوں کیساتھ اُترتے دیکھے گی۔ اور پادری لوگ آکر مولویوں کا گلا پکڑ لیں گے کہ کیا ہم کہتے تھے یا نہیں کہ یہی خدا ہے۔ اُس منحوس دن میں اسلام کا کیا حال ہوگا کیا اسلام دنیا میں ہوگا۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ جو شخص کشمیر سری نگر محلہ خانیار میں مدفون ہو۔ اُس کو ناحق آسمان پر بٹھایا گیا کس قدر ظلم ہو۔ خدا تو بپابندی اپنے وعدوں کے ہر چیز پر قادر ہو لیکن ایسے شخص کو کسی طرح دوبارہ دنیا میں نہیں لا سکتا جس کے پہلے فتنے نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔ یہ مولوی اسلام کے نادان دوست کیا جانتے ہیں کہ ایسے عقیدوں سے کس قدر عیسائیوں کو مدد پہنچ چکی ہو۔ اب خدا تعالیٰ کوئی نئی عظمت ابن مریم کو دینا نہیں چاہتا بلکہ یہانتک کہ جس قدر پہلے اس سے حضرت مسیح کی نسبت اطراء کیا گیا ہو وہ بھی خدا کو سخت ناگوار گذرا ہے۔ اور اسی وجہ سے اس کو کہنا پڑا۔ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ[1]۔ اب آسمان کیطرف

مـلا

[1] المائدۃ: ۱۱۷

صفحہ 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 235 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 377 پر درج ہے

حوالہ نمبر 222

مکتوب نمبر ۶۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

مخدومی مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچ کر بباعث شدت علالت طبع اخویم مولوی غلام علی صاحب بہت تردد ہوا اور خط کے پڑھنے کے بعد جناب الٰہی میں بہت دعا کی گئی اور پھر رات کو بھی دعا کی گئی اور اسی طرح میں انشاء اللہ القدیر، بہت جدوجہد سے دعا کروں گا۔ آپ بھی ان کے حق میں دعا کریں اور ان کو مطمئن کریں کہ گو کیسے عوارض شدیدہ ہوں، خدا تعالیٰ کے فضل کی راہیں ہمیشہ کھلی ہیں اس کی رحمت کا امیدوار رہنا چاہیے۔ ہاں اس وقت اضطراب میں توبہ واستغفار کی بہت ضرورت ہے۔

یہ ایک نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جو شخص کسی بلا کے نزول کے وقت میں کسی ایسے عیب اور گناہ کو توبہ نصوح کے طور پر ترک کر دیتا ہے جس کا ایسی جلدی سے ترک کرنا ہرگز اس کے ارادہ میں نہ تھا تو یہ عمل اس کے لئے ایک کفارہ عظیم ہو جاتا ہے اور اس کے سینہ کے کھلنے کے ساتھ ہی اس بلا کی تاریکی کھل جاتی ہے اور روشنی امید کی پیدا ہو جاتی ہے۔ سو مولوی صاحب کو آپ بخوبی سمجھا دیں کہ دلی استغفار سے خدا تعالیٰ سے زیادہ ربط پیدا کر لیں۔ اور مجھے جس قدر ان کے لئے تردد اور غم ہے خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے اور میں انشاء اللہ بہت دعا کروں گا۔ خدا تعالیٰ ان پر فضل وارد کرے اور جلد تر صحت کامل بخش کر اس خوشخبری کو اس عاجز تک پہنچاوے۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ [1]

یہ عاجز بباعث دورہ مرض وعلالت طبع کل لاہور نہیں جا سکا، بالفعل میاں جان محمد کو بھیج دیا ہے کہ سلطان احمد کو اسی جگہ لے آوے۔ اس عاجز کی طبیعت سفر کے لائق نہیں۔ مرض دوران سر اور دل کے ڈوبنے کی یکدفعہ طاری حال ہو جاتی ہے۔ پھر موت نصب العین معلوم ہوتی ہے مگر اس وقت تو وہ ہاتھ پکڑ کر کھینچتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

جو کچھ آں مخدوم نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر دمشقی حدیث کے مصداق کو علیحدہ چھوڑ کر الگ مثیل مسیح کا دعویٰ ظاہر کیا جائے تو اس میں حرج کیا ہے؟ درحقیقت اس عاجز کو مثیل مسیح بننے کی کچھ حاجت

[1] الملک: ۲

یہ حوالہ صفحہ 380 پر درج	مکتوبات احمد مکتوب نمبر 63 بنام حکیم نورالدین، جلد دوم صفحہ 98 طبع جدید از مرزا قادیانی

ص۱۹۰

علمائے ہند کی خدمت میں نیاز نامہ

اے برادران دین و علمائے شرع متین! آپ صاحبان میری ان معروضات کو متوجہ ہو کر سنیں کہ اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں جو آج ہی میرے منہ سے سنا گیا ہو بلکہ یہ وہی پرانا الہام ہے جو میں نے خدائے تعالیٰ سے پاکر **براہین احمدیہ** کے کئی مقامات پر بتصریح درج کر دیا تھا جس کے شائع کرنے پر سات سال سے بھی کچھ زیادہ عرصہ گذر گیا ہوگا میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے بلکہ میری طرف سے عرصہ سات یا آٹھ سال سے برابر یہی شائع ہو رہا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعض روحانی خواص طبع اور عادت اور ص۱۹۱ اخلاق وغیرہ کے خدائے تعالیٰ نے میری فطرت میں بھی رکھے ہیں اور دوسرے کئی امور میں جن کی تصریح انہیں رسالوں میں کر چکا ہوں میری زندگی کو مسیح ابن مریم کی زندگی سے اشد مشابہت ہے اور یہ بھی میری طرف سے کوئی نئی بات ظہور میں نہیں آئی کہ میں نے ان رسالوں میں اپنے تئیں وہ موعود ٹھہرایا ہے جس کے آنے کا قرآن شریف میں اجمالاً اور احادیث میں تصریحاً بیان کیا گیا ہے کیونکہ میں تو پہلے بھی براہین احمدیہ میں بتصریح لکھ چکا ہوں کہ میں وہی مثیل موعود ہوں جس کے آنے کی خبر روحانی طور پر قرآن شریف اور احادیث نبویہ میں پہلے سے وارد ہو چکی ہے۔ تعجب کہ مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی اپنے رسالہ **اشاعۃ السنۃ** نمبر ۶ جلد سات میں جس میں براہین احمدیہ کا ریویو لکھا ہے ان تمام الہامات کی اگرچہ ایمانی طور پر نہیں مگر امکانی طور پر تصدیق کر چکے اور بدل و جان مان چکے ہیں مگر پھر بھی سنا جاتا ہے کہ حضرت مولوی صاحب موصوف کو بھی اوروں کا شور و غوغا دیکھ کر

ازالہ اوہام صفحہ 190 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 192 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 380 پر درج ہے

حوالہ نمبر 224

گواہ رہے اور خداوند علیم وسمیع اول الشاہدین ہے کہ میں ان تمام عقائد کو مانتا ہوں جن کے ماننے کے بعد
ایک کافر بھی مسلمان تسلیم کیا جاتا ہے اور جن پر ایمان لانے سے ایک غیر مذہب کا آدمی بھی معاً مسلمان کہلانے
لگتا ہے۔ میں ان تمام امور پر ایمان رکھتا ہوں جو قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں درج ہیں اور مجھے مسیح ابن مریم
ہونے کا دعوے نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں۔ بلکہ مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے جس طرح
محدثیت نبوت سے مشابہ ہے ایسا ہی میری رُوحانی حالت مسیح ابن مریم کی رُوحانی حالت سے اشد درجہ
کی مناسبت رکھتی ہے۔ غرض میں ایک مسلمان ہوں۔ ایہا المسلمون انا منکم وامامکم منکم بامر اللہ تعالےٰ
خلاصہ کلام یہ کہ میں محدث اللہ ہوں اور مامور من اللہ ہوں اور با اینہمہ مسلمانوں میں سے ایک مسلمان ہوں جو
صدی چاردہم کے لیے مسیح ابن مریم کی خصلت اور رنگ میں مجدد دین ہو کر رب السمٰوٰت والارض کی طرف
سے آیا ہوں۔ میں مفتری نہیں ہوں۔ وقد خاب من افترٰی۔ خدا تعالیٰ نے دنیا پر نظر کی اور اس کو ظلمت
میں پایا اور مصلحت عباد کے لیے ایک اپنے عاجز بندہ کو خاص کر دیا۔ کیا تمہیں اس سے کچھ تعجب ہے کہ
وعدہ کے موافق صدی کے سر پر ایک مجدد بھیجا گیا اور جس نبی کے رنگ میں چاہا خدا تعالیٰ نے اس کو پیدا کیا
کیا ضرور نہ تھا کہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوتی۔ بھائیو! میں مصلح ہوں بدعتی نہیں۔ اور
معاذ اللہ میں کسی بدعت کے پھیلانے کے لیے نہیں آیا۔ حق کے اظہار کے لیے آیا ہوں اور ہر ایک بات جس کا
اثر اور نشان قرآن اور حدیث میں پایا نہ جاتے اور اس کے برخلاف ہو۔ وہ میرے نزدیک الحاد اور بے ایمانی
ہے مگر ایسے لوگ تھوڑے ہیں جو کلام الہٰی کی تہ تک پہنچتے اور ربانی پیشگوئیوں کے باریک بھیدوں کو سمجھتے
ہیں۔ میں نے دین میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں کی۔ بھائیو! میرا وہی دین ہے جو تمہارا [illegible] وہی رسول
کریم میرا مقتدا ہے جو تمہارا مقتدا ہے۔ اور وہی قرآن شریف میرا ہادی ہے۔ اور میرا پیارا اور میری
دستاویز ہے جس کا ماننا تم پر بھی فرض ہے۔ ہاں یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ میں حضرت مسیح ابن مریم کو فوت
شدہ اور داخل موتیٰ یقین رکھتا ہوں اور جو آنے والے مسیح کے بارے میں پیشگوئی ہے۔ وہ اپنے حق میں
یقینی اور قطعی طور پر اعتقاد رکھتا ہوں۔ لیکن اے بھائیو یہ اعتقاد میں اپنی طرف سے اور اپنے خیال سے نہیں
رکھتا۔ بلکہ خداوند کریم جلشانہ نے اپنے الہام وکلام کے ذریعہ سے مجھے اطلاع دے دی ہے کہ مسیح ابن مریم
کے نام پر آنے والا تو ہی ہے۔ اور مجھ پر قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کے وہ دلائل یقینیہ کھول دیئے ہیں
جن سے بہ تمام یقین وقطع حضرت عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ کا فوت ہو جانا ثابت ہوتا ہے اور مجھے اس
قادر مطلق نے بار بار اپنے کلام خاص سے مشرف ومخاطب کر کے فرمایا ہے کہ آخری زمانہ کی یہودیت دور کرنے
کے لیے تجھے عیسیٰ بن مریم کے رنگ اور کمال میں بھیجا گیا ہے سو میں استعارہ کے طور پر ابن مریم موعود ہوں۔
جس کا یہودیت کے زمانہ اور تنصر کے غلبہ میں آنے کا وعدہ تھا جو غربت اور رُوحانی قوت اور رُوحانی اسلحہ کیساتھ

یہ حوالہ صفحہ 381 پر درج ہے	مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 215 طبع جدید از مرزا قادیانی

لازم ہے کیونکہ جو لوگ خدائے تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر بلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے اسی وجہ سے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب تک خدائے تعالیٰ کی طرف سے بعض عبادات کے ادا کرنے کے بارہ میں وحی نازل نہیں ہوتی تھی تب تک اہل کتاب کی سُنن دینیہ پر قدم مارنا بہتر جانتے تھے اور بروقت نزول وحی اور دریافت اصل حقیقت کے اس کو چھوڑ دیتے تھے۔ سو اسی لحاظ سے حضرت مسیح ابن مریم کی نسبت اپنی طرف سے براہین میں کوئی بحث نہیں کی گئی تھی۔ اب جو خدا تعالیٰ نے حقیقت امر کو اس عاجز پر ظاہر فرمایا تو عام طور پر اس کا اعلان از بس ضروری تھا لیکن مجھے اگرچہ افسوس ہے [۱۹۸] تو اس زمانہ کے اُن مولوی صاحبان پر ہے کہ جنہوں نے قبل اس کے جو میری تحریر پر غور اور خوض کی نگاہ کریں ردّ لکھنے شروع کر دیئے ہیں مصنفین اور محققین خوب سمجھتے ہیں کہ جس قدر حال کے بعض مولوی صاحبوں نے مجھے اپنی دیرینہ رائے کا مخالف ٹھہرایا ہے غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ درحقیقت اتنی بڑی مخالفت نہیں ہے جس پر اتنا شور مچایا گیا۔ میں نے صرف مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور میرا یہ بھی دعویٰ نہیں کہ صرف مثیل ہونا میرے پر ہی ختم ہو گیا ہے بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار بھی مثیل مسیح آجائیں ہاں اس زمانہ کے لئے میں مثیل مسیح ہوں اور دوسرے کی انتظار بے سُود ہے اور یہ بھی ظاہر رہے کہ یہ کچھ میرا ہی خیال نہیں کہ مثیل مسیح بہت ہو سکتے ہیں بلکہ احادیث نبویہ کا بھی یہی منشاء پایا جاتا ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دنیا کے اخیر تک قریب تیس کے دجّال پیدا ہوں گے اب ظاہر ہے کہ جب تیس دجّال کا آنا ضروری ہے تو بحکم لِکُلِّ دَجَّالٍ عِیْسٰی تیس مسیح بھی آنے چاہئیں پس اس بیان کے رُو سے ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت

حوالہ نمبر 226

۳۵۷

اور اولیاء کرام سے میرے پاس موجود ہیں مگر غور سے دیکھنا اور مجھ سے سُننا شرط ہے۔

میں نے ان ثبوتوں کو صفائی کے ساتھ کتاب آئینہ کمالات اسلام میں لکھا ہے اور کھول کر دکھلایا ہے کہ جو لوگ اس انتظار میں اپنی عمر اور وقت کو کھوتے ہیں کہ حضرت مسیح پھر اپنے خاکی قالب کے ساتھ دنیا میں آئیں گے وہ کس قدر منشاء کلام الٰہی سے دور جا پڑے ہیں اور کیسے چاروں طرف کے فسادوں اور خرابیوں نے انکو گھیر لیا ہے میں نے اس کتاب میں ثابت کر دیا ہے کہ مسیح موعود کا قرآن کریم میں ذکر ہے اور دجّال کا بھی۔ لیکن جس طرز سے قرآن کریم میں یہ بیان فرمایا ہے وہ یہی صحیح اور درست ہو گا کہ جب مسیح موعود سے مراد کوئی مثیل مسیح لیا جائے جو اسی اُمت میں پیدا ہو۔ اور نیز دجّال سے مراد ایک گروہ لیا جائے اور دجّال خود گروہ کو کہتے ہیں۔ بلاشبہ ہمارے مخالفوں نے بڑی ذلت پہنچانے والی غلطی اپنے لئے اختیار کی ہے گویا قرآن اور حدیث کو یکطرف چھوڑ دیا ہے وہ اپنی نہایت درجہ کی بلاہت سے اپنی غلطی پر متنبہ نہیں ہوتے اور اپنے موٹے اور سطحی خیالات پر مغرور ہیں۔ مگر انکو شرمندہ کرنیوالا وقت نزدیک آتا جاتا ہے:

میں نہیں جانتا کہ میرے اس خط کا آپکے دل پر کیا اثر پڑیگا مگر میں نے ایک واقعی نقشہ آپکے سامنے کھینچکر دکھلا دیا ہے۔ ملاقات نہایت ضروری ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ جس طرح ہو سکے ۲۷ دسمبر ۱۸۹۲ء کے جلسہ میں ضرور تشریف لاویں۔ انشاء اللہ القدیر آپ کیلئے بہت مفید ہوگا۔ اور جو للہ سفر کیا جاتا ہے وہ عند اللہ ایک قسم عبادت کے ہوتا ہے۔ اب دعا ختم کرتا ہوں ایّدکم اللہ من عندہٖ و رحمکم فی الدنیا والآخرۃ۔ والسلام

(دہم دسمبر ۱۸۹۲ء)

خاکسار

غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپورہ

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 357 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 357 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 381 پر درج

چرانے کی نیت سے اپنی سیاہ کاری میں مدد بنا سکتا ہے۔ کب ٹھہر سکتی تھی۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ منشی احمد جان صاحب لدھیانوی ایک بڑے صوفی مزاج آدمی تھے اور اپنے علاقہ کے ایک مشہور پیر سجادہ نشین تھے۔ مگر افسوس کہ حضرت صاحب کے دعوے مسیحیت سے پہلے ہی فوت ہو گئے۔ ان کو حضرت مسیح موعود سے اس درجہ عقیدت تھی کہ ایک دفعہ انہوں نے آپ کو مخاطب کر کے یہ شعر فرمایا ؎

ہم مریضوں کی ہے تمہیں پہ نظر ٭ تم مسیحا بنو خدا کے لیئے

منشی صاحب موصوف کی لڑکی سے حضرت خلیفہ اول کی شادی ہوئی۔ اور حضرت مولوی صاحب کی سب نرینہ اولاد انہی کے بطن سے ہے۔ منشی صاحب کے دونوں صاحبزادے قادیان میں ہی ہجرت کر کے آ گئے ہوئے ہیں۔ اور منشی صاحب کے اکثر بلکہ قریباً سب متبعین احمدی ہیں۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ مولوی سید سرور شاہ صاحب منشی صاحب مرحوم سے خود نہیں ملے لہذا انہوں نے کسی اور سے یہ واقعہ سنا ہوگا۔

(۱۴۳) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چند مہمانوں کی دعوت کی اور ان کے واسطے گھر میں کھانا تیار کروایا۔ مگر عین جس وقت کھانے کا وقت آیا اتنے ہی اور مہمان آ گئے اور مسجد مبارک مہمانوں سے بھر گئی۔ حضرت صاحب نے اندر کہلا بھیجا کہ اور مہمان آ گئے ہیں کھانا زیادہ بھجواؤ۔ اس پر بیوی صاحبہ نے حضرت صاحب کو اندر بلوا بھیجا۔ اور کہا کہ کھانا تو تھوڑا ہے۔ صرف ان چند مہمانوں کے مطابق پکایا گیا تھا۔ جن کے واسطے آپ نے کہا تھا مگر شاید باقی کھانے کا تو کچھ کھینچ تان کر انتظام ہو سکیگا۔ لیکن زردہ تو بہت ہی تھوڑا ہے۔ اس کا کیا جائے۔ میرا خیال ہے کہ زردہ بھجوانی ہی نہیں صرف باقی کھانا نکال دیتی ہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ نہیں یہ مناسب نہیں۔ تم زردہ کا برتن میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ حضرت صاحب نے اس برتن پر رومال ڈھانک دیا اور پھر رومال کے نیچے اپنا ہاتھ گزار کر اپنی انگلیاں زردہ میں داخل کر دیں اور پھر کہا اب تم سب کے واسطے کھانا نکالو خدا برکت دیگا۔ چنانچہ میاں عبداللہ صاحب کہتے ہیں کہ زردہ سب کے واسطے آیا اور سب

سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 147 از مرزا بشیر احمد ایم اے | یہ حوالہ صفحہ 384 پر درج ہے

حوالہ نمبر 228

آپکے ساتھ رہی اور شروع سے ہی اپنے آپ کو بیعت میں سمجھا اور اپنے لئے الگ بیعت کی ضرورت نہیں سمجھی۔ خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ ابتدائی بیعت کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسیحیت اور مہدویت کا دعوے نہ تھا۔ بلکہ عام مجددانہ طریق پر آپ بیعت لیتے تھے۔ خاکسار نے والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ حضرت مولوی صاحب کے علاوہ اور کس کس نے پہلے دن بیعت کی تھی؟ والدہ صاحبہ نے میاں عبداللہ صاحب سنوری اور شیخ حامد علی صاحب کا نام لیا۔

(۲۱) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعویٰ مسیحیت شائع کرنے لگے تو اس وقت آپ قادیان میں تھے۔ آپ نے اسکے متعلق ابتدائی رسالے یہیں لکھے۔ پھر آپ لدھیانہ تشریف لے گئے اور وہاں سے دعوے شائع کیا۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ کہ دعوے شائع کرنے سے پہلے آپ نے مجھ سے فرمایا تھا۔ کہ میں ایسی بات کا اعلان کرنے لگا ہوں جس سے ملک میں مخالفت کا بہت شور پیدا ہوگا۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ اس اعلان پر بعض ابتدائی بیعت کرنیوالوں کو بھی ٹھوکر لگ گئی۔

(۲۲) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیالکوٹ میں میر حامد شاہ صاحب کے مکان پر تھے۔ اور سو رہے تھے۔ میں نے آپکی زبان پر ایک فقرہ جاری ہوتے سُنا۔ میں نے سمجھا کہ الہام ہوا ہے پھر آپ بیدار ہو گئے۔ تو میں نے کہا۔ کہ آپ کو یہ الہام ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں تم کو کیسے معلوم ہوا؟ میں نے کہا مجھے آواز سُنائی دی تھی۔ خاکسار نے دریافت کیا کہ الہام کے وقت آپکی کیا حالت ہوتی تھی؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ چہرہ سرخ ہو جاتا تھا اور ماتھے پر پسینہ آجاتا تھا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ اپنے مکان کے چھوٹے

سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 19 از مرزا بشیر احمد ایم اے

یہ حوالہ صفحہ 384 پر ہے

اور سب سے پہلے حضرت مولانا مولوی نورالدین (......) نے بیعت کی اور اُس دن چالیس کے قریب آدمیوں نے بیعت کی۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ کچھ لوگ بیعت میں شامل ہوتے رہے۔

مسیح موعود ہونے کا دعویٰ اور اُس کا اعلان

لیکن 1891ء میں ایک اور تغیر عظیم ہوا یعنی حضرت مرزا صاحب کو الہام کے ذریعہ بتایا گیا کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام جن کے دوبارہ آنے کے مسلمان اور مسیحی دونوں قائل ہیں، فوت ہو چکے ہیں اور ایسے فوت ہوئے ہیں کہ پھر واپس نہیں آسکیں گے اور یہ کہ مسیح کی بعثت ثانیہ سے مراد ایک ایسا شخص ہے جو اُن کی خو بو پر آوے اور وہ آپ ہی ہیں۔ جب اس بات پر آپ کو شرح صدر ہو گیا اور بار بار الہام سے آپ کو مجبور کیا گیا کہ آپ اس بات کا اعلان کریں تو آپ کو مجبوراً اس کام کے لیے اُٹھنا پڑا۔ قادیان میں ہی آپ کو یہ الہام ہوا تھا۔ آپ نے گھر میں فرمایا کہ اب ایک ایسی بات میرے سپرد کی گئی ہے کہ اب اس سے سخت مخالفت ہوگی اس کے بعد آپ لدھیانہ چلے گئے اور مسیح موعود ہونے کا اعلان 1891ء میں بذریعہ اشتہار کیا گیا۔

علماءِ زمانہ کی شدید مخالفت اور مباحثہ لدھیانہ

اس اعلان کا شائع ہونا تھا کہ ہندوستان بھر میں شور پڑ گیا اور اس قدر مخالفت ہوئی کہ الامان اور وہی علماء جو آپ کی تائید کرتے تھے آپ کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے۔

مولوی محمد حسین بٹالوی کی مخالفت

مولوی محمد حسین بٹالوی جنہوں نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں آپ کی تائید میں

سیرت مسیح موعود صفحہ 26 از مرزا بشیرالدین محمود	یہ حوالہ صفحہ 385 پر درج ہے

حوالہ نمبر 230

ضمیمہ تحفہ گولڑویہ

ہم نے مناسب سمجھا ہے کہ اپنے دعویٰ کے متعلق جس قدر ثبوت ہیں اجمالی طور پر انکو اسجگہ اکٹھا کر دیا جائے۔ سو اوّل تمہیدی طور پر اس بات کا لکھنا ضروری ہے کہ میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیشگوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ ہمارے علماء کا یہ خیال ہے کہ وہی مسیح عیسیٰ ابن مریم جس پر انجیل نازل ہوئی تھی آخری زمانہ میں آسمان پر سے نازل ہوگا۔ لیکن ظاہر ہے کہ قرآن شریف اِس خیال کے مخالف ہے اور آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ اور آیت كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ اور آیت مَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اور آیت فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ اور دوسری تمام آیتیں جن کا ہم اپنی کتابوں میں ذکر کر چکے ہیں اس امر پر قطعیۃ الدلالت ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور انکی موت کا انکار قرآن سے انکار ہے اور پھر اس کے بعد اگرچہ اس بات کی ضرورت نہیں کہ ہم احادیث سے حضرت مسیح کی وفات کی دلیل ڈھونڈیں لیکن پھر بھی جب ہم حدیثوں پر نظر ڈالتے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ کافی حصہ اس قسم کی حدیثوں کا موجود ہے جن میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ایک سو بیس برس عمر لکھی ہے اور جن میں بیان کیا گیا ہے کہ اگر عیسیٰ اور موسیٰ زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے۔ اور جن میں لکھا گیا ہے کہ اب حضرت عیسےٰ علیہ السلام وفات یافتہ روحوں میں داخل ہیں۔ چنانچہ معراج کی تمام حدیثیں جو کہ بخاری میں ہیں وہ اس بات پر گواہ ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام معراج کی رات میں وفات شدہ روحوں میں دیکھے گئے۔ اور سب سے بڑھکر حدیثوں کے رو سے یہ ثبوت ملتا ہے کہ تمام صحابہ کا اس پر اجماع ہو گیا تھا کہ گذشتہ تمام نبی جن میں حضرت عیسیٰ بھی داخل ہیں سب کے سب فوت ہو چکے ہیں

۱ المائدۃ: ۱۱۸ ۲ المائدۃ: ۷۶ ۳ آل عمران: ۱۴۵ ۴ الاعراف: ۲۶

یہ حوالہ صفحہ 386 پر درج	تحفہ گولڑویہ (ضمیمہ) صفحہ 118 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 295 از مرزا قادیانی

اقول ۔ میرا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق من ولد فاطمۃ و من عترتی وغیرہ ہے بلکہ میرا دعویٰ تو مسیح موعود ہونے کا ہے ۔ اور مسیح موعود کے لئے کسی محدث کا قول نہیں کہ وہ بنی فاطمہ وغیرہ میں سے ہوگا ۔ ہاں ساتھ اس کے جیسا کہ تمام محدثین کہتے ہیں میں بھی کہتا ہوں کہ مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں ہیں تمام مجروح اور مخدوش ہیں اور ایک بھی ان میں سے صحیح نہیں ۔ اور جس قدر افترا ان حدیثوں میں ہوا ہے کسی اور حدیث میں ایسا افترا نہیں ہوا خلفاء عباسی وغیرہ کے عہد میں خلیفوں کو اس بات کا بہت شوق تھا کہ اپنے تئیں مہدی موعود قرار دیں ۔ پس اس وجہ سے بعض حدیثوں میں مہدی کو بنی عباس میں سے قرار دیا اور بعض میں بنی فاطمہ میں سے اور بعض حدیثوں میں یہ بھی ہے کہ رجل من امتی کہ وہ ایک آدمی میری امت میں سے ہوگا ۔ مگر در اصل یہ تمام حدیثیں کسی اعتبار کے لائق نہیں یہ صرف میرا ہی قول نہیں بلکہ بڑے بڑے علماء اہل سنت یہی کہتے چلے آئے ہیں ۔ اور ان حدیثوں کے مقابل پر یہ حدیث بہت صحیح ہے جو ابن ماجہ نے لکھی ہے ۔ اور وہ یہ ہے کہ لا مھدی الا عیسٰی یعنی کوئی مہدی نہیں صرف عیسٰی ہی مہدی ہے جو آنے والا ہے ۔

قول ۔ پیشین گوئیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جن میں علماء نے بھی تاویل کی ہے اکثر ایسی پائی جاتی ہیں جو بطور رؤیا کے منکشف ہوئی ہیں ۔ الخ

اقول ۔ اس اعتراض کو میں نہیں سمجھ سکا اس لئے جواب سے مجبوری ہے ۔

قول ۔ اہل ظاہر تو چشم باطن نہیں رکھتے اس لئے ان لوگوں کا حضرت مسیح موعود کو نہ پہچاننا کچھ تعجب نہیں مگر جو لوگ اہل اللہ و اہل باطن ہیں ان لوگوں کو تو حضرت کو بذریعہ الہام وغیرہ پہچاننا ضروری ہے جیسا کہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی مرحوم رسالہ تذکرۃ المعاد میں علامہ مہدی موعود یکے حال ہی لکھتے ہیں کہ ابدال از شام و عصائب از عراق آمدہ با دے بیعت کنند ۔

اقول ۔ یہ تمام اقوال محض بناء پر ہیں کہ مہدی موعود بنی فاطمہ سے یا بنی عباس سے آئے گا اور ابدال اور قطب اس کی بیعت کریں گے مگر میں ابھی لکھ چکا ہوں کہ اکابر محدثین کا یہی مذہب ہے

حوالہ نمبر 232

پنجابی ہیں اسلئے اوّل یہ کارروائی پنجاب میں شروع ہوئی۔ لیکن امروہہ بھی مسیح موعود کی سخط ہمت سے دُور نہیں ہے اسلئے اس مسیح کا کارکشش قدم ضرور امروہہ تک بھی پہنچے گا۔ یہی ہماری طرف سے دعویٰ ہے۔ اگر مولوی احمد حسن اس اشتہار کے شائع ہونے کے بعد جسکو وہ قسم کے ساتھ شائع کریگا امروہہ کو طاعون سے بچا سکا اور کم سے کم تین جاڑے امن سے گذر گئے تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ پس اِس سے بڑھ کر اور کیا فیصلہ ہوگا۔ اور میں بھی خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نبیوں نے وعدہ دیا ہے اور میری نسبت اور میرے زمانہ کی نسبت توریت اور انجیل اور قرآن شریف میں خبر موجود ہے کہ اُسوقت آسمان پر خسوف کسوف ہوگا اور زمین پر سخت طاعون پڑیگی اور میرا یہی نشان ہے کہ ہر ایک مخالف خواہ وہ امروہہ میں رہتا ہے اور خواہ امرتسر میں اور خواہ دہلی میں اور خواہ کلکتہ میں اور خواہ لاہور میں اور خواہ گولڑہ میں اور خواہ بٹالہ میں۔ اگر وہ قسم کھا کر کہے گا کہ اس کا فلاں مقام طاعون سے پاک رہیگا تو **ضرور وہ مقام** طاعون میں گرفتار ہو جائیگا کیونکہ اُسنے خدا تعالیٰ کے مقابل پر گستاخی کی اور یہ امر کچھ مولوی احمد حسن صاحب تک محدود نہیں بلکہ اب تو آسمان سے عام مقابلہ کا وقت آگیا۔ اور جسقدر لوگ مجھے جھوٹا سمجھتے ہیں جیسے شیخ محمد حسین بٹالوی جو مولوی کرکے مشہور ہیں اور پیر مہر علی شاہ گولڑوی جسنے بہتوں کو خدا کی راہ سے روکا ہوا ہے اور عبد الجبار اور عبد الحق اور عبد الواحد غزنوی جو مولوی عبد اللہ صاحب کی جماعت میں سے مُلہم کہلاتے ہیں اور منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ جنہوں نے میرے مخالف الہام کا دعویٰ کرکے مولوی عبد اللہ صاحب کو سید بنا دیا ہے اور اسقدر صریح جھوٹ سے نفرت نہیں کی اور ایسا ہی نذیر حسین دہلوی جو ظالم طبع اور تکفیر کا بانی ہے۔ ان سب کو چاہیئے کہ ایسے موقع پر اپنے الہاموں اور اپنے ایمان کی عزت رکھ لیں اور اپنے اپنے مقام کی نسبت اشتہار دیدیں کہ وہ طاعون سے بچایا جائیگا اسمیں مخلوق کی سراسر بھلائی اور گورنمنٹ کی خیر خواہی ہے اور ان لوگوں کی عظمت ثابت ہوگی اور ولی سمجھے جائیں گے ورنہ وہ اپنے کاذب اور مُفتری ہونے پر مُہر لگا دینگے۔ اور ہم عنقریب انشاء اللہ اس بلاء میں ایک مفصل اشتہار شائع کریں گے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

دافع البلاء صفحہ 22 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 238 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 387 پر درج

غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جاتے۔ اگر کہو کہ اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے تو میں کہتا ہوں، تحدیث کے معنے کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے مگر نبوت کے معنے اظہار امر غیب ہے۔ اور نبی ایک لفظ ہے جو عربی اور عبرانی میں مشترک ہے یعنی عبرانی میں اسی لفظ کو نابی کہتے ہیں اور یہ لفظ نابا سے مشتق ہے جس کے یہ معنے ہیں خدا سے خبر پا کر پیشگوئی کرنا اور نبی کے لیے شارع ہونا شرط نہیں ہے۔ یہ صرف موہبت ہے جس کے ذریعہ سے امور غیبیہ کھلتے ہیں۔ پس میں جبکہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پاکر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں اور جبکہ خود خدا تعالیٰ نے یہ نام میرے رکھے ہیں تو میں کیونکر رد کروں یا کیونکر اس کے سوا کسی دوسرے سے ڈروں۔ مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افترا کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی۔ جس کی سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی ہے اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔ میرے لیے زمین نے بھی گواہی دی اور آسمان نے بھی۔ اس طرح پر میرے لیے آسمان بھی بولا اور زمین بھی کہ میں خلیفۃ اللہ ہوں۔ مگر پیشگوئیوں کے مطابق ضرور تھا کہ انکار بھی کیا جاتا۔ اس لیے جن کے دلوں پر پردے ہیں۔ وہ قبول نہیں کرتے۔ میں جانتا ہوں کہ ضرور خدا میری تائید کریگا جیسا کہ وہ ہمیشہ اپنے رسولوں کی تائید کرتا رہا ہے۔ کوئی نہیں کہ میرے مقابل پر ٹھہر سکے کیونکہ خدا کی تائید اُن کے ساتھ نہیں۔

اور جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لیے اس کا نام پا کر اس کے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے، اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔ سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔ اور میرا یہ قول کہ

"من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب"۔

اس کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں۔ ہاں یہ بات بھی ضرور یاد رکھنی چاہیئے اور ہرگز فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ میں باوجود نبی اور رسول کے لفظ کے ساتھ پکارے جانے کے خدا کی طرف سے

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 526 طبع جدید از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 387 پر درج ہے

حوالہ نمبر 234

الہامات اگر میری طرف سے اس موقعہ پر ظاہر ہوتے جبکہ علماء مخالف ہو گئے تھے تو وہ لوگ ہزارہا اعتراض کرتے۔ لیکن وہ ایسے موقع پر شائع کئے گئے جبکہ یہ علماء میرے موافق تھے۔ یہی سبب ہے کہ باوجود اس قدر جوشوں کے ان الہامات پر انہوں نے اعتراض نہیں کیا کیونکہ وہ ایک دفعہ انکو قبول کر چکے تھے اور سوچنے سے ظاہر ہوگا کہ میرے دعویٰ مسیح موعود ہونے کی بنیاد انہی الہامات سے پڑی ہے اور انہی میں خدا نے میرا نام عیسیٰ رکھا اور جو مسیح موعود کے حق میں آیتیں تھیں وہ میرے حق میں بیان کر دیں۔ اگر علماء کو خبر ہوتی کہ ان الہامات سے تو اس شخص کا مسیح ہونا ثابت ہوتا ہے تو وہ کبھی ان کو قبول نہ کرتے۔ یہ خدا کی قدرت ہے کہ انہوں نے قبول کر لیا اور اس پیچ میں پھنس گئے۔ غرض اعتراض کرنے والے اپنے اعتراضوں کے وقت میں یہ نہیں سوچتے کہ جس شخص نے مسیح موعود کا دعویٰ کیا ہے وہ تو وہ شخص ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ اعزاز اور اکرام کے الہامات ہیں اور جس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آپ عزت دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ کیسی خوش قسمت وہ اُمت ہے جس کے اول سر میں مَیں ہوں اور آخر میں مسیح موعود ہے اور حدیثوں سے صاف طور پر ثابت ہے کہ اگرچہ وہ ایک شخص امت میں سے ہے مگر انبیاء کی اس میں شان ہے۔ پھر ایسے شخص کے حق میں صلوٰۃ اور سلام کیوں غیر موزون اور غیر محل ہے۔ نہ معلوم کہ ان لوگوں کی عقلوں پر کیا پتھر پڑے کہ جس شخص کو تمام نبی ابتدائے دنیا سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک عزت دیتے آئے ہیں اس کو ایک ایسا ذلیل سمجھتے ہیں کہ صلوٰۃ اور سلام بھی اس پر کہنا حرام ہے یہی وجہ تو ہے کہ ہم بار بار ان لوگوں کو متنبہ کرتے ہیں کہ خدا سے ڈرو اور سمجھو کہ جس شخص کو مسیح موعود کر کے بیان فرمایا گیا ہے وہ کچھ معمولی آدمی نہیں ہے بلکہ خدا کی کتابوں میں اس کی عزت انبیاء علیہم السلام کے ہم پہلو رکھی گئی ہے۔ تم اگر یہ مانو تو تم پر ہمارا

اربعین نمبر 2 صفحہ 22 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 369، از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 387 پر درج

لك درجة فی السماء وفی الذین هم یبصرون۔ ولك
تیرا آسمان پر ایک درجہ اور مرتبہ ہے اور نیز ان لوگوں کی نظر میں جو دیکھتے ہیں۔ اور تیرے لئے
نُری آیات ونهدم ما یعمرون۔ الحمد لله الذی
ہم نشان دکھائیں گے اور جو عمارتیں بناتے ہیں ہم ڈھا دینگے۔ اُس خدا کی تعریف ہے جس نے تجھے
جعلك المسیح ابن مریم۔ لا یُسئل عما یفعل وهم
مسیح ابن مریم بنایا۔ وہ اُن کاموں سے پوچھا نہیں جاتا جو کرتا ہے۔ اور لوگ اپنے کاموں سے
یُسئلون* وقالوا أتجعل فیها من یفسد فیها
پوچھے جاتے ہیں۔ اور انہوں نے کہا کہ کیا تو ایسے شخص کو خلیفہ بناتا ہے جو زمین پر فساد کرتا ہے۔
قال إنی أعلم ما لا تعلمون۔ إنی مهین من أراد
اُس نے کہا کہ اس کی نسبت جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ میں اُس شخص کی اہانت کرونگا جو تیری
إهانتك۔ إنی لا یخاف لدیّ المرسلون۔ کتب الله
اہانت کا ارادہ کریگا۔ میرے قریب میں میرے رسول کسی شئے سے نہیں ڈرا کرتے۔ خدا نے لکھ چھوڑا ہے کہ

* خدا تعالیٰ کا پاک کلام جو میری کتاب براہین احمدیہ کے بعض مقامات میں لکھا گیا ہے اس میں خدا تعالیٰ نے تصریح ذکر کر دیا ہے کہ کس طرح اُس نے مجھے عیسیٰ بن مریم ٹھہرایا۔ اس کتاب میں پہلے خدا نے میرا نام مریم رکھا اور بعد اسکے ظاہر کیا کہ اس مریم میں خدا کی طرف سے روح پھونکی گئی اور پھر فرمایا کہ روح پھونکنے کے بعد مریمی مرتبہ عیسوی مرتبہ کی طرف منتقل ہو گیا اور اس طرح مریم سے عیسیٰ پیدا ہو کر ابن مریم کہلایا۔ پھر دوسرے مقام میں اسی مرتبہ کے متعلق فرمایا فاجاءه المخاض الی جذع النخلة قال یا لیتنی مت قبل هذا وکنت نسیا منسیا۔ اس جگہ خدا تعالیٰ ایک استعارہ کے رنگ میں فرماتا ہے کہ جب اس عاجز میں مریمی مرتبہ سے عیسوی مرتبہ کا تولد ہوا اور اسی لحاظ سے یہ عاجز ابن مریم بننے لگا تو تبلیغ کی ضرورت جو دردِ زہ سے مشابہت رکھتی ہے اسکو اُمّت کی خشک جڑھ کے سامنے لائی جن میں فہم اور تقویٰ کا پھل نہیں تھا اور وہ طیار تھے کہ ایسا دعویٰ سُنکر افترا کی تہمتیں لگاویں اور دُکھ دیں اور طرح طرح کی باتیں اُسکے حق میں کریں تب اُس نے اپنے دل میں کہا کہ کاش میں پہلے اس سے مر جاتا اور ایسا بھولا بسرا ہو جاتا کہ کوئی میرے نام کو واقف نہ ہوتا۔

حقیقۃ الوحی صفحہ 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 75 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 388 پر درج ہے

حوالہ نمبر 236

اور وہ احمد کے رنگ میں ہوکر میں ہوں۔ اب اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنے کا وقت ہے۔
یعنی جلالی طور کی خدمات کے ایّام ہیں اور اخلاقی کمالات ظاہر کرنے کا زمانہ ہے۔ ہمارے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ بھی تھے اور مثیل عیسیٰ بھی۔ موسیٰ جلالی رنگ میں آیا
تھا اور جلال اور الٰہی غضب کا رنگ اس پر غالب تھا مگر عیسیٰ جمالی رنگ میں آیا تھا
اور فروتنی اس پر غالب تھی۔ سو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی مکی اور مدنی زندگی
میں یہ دونوں نمونے جلال اور جمال کے ظاہر کر دیئے اور پھر چاہا کہ آپ کے بعد آپ کی
فیض یافتہ جماعت بھی جو آپ کے روحانی وارث ہیں انہی دونوں نمونوں کو ظاہر
کرے۔ سو آپ نے محمدی یعنی جلالی نمونہ دکھلانے کے لئے صحابہ رضی اللہ عنہم کو
مقرر فرمایا کیونکہ اس زمانہ میں اسلام کی مظلومیت کے لئے یہی علاج قرین مصلحت تھا
پھر جب وہ زمانہ جاتا رہا اور کوئی شخص زمین پر ایسا نہ رہا کہ مذہب کے لئے اسلام
پر جبر کرے اس لئے خدا نے جلالی رنگ کو منسوخ کرکے اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنا چاہا
یعنی جمالی رنگ دکھلانا چاہا۔ سو اس نے قدیم وعدہ کے موافق اپنے مسیح موعود کو
پیدا کیا جو عیسیٰ کا اوتار اور احمدی رنگ میں ہوکر جمالی اخلاق کو ظاہر کرنے والا
ہے اور خدا نے تمہیں اس عیسیٰ احمد صفت کے لئے بطور اعضا کے بنایا۔ سو اب
وقت ہے کہ اپنی اخلاقی قوتوں کا حُسن اور جمال دکھلاؤ۔ چاہیئے کہ تم میں خدا کی
مخلوق کے لئے عام ہمدردی ہو اور کوئی چھل اور دھوکا تمہاری طبیعت میں نہ ہو
تم اسم احمد کے مظہر ہو۔ سو چاہیئے کہ دن رات خدا کی حمد و ثنا تمہارا کام ہو
اور خادمانہ حالت جو حامد ہونے کے لئے لازم ہے اپنے اندر پیدا کرو اور تم کامل طور
پر خدا کی کیونکر حمد کر سکتے ہو جب تک تم اس کو رب العالمین یعنی تمام دنیا کا
پالنے والا نہ سمجھو اور تم کیونکر اس اقرار میں سچے ٹھیر سکتے ہو جب تک ایسا ہی
اپنے تئیں بھی نہ بناؤ۔ کیونکہ اگر تو کسی نیک صفت کے ساتھ کسی کی تعریف کرے

اربعین نمبر4 صفحہ15 خزائن جلد17 صفحہ446 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 388 پر درج ہے

حوالہ نمبر 237

جس کا محض خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے تولّد ہوتا جس کا آسمان پر ابن مریم نام ہے تو کیوں خدا تعالیٰ کی قدرت اس ابن مریم کے پیدا کرنے سے مجبور رہ سکتی ہے سو اُس نے محض اپنے فضل سے بغیر وسیلہ کسی زمینی والد کے اس ابن مریم کو روحانی پیدائش اور روحانی زندگی بخشی جیسا کہ اس نے خود اس کو اپنے الہام میں فرمایا ثم احییناک بعد ما اھلکنا القرون الاولیٰ وجعلناک المسیح ابن مریم۔ یعنی پھر ہم نے تجھے زندہ کیا بعد اس کے جو پہلے قرنوں کو ہم نے ہلاک کر دیا اور تجھے ہم نے مسیح ابن مریم بنایا یعنی بعد اس کے جو عام طور پر مشائخ اور علماء میں موت روحانی پھیل گئی۔ انجیل میں بھی اسی کی طرف اشارہ ہے کہ مسیح ستاروں کے گرنے کے بعد آئے گا۔

اب اس تحقیق سے ثابت ہے کہ مسیح ابن مریم کی آخری زمانہ میں آنے کی قرآن شریف میں پیشگوئی موجود ہے۔ قرآن شریف نے جو مسیح کے نکلنے کی ۱۴۰۰ سو برس تک مدت ٹھہرائی ہے۔ بہت سے اولیاء بھی اپنے مکاشفات کی رُو سے اس مدت کو مانتے ہیں اور آیت وانا علیٰ ذھاب بہٖ لقادرون[1] جس کے بحساب جمل ۱۲۷۴ عدد ہیں اسلامی چاند کی سلخ کی راتوں کی طرف اشارہ کرتی ہے جس میں نئے چاند کے نکلنے کی اشارت چھپی ہوئی ہے جو غلام احمد قادیانی کے عددوں میں بحساب جمل پائی جاتی ہے اور یہ آیت کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ[2] درحقیقت اسی مسیح ابن مریم کے زمانہ سے متعلق ہے کیونکہ تمام ادیان پر روحانی غلبہ بجز اس زمانہ کے کسی اور زمانہ میں ہرگز ممکن نہیں تھا وجہ یہ کہ یہی زمانہ ہے کہ جس میں ہزارہا قسم کے اعتراضات اور شبہات پیدا ہو گئے ہیں اور انواع اقسام کے عقلی حملے اسلام پر کئے گئے ہیں اور خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے وان من شیءٍ الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم[3] یعنی ہر ایک چیز ہمارے پاس خزانے ہیں مگر بقدر معلوم اور بقدر ضرورت ہم ان کو اتارتے ہیں سو جس قدر معارف و حقائق بطون قرآن میں

[1] المومنون: ۱۹　[2] الصف: ۱۰　[3] الحجر: ۲۲

صفحہ 676 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 464 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 388 پر درج ہے

حوالہ نمبر 238

بھی اپنی کتابوں میں نہیں کرتے ہیں اور جو اسلام کا زندہ چہرہ دکھلا رہا ہے اور تازہ بتازہ نشانوں سے اس کی تائید کر رہا ہے اور ہر طرح سے اسلام کی مدد کر رہا ہے اور دشمنانِ اسلام کا دندان شکن جواب دے رہا ہے وہ اس کی نظروں میں دجال ہے۔

صفائی ذہن کیلئے تقویٰ ضروری ہے

سو سمجھنا چاہیئے کہ صفائی ذہن بھی تو آخر تقویٰ سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ اسی واسطے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ الٓمّٓ۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ (البقرۃ: ۲، ۳) یعنی یہ کتاب انہیں کو ہدایت نصیب کرتی ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جن میں تقویٰ نہیں۔ وہ تو اندھے ہیں۔[1] اگر کوئی پاک نظر سے اور خدا تعالیٰ کا خوف کرکے اس کو دیکھتا ہے تب تو اس کو سب کچھ اس میں سے نظر آجاتا ہے اور اگر ضد اور تعصب کی پٹی آنکھوں پر باندھی ہوئی ہے تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہیں دیکھ سکتا۔

شیطان کا مغلوب ہونا مسیح موعود کے ہاتھوں مقدر ہے

یاد رکھنا چاہیئے کہ دجّال اصل میں شیطان کے مظہر کو کہتے ہیں جس کے معنے ہیں راہِ ہدایت سے گمراہ کرنے والا لیکن آخری زمانہ کی نسبت پہلی کتابوں میں لکھا ہے کہ اس وقت شیطان کے ساتھ بہت جنگ ہوں گے لیکن آخر کار شیطان مغلوب ہو جائے گا گو ہر نبی کے زمانہ میں شیطان مغلوب ہوتا رہا ہے مگر وہ صرف فرضی طور پر تھا حقیقی طور پر اس کا مغلوب ہونا مسیح کے ہاتھوں سے مقدر تھا اور خدا تعالیٰ نے یہاں تک غلبہ کا وعدہ دیا ہے کہ جَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ (آل عمران: ۵۶) فرمایا ہے کہ تیرے حقیقی تابعداروں کو بھی دوسروں پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔ غرض شیطان اس آخری زمانہ میں پورے زور سے جنگ کر رہا ہے مگر آخری فتح ہماری ہی ہوگی۔ یہ تو تم جانتے ہی ہو اور تمہارے نزدیک یہ ایک معمولی سی بات ہے کہ حضرت عیسیٰ مرچکے ہیں اور اس بات پر ہم نے ہر طرح سے فتح بھی حاصل کرلی ہے۔[2]

---

[1] بدر سے:۔ "اور جیسے اندھا سورج سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اسی طرح جو متقی نہیں وہ قرآن کے نور سے کچھ روشنی نہ پائے گا۔ جو تعصب سے تفکر کرتا ہے۔ بات بات میں بدظنی سے کام لیتا ہے وہ خیر تو کیا اگر فرشتہ بھی آسمان سے آئے تو بھی ماننے کا نہیں۔" (بدر جلد ۲ نمبر ۱ صفحہ ۴ مورخہ ۹ جنوری ۱۹۰۶ء)

[2] بدر سے:۔ "اصل میں ہمارا وجود دو باتوں کے لیے ہے ایک تو ایک نبی کو مارنے کے لیے، دوسرا شیطان کو مارنے کے لیے۔" (بدر حوالہ مذکور)

ملفوظات جلد پنجم صفحہ 398 طبع جدید از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 388 پر

حوالہ نمبر 239

تمہید ہشتم۔ جو امرِ خارق عادت کسی ولی سے صادر ہوتا ہے۔

وہ حقیقت میں اُس متبوع کا معجزہ ہے جس کی وہ اُمت ہے اور یہ بدیہی اور

کہ قادرِ مطلق کہ جس کے علم قدیم سے ایک ذرّہ مخفی نہیں اور جس کی طرف کوئی نقصان اور خسران عاید نہیں ہو سکتا۔ اور جو ہریک قسم کے جہل اور آلودگی اور ناتوانی اور غم اور حزن اور درد اور رنج اور گرفتاری سے پاک ہے وہ کیونکر اُس چیز کا عین ہو سکتا ہے کہ جو

بدرجہ یقین کامل پہنچ کر ہم منکر ہیں۔ پھر بعد اسکے فرمایا۔ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَانِ۔ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاہُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ۔ صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا۔ یعنے ہم نے ان نشانوں اور عجائبات کو اور نیز اس الہام پُر از معارف وحقائق کو قادیان کے قریب اُتارا ہے اور ضرورتِ حقّہ کے ساتھ اُتارا ہے اور بضرورتِ حقّہ اُترا ہے۔ خدا اور اُسکے رسول نے خبر دی تھی کہ جو اپنے وقت پر پوری ہوئی اور جو کچھ خدا نے چاہا تھا وہ ہونا ہی تھا۔ یہ آخری فقرات اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس شخص کے ظہور کیلئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حدیث متذکرۂ بالا میں اشارہ فرما چکے ہیں اور خدائے تعالیٰ اپنے کلام مقدس میں اشارہ فرما چکا ہے چنانچہ وہ اشارہ حصّہ سوم کے الہامات میں درج ہو چکا ہے اور فرقانی اشارہ اس آیت میں ہے ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ۔[1] یہ آیت جسمانی اور سیاستِ ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے۔ اور جس غلبۂ کاملہ دینِ اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اِس دُنیا میں تشریف لائیں گے تو اُن کے ہاتھ سے دینِ اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ لیکن اِس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کے رُو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اِس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں اور بحدّی اتحاد ہے کہ نظرِ کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے اور نیز ظاہری طور پر

[1] الصّف : ۱۰

براہین احمدیہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 593 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 389 پر درج ہے

نے منع کیا ہے اور اُسی کتاب کا پابند رہتا ہے جو اُس کے شارع نے دی ہے تو

برخلاف قسمِ دوم کے کہ اُس میں انفکاک جائز ہے اور جبتک ولایت کسی ولی کی قسمِ سوم تک نہیں پہنچتی عارضی ہے اور خطرات سے امن میں نہیں۔ وجہ یہ کہ جبتک انسان کی سرشت میں خدا کی محبت اور اُسکے غیر کی عداوت داخل نہیں تب تک کچھ رگ و ریشہ ظلم کا اُس میں باقی ہے کیونکہ اُس نے حق ربوبیت کو

خَلَقَ اٰدَمَ فَاَکْرَمَہٗ۔ پیدا کیا آدم کو پس اکرام کیا اُس کا۔ جَرِیُّ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِیَاءِ جری اللہ نبیوں کے حُلّوں میں۔ اِس فقرۂ الہامی کے یہ معنے ہیں کہ منصبِ ارشاد و ہدایت اور موردِ وحیٔ الٰہی ہونے کا دراصل حُلّۂ انبیاء ہے اور اُن کے غیر کو بطور مستعار ملتا ہے اور یہ حُلّۂ انبیاء اُمتِ محمدیہ کے بعض افراد کو بغرض تکمیلِ ناقصین عطا ہوتا ہے اور اسی کی طرف اشارہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ۔ پس یہ لوگ اگرچہ نبی نہیں پر نبیوں کا کام اُن کو سپرد کیا جاتا ہے۔ وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَةٍ فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْھَا۔ اور تھے تم ایک گڑھے کے کنارہ پر سو اُس سے تم کو خلاصی بخشی یعنے خلاصی کا سامان عطا فرمایا۔ عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یَّرْحَمَ عَلَیْکُمْ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا وَجَعَلْنَا جَھَنَّمَ لِلْکَافِرِیْنَ حَصِیْرًا۔ خدائے تعالیٰ کا ارادہ اِس بات کی طرف متوجہ ہے جو تم پر رحم کرے۔ اور اگر تم نے گناہ اور سرکشی کی طرف رجوع کیا تو ہم بھی سزا اور عقوبت کی طرف رجوع کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کیلئے قیدخانہ بنا رکھا ہے۔ یہ آیت اِس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ ہے یعنی اگر طریقِ رفق اور نرمی اور لطف احسان کو قبول نہیں کریں گے اور حقِ محض جو دلائلِ واضحہ اور آیاتِ بیّنہ سے کھل گیا ہے۔ اُس سے سرکش رہیں گے۔ تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدائے تعالیٰ مجرمین کے لئے شدّت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائیگا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دُنیا پر اُتریں گے اور تمام راہوں اور

وہ اس صورت میں بالکل اپنے نفس سے محو ہو کر اپنے شارع کی ذمہ داری

جیسا کہ چاہیئے تھا ادا نہیں کیا۔ اور لقاء تام حاصل کرنے سے ہنوز قاصر ہے۔ لیکن جب اس کی سرشت میں محبتِ الٰہی اور موافقت باللہ بخوبی داخل ہو گئی۔ یہاں تک کہ خدا اُس کے کان ہو گیا جن سے وہ سنتا ہے۔ اور اُس کی آنکھیں ہو گیا

سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کر دیں گے اور کج اور ناراست کا نام و نشان نہ رہے گا۔ اور جلالِ الٰہی گمراہی کے تخم کو اپنی تجلّی قہری سے نیست و نابود کر دے گا۔ اور یہ زمانہ اس زمانہ کیلئے بطور ارہاص کے واقع ہوا ہے یعنے اسوقت جلالی طور پر خدائے تعالےٰ اتمام حجت کریگا۔ اب بجائے اسکے جمالی طور پر یعنی فضل اور احسان کے اتمام حجت کر رہا ہے۔ تُوْبُوْا وَاَصْلِحُوْا وَاِلَى اللّٰهِ تَوَجَّهُوْا وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ۔ توبہ کرو اور فسق اور فجور اور کفر اور معصیت سے باز آؤ اور اپنے حال کی اصلاح کرو اور خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور اُسپر توکل کرو اور صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ اس سے مدد چاہو۔ کیونکہ نیکیوں سے بدیاں دور ہو جاتی ہیں۔ بُشْرٰى لَكَ يَا اَحْمَدِیْ۔ اَنْتَ مُرَادِیْ وَمَعِیْ۔ غَرَسْتُ كَرَامَتَكَ بِيَدِیْ۔ خوشخبری ہو تجھے اے میرے احمد۔ تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ میں نے تیری کرامت کو اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ۔ مومنین کو کہدے کہ اپنی آنکھیں نامحرموں سے بند رکھیں اور اپنی ستر گاہوں کو اور کانوں کو نالائق امور سے بچا دیں۔ یہی ان کی پاکیزگی کیلئے ضروری اور لازم ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہر یک مومن کے لئے منہیات سے پرہیز کرنا اور اپنے اعضاء کو ناجائز افعال سے محفوظ رکھنا لازم ہے اور یہی طریق اس کی پاکیزگی کا مدار ہے۔

چشم و گوش و دیدہ بندلے حق گزین یاد کن فرمانِ قل للمؤمنین

حوالہ نمبر 241

وحی سے بیان کرتا ہوں اور مجھے کب اس بات کا دعوٰی ہے کہ میں عالم الغیب ہوں جبتک مجھے خدا نے اس طرف توجہ نہ دی اور بار بار نہ سمجھایا کہ تو مسیح موعود ہے اور عیسٰی فوت ہو گیا ہے۔ تب تک میں اسی عقیدہ پر قائم تھا جو تم لوگوں کا عقیدہ ہے۔ اسی وجہ سے کمال سادگی کی راہ سے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی نسبت براہین میں لکھا ہے۔ جب خدا نے مجھ پر اصل حقیقت کھول دی تو میں اس عقیدہ سے باز آگیا۔ میں نے بجز کمال یقین کے جو میرے دل پر محیط ہو گیا اور مجھے نور سے بھر دیا اس رسمی عقیدہ کو نہ چھوڑا حالانکہ اسی براہین میں میرا نام عیسٰی رکھا گیا تھا اور مجھے خاتم الخلفاء ٹھہرایا گیا تھا اور میری نسبت کہا گیا تھا کہ تو ہی کسر صلیب کریگا۔ اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ هو الذي ارسل رسوله بالهدىٰ ودين الحق ليظهره على الدين كله تاہم یہ الہام جو براہین احمدیہ میں کھلے کھلے طور پر درج تھا خدا کی حکمت عملی نے میری نظر سے پوشیدہ رکھا اور اسی وجہ سے باوجودیکہ میں براہین احمدیہ میں صاف اور روشن طور پر مسیح موعود ٹھہرایا گیا تھا مگر پھر بھی میں نے بوجہ اس ذہول کے جو میرے دل پر ڈالا گیا حضرت عیسٰی کی آمد ثانی کا عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ پس میری کمال سادگی اور ذہول پر یہ دلیل ہے کہ وحی الٰہی مندرجہ براہین احمدیہ تو مجھے مسیح موعود بناتی تھی مگر میں نے اس رسمی عقیدہ کو براہین میں لکھ دیا۔ میں خود تعجب کرتا ہوں کہ میں نے باوجود کھلی کھلی وحی کے جو براہین احمدیہ میں مجھے مسیح موعود بناتی تھی کیونکر اسی کتاب میں یہ رسمی عقیدہ لکھ دیا۔

پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بیخبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شدومد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسٰی کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا۔ جب بارہ برس گذر گئے۔ تب وہ وقت آگیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔

پس جب اس بارہ میں انتہا تک خدا کی وحی پہنچی اور مجھے حکم ہوا کہ فاصدع بما تؤمر یعنی جو تجھے حکم ہوتا ہے وہ کھول کر لوگوں کو سنادے اور بہت سے نشان مجھے دیئے گئے اور میرے دل میں روز روشن

سورۃ الصف: ۱۰

یہ حوالہ صفحہ 390 پر درج

اعجاز احمدی صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 113 از مرزا قادیانی

کسی غلطی پر مجھے خدا تعالیٰ قائم نہیں رکھتا مگر یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ مَیں اپنے اجتہاد میں غلطی نہیں کر سکتا۔ خدا کا الہام غلطی سے پاک ہوتا ہے مگر انسان کا کلام غلطی کا احتمال رکھتا ہے۔ کیونکہ سہو و نسیان لازمِ بشریت ہے۔ مَیں نے براہین احمدیہ میں یہ بھی اعتقاد ظاہر کیا تھا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام پھر واپس آئیں گے مگر یہ بھی میری غلطی تھی جو اس الہام کے مخالف تھی جو براہین احمدیہ میں ہی لکھا گیا۔ کیونکہ اس الہام میں خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسٰی رکھا اور مجھے اس قرآنی پیشگوئی کا مصداق ٹھہرایا جو حضرت عیسٰی علیہ السلام کے لئے خاص تھی۔✣ اور آنے والے مسیح موعود کے تمام صفات مجھ میں قائم کئے۔ سو خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت تھی جو مَیں باوجود ان الہامی تصریحات کے ان الہامات کے منشاء پر اطلاع نہ پا سکا اور ایسے عقیدہ کو جو ان الہامات کے مخالف تھا براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ اس تحریر سے میری بریّت ثابت ہوتی ہے کیونکہ اگر وہ الہامات براہین احمدیہ کے میری بناوٹ ہوتے جن میں واقعی طور پر مجھے مسیح موعود قرار دیا گیا تھا تو مَیں اپنے بیان میں ان الہامات سے اختلاف نہ کرتا بلکہ اُسی وقت مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیتا۔ لیکن ظاہر ہے کہ میرا اپنا عقیدہ جو مَیں نے براہین احمدیہ میں لکھا ان الہامات کی منشاء سے جو براہین احمدیہ میں درج ہیں صریح نقیض پڑا ہوا ہے جس سے ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ وہ الہامات میری بناوٹ اور منصوبہ سے مبرّا اور منزہ ہیں۔ اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ یہ انسان کا کام نہیں کہ بارہ برس پہلے ایک دعوے سے الہامی عبارت لکھ کر اس دعوے کی تمہید قائم کرے اور پھر اتنا سال کے بعد ایسا دعویٰ کرے جس کی بنیاد ایک مدت دراز پہلے قائم کی گئی ہے۔ ایسا باریک مکر نہ انسان کر سکتا ہے نہ خدا اس کو ایسے افتراؤں میں اس قدر مہلت دے سکتا ہے۔

اس تمام تقریر سے ثابت ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی وفات حیات کی بحث میں

✣ وہ یہ آیت ہے ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ۔ منہ

صفحہ 46 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 14 صفحہ 272 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 391 پر درج ہے

اپنی علمی اور عملی حالت میں قوت پیدا کرے کیونکہ وہ خدا جس کو کسی نے بھی نہیں دیکھا اُس پر یقین لانے کے لئے بہت گواہوں اور زبردست شہادتوں کی حاجت ہے جیسا کہ دو آیتیں قرآن شریف کی اس واقعہ پر گواہ ہیں۔ اور وہ یہ ہیں:-

وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ[1] فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ[2]

یعنی کوئی قوم نہیں جس میں ڈرانیوالا نبی نہیں بھیجا گیا یہ اسلئے کہ تا ہر ایک قوم میں ایک گواہ ہو کر خدا موجود ہے اور وہ اپنے نبی دنیا میں بھیجا کرتا ہے۔ اور پھر جب اُن قوموں میں ایک مدت دراز گزرنے کے بعد باہمی تعلقات پیدا ہونے شروع ہو گئے اور ایک ملک کا دوسرے ملک سے تعارف اور شناسائی اور آمد و رفت کا کسی قدر دروازہ بھی کھل گیا اور دنیا میں مخلوق پرستی اور ہر ایک قسم کا گناہ بھی انتہا کو پہنچ گیا۔ تب خدا تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں بھیجا تا بذریعہ اس تعلیم قرآنی کے جو تمام عالم کی طبائع کیلئے مشترک ہے دنیا کی تمام متفرق قوموں کو ایک قوم کی طرح بنا وے اور جیسا کہ وہ واحد لاشریک ہے۔ اُن میں بھی ایک وحدت پیدا کرے اور تا وہ سب مل کر ایک وجود کی طرح اپنے خدا کو یاد کریں اور اُسکی وحدانیت کی گواہی دیں اور تا پہلی وحدت قومی جو ابتدائے آفرینش میں ہوئی اور آخری وحدت اقوامی جس کی بنیاد آخری زمانہ میں ڈالی گئی یعنی جس کا خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کے وقت میں ارادہ فرمایا۔ یہ دونوں قسم کی وحدتیں خدائے واحد لاشریک کے وجود اور اُسکی وحدانیت پر دوہری شہادت ہو کیونکہ وہ واحد ہے اسلئے اپنے تمام نظام جسمانی اور روحانی میں وحدت کو دوست رکھتا ہے۔ اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اسلئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گذرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا۔ کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا۔ وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا۔ اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک

[1] فاطر: ۲۵ [2] النساء: ۴۲

چشمۂ معرفت صفحہ 83،82 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 91،90 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 391 پر درج

قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں۔ زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈالدی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لئے اسی اُمت میں سے ایک نائب مقرر کیا

جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اُسی کا نام خاتم الخلفاء ہے

پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اُس کے آخر میں مسیح موعود ہے اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دُنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وُہ پیدا نہ ہولے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اُسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اُسی کیطرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ[1] یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اُسکو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیشگوئی میں کچھ تخلف ہو اِس لئے اِس آیت کی نسبت اُن سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئیگا کیونکہ اس عالمگیر غلبہ کیلئے تین امر کا پایا جانا ضروری ہے جو کسی پہلے زمانہ میں وہ پائے نہیں گئے۔

(۱) اوّل یہ کہ پورے اور کامل طور پر مختلف قوموں کے میل ملاقات کیلئے آسانی اور سہولت کی راہیں کھل جائیں اور سفر کی ناقابل برداشت مشقتیں دُور ہو جائیں اور سفر بہت جلدی طے ہو سکے گویا سفر سفر ہی نہ رہے اور سفر کو جلد طے کرنے کے لئے فوق العادت اسباب میسّر آجائیں کیونکہ جب تک مختلف ممالک کے باشندوں کیلئے ایسے اسباب اور سامان حاصل نہ ہوں کہ وہ فوق العادت کے طور پر ایک دوسرے سے مل سکیں اور بآسانی ایک دوسرے کی ایسے طور سے ملاقات کر سکیں کہ گویا وہ ایک ہی شہر کے باشندے ہیں تب تک ایک قوم کے لئے یہ موقعہ حاصل نہیں ہو سکتا کہ وہ یہ دعویٰ کریں کہ اُن کا دین تمام دنیا کے دینوں پر

[1] الصّف : ۱۰

خدا نہیں چاہتا کہ اس کو اسی حالت میں چھوڑ دے۔ اس لئے اس نے ارادہ فرمایا ہے کہ دوبارہ اسلام میں زندگی کی روح پھونکے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں اُن کی سچائی پر صدہا علامتیں ہوتی ہیں۔ ان کی تعلیم ایک کامل بصیرت پر مبنی ہوتی ہے۔ وہ اپنی طاقت عملی کی وجہ سے لوگوں کے لئے ایک نمونہ ہوتے ہیں۔ ان میں ایک خارق عادت کشش پائی جاتی ہے اس لئے ان کی قوت جاذبہ ہزارہا سعیدوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ اوران کے لئے خدا تعالیٰ آسمانی نشانوں کو ظاہر کرتا ہے تا ان کی سچائی پر گواہ ہوں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ اپنے مبعوث ہونے کی علت غائی کو پالیتے ہیں اور نہیں مرتے جب تک ان کی بعثت کی غرض ظہور میں نہ آجائے۔ پس اگرچہ پہلی چار علامتیں میرے دعوے کے متعلق ثابت ہو چکی ہیں۔ لہٰذا میری تعلیم علی وجہ البصیرت ہے اور اسلام کا پاک اور خوبصورت چہرہ ظاہر کرتی ہے اور میری طاقت عملی میری استقامت سے ظاہر ہے کہ میں پچیس برس سے لعن طعن مخالفوں کا نشانہ ہو رہا ہوں۔ میرے پرخون کے مقدمات بنائے گئے اور گورنمنٹ کو اُکسایا گیا اور کفر کا فتویٰ دیا گیا اور مجھے سخت ڈرایا گیا۔ پھر وہ کون سی چیز تھی جس نے میری استقامت کو بحال رکھا۔ کیا وہ خدا کے ساتھ پاک تعلق نہ تھا؟ اور جو مجھ میں قوت کشش وغیرہ بھیجی ہے وہ اس سے ظاہر ہے کہ جب میں نے خدا کی طرف دعوت شروع کی تو میں اکیلا تھا اور اب تین لاکھ سے زیادہ میرے ساتھ جماعت ہے اور جو میرے لئے نشان ظاہر ہوئے وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں اور کوئی مہینہ بغیر نشانوں کے نہیں گزرتا مگر باوجود ان تمام علامتوں کے طالب حق کے لئے میں یہ بات پیش کرتا ہوں کہ میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کروں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آوے تو میں جھوٹا ہوں پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے۔ وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود و مہدی معہود کو کرنا چاہیے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں ☆

والسلام
فقط غلام احمد

☆ الحکم ۲۴ر جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۹

مکتوبات احمد جلد اوّل صفحہ 498 طبع جدید از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 393 پر درج ہے

دروازہ بند ہوجائے کیونکہ ایسے وقت میں جبکہ شرارت انتہاء کو پہنچتی ہے اور قطعی فیصلہ کا وقت آجاتا ہے تو مخالفوں کے حق میں انبیاء علیہم السلام کی بھی دُعا قبول نہیں ہوتی۔ دیکھو حضرت نوح علیہ السلام نے طوفان کے وقت اپنے بیٹے کنعان کیلئے جو کافروں اور منکروں سے تھا دُعا کی اور قبول نہ ہوئی۔ (دیکھو سورہ ہُود رکوع ۲) اور ایسا ہی جب فرعون ڈوبنے لگا تو خدا پر ایمان لایا مگر قبول نہ ہوا۔

ہاں اس خاص وقت سے پہلے اگر رجوع کیا جائے تو البتہ قبول ہوتا ہے۔ ولنذیقنھم من العذاب الادنیٰ دون العذاب الاکبر لعلھم یرجعون[1] یعنی جب خفیف سے آثار عذاب کے ظاہر ہوں تو اُسوقت کی توبہ قبول ہوتی ہے۔ اِسلئے میں بار بار کہتا ہوں کہ ابھی اس عذاب الٰہی کا دُنیا میں صرف آغاز ہی ظاہر ہوا ہے اور اس کا انتہاء اور غایت نہایت ہی سخت ہے لہذا لوگوں کو چاہیئے کہ اُس خاص ہلاکت کے وقت سے پہلے خدا کی طرف رجوع کرلیں اور خدا اور رسول اور امام وقت کی اطاعت کریں اور توبہ و ترک معصیت دُعا و استغفار کے ساتھ اس کا دفعیہ چاہیں اور اپنے اندر ایک نیک پاک تبدیلی پیدا کریں تا اس ہولناک عذاب سے محفوظ رہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کا یہ پختہ وعدہ ہے کہ وہ ایسے وقت میں ہمیشہ مومنوں ہی کو نجات دیا کرتا ہے جیسا کہ فرمایا کذٰلک حقاً علینا ننج المومنین[2]۔ اب ہم اس مضمون کو اس دُعا پر ختم کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہم کو اور کُل مومنوں کو اس بلا سے بچاوے اور وہ راہ راست کی طرف رہنمائی کرے اور باہم صلح و صلاحیت حاصل کرنے کی توفیق بخشے آمین ثم آمین۔

اب میں اپنی جماعت کے رُوحانی بھائیوں کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ اس غضب الٰہی کی آگ اور ہولناک عذاب سے بچنے کیلئے ہمارے پاس دو سامان ہیں۔ ایک ایمان اور دُوسرا التقویٰ۔ ایمان تو یہ ہے کہ ہم اپنے کامل یقین سے جان لیں کہ ہمارے پاس اس عذاب الٰہی سے بچنے کیلئے اپنے ہادی و مولا حضرت

بقیہ حاشیہ: جن کا ذکر حدیث شریف اور رؤیا صالحہ میں ہے ایک کا مصداق نہ ہوں۔ ہرگز نہیں۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ ابھی تک میں اپنے اندر مالی یا علمی ایسی استعداد نہیں دیکھتا جس سے میں اپنے تئیں معقول پیرایہ میں حضرت موصوف کا ناصر قرار دے سکوں۔ کیونکہ یہ عاجز ان دونوں باتوں میں ابھی تک بے سر و سامان اور تہیدست ہے لیکن خدا تعالیٰ کے ان وعدوں اور تسلیوں پر جو مجھے دی گئی ہیں ایمان رکھتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا۔ بلکہ میں کامل یقین سے کہتا ہوں کہ بیشک وہ خدمت جو اس کا جز کے حصہ میں

[1] السجدۃ: ۲۲ [2] یونس: ۱۰۴

یہ حوالہ صفحہ 394 پر درج ہے	الحق (حاشیہ) صفحہ 428،427 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 428،427 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 245

۴۲۸

امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کامل ایمان لانے اور اُنکے مخلصانہ اتباع کے بغیر کوئی صورت نہیں۔ اگر ہم بچیں گے تو حضور ہی کی مخلصانہ اتباع کے سبب اور اگر مرینگے تو انکی ہی مخالفت کے باعث گویا کہ ہماری زندگی اور موت حضور کی اطاعت اور مخالفت پر موقوف ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ ہم اس بات سے ہر وقت ڈرتے اور اپنی تمام حرکات وسکنات کو ٹٹولتے رہیں کہ کسی امر میں ہم اپنے ہادی و مولا کی ہدایات اور انکی امن بخش اطاعات سے باہر نہ رہ جائیں تا کہ اچانک عذاب الٰہی کا شکار نہ بنیں کیونکہ اس عذاب سے بچنے کیلئے امن و پناہ سوائے اطاعت احمدیہ کے نہیں جو اُسکے اندر رہے گا یقیناً بچ جائیگا کیونکہ ہمارا اس بات پر کامل ایمان ہے کہ یہ عذاب جو اب دُنیا کو ہلاک کر کے عدم کی راہ دکھا رہا ہے صرف حضرت امام الزمان علیہ السلام کی مخالفت کے سبب سے ہے اسلئے یہ بات سُنت اللہ کے برخلاف ہے کہ یہ عذاب حضرت اقدس کے مخلص متبعین پر بھی کسی طرح کا اثر ڈالے جیسا کہ قرآن کریم کی صدہا نظیروں سے یہ بات ثابت شدہ صداقت ہے کہ گذشتہ زمانوں میں حضرت انبیاء علیہم السلام کے مخلص ایماندار عذاب الٰہی کے وقت نجات پاتے رہے ہیں! اور یہ بات صرف پہلے ہی نہ تھی بلکہ اب بھی ہے جیسا کہ فرمایا۔ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ؎۱ مگر مومن مخلص بننا شرط ہے کیونکہ اگر مومن نہ ہوگا تو وہ حضرت لوط کی بیوی اور حضرت نوحؑ کے بیٹے کی طرح صرف جسمانی قرابت یا تعلق کیوجہ سے بچ نہیں سکتا اسلئے ہر ایک مومن احمدی بھائی کو لازم ہے کہ حضرت امام الزمان کی چھوٹی اور بڑی مخالفت سے ڈرتا ہوا اور کانپتا ہوا ہر وقت استغفار اور دُعا میں مشغول رہے تا کہ جو باریک باریک امور میں ہماری غفلت کے سبب ہم سے اکثر اوقات مخالفت ہو جاتی ہے اُس کا کفارہ ہوتا رہے اور خدا تعالیٰ اُسکے انتقام کیلئے اپنے مؤاخذہ سے محفوظ رکھے۔ اور جہانتک ہمارے معلومات ہیں ہر ایک امر میں اپنے ہادی

(۱۷)

حاشیہ: مقرر ہو چکی نہ ہو اس دُنیا سے اُٹھایا نہ جاؤنگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے وعدے ٹل نہیں جاتے اور اس کا ارادہ رُک نہیں سکتا اسلئے مَیں دوسرے لفظوں میں یہ کہتا ہوں کہ مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلالی نزول کا رسول ہوں اور وہ یہ ہے کہ اب تک حضرت مسیح موعود کا جمالی نزول تھا۔ اور اب سے جلالی شروع ہوگا یعنی پہلے لوگوں کو جمالی پیرایہ میں سمجھایا جاتا تھا مگر اب خدا تعالیٰ اپنے جلالی اور قہری حربہ کے ساتھ متنبہ کریگا اور اسی امر کی منادی کیلئے مَیں مامور ہوں۔ منہ

(یہ بات اسکی بالکل سچ ثابت ہوگئی) ؎۱ الروم : ۴۸

یہ حوالہ صفحہ 394 پر درج	حقیقت الوحی (حاشیہ) صفحہ 427، 428 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 427، 428 از مرزا قادیانی

* اعلان حق نمبر ۱

طاعون کا علاج

آسمانی نشان فی تائید مسیح الزمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

(اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ)

ملک پنجاب و ہندوستان کے لوگوں پر یہ امر مخفی نہیں کہ ان چند سال کے اندر آفت طاعون نے اس ملک میں کیا کچھ انقلاب کر دکھایا ہے جس شہر یا گاؤں یا گھر میں قدم رکھتی ہے صفائی کئے بغیر نہیں چھوڑتی۔ اسکے ہیبت ناک حملوں کے نظارہ سے دل کانپتے اور بدنوں پر لرزہ آتا ہے۔ یہ آسمانی بجلی کی طرح دنیا کو کھاتی جاتی ہے۔ لوگ اپنے گھروں اور شہروں کو چھوڑ کر بھاگے جاتے ہیں۔ عزیزوں اور اقارب میں تفرقہ ہو

تنبیہ۔ واضح ہو کہ اشتہار چراغ دین کا محض اس غرض سے کتاب حقیقۃ الوحی کے ساتھ شامل کیا جاتا ہو کہ تا ہر ایک منصف مزاج معلوم کرلے کہ یہ شخص جو اپنے اعمال کی سزا پا چکا ہے پہلے میری تصدیق کرتا تھا اور پھر نفس امارہ کی کشش سے بعض پادریوں سے اتفاق کر کے مرتد ہو گیا اور مجھے دجّال وغیرہ ناموں سے پکارا اور میرے مخالف کتاب منارۃ المسیح اور اعجاز محمدی لکھی۔ اب ہر ایک منصف مزاج خود انصاف کی نظر سے دیکھ سکتا ہو کہ یہی چراغ دین جس نے میری تائید میں یہ اشتہار لکھا تھا اور جس وقت تک یہ مصدق تھا خدا نے طاعون وغیرہ سے اسکو محفوظ رکھا پھر جب اسنے جامۂ ارتداد پہن کر تحقیر اور توہین پکڑی تو [illegible] پکڑا گیا اور میری پیشگوئی کے مطابق اور نیز اپنے مباہلہ کی رُو سے ہلاک ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

* حاشیہ نمبر ۱۔ میں اس جگہ یہ بات کو بھی ظاہر کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ میرا یہ اعلان حضرت مسیح کی طرف سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ

...(حاشیہ) صفحہ 418،419 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 418،419 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 394 پر درج ہے

حوالہ نمبر 246

رہا ہے۔ دُنیا کے دم میں دم نہیں رہا۔ مخلوق اپنی بچاؤ کی مختلف تدبیروں میں مشغول ہے مگر افسوس کہ اس کی اصل حقیقت سے محض ناواقف ہیں۔

میرے دل میں ہمدردی بنی نوع کا ایک جوش ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس کا حقیقی اور قطعی اور یقینی علاج اس عاجز پر ظاہر فرمایا ہے اسلئے میرا دل و ایمان و ہمدردی بنی نوع انسان مجھے مجبور کر رہی ہے کہ میں اس اصل علاج کو جو اس آفت کے دفعیہ کیلئے کافی و شافی ہے اور جسکے اندر دُنیا کے بچاؤ کے اسباب موجود ہیں پبلک پر ظاہر کروں تاکہ جنکی قسمت میں اس سعادت سے حصہ لینا مقسوم ہے نجات پائیں۔

پس واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ قریباً عرصہ ایک سال سے اس عاجز پر کشفی رنگ میں ظاہر فرما رہا ہے کہ زمانہ رُوحانی قیامت یعنی صلح و صلاحیت کے زمانہ کا مقدمہ اور آغاز ہے جس کو اہلِ اسلام کے محاورہ میں فتح اسلام اور مسیحیوں کے نزدیک مسیح کے جلالی نزول اور اسکی بادشاہت کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور وہ ایسا زمانہ ہے جس میں شیطانی تسلط اور دجالی فتنت دُنیا سے اُٹھائی جائیگی اور زمین روز روشن کی طرح خدا کے جلال کی معرفت سے معمور ہوگی اور حقیقی خدا پرستی ابدی راستبازی امن و صلحکاری دُنیا میں قائم ہوگی اور قوم قوم سے اور بادشاہ بادشاہ سے لڑائی نہ کرینگے۔ مذہبی مخالفتیں تمام دُنیا سے اُٹھ جائینگی اور اہلِ دُنیا ایک ہی طریق دین میں ہو کر صلح و صلاحیت کا کامل نمونہ ظاہر کرینگے اور قومیں جسمانی اور رُوحانی نعمتوں سے مالا مال ہو کر نہایت امن و چین کی حالت میں اپنی زندگی بسر کرینگی اور تمام جنگ جدال فتن و فساد۔ بغض و عداوت کفر و معصیت رنج و مصائب دُنیا سے اُٹھائے جائینگے۔ یہانتک کہ شیر اور بیل بھیڑ اور بھیڑیا اب

حاشیہ: کی طرف سے ہے کیونکہ اُس نے مجھے امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور آپکے اس متبرک زمانہ کی چگونگی حالات پر گواہی دینے کیلئے مامور فرمایا ہے جیسا کہ سورہ بروج آیت والیوم الموعود وشاھدٍ ومشھود کے مفہوم سے ثابت ہے کیونکہ یوم الموعود یہی زمانہ ہے اور مشہود سے مُراد حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام ہیں اور شاہد وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے جناب ممدوح کی صداقت پر گواہی دینگے اسلئے میں اپنے سچے دل سے خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر یہ گواہی دیتا ہوں کہ بلاشک حضرت اقدس مرزا صاحب خدا تعالیٰ کی طرف سے اس زمانہ کیلئے بحیثیت ماموریت منصب امامت پر مشرف ہیں اور جناب کی اطاعت خدا کی خوشنودی کا سبب اور مخالفت اُسکے قہر و غضب کا موجب ہے۔ لہٰذا دنیا کے زیادہ

× (نقل مطابق اصل)

+ دباوجود اس قدر علم کے پھر بھی مخالفت سے نہیں ڈرا)

یہ حوالہ صفحہ 394 پر درج	حقیقت الوحی (حاشیہ) صفحہ 418،419 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 418،419، از مرزا قادیانی

مسیح موعود ہونے کا ثبوت

اس میں تو کچھ شک نہیں کہ اس بات کے ثابت ہونے کے بعد کہ درحقیقت حضرت مسیح ابن مریم اسرائیلی نبی فوت ہو گیا ہے ہر ایک مسلمان کو یہ ماننا پڑے گا کہ فوت شدہ نبی ہرگز دنیا میں دوبارہ نہیں آسکتا کیونکہ قرآن اور حدیث دونوں بالاتفاق اس بات پر شاہد ہیں کہ جو شخص مر گیا پھر دنیا میں ہرگز نہیں آئے گا۔ اور قرآن کریم انّھم لا یرجعون کہہ کر ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے ان کو رخصت کرتا ہے۔ اور قصہ عزیر وغیرہ جو قرآن کریم میں ہے اس بات کے مخالف نہیں کیونکہ لغت میں موت بمعنے نوم اور غشی بھی آیا ہے۔ دیکھو قاموس۔ اور جو عزیر کے قصہ میں ہڈیوں پر گوشت چڑھانے کا ذکر ہے وہ حقیقت میں ایک الگ بیان ہے جس میں یہ جتلانا منظور ہے کہ رحم میں خدا تعالیٰ ایک مردہ کو زندہ کرتا ہے اور اس کی ہڈیوں پر گوشت چڑھاتا ہے اور پھر اس میں جان ڈالتا ہے ماسوا اس کے کسی آیت یا حدیث سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ عزیر دوبارہ زندہ ہو کر پھر بھی فوت ہوا پس اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ عزیر کی زندگی دوم دنیوی زندگی نہیں تھی ورنہ بعد اس کے ضرور کہیں اس کی موت کا بھی ذکر ہوتا ایسا ہی قرآن کریم میں جو بعض لوگوں کی دوبارہ زندگی لکھی ہے وہ بھی دنیوی زندگی نہیں۔

اب حدیثوں پر نظر غور کرنے سے بخوبی یہ ثابت ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں ابن مریم اترنے والا ہے جس کی تعریفیں لکھی ہیں کہ وہ گندم گوں ہوگا اور بال اس کے سیدھے ہوں گے اور مسلمان کہلائے گا اور مسلمانوں کے باہمی اختلافات دور کرنے کے لئے آئے گا اور مغز شریعت جس کو وہ بھول گئے ہوں گے انہیں یاد دلائے گا اور منظور ہے کہ وہ اس وقت نازل ہو جس وقت انتہا تک شر اور فتن پہنچ جائیں اور مسلمانوں پر

ص ۱۵ انبیاء ۹۶

یہ حوالہ صفحہ 395 پر درج ہے | ازالہ اوہام صفحہ 359 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 460,459 از مرزا قادیانی

وہ تنزل کا زمانہ ہو جو یہودیوں پر ان کے آخری دنوں میں آیا تھا۔

اس زمانہ کے بعض نو تعلیمیافتہ ایسے شخص کے آنے سے ہی شک میں ہیں جو ابن مریم کے نام پر آئے گا وہ کہتے ہیں کہ یہ عظیم الشان شخص جو حدیثوں میں بیان کیا گیا ہے اگر واقعی طور پر ایسا آدمی آنے والا تھا تو چاہیئے تھا کہ قرآن کریم میں اس کا کچھ ذکر ہوتا جیسا کہ دابۃ الارض اور دخان اور یاجوج اور ماجوج کا ذکر ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ لوگ سراسر غلطی پر ہیں خدا تعالیٰ نے اپنے کشف صریح سے اس عاجز پر ظاہر کیا ہے کہ قرآن کریم میں مثالی طور پر ابن مریم کے آنے کا ذکر ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ قرار دیا ہے جیسا کہ فرماتا ہے انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا[1] اس آیت میں خدا تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موسیٰ کی طرح اور کفار کو فرعون کی طرح ٹھہرایا ہے پھر دوسری جگہ فرمایا وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا[2] ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون (الجزو نمبر ۱۸ سورۃ النور) یعنی خدا تعالیٰ نے اس امت کے مومنوں اور نیکوکاروں کے لئے وعدہ فرمایا ہے کہ انہیں زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے پہلوں کو بنایا تھا یعنی اسی طرز اور طریق کے موافق اور نیز اسی مدت اور زمانہ کے مشابہ اور اسی صورت جلالی اور جمالی کی مانند جو بنی اسرائیل میں سنت اللہ گذر چکی ہے اس امت میں بھی خلیفے بنائے جائیں گے اور ان کا سلسلہ خلافت اس سلسلے سے کم نہیں ہوگا جو بنی اسرائیل کے خلفاء کے لئے مقرر کیا گیا تھا اور نہ ان کی طرز خلافت اس طرز سے مباین و مخالف ہوگی جو بنی اسرائیل کے خلیفوں کے لئے مقرر کی گئی تھی پھر آگے فرمایا گیا ہے کہ ان خلیفوں کے ذریعے سے (دین) [illegible]

۲۵ک ۱۲۵

[1] مزمل: ۱۶ [2] نور: ۵۶

ازالہ اوہام صفحہ 359 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 460,459 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 395 پر درج ہے

مگر یاد رہے کہ کسی فرقہ متقدمین یا متاخرین نے یہ نہیں لکھا کہ مسیح کو اسی جہان میں خدا تعالیٰ نے چھپایا ہے۔ ہاں مسلمان صوفیوں کے ایک گروہ کا یہ مذہب ہے کہ مسیح کا آسمان سے فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہونا باطل ہے کیونکہ یہ صورت ایمان بالغیب کے مخالف ہے۔ اور قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ باربار فرماتا ہے۔ کہ جب فرشتے زمین پر اُترتے نظر آئینگے تو اُس وقت دُنیا کا خاتمہ ہوگا۔ اور اس وقت کا ایمان منظور نہ ہوگا۔ اور فرماتا ہے کہ فرشتوں کو زمین پر اُترتے دنیا کے لوگ ہرگز دیکھ نہیں سکتے۔ اور جب دیکھیں گے تو اس وقت یہ دنیا نہیں ہوگی۔ سو جبکہ قرآن شریف کے نصوص صریحہ اور آیات قطعیۃ الدلالت سے یہ امر ثابت ہوگیا کہ فرشتوں کا نزول اُسوقت ہوگا کہ جبکہ ایمان لانا بے فائدہ ہوگا۔ جیسا کہ جان کندن کے وقت جب فرشتے نظر آتے ہیں تو وہ وقت ایمان لانے کا وقت نہیں ہوتا۔ تو اس صورت میں یا تو یہ عقیدہ رکھنا چاہیئے کہ مسیح کے نزول کے بعد ایمان نفع نہیں دیگا۔ مگر یہ عقیدہ تو صریح باطل ہے۔ کیونکہ اس پر اتفاق ہوگیا ہے کہ مسیح کے نزول کے وقت اسلام دنیا پر کثرت سے پھیل جائے گا۔ اور ملل باطلہ ہلاک ہوجائیں گی اور راستبازی ترقی کرے گی۔ پس جبکہ یہ عقیدہ رکھنا درست نہ ہُوا تو بالضرورت برعایت نصوص صریحہ قرآن شریف کے اس دوسرے پہلو کو ماننا پڑا کہ فرشتوں کا اور اُن کے ساتھ مسیح کا نازل ہونا ظاہری طور پر محمول نہیں ہے بلکہ بوجہ قرینہ بیّنہ نصّ صریح قرآن کے اس نزول کے تاویلی طور پر معنے ہونگے۔ کیونکہ جسمانی طور پر حضرت عیسےٰ کا آسمان سے فرشتوں کے ساتھ نازل ہونا نصّ صریح قرآن سے مخالف اور معارض پڑا ہے۔ یہی مشکل تھی جو اکابر اسلام کو پیش آئی اور اسی مشکل کی وجہ سے امام مالک رضی اللہ عنہ نے کھلے کھلے طور پر بیان کر دیا کہ حضرت عیسےٰ فوت ہوگئے ہیں اور اسی وجہ سے امام ابن حزم بھی اُن کی فوت کے قائل ہوئے۔ اور اسی وجہ سے تمام اکابر علماء معتزلہ کا یہی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ وفات پا چکے۔ غرض آسمان سے نازل ہونے کا بطلان نہ صرف آیت قل سبحان ربّی سے ثابت ہوتا ہے۔

بنی اسرائیل: ۹۴

صفحہ 136 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 381 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 396 پر درج ہے

میں عذاب دینا چاہوں وہ عذاب میں گرفتار ہو اور جس کو میں چھوڑنا چاہوں وہ عذاب سے محفوظ رہے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۱ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۸ مارچ ۱۹۰۶ء " آخَّرَہُ اللّٰہُ اِلٰی وَقْتٍ مُّسَمًّی[1]"

فرمایا۔ چھوٹے زلزلے تو آتے ہی رہتے ہیں لیکن سخت زلزلہ جو آنے والا ہے اس کے وقت میں تاخیر ڈال دی گئی ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ تاخیر کتنی ہے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۴ مورخہ ۵ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ بدر جلد ۲ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۱ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء "میں[2] پچاس یا ساٹھ اور نشان دکھلاؤں گا۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۴ مورخہ ۵ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

مارچ ۱۹۰۶ء "چند روز ہوئے یہ الہام ہوا تھا۔

اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ[3]۔

ممکن ہے کہ اس کی یہ تعبیر ہو کہ محمود کے ہاں لڑکا ہو کیونکہ نافلہ پوتے کو بھی کہتے ہیں یا بشارت کسی اور وقت تک موقوف ہو۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۴ مورخہ ۵ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

مارچ ۱۹۰۶ء "خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابلِ مؤاخذہ ہے۔"

(مکتوب بنام ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد مندرجہ رسالہ "الذکر الحکیم" نمبر ۴ صفحہ ۲۴ مرتبہ ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد۔ الفضل جلد ۲۲ نمبر ۸۵ مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۵ء صفحہ ۸)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ نے اس میں تاخیر ڈال دی ہے وقت مقررہ تک۔

[2] الحکم میں یہ الفاظ ہیں "میں پچاس یا ساٹھ نشان اور دکھلاؤں گا۔"

[3] (ترجمہ السلام) "ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو تیسرا پوتا ہوگا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۰۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۹)

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 519 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 396 پر درج

کی عادت کے طور پر پیش آویں۔ ہر ایک قسم کی شرارت اور خباثت کو چھوڑ دیں پس اگر ان سات سال

بقیہ حاشیہ

سو روپیہ دے گیا کہ میں چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں خرچ ہو جائے۔ وہ سو روپیہ شاید اُس غریب نے کئی برسوں میں جمع کیا ہوگا۔ مگر للّٰہی جوش نے خدا کی رضا کا جوش دلایا۔ ✤

پس یہ خدا کی رحمت اور خدا کا فضل ہے جو اُس نے ہمیں اُن تکالیف سے بچایا۔ جن میں ہمارے مخالف گرفتار ہیں۔ میں اُس واحد لاشریک کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ اگرچہ مباہلہ سے پہلے بھی وہ ہمیشہ میرا متکفل رہا۔ مگر مباہلہ کے بعد کچھ ایسے برکات روحانی اور جسمانی نازل ہوئے کہ پہلی زندگی میں میں ان کی نظیر نہیں دیکھتا۔

آٹھواں امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت زیادہ کرنے کے لئے ظہور میں آیا۔ کتاب **ست بچن** کی تالیف ہے۔ اس کتاب کی تالیف کے لئے خدا تعالےٰ نے مجھے وہ سامان عطا کئے جو **تین سو برس** سے کسی کے خیال میں بھی نہیں آئے تھے۔ میری یہ کتاب سولہ لاکھ سکھ صاحبان کے لئے ایسی ایک لطیف دعوت ہے جس سے میں امید کرتا ہوں۔ کہ اُن کے دلوں پر بہت اثر پڑے گا۔ میں اس کتاب میں **باوا نانک صاحب** کی نسبت ثابت کر چکا ہوں کہ باوا صاحب درحقیقت مسلمان تھے اور لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ آپ کا ورد تھا۔ آپ بڑے **صالح** آدمی تھے۔ آپ نے دو مرتبہ **حج** بھی کیا۔ اور اولیاء اسلام کی قبروں پر اعتکاف بھی کرتے رہے۔ جنم ساکھیوں میں آپ کے وصایا میں اسلام اور توحید اور نماز روزہ کی تاکید پائی جاتی ہے۔ آپ نماز کے بہت پابند تھے۔ اور بنفس نفیس خود بانگ بھی دیا کرتے تھے آخری شادی آپ کی ایک نیکبخت مسلمان کی لڑکی سے ہوئی تھی جس سے کہا جاتا ہے کہ آپ نے اہل مسلمانوں کے ساتھ تعلق رشتہ بھی پیدا کر لیا۔ اور اسی کتاب میں لکھا ہے۔ کہ آپ کی بھاری یادگار وہ **چولہ** ہے جس پر کلمہ شریف اور قرآن شریف کی بہت سی آیتیں لکھی ہوئی ہیں۔ آپ نے یادگار کے طور پر گرنتھ کو نہیں چھوڑا۔ اور نہ اس کے جمع کرنے کے لئے کوئی وصیت کی۔ فقط اس چولہ کو چھوڑا جس پر قرآن شریف لکھا ہوا تھا۔ اور جس پر جلی قلم سے یہ لکھا ہوا تھا۔ **اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام** یعنی سب دین جھوٹے ہیں مگر اسلام۔ پس یہ کتاب جو بعد مباہلہ تیار ہوئی۔ یہ وہ عطیہ ربانی ہے جو **مجھ کو ہی** عطا کیا گیا۔ اور خدا نے اس تبلیغ کا ثواب **مجھ کو ہی** عطا فرمایا۔

نواں امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت کے زیادہ ہونے کا موجب ہوا یہ ہے کہ اس

✤ جب سے دنیا میں ... منشی محمد جان صاحب ... [illegible]

... صاحب ... اپنا وطن ... ہجرت کر کے ... اور ہر یک خدمت میں حاضر ہیں گویا اپنی زندگی اس راہ میں وقف کر رہے ہیں۔ منہ

یہ حوالہ صفحہ 397 پر درج ہے	انجام آتھم (ضمیمہ) صفحہ 30 تا 35 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 314 تا 319 از مرزا قادیانی

میں میری طرف سے خدا تعالیٰ کی تائید سے اسلام کی خدمت میں نمایاں اثر ظاہر نہ ہوں اور جیسا کہ مسیح کے

وصہ میں آٹھ ہزار کے قریب لوگوں نے میرے ہاتھ میں بیعت کی اور بعض قادیان پہنچ کر اور بعض نے بذریعہ خط توبہ کا اقرار کیا۔ پس میں یقیناً جانتا ہوں کہ اس قدر بنی آدم کی توبہ کا ذریعہ جو مجھ کو ٹھہرایا گیا یہ اس قبولیت کا نشان ہے جو خدا کی رضامندی کے بعد حاصل ہوتی ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ میری بیعت کرنے والوں میں دن بدن صلاحیت اور تقویٰ ترقی پذیر ہے۔ اور ایام مباہلہ کے بعد گویا ہماری جماعت میں ایک اور عالم پیدا ہو گیا ہے۔ میں اکثر کو دیکھتا ہوں کہ سجدہ میں روتے اور تہجد میں تضرع کرتے ہیں۔ ناپاک دل کے لوگ ان کو کافر کہتے ہیں۔ اور وہ اسلام کا جگر اور دل ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے نوعمر دوست جیسا کہ خواجہ کمال الدین بی۔ اے بڑی سرگرمی سے دین کی اشاعت میں کوشش کر رہے ہیں۔ اُن کے چہرہ پر نیک بختی کے نشان پاتا ہوں۔ وہ دین کے لئے سچا جوش اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ نمازوں میں خشوع ظاہر کرتے ہیں۔ ایسا ہی ہمارے نوعمر دوست میرزا یعقوب بیگ و میرزا ایوب بیگ جوان صالح ہیں۔ بارہا میں نے اُن کو نماز میں روتے دیکھا ہے۔

غرض یہ سب اس راہ میں فدا ہو رہے ہیں۔ ایسا ہی ہمارے مخلص میرزا خدا بخش صاحب اس راہ میں وہ صدق رکھتے ہیں کہ جس کے بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں۔ اور ہمارے مخلص دوست منشی زین الدین محمد ابراہیم صاحب انجینئر بمبئی وہ ایمانی جوش رکھتے ہیں کہ میں گمان نہیں کر سکتا کہ تمام بمبئی میں اُن کا کوئی نظیر بھی ہے۔ ہمارے مخلص اور محبت و اخلاص میں محو مولوی حکیم نورالدین صاحب کا ذکر کرنا اس جگہ ضروری نہیں کیونکہ وہ تمام دنیا کو پامال کر کے میرے پاس اُن فقراء کے رنگ میں آ بیٹھے ہیں جیسا کہ اخص صحابہ رضی اللہ عنہم نے طریق اختیار کر لیا تھا۔

اب ہمارے مخالفین کو سوچنا چاہیئے کہ اس باغ کی ترقی اور سرسبزی جو عبدالحق کے مباہلہ کے بعد کس قدر ہوئی ہے۔ یہ خدا کی قدرت نے کیا ہے جس کی آنکھیں ہوں وہ دیکھے۔ ہماری امرتسر کی مخلص جماعت۔ ہماری لاہور کی مخلص جماعت۔ ہماری سیالکوٹ کی مخلص جماعت۔ ہماری کپورتھلہ کی مخلص جماعت۔ ہماری ہندوستان کے شہروں کی مخلص جماعتیں وہ نور اخلاص اور محبت اپنے اندر رکھتی ہیں کہ اگر ایک بافراست آدمی ایک مجلس میں ان کے منہ دیکھے تو یقیناً سمجھ لیگا کہ یہ خدا کا ایک معجزہ ہے جو ایسا اخلاص ان کے دل میں بھر دیئے۔ اُن کے چہروں پر اُن کی محبت کے نور چمک رہے ہیں وہ ایک پہلی جماعت ہے جس کو خدا صدق کا نمونہ دکھلانے کیلئے تیار کر رہا

دسواں امر عبدالحق کے مباہلہ کے بعد میری عزت کا موجب ہوا جلسہ مذاہب لاہور

یہ حوالہ صفحہ 397 پر درج ہے	انجام آتھم (ضمیمہ) صفحہ 30 تا 35 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 314 تا 319 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 250

باطل سے ادیان باطلہ کا رہنا ضروری ہے یہ صورت بجز نزول برکت کے ذریعہ سے ظہور میں نہ آوے

ہے اس جلسہ کے بارے میں کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں جس رنگ اور نورانیت کی قبولیت میرے مضمون کے پڑھنے سے پیدا ہوئی۔ اور جس طرح دلی جوش سے لوگوں نے مجھے اور میرے مضمون کو عظمت کی نگاہ سے دیکھا کچھ ضرورت نہیں کہ میں اس کی تفصیل کروں۔ بہت سی گواہیاں اس بات پر نشر ہو چکے ہیں کہ اس مضمون کا جلسہ مذاہب پر ایسا فوق العادت اثر ہوا تھا۔ کہ گویا ملائک آسمان سے نور کے طبق لے کر حاضر ہو گئے تھے۔ ہر ایک دل اس کی طرف ایسا کھینچا گیا تھا۔ کہ گویا ایک دست غیب اس کو کشاں کشاں عالم وجد کی طرف لے جا رہا ہے سب لوگ بے اختیار بول اٹھتے تھے کہ اگر یہ مضمون نہ ہوتا تو آج بباعث محمد حسین وغیرہ کے اسلام کو سبکی اٹھانی پڑتی۔ ہر ایک پکارتا تھا کہ آج اسلام کی فتح ہوئی۔ مگر سوچو کہ کیا یہ فتح ایک دجال کے مضمون سے ہوئی۔ پھر میں کہتا ہوں کہ کیا ایک کافر کے بیان میں یہ حلاوت اور یہ برکت اور یہ تاثیر ڈال دی گئی۔ وہ جو مومن کہلاتے تھے اور آٹھ ہزار مسلمان کو کافر کہتے تھے جیسے محمد حسین بٹالوی خدا نے اس جلسہ میں کیوں ان کو ذلیل کیا۔ کیا یہ وہی الہام نہیں "کہ میں تیری اہانت کرنیوالوں کی اہانت کروں گا" اس جلسہ اعظم میں ایسے شخص کو کیسی عزت دی گئی جو مولویوں کی نظر میں ایک کافر مرتد ہے۔ کیا کوئی مولوی اس کا جواب دے سکتا ہے۔

پھر علاوہ اس عزت کے جو مضمون کی خوبی کی وجہ سے عطا ہوئی۔ اسی روز وہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی جو اس مضمون کے بارے میں پہلے سے شائع کی گئی تھی۔ یعنی یہ کہ

یہی مضمون سب مضمونوں پر غالب آئیگا

اور وہ اشتہارات تمام مخالفوں کی طرف جلسہ سے پہلے روانہ کئے گئے تھے۔ شیخ محمد حسین بٹالوی اور مولوی احمد اللہ اور ثناء اللہ وغیرہ کی طرف روانہ ہو چکے تھے سو اس روز وہ الہام بھی پورا ہوا اور شہر لاہور میں دھوم مچ گئی کہ نہ صرف مضمون اس شان کا نکلا جس سے اسلام کی فتح ہوئی بلکہ ایک الہامی پیشگوئی بھی پوری ہو گئی۔

اس روز ہماری جماعت کے بہادر سپاہی اور اسلام کے معزز رکن حبی فی اللہ مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے مضمون کے پڑھنے میں وہ بلاغت فصاحت دکھلائی کہ گویا ہر لفظ میں ان کو روح القدس مدد دے رہا تھا

سو یہ عزتیں اور قبولیتیں ہم کو مباہلہ کے بعد ملیں۔ اب کوئی مولوی ہمیں بتلاوے

یہ حوالہ صفحہ 397 پر درج ہے	انجام آتھم (ضمیمہ) صفحہ 30 تا 35 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 314 تا 319 از مرزا قادیانی

یعنی خدا تعالیٰ میرے ہاتھ سے وہ نشان ظاہر کرے جس سے اسلام کا بول بالا ہو اور جس سے

کہ عبد الحق نے مباہلہ کے بعد کونسی عزت دنیا میں پائی۔ کونسی قبولیت اس کی لوگوں میں پھیلی۔ کونسے مالی فتوحات کے دروازے اس پر کھلے۔ کون سی علمی فضیلت کی پگڑی اس کو پہنائی گئی صرف فضول گوئی کے طور سے ایک بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا تھا کہ تا یہی مباہلہ کا اثر سمجھا جائے۔ مگر اس کی بدبختی سے وہ دعوے بھی باطل نکلا۔ اور اب تک اس کی عورت کے پیٹ میں سے ایک چوہا بھی پیدا نہ ہوا۔ مگر اس کے مقابل پر خدا تعالیٰ نے میرے الہام کو پورا کر کے مجھے لڑکا عطا کیا ✱

ضمیمہ رسالہ انجام آتھم

یہ دس برکتیں مباہلہ کی ہیں جو میں نے لکھی ہیں۔ پھر کیسے خبیث وہ لوگ ہیں جو اس مباہلہ کو بے اثر سمجھتے ہیں۔ فعلیھم ان یتدبّروا ویفکّروا فی ھٰذہ العشرۃ الکاملۃ۔

بالآخر ہم دوبارہ ہر ایک مخالف مکفر مکذب پر ظاہر کرتے ہیں کہ وہ مباہلہ کے میدان میں آ دیکھ لے

یقیناً سمجھیں کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے عبد الحق کے مباہلہ کے بعد یہ دس قسم کا ہم پر انعام و اکرام کیا اور اس کو ذلیل کیا۔ اور اس کا بیٹے کا دعویٰ بھی جھوٹا نکلا۔ اور کوئی عزت اس کو حاصل نہ ہوئی۔ اور خدا تعالیٰ نے اس کے تمام دعاوی کو رد کیا۔ اس سے بڑھ کر ان مباہلوں میں ہوگا۔ میں نے اس روز **بددعا نہیں کی**۔ کیونکہ وہ نا سمجھ اور غبی تھا۔ اور اس کی جہالت اس کو قابل رحم ٹھہراتی تھی **مگر اب میں بددعا کروں گا**۔ سو چاہیئے کہ ہر یک مباہلہ کی درخواست کرنے والا اپنی طرف سے چھپا ہوا اشتہار شائع کرے۔ اور یہ ضروری ہوگا کہ مباہلہ کرنے والا صرف ایک نہ ہو۔ بلکہ کم سے کم دس ہوں۔ اور چونکہ مباہلہ کے لئے ہر یک شخص بلایا گیا ہے خواہ پنجاب کا ہو یا ہندوستان کا۔ یا بلاد عرب کا یا بلاد فارس کا۔ اس لئے یہ **مشقت** مخالفوں پر جائز نہیں رکھی گئی کہ وہ دور دراز سفر کر کے پہنچیں بلکہ حسب منطوق وما جعل علیکم فی الدین من حرج۔ یرید اللّٰہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر۔ یہ تجویز قرار پائی ہے کہ ہر ایک شخص **اشتہارات کے ذریعہ سے مباہلہ کرے**۔ مگر یہ شرط ضروری ہے کہ جو الہامات میں نے رسالہ انجام آتھم میں صفحہ ۵۱ سے صفحہ ۶۲ تک لکھے ہیں۔ وہ کل الہامات اپنے اشتہار مباہلہ میں لکھے۔ اور محض حوالہ نہ دے بلکہ کل الہامات صفحات مذکورہ کے اشتہار میں درج کرے۔ اور پھر بعد اس کے عبارت ذیل کی دعا اس اشتہار میں لکھے۔ اور وہ یہ ہے

دعا

اے خدائے علیم و خبیر میں جو فلاں ابن فلاں ساکن قصبہ فلاں ہوں اس شخص کو

✱ مولوی عبد الحق غزنوی نے ۹ شعبان ۱۳۱۴ھ کو اس لعنت کی سیاہی کو دھونے کیلئے جو اس کے منہ پر لگ گئی ہے ایک اشتہار دیا ہے اس اشتہار کا جواب اسی ضمیمہ میں مکمل طور پر [illegible] ...

یہ حوالہ صفحہ 397 پر درج ہے	انجام آتھم (ضمیمہ) صفحہ 30 تا 35 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 314 تا 319 از مرزا قادیانی

ہر ایک طرف سے اسلام میں داخل ہونا شروع ہو جائے۔ اور عیسائیت کا باطل معبود فنا ہو جائے اور دنیا

جس کا نام غلام احمد ہے دعویٰ مسیح موعود ہونے میں کاذب اور مفتری اور کافر جانتا
ہوں اور یہ تمام الہام جن کو میں نے انجام آتھم کے صفحہ ۵۱ سے صفحہ ۶۲ تک اس
اشتہار میں لکھے ہیں یہ سب تیرے نزدیک افترا یا شیطانی وساوس ہیں۔ تیری طرف
سے نہیں ہیں پس اے خدائے قادر اگر تو جانتا ہے کہ میں اپنے اس امر میں سچا
ہوں اور اس کا یہ دعویٰ تیری طرف سے نہیں اور نہ یہ الہام تیری طرف سے ہیں
بلکہ وہ درحقیقت کافر ہے تو اس امت مرحومہ پر یہ احسان کر کہ اس مفتری کو
ایک سال کے اندر ہلاک کر دے تا لوگ اس کے فتنہ سے امن میں آجائیں اور اگر یہ
مفتری نہیں اور تیری طرف سے ہے اور یہ تمام الہام تیرے ہی منہ کی پاک باتیں
ہیں تو مجھ پر جو میں اس کو کافر اور کذاب سمجھتا ہوں دکھ اور ذلت سے بھرا ہوا
عذاب اس دن سے ایک برس کے اندر نازل کر۔ آمین۔

یہ اشتہار جب کسی مباہلہ کرنے والے کی طرف سے بغیر کسی تغیر تبدل کے آئے گا۔ تو ایک شخص کو کہا جائے گا کہ اس اشتہار کو جاری جماعت میں پڑھے تب اس کے ختم ہونے پر تمام جماعت آمین کہے گی اور ایسا ہی کیا جائے گا گویا یہ مباہلہ ہو گیا۔ ایسا ہی میری طرف سے اس اشتہار آنے کے بعد اس مضمون کی تحریر مباہلہ پہنچے گی کہ میں وہ تمام الہامات جو انجام آتھم کے صفحہ ۵۱ سے صفحہ ۶۲ تک لکھے گئے ہیں اس اپنی تحریر میں درج کروں گا اور بعد اس کے لکھوں گا کہ اے خدائے قادر و علیم اگر تو جانتا ہے کہ میں نے دعویٰ مسیح موعود ہونے کا اپنی طرف سے بنا لیا ہے اور یہ تیرے الہامات نہیں جو اس اشتہار میں لکھے گئے ہیں۔ بلکہ میرا افترا ہیں یا شیطانی وساوس ہیں تو آج کی تاریخ سے ایک برس گذرنے سے پہلے مجھے وفات دے یا کسی ایسے عذاب میں مبتلا کر جو موت سے بدتر ہو لیکن اگر تو جانتا ہے کہ میرا دعویٰ تیرے الہام سے ہے۔ اور یہ سب الہامات تیرے الہامات ہیں جو اس اشتہار میں لکھے گئے ہیں۔ تو اس مخالف کو جو اپنے اشتہار مباہلہ کے ذریعہ سے میری تکذیب کرتا اور مجھ کو کاذب جانتا ہے۔ ایک سال کے عرصہ میں نہایت دکھ کی مار میں مبتلا کر۔ آمین۔ اور جب اشتہار اس مخالف مباہلہ کنندہ کے پاس پہنچ جائے تو چاہیئے کہ وہ ایک جماعت میں پڑھا جائے اور بعد ختم ہونے مضمون کے ساری جماعت آمین کہے۔

یہ تجویز مباہلہ ان لوگوں کے لئے ہے جو پچاس کوس سے زیادہ فاصلہ پر رہتے ہیں۔

لیکن جو پچاس کوس کے اندر ہوں جیسے شیخ محمد حسین بٹالوی اور ثناء اللہ امرتسری اور احمد اللہ

(ضمیمہ) صفحہ 30 تا 35 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 314 تا 319 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 397 پر درج ہے

اور سنگ شپکر ٹھہا لے۔ تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اپنے تئیں کاذب خیال کرلوں گا اور خدا جانتا ہے کہ میں ہرگز کاذب نہیں۔ یہ سات برس کچھ زیادہ سال نہیں ہیں۔ اور اس قدر انقلاب اس تھوڑی مدت میں ہو جانا انسان کے اختیار میں ہرگز نہیں پس جبکہ میں سچے دل سے اور خدا تعالیٰ کی قسم کے ساتھ یہ اقرار کرتا ہوں اور تم سب کو اللہ کے نام پر صلح کی طرف بلاتا ہوں تو اب تم خدا سے ڈرو۔ اگر میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوں تو میں تباہ ہو جاؤں گا۔ ورنہ خدا کے مامور کو کوئی تباہ نہیں کرسکتا۔

یہ یاد رہے کہ معمولی بحثیں آپ لوگوں سے بہت ہو چکی ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کی وفات قرآن اور حدیث سے بپایہ ثبوت پہنچ گئی۔ اس طرف سے کتابیں تالیف ہو کر لاکھوں انسانوں میں پھیل گئیں۔ طرف ثانی نے بھی ہر یک تلبیس اور تزویر سے کام لیا۔ پاک کتابوں کے نیک روحوں پر بڑے بڑے اثر پڑے۔ اور ہزارہا سعید لوگ اس جماعت میں داخل ہو گئے۔ اور تقریری اور تحریری بحثوں کے نتیجے اچھی طرح کھل گئے۔ اب پھر اسی بحث کو چھیڑنا یا فیصلہ شدہ امور سے انکار کرنا محض شرارت اور بے ایمانی ہے۔ کتابیں موجود ہیں۔ ہاں عین مباہلہ کے وقت پھر ایک گھنٹہ تک تبلیغ کرسکتا ہوں۔ پس فیصلہ کی یہی راہیں ہیں جو میں نے پیش کی ہیں۔ اب اس کے بعد جو شخص طے شدہ بحثوں کی ناحق درخواست کرے گا میں سمجھوں گا۔ اس کو حق کی طلب نہیں بلکہ سچائی کو ٹالنا چاہتا ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ اصل مسنون طریق مباہلہ میں یہی ہے کہ جو لوگ ایسے مدعی کے ساتھ مباہلہ کریں جو مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ رکھتا ہو اور اس کو کاذب یا کافر ٹھہرا دیں۔ وہ

بقیہ حاشیہ: امرتسری اور عبدالحق غزنوی اور میاں عبدالجبار غزنوی وغیرہ ان کے لئے یہ طریق احسن ہے۔ کہ وہ بالمواجہ مباہلہ کریں۔ آدھی مسافت میں طے کروں اور آدھی وہ طے کریں۔ اور ایک درمیانی جگہ میں مباہلہ ہو جائے۔ یہ ہماری آخری اتمام حجت ہے۔ اب بھی اگر کوئی شخص قلم کو نہیں چھوڑے گا۔ تو اس پر خدا تعالیٰ کی حجت پوری ہو گئی۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ منہ

انجام آتھم (ضمیمہ) صفحہ 30 تا 35 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 314 تا 319 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 397 پر در

ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ[1]۔ پس ہم گنہگار ہونگے اگر دیدہ دانستہ تہلکہ کی طرف قدم اٹھائیں گے اور حج کو جائیں گے۔ اور خدا کے حکم کے برخلاف قدم اٹھانا معصیت ہے حج کرنا مشروط بشرائط ہے مگر فتنہ اور تہلکہ سے بچنے کے لئے قطعی حکم ہے جس کے ساتھ کوئی شرط نہیں۔ اب خود سوچ لو کہ کیا ہم قرآن کے قطعی حکم کی پیروی کریں یا اُس حکم کی جس کی شرط موجود ہے۔ باوجود تحقق شرط کے پیروی اختیار کریں۔

ماسوا اس کے میں آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ آپ اس سوال کا جواب دیں۔ کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو کیا قول اس کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ مسلمانوں کو دجال کے خطرناک فتنوں سے نجات دے یا یہ کہ ظاہر ہوتے ہی حج کو چلا جائے۔ اگر بموجب نصوص قرآنیہ وحدیثیہ پہلا فرض مسیح موعود کا حج کرنا ہے نہ دجال کی سرکوبی تو وہ آیات اور احادیث دکھلانی چاہئیں تا اُن پر عمل کیا جائے۔ اور اگر پہلا فرض مسیح موعود کا جس کے لئے وہ باعتقاد آپ کے مامور ہو کر آئیگا قتل دجال ہے جس کی تاویل ہمارے نزدیک اہلاک ملل باطلہ بذریعہ حجج و آیات ہے تو پھر وہی کام پہلے کرنا چاہیئے۔ اگر کچھ دیانت و تقوٰی ہے تو ضرور اس بات کا جواب دو کہ مسیح موعود دنیا میں آکر پہلے کس فرض کو ادا کریگا۔ کیا پہلے حج کرنا اس پر فرض ہوگا یا یہ کہ پہلے دجالی فتنوں کا قصہ تمام کرے گا۔ یہ مسئلہ کچھ باریک نہیں ہے صحیح بخاری یا مسلم کے دیکھنے سے اس کا جواب مل سکتا ہے۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ گواہی ثابت ہو کہ پہلا کام مسیح موعود کا حج ہے تو لو ہم بہرحال حج کو جائیں گے۔ ہرچہ بادا باد۔ لیکن پہلا کام مسیح موعود کا استیصال فتن دجالیہ ہے تو جب تک اس کام سے ہم فراغت نہ کریں حج کی طرف رُخ کرنا خلاف پیشگوئی نبوی ہے۔ ہمارا حج تو اس وقت ہوگا جب دجال بھی کفر اور دجل سے باز آکر طواف بیت اللہ کرے گا[*]۔ کیونکہ بموجب حدیث صحیح کے

[*] اس جگہ کوئی یہ اعتراض نہ کرے کہ ازالہ اوہام میں یہ لکھا ہے کہ دجال کا طواف بدنیتی سے ہوگا جس طرح چور گھروں کا طواف بدنیتی سے کرتا ہے اب یہ بیان اس کے مخالف ہے۔ کیونکہ دجال درحقیقت ایک گروہ مفسدین

[1] البقرۃ: ۱۹۶

ازالہ اوہام صفحہ 169 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 417,416 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 399 پر درج ہے

وہی وقت مسیح موعود کے حج کا ہوگا۔ دیکھو وہ حدیث جو مسلم میں لکھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود اور دجّال کو قریب قریب وقت میں حج کرتے دیکھا۔ یہ مت کہو کہ دجّال قتل ہوگا کیونکہ آسمانی حربہ جو مسیح موعود کے ہاتھ میں ہے کسی کے جسم کو قتل نہیں کرتا بلکہ وہ اُس کے کفر اور اُس کے باطل عقائد کو قتل کرے گا۔ اور آخر ایک گروہ دجّال کا ایمان لا کر حج کریگا۔ سو جب دجّال کو ایمان اور حج کے خیال پیدا ہونگے وہی دن ہمارے حج کے بھی ہونگے۔ اب تو پہلا کام ہمارا جس پر خدا نے ہمیں لگا دیا ہے دجّالی فتنہ کو ہلاک کرنا ہے کیا کوئی شخص اپنے آقا کی مرضی کے برخلاف کام کر سکتا ہے؟

قولہ:۔ آتھم کی پیشگوئی غلط نکلی۔

اقول:۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ۔ آتھم کی پیشگوئی شرطی تھی اور شرط سے مصلحت الٰہی یہی تھی کہ تا آتھم اس سے فائدہ اٹھائے اور نیز کچے لوگوں کا امتحان ہو جائے۔ سو آتھم نے دلی رجوع کر کے اور رجوع کے نشان دکھلا کر شرط سے فائدہ اُٹھا لیا۔ قسم اور نالش سے اُس نے انکار کیا۔ پھر الہام کے مطابق ہمارے آخری اشتہار سے چھ ماہ بعد مر گیا۔ اگر پیشگوئی جھوٹی نکلی تھی تو اب آتھم کہاں ہے؟ اے نا انصاف لوگو! میں کہاں تک بار بار تمہیں سمجھاؤں۔ اُن رسالوں کو دیکھو جو آتھم کے بارے میں میں نے شائع کئے ہیں۔ خدا نے آتھم کو اپنے الہام کے مطابق مار دیا۔ خدا نے آتھم کو خاک میں ملا دیا۔ اور تم کہتے ہو کہ پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ یہ تو

حاشیہ در حاشیہ: کا کام ہے جو زمین پر شرک اور ناپاکی پھیلانا چاہتے ہیں۔ پس قرآن اور احادیث پر تدبر عمیق کرنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ ایک گروہ دجالین قیامت تک اسی فکر میں رہیں گے کہ حق کو نقصان پہنچادیں اور اُن کا طواف چوروں کے طواف سے مشابہ ہے جو رات کو گھروں کا طواف کرتے ہیں۔ لیکن وہ گروہ جن کو خدا بصیرت اور ہدایت بخش دیگا ان کا طواف ایمان اور ہدایت پانے سے ہوگا۔ سو اصل معنے حدیث مسلم کے یہی ہیں کہ حدیث طواف دجال کے دونوں پہلو پر پوری ہوگی۔ چنانچہ واقعات خارجیہ بھی اسی کی گواہی دے رہے ہیں بعض عیسائی اسلام کیلئے تیار معلوم ہوتے ہیں اور دلوں میں وہ عیسائی مذہب سے متنفر ہوگئے ہیں۔ اور بعض چوروں کی طرح خانہ خدا کی ویرانی کے فکر میں ہیں اور طرح طرح کے مکر کر رہے ہیں۔ منہ

یہ حوالہ صفحہ 399 پر درج ہے	ایام الصلح صفحہ 169 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 417,416 از مرزا قادیانی

کے لئے ضروری ہے پورے طور پر میسّر آگیا۔ ہاں دو مرض میرے لاحق حال ہیں۔ ایک بدن کے اُوپر کے حصہ میں۔ اور دوسری بدن کے نیچے کے حصہ ہیں۔ اُوپر کے حصہ میں دورانِ سر ہے اور نیچے کے حصہ میں کثرتِ پیشاب ہے اور دونوں مرضیں اُسی زمانہ سے ہیں جس زمانہ سے مَیں نے اپنا دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا شائع کیا ہے۔ مَیں نے ان کے لئے دُعائیں بھی کیں مگر منع میں جواب پایا اور میرے دل میں القاء کیا گیا کہ ابتداء سے مسیح موعود کیلئے یہ نشان مقرر ہے کہ وہ دو زرد چادروں کے ساتھ دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اُتریگا۔ سو یہ وُہی دو زرد چادریں ہیں جو میری جسمانی حالت کے ساتھ شامل کی گئیں۔ انبیاء علیہم السلام کے اتفاق سے زرد چادر کی تعبیر بیماری ہے اور دو زرد چادریں دو بیماریاں ہیں جو دو حصہ بدن پر مشتمل ہیں اور میرے پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی کھولا گیا ہے کہ دو زرد چادروں سے مُراد دو بیماریاں ہیں اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ پُورا ہوتا۔

یاد رہے کہ مسیح موعود کی خاص علامتوں میں سے یہ لکھا ہے کہ (۱) وہ دو زرد چادروں کے ساتھ اُترے گا (۲) اور نیز یہ کہ دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اُتریگا (۳) اور نیز یہ کہ کافر اُسکے دم سے مریں گے (۴) اور نیز یہ کہ وہ ایسی حالت میں دکھائی دیگا کہ گویا غسل کر کے حمام میں سے نکلا ہے اور پانی کے قطرے اُس کے سر پر سے موتیوں کے دانوں کی طرح ٹپکتے نظر آئیں گے (۵) اور نیز یہ کہ وہ دجّال کے مقابل پر خانہ کعبہ کا طواف کریگا (۶) اور نیز یہ کہ وُہ صلیب کو توڑیگا (۷) اور نیز یہ کہ وہ خنزیر کو قتل کریگا (۸) اور نیز یہ کہ وہ بیوی کریگا اور اُسکی اولاد ہوگی (۹) اور نیز یہ کہ وُہی ہے جو دجّال کا قاتل ہوگا (۱۰) اور نیز یہ کہ مسیح موعود قتل نہیں کیا جائیگا بلکہ فوت ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں داخل کیا جائیگا۔ وتلک عشرۃ کاملۃ۔

پس دو زرد چادروں کی نسبت ہم بیان کر چکے ہیں کہ وُہ دو بیماریاں ہیں۔ حاشیہ

حقیقۃ الوحی صفحہ 307 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 320 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 400 پر درج ہے

کہ میں آپ کے افتراء کی وجہ سے کسی انسانی عدالت میں آپ پر نالش نہیں کرونگا۔ سو میں کہتا ہوں کہ میں نہ صرف انسانی عدالت میں نالش کرونگا بلکہ میں خدا کی عدالت میں بھی نالش نہیں کرتا۔ لیکن چونکہ آپ نے محض جھوٹے اور قابلِ شرم الزام میرے پر لگائے ہیں اور مجھے ناکردہ گناہ دُکھ دیا ہے اِسلئے میں ہرگز یقین نہیں رکھتا کہ میں اس وقت سے پہلے مروں جب تک کہ میرا قادر خدا ان جھوٹے الزاموں سے مجھے بری کرکے آپ کا کاذب ہونا ثابت نہ کرے۔ اَلَا اِنَّ لَعْنَۃَ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْن۔ اِسی کے متعلق قطعی اور یقینی طور پر مجھ کو ۱۱ دسمبر ۱۹۰۶ء روز پنجشنبہ کو یہ الہام ہوا۔

برمقامِ فلک شدہ یارب گر امیدے دہم مدار عجب۔ بعد ۱۱۔

انشاء اللہ تعالیٰ۔ مگر بہرحال ایک نشان میری بریت کے لئے اِس مدّت میں ظاہر ہوگا جو آپ کو سخت شرمندہ کریگا۔ خدا کی کلام پر ہنسی نہ کرو۔ پہاڑ ٹل جاتے ہیں۔ دریا خشک ہوسکتے ہیں۔ موسم بدل جاتے ہیں مگر خدا کا کلام نہیں بدلتا جب تک پُورا نہ ہولے۔

اِسی طرح میری کتاب اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۹ میں بابو الٰہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہے یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّرَوْا طَمْثَکَ وَاللّٰہُ یُرِیْدُ اَنْ یُّرِیَکَ اِنْعَامَہٗ۔ اَلْاِنْعَامَاتُ الْمُتَوَاتِرَۃ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ اَوْلَادِیْ۔ وَاللّٰہُ وَلِیُّکَ وَرَبُّکَ فَقُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا۔ یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالےٰ تجھے اپنے انعامات دِکھلائے گا جو متواتر ہونگے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہوگیا ہے ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔ یعنی حیض ایک ناپاک چیز ہے مگر بچہ کا جسم اسی سے تیار ہوتا ہے۔ اِسی طرح جب انسان خدا کا ہو جاتا ہے تو جس قدر فطرتی ناپاکی اور گند ہوتا ہے جو انسان کی فطرت کو لگا ہوا ہوتا ہے اُسی سے ایک رُوحانی جسم تیار ہوتا ہے۔ یہی طمث انسانی ترقیات کا نتیجہ ہے۔ اِسی بناء پر صوفیہ کا قول ہے کہ اگر گناہ نہ ہوتا تو انسان کوئی ترقی نہ کرسکتا۔ آدم کی ترقیات کا بھی یہی موجب ہُوا۔ اِسی وجہ سے ہر ایک نبی مخفی کمزوریوں پر نظر کرکے استغفار

حقیقت الوحی تتمہ صفحہ 581، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 581 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 403 پر درج

ظاہر ہے کہ یلج الجمل فی سم الخیاط استعارے کے طور پر ہے۔ اور مدارج میں سے ایک درجے کی علامت کنایہ مقرر فرمائی گئی ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی۔ کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اور اللہ تعالے نے ربولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے پس جن لوگوں کو میرا وہ رقعہ جو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں لکھا تھا اور اس میں اپنی کشفی حالت ظاہر کی تھی میرے جنون کی دلیل نظر آتا ہے وہ اپنے ایمان کی فکر کریں اور قرآن کے الفاظ ولمن خاف مقام ربہ جنتٰن ومن دونھما جنتٰن ہے کی کسوٹی پر اپنے ایمان کو پرکھیں بیان اللہ تعالے ڈرنے والے کو دو جنت عطا فرمانے کا وعدہ فرماتا ہے۔ جس کی تعریف درمیانی فقرات ہیں۔ یعنے اون میں چشمے ہونگے۔ لولو اور مرجان ہونگے سرانے ہونگے وغیرہ وغیرہ آخیر میں فرماتا ہے کہ اون دو جنتوں سے ورے دو جنت اور بھی ہیں یعنے جیسے مرنے کے بعد اون کو دو جنت ملیں گے ایسے ہی اسی دنیاوی زندگی میں بھی دو جنت ملیں گے اور الفاظ من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ۔ اس کی تشریح ہے۔

اب میاں صاحب اور مولوی محمد علی صاحب مہربانی فرماکر کھول کر لکھیں کہ اُن کو دو جنت کون سے حاصل ہیں۔ یونہی اعتراض کر دینا تو بڑا آسان ہے خود کسی جنت کے موصوف بنکر بتا دیں۔ اب میں مختصر طور پر اون خوابوں اور کشفوں کو ظاہر کرتا ہوں جو بطور پیشگوئی ظاہر ہوئے اور ہونے والے ہیں ایک سال سے زیادہ عرصہ گذرا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ پشاور کے گرد کسی مسلمان بادشاہ کی چھیڑ چھاڑ ہو رہی ہے انجام کچھ معلوم نہ ہوا تھا۔ مگر تاہم میں نے

یہ حوالہ صفحہ 404 پر درج ہے	اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر 34، از قاضی یار محمد قادیانی مرید مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 255

میرے حالات کو کچھ اپنے عقائد کے برخلاف پاکر اپنے دلوں میں کہا کہ یا الٰہی کیا تو ایسے انسان کو اپنا خلیفہ بنائے گا کہ جو ایک مفسد آدمی ہے جو ناحق قوم میں پھوٹ ڈالتا ہے اور علماء کے مسلّمات سے باہر جاتا ہے۔ تب خدا نے جواب دیا کہ جو مجھے معلوم ہے وہ تمہیں معلوم نہیں۔ یہ خدا کا کلام ہے کہ جو مجھ پر نازل ہوا اور درحقیقت میرے اور میرے خدا کے درمیان ایسے باریک راز ہیں جن کو دنیا نہیں جانتی اور مجھے خدا سے ایک نہانی تعلق ہے جو قابلِ بیان نہیں۔ اور اس زمانہ کے لوگ اس سے بے خبر ہیں پس یہی معنے ہیں اِس وحیٔ الٰہی کے کہ قال انّی اعلم ما لا تعلمون۔ پھر بقیہ ترجمہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ شخص مجھ سے نزدیک ہوا۔ اور میرا قرب کامل اس نے پایا۔ اور پھر بعد اس کے بہبودیٔ خلائق کے لئے انکی طرف متوجہ ہوا اور مجھ میں اور مخلوق میں ایک واسطہ ہو گیا جیسا کہ دو قوسوں میں وتر ہو۔ اور اس لئے کہ وہ اس درمیانی مقام پر ہے وہ دین کو ازسرِ نو زندہ کریگا اور شریعت کو قائم کر دیگا۔ یعنی بعض غلطیاں جو مسلمانوں میں رائج ہو گئی ہیں اور ناحق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ان غلطیوں کو منسوب کیا جاتا ہے۔ ان سب غلطیوں کو ایک حَکَم کے منصب پر ہو کر دُور کر دے گا۔ اور شریعت کو جیسا کہ ابتدا میں سیدھی تھی سیدھی کرکے دکھلا دے گا۔

پھر انہی پیشگوئیوں کے بارے میں براہین احمدیہ میں اور بھی الہام ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- نُصرتَ وقالوا لاتَ حین مناص۔ ام یقولون نحن جمیع منتصر۔ سیُھزم الجمع ویولون الدبر۔ وان یروا اٰیۃً یُعرضوا ویقولوا سحر مستمر۔ قل ان کنتم تحبّون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ۔ واعلموا انّ اللّٰہ یحی الارض بعد موتھا۔ ومن کان للّٰہ کان اللّٰہ لہ۔ قل ان افتریتہ فعلیّ اجرام شدید۔ یا احمدی انت مرادی ومعی غرست کرامتک بیدی۔ اکان للناس عجبًا۔ قل ھو اللّٰہ عجیب لا یُسئل

۱۲

براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 83 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 81 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 404 پر درج ہے

حوالہ نمبر 256

کیا جائے کہ تمہیں کیوں ابن مریم کہا جائے۔ اور کیا آج سے بیس بائیس برس پہلے بلکہ اس سے بھی زیادہ میری طرف سے یہ منصوبہ ہو سکتا تھا کہ میں اپنی طرف سے الہام تراش کر اوّل اپنا نام مریم رکھتا اور پھر آگے چل کر افترا کے طور پر یہ الہام بناتا کہ پہلے زمانہ کی مریم کی طرح مجھ میں بھی عیسیٰ کی روح پھونکی گئی اور پھر آخر کار صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ میں یہ لکھ دیتا کہ اب میں مریم سے عیسیٰ بن گیا۔ اے عزیزو غور کرو اور خدا سے ڈرو ہر گز یہ انسان کا فعل نہیں یہ باریک اور دقیق حکمتیں انسان کے فہم اور قیاس سے بالاتر ہیں۔ اگر براہین احمدیہ کی تالیف کے وقت جس پر ایک زمانہ گذر گیا مجھے اس منصوبہ کا خیال ہوتا۔ تو میں اُسی براہین احمدیہ میں یہ کیوں لکھتا کہ عیسیٰ مسیح ابن مریم آسمان سے دوبارہ آئے گا۔ سو چونکہ خدا جانتا تھا کہ اس نکتہ پر علم ہونے سے یہ دلیل ضعیف ہو جائیگی۔ اسلئے گو اُس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گذر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا۔ اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینہ سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔ اور خدا نے براہین احمدیہ کے وقت میں اس سرِ مخفی کی مجھے خبر نہ دی۔ حالانکہ وہ سب خدا کی وحی جو اس راز پر مشتمل تھی میرے پر نازل ہوئی اور براہین میں درج ہوئی۔ مگر مجھے اسکے معنوں اور اس ترتیب پر اطلاع نہ دی گئی۔ اسی واسطے میں نے مسلمانوں کا رسمی عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ تا میری سادگی اور عدم بناوٹ پر وہ گواہ ہو۔ وہ میرا لکھنا جو الہامی نہ تھا محض رسمی تھا۔ مخالفوں کے لئے قابل استناد نہیں۔ کیونکہ مجھے خود بخود غیب کا دعویٰ نہیں جب تک کہ خود خدا تعالیٰ مجھے نہ سمجھا دے۔ سو اس وقت تک حکمت الٰہی کا یہی

کشتی نوح صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 404 پر درج ہے

تقاضا تھا کہ براہین احمدیہ کے بعض الہامی اسرار میری سمجھ میں نہ آتے۔ مگر جب وقت آگیا تو وُہ اسرار مجھے سمجھائے گئے۔ تب میں نے معلوم کیا کہ میرے اِس دعویٰ مسیح موعود ہونے میں کوئی نئی بات نہیں یہ وُہی دعویٰ ہے جو براہین احمدیہ میں بار بار بتصریح لکھا گیا ہے۔ اِس جگہ ایک الہام کا بھی ذکر کرتا ہوں۔ اور مجھے یاد نہیں کہ میں نے وُہ الہام اپنے کسی رسالہ یا اشتہار میں شائع کیا ہے یا نہیں۔ لیکن یہ یاد ہے کہ صدہا لوگوں کو میں نے سُنایا تھا اور میری یادداشت کے الہامات میں موجود ہے۔ اور وُہ اُس زمانہ کا ہے جبکہ خُدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا اور پھر نفخ رُوح کا الہام کیا۔ پھر بعد اسکے یہ الہام ہُوا تھا۔ فاجاءھا المخاض الٰی جذع النخلۃ قالت یا لیتنی مت قبل ھٰذا وکنت نسیا منسیا۔ یعنے پھر مریم کو جو مُراد اِس عاجز سے ہے۔ دردِ زِہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی یعنے عوام الناس اور جاہلوں اور بے سمجھ علماء سے واسطہ پڑا۔ جن کے پاس ایمان کا پھل نہ تھا جنہوں نے تکفیر و توہین کی اور گالیاں دیں اور ایک طوفان برپا کیا۔ تب مریم نے کہا کہ کاش میں اِس سے پہلے مر جاتی اور میرا نام و نشان باقی نہ رہتا۔ یہ اُس شور کی طرف اشارہ ہے جو ابتدا میں مولویوں کی طرف سے بہ ہیئت مجموعی پڑا اور وُہ اِس دعوے کو برداشت نہ کر سکے اور مجھے ہر ایک حیلہ سے اُنہوں نے فنا کرنا چاہا۔ تب اُس وقت جو کرب اور قلق ناسمجھوں کا شور و غوغا دیکھ کر میرے دل پر گذرا اُس کا اِس جگہ خدا تعالیٰ نے نقشہ کھینچ دیا ہے۔ اور اسکے متعلق اور بھی الہام تھے جیسا لَقَدْ جِئْتِ شَیْئًا فَرِیًّا۔ مَا کَانَ اَبُوْكِ امْرَءَ سَوْءٍ وَّمَا کَانَتْ اُمُّكِ بَغِیًّا۔ اور پھر اسکے ساتھ کا الہام براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۲۱ میں موجود ہے اور وُہ یہ ہے۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔ وَلِنَجْعَلَہٗ اٰیَۃً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَۃً مِّنَّا وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْہِ تَمْتَرُوْنَ۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۶ سطر ۱۲ و ۱۳۔ ترجمہ اور لوگوں نے کہا کہ اے مریم تُو نے یہ کیا مکروہ اور قابلِ نفرین کام دکھلایا جو راستی سے دُور ہے۔ تیرا باپ اور تیری ماں تو ایسے نہ تھے۔

نوٹ۔ اس الہام پر مجھے یاد آیا کہ شاید فضل شاہ یا مہر شاہ نام ایک سید تھے جو میرے والد صاحب سے بہت

کشتی نوح صفحہ 48 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 51 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 405 پر درج ہے

نہ صرف حدیثوں میں بلکہ قرآن شریف سے بھی یہی مستنبط ہوتا ہے کیونکہ سورۃ تحریم میں صریح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بعض افراد اس امت کا نام مریم رکھا گیا ہے اور پھر پوری اتباع شریعت کی وجہ سے اس مریم میں خدا تعالیٰ کی طرف سے رُوح پھونکی گئی اور رُوح پھونکنے کے بعد اس مریم سے عیسیٰ پیدا ہو گیا۔ اور اسی بنا پر خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسیٰ بن مریم رکھا کیونکہ ایک زمانہ میرے پر صرف مریمی حالت کا گذرا۔ اور پھر جب وہ مریمی حالت خدا تعالیٰ کو پسند آ گئی تو پھر مجھ میں اُس کی طرف سے ایک رُوح پھونکی گئی۔ اس رُوح پھونکنے کے بعد میں مریمی حالت سے ترقی کر کے عیسےٰ بن گیا جیسا کہ میری کتاب براہین احمدیہ حصص سابقہ میں مفصل اس بات کا تذکرہ موجود ہے۔ کیونکہ براہین احمدیہ حصص سابقہ میں اول میرا نام مریم رکھا گیا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا مریم اسکن انت وزوجک الجنۃ۔ یعنی اے مریم تو اور وہ جو تیرا رفیق ہے دونوں بہشت میں داخل ہو جاؤ۔ اور پھر اسی براہین احمدیہ میں مجھے مریم کا خطاب دیکر فرمایا ہے۔ نفخت فیک من روح الصدق یعنی اے مریم! میں نے تجھ میں صدق کی رُوح پھونک دی۔ پس استعارہ کے رنگ میں رُوح کا پھونکنا اس حمل سے مشابہ تھا جو مریم صدیقہ کو ہوا تھا۔ اور پھر اس حمل کے بعد آخر کتاب میں میرا نام عیسےٰ رکھ دیا۔ جیسا کہ فرمایا کہ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ۔ یعنی اے عیسیٰ میں تجھے وفات دونگا اور مومنوں کی طرح میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ اور اس طرح پر میں خدا کی کتاب میں عیسیٰ بن مریم کہلایا۔ چونکہ مریم ایک اُمتی فرد ہے اور عیسیٰ ایک نبی ہے۔ پس میرا نام مریم اور عیسیٰ رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا کہ میں اُمتی بھی ہوں اور نبی بھی۔ مگر وہ نبی جو اتباع کی برکت سے ظلّی طور پر خدا تعالیٰ کے نزدیک نبی ہے اور میرا نام عیسیٰ بن مریم ہونا وہی امر ہے جس پر نادان اعتراض کرتے ہیں کہ حدیثوں میں تو آنے والے عیسیٰ کا نام عیسیٰ بن مریم رکھا گیا ہے۔ مگر یہ شخص تو ابن مریم نہیں ہے اور اس کی والدہ کا نام مریم نہ تھا۔ اور نہیں جانتے کہ جیسا کہ سورۃ تحریم میں وعدہ تھا میرا نام پہلے مریم رکھا گیا اور پھر خدا کے فضل نے مجھ میں نفخ رُوح کیا۔ یعنی اپنی ایک خاص تجلّی سے اُس مریمی حالت سے ایک دوسری حالت پیدا کی اور اس کا نام عیسےٰ رکھا۔ اور چونکہ وہ حالت

صفحہ ۱۹۰

یہ حوالہ صفحہ 405 پر درج ہے	...حصہ پنجم (ضمیمہ) صفحہ 189 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 361 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 259

اب تم خود سمجھ سکتے ہو کہ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جب جہل اور بے ایمانی اور ضلالت جو دوسری حدیثوں میں دخان کے ساتھ تعبیر کی گئی ہے دنیا میں پھیل جائے گی اور زمین میں حقیقی ایمانداری ایسی کم ہو جائے گی کہ گویا وہ آسمان پر اٹھ گئی ہوگی اور قرآن کریم ایسا متروک ہو جائے گا کہ گویا وہ خدا تعالیٰ کی طرف اٹھایا گیا ہوگا۔ تب ضرور ہے کہ فارس کی اصل سے ایک شخص پیدا ہو اور ایمان کو ثریا سے لے کر پھر زمین پر نازل ہو۔ سو یقیناً سمجھو کہ نازل ہونے والا ابن مریم یہی ہے جس نے عیسیٰ بن مریم کی طرح اپنے زمانہ میں کسی ایسے شیخ والد روحانی کو نہ پایا جو اس کی روحانی پیدائش کا موجب ٹھہرتا تب خدا تعالیٰ نے خود اس کا متولی ہو کر تربیت کی کنار میں لیا اور اس اپنے بندے کا نام ابن مریم رکھا۔ کیونکہ اس نے مخلوق میں سے اپنی روحانی والدہ کا تو منہ دیکھا جس کے ذریعہ سے اس نے قالب اسلام کا پایا لیکن حقیقت اسلام کی اس کو بغیر انسانوں کے ذریعہ کے حاصل ہوئی تب وہ وجود روحانی پا کر خدا تعالیٰ کی طرف ... نے اپنے ماسوا سے اس کو موت دے کر اپنی طرف اٹھا لیا اور پھر ایمان اور عرفان کے ... خزانہ کے ساتھ خلق اللہ کی طرف نازل کیا۔ سو وہ ایمان اور عرفان کا ثریا سے تحفہ لایا اور زمین جو سنسان پڑی تھی اور تاریک تھی اس کے روشن اور آباد کرنے کے فکر میں لگ گیا پس مثالی صورت کے طور پر یہی عیسیٰ ابن مریم ہے جو بغیر باپ کے پیدا ہوا کیا تم ثابت کر سکتے ہو کہ اس کا کوئی والد روحانی ہے۔ کیا تم ثبوت دے سکتے ہو کہ تمہارے سلاسل اربعہ میں کسی سلسلہ میں یہ داخل ہے پھر اگر یہ ابن مریم نہیں تو کون ہے ؟

اور اگر اب بھی تمہیں شک ہے تو تمہیں معلوم ہو کہ مسلمانوں کے ساتھ جزئی اختلافات کی وجہ سے لعنت بازی صدیقوں کا کام نہیں۔ مومن لعان نہیں ہوتا۔ لیکن ایک طریق بہت آسان ہے اور وہ حقیقت قائم مقام مباہلہ ہی ہے جس سے کاذب اور صادق اور مقبول اور مردود کی تفریق ہو سکتی ہے۔ اور وہ یہ ہے جو ذیل میں حوالہ قلم سے لکھتا ہوں۔

ازالہ اوہام صفحہ 659 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 456 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 406 پر درج

فِی التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰی مِنَ

در توریت و انجیل و قرآن دیگرست زیادہ تر وفا کنندہ وعدہ را

توریت اور انجیل اور قرآن میں اور وعدہ کا وفا کرنے والا اور

اللّٰہِ وَعْدًا وَّ اَصْدَقَ قِیْلًا ۳۸ وَلَمَّا کَانَ وَعْدُ

و زیادہ تر راست گو از خدا تعالیٰ و ہرگاہ کہ وعدہ

راست گو خدا تعالیٰ سے زیادہ کون ہے۔ اور جس وقت کہ وعدہ

الْمُشَابَهَةِ فِی سِلْسِلَتَیِ الْاِسْتِخْلَافِ وَعْدًا اُکِّدَ

مشابہت در سلسلہ ہر دو خلافت بود

مشابہت خلافت کے دونوں سلسلہ میں تھا۔

بِالنُّوْنِ الثَّقِیْلَةِ مِنَ اللّٰہِ صَادِقَ الْوَعْدِ الَّذِیْ

کہ از طرف خدا تعالیٰ بنون ثقیلہ مؤکد کردہ شدہ بود

اور خدا تعالیٰ کی طرف سے نون ثقیلہ کے ساتھ مؤکد کیا گیا تھا

هُوَ اَوَّلُ مَنْ وَفٰی ۳۹ اِقْتَضٰی هٰذَا الْاَمْرُ اَنْ

این امر تقاضا کرد کہ

اس بات نے تقاضا کیا کہ

یَاْتِیَ اللّٰہُ بِاٰخِرِ السِّلْسِلَةِ الْمُحَمَّدِیَّةِ خَلِیْفَةً

در آخر سلسلہ محمدیہ آن خلیفہ بیاید کہ

سلسلہ محمدیہ کے آخر میں وہ خلیفہ آوے

هُوَ مَثِیْلُ عِیْسٰی ۴۰ فَاِنَّ عِیْسٰی کَانَ اٰخِرَ خُلَفَاءِ

او مثیل عیسیٰ علیہ السلام باشد چرا کہ عیسیٰ علیہ السلام خلیفہ آخری بود

کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کی مانند ہو کس لئے کہ عیسیٰ علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے خلیفوں میں سے آخری خلیفہ

خطبہ الہامیہ صفحہ 84،83 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 84،83، از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 407 پر درج ہے

مِلّةِ موسیٰ کما مضیٰ ۔ ووجب أن لا یکون

از خلفائے سلسلۂ موسیٰ علیہ السلام چنانکہ گذشت۔ و واجب شد اینکہ نباشد

جیسا کہ بیان ہوا اور واجب ہوا کہ یہ خلیفہ

ھٰذا الخلیفةُ مِنَ القریش وأن لا یأتی مع

ایں خلیفہ کہ او آخر الخلفاء است از قریش و اینکہ نیاید

جو خاتم الخلفاء ہے قریش میں سے نہ ہووے اور تلوار نہ اٹھاوے

السّیفِ ولا یؤمر للوغیٰ ۔ لیتمّ أمرُ المشابھة

بشمشیر و نہ حکم کند برائے جنگ تا کہ امر مشابہت بکمال رسد

اور جنگ کا حکم نہ کرے تا کہ مشابہت پوری ہو جائے۔

کما لا یخفیٰ ۔ ووجب أن یظھر تحت حکومةِ

چنانکہ پوشیدہ نیست و واجب شد اینکہ ظاہر گردد زیر حکومت

جیسا کہ پوشیدہ نہیں اور یہ بھی لازم ہوا کہ وہ ایک دوسری قوم کی حکومت کے نیچے

قومٍ آخرین الّذین ھم کمثل قومٍ بعث

قوم دیگر کہ باشند ہمچو آں قوم کہ حضرت مسیح

ظاہر ہووے جو وہ قوم مثل اس قوم کے ہو کہ حضرت مسیح

المسیحُ فی زمن حکومتھم فانظر إلی ھٰذہ

علیہ السلام در زمانہ حکومت شاں ظاہر شد ۔ پس ببیں

علیہ السلام اس کی حکومت کے زمانہ میں ظاہر ہوئے تھے۔ پس اس مشابہت کو دیکھ

المضاھاة فإنّھا أوضح وأجلیٰ ۔ وأنت تعلم

ایں مشابہت را چراکہ آں واضح تر و روشن تر است ۔ و تو میدانی کہ

کہ کیسی واضح اور روشن تر ہے اور تو جانتا ہے کہ

خطبہ الہامیہ صفحہ 83، 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 83، 84، از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 407 پر

اور صلیب دیا جانا تھا جو مغضوب علیہم قرار پائیں گے۔ اسی واسطے خدا تعالیٰ نے پنجوقتہ نماز میں بھی یہی دُعا سکھلائی جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ فاتحہ میں یہ تعلیم فرماتا ہے:-

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین

پس انعمت علیہم سے مراد انبیاء یہود ہیں اور مغضوب علیہم سے مراد وہ یہود ہیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ کو قبول نہیں کیا تھا۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ اس امت میں ایسے یہود سیرت بھی ہونے والے ہیں جو حضرت عیسیٰ کے وقت تھے۔ پس ضرور ہے کہ ان کے ساتھ اسی امت میں سے ایک عیسیٰ بھی ہو جس کے انکار سے وہ اُس قسم کے یہودی بن جائیں گے جو مغضوب علیہم ہیں۔ اب وہ لوگ جو مجھ کو ملامت کرتے ہیں کہ تُو نے اپنے تئیں عیسیٰ کیوں بنایا درحقیقت یہ ملامت اُن کی طرف ہی رجوع کرتی ہے کیونکہ اگر وہ یہود نہ بنتے تو میں بھی عیسیٰ نہ بنتا۔ مگر ضرور تھا کہ خدا کا کلام پورا ہوتا۔ عجیب نادان ہیں۔ یہود بننے کے لئے آپ تیار ہیں مگر عیسیٰ کو باہر سے لاتے ہیں۔ ؎۱۳۶

خلاصہ کلام یہ کہ اسمٰعیلی سلسلہ کی عمارت بالکل اسرائیلی سلسلہ کے مطابق بنائی گئی ہے۔ یہی حکمت ہے کہ اس سلسلہ کا عیسیٰ بھی خاندان بنی اسمٰعیل میں سے نہیں ہے۔ کیونکہ مسیح بھی بنی اسرائیل میں سے نہیں آیا تھا۔ وجہ یہ کہ بنی اسرائیل میں سے کوئی اُس کا باپ نہ تھا صرف ماں اسرائیلی تھی یہی مشابہت اس جگہ موجود ہے۔ میں بیان کرچکا ہوں کہ میری بعض اُمّہات سادات میں سے تھیں اور خدا کی وحی بھی مجھ پر ظاہر کیا اور جس طرح حضرت عیسیٰ نے باپ کے ذریعہ سے مدرج حاصل نہیں کی تھی اسی طرح میں نے بھی علم اور معرفت کی مدرج کسی روحانی باپ سے یعنی اُستاد سے حاصل نہیں کی۔ پس ان تمام باتوں میں مجھ میں اور حضرت عیسیٰ میں شدید مشابہت ہے۔ لہٰذا خدا تعالیٰ نے اسرائیلی سلسلہ کے مقابل پر اسمٰعیلی سلسلہ قائم کرکے عیسیٰ بننے کے لئے مجھے چن لیا۔ صدر سلسلہ اسلام میں حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کا نام

ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 137 مشمولہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 303،304 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 407 پر درج ہے

وجہ سے انتظار کی اُمیدیں پائی جاتی ہیں اور تمہارے بزرگ تو معصوم نہ تھے مگر ان میں باوجود اسکے
کہ قوم میں نبی اور خدا سے وحی پانے والے بھی تھے سب غلطی میں مبتلا رہے اور یہ عقدہ سربستہ رہا
کہ الیاس نبی کے دوبارہ آنے سے کوئی اور نبی مراد ہے۔ غرض یہ کہ درحقیقت الیاس ہی نازل ہوگا۔ اور اس وقت
تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے کسی نبی یا ولی کو یہ راز سربستہ سمجھ نہ آیا کہ الیاس کے دوبارہ
آنے سے مراد یحییٰ نبی ہے نہ کہ درحقیقت الیاس۔ پس یہ کوئی نئی بات نہیں کہ اس امت کے بعض بزرگ
کسی ایک بات کے سمجھنے میں دھوکہ کھاویں۔ اور عجیب تر یہ کہ اس مسئلہ میں ان بزرگوں کا اتفاق نہیں۔
بہت سے ایسے علماء گذرے ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰ کی وفات کے قائل ہیں۔ ان میں سے حضرت امام مالک
رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ جیسا کہ لکھتے ہیں۔ قد اختلف فی عیسٰی علیہ السلام ھل ھو حیّ او میت و (۱۲۵)
قال مالک مات یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اختلاف ہے کہ وہ زندہ ہے یا مرگیا۔ اور
مالک رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ وہ مرگیا ہے۔ اور محی الدین ابن العربی صاحب اپنی ایک کتاب میں جو ان کی
آخری کتاب ہے لکھتے ہیں کہ عیسیٰ تو آئیگا مگر بروزی طور پر یعنی کوئی اور شخص اس امت کا عیسیٰ کی صفت پر آجائیگا
صوفیوں کا یہ عقیدہ پختہ شدہ مسئلہ ہے کہ بعض کاملین اسی طرح پر دوبارہ دنیا میں آجاتے ہیں کہ اُن کی روحانیت کسی اور
پر تجلّی کرتی ہے اور اس وجہ سے وہ دوسرا شخص گویا پہلا شخص ہی ہو جاتا ہے ہندوؤں
میں بھی ایسا ہی اصول ہے اور ایسے آدمی کا نام وہ اوتار رکھتے ہیں۔

اور یہ خیال کہ کوئی زندہ آدمی آسمان پر چلا گیا اور یا گم ہوگیا یہ بھی ایک پرانا خیال
پایا جاتا ہے جس کے پہلے وقتوں میں کچھ اور معنے تھے اور پھر جاہلوں نے سمجھ لیا کہ درحقیقت
کوئی شخص مع جسم آسمان پر چلا جاتا ہے اور پھر آتا ہے۔ سید احمد صاحب بریلوی کی نسبت
بھی کچھ ایسے ہی خیالات اُن کے گروہ کے لوگوں میں آج تک شائع ہیں۔ گویا وہ بھی
حضرت عیسیٰ کی طرح پھر آئیں گے۔ اور اگرچہ وہ پہلی آمد میں حضرت عیسیٰ کی طرح ناکام
رہے مگر دوسری مرتبہ خوب تلوار چلائیں گے۔ اصل بات یہ ہے کہ جو لوگ بڑے بڑے دعوے کرکے
پھر ناکام اور نامراد دنیا سے چلے گئے ان کی پردہ پوشی کے لئے یہ باتیں بنائی گئیں۔

براہین احمدیہ حصہ پنجم ضمیمہ صفحہ 125 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 291 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 409 پر درج ہے

حوالہ نمبر 264

ہو کر ماننا پڑے گا۔ مَیں بار بار یہی کہتا ہوں کہ یہ دو قسم کی برکتیں جن کا نام عیسوی برکتیں اور محمدی برکتیں ہیں مجھ کو عطا کی گئی ہیں۔ مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے علم پا کر اس بات کو جانتا ہوں کہ جو دنیا کی مشکلات کے لئے میری دُعائیں قبول ہو سکتی ہیں دوسروں کی ہرگز نہیں ہو سکتیں۔ اور جو دینی اور قرآنی معارف حقائق اور اسرار مع لوازم بلاغت اور فصاحت کے مَیں لکھ سکتا ہوں دوسرا ہرگز نہیں لکھ سکتا۔ اگر ایک دنیا جمع ہو کر میرے اس امتحان کے لئے آوے تو مجھے غالب پائے گی* اور اگر تمام لوگ میرے مقابل پر اٹھیں تو خدا تعالےٰ کے فضل سے میرا ہی پلّہ بھاری ہو گا۔ دیکھو مَیں صاف صاف کہتا ہوں اور کھول کر کہتا ہوں کہ اس وقت اے مسلمانو! تم میں وہ لوگ بھی موجود ہیں جو مفسر اور محدّث کہلاتے ہیں اور قرآن کے معارف اور حقائق جاننے کے مدعی ہیں اور بلاغت اور فصاحت کا دم مارتے ہیں اور وہ لوگ بھی موجود ہیں جو فقراء کہلاتے ہیں اور چشتی اور قادری اور نقشبندی اور سہروردی وغیرہ ناموں سے اپنے تئیں موسوم کرتے ہیں۔ اٹھو اور اس وقت ان کو میرے مقابلہ پر لاؤ۔ پس اگر مَیں اس دعوے میں جھوٹا ہوں کہ یہ دونوں شانیں یعنی شانِ عیسوی اور شانِ محمدی مجھ میں جمع ہیں۔ اگر مَیں وہ نہیں ہوں جس میں یہ دونوں شانیں جمع ہونگی اور ذوالبروزین ہو گا تو مَیں اس مقابلہ میں مغلوب ہو جاؤں گا ورنہ غالب آجاؤں گا۔ مجھے خدا کے فضل سے توفیق دی گئی ہے کہ مَیں شانِ عیسوی کی طرز سے دنیوی برکات کے متعلق کوئی نشان دکھاؤں** یا شانِ محمدی کی طرز سے حقائق و معارف اور نکات اور اسرارِ شریعت بیان کروں اور میدانِ بلاغت میں قوتِ ناطقہ کا گھوڑا دوڑاؤں۔ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اور محض اُسی کے

* چنانچہ کئی جلسوں میں بھی اس کا امتحان ہو چکا ہے۔ میرا مضمون دوسرے مضمونوں کے مقابل پر پڑھو۔ منہ

** شانِ عیسوی کے متعلق جو نشان ہیں یعنی دنیوی برکات کے نشان وہ بہت سے خدا تعالیٰ نے میرے ہاتھ پر ظاہر کئے ہیں جن کو مَیں اپنی بعض کتابوں میں تصریح کر چکا ہوں اور بعض نشان ایسے ہیں جو ابھی نہیں لکھے گئے مگر یہ خدا کے فضل سے وسیع میدان ہے اگر تسلّی کے طالب جمع ہوں تو ہزاروں نشان ظاہر ہو سکتے ہیں۔ منہ

ایام الصلح صفحہ 160 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 407 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 409 پر درج ہے

حوالہ نمبر 265

بالکل جھوٹ تھی۔ اور اس کا نام عبدالحمید تھا۔ نہ عبدالمجید جیسا اُس نے بیان کیا تھا۔ نہ وہ مبتلا کا برہمن تھا۔ بلکہ پیدائشی مسلمان علاقہ جہلم سے تھا۔ اس کا چچا برہان الدین غازی ایک مشہور مذہبی جنونی ہے۔ اور اُن کا تمام کا تمام خاندان میرزا قادیانی پر فدائی مرید ہے۔ یہ نوجوان عیسائی مذہب کے متلاشیوں کی طرح گجرات میں رہا تھا۔ اس نے اپنے چچا کے چالیس روپے چُرا کر بُرے کاموں میں خرچ کئے۔ جس پر اس کے چچا نے میرزا قادیانی کے پاس اُس کو بھیج دیا۔ میں خود بیاس گیا۔ اور پھر اس سے دریافت کیا۔ اور پانچ گواہوں کے سامنے اس نے کُھلا کُھلا اقرار کیا کہ اُسے میرزا غلام احمد نے میرے قتل کے لئے بھیجا ہے۔ وہ موقعہ کی تلاش میں تھا کہ جب کبھی وہ مجھے سویا ہُوا یا کسی اور حالت میں پائے تو میرے سر کو پتھر سے یا کسی اور ایسی چیز سے پھوڑ دے۔ اس نے یہ تمام واقعات اپنی مرضی سے لکھے۔ میں اس لکھے ہوئے کاغذ کو پیش کرتا ہوں جس پر اُس نے آٹھ گواہوں کے سامنے دستخط کئے۔ میری واقفیت میرزا صاحب سے

حاشیہ	کا قائم مقام ہو جائے۔ تا اگر ایسی خوش بیانی سے کسی کا وقت خوش ہو تو اس سوانح نویس کی دنیا اور آخرت کی بہبودی کے لئے دُعا بھی کرے۔ اور صفحات تاریخ پر نظر ڈالنے والے خوب جانتے ہیں کہ جن بزرگ محققوں نے نیک نیتی اور افادہ عام کے لئے قوم کے ممتاز شخصوں کے تذکرے لکھے ہیں انہوں نے ایسا ہی کیا ہے۔ اب میرے سوانح اس طرح پر ہیں کہ میرا نام غلام احمد میرے والد صاحب کا نام غلام مرتضےٰ اور دادا صاحب کا نام عطا محمد اور میرے پردادا صاحب کا نام گل محمد تھا اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہماری قوم مغل برلاس ہے ✚ اور میرے بزرگوں کے
حاشیہ در حاشیہ	✚ عرصہ سترہ یا اٹھارہ برس کا ہوا کہ خدا تعالیٰ کے متواتر الہامات سے مجھے معلوم ہوا تھا کہ میرے باپ دادے فارسی الاصل ہیں۔ وہ تمام الہامات میں نے ان ہی دنوں میں براہین احمدیہ کے حصہ دوم میں درج کر دیئے تھے جن میں سے میری نسبت ایک یہ الہام ہے خذوا التوحید

کتاب البریہ صفحہ 144 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 162 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 410 پر درج ہے

ص ۱۹۰

علمائے ہند کی خدمت میں نیاز نامہ

اے برادران دین و علمائے شرع متین! آپ صاحبان میری ان معروضات کو متوجہ ہو کر سنیں کہ اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں جو آج ہی میرے منہ سے سنا گیا ہو بلکہ یہ وہی پرانا الہام ہے جو میں نے خدائے تعالیٰ سے پا کر براھین احمدیہ کے کئی مقامات پر بتصریح درج کر دیا تھا جس کے شائع کرنے پر سات سال سے بھی کچھ زیادہ عرصہ گذر گیا ہوگا۔ میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح بن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے بلکہ میری طرف سے عرصہ سات یا آٹھ سال سے برابر یہی شائع ہو رہا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعض روحانی خواص طبع اور عادت اور اخلاق وغیرہ کے خدائے تعالیٰ نے میری فطرت میں بھی رکھی ہیں اور دوسرے کئی امور میں ص ۱۹۱ جن کی تصریح انہیں رسالوں میں کر چکا ہوں میری زندگی کو مسیح ابن مریم کی زندگی سے اشد مشابہت ہے اور یہ بھی میری طرف سے کوئی نئی بات ظہور میں نہیں آئی کہ میں نے ان رسالوں میں اپنے تئیں وہ موعود ٹھہرایا ہے جس کے آنے کا قرآن شریف میں اجمالاً اور احادیث میں تصریحاً بیان کیا گیا ہے کیونکہ میں تو پہلے بھی براہین احمدیہ میں بتصریح لکھ چکا ہوں کہ میں وہی مثیل موعود ہوں جس کے آنے کی خبر روحانی طور پر قرآن شریف اور احادیث نبویہ میں پہلے سے وارد ہو چکی ہے۔ تعجب کہ مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد سات میں جس میں براہین احمدیہ کا ریویو لکھا ہے ان تمام الہامات کی اگرچہ ایمانی طور پر نہیں مگر امکانی طور پر تصدیق کر چکے اور بدل و جان مان چکے ہیں مگر پھر بھی شستہ تھا ہے کہ حضرت مولوی صاحب موصوف کو بھی اور لوگوں کا شور اور غوغا دیکھ کر

مگر خدا ان تہمتوں سے اپنے بندہ کو بری کرے گا۔ اور ہم اس کو لوگوں کے لئے ایک نشان بناویں گے۔ اور یہ بات ابتدا سے مقدر تھی اور ایسا ہی ہونا تھا۔ یہ عیسیٰ بن مریم ہے جس میں لوگ شک کر رہے ہیں۔ یہی قول حق ہے۔ یہ سب براہین احمدیہ کی عبارت ہے اور یہ الہام اصل میں آیات قرآنی ہیں جو حضرت عیسیٰ اور ان کی ماں کے متعلق ہیں۔ ان آیتوں میں جس عیسیٰ کو لوگوں نے ناجائز پیدائش کا انسان قرار دیا ہے۔ اسی کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اس کو اپنا نشان بنائیں گے۔ اور یہی عیسیٰ ہے جس کی انتظار تھی۔ اور الہامی عبارتوں میں مریم اور عیسیٰ سے میں ہی مراد ہوں۔ میری نسبت ہی کہا گیا کہ ہم اس کو نشان بنادیں گے۔ اور نیز کہا گیا کہ یہ وہی عیسیٰ بن مریم ہے جو آنیوالا تھا جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ یہی حق ہے اور آنے والا یہی ہے۔ اور شک محض نافہمی سے ہے۔ جو خدا کے اسرار کو نہیں سمجھتے اور صورت پرست ہیں حقیقت پر انکی نظر نہیں

یہ بھی یاد رہے کہ سورۃ فاتحہ کے عظیم الشان مقاصد میں سے یہ دعا ہے کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ اور جس طرح انجیل کی دعا میں روٹی مانگی گئی ہے۔ اس دعا میں خدا تعالیٰ سے وہ تمام نعمتیں مانگی گئی ہیں جو پہلے رسولوں اور نبیوں کو دیگئی تھیں۔ یہ مقابلہ بھی قابل نظارہ ہے۔ اور جس طرح حضرت مسیح کی دعا قبول ہو کر عیسائیوں کو روٹی کا سامان بہت کچھ مل گیا ہے۔ اسی طرح یہ قرآنی دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے قبول ہو کر اخیار و ابرار مسلمان بالخصوص انکے کامل فرد انبیاء بنی اسرائیل کے وارث ٹھہرائے گئے۔ اور در اصل مسیح موعود کا اس امت میں سے پیدا ہونا یہ بھی اسی دعا کی قبولیت کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ گو مخفی طور پر بہت سے اخیار و ابرار نے انبیاء بنی اسرائیل کی

حاشیہ: محبت رکھتے تھے اور بہت تعلق تھا۔ جب میرے دعویٰ مسیح موعود ہونے کی کسی نے ان کو خبر دی تو وہ بہت روئے۔ اور کہا کہ ان کے والد صاحب بہت اچھے آدمی تھے۔ یعنی یہ شخص کس پر پیدا ہوا ان کا باپ تو نیک مزاج اور افترا کے کاموں سے دور اور سیدھا اور صاف دل مسلمان تھا۔ ایسا ہی بعضوں نے کہا کہ تم نے اپنے خاندان کو داغ لگایا کہ ایسا دعویٰ کیا۔ منہ

کشتی نوح صفحہ 48 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 52 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 410 پر درج

کیا جائے کہ تمہیں کیوں ابن مریم کہا جائے۔ اور کیا آج سے بیس بائیس برس پہلے بلکہ اس سے بھی زیادہ میری طرف سے یہ منصوبہ ہو سکتا تھا کہ میں اپنی طرف سے الہام تراش کر اوّل اپنا نام مریم رکھتا اور پھر آگے چل کر افتراء کے طور پر یہ الہام بناتا کہ پہلے زمانہ کی مریم کی طرح مجھ میں بھی عیسیٰ کی روح پھونکی گئی اور پھر آخر کار صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ میں یہ لکھ دیتا کہ اب میں مریم ہو کر عیسیٰ بن گیا۔ اے عزیزو غور کرو اور خدا سے ڈرو ہرگز یہ انسان کا فعل نہیں یہ باریک اور دقیق حکمتیں انسان کے فہم اور قیاس سے بالاتر ہیں۔ اگر براہین احمدیہ کی تالیف کے وقت جس پر ایک زمانہ گذر گیا مجھے اس منصوبہ کا خیال ہوتا۔ تو میں اُسی براہین احمدیہ میں یہ کیوں لکھتا کہ عیسیٰ مسیح ابن مریم آسمان سے دوبارہ آئے گا۔ سو چونکہ خدا جانتا تھا کہ اس نکتہ پر علم ہونے سے یہ دلیل ضعیف ہو جائیگی۔ اسلئے گو اُس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصّہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں مَیں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوو نما پاتا رہا۔ پھر جب اسپر دو برس گذر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصّہ چہارم صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے مریم کی طرح عیسیٰ کی رُوح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصّہ چہارم صفحہ ۵۵۶ میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے مَیں ابن مریم ٹھہرا۔ اور خدا نے براہین احمدیہ کے وقت میں اس سِر مخفی کی مجھے خبر نہ دی۔ حالانکہ وہ سب خدا کی وحی جو اس راز پر مشتمل تھی میرے پر نازل ہوئی اور براہین میں درج ہوئی۔ مگر مجھے اسکے معنوں اور اس ترتیب پر اطلاع نہ دی گئی۔ اسی واسطے مَیں نے مسلمانوں کا رسمی عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ تا میری سادگی اور عدم بناوٹ پر وہ گواہ ہو۔ وہ میرا لکھنا جو الہامی نہ تھا محض رسمی تھا۔ مخالفوں کے لئے قابلِ استناد نہیں۔ کیونکہ مجھے خود بخود غیب کا دعویٰ نہیں جبتک کہ خود خدا تعالیٰ مجھے نہ سمجھا دے۔ سو اُس وقت تک حکمت الٰہی کا یہی

کشتی نوح صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 411 پر درج ہے

لك درجة فی السّماء وفی الّذین ھم یُبصرون۔ ولك
تیرا آسمان پر ایک درجہ اور مرتبہ ہے اور نیز اُن لوگوں کی نگہ میں جو دیکھتے ہیں۔ اور تیرے لئے

نُرِی اٰیات ونھدم ما یعمرون۔ الحمد للہ الذی
ہم نشان دکھائیں گے اور جو عمارتیں بناتے ہیں ہم ڈھا دینگے۔ اُس خدا کی تعریف ہے جس نے تجھے

جعلك المسیح ابن مریم لا یُسئل عمّا یفعل وھم
مسیح ابن مریم بنایا۔ وہ اُن کاموں سے پوچھا نہیں جاتا جو کرتا ہے۔ اور لوگ اپنے کاموں سے

یُسئلون۔ وقالوا اتجعل فیھا من یُفسد فیھا
پوچھے جاتے ہیں۔ اور انہوں نے کہا کہ کیا تو ایسے شخص کو خلیفہ بناتا ہے جو زمین پر فساد کرتا ہے۔

قال انّی اعلمُ ما لا تعلمون۔ انّی مھین مَنْ اراد
اس نے کہا کہ اسکی نسبت جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے میں اُس شخص کی اہانت کرونگا جو تیری

اھانتك۔ انّی لا یخاف لدیّ المرسلون۔ کتب اللہ
اہانت کا ارادہ کریگا۔ میرے قرب میں میرے رسول کسی دشمن سے نہیں ڈرا کرتے۔ خدا نے لکھ چھوڑا ہے کہ

✽ خدا تعالیٰ کا پاک کلام جو میری کتاب براہین احمدیہ کے بعض مقامات میں لکھا گیا ہے اس میں خدا تعالیٰ نے تصریح ذکر کر دیا ہے کہ کس طرح اُس نے مجھے عیسیٰ بن مریم ٹھہرایا۔ اس کتاب میں پہلے خدا نے میرا نام مریم رکھا اور بعد اسکے ظاہر کیا کہ اس مریم میں خدا کی طرف سے روح پھونکی گئی اور پھر فرمایا کہ روح پھونکنے کے بعد مریمی مرتبہ عیسوی مرتبہ کیطرف منتقل ہوگیا اور اس طرح مریم سے عیسیٰ پیدا ہو کر ابن مریم کہلایا۔ پھر دوسرے مقام میں اسکے مرتبہ کے متعلق فرمایا فاجاءہ المخاض الی جذع النخلۃ قال یالیتنی مت قبل ھذا وکنت نسیًا منسیًا۔ اس جگہ خدا تعالیٰ ایک استعارہ کے رنگ میں فرماتا ہے کہ جب اس مامور میں مریمی مرتبہ سے عیسوی مرتبہ کا تولد ہوا اور اس لحاظ سے یہ مامور ابن مریم بننے لگا تو تبلیغ کی ضرورت جو درد زہ سے مشابہت رکھتی ہے اسکو اُمت کی خشک جڑھ کے سامنے لائی جن میں فہم اور تقویٰ کا پھل نہیں تھا اور وہ طیار تھے کہ ایسا دعویٰ سُنکر افترا کی تہمتیں لگاویں اور دُکھ دیں اور طرح طرح کی باتیں اُسکے حق میں کریں تب اُس نے اپنے دل میں کہا کہ کاش میں پہلے اس سے مر جاتا اور ایسا بھولا بسرا ہو جاتا کہ کوئی میرے نام سے واقف نہ ہوتا۔ منہ

حقیقۃ الوحی صفحہ 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 75 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 411 پر درج ہے

ہونگے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر قرآن نے میرا نام ابنِ مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔ اے فانی انسانو ہشیار ہو جاؤ۔ اور سوچو کہ بجز اسکے معجزہ کیا ہوتا ہے کہ اس قدر مخالفوں کے جنگ و جدل کے بعد آخر براہین احمدیہ کی وہ پیشگوئیاں سچی نکلیں جو آج سے بائیس برس پہلے کی گئی تھیں۔ تم ثابت نہیں کرسکتے کہ اس زمانہ میں ایک فرد انسان بھی میرے ساتھ تھا مگر اسوقت اگر میری جماعت کے لوگ ایک جگہ آباد کئے جاویں تو میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ شہر امرتسر سے بھی کچھ زیادہ ہوگا۔ حالانکہ براہین کے زمانہ میں جب یہ پیشگوئی کی گئی میں صرف اکیلا تھا۔ پھر اگر مولویوں کی مزاحمت درمیان نہ ہوتی۔ تو براہین احمدیہ کی پیشگوئی پر دوہرا رنگ نہ چڑھتا لیکن اب تو مولویوں اور انکے تابعداروں کی مخالفانہ کوششوں نے اس اعجاز پر دوہرا رنگ چڑھا دیا اور بجائے اسکے کہ حسب مضمون اِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ[1] مجھے صرف صادق ہونے کی وجہ سے اس آیت کی مقرر کردہ علامت سے بریت مل جاتی۔ اب تو اسکے علاوہ براہین احمدیہ کی عظیم الشان پیشگوئیاں جو اس زمانہ سے بیس بائیس برس پہلے دنیا میں شائع ہوچکی ہیں وہ پوری ہوگئیں اور ہزارہا اہل فضل و کمال میرے ساتھ ہوگئے۔ اب دوسرا جزو اس آیت کا دیکھو وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ[2] یہ معیار بھی کیسا اعجازی رنگ میں پورا ہوا۔ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ انی مھین من اراد اھانتک ہر ایک شخص جو تیری اہانت کریگا وہ نہیں مریگا جبتک وہ اپنی اہانت نہ دیکھ لے۔ اب ان مولویوں سے پوچھو کہ انہوں نے میرے مقابل خدا کے حکم سے کوئی ذلت بھی دیکھی ہے یا نہیں۔ اب کون میری توہین کرنیوالا بول سکتا ہے کہ قرآن کی یہ پیشگوئی جو یصبکم بعض الذی یعدکم ہے میری تائید کیلئے ظہور میں نہیں آئی بلکہ قرآن شریف نے بعض کے لفظ سے جتلا دیا کہ وعید کی پیشگوئی کیلئے بعض کا نمونہ کافی ہے اور اس جگہ نمونے تھوڑے نہیں۔ کیا مخالفوں کی ذلت میں کچھ تھوڑی ذلت ہے مگر غلام دستگیر اپنی کتاب فتح رحمانی میں یعنی صفحہ ۲۷ میں میرے پر عام الفلوں میں بد دعا کرکے یعنی یقینی میرے کاذب پر بد دعا کرکے خود ہی چند روز کے بعد مرگیا۔ محمد حسین[1]

---

[1] دیکھو کیا یہ معجزہ نہیں کہ جس مولوی نے مکہ کے بعض نادان ملازوں سے میرے پر فتویٰ کفر کا لکھوا دیا تھا۔ وہ مباہلہ کرکے خود ہی مرگیا۔ منہ

[1] [2] المومن: ۲۹

یہ حوالہ صفحہ 411 پر درج ہے	الندوہ صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 98 از مرزا قادیانی

دوست کو کبھی خواب میں بصورت دیگر۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ صرف لفظ عیسیٰ یا مسیح ہی اگر احادیث میں ہوتا تو مثیل کی گنجائش تھی۔ لیکن ابن مریم سے اصل ہی کا آنا ثابت ہوتا ہے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہر ایک نبی کی شہادت نبی ہی دیتا چلا آیا ہے جیسا کہ اخیر میں مسیح علیہ السلام کی شہادت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دی۔ لیکن ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے بھی ایک شاہد کی ضرورت ہے جو نبی ہو۔ اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اس واسطے مسیح نبوت کی حالت میں تو نہیں آئیں گے بلکہ اُمتی ہونگے مگر نبوت اُن کی شان میں مضمر ہوگی۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ نبی کا مثیل نبی ہوتا ہے۔ آدم کا مثیل مسیح۔ موسیٰ کا مثیل محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔ ایلیا کا مثیل یحییٰ۔ پس مسیح کا مثیل بھی نبی ہونا چاہیئے نہ کہ اُمتی۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ مسیح موعود کی علامت جو ایک نرالی و منع کی نکالی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب مسیح دعویٰ کریں گے تو میں اُن کے والدین کو تلاش کروں گا۔ کیونکہ باپ تو اول سے ہی ندارد ہے اور ماں مر چکی ہے۔ پس اگر اس کے والدین ثابت نہ ہو سکے تو پھر اُس کے مسیح ہونے میں کیا شک رہے گا۔

مسیح اسرائیلی کے دوبارہ آنے پر یہ دلیل قطعی پیش کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وجیھًا فی الدنیا والآخرۃ۔ اور چونکہ مسیح نے اپنی زندگی عسرت اور ذلت میں گذاری اس واسطے وہ اس آیت کے مصداق نہیں ہو سکتے کیونکہ وجاہت دنیوی اُن کو بالکل نصیب نہیں ہوئی۔ لیکن اس آیت کے مصداق بننے کے لئے خدا اُن کو پھر ظاہر کرے گا اور وجاہت

* نوٹ:۔ ہم بھی کہتے ہیں مثیل آیا۔ اصل آیا۔ مگر بطور بروز۔ دیکھو اقتباس نام کتاب جس میں لکھا ہے تمام بروز۔ * روحانیت کمّل گا ہے بر ارباب ریاضت چناں تصرف میفرماید کہ فاعل افعال شاں میگردد۔ و ایں مرتبہ را صوفیہ بروز میگویند۔ و بعض بر آنند کہ روح عیسیٰ در مہدی بروز کند۔ و نزول عبارت ازیں بروز است مطابق ایں حدیث لا مہدی الا عیسی ابن مریم۔ دیکھو صفحہ ۵۲ کتاب اقتباس الانوار۔ منہ

ایام الصلح صفحہ 153 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 379 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 412 پر درج ہے

سو اوّل ہم ان ہر سہ تنقیحوں میں سے پہلی تنقیح کو بیان کرتے ہیں سو واضح ہو کہ اس امر سے دُنیا میں کسی کو بھی انکار نہیں کہ احادیث میں مسیح موعود کی کُھلی کُھلی پیشگوئی موجود ہے بلکہ قریباً تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ احادیث کی رُو سے ضرور ایک شخص آنے والا ہے جس کا نام عیسٰی بن مریم ہوگا اور یہ پیشگوئی بخاری اور مسلم اور ترمذی وغیرہ کتب حدیث میں اس کثرت سے پائی جاتی ہے جو ایک منصف مزاج کی تسلّی کے لئے کافی ہے اور بالضرورت اس قدر مشترک پر ایمان لانا پڑتا ہے کہ ایک مسیح موعود آنیوالا ہے اگرچہ یہ سچ ہے کہ اکثر ہر یک حدیث اپنی ذات میں مرتبہ آحاد سے زیادہ نہیں مگر اس میں کچھ بھی کلام نہیں کہ جس قدر طرق متفرقہ کی رُو سے احادیث نبویہ اس بارے میں مُدوّن ہو چکی ہیں اُن سب کو یکجائی نظر کے ساتھ دیکھنے سے بلاشبہ اس قدر قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ ضرور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے آنے کی خبر دی ہے اور پھر جب ہم ان احادیث کے ساتھ جو اہلسنت و جماعت کے ہاتھ میں ہیں ان احادیث کو بھی ملاتے ہیں جو دوسرے فرقے اسلام کے مثلاً شیعہ وغیرہ ان پر بھروسہ رکھتے ہیں تو اور بھی اس تواتر کی قوت اور طاقت ثابت ہوتی ہے اور پھر اس کے ساتھ جب صدہا کتابیں متصوفین کی دیکھی جاتی ہیں تو وہ بھی اسی کی شہادت دے رہی ہیں۔ پھر بعد اس کے جب ہم بیرونی طور پر اہل کتاب یعنی نصاریٰ کی کتابیں دیکھتے ہیں تو یہ خبر اُن سے بھی ملتی ہے اور ساتھ ہی حضرت مسیحؑ کے اس فیصلہ سے جو ایلیا کے آسمان سے نازل ہونے کے بارہ میں ہے یہ بھی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کی خبریں کبھی حقیقت پر محمول نہیں ہوتیں لیکن یہ خبر مسیح موعود کے آنے کی اس قدر زور کے ساتھ ہر ایک زمانہ میں پھیلی ہوئی معلوم ہوتی ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی جہالت نہیں ہوگی کہ اس کے تواتر سے انکار کیا جائے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر اسلام کی وہ کتابیں جن کی رُو سے یہ خبر سلسلہ وار شائع ہوتی چلی آئی ہے صدی وار مرتب کر کے اکٹھی کی جائیں تو ایسی کتابیں ہزارہا سے کچھ کم نہیں ہوں گی۔ ہاں یہ بات اس شخص کو سمجھانا مشکل ہے کہ جو اسلامی کتابوں سے بالکل بیخبر ہے اور درحقیقت ایسے اعتراض کرنیوالے اپنی بدقسمتی کی وجہ سے کچھ ایسے بیخبر ہوتے ہیں کہ انہیں یہ بصیرت حاصل ہی نہیں ہوتی کہ فلاں واقعہ کس قدر قوّت اور مضبوطی کے ساتھ اپنا ثبوت رکھتا ہے پس ایسا ہی صاحب معترض نے کسی سے سُن لیا ہے کہ احادیث اکثر آحاد کے مرتبہ پر ہیں لہٰذا سمجھ

یہ حوالہ صفحہ 412 پر درج ہے	القرآن صفحہ 2 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 298 از مرزا قادیانی

مٹھہر گئی تھیں انکی قطعیت اور تواتر کی نسبت کلام کرنا تو درحقیقت جنون اور دیوانگی کا ایک شعبہ ہے مثلاً
آج اگر کوئی شخص یہ بحث کرے کہ یہ پنج نمازیں جو مسلمان پنجوقت ادا کرتے ہیں انکی رکعات کی تعداد ایک شکی
امر ہے کیونکہ مثلاً قرآن کریم کی کسی آیت میں یہ مذکور نہیں کہ تم صبح کی دو۲ رکعت پڑھا کرو اور پھر جمعہ کی دو۲ اور
عیدین کی بھی دو۲ دو۲۔ رہی احادیث تو وہ اکثر احاد ہیں جو مفید یقین نہیں تو کیا ایسی بحث کرنیوالا حق پر ہوگا
اگر احادیث کی نسبت ایسی ہی رائیں قبول کیجائیں تو سب سے پہلے نماز ہی ہاتھ سے جاتی ہے کیونکہ قرآن نے تو نماز
پڑھنے کا کوئی نقشہ کھینچکر نہیں دکھلایا صرف یہ نمازیں احادیث کی صحت کے بھروسہ پر پڑھی جاتی ہیں۔
اب اگر مخالف یہی اعتراض کرے کہ قرآن نے نماز کا طریق نہیں سکھلایا اور جس طریق کو مسلمانوں نے
اختیار کر رکھا ہے وہ مردود ہے کیونکہ احادیث قابل اعتبار نہیں تو ہم ایسے اصول پر آپ ہی پابند ہونے
سے کہ بیشک احادیث کچھ بھی چیز نہیں اس اعتراض کا کیا جواب دے سکتے ہیں بجز اسکے کہ اعتراض کو
قبول کرلیں بلکہ اس صورت میں اسلام کی نماز جنازہ بھی بالکل بیہودہ ہوگی کیونکہ قرآن میں اس بات کا
کہیں ذکر نہیں کہ کوئی ایسی نماز بھی ہے کہ جس میں سجدہ اور رکوع نہیں۔ اب سوچ کر دیکھو کہ حدیث
کے چھوڑنے سے اسلام کا کیا باقی رہ جاتا ہے ؏

اور خود یہ بات قلت تدبر کا نتیجہ ہے کہ ایسا خیال کرلیا جائے کہ احادیث کا ماحصل صرف اسقدر ہے
کہ محض ایک یا دو آدمی کے بیان کو معتبر سمجھ کے انکی روایت کو قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیال کر
لیا جائے بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ احادیث کا سلسلہ تعامل کے سلسلہ کی ایک فرع اور اطراد بعد الوقوع
کے طور پر ہے مثلاً محدثین نے دیکھا کہ کروڑہا آدمی مغرب کے فرض کی تین رکعت پڑھتے ہیں اور فجر کی دو۲
اور معہ ذالک ہر ایک رکعت میں سورہ فاتحہ ضرور پڑھتے ہیں اور آمین بھی کہتے ہیں گو بالجہر یا بالسِّر اور قعدۂ
اخیرہ میں التحیات پڑھتے ہیں اور ساتھ اسکے درود اور کئی دعائیں ملاتے ہیں اور دونوں طرف سلام دیکر نماز
سے باہر ہوتے ہیں۔ سو اس طرز عبادت کو دیکھ کر محدثین کو یہ ذوق اور شوق پیدا ہوا کہ تحقیق کے طور پر
اس وضع نماز کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاویں اور احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ سے اسکو ثابت
کریں۔ اب اگرچہ یہ بات سچ ہے کہ انھوں نے ایسے سلسلہ کی بہم رسانی کیلئے یہ کوشش نہیں کی کہ ایک ایک

شہادۃ القرآن صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 301 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 412 پر درج

کیا جاتا کہ تمہیں کیوں ابن مریم کہا جائے۔ اور کیا آج سے بیس بائیس برس پہلے بلکہ اس سے بھی زیادہ میری طرف سے یہ منصوبہ ہو سکتا تھا کہ میں اپنی طرف سے الہام تراش کر اول اپنا نام مریم رکھتا اور پھر آگے چلکر افترا کے طور پر یہ الہام بناتا کہ پہلے زمانہ کی مریم کی طرح مجھ میں بھی عیسیٰ کی روح پھونکی گئی اور پھر آخر کار صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ میں یہ لکھ دیتا کہ اب میں مریم سے عیسیٰ بن گیا۔ اے عزیزو غور کرو اور خدا سے ڈرو یہ ہرگز انسان کا فعل نہیں یہ باریک اور دقیق حکمتیں انسان کے فہم اور قیاس سے بالاتر ہیں۔ اگر براہین احمدیہ کی تالیف کے وقت جس پر ایک زمانہ گذر گیا مجھے اس منصوبہ کا خیال ہوتا۔ تو میں اُسی براہین احمدیہ میں یہ کیوں لکھتا کہ عیسیٰ مسیح ابن مریم آسمان سے دوبارہ آئے گا۔ سو چونکہ خدا جانتا تھا کہ اس نکتہ پر علم ہونے سے یہ دلیل ضعیف ہو جائیگی۔ اسلئے گو اُس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اسپر دو برس گذر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے۔ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔ اور خدا نے براہین احمدیہ کے وقت میں اس سرِّ مخفی کی مجھے خبر نہ دی۔ حالانکہ وہ سب خدا کی وحی جو اس راز پر مشتمل تھی میرے پر نازل ہوئی اور براہین میں درج ہوئی۔ مگر مجھے اسکے معنوں اور ترتیب پر اطلاع نہ دیگئی۔ اسی واسطے میں نے مسلمانوں کا رسمی عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھدیا۔ تا میری سادگی اور عدم بناوٹ پر وہ گواہ ہو۔ وہ میرا لکھنا جو الہامی نہ تھا محض رسمی تھا۔ مخالفوں کے لئے قابل استناد نہیں۔ کیونکہ مجھے خود بخود غیب کا دعویٰ نہیں جبتک کہ خود خدا تعالیٰ مجھے نہ سمجھا دے۔ سو اُس وقت تک حکمتِ الٰہی کا یہی

۵۱

یہ حوالہ صفحہ 414 پر درج ہے	کشتی نوح صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50 از مرزا قادیانی

تا کروڑہا آدمی ہلاکت سے بچ جاتے مگر اُس نے ایسا نہیں کیا کیونکہ اس کو ایک عقدہ درمیان میں رکھ کر صادقوں اور کاذبوں کا امتحان منظور تھا اسی بنا پر اور اسی مدعا کی غرض سے تمثیل کے پیرایہ میں یا استعارہ کے طور پر بہت باتیں ہوتی ہیں جن پر نظر ڈالنے والے دو گروہ ہو جاتے ہیں ایک وہ گروہ جو فقط ظاہر پرست اور ظاہر بین ہوتا ہے اور استعارات سے بکلی منکر ہو کر اُن پیشگوئیوں کے ظہور کو ظاہری صورت میں دیکھنا چاہتا ہے یہ وہ گروہ ہے کہ جو وقت پر حقیقت حقہ کے ماننے سے اکثر بے نصیب اور محروم رہ جاتا ہے بلکہ سخت درجہ کی عداوت اور

اور محب واثق مولوی حکیم نورالدین صاحب اس جگہ قادیان میں تشریف لائے اور انہوں نے اس بات کے لئے درخواست کی کہ جو مسلم کی حدیث میں لفظ دمشق ہے اور ایسے چند مجمل الفاظ ہیں اُن کے انکشاف کے لئے جناب الٰہی میں توجہ کی جائے لیکن چونکہ ان دنوں میں میری طبیعت علیل اور دماغ ناقابل جد وجہد تھا اس لئے میں ان تمام مقاصد کی طرف توجہ کرنے سے مجبور رہا صرف تھوڑی سی توجہ کرنے سے ایک لفظ کی تشریح یعنی دمشق کے لفظ کی حقیقت میرے پر کھولی گئی اور نیز ایک صاف اور صریح کشف میں مجھ پر ظاہر کیا گیا کہ ایک شخص حارث نام یعنی حرّاث آنے والا جو ابوداؤد کی کتاب میں لکھا ہے یہ خبر صحیح ہے اور یہ پیشگوئی اور مسیح کے آنے کی پیشگوئی درحقیقت یہ دونوں اپنے مصداق کی رُو سے ایک ہی ہیں۔ یعنی ان دونوں کا مصداق ایک ہی شخص ہے جو یہ عاجز ہے۔

سو اوّل میں دمشق کے لفظ کی تعبیر جو الہام کے ذریعہ سے مجھ پر کھولی گئی بیان کرتا ہوں پھر بعد اس کے ابوداؤد والی پیشگوئی جس طور سے مجھے سمجھائی گئی ہے بیان کروں گا۔

پس واضح ہو کہ دمشق کے لفظ کی تعبیر میں میرے پر منجانب اللہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس جگہ ایسے قصبہ کا نام دمشق رکھا گیا ہے جس میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو یزیدی الطبع اور یزید پلید کی عادات اور خیالات کے پیرو ہیں جن کے دلوں میں اللہ اور رسول کی کچھ محبت نہیں اور احکام الٰہی کی کچھ عظمت نہیں جنہوں نے اپنی نفسانی خواہشوں کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور اپنے نفس امّارہ کے حکموں کے ایسے مطیع ہیں کہ مقدسوں اور پاکوں کا خون بھی اُن کی نظر میں سہل اور آسان امر ہے اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور خدائے تعالیٰ کا موجود ہونا اُن کی نگاہ میں ایک پیچیدہ مسئلہ ہے جو انہیں سمجھ نہیں آتا اور چونکہ طبیب کو

حوالہ نمبر 275

بُغض اور کینہ تک نوبت پہنچتی ہے جس قدر دنیا میں ایسے نبی یا ایسے رسول آئے جن کی نسبت پہلی کتابوں میں پیشگوئیاں موجود تھیں اُن کے سخت منکر اور اشد دشمن وہی لوگ ہوئے ہیں کہ جو پیشگوئیوں کے الفاظ کو اُن کی ظاہری صورت پر دیکھنا چاہتے تھے مثلاً ایلیا نبی کا آسمان سے اُترنا اور خلق اللہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں آنا بائبل میں اس طرح پر لکھا ہے کہ ایلیا نبی جو آسمان پر اُٹھایا گیا پھر دوبارہ وہی نبی دنیا میں آئے گا۔ اِن ظاہری الفاظ پر یہودیوں نے سخت پنجہ مارا ہوا ہے اور باوجودیکہ حضرت مسیح جیسے ایک بزرگوار نبی نے صاف صاف گواہی

ہمارے نبی کی طرف آنا چاہیئے اس لئے ضرور تھا کہ مسیح ایسے لوگوں میں ہی نازل ہو۔ غرض مجھ پر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ دمشق کے لفظ سے دراصل وہ مقام مراد ہے جس میں یہ دمشق والی مشہور خاصیت پائی جاتی ہے اور خدائے تعالیٰ نے مسیح کے اترنے کی جگہ جو دمشق کو بیان کیا تو یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مسیح سے مراد وہ اصل مسیح نہیں ہے جس پر انجیل نازل ہوئی تھی بلکہ مسلمانوں میں سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو اپنی روحانی حالت کی رو سے مسیح سے اور نیز امام حسین سے بھی مشابہت رکھتا ہے کیونکہ دمشق پایہ تخت یزید رہ چکا ہے اور یزیدیوں کا منصوبہ گاہ جس سے ہزارہا طرح کے ظالمانہ احکام نافذ ہوئے وہ دمشق ہی ہے اور یزیدیوں کو ان یہودیوں سے بہت مشابہت ہے جو حضرت مسیح کے وقت میں تھے ایسا ہی حضرت امام حسینؓ کو بھی اپنی مظلومانہ زندگی کی رو سے حضرت مسیح سے غایت درجہ کی مماثلت ہے پس مسیح کا دمشق میں اُترنا صاف دلالت کرتا ہے کہ کوئی مثیل مسیح جو حسین سے بھی بوجہ مشابہت ان دونوں بزرگوں کے مماثلت رکھتا ہے یزیدیوں کی تنبیہ اور ملزم کرنے کے لئے جو مثیل یہود ہیں اُترے گا اور ظاہر ہے کہ یزیدی الطبع لوگ یہودیوں سے مشابہت رکھتے ہیں یہ نہیں کہ دراصل یہودی ہیں اس لئے دمشق کا لفظ صاف طور پر بیان کر رہا ہے کہ مسیح جو اُترنے والا ہے وہ بھی دراصل مسیح نہیں ہے بلکہ جیسا کہ یزیدی لوگ مثیل یہود ہیں ایسا ہی یہ مسیح جو اُترنے والا ہے وہ بھی مثیل مسیح ہے اور حسینی الفطرت ہے یہ نکتہ ایک نہایت لطیف نکتہ ہے جس پر غور کرنے سے صاف طور پر کھل جاتا ہے کہ دمشق کا لفظ محض استعارہ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ چونکہ امام حسین کا مظلومانہ واقعہ خدائے تعالیٰ کی نظر میں بہت عظمت اور وقعت رکھتا ہے اور یہ واقعہ حضرت مسیح کے واقعہ سے ایسا ہمرنگ ہے کہ عیسائیوں کو بھی اس میں

ازالہ اوہام صفحہ 65 تا 67 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 135، 136 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 414 پر درج ہے

کسی اُونچی عمارت پر آکر اُتار دیں گے پھر کسی زینہ کے ذریعہ سے حضرت ایلیا علیہ السلام نیچے اُتر آئیں گے
اور یہودیوں کے تمام مخالفوں کو روئے زمین سے نابود کر ڈالیں گے اور چونکہ اُن کی کتابوں میں
جو کتب الہامیہ ہیں یہ بھی لکھا ہے کہ ضرور ہے کہ مسیح کے آنے سے پہلے ایلیا آسمان سے اُترے
اِسی وقت کی وجہ سے یعنی اِس سبب سے کہ ایلیا اُن کے گمان میں اب تک آسمان سے نہیں اُترا
مسیح ابن مریم پر وہ ایمان نہیں لائے اور صاف کہدیا کہ ہم نہیں جانتے کہ تُو کون ہے کیونکہ وہ
مسیح جس کی ہمیں انتظار ہے ضرور ہے کہ اُس سے پہلے ایلیا آسمان سے اُتر کر اُس کی راہوں کو

اب پہلے ہم یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ نے مجھ پر یہ ظاہر فرما دیا ہے کہ یہ قصبہ قادیان بوجہ اس کے
کہ اکثر یزیدی الطبع لوگ اس میں سکونت رکھتے ہیں دمشق سے ایک مناسبت اور مشابہت رکھتا ہے اور یہ ظاہر
ہے کہ تشبیہات میں پوری پوری تطبیق کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ بسا اوقات ایک ادنےٰ مماثلت کی وجہ سے بلکہ
صرف ایک جزو میں مشارکت کے باعث سے ایک چیز کا نام دوسری چیز پر اطلاق کر دیتے ہیں مثلاً ایک بہادر
انسان کو کہدیتے ہیں کہ یہ شیر ہے اور شیر نام رکھنے میں یہ ضروری نہیں سمجھا جاتا کہ شیر کی طرح اس کے پنجے
ہوں اور ویسی ہی بدن پر پشم ہو اور ایک دُم بھی ہو بلکہ صرف صفت شجاعت کے لحاظ سے ایسا اطلاق
ہو جاتا ہے اور عام طور پر جمیع انواع استعارات میں یہی قاعدہ ہے۔ سو خدائے تعالےٰ نے اسی عام قاعدہ
کے موافق اس قصبہ قادیان کو دمشق سے مشابہت دی اور اسبارہ میں قادیان کی نسبت مجھے یہ بھی
الہام ہوا کہ اخرج منہ الیزیدیون یعنی اس میں یزیدی لوگ پیدا کئے گئے ہیں۔ اب
اگرچہ میرا یہ دعویٰ تو نہیں اور نہ ایسی کامل تصریح سے خدا تعالےٰ نے میرے پر کھول دیا ہے
کہ دمشق میں کوئی مثیل مسیح پیدا نہیں ہوگا بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ کسی آئندہ زمانہ میں
خاص کر دمشق میں بھی کوئی مثیل مسیح پیدا ہو جائے مگر خدائے تعالےٰ خوب جانتا ہے اور وہ اسباب
کا شاہد حال ہے کہ اس نے قادیان کو دمشق سے مشابہت دی ہے اور ان لوگوں کی نسبت یہ فرمایا ہے
کہ یہ یزیدی الطبع ہیں یعنی اکثر وہ لوگ جو اس جگہ رہتے ہیں وہ اپنی فطرت میں یزیدی لوگوں کی فطرت
سے مشابہ ہیں اور یہ بھی مدت سے الہام ہو چکا ہے کہ انا انزلناہ قریبًا من القادیان
وبالحق انزلناہ وبالحق نزل وکان وعد اللّٰہ مفعولًا یعنی ہم نے اُس کو

ازالہ اوہام صفحہ 69،72 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 138 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 415 پر درج ہے

حوالہ نمبر 277

درست کیے۔ اس کے جواب میں ہر چند حضرت مسیح نے بہت زور دے کر انہیں کہا کہ وہ ایلیاؑ جو آنے والا تھا یہی یحییٰ زکریا کا بیٹا ہے جس کو تم نے شناخت نہیں کیا۔ لیکن یہودیوں نے مسیح کے اس قول کو ہرگز قبول نہیں کیا بلکہ خیال کیا کہ یہ شخص توریت کی پیشگوئیوں میں الحاد اور تحریف کر رہا ہے اور اپنے مرشد کو ایک عظمت دینے کے لئے ظاہری معنے کو کھینچ تان کر کچھ کا کچھ بنا رہا ہے۔ سو ظاہر پرستی کی شامت نے یہودیوں کو حقیقت فہمی سے محروم رکھا اور مجرد الفاظ پر زور مارنے اور استعارہ کو حقیقت سمجھنے کی وجہ سے ابدی لعنتوں کا ذخیرہ انہیں ملا۔

قادیان کے قریب اتارا ہے اور سچائی کے ساتھ اتارا اور سچائی کے ساتھ اترا۔ اور ایک دن وعدہ اللہ کا پورا ہونا تھا۔ اس الہام پر نظر غور کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ قادیان میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے اس عاجز کا ظاہر ہونا الہامی نوشتوں میں بطور پیشگوئی کے پہلے سے لکھا گیا تھا۔ اب جو نکر قادیان کو اپنی خاصیت کی رو سے دمشق سے مشابہت دی گئی تو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قادیان کا نام پہلے نوشتوں میں استعارہ کے طور پر دمشق رکھ کر پیشگوئی بیان کی گئی ہوگی۔ کیونکہ کسی کتاب حدیث یا قرآن شریف میں قادیان کا نام لکھا ہوا نہیں پایا جاتا اور یہ الہام جو براہین احمدیہ میں بھی چھپ چکا ہے بصراحت و باواز بلند ظاہر کر رہا ہے کہ قادیان کا نام قرآن شریف میں یا احادیث نبویہ میں بطور پیشگوئی ضرور موجود ہے اور چونکہ موجود نہیں تو بجز اس کے اور کس طرف خیال جا سکتا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے قادیان کا نام قرآن شریف یا احادیث نبویہ میں کسی اور پیرایہ میں ضرور لکھا ہوگا اور اب جو ایک نئے الہام سے یہ بات بپایہ ثبوت پہنچ گئی کہ قادیان کو خدائے تعالیٰ کے نزدیک دمشق سے مشابہت ہے۔ تو اس پہلے الہام کے معنے بھی اس سے کھل گئے گویا یہ فقرہ جو اللہ جلشانہ نے الہام کے طور پر اس عاجز کے دل پر القا کیا ہے کہ انا انزلناہ قریبا من القادیان اس کی تفسیر یہ ہے کہ انا انزلناہ قریبا من دمشق بطرف شرقی عند المنارۃ البیضاء۔ کیونکہ اس عاجز کی سکونتی جگہ قادیان کے شرقی کنارہ پر ہے منارہ کے پاس۔ پس یہ فقرہ الہام الٰہی کا کہ وکان وعد اللہ مفعولا۔ اس تاویل سے پوری پوری تطبیق کھا کر یہ پیشگوئی واقعی طور پر پوری ہو جاتی ہے اس بات تک یہ عاجز پہنچا تھا کہ یہ الہام ہوا قل لو کان الامر من عند غیر اللہ لوجدتم

ازالہ اوہام صفحہ 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 139 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 415 پر درج ہے

حوالہ نمبر 278

میں ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ[1]۔ یہ آیت مسیح موعود کے حق میں ہے اور اسلامی حجت کی وہ بلند آواز جس کے نیچے تمام آوازیں دب جائیں وہ ازل سے مسیح کے لیے خاص کی گئی ہے اور قدیم سے مسیح موعود کا قدم اس بلند مینار پر قرار دیا گیا ہے جس سے بڑھ کر اور کوئی عمارت اونچی نہیں۔ اسی کی طرف براہین احمدیہ کے اس الہام میں اشارہ ہے جو کتاب مذکور کے صفحہ ۵۲۲ میں درج ہے اور وہ یہ ہے۔ "بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد" ایسا ہی مسیح موعود کی مسجد بھی مسجد اقصیٰ ہے کیونکہ وہ صدر اسلام سے دُور تر اور انتہائی زمانہ پر ہے۔ اور ایک روایت میں خدا کے پاک نبی نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ مسیح موعود کا نزول مسجد اقصیٰ کے شرقی منارہ کے قریب ہوگا۔[2]

اب اے دوستو یہ منارہ اس لئے طیار کیا جاتا ہے کہ تا حدیث کے موافق مسیح موعود کے زمانہ کی یادگار ہو اور نیز وہ عظیم پیشگوئی پوری ہو جائے جس کا ذکر قرآن شریف کی اس آیت میں ہے کہ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ[☆] اور جس کے منارہ کا ذکر حدیث میں بھی ہے کہ مسیح کا نزول منارہ کے پاس ہوگا۔ دمشق کا ذکر اس حدیث میں جو مسلم نے بیان کی ہے اس غرض سے ہے کہ تثلیث کی تخم ریزی اول دمشق سے شروع ہوئی ہے اور

---

[1] الصف : ۱۰ ☆ بنی اسرائیل : ۲

[2] حاشیہ : بعض احادیث میں یہ پایا جاتا ہے کہ دمشق کے مشرقی طرف کوئی منارہ ہے جس کے قریب مسیح کا نزول ہوگا۔ سو یہ حدیث ہمارے مطلب سے کچھ منافی نہیں ہے کیونکہ ہم کئی دفعہ بیان کر چکے ہیں کہ ہمارا یہ گاؤں جس کا نام قادیان ہے اور ہماری یہ مسجد جس کے قریب منارہ طیار ہوگا دمشق سے شرقی طرف ہی واقع ہے۔ حدیث میں اس بات کی تصریح نہیں کہ وہ منارہ دمشق سے ملحق اور اس کی ایک جزو ہوگا بلکہ اس کے شرقی طرف واقع ہوگا۔ پھر دوسری حدیث میں اس بات کی تصریح ہے کہ مسجد اقصیٰ کے قریب مسیح کا نزول ہوگا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ منارہ یہی مسجد اقصیٰ کا منارہ ہے اور دمشق کا ذکر اسی غرض کے لیے ہے جو ہم ابھی بیان کر چکے ہیں۔ اور مسجد اقصیٰ سے مراد اس جگہ یروشلم کی مسجد نہیں ہے بلکہ مسیح موعود کی مسجد ہے جو باعتبار بعد زمانہ کے خدا کے نزدیک مسجد اقصیٰ ہے۔ اس سے کسی کو انکار ہو سکتا ہے کہ جس مسجد کی مسیح موعود بنا کرے وہ اس لائق ہے کہ اس کو مسجد اقصیٰ کہا جائے جس کے معنے ہیں مسجد اَبعد۔ کیونکہ جبکہ مسیح موعود کا وجود اسلام کے لیے ایک انتہائی دیوار ہے اور مقرر ہے کہ وہ آخری زمانہ میں اور بعید تر حصہ دُنیا میں آسمانی برکات کے ساتھ نازل ہوگا۔ اس لیے ہر ایک مسلمان کو یہ ماننا پڑتا ہے کہ مسیح موعود کی مسجد مسجد اقصیٰ ہے کیونکہ اسلامی زمانہ کا خط ممتد جو ہے اس کے انتہائی نقطہ پر مسیح موعود کا وجود ہے لہٰذا مسیح موعود کی مسجد پہلے زمانہ سے جو صدر اسلام ہے بہت ہی بعید ہے سو اس وجہ سے مسجد اقصیٰ کہلانے کے لائق ہے اور اس مسجد اقصیٰ کا منارہ

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 402 طبع جدید از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 415 پر درج ہے

کا نزول ہے وہ دمشق میں واقع ہے بلکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس منارہ سے اُس مسجد اقصیٰ کا منارہ مراد لیا ہے جو دمشق سے شرقی طرف واقع ہے یعنی مسیح موعود کی مسجد جو حال میں وسیع کی گئی ہے اور عمارت بھی زیادہ کی گئی۔ اور یہ مسجد فی الحقیقت دمشق سے شرقی طرف واقع ہے۔ اور یہ مسجد صرف اس غرض سے وسیع کی گئی اور بنائی گئی ہے کہ تا دمشقی مفاسد کی اصلاح کرے اور یہ منارہ وہ منارہ ہے جس کی ضرورت احادیث نبویہ میں تسلیم کی گئی۔ اور اس منارۃ المسیح کا خرچ دس ہزار روپیہ سے کم نہیں ہے۔ اب جو دوست اس منارہ کی تعمیر کے لیے مدد کریں گے میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ وہ ایک بھاری خدمت کو انجام دیں گے اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ ایسے موقع پر خرچ کرنا ہرگز ہرگز ان کے نقصان کا باعث نہیں ہوگا۔ وہ خدا کو قرض دیں گے اور معہ سود واپس لیں گے۔ کاش ان کے دل سمجھیں کہ اس کام کی خدا کے نزدیک کس قدر عظمت ہے جس خدا نے منارہ کا حکم دیا ہے اس نے اس بات کی طرف اشارہ کر دیا ہے کہ اسلام کی مُردہ حالت میں اسی جگہ سے زندگی کی روح پھونکی جائے گی اور یہ فتح نمایاں کا میدان ہوگا مگر یہ فتح ان ہتھیاروں کے ساتھ نہیں ہوگی جو انسان بناتے ہیں بلکہ آسمانی حربہ کے ساتھ ہے جس حربہ سے فرشتے کام لیتے ہیں۔ آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اُٹھاتا اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ اس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرما دیا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے۔ سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں۔ ہماری طرف سے امان اور صلحکاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف دعوت کرنے کی ایک راہ نہیں۔ پس جس راہ پر نادان لوگ اعتراض کر چکے ہیں خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت نہیں چاہتی کہ اسی راہ کو پھر اختیار کیا جائے اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ جیسے جن نشانوں کی پہلے تکذیب ہو چکی وہ ہمارے سید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیئے گئے۔ لہذا مسیح موعود اپنی فوج کو اس ممنوع مقام سے پیچھے ہٹ جانے کا حکم دیتا ہے۔ جو بدی کا بدی کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اپنے تئیں شریر کے حملہ سے بچاؤ مگر خود شریرانہ مقابلہ مت کرو۔ جو شخص ایک

یہ حوالہ صفحہ 416 پر درج ہے	مجموعہ اشتہارات (اشتہار چندہ منارۃ المسیح 28 مئی 1900) جلد دوم صفحہ 408 طبع جدید از مرزا قادیانی

گالیاں بھی دیں لیکن اکثر نہایت محبت کا اظہار کرتے اور ھذا ابن المهدی کہتے اور سلام کرتے مگر باوجود اس کے پولیس والوں نے کہا کہ اندر بیٹھیں۔ ہماری ذمہ داری ہے اور اس طرح ہمیں اندر بند کر دیا گیا۔ اس پر ہم نے برٹش قونصل کو فون کیا..... اس پر ایسا انتظام کر دیا گیا کہ لوگ اجازت لے کر اندر آتے رہے...... غرض عجیب رنگ تھا کالجوں کے لڑکے اور پروفیسر آتے۔ کاپیاں ساتھ لاتے اور جو میں بولتا لکھتے جاتے اگر کوئی لفظ رہ جاتا تو کہتے یا استاذ ذرا ٹھہرئیے۔ یہ لفظ رہ گیا ہے۔ گویا انجیل کا وہ نظارہ تھا جہاں اسے استاد کر کے حضرت مسیح کو مخاطب کرنے کا ذکر ہے اگر کسی مولوی نے خلاف بولنا چاہا تو وہی لوگ اسے ڈانٹ دیتے ایک مولوی آیا جو بڑا با اثر سمجھا جاتا تھا۔ اس نے ذرا ناواجب باتیں کیں تو تعلیم یافتہ لوگوں نے ڈانٹ دیا اور کہہ دیا کہ ایسی بیہودہ باتیں نہ کرو۔ ہم تمہاری باتیں سننے کے لئے نہیں آئے اس پر وہ چلا گیا اور روسا معذرت کرنے لگے کہ وہ بے وقوف تھا۔ اس کی کسی بات پر ناراض نہ ہوں یہ ایک غیر معمولی بات تھی۔ پھر منارۃ البیضاء کا بھی عجیب معاملہ ہوا۔ ایک مولوی عبدالقادر صاحب (المغربی۔ ناقل) حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب کے دوست تھے۔ ان سے میں نے پوچھا کہ وہ منارہ کہاں ہے جس پر تمہارے نزدیک حضرت عیسیٰ نے اترنا ہے کہنے لگے۔ مسجد امویہ کا ہے لیکن ایک اور مولوی صاحب نے کہا کہ عیسائیوں کے محلہ میں ہے ایک اور نے کہا حضرت عیسیٰ آکر خود بنائیں گے۔ اب ہمیں حیرت تھی کہ وہ کونسا منارہ ہے۔ دیکھو تو چلیں صبح کو میں نے ہوٹل میں نماز پڑھائی اس وقت میں اور ذوالفقار علی خان صاحب اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب تھے یعنی میرے پیچھے دو مقتدی تھے۔ جب میں نے سلام پھیرا تو دیکھا سامنے منار ہے اور ہمارے اور اس کے درمیان صرف ایک سڑک کا فاصلہ ہے۔ میں نے کہا یہی وہ منار ہے اور ہم اس کے مشرق میں تھے۔ یہی وہ سفید منارہ تھا اور کوئی نہ تھا۔ مسجد امویہ والے منار نیلے سے رنگ کے تھے جب میں نے اس سفید منارہ کو دیکھا اور پیچھے دو ہی مقتدی تھے تو میں نے کہا کہ وہ حدیث بھی پوری ہو گئی"۔[۲۷]

"دمشق میں توقع سے بہت بڑھ چڑھ کر کامیابی ہوئی...... اخبارات نے لمبے لمبے تعریفی مضامین شائع کئے۔ دمشق کے تعلیم یافتہ طبقے نے نہایت گہری دلچسپی لی۔ تمام وہ اخبارات جن میں ہمارے مشن کے متعلق خبریں اور مضامین نکلتے تھے کثرت سے فوراً فروخت ہو جاتے تھے"۔[۲۸]

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اوپر شیخ عبدالقادر مغربی کا ذکر فرمایا ہے۔ ان کا ایک خاص واقعہ بھی ہے جس کا بیان کرنا ضروری ہے۔ ان صاحب نے جو دمشق کے ادیب شہیر تھے حضور سے کہا کہ "ایک جماعت کے معزز امام ہونے کی حیثیت سے ہم آپ کا اکرام کرتے ہیں۔ مگر آپ یہ امید نہ رکھیں کہ ان علاقوں میں کوئی شخص آپ کے خیالات سے متاثر ہو گا کیونکہ ہم لوگ عرب نسل کے ہیں اور عربی

یہ حوالہ صفحہ 417 پر درج ہے	تاریخ احمدیت جلد چہارم صفحہ 443 طبع جدید از دوست محمد شاہد

افسوس کہ ہماری قوم کے لوگ استعارات کو حقیقت پر حمل کر کے سخت پیچ میں پھنس گئے ہیں اور ایسی مشکلات کا سامنا انہیں پیش آگیا ہے کہ اب اُن سے بآسانی نکلنا ان لوگوں کیلئے سخت دشوار ہے اور جو نکلنے کی راہیں ہیں وہ اُنہیں قبول نہیں کرتے۔ مثلاً صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اُتریں گے تو اُن کا لباس زرد رنگ کا ہوگا اس لفظ کو ظاہری لباس پر حمل کرنا کیسا لغو خیال ہے زرد رنگ پہننے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی لیکن اگر اس لفظ کو ایک کشفی استعارہ قرار دے کر معبّرین کے مذاق اور تجارب کے موافق اسکی تعبیر کرنا چاہیں

ایک یہ کہ جب وہ مسیح آئے گا تو مسلمانوں کی اندرونی حالت کو جو اُس وقت بغایت درجہ بگڑی ہوئی ہوگی اپنی صحیح تعلیم سے درست کر دے گا اور اُن کے روحانی افلاس اور باطنی ناداری کو بکلّی دور فرما کر جواہرات علوم و حقائق و معارف اُن کے سامنے رکھ دے گا یہاں تک کہ وہ لوگ اس دولت کو لیتے لیتے تھک جائیں گے اور اُن میں سے کوئی طالب حق روحانی طور پر مفلس اور نادار نہیں رہے گا بلکہ جس قدر سچائی کے بھوکے اور پیاسے ہیں ان کو بکثرت طیب غذا صداقت کی اور شربت شیریں معرفت کا پلایا جائے گا اور علوم حقہ کے موتیوں سے اُن کی جھولیاں پُر کر دی جائیں گی اور جو مغز اور لب لباب قرآن شریف کا ہے اس عطر کے بھرے ہوئے شیشے اُن کو دئے جائیں گے۔

دوسری علامت خاصہ یہ ہے کہ جب وہ مسیح موعود آئے گا تو صلیب کو توڑے گا اور خنزیروں کو قتل کریگا اور دجّال یک چشم کو قتل کر ڈالے گا اور جس کافر تک اس کے دم کی ہوا پہنچے گی وہ فی الفور مر جائیگا سو اس علامت کی اصل حقیقت جو روحانی طور پر مراد رکھی گئی ہے یہ ہے کہ مسیح دنیا میں آکر صلیبی مذہب کی شان و شوکت کو اپنے پیروں کے نیچے کچل ڈالے گا اور اُن لوگوں کو جن میں خنزیروں کی بے حیائی اور خوکوں کی بے شرمی اور نجاست خوری ہے اتمام حجت کا ہتھیار چلا کر ان سب کا کام تمام کرے گا اور وہ لوگ جو صرف دنیا کی آنکھ رکھتے ہیں مگر دین کی آنکھ بکلّی ندارد۔ بلکہ ایک بدنما ٹینٹ اس میں نکلا ہوا ہے انکو قین حجتوں کی سیف قاطعہ سے ملزم کر کے اُن کی منکرانہ ہستی کا خاتمہ کر دے گا اور نہ صرف ایسے یک چشم لوگ بلکہ ہر ایک کافر جو دین محمدی کو بنظر استحقار دیکھتا ہے مسیحی دلائل کے جلالی دم سے روحانی طور پر مارا جائے گا۔ غرض یہ سب عبارتیں استعارہ کے طور پر واقع ہیں جو اس عاجز پر

حوالہ نمبر 282

السلام علیکم۔ اسلام خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ بندہ کی اسلام میں فضیلت نہیں بلکہ اعمال صالحہ میں فضیلت ہے۔ اور اس میں کہ خدا تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے۔ سو نیک کاموں میں کوشش چاہیئے تا کہ موجب نجات ہو۔ والسلام۔ مرزا غلام احمد

مسیح موعود کے لئے نمازیں جمع کی جائیں گی چونکہ کچھ مدت سے حضرت کی طبیعت دن کے دوسرے حصہ میں اکثر خراب ہو جاتی ہے۔ اس لیے نماز مغرب اور عشاء گھر میں با جماعت پڑھ لیتے ہیں۔ باہر تشریف نہیں لاسکتے۔ ایک دن نماز مغرب کے بعد چند عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا جو سننے کے قابل ہے۔ (ایڈیٹر تشحیذ)

فرمایا:

کوئی یہ نہ دل میں گمان کرلے کہ یہ روز گھر میں جمع کر کے نماز پڑھا دیتے ہیں اور باہر نہیں جاتے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کی کہ آخری الاشخص نماز جمع کیا کرے گا۔ سو مجھ جیسے تک تو باہر جمع کروانا ہو لیا اب میں نے کہا کہ عورتوں میں بھی اس پیشگوئی کو پورا کر دینا چاہیئے۔ چونکہ بغیر ضرورت کے نماز جمع کرنا ناجائز ہے اس لیے خدا تعالیٰ نے مجھ کو بیمار کر دیا اور اس طرح سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا کر دیا۔ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو پورا کرے۔ کیونکہ وہ پورا نہ ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ جھوٹے ٹھہرتے ہیں۔ اس لیے ہر ایک کو وہ بات جو اس کے اختیار میں ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے کے موافق پوری کر دینی چاہیئے اور خدا تعالیٰ خود بھی سامان مہیا کر دیتا ہے جیسا کہ مجھ کو بیمار کر دیا تا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو پورا کر دے۔ جیسا کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابیؓ سے فرمایا کہ تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جبکہ تیرے ہاتھ میں کسریٰ کے سونے کے کڑے پہنائے جائیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب کسریٰ کا ملک فتح ہوا۔ تو حضرت عمرؓ نے اس کو سونے کے کڑے جو لوٹ میں آتے تھے، پہنائے۔ حالانکہ سونے کے کڑے یا کوئی اور چیز سونے کی مردوں کے لیے ایسی ہی حرام ہے جیسا کہ اور حرام چیزیں۔ لیکن چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے یہ بات نکل چکی تھی اس لیے پوری کی گئی۔ اسی طرح ہر ایک دوسرے انسان کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

دو زرد چادروں سے مراد فرمایا کہ:

دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

یہ حوالہ صفحہ 418 پر درج

ملفوظات جلد پنجم صفحہ 32،33 طبع جدید از مرزا قادیانی

پیشگوئی کی تھی جو اسی طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اُترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اُوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی۔ یعنی مراق اور کثرتِ بول۔ ہمارے مخالف مولوی اس کے معنے یہ کرتے ہیں۔ کہ وُہ سچ مچ جوگیوں کی طرح دو چادریں اوڑھے ہوئے آسمان سے نیچے اُتریں گے۔ لیکن یہ غلط ہے۔ چونکہ معبروں نے ہمیشہ زرد چادر کے معنے بیماری کے ہی لکھے ہیں۔ ہر ایک شخص جو زرد چادر دیکھے یا کوئی اَور زرد چیز تو اس کے معنے بیماری کے ہی ہوں گے اور ہر ایک شخص جو ایسا دیکھے آزما سکتا ہے کہ اس کے معنے یہی ہیں۔

صلح پسندی کے ساتھ مذہب کی غیرت ضروری ہے

دو عورتوں کے جھگڑے پر فرمایا کہ:

قرآن شریف میں آیا ہے وَالصُّلْحُ خَيْرٌ (النسآء: ۱۲۹) اس لیے اگر آپس میں کوئی لڑائی جھگڑا ہو جائے تو صلح کر لینی چاہیئے کیونکہ اس میں خیر اور برکت ہے میرا یہ مطلب نہیں کہ غیر مذاہب کے ساتھ بھی یہ بات رکھی جاتے بلکہ اُن کے ساتھ سخت مذہبی عداوت رکھنا چاہیئے۔ جب تک مذہب کی غیرت نہ ہو انسان کا مذہب ٹھیک نہیں ہوتا۔ اب یہ جو ہندو عیسائی ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نکالتے ہیں تو کیا ہم اُن کے ساتھ صُلح رکھ سکتے ہیں بلکہ ان کی مجلسوں میں بیٹھنا اور ان کے ساتھ دوستی کرنا اور ان کے گھروں میں جانا تو معصیت میں داخل ہے

جھگڑوں کی بنیاد بدظنی ہوتی ہے

ہاں آپس میں جو ایک فرقہ میں ہوں تو لڑائی جھگڑا کی زیادہ تر بنیاد بدظنی ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ دوزخ میں دو تہائی آدمی بدظنی کی وجہ سے داخل ہوں گے۔ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ قیامت کے دن میں لوگوں سے پوچھوں گا کہ اگر تم مجھ پر بدظنی نہ کرتے تو یہ کیوں ہوتا۔ حقیقت میں اگر لوگ خدا تعالےٰ پر بدظنی نہ کرتے تو یہ کیوں ہوتا۔ حقیقت میں اگر لوگ خدا تعالیٰ پر بدظنی نہ کرتے تو اس کے احکام پر کیوں نہ چلتے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ پر بدظنی کی اور کفر اختیار کیا۔ اور بعض تو خدا کے وجود تک کے منکر ہو گئے۔ تمام فساد اور لڑائیوں کی وجہ یہی بدظنی ہے۔

پیشگوئیوں کے مطابق زلزلوں کا وقوع

زلزلہ کی نسبت باتوں میں فرمایا کہ:

قرآن شریف میں زلزلہ آنے کی خبر دی گئی ہے کہ مسیح کے وقت ایسے زلزلے آئیں گے کہ شدت میں نہایت ہی سخت ہوں گے۔ اب تک ان مولویوں نے

ملفوظات جلد پنجم صفحہ 33،32 طبع جدید از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 418 پر درج ہے

تب وہ شخص زندہ ہو کر ایک روشن اور چمکتے ہوئے چہرہ کے ساتھ اس کے سامنے آجائیگا اور اس کی الوہیت سے انکار کرے گا سو دجال اسی قسم کی گمراہ کرنے کی کوششوں میں لگا ہوا ہوگا کہ ناگہاں مسیح ابن مریم ظاہر ہو جائے گا اور وہ ایک منارہ سفید کے پاس دمشق کے شرقی طرف اُترے گا مگر ابن ماجہ کا قول ہے کہ بیت المقدس میں اُترے گا اور بعض کہتے ہیں کہ نہ بیت المقدس اور نہ دمشق بلکہ مسلمانوں کے لشکر میں اتریگا جہاں حضرت امام مہدی ہونگے۔ اور پھر فرمایا کہ جس وقت وہ اُترے گا اُس وقت اس کی زرد پوشاک ہوگی یعنی زرد رنگ کے دو کپڑے اُس نے پہنے ہوئے ہوں گے (یہ اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ اُس وقت اُس کی صحت کی حالت اچھی نہیں ہوگی) اور دونوں ہتھیلی اُس کی دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہوں گی۔ مگر بخاری کی ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن مریم کو بجائے دو فرشتوں کے دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر طواف کرتے دیکھا۔ پس اس حدیث سے نہایت صفائی سے یہ بات کھلتی ہے کہ دمشقی حدیث میں جو دو فرشتے لکھے ہیں وہ در اصل وہی دو آدمی ہیں کہ دوسری حدیث میں بیان کئے گئے ہیں اور اُن کے کندھوں پر ہاتھ رکھنے سے مطلب یہ ہے کہ وہ مسیح کے مددگار اور انصار ہو جائیں گے۔

اور پھر فرمایا کہ جب وہ مسیح اپنا سر جھکائے گا تو اُس کے پسینہ کے قطرات گرتے ہوں گے اور جب اُوپر کو اُٹھائے گا تو بالوں سے قطرے پسینہ کے چاندی کے دانوں کی طرح گریں گے جیسے موتی ہوتے ہیں اور کسی کافر کے لئے ممکن نہیں ہوگا کہ اُن کے دم کی ہوا پاکر جیتا رہے بلکہ فی الفور مر جائے گا اور دم اُن کا اُن کی حدِ نظر تک پہنچیگا۔ پھر حضرت ابن مریم دجال کی تلاش میں لگیں گے اور لُد کے دروازہ پر جو بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اس کو جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔ تمت ترجمة الحدیث۔ یہ وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امام مسلم صاحب نے لکھی ہے جس کو ضعیف سمجھ کر رئیس المحدثین

من الضربة۔ فلا تهنوا ولا تحزنوا وان الله معکم ان کنتم معه بالصدق والطاعة۔ ولقد نصرکم الله ببدر وانتم اذلة۔ والآن اعید الیکم البدر فی المرة الثانية۔ وان الفتح قریب ولکن لا بالسيف والملحمة۔ بل بالتضرعات وعقد الهمة والادعية۔ فلا تظنوا ظن السوء واسعوا الی کالصحابة۔ ولا تموتوا الا وانتم مسلمون وصلوا علی محمد خیر البریة۔ وان هذه مائة کلیلة البدر عدة۔ وکلیلة القدر مرتبة فابشروا ببدرکم وانتظروا ایام النصرة۔

ص۹۲

فی ذکر اهل الجرائد والاخبار

لعلك تقول بعد ذالك ان اهل الجرائد والاخبار۔ یستحقرون ان یصلحوا مفاسد البلدان والدیار۔ فاقول رحمك الله انه خطاء فی الافکار۔ اتبرء من هؤلاء امراض النفوس۔ ووساوس القسوس۔ نعم لاشك ان هذه الصناعات تفید قوما لو رعوه حق المراعات۔ و تکون کهاد الی مجاهل۔ وتقود الی مناهل۔ وتکون کناصر للدینیات۔ وان الجرائد مرآة تری الغائب کالمشهود۔ والغابر کالموجود۔ وتکون الوصلة الی بعض الخفایا۔ بل قد تعین علی فصل القضایا۔ وتری

ــــــــ

الحاشية۔ اقتل بلدة یا بعض الناس فیها اسمها لدهیانه۔ وهی اول ارض قامت الاشرار فیها للاهانة۔ فلما کانت بیعة المخلصین۔ حربة لقتل الدجال اللعین۔ باشاعة الحق المبین۔ اشیر فی الحدیث ان المسیح یقتل الدجال علی باب اللد بالضربة الواحدة۔ فاللد مختصر من لفظ لدهیانه کما لا یخفی علی ذوی الفطنة۔ منه

دجال اُسی دجال کے رنگ میں قوت کے ساتھ خروج کر رہا ہے اور گویا مثالی وظلی وجود کے ساتھ وہی ہے اور جیسا کہ وہ اوّل زمانہ میں گرجا میں جکڑا ہوا نظر آیا تھا اب وہاں بند سے مخلصی پاکر عیسائیوں کے گرجا سے ہی نکلا ہے اور دنیا میں ایک آفت برپا کر رہا ہے۔

ایسا ہی یاجوج ماجوج کا حال بھی سمجھ لیجئے۔ یہ دونوں پُرانی قومیں ہیں جو پہلے زمانوں میں دوسروں پر کھلے طور پر غالب نہیں ہو سکیں اور اُن کی حالت میں ضعف رہا لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ آخری زمانہ میں یہ دونوں قومیں خروج کریں گی یعنی اپنی جلالی قوت کے ساتھ ظاہر ہوں گی۔ جیسا کہ سورہ کہف میں فرماتا ہے وترکنا بعضھم یومئذ یموج فی بعض یعنی یہ دونوں قومیں دوسروں کو مغلوب کر کے پھر ایک دوسرے پر حملہ کریں گی اور جس کو خدا تعالیٰ چاہے گا فتح دے گا۔ چونکہ ان دونوں قوموں سے مراد انگریز اور رُوس ہیں اس لئے ہر یک سعادتمند مسلمان کو دعا کرنی چاہیئے کہ اُس وقت انگریزوں کی فتح ہو۔ کیونکہ یہ لوگ ہمارے محسن ہیں۔ اور سلطنت برطانیہ کے ہمارے سر پر بہت احسان ہیں۔ سخت جاہل اور سخت نادان اور سخت نالائق وہ مسلمان ہے۔ جو اس گورنمنٹ سے کینہ رکھے۔ اگر ہم ان کا شکر نہ کریں تو پھر ہم خدا تعالیٰ کے بھی ناشکر گزار ہیں۔ کیونکہ ہم نے جو اس گورنمنٹ کے زیر سایہ آرام پایا اور پا رہے ہیں وہ آرام ہم کسی اسلامی گورنمنٹ میں بھی نہیں پا سکتے۔ ہرگز نہیں پا سکتے۔

ایسا ہی دابۃ الارض یعنی وہ علماء و واعظین جو آسمانی قوت اپنے اندر نہیں رکھتے ابتداء سے چلے آتے ہیں۔ لیکن قرآن کا مطلب یہ ہے کہ آخری زمانہ میں ان کی حد سے زیادہ کثرت ہوگی اور اُن کے خروج سے مراد وہی اُن کی کثرت ہے۔

اور یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جیسی ان چیزوں کے بارے میں جو آسمانی قوت

ازالہ اوہام صفحہ 273 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 373 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 419 پر درج ہے

لیکن یہ بات صحیح بخاری سے بھی معلوم ہو چکی ہے کہ مسیح ابن مریم فوت شدہ جماعت میں داخل ہے اور یحییٰ بن زکریا کے ساتھ دوسرے آسمان میں موجود ہے۔ اور خدا تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ کوئی شخص میری طرف بغیر مرنے کے آ نہیں سکتا۔ لیکن کچھ شک نہیں کہ مسیح اس کی طرف اُٹھایا گیا سو وہ ضرور مر گیا۔ خدا تعالیٰ نے اپنی پاک کلام میں اس کو انی متوفیک ورافعک الیّ[1] سے پکارا ہے۔ سو لفظ متوفی جن عام معنوں سے تمام قرآن اور حدیثوں میں مستعمل ہے وہ یہی ہے کہ روح کو قبض کرنا اور جسم کو معطل چھوڑ دینا۔ یہ بڑے تعصب کی بات ہے کہ تمام جہان کے لئے تو توفی کے یہی معنے روح قبض کرنے کے ہوں لیکن مسیح ابن مریم کے لئے جسم قبض کرنے کے معنے لئے جاویں۔ کیا ہم خاص عیسیٰ کے لئے کوئی نئی لغت بنا سکتے ہیں جو کبھی اللہ اور رسول کے کلام میں مستعمل نہیں ہوئی اور نہ عرب کے شعراء اور زبان دان کبھی اس کو استعمال میں لائے۔ پھر جس حالت میں توفی کے یہی شائع متعارف معنے ہیں کہ روح قبض کی جائے خواہ بطور ناقص یا بطور تام۔ تو پھر رفع سے رفع جسد کیوں مراد لیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جس چیز پر قبضہ کیا جائے گا رفع بھی اُسی کا ہوگا۔ نہ یہ کہ قبض تو روح کا ہو اور جسم کا رفع کیا جائے۔ غرض برخلاف ان متبادر اور مسلسل معنوں کے جو قرآن شریف سے توفی کے لفظ کی نسبت اوّل سے آخر تک سمجھے جاتے ہیں ایک نئے معنے اپنی طرف سے گھڑ لینا یہی تو الحاد اور تحریف ہے۔ خدا تعالیٰ مسلمانوں کو اس سے بچاوے اگر یہ کہا جائے کہ توفی کے معنے تفسیروں میں کئی طور سے کئے گئے ہیں۔ تو میں کہتا ہوں کہ وہ مختلف اور متضاد اقوال نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بیان سے نہیں لئے گئے ورنہ ممکن نہ تھا کہ وہ بیان جو چشمہ وحی سے نکلا ہے اس میں اختلاف اور تناقض راہ پا سکتا بلکہ وہ مفسرین کے صرف اپنے اپنے بیانات ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ کبھی ان کا کسی خاص معنے پر اجماع نہیں ہوا۔ اگر ان میں سے کسی کو وہ بصیرت دی جاتی جو اس

[1] آل عمران: ۵۶

یہ حوالہ صفحہ 420 پر درج ہے	ازالہ اوہام صفحہ 745 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 501 از مرزا قادیانی

یہودیوں نے نعوذ باللہ حضرت مسیح کو رفع سے بے نصیب ٹھہرانے کے لئے صلیب کا حیلہ سوچا تھا تا اس سے دلیل پکڑیں کہ عیسیٰ بن مریم ان صادقوں میں سے نہیں ہے جن کا رفع الی اللہ ہوتا رہا ہے۔ مگر خدا نے مسیح کو وعدہ دیا کہ میں تجھے صلیب سے بچاؤں گا۔ اور اپنی طرف تیرا رفع کروں گا جیسا کہ ابراہیم اور دوسرے پاک نبیوں کا رفع ہوا سو اسی طرح ان لوگوں کے منصوبوں کے برخلاف خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں اسی برس یا دو تین برس کم یا زیادہ تیری عمر کروں گا تا لوگ کمی عمر سے کاذب ہونے کا نتیجہ نہ نکال سکیں جیسا کہ یہودی صلیب سے نتیجہ عدم رفع کا نکالنا چاہتے تھے۔ اور خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں تمام خبیث مرضوں سے بھی تجھے بچاؤں گا جیسا کہ اندھا ہونا تا اس سے بھی کوئی بدنتیجہ نہ نکالیں*۔ اور خدا نے مجھے اطلاع دی کہ بعض ان میں سے تیرے پر بددعائیں بھی کرتے رہیں گے مگر ان کی بددعائیں میں انہی پر ڈالوں گا۔ اور درحقیقت لوگوں نے اس خیال سے کہ کسی طرح ہم تقوّل کے نیچے مجھے لے آئیں منصوبہ بازی میں کچھ کمی نہیں کی۔ بعض مولویوں نے قتل کے فتوے دیئے۔ بعض مولویوں نے جھوٹے قتل کے مقدمات بنانے کیلئے میرے پر گواہیاں دیں۔ بعض مولوی میری موت کی جھوٹی پیشگوئیاں کرتے رہے۔ بعض مسجدوں میں میرے مرنے کے لئے ناک رگڑتے رہے۔ بعض نے جیسا کہ مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسمٰعیل علیگڈھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ اگر وہ کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا کیونکہ کاذب ہے۔ مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو پھر بہت جلد آپ ہی مر گئے اور اس طرح پر انکی موت نے فیصلہ کر دیا کہ کاذب کون تھا۔ مگر پھر بھی یہ لوگ عبرت نہیں پکڑتے۔ پس کیا یہ

* الہام الٰہی آنکھ کے بارے میں یہ ہے تنزل الرحمة علٰی ثلٰث العین وعلی الاخریین۔ یعنی تیرے تین عضووں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی ایک آنکھ اور باقی دو اور۔ منہ

اربعین نمبر 3 صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 394 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 421 پر درج

قبول کرتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ انسان میں اس سے زیادہ کوئی خوبی نہیں کہ تقوی کی راہ کو اختیار کر کے مامورمن اللہ کی لڑائی سے پرہیز کرے اور اس شخص کی جلدی سے تکذیب نہ کرے جو کہتا ہے کہ میں مامور من اللہ ہوں اور محض تجدید دین کے لئے صدی کے سر پر بھیجا گیا ہوں۔ ایک متقی اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ اس چودھویں صدی کے سر پر جس میں ہزاروں حملے اسلام پر ہوئے ایک ایسے مجدد کی ضرورت تھی کہ اسلام کی حقیقت ثابت کرے۔ اس مجدد کا نام اس لئے مسیح ابن مریم رکھا گیا کہ وہ کسر صلیب کے لئے آیا ہے اور خدا اس وقت چاہتا ہے کہ جیسا کہ مسیح کو پہلے زمانہ میں یہودیوں کی صلیب سے نجات دی تھی اب عیسائیوں کی صلیب سے بھی اس کو نجات دے۔ چونکہ عیسائیوں نے انسان کو خدا بنانے کے لئے بہت کچھ افترا کیا ہے۔ اس لئے خدا کی غیرت نے چاہا کہ مسیح کے نام پر ہی ایک شخص کو مامور کر کے اس افترا کو نیست و نابود کرے۔ یہ خدا کا کام ہے اور ان لوگوں کی نظر میں عجیب۔

قرآن شریف صاف کہتا ہے کہ مسیح وفات پا کر آسمان پر اٹھایا گیا ہے۔ لہذا اس کا نزول بروزی ہے نہ کہ حقیقی اور آیت فلما توفیتنی میں صریح ظاہر کیا گیا ہے کہ واقعہ وفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام وقوع میں آگیا کیونکہ اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد بگڑیں گے نہ کہ ان کی زندگی میں۔ پس اگر فرض کر لیں کہ اب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے تو ماننا پڑے گا کہ عیسائی بھی اب تک نہیں بگڑے۔ اور یہ صریح باطل ہے بلکہ آیت تو بتلاتی ہے کہ عیسائی صرف مسیح کی زندگی تک حق پر قائم رہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حواریوں کے عہد میں ہی خرابی شروع ہوگئی تھی۔ اگر حواریوں کا زمانہ بھی ایسا ہوتا کہ اس زمانہ میں بھی عیسائی حق پر قائم ہوتے تو خدا تعالیٰ اس آیت میں صرف مسیح کی زندگی کی قید نہ لگاتا بلکہ حواریوں کی زندگی کی بھی قید لگا دیتا پس اس جگہ سے ایک نہایت عمدہ نکتہ عیسائیت کے زمانہ فساد کا معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ درحقیقت حواریوں کے زمانہ میں ہی عیسائی مذہب میں شرک کی تخم ریزی ہوگئی تھی۔ ایک شریر یہودی پولوس نام جو یونانی زبان سے بھی کچھ حصہ رکھتا تھا جس کا ذکر مثنوی رومی میں بھی ہے حواریوں میں آملا اور ظاہر کیا۔ کہ میں نے عالم کشف میں عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا ہے۔ اس شخص نے عیسائی مذہب میں بہت فساد ڈالا آخر

تحفہ صفحہ 37 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 321 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 421 پر درج ہے

حوالہ نمبر 289

اس کے ہاتھ سے دین اسلام کو تمام دینوں پر غلبہ بخشے اور ابتلاء میں ضرور ہو کہ اس مامور اور اسکی جماعت پر ظلم ہو لیکن آخر میں فتح ہوگی اور یہ دین اس مامور کے ذریعہ سے تمام ادیان پر غالب آ جائیگا اور دوسری تمام ملتیں بینہ کے ساتھ ہلاک ہو جائینگی۔ دیکھو! یہ کسقدر عظیم الشان پیشگوئی ہے اور یہ وہی پیشگوئی ہے جو ابتدا سے اکثر علماء کہتے آئے ہیں کہ مسیح موعود کے حق میں ہو اور اسکے وقت میں پوری ہوگی اور براہین احمدیہ میں سترہ برس سے مسیح موعود کے دعوے سے پہلے درج ہے تا خدا ان لوگوں کو شرمندہ کرے کہ جو اس عاجز کے دعویٰ کو انسان کا افترا خیال کرتے ہیں۔ براہین خود گواہی دیتی ہو کہ اُسوقت اس عاجز کو اپنی نسبت مسیح موعود ہونے کا خیال بھی نہیں تھا اور پُرانے عقیدہ پر نظر تھی۔ لیکن خدا کے الہام نے اسی وقت گواہی دی تھی کہ تو مسیح موعود ہے۔ کیونکہ جو کچھ آثار نبویہ نے مسیح کے حق میں فرمایا تھا الہام الٰہی نے اس عاجز پر جما دیا تھا۔ یہاں تک کہ اسی براہین احمدیہ میں نام بھی عیسیٰ رکھ دیا۔ چنانچہ صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ میں یہ الہام موجود ہے یا عیسٰی انی متوفیک و رافعک الیّ و جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الٰی یوم القیامۃ ثلۃ من الاولین و ثلۃ من الاخرین۔ یعنے اے عیسیٰ میں تجھے طبعی وفات دونگا اور اپنی طرف اُٹھاؤنگا اور تیرے تابعین کو اُن لوگوں پر غلبہ بخشونگا جو مخالف ہونگے اور تیرے تابعین دو قسم کے ہوں گے پہلا گروہ اور پچھلا گروہ۔ یہ آیت حضرت مسیح پر اسوقت نازل ہوئی تھی کہ جب اُنکی جان یہودیوں کے منصوبوں سے نہایت گھبراہٹ میں تھی اور یہودی اپنی خباثت سے اُنکے مصلوب کرنیکی فکر میں تھے تا مجرمانہ موت کا داغ انپر لگ کر توریت کی ایک آیت کے موافق انکو ملعون ٹھہراویں کیونکہ توریت میں لکھا تھا کہ جو لکڑی پر لٹکایا جائے وہ لعنتی ہو۔ چونکہ صلیب کو جرائم پیشہ سے قدیم طریق سزادہی کی وجہ سے ایک مناسبت پیدا ہو گئی تھی اور ہر ایک خونی اور نہایت درجہ کا بدکار صلیب کے ذریعہ سے سزا پاتا تھا اسلئے خدا کی تقدیر نے راستباز وں پر صلیب کو حرام کر دیا تھا تا پاک کو پلید سے مشابہت پیدا نہ ہو۔ پس یہ عجیب بات ہے کہ کوئی نبی مصلوب نہیں ہُوا تا انکی سچائی عوام کی نظر

سراج منیر صفحہ 41 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 43 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 422 پر

اٰیَاتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ۔ الجزو نمبر ۴ سورۃ آل عمران۔ وَلَوْلَا اَنْ تُصِیْبَھُمْ مُّصِیْبَۃٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْھِمْ فَیَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَا اَرْسَلْتَ اِلَیْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰیَاتِکَ وَنَکُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ ذُوْ فَضْلٍ

آیت میں تعلیم کی گئی ہے۔ جو فرمایا ہے۔ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔ یہ وہ مرتبہ ہے جس میں انسان کو خدا کی محبت اور اُس کے غیر کی عداوت سرشت میں داخل ہو جاتی ہے۔ اور بطرق طبعیت اُس میں قیام پکڑتی ہے۔

ہرگز نہیں مانیں گے جب تک خدا کو بچشم خود دیکھ نہ لیں۔ سفیہ بجز ضربۂ ہلاکت کسی چیز کو باور نہیں کرتا میرا اور تیرا دشمن ہے۔ کہہ خدا کا امر آیا ہے سو تم جلدی مت کرو۔ جب خدا کی مدد آئے گی تو کہا جائیگا کہ کیا میں تمہارا خدا نہیں۔ کہیں گے کہ کیوں نہیں۔ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔ وَلَا تَھِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَکَانَ اللّٰہُ بِکُمْ رَءُوْفًا رَّحِیْمًا۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ تَمُوْتُ وَاَنَا رَاضٍ مِّنْکَ فَادْخُلُوا الْجَنَّۃَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ۔ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْھَا اٰمِنِیْنَ۔ سَلَامٌ عَلَیْکَ جُعِلْتَ مُبَارَکًا۔ سَمِعَ اللّٰہُ اِنَّہٗ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ اَنْتَ مُبَارَکٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ اَمْرَاضُ النَّاسِ وَبَرَکَاتُہٗ اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔ اُذْکُرْ نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکَ وَاِنِّیْ فَضَّلْتُکَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ۔ یٰٓاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔ مَنَّ رَبُّکُمْ عَلَیْکُمْ وَاَحْسَنَ اِلٰٓی اَحْبَابِکُمْ وَعَلَّمَکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ۔ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا۔ میں تجھ کو پوری نعمت دونگا اور اپنی طرف اُٹھاؤں گا۔ اور جو لوگ تیری متابعت اختیار کریں۔ یعنی حقیقی طور پر اللہ و رسول کے متبعین میں داخل ہو جائیں۔ اُن کو اُن کے مخالفوں پر کہ جو انکاری ہیں۔ قیامت تک غلبہ بخشوں گا۔ یعنے

لہ آل عمران: ۱۰۴ ۲ھ القصص: ۴۸

حوالہ نمبر 291

منصب اُسی کو پہنچتا ہے کیونکہ امراضِ رُوحانی پر اُسی کو اطلاع ہے اور ازالۂ مرض اور استرداد صحت پر وُہی قادر ہے۔ پھر بعد اسکے بطور استدلال کے فرمایا کہ اللہ وُہ ذات کامل الرحمت ہے کہ اُس کا قدیم سے یہی قانونِ قُدرت ہے کہ اُس تنگ حالت میں وہ ضرور مینہ برساتا ہے کہ جب لوگ نا امید ہو چکتے ہیں۔ پھر زمین پر اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے اور وُہی کارساز حقیقی اور ظاہراً و باطناً قابلِ تعریف ہے یعنے جب سختی اپنی نہایت کو پہنچ جاتی ہے اور کوئی صُورت مخلصی کی نظر نہیں آتی تو اِس صورت میں اُس کا یہی قانونِ قدیم ہے کہ وہ ضرور عاجز بندوں

نہیں جو اُس سے باہر ہو۔ کوئی حکمت نہیں جو اُس کے محیط بیان سے رہ گئی ہو۔ کوئی نور نہیں جو اُس کی متابعت سے نہ ملتا ہو۔ اور یہ باتیں بلا ثبوت نہیں۔ کوئی ایسا امر نہیں جو صرف زبان سے کہا جاتا ہے بلکہ یہ وہ متحقق اور بدیہی الثبوت صداقت ہے کہ جو تیرہ سو برس سے برابر اپنی روشنی دکھلاتی چلی آئی ہے اور ہم نے بھی اِس صداقت کو اپنی اس کتاب میں نہایت تفصیل سے لکھا ہے اور دقائق اور معارف قرآنی کو اس قدر بیان کیا ہے کہ جو ایک طالب صادق کی تسلی اور تشفی کے لئے بحرِ عظیم کی طرح

تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا۔ یہ سب اسرار ہیں کہ جو اپنے اپنے اوقات پر چسپان ہیں جن کا علم حضرت عالم الغیب کو ہے پھر بعد اسکے فرمایا ھو شعنا نعسا۔ یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں اور ان کے معنے ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔ پھر بعد اسکے دو فقرے انگریزی ہیں جن کے الفاظ کی صحت بباعث سرعت الہام ابھی تک معلوم نہیں اور وُہ یہ ہیں آئی لَو یُو۔ آئی شیل گِو یُو اے لارج پارٹی اوف اسلام۔ چونکہ اِس وقت یعنے آج کے دن اِس جگہ کوئی انگریزی خوان نہیں اور نہ اسکے پُورے پُورے معنے کھلے ہیں اسلئے بغیر معنوں کے لکھا گیا ہے۔ پھر بعد اسکے یہ الہام ہے۔ یَا عِیْسٰی اِنِّی مُتَوَفِّیْکَ وَ رَافِعُکَ اِلَیَّ (وَ مُطَھِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا)[1] وَ جَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ۔ اے عیسیٰ میں تجھ

[1] یہ فقرہ سہو کاتب سے براہین میں رہ گیا ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۲ حاشیہ)

براہین احمدیہ صفحہ 557-558 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 664-665 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 423 پر درج

کی خبر لیتا ہے اور اُنکو ہلاکت سے بچاتا ہے اور جیسے وہ جسمانی سختی کے وقت رحم فرماتا ہے اسی طرح جب رُوحانی سختی یعنے ضلالت اور گمراہی اپنی حد کو پہنچ جاتی ہے اور لوگ راہِ راست پر قائم نہیں رہتے تو اِس حالت میں بھی وہ ضرور اپنی طرف سے کسی کو مشرف بوحی کر کے اور اپنے نور خاص کی روشنی عطا فرما کر ضلالت کی مہلک تاریکی کو اُٹھا سکے۔ بلکہ اُٹھاتا ہے اور چونکہ جسمانی رحمتیں عام لوگوں کی نگاہ میں ایک واضح امر ہے اسلئے اللہ تعالیٰ نے آیت ممدوحہ میں اوّل ضرورت فرقان مجید

جوش مار رہے ہیں اب یہ کیونکر ہو سکے کہ کوئی شخص صرف مونہہ کی واہیات باتوں سے اِس نورِ بزرگ کی کسرِ شان کرے۔ ہاں اگر کسی کے دل کو یہ وہم پکڑتا ہے کہ یہ تمام دقائق و معارف و لطائف و خواص کہ جو قرآن شریف میں ثابت کر کے دکھلائے گئے ہیں کسی دُوسری

کامل اجر بخشونگا یا وفات دُونگا اور اپنی طرف اُٹھاؤں گا یعنے رفع درجات کروں گا یا دُنیا سے اپنی طرف اُٹھاؤں گا اور تیرے تابعین کو اُن پر جو منکر ہیں قیامت تک غلبہ بخشوں گا یعنے تیرے ہم عقیدہ اور ہم مشربوں کو حجت اور برہان اور برکات کے رُو سے دُوسرے لوگوں پر قیامت تک فائق رکھونگا۔ پہلوں میں سے بھی ایک گروہ ہے اور پچھلوں میں سے بھی ایک گروہ ہے۔ اس جگہ عیسیٰ کے نام سے بھی یہی عاجز مراد ہے اور پھر بعد اسکے اُردو میں الہام فرمایا۔ میں اپنی چمکار دِکھلاؤنگا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا۔ دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔ اَلْفِتْنَۃُ هٰهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ۔ اس جگہ ایک فتنہ ہے سو اولوالعزم نبیوں کی طرح صبر کر۔ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا۔ جب خدا مشکلات کے پہاڑ پر تجلّی کریگا تو اُنہیں پاش پاش کر دے گا۔ قُوَّۃُ الرَّحْمٰنِ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الصَّمَد۔ یہ خدا کی قوت ہے کہ جو اپنے بندہ کے لئے وہ غنی مطلق ظاہر کرے گا مَقَامٌ لَّا تَتَرَقَّى الْعَبْدُ فِيْهِ بِسَعْيِ الْاَعْمَالِ۔ یعنی عبد اللہ الصمد ہونا ایک مقام ہے کہ جو بطریق موہبت خاص عطا ہوتا ہے کوششوں سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ يَا دَاوُدُ عَامِلْ بِالنَّاسِ رِفْقًا وَّاِحْسَانًا وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا۔ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

حوالہ نمبر 292

طور سے خبر دے سکتا ہو کہ گویا وُہ موجود ہے۔ کیا چھ سال کی میعاد بیان کرنا اور عید کے دُوسرے دن کا پتہ دینا اور صُورتِ موت بیان کر دینا یہ خُدا سے ہونا محال ہے؟ اگر خُدا سے محال ہے تو اِن قیدوں کے ساتھ انسان کی اپنی پیشگوئی کیونکر ممکن ہو۔ کیا دُور دراز عرصہ سے ایسی صحیح خبریں دینا انسان کا کام ہے؟ اگر ہے تو اسکی دُنیا میں کوئی نظیر پیش کرو۔ گورنمنٹ کو یہ فخر ہونا چاہیئے کہ اِس مُلک میں اور اسکے زمانہ بادشاہت میں خُدا اپنے بعض بندوں سے وہ تعلق پیدا کر رہا ہو کہ جو قصّوں اور کہانیوں کے طور پر کتابوں میں لکھا ہوا ہو۔ اِس مُلک پر یہ رحمت ہے کہ آسمان زمین سے نزدیک ہو گیا ہو۔ ورنہ دُوسرے ملکوں میں اِسکی نظیر نہیں!

یہ بھی ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ مختلف مقامات پنجاب سے کئی خط میرے پاس پہنچے ہیں جنمیں بعض آریہ صاحبوں کے جوشوں اور نامناسب منصوبوں کا تذکرہ ہے۔ میرے پاس وہ خط بحفاظت موجود ہیں! اور اِس جگہ کے بعض آریہ کو میں نے وہ خط دکھلا دیئے ہیں۔ چنانچہ ایک خط جو گوجرانوالہ سے ایک معزز اور رئیس کا مجھ کو پہنچا ہے۔ اس کا مضمون یہ ہے کہ "اِس جگہ دو دن تک جلسہ ماتم لیکھرام ہوتا رہا اور قاتل کے گرفتار کنندہ کے لئے ہزار روپیہ انعام قرار پایا ہے اور دُوسو اسکے لئے جو نشان دہی کرے۔ اور خارجًا سُنا گیا ہے کہ ایک خفیہ انجمن آپ کے قتل کے لئے منعقد ہوئی ہے* اور اس انجمن کے ممبر قریب قریب شہروں کے لوگ (جیسے لاہور، امرتسر، بٹالہ اور خاص گوجرانوالہ کے ہیں) منتخب ہوئے ہیں۔ اور تجویز یہ ہے کہ بیس ہزار روپیہ چندہ ہو کر کسی شریر طامع کو اس کام کیلئے مامور کریں تا وہ موقعہ پاکر قتل کر دے* چنانچہ دو ہزار روپیہ تک چندہ کا بندوبست ہو بھی گیا ہے۔ باقی دوسرے شہروں اور دیہات سے وصول کیا جائیگا۔ پھر بعد اس کے

* یہی خبر اجمالاً پیسہ اخبار میں بھی لکھی ہے۔ منہ

* یہاں یاد رہے کہ وہ الہام یعنی یا عیسٰی انی متوفیک جو سترہ برس سے شائع ہو چکا ہے اسکے اسوقت خوب معنے کھلے یعنی یہ الہام حضرت عیسٰی کو اُسوقت بطور تسلی ہوا تھا جب یہود اُنکے مصلوب کرنیکے لئے کوشش کر رہے تھے۔ اور اسجگہ بجائے یہود ہنود کوشش کر رہے ہیں اور الہام کے یہ معنے ہیں کہ میں تجھے ایسی ذلیل اور لعنتی موتوں سے بچاؤں گا۔ دیکھو اس جاندنے عیسٰی کا نام اس عاجز پر پہلے چسپاں کر دیا ہے۔ منہ

یہ حوالہ صفحہ 423 پر درج

سراج منیر صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 23 از مرزا قادیانی

اپنے پاس سے صدق کی رُوح پھونک دی۔ خدا نے اِس آیت میں میرا نام رُوح الصدق رکھا۔ یہ اُس آیت کے مقابل پر ہے کہ نَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا۔ پس اِس جگہ گویا استعارہ کے رنگ میں مریم کے پیٹ میں عیسٰی کی رُوح جا پڑی جس کا نام رُوح الصدق ہے۔ پھر سب کے آخر صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ میں وُہ عیسٰی جو مریم کے پیٹ میں تھا۔ اسکے پیدا ہونے کے بارے میں یہ الہام ہوا۔ یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔ اِس جگہ میرا نام عیسٰی رکھا گیا۔ اور اِس الہام نے ظاہر کیا کہ وُہ عیسٰی پیدا ہو گیا جسکی رُوح کا نفخ صفحہ ۴۹۶ میں ظاہر کیا گیا تھا۔ پس اِس لحاظ سے میں عیسٰی بن مریم کہلایا۔ کیونکہ میری عیسوی حیثیت مریمی حیثیت سے خدا کے نفخ سے پیدا ہوئی۔ دیکھو صفحہ ۴۹۶ ۔ اور صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ۔ اور اسی واقعہ کو سُورۃ تحریم میں بطور پیشگوئی کمال تصریح سے بیان کیا گیا ہے کہ عیسٰی بن مریم اِس اُمّت میں اِس طرح پیدا ہوگا۔ کہ پہلے کوئی فرد اِس اُمّت کا مریم بنایا جائے گا۔ اور پھر بعد اسکے اس مریم میں عیسٰی کی رُوح پھونک دی جائے گی۔ پس وہ مریمیت کے رِحم میں ایک مدّت تک پرورش پا کر عیسٰی کی رُوحانیت میں تولّد پائیگا اور اِس طرح پر وُہ عیسٰی بن مریم کہلائیگا۔ یہ وُہ خبر محمدی ابن مریم کے بارے میں ہے جو قرآن شریف یعنی سُورۃ تحریم میں اِس زمانہ سے تیرہ سَو برس پہلے بیان کی گئی ہے۔ اور پھر براہین احمدیہ میں سُورۃ التحریم کی ان آیات کی خدا تعالیٰ نے خود تفسیر فرما دی ہے۔ قرآن شریف موجود ہے ایک طرف قرآن شریف کو رکھو اور ایک طرف براہین احمدیہ کو۔ اور پھر انصاف اور عقل اور تقویٰ سے سوچو کہ وُہ پیشگوئی جو سُورۃ التحریم میں تھی۔ یعنے یہ کہ اِس اُمّت میں بھی کوئی فرد مریم کہلائے گا۔ اور پھر مریم سے عیسٰی بنایا جائے گا۔ گویا اس میں سے پیدا ہوگا۔ وُہ کس رنگ میں براہین احمدیہ کے الہامات سے پُوری ہوئی۔ کیا یہ انسان کی قدرت ہے۔ کیا یہ میرے اختیار میں تھا۔ اور کیا میں اُسوقت موجود تھا جبکہ قرآن شریف نازل ہو رہا تھا۔ تا میں عرض کرتا کہ مجھے ابن مریم بنانے کیلئے کوئی آیت اُتار دی جائے اور اِس اعتراض سے مجھے سبکدوش

کشتی نوح صفحہ 46 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 149 از مرزا قادیانی	حوالہ نمبر 424 [illegible]

تمہید ہشتم۔ جو امر خارق عادت کسی ولی سے صادر ہوتا ہے۔ وہ حقیقت میں اُس متبوع کا معجزہ ہے جس کی وہ اُمت ہے اور یہ بدیہی اور

کہ قادر مطلق کہ جس کے علم قدیم سے ایک ذرہ مخفی نہیں اور جس کی طرف کوئی نقصان اور خسران عاید نہیں ہوسکتا۔ اور جو ہر یک قسم کے جہل اور آلودگی اور ناتوانی اور غم اور حزن اور درد اور رنج اور گرفتاری سے پاک ہے وہ کیونکر اُس چیز کا عین ہوسکتا ہے کہ جو

بدرجہ یقین کامل پہنچکر پھر منکر ہیں۔ پھر بعد اسکے فرمایا۔ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَانِ۔ وَ بِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاہُ وَ بِالْحَقِّ نَزَلَ۔ صَدَقَ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا۔ یعنے ہم نے ان نشانوں اور عجائبات کو اور نیز اس الہام پُر از معارف و حقائق کو قادیان کے قریب اُتارا ہے اور ضرورتِ حقّہ کے ساتھ اُتارا ہے اور بضرورتِ حقہ اُترا ہے۔ خدا اور اُسکے رسول نے خبر دی تھی کہ جو اپنے وقت پر پوری ہوئی اور جو کچھ خدا نے چاہا تھا وہ ہونا ہی تھا۔ یہ آخری فقرات اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس شخص کے ظہور کیلئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حدیث متذکرۂ بالا میں اشارہ فرما چکے ہیں اور خدا تعالیٰ اپنے کلام مقدس میں اشارہ فرما چکا ہے چنانچہ وہ اشارہ حصہ سوم کے الہامات میں درج ہو چکا ہے اور فرقانی اشارہ اس آیت میں ہے ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ۔[1] یہ آیت جسمانی اور سیاستِ ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے۔ اور جس غلبۂ کاملہ دینِ اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دُنیا میں تشریف لائینگے تو اُن کے ہاتھ سے دینِ اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کے رُو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں اور بحدی اتحاد ہے کہ نظرِ کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے اور نیز ظاہری طور پر

[1] الصف : ۱۰

براہین احمدیہ جلد 1 صفحہ 499 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 593 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ نمبر 424 پر بھی ہے

حوالہ نمبر 295

میں سچا ہوں تو چاہتا ہوں کہ کوئی ہلاک شدہ میرے ہاتھ سے بچ جائے۔ اے حضرات پادری صاحبان جو اپنی قوم میں معزز اور ممتاز ہو۔ آپ لوگوں کو اللہ جلشانہٗ کی قسم ہے جو اس طرف متوجہ ہو جاؤ۔ اگر آپ لوگوں کے دلوں میں ایک ذرہ اُس صادق انسان کی محبت ہے جس کا نام عیسٰی مسیح ہے تو میں آپکو قسم دیتا ہوں کہ ضرور میرے مقابلہ کیلئے کھڑے ہو جاؤ۔ آپکو اُس خدا کی قسم ہے جس نے مسیح کو مریم صدیقہ کے پیٹ سے پیدا کیا۔ جس نے انجیل نازل کی۔ جس نے مسیح کو وفات دیکر پھر مُردوں میں نہیں رکھا بلکہ اپنی زندہ جماعت ابراھیم اور موسیٰ اور یحییٰ اور دوسرے نبیوں کے ساتھ شامل کیا اور زندہ کر کے انھیں کے پاس آسمان پر بُلالیا جو پہلے اُس سے زندہ کئے گئے تھے کہ آپ لوگ میرے مقابلہ کے لئے ضرور کھڑے ہو جائیں۔ اگر حق تمہارے ہی ساتھ ہے اور سچ مچ مسیح خدا ہی ہے تو پھر تمہاری فتح ہے۔ اور اگر وہ خدا نہیں ہے اور ایک عاجز اور ناتوان انسان ہے اور حق اسلام میں ہے تو خدا تعالیٰ میری سُنے گا۔ اور میرے ہاتھ پر وہ امر ظاہر کرے گا جس پر آپ لوگ قادر نہیں ہو سکیں گے۔ اور اگر آپ لوگ یہ کہیں کہ ہم مقابلہ نہیں کرتے اور نہ ایمانداروں کی نشانیاں ہم میں موجود ہیں تو آؤ اسلام لانے کی شرط پر یکطرفہ خدا تعالیٰ کے کام دیکھو۔ اور چاہیئے کہ تم میں سے جو نامی اور پیشرو اور اپنی قوم میں معزز شمار کئے جاتے ہیں وہ سب یا اُن میں سے کوئی ایک میرے مقابل پر آوے۔ اور اگر مقابلہ سے عاجز ہو تو صرف اپنی طرف سے یہ وعدہ کرے کہ میں کوئی ایسا کام دیکھ کر جو انسان سے نہیں ہو سکتا ایمان لے آؤں گا اور اسلام قبول کر لونگا مجھ سے کسی نشان کے دیکھنے کی درخواست کریں اور چاہیئے کہ اپنے وعدہ کو بہ ثبت شہادت بارہ کس عیسائی و مسلمان و ہندو یعنی چار عیسائی

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 277 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 277 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 425 پر درج ہے

اُن کے مواضع سے کیوں پھیرتے ہو۔

سوم قرینہ جو امام بخاری نے بیان کیا ہے یہ ہے کہ آنے والے مسیح اور اصل مسیح ابن مریم کے حلیہ میں جا بجا التزام کامل کے ساتھ فرق ڈال دیا ہے۔ ہر ایک جگہ جو اصل مسیح ابن مریم کا حلیہ لکھا ہے اس کے چہرہ کو احمر بیان کیا ہے اور ہر یک جگہ آنے والے مسیح کا حلیہ بقول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیان فرمایا ہے اس کے چہرہ کو گندم گون ظاہر کیا ہے اور کسی جگہ اس التزام کو ہاتھ سے نہیں دیا۔ چنانچہ صفحہ ۴۸۹ میں دو حدیثیں امام بخاری لایا ہے۔ ایک ابوہریرہ سے اور ایک ابن عمر سے۔ اور اُن دونوں میں یہ بیان ہے کہ معراج کی رات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ کو جو اصل عیسیٰ ہے دیکھا اور اس کو سُرخ رنگ پایا۔ اور پھر اس کے آگے ابی سالم سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح کو خواب میں دیکھا اور والله اُس کا گندم گون حلیہ بیان کیا۔ پھر صفحہ ۱۰۵۵ میں ابن عمر سے روایت ہے کہ آنے مسیح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا اور معلوم ہوا کہ وہ گندم گون ہے اور دجال کو سرخ رنگ دیکھا (جو اسبات کی طرف اشارہ تھا کہ وہ سرخ رنگ قوم سے پیدا ہوگا) اور صفحہ ۸۹ میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آنے والے ابن مریم کو گندم گون دیکھا۔ اسی طرح امام بخاری نے اپنی کتاب میں یہ التزام کیا ہے کہ وہ اصل مسیح کے حلیہ کو روایت ثقات صحابہ سرخ بیان کرتے ہیں اور آنے والے مسیح کا حلیہ گندم گون ظاہر کرتے ہیں جس سے انہوں نے ثابت کیا ہے کہ آنے والا اور ہے۔ چنانچہ امام بخاری نے اپنی صحیح کی کتاب اللباس میں بھی آنے والے مسیح کا حلیہ گندم گون لکھا ہے دیکھو صفحہ ۸۷۶ کتاب اللباس ۔

اور منجملہ افادات امام بخاری کے یہ ہے کہ انہوں نے اس حدیث کو جو صحیح بخاری کے ۶۵۲ اور ۴۸۶ میں ہے یعنی حدیث ما من مولود یولد الا والشیطن یمسہ

حاشیہ

صدیقہ کی طرف عاید ہوتا ہے اُس سے ذرا پرہیز نہیں کرتے اور باوجود اِس تمام بے ادبی کے دعویٰ محبت مسیح رکھتے ہیں۔ جاننا چاہیئے کہ بَیبل کے رُو سے تعدد نکاح نہ صرف قولاً ثابت ہے بلکہ بنی اسرائیل کے اکثر نبیوں نے جن میں حضرت مسیح کے دادا صاحب بھی شامل ہیں عملاً اِس فعل کے جواز بلکہ استحباب پر مُہر لگادی ہے۔ اے ناخدا ترس عیسائیو! اگر مُلہم کیلئے ایک ہی جورو ہونا ضروری ہے تو پھر کیا تم داؤد جیسے راستباز نبی کو نبی اللہ نہیں مانوگے یا سلیمان جیسے مقبول الٰہی کو مُلہم ہونے سے خارج کردو گے۔ کیا بقول تمہارے یہ دائمی فعل اُن انبیاء کا جن کے دِلوں پر گویا ہر دم الہام الٰہی کی تار لگی ہوئی تھی اور ہر آن خوشنودی یا ناخوشنودی کی تفصیل کے بارے میں احکام وارد ہو رہے تھے ایک دائمی گناہ نہیں ہے جس سے وہ اخیر عمر تک باز نہ آئے اور خدا اور اُسکے حکموں کی کچھ پروا نہ کی۔ وہ غیرتمند اور نہایت درجہ کا غیور خدا جس نے نافرمانی کی وجہ سے ثمود اور عاد کو ہلاک کیا۔ لُوط کی قوم پر پتھر برسائے۔ فرعون کو معہ تمام شریر جماعت کے ہولناک طوفان میں غرق کردیا۔ کیا اُس کی شان اور غیرت کے لائق ہے کہ اُس نے ابراہیمؑ اور یعقوبؑ اور موسیٰؑ اور داؤدؑ اور سلیمانؑ اور دُوسرے کئی انبیاء کو بہت سی بیویوں کے کرنے کی وجہ سے تمام عمر نافرمان پاکر اور پکے سرکش دیکھ کر پھر اُنپر عذاب نازل نہ کیا بلکہ اُنہیں سے زیادہ تر دوستی اور محبت کی۔ کیا آپ کے خدا کو الہام اُتارنے کے لئے کوئی اور آدمی نہیں ملتا تھا۔ یا بہت سی جوروواں کرنیوالے ہی اُس کو پسند آگئے ٭ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ نبیوں اور تمام برگزیدوں نے بہت سی جوروواں کرکے اور پھر رُوحانی طاقتوں اور قبولیتوں میں سب سے سبقت لیجاکر تمام دُنیا پر یہ ثابت کردیا ہے کہ دوست الٰہی بننے کے لئے یہ راہ نہیں کہ

٭ انجیل کے بعض اشارات سے پایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح بھی جورو کرنے کی فکر میں تھے مگر تھوڑی سی عمر میں اُٹھائے گئے ورنہ یقین تھا کہ اپنے باپ داؤد کے نقشِ قدم پر چلتے۔ منہ

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 282 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 283 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 425 پر درج ہے

حوالہ نمبر 298

ہو جاتے ہیں اور دماغ میں جب کسی قسم کا تشنج ہو جائے یا ورم پیدا ہو۔ یا خون یا کوئی اور مادہ ٹھہر جائے اور کسی سدہ تام یا غیر تام کو پیدا کرے تو غشی یا مرگی یا سکتہ معاً لاحق ہو جاتا ہے۔ پس ہمارا قدیم کا تجربہ ہمیں یقینی طور پر سکھلاتا ہے کہ ہماری رُوح بغیر تعلق جسم کے بالکل نکمی ہے۔ سو یہ بات بالکل باطل ہے کہ ہم ایسا خیال کریں کہ کسی وقت میں ہماری مجرّد رُوح جس کے ساتھ جسم نہیں ہے کسی خوشحالی کو پا سکتی ہے۔ اگر ہم قصّہ کے طور پر اس کو قبول کریں تو کریں لیکن معقولی طور پر اس کے ساتھ کوئی دلیل نہیں۔ ہم ہرگز نہیں سمجھ سکتے کہ وہ ہماری رُوح جو جسم کے ادنیٰ ادنیٰ خلل کے وقت بیکار ہو کر بیٹھ جاتی ہے وہ اس وقت کیونکر کامل حالت پر رہے گی جبکہ بالکل جسم کے تعلقات سے محروم کی جائے گی۔ کیا ہمیں روز تجربہ نہیں سمجھاتا کہ رُوح کی صحت کے لئے جسم کی صحت ضروری ہے۔ جب ایک شخص ہم میں سے پیر فرتوت ہو جاتا ہے۔ تو ساتھ ہی اس کی رُوح بھی بوڑھی ہو جاتی ہے۔ اس کا تمام علمی سرمایہ بڑھاپے کا چور چرا کر لے جاتا ہے جیسا کہ اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے۔

لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا [1]

یعنی انسان بڈھا ہو کر ایسی حالت تک پہنچ جاتا ہے کہ پڑھ پڑھا کر جاہل بن جاتا ہے پس ہمارا یہ مشاہدہ اس بات پر کافی دلیل ہے کہ رُوح بغیر جسم کے کچھ چیز نہیں پھر یہ خیال بھی انسان کو حقیقی سچائی کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ اگر رُوح بغیر جسم کے کچھ ہوتی تو خدا تعالیٰ کا یہ کام لغو ٹھہرتا کہ اس کو خواہ نخواہ جسم فانی سے پیوند دے رکھتا۔ اور پھر یہ بھی سوچنے کے لائق ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو غیر متناہی ترقیات کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس جب [illegible] حالت میں انسان اس مختصر زندگی کی ترقیات کو بغیر رفاقتِ جسم کے حاصل نہیں کر سکتا تو کیونکر امید رکھیں کہ ان نامتناہی ترقیات کو جو نا پیدا کنار ہیں بغیر رفاقتِ جسم کے خود بخود حاصل کر لے گا۔

سو ان تمام دلائل سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ رُوح کے افعال کاملہ صادر ہونے کے لئے اسلامی

[1] الحج : ۶

یہ حوالہ صفحہ 426 پر درج ہے	اسلامی اصولوں کی فلاسفی صفحہ 91،90 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 405،404 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 298

اعمال کے رُو سے جسم کی رفاقت رُوح کے ساتھ دائمی ہے گو موت کے بعد یہ فانی جسم رُوح سے الگ ہو جاتا ہے مگر عالمِ برزخ میں مستعار طور پر ہر ایک رُوح کو کسی قدر اپنے اعمال کا مزہ چکھنے کے لئے جسم ملتا ہے۔ وہ جسم اس جسم کی قسم میں سے نہیں ہوتا بلکہ ایک نور سے یا ایک تاریکی سے جیسا کہ اعمال کی صورت ہو جسم تیار ہوتا ہے۔ گویا کہ اس عالم میں انسان کی عملی حالتیں جسم کا کام دیتی ہیں۔ ایسا ہی خدا کے کلام میں بار بار ذکر آیا ہے۔ اور بعض جسم نورانی اور بعض ظلمانی قرار دیئے ہیں جو اعمال کی روشنی یا اعمال کی ظلمت سے تیار ہوتے ہیں۔ اگرچہ یہ راز ایک نہایت دقیق راز ہے مگر غیر معقول نہیں۔ انسانِ کامل اسی زندگی میں ایک نورانی وجود اس کثیف جسم کے علاوہ پا سکتا ہے۔ اور عالمِ مکاشفات میں اس کی بہت سی مثالیں ہیں۔ اگرچہ ایسے شخص کو سمجھانا مشکل ہوتا ہے جو صرف ایک موٹی عقل کی حد تک ٹھہرا ہوا ہے۔ لیکن جن کو عالمِ مکاشفات میں سے کچھ حصہ ہے وہ اس قسم کے جسم کو جو اعمال سے تیار ہوتا ہے تعجب اور استبعاد کی نگاہ سے نہیں دیکھیں گے بلکہ اس مضمون سے لذت اُٹھائیں گے۔

غرض یہ جسم جو اعمال کی کیفیت سے ملتا ہے یہی عالمِ برزخ میں نیک و بد کی جزا کا موجب ہو جاتا ہے۔ میں اس میں صاحبِ تجربہ ہوں مجھے کشفی طور پر عین بیداری میں بارہا بعض مُردوں کی ملاقات کا اتفاق ہوا ہے۔ اور میں نے بعض فاسقوں اور گمراہی اختیار کرنے والوں کا جسم ایسا سیاہ دیکھا ہے کہ گویا وہ دھوئیں سے بنایا گیا ہے۔ غرض میں اس کوچہ سے ذاتی واقفیت رکھتا ہوں اور میں زور سے کہتا ہوں کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے ایسا ہی ضرور مرنے کے بعد ہر ایک کو ایک جسم ملتا ہے خواہ نورانی خواہ ظلمانی۔ انسان کی یہ غلطی ہوگی اگر وہ ان نہایت باریک معارف کو صرف عقل کے ذریعہ سے ثابت کرنا چاہے۔ بلکہ جاننا چاہیئے کہ جیسا کہ آنکھ شیریں چیز کا مزہ نہیں بتلا سکتی۔ اور نہ زبان کسی چیز کو دیکھ سکتی ہے۔ ایسا ہی وہ علومِ معاد جو پاک مکاشفات سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ صرف عقل کے ذریعہ سے ان کا عقدہ حل نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ نے اس دنیا میں مجہولات کے جاننے کے لئے علیحدہ علیحدہ وسائل رکھے ہیں۔ پس ہر ایک

یہ حوالہ صفحہ 426 پر درج ہے	اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 90، 91 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 404، 405 از مرزا قادیانی

مسیح ابن مریم کا فوت ہو جانا ثابت ہوتا ہے لیکن ساتھ ہی فرقان حمید میں رافعک الی کا لفظ بھی تو موجود ہے جس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ زندہ ہو کر پھر آسمان کی طرف اُٹھایا گیا۔

اس وہم کا جواب یہ ہے کہ آسمان کا تو کہیں اس جگہ ذکر بھی نہیں اس کے معنے تو صرف اس قدر ہیں کہ میں اپنی طرف تجھے اُٹھاؤں گا اور ظاہر ہے کہ جو نیک آدمی مرتا ہے اُسی کی طرف روحانی طور پر اُٹھایا جاتا ہے کیا خدا تعالیٰ دوسرے آسمان پہ بیٹھا ہوا ہے جہاں حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ کی روح ہے اور نیز جس حالت میں قرآن شریف اور حدیث کی رو سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بلاشبہ فوت ہو گئے تھے تو پھر اس ثبوت کے بعد رفع سے مراد جسم کے ساتھ اُٹھایا جانا کمال درجہ کی غلطی ہے بلکہ صریح اور بدیہی طور پر سیاق و سباق قرآن شریف سے ثابت ہو رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے فوت ہونے کے بعد اُن کی روح آسمان کی طرف اُٹھائی گئی۔ وجہ یہ کہ قرآن شریف میں صاف طور پر لکھا گیا ہے کہ ہر ایک مومن جو فوت ہوتا ہے تو اس کی روح خدائے تعالیٰ کی طرف اُٹھائی جاتی ہے اور بہشت میں داخل کی جاتی ہے جیسا کہ اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے۔

یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ ○ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی [1] یعنی اے وہ نفس جو خدا تعالیٰ سے آرام یافتہ ہے اپنے رب کی طرف چلا آ۔ تُو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میرے بہشت میں اندر آ۔ اس جگہ صاحب تفسیر معالم اس آیت کی تفسیر کر کے اپنی کتاب کے صفحہ ۹۰۵ میں لکھتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب بندہ مومن وفات پانے پہ ہوتا ہے تو اس کی طرف اللہ جلشانہ دو فرشتے بھیجتا ہے اور اُن کے ساتھ کچھ بہشت کا تحفہ بھی بھیجتا ہے اور وہ فرشتے آکر اس کی روح کو کہتے ہیں کہ اے نفس مطمئنہ تو روح اور ریحان اور اپنے رب کی طرف جو تجھ سے راضی ہے نکل آ۔ تب وہ روح مشک کی اس خوشبو کی طرح جو بہت لطیف اور خوش کرنے والی ہو

[1] الفجر: ۲۸-۳۱

ازالہ اوہام صفحہ 133 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 233 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 426 پر درج ہے

إن يشتموا فلقد نزعت ثيابهم	وتركتهم كالميت المتنكر
اگر دشنام دهند چه مضائقه است چرا که من جامه‌های ایشان از تن شان برکشیده	و در هیچو مرده ناشناخته ایشان را بگذاشتم
هم يشتمون ولا أخاف لسانهم	إني أرى ألطاف رب أكبر
ایشان دشنام می دهند و من از زبان شان نمی ترسم	چرا که من مهربانیهائے رب کبیر خود می بینم
نزلت ملامة لائمي من حبه	مني بمنزلة المحب المؤثر
از محبت خدائے خود ملامت ملامت کنندگان	بمنزله دوست مخصوص خود مرا می نماید
يا لائمي دع كل لوم وانتظر	سترى بروق الحق بعد تبصر
اے ملامت کننده من ملامت را بگذار و صبر کن	و بعد از چشم بینا حاصل شدن درخشش حق را خواهی دید
جلت وصايا ناهدى لكنها	كبرت عليك وليتها لم تكبر
وصیتهائے ناصحانه من از روئے رعایت بزرگ هستند	لیکن بر تو گران آمدند وکاش گران نیامدندے

ايها الناس تدبروا الطرفة عين۔ ولا تهلكوا انفسكم المبين۔ ان موت المسيح ثابت
اے مردمان برائے یک طرفة العین تدبر کنید و برائے دو مے نفس خود را هلاک مکنید۔ یقیناً موت مسیح بقرآن ثابت
بالقرآن۔ ثم بالحديث ثم بشهادة اللغة واهل اللسان۔ ثم بالعقل والفراسة
است۔ باز ثبوت آن بحدیث هم رسید باز از لغت و اهل زبان ثابت گشته۔ باز از روئے عقل و فراست
والوجدان۔ ثم بنظائر سابق الزمان۔ فلا يزيل الامر الثابت كيد الانسان۔
و وجدان۔ و باز بنظائر زمانه گذشته تحقیق این معنی گشته پس امر ثابت را فریب انسان دور نتواند کرد
والنزول ايضا حق نظرا على تواتر الآثار۔ وقد ثبت من طرق في الاخبار
و نزول از روئے تواتر آثار هم راست است چراکه از طرق متعدده ثابت گشته۔
فتعالوا الى كلمة ترفع هذا التناقض من بين بعض الاحاديث وبين مجموعة
پس بسوئے آن کلمه بیائید که این تناقض را از درمیان بعض احادیث و مجموعه احادیث و فرقان بردارد۔

انجام آتھم صفحہ 158 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 158 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 426 پر درج ہے

افسوس کہ ہماری قوم کے لوگ استعارات کو حقیقت پر حمل کر کے سخت پیچ میں پھنس گئے ہیں اور ایسی مشکلات کا سامنا انہیں پیش آگیا ہے کہ اب اُن سے باآسانی نکلنا ان لوگوں کیلئے سخت دشوار ہے اور جو نکلنے کی راہیں ہیں وہ انہیں قبول نہیں کرتے۔ مثلاً صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو اُن کا لباس زرد رنگ کا ہوگا اس لفظ کو ظاہری لباس پر حمل کرنا کیسا لغو خیال ہے زرد رنگ پہننے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی لیکن اگر اس لفظ کو ایک کشفی استعارہ قرار دے کر معبّرین کے مذاق اور تجارب کے موافق اس کی تعبیر کرنا چاہیں

ایک یہ کہ جب وہ مسیح آئے گا تو مسلمانوں کی اندرونی حالت کو جو اُس وقت بغایت درجہ بگڑی ہوئی ہوگی اپنی صحیح تعلیم سے درست کر دے گا اور اُن کے روحانی افلاس اور باطنی ناداری کو بکلی دور فرما کر جواہرات علوم و حقائق و معارف اُن کے سامنے رکھ دے گا یہاں تک کہ وہ لوگ اس دولت کو لیتے لیتے تھک جائیں گے اور اُن میں سے کوئی طالب حق روحانی طور پر مفلس اور نادار نہیں رہے گا بلکہ جس قدر سچائی کے بھوکے اور پیاسے ہیں ان کو بکثرت طیب غذا صداقت کی اور شربت شیریں معرفت کا پلایا جائے گا اور علوم حقہ کے موتیوں سے اُن کی جھولیاں پُر کر دی جائیں گی اور جو مغز اور لب لباب قرآن شریف کا ہے اس عطر سے بھرے ہوئے شیشے اُن کو دیئے جائیں گے۔

دوسری علامت خاصہ یہ ہے کہ جب وہ مسیح موعود آئے گا تو صلیب کو توڑے گا اور خنزیروں کو قتل کرے گا اور دجال یک چشم کو قتل کر ڈالے گا اور جس کافر تک اس کے دم کی ہوا پہنچے گی وہ فی الفور مر جائے گا سو اس علامت کی اصل حقیقت جو روحانی طور پر مراد رکھی گئی ہے یہ ہے کہ مسیح دنیا میں آکر صلیبی مذہب کی شان و شوکت کو اپنے پیروں کے نیچے کچل ڈالے گا اور اُن لوگوں کو جن میں خنزیروں کی بے حیائی اور نوکوں کی بے شرمی اور نجاست خوری ہے قوی دلائل قاطعہ کا ہتھیار چلا کر ان سب کا کام تمام کرے گا اور وہ لوگ جو صرف دنیا کی آنکھ رکھتے ہیں مگر دین کی آنکھ بکلی ندارد۔ بلکہ ایک بدنما ٹینٹ اس میں نکلا ہوا ہے ان کو بین حجتوں کی سیف قاطعہ سے ملزم کر کے اُن کی منکرانہ ہستی کا خاتمہ کر دے گا اور نہ صرف ایسے یک چشم لوگ بلکہ ہر ایک کافر جو دین محمدی کو بنظر استحقار دیکھتا ہے مسیحی دم کے جلال سے روحانی طور پر مارا جائے گا۔ غرض یہ سب عبارتیں استعارہ کے طور پر واقع ہیں جو اس عاجز پر

ازالہ اوہام صفحہ 81 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 142 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 427 پر درج

فی علم اللہ رب العالمین - لیعلم الناس ان تضوّع الاسلام و شیوعته کان من اللہ لا من المحاربین - و انی انا المسیح النازل من السماء - و انّ وقتی وقت ازالۃ الظنون و اراءۃ الاسلام کالشمس فی الضیاء - ففکروا ان کنتم عاقلین - و تردن ان الاسلام قد وقعت بحذته ادیان کاذبۃ یسعٰی لتصدیقها - و امین کلیلۃ یجاهد لتبریقها - و ان اهلها اخذوا طریق الرفق والحلم فی دعواتهم و اروا التواضع والذل عند ملاقاتهم - و قالوا ان الاسلام اولغ فی الابدان المدی لیبلغ القوۃ والعلی - و انا ندعوا الخلق متوا ضعین - فرأی اللہ کیدهم من السماء و ما ارید من البهتان والازدراء والافتراء - فجلّی مطلع هذا الدین بنور البرهان - و اری الخلق انه هو القائم والشایع بنوریّه لا بالسیف والسنان - ومنع ان یقاتل فی هذا الحین - و هو حکیم یعلّمنا ارتضاع کأس الحکمۃ والعرفان - ولا یفعل فعلا لیس من مصالح الوقت والاوان - و یرحم عبادہ و یحفظ القلوب من الصداء والطبائع من الطغیان - فانزل مسیحه الموعود والمهدی المعهود - لیعصم قلوب الناس من وساوس الشیطان و تجارتهم من الخسران - ولیجعل المسلمین کرجل هیمن ما اصطفاہ - و اصاب ما اصباہ - فثبت ان الاسلام لا یستعمل السیف والسهم عند الدعوۃ - ولا یضرب الصعدۃ ولکن یأتی بدلائل تحکی الصعدۃ فی اعدام الفریۃ - وکانت الحاجۃ قد اشتدت فی زمننا لرفع الالتباس - لیعلم الناس حقیقۃ الامر و یعرفوا السرّ کالاکیاس - والاسلام مشرب قد احتوی کل نوع حفادۃ - والقرآن کتاب جمع کل حلاوۃ و طلاوۃ - ولکن الاعداء لا یرون من الظلم والضیم - و یلبسا بون انسیاب الایم - مع ان الاسلام دین خصه اللہ بهذہ الاثرۃ - و فیه برکات لا یبلغها احد من الملۃ - و کان الاسلام فی

تحفہ گولڑویہ ضمیمہ صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 83 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 427 پر درج ہے

حوالہ نمبر 303

ختم اللہ علیٰ قلوبھم فھم لا ینظرون الی الحق ولا یقصدونه و لا یبجلون و یحتقرون الذی ارسله اللہ الیٰ عبادہ و یقولون قد انبأنا اللہ انه کافر کذّاب۔ ویصرّون علیٰ قولھم وھم یکذبون۔ و یقولون إن البرکات کلّھا منوطة بالبیعة۔ وما لھذا الرجل شرف بیعة شیخ من المشائخ۔ وما بیعتھم الّا کصفقة المغبون۔ وإنّ قولھم الّا کذبٌ نحتته الصوّاغون۔ یاحسرةً علیھم الا یعلمون۔ اَنّ المسیح ینزل من السماء بجمیع علومه۔ ولا یاخذ شیئًا من الارض مالھم لا یشعرون۔ الا یعلمون انّ الذین یُرسلون من لدن ربّھم لا یحتاجون الیٰ بیعة احد۔ وھم من ربّھم یتعلمون۔ وکل علم منه یاخذون۔ به یبصرون و به یسمعون وبه ینطقون۔ لیسکن

ترجمہ۔ ومیخواہم درختان پژمردۂ اسلام را آبیاری کنم وشما با من ستیزید۔ نمی بینید کہ اسلام غریب گردیدہ و بر سرش رسیدہ آنچہ نہ گوشے شنیدہ و نہ چشم دیدہ۔ و نہ گویندہ گوئیدہ۔ در شگفت ام کہ ازیں حالت ہا زلزلۂ شما را نمی گیرد و الے نمی رسد۔ وغیرت و اشتعال پنجہ بر دامن شما نزند۔ مرد خوانم شما را یا مخنث می باشید۔ آگاہ می باشید کہ فتنہ ہا عظیم شدہ و تاریکیہا عام گردیدہ۔ و زمین آنچہ در باطنش مدفون بود بروں انداختہ وخود را پرداختہ و بدعات بیضہ ہا گزاشتہ۔ وتعلیمات قرآن رخت از عالم برداشتہ۔ جان ہا بہ پستی گرائیدہ و مائل بدنیا شدہ و در زیر چادر گمرہی سر در کشیدہ۔ و در شوراخ خواہشہائے بد فرو خزیدہ۔ و ہر قوم راحق گزاشتہ و راہِ کج را

یہ حوالہ صفحہ 427 پر درج

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 409 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 409 از مرزا قادیانی

جو پیسر بکمال و تمام دورہ حقیقت آدمیہ ختم ہو۔ وُہ خاتم الاولاد ہو۔ یعنے اس کی موت کے بعد کوئی کامل انسان کسی عورت کے پیٹ سے نہ نکلے۔ اب یاد رہے کہ اس بندۂ حضرت احدیت کی پیدائش جسمانی اس پیشگوئی کے مطابق بھی ہوئی۔ یعنے مَیں توام پیدا ہوا تھا اور میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کا نام جنّت تھا۔ اور یہ الہام کہ یا آدم اسکن انت و زوجك الجنّة جو آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے۔ اس میں جو جنّت کا لفظ ہے اس میں یہ ایک لطیف اشارہ ہے کہ وہ لڑکی جو میرے ساتھ پیدا ہوئی اس کا نام جنّت تھا۔ اور یہ لڑکی صرف سات ماہ تک زندہ رہ کر فوت ہو گئی تھی۔ غرض چونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام اور الہام میں مجھے آدم صفی اللہ سے مشابہت دی تو یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا۔ کہ اس قانونِ قدرت کے مطابق جو مراتب وجود دوریہ میں حکیم مطلق کی طرف سے چلا آتا ہے۔ مجھے آدم کی خُو اور طبیعت اور واقعات کے مناسب حال پیدا کیا گیا ہے۔ چنانچہ وہ واقعات جو حضرت آدم پر گذرے۔ منجملہ اُن کے یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش زوج کے طور پر تھی۔ یعنے ایک مَرد اور ایک عورت ساتھ تھی۔ اور اسی طرح پر میری پیدائش ہوئی۔ یعنے جیساکہ مَیں ابھی لکھ چکا ہوں میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنّت تھا۔ اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے مَیں نکلا تھا۔ اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا۔ اور مَیں اُن کیلئے خاتم الاولاد تھا۔ اور یہ میری پیدائش کی وہ طرز ہے جس کو بعض اہلِ کشف نے مہدی خاتم الولایت کی علامتوں میں سے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ وہ آخری مہدی جس کی وفات کے بعد اور کوئی مہدی پیدا نہیں ہوگا۔ خدا سے براہ راست

مـ۱۵۷

تریاق القلوب، صفحہ 157 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 479 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 428 پر درج ہے

ص۱۴۹ تب میں نے یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا مگر بعد میں یہ لکھا کہ آنے والا مسیح میں ہی ہوں۔ اس تناقض کا بھی یہی سبب تھا کہ اگرچہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا اور یہ بھی مجھے فرمایا کہ تیرے آنے کی خبر خدا اور رسول نے دی تھی۔ مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر سے نازل ہونگے اس لئے میں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا نہ چاہا بلکہ اس وحی کی تاویل کی اور اپنا اعتقاد وہی رکھا جو عام مسلمانوں کا تھا اور اسی کو براہین احمدیہ میں شائع کیا۔ لیکن بعد اسکے اس بارہ میں بارش کی طرح وحی الٰہی نازل ہوئی کہ وہ مسیح موعود جو آنے والا تھا تو ہی ہے۔ اور ساتھ اسکے صدہا نشان ظہور میں آئے اور زمین و آسمان دونوں میری تصدیق کیلئے کھڑے ہوگئے اور خدا کے چمکتے ہوئے نشان میرے پر جبر کرکے مجھے اس طرف لے آئے کہ آخری زمانہ میں مسیح آنے والا میں ہی ہوں ورنہ میرا اعتقاد تو وہی تھا جو میں نے براہین احمدیہ میں لکھ دیا تھا۔ اور پھر میں نے اس پر کفایت نہ کرکے اس وحی کو قرآن شریف پر عرض کیا تو آیات قطعیۃ الدلالت سے ثابت ہوا کہ درحقیقت مسیح ابن مریم فوت ہوگیا ہے اور آخری خلیفہ مسیح موعود کے نام پر اسی اُمت میں سے آئیگا۔ اور جیسا کہ جب دن چڑھ جاتا ہے تو کوئی تاریکی باقی نہیں رہتی۔ اسی طرح صدہا نشانوں اور آسمانی شہادتوں اور قرآن شریف کی قطعیۃ الدلالت آیات اور نصوص صریحہ حدیثیہ نے مجھے اس بات کے لئے مجبور کردیا کہ میں اپنے تئیں مسیح موعود مان لوں۔ میرے لئے یہ کافی تھا کہ وہ میرے پر خوش ہو مجھے اس بات کی ہرگز تمنا نہ تھی۔ میں پوشیدگی کے حجرہ میں تھا اور کوئی مجھے نہیں جانتا تھا اور نہ مجھے یہ خواہش تھی کہ کوئی مجھے شناخت کرے۔ اُس نے گوشۂ تنہائی سے مجھے جبراً نکالا۔ میں نے چاہا کہ میں پوشیدہ رہوں اور پوشیدہ مروں مگر اُس نے کہا کہ میں تجھے تمام دُنیا میں عزت کے ساتھ شہرت دوں گا پس یہ اُس خدا سے پوچھو کہ ایسا تُو نے کیوں کیا؟ میرا اس میں کیا قصور ہے۔ اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے ص۱۵۰ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اُسکو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اُس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور

یہ حوالہ صفحہ 429 پر درج ہے	حقیقۃ الوحی صفحہ 149 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 153 از مرزا قادیانی

مجھے عیسیٰ کر کے پکارا گیا۔ کیونکہ بعد نفخ ربانی مریمی حالت عیسیٰ بننے کیلئے مستعد ہوئی جس کو استعارہ کے رنگ میں حمل قرار دیا گیا پھر آخر اسی مریمی حالت سے عیسیٰ پیدا ہو گیا۔ اسی رمز کے لئے کتاب کے آخر میں میرا نام عیسیٰ رکھا گیا۔ اور کتاب کے اوّل میں مریم نام رکھا گیا۔ اب شرم اور حیا اور انصاف اور تقویٰ کی آنکھ سے اوّل سورۃ تحریم میں اس آیت پر غور کرو جس میں بعض افراد اِس امت کو مریم سے نسبت دی گئی ہے اور پھر مریم میں نفخ روح کا ذکر کیا گیا ہے جو اس حمل کی طرف اشارہ کرتا ہے جس سے عیسیٰ پیدا ہونے والا ہے۔ پھر بعد اس کے براہین احمدیہ حصص سابقہ کے یہ تمام مقامات پڑھو اور خدا تعالیٰ سے ڈر کر خوف کرو کہ کس طرح اُس نے پہلے میرا نام مریم رکھا اور پھر مریم میں نفخ رُوح کا ذکر کیا اور آخر کتاب میں اسی مریم کے رُوحانی حمل سے مجھے عیسیٰ بنا دیا۔ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو ہرگز انسان کی قدرت نہ تھی کہ دوسرے سے ایک زمانہ دراز پہلے یہ لطیف معارف پیش بندی کے طور پر اپنی کتاب میں داخل کر دیتا۔ تم خود گواہ ہو کہ اُس وقت اور اس زمانہ میں مجھے اس آیت پر اطلاع بھی نہ تھی کہ مَیں اس طرح پر عیسیٰ بن مریم بنایا جاؤنگا۔ بلکہ مَیں بھی تمہاری طرح بشریت کے محدود علم کی وجہ سے یہی اعتقاد رکھتا تھا کہ عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔ اور باوجود اس بات کے کہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ حصص سابقہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا اور جو قرآن شریف کی آیتیں پیشگوئی کے طور پر حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب تھیں وہ سب آیتیں میری طرف منسوب کر دیں اور یہ بھی فرما دیا کہ تمہارے آنے کی خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے مگر پھر بھی مَیں متنبہ نہ ہوا اور براہین احمدیہ حصص سابقہ میں مَیں نے وہی غلط عقیدہ اپنی رائے کے طور پر لکھ دیا اور شائع کر دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونگے اور میری آنکھیں اسوقت تک بالکل بند رہیں جب تک کہ خدا نے بار بار کھول کر مجھ کو سمجھایا کہ عیسیٰ بن مریم اسرائیلی تو فوت ہو چکا ہے اور وہ واپس نہیں آئیگا اس زمانہ اور اس امت کیلئے تو ہی عیسیٰ بن مریم ہے۔ یہ میری غلط رائے جو براہین احمدیہ حصص سابقہ میں درج ہو گئی یہ بھی خدا تعالیٰ کا ایک نشان تھا اور میری سادگی اور عدم بناوٹ پر گواہ تھا

یہ حوالہ صفحہ 430 پر درج ہے	براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 85 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 111 از مرزا قادیانی

اخترتك لنفسي شانك عجيب واجرك قريب الارض والسماء معك كما هو معي. جری اللہ فی حلل الانبیاء لا تخف انك انت الاعلى ينصرك الله في مواطن ان يومي لفصل عظيم كتب الله لاغلبن انا ورسلي الا ان حزب الله هم الغلبون۔	تو میری مراد اور میرے ساتھ ہے میں نے تیری کرامت کا درخت تاہت اور مستحکم کر دیا تو میری درگاہ میں وجیہ ہے میں نے تجھے اپنے لئے چنا تیری شان عجیب اور تیرا اجر قریب ہے۔ تیرے ساتھ زمین و آسمان ایسا ہے جیساکہ وہ میرے ساتھ ہے۔ تو خدا کا پہلوان ہے نبیوں کے حُلّوں میں مت خوف کر کہ غلبہ تجھ کو ہے۔ خدا کئی میدانوں میں تیری مدد کرے گا۔ میرا دن بڑے فیصلہ کا دن ہے۔ میں نے لکھ چھوڑا ہے کہ ہمیشہ میں اور میرے رسول ہی غالب رہیں گے۔ یاد رکھ کہ خدا کا ہی گروہ غالب رہا کرتا ہے۔

یہ وہ الہامات ہیں جو براہین میں صفحات مذکورہ بالا میں ہم لکھ چکے ہیں۔ جو صراحتاً وکنایتاً اس عاجز کے مثیل موعود ہونے پر دلالت کر رہے ہیں۔

ہاں براہین میں اس بات کا الہامی طور پر کچھ فیصلہ نہیں کیا گیا کہ حضرت مسیح ابن مریم کے نزول کے جو لوگ منتظر ہیں کہ وہی سچ مچ بہشت سے نکل کر فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے آسمان سے زمین پر اُتر آئیں گے اس کی اصل حقیقت کیا ہے بلکہ میں نے براہین میں جو کچھ مسیح بن مریم کے دوبارہ دنیا میں آنے کا ذکر لکھا ہے وہ ذکر صرف ایک مشہور عقیدہ کے لحاظ سے ہے جس کی طرف آج کل ہمارے مسلمان بھائیوں کے خیالات جھکے ہوئے ہیں۔ سو اسی ظاہری اعتقاد کے لحاظ سے میں نے براہین میں لکھ دیا تھا کہ میں صرف مثیل موعود ہوں اور میری خلافت صرف روحانی خلافت ہے لیکن جب مسیح آئے گا تو اس کی ظاہری اور جسمانی دونوں طور پر خلافت ہوگی۔ یہ بیان جو براہین میں درج ہو چکا ہے صرف اس سرسری پیروی کی وجہ سے ہے جو ملہم کو قبل از انکشاف اصل حقیقت اپنے نبی کے آثار مرویہ کے لحاظ سے

ازالہ اوہام صفحہ 198 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 196، 197 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 430 پر درج ہے

[لازم ہے کیونکہ جو لوگ خدائے تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر بلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے اسی وجہ سے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب تک خدائے تعالیٰ کی طرف سے بعض عبادات کے ادا کرنے کے بارہ میں وحی نازل نہیں ہوتی تھی تب تک اہل کتاب کی سُنن دینیہ پر قدم مارنا بہتر جانتے تھے اور بروقت نزول وحی اور دریافت اصل حقیقت کے اس کو چھوڑ دیتے تھے۔ سو اسی لحاظ سے حضرت مسیح بن مریم کی نسبت اپنی طرف سے براہین میں کوئی بحث نہیں کی گئی تھی۔ اب جو خدا تعالیٰ نے حقیقت امر کو اس عاجز پر ظاہر فرمایا تو عام طور پر اس کا اعلان از بس ضروری تھا ایسکی سبب مجھے اگر کچھ افسوس [۱۹۸] ہے تو اس زمانہ کے اُن مولوی صاحبان پر ہے کہ جنہوں نے قبل اس کے جو میری تحریر پر غور اور خوض کی نگاہ کریں ردّ لکھنے شروع کر دیئے ہیں مصنفین اور محققین خوب سمجھتے ہیں کہ جس قدر حال کے بعض مولوی صاحبوں نے مجھے اپنی دیرینہ رائے کا مخالف ٹھہرایا ہے غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ درحقیقت اتنی بڑی مخالفت نہیں ہے جس پر اتنا شور مچایا گیا۔ میں نے صرف مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور میرا یہ بھی دعویٰ نہیں کہ صرف مثیل ہونا میرے پر ہی ختم ہو گیا ہے بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار بھی مثیل مسیح آجائیں ہاں اس زمانہ کے لئے میں مثیل مسیح ہوں اور دوسرے کی انتظار بے سود ہے اور یہ بھی ظاہر رہے کہ یہ کچھ میرا ہی خیال نہیں کہ مثیل مسیح بہت ہو سکتے ہیں بلکہ احادیث نبویہ کا بھی یہی منشاء پایا جاتا ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دنیا کے اخیر تک قریب تیس کے دجّال پیدا ہوں گے اب ظاہر ہے کہ جب تیس دجّال کا آنا ضروری ہے تو بحکم **لِكُلِّ دَجَّالٍ عِيسَى** تیس مسیح بھی آنے چاہئیں پس اس بیان کے رُو سے ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت]

ازالہ اوہام صفحہ 198 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 196-197 از مرزا قادیانی　|　یہ حوالہ صفحہ 430 پر درج ہے

وحی سے بیان کرتا ہوں اور مجھے کب اس بات کا دعویٰ ہے کہ میں عالم الغیب ہوں جب تک مجھے خدا نے اس طرف توجہ نہ دی اور بار بار نہ سمجھایا کہ تو مسیح موعود ہے اور عیسیٰ فوت ہو گیا ہے۔ تب تک میں اسی عقیدہ پر قائم تھا جو تم لوگوں کا عقیدہ ہے۔ اسی وجہ سے کمال سادگی سے میں نے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی نسبت براہین میں لکھا ہے۔ جب خدا نے مجھ پر اصل حقیقت کھول دی تو میں اس عقیدہ سے باز آگیا۔ میں نے بجز کمال یقین کے جو میرے دل پر محیط ہو گیا اور مجھے نور سے بھر دیا اس رسمی عقیدہ کو نہ چھوڑا حالانکہ اسی براہین میں میرا نام عیسیٰ رکھا گیا تھا اور مجھے خاتم الخلفاء ٹھہرایا گیا تھا اور میری نسبت کہا گیا تھا کہ تو ہی کسر صلیب کریگا۔ اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ[1] تاہم یہ الہام جو براہین احمدیہ میں کھلے کھلے طور پر درج تھا خدا کی حکمت عملی نے میری نظر سے پوشیدہ رکھا اور اسی وجہ سے باوجودیکہ میں براہین احمدیہ میں صاف اور روشن طور پر مسیح موعود ٹھہرایا گیا تھا مگر پھر بھی میں نے بوجہ اس ذہول کے جو میرے دل پر ڈالا گیا حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کا عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ پس میری کمال سادگی اور ذہول پر یہ دلیل ہے کہ وحی الٰہی مندرجہ براہین احمدیہ تو مجھے مسیح موعود بناتی تھی مگر میں نے اس رسمی عقیدہ کو براہین میں لکھ دیا۔ میں خود تعجب کرتا ہوں کہ میں نے باوجود کھلی کھلی وحی کے جو براہین احمدیہ میں مجھے مسیح موعود بناتی تھی کیونکر اسی کتاب میں یہ رسمی عقیدہ لکھ دیا۔

پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بیخبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شدّ و مدّ سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا۔ جب بارہ برس گذر گئے۔ تب وہ وقت آگیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔

پس جب اس بارہ میں انتہا تک خدا کی وحی پہنچی اور مجھے حکم ہوا کہ فاصدع بما تؤمر یعنے جو تجھے حکم ہوتا ہے وہ کھول کر لوگوں کو سنا دے اور بہت سے نشان مجھے دیئے گئے اور میرے دل میں روز روشن

[1] الصف ۱۰

اعجاز احمدی صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 113 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 431 پر درج ہے

یونس نبی کی پیشگوئی جو عذاب کے لئے تھی اسکے ساتھ کوئی شرط توبہ وغیرہ کی نہیں تھی تب بھی عذاب ٹل گیا۔ اور کوئی مسلمان یا عیسائی نہیں کہہ سکتا کہ یونس جھوٹا تھا۔ دیکھو کتاب یونہ نبی اور دُرِّ منثور۔ اب کس قدر تعجب کی جگہ ہے کہ میرے مخالف میرے پر وہ اعتراض کرتے ہیں جسکی رُو سے اُنکو اسلام سے ہی ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ اگر اُنکے دل میں تقویٰ ہوتی تو ایسے اعتراض کبھی نہ کرتے جنمیں دوسرے نبی بھی شریک غالب ہیں اور پھر تعجب یہ کہ ہزارہا پیشگوئیوں پر جو عین صفائی سے پُوری ہو گئیں ان پر نظر نہیں ڈالتے۔ اور اگر کوئی ایک پیشگوئی انکی حماقت سے سمجھ میں نہ آوے تو بار بار اسکو پیش کرتے ہیں کیا یہ ایمانداری ہے اگر انکو طلب حق ہوتی تو اُن کیلئے طریق تصفیہ آسان تھا کہ وہ خود قادیان میں آتے اور میں اُنکی آمد و رفت کا خرچ بھی دے دیتا اور بطور مہمانوں کے اُنکو رکھتا تب وہ دل کھول کر اپنی تسلی کر لیتے۔ دُور بیٹھے بغیر دریافت پُوری حقیقت کے اعتراض کرنا بجز حماقت یا تعصب کے اور کیا اس کا سبب ہو سکتا ہے۔ اسی طرح کے بیوقوف ایک مرتبہ پانسو کے قریب حضرت مسیح سے مُرتد ہو گئے تھے کہ اس شخص کی پیشگوئیاں صحیح نہیں نکلیں اور دراصل یہودا اسکریوطی کے مُرتد ہونیکا بھی یہی سبب تھا کہ علانیہ ہتھیار بھی خرید ے گئے تھے مگر بات سب کچی رہی اور داؤد کے تخت والی پیشگوئی پُوری نہ ہوئی آخر یہودا بیزار ہو کر مُرتد ہو گیا۔ مسیح کو یہ بھی خبر نہ ہوئی کہ یہ بے ایمان ہو جائیگا اور خواہ نخواہ اسکے لئے بھی بہشتی تخت کا وعدہ کیا۔ ایسا ہی بعض مخالفین نے حدیبیہ کے سفر پر اعتراض کیا کہ یہ پیشگوئی پُوری نہیں ہوئی۔ اور یہ سفر طول طویل دلالت کرتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت کا رجحان اسی طرف تھا کہ انکو کعبہ کے طواف کیلئے اجازت دیجائیگی جیسا کہ پیشگوئی تھی اسپر بعض بدبخت مُرتد ہو گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ چند روز ابتلاء میں رہے اور آخر اس لغزش کی معافی کیلئے کئی اعمال نیک بجالائے جیسا کہ اُنکے قول سے ظاہر ہے۔ یہ نمونے بدبختوں کیلئے موجود ہیں مگر پھر بھی اس وقت کے نادان مخالف بدبختی کی طرف ہی دوڑتے ہیں اور شقاوت سر پر سوار ہے باز نہیں آتے کیا کیا اعتراض بنا رکھے ہیں مثلاً کہتے ہیں کہ مسیح موعود کا دعویٰ کرنے سے پہلے براہین احمدیہ میں عیسیٰ علیہ السلام کے آنیکا اقرار موجود ہے۔ اے نادانو! اپنی عاقبت کیوں خراب کرتے ہو۔ اس اقرار میں کہاں لکھا ہے کہ یہ خدا کی

یہ حوالہ صفحہ 432 پر درج ہے	[illegible] 113,112 صفحہ 19 جلد روحانی خزائن مندرجہ 9 ضمیمہ

وحی سے بیان کرتا ہوں اور مجھے کب اس بات کا دعویٰ ہے کہ میں عالم الغیب ہوں جبتک مجھے خدا نے اس طرف توجہ نہ دی اور بار بار نہ سمجھایا کہ تو مسیح موعود ہے اور عیسیٰ فوت ہو گیا ہے۔ تب تک میں اسی عقیدہ پر قائم تھا جو تم لوگوں کا عقیدہ ہے۔ اسی وجہ سے کمال سادگی سے میں نے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی نسبت براہین میں لکھا ہے۔ جب خدا نے مجھ پر اصل حقیقت کھول دی تو میں اس عقیدہ سے باز آ گیا۔ میں نے بجز کمال یقین کے جو میرے دل پر محیط ہو گیا اور مجھے نور سے بھر دیا اس رسمی عقیدہ کو نہ چھوڑا حالانکہ اسی براہین میں میرا نام عیسیٰ رکھا گیا تھا اور مجھے خاتم الخلفاء ٹھہرایا گیا تھا اور میری نسبت کہا گیا تھا کہ تو ہی کسر صلیب کریگا۔ اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ هو الذي ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله[1] تاہم یہ الہام جو براہین احمدیہ میں کھلے کھلے طور پر درج تھا خدا کی حکمت عملی نے میری نظر سے پوشیدہ رکھا اور اسی وجہ سے باوجودیکہ میں براہین احمدیہ میں صاف اور روشن طور پر مسیح موعود ٹھہرایا گیا تھا مگر پھر بھی میں نے بوجہ اس ذہول کے جو میرے دل پر ڈالا گیا حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کا عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ پس میری کمال سادگی اور ذہول پر یہ دلیل ہے کہ وحی الٰہی مندرجہ براہین احمدیہ تو مجھے مسیح موعود بناتی تھی مگر میں نے اس رسمی عقیدہ کو براہین میں لکھ دیا۔ میں خود تعجب کرتا ہوں کہ میں نے باوجود کھلی کھلی وحی کے جو براہین احمدیہ میں مجھے مسیح موعود بناتی تھی کیونکر اسی کتاب میں یہ رسمی عقیدہ لکھ دیا۔

پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بیخبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شد و مد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا۔ جب بارہ برس گذر گئے۔ تب وہ وقت آ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔

پس جب اس بارہ میں انتہا تک خدا کی وحی پہنچی اور مجھے حکم ہوا کہ فاصدع بما تؤمر یعنی جو تجھے حکم ہوتا ہے وہ کھول کر لوگوں کو سنا دے اور بہت سے نشان مجھے دیئے گئے اور میرے دل میں روز روشن

[1] الصف : ۱۰

یہ حوالہ صفحہ 432 پر درج ہے

اعجاز احمدی صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 113,112 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 310

کسی غلطی پر مجھے خدا تعالیٰ قائم نہیں رکھتا مگر یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ میں اپنے اجتہاد میں غلطی نہیں کر سکتا۔ خدا کا الہام غلطی سے پاک ہوتا ہے مگر انسان کا کلام غلطی کا احتمال رکھتا ہے۔ کیونکہ سہو و نسیان لازمۂ بشریت ہے۔ میں نے براہین احمدیہ میں یہ بھی اعتقاد ظاہر کیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھر واپس آئیں گے مگر یہ بھی میری غلطی تھی جو اس الہام کے مخالف تھی جو براہین احمدیہ میں ہی لکھا گیا۔ کیونکہ اس الہام میں خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسیٰ رکھا ہوئے مجھے اس قرآنی پیشگوئی کا مصداق ٹھہرایا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے خاص تھی ✠۔ اور آنے والے مسیح موعود کے تمام صفات مجھ میں قائم کئے۔ سو خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت تھی جو میں باوجود ان الہامی تصریحات کے ان الہامات کے منشاء پر اطلاع نہ پا سکا اور ایسے عقیدہ کو جو ان الہامات کے مخالف تھا براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ اس تحریر سے میری بریّت ثابت ہوتی ہے کیونکہ اگر وہ الہامات براہین احمدیہ کے میری بناوٹ ہوتے جن میں واقعی طور پر مجھے مسیح موعود قرار دیا گیا تھا تو میں اپنے بیان میں ان الہامات سے اختلاف نہ کرتا بلکہ اُسی وقت مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیتا۔ لیکن ظاہر ہے کہ میرا اپنا عقیدہ جو میں نے براہین احمدیہ میں لکھا ان الہامات کی منشاء سے جو براہین احمدیہ میں درج ہیں صریح نقیض پڑا ہوا ہے جس سے ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ وہ الہامات میری بناوٹ اور منصوبہ سے مبرّا اور منزہ ہیں۔ اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ یہ انسان کا کام نہیں کہ بارہ برس پہلے ایک دعوے سے الہامی عبارت لکھ کر اس دعوے کی تمہید قائم کرے اور پھر اتنا سال کے بعد ایسا دعویٰ کرے جس کی بنیاد ایک مدت دراز پہلے قائم کی گئی ہے۔ ایسا باریک مکر نہ انسان کر سکتا ہے نہ خدا اس کو ایسے افتراؤں میں اس قدر مہلت دے سکتا ہے۔

اس تمام تقریر سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات حیات کی بحث میں

✠ وہ یہ آیت ہے۔ هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ [1]۔ منہ

[1] الصف : ۱۰

ایام صلح صفحہ 46 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 14 صفحہ 272 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 432 پر درج ہے

حوالہ نمبر 311

زالی زندگی نہیں۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ آسمانی زندگی رکھتے ہیں۔ اور سورۂ نور کو غور سے پڑھو۔ اُس میں یہی پاؤ گے کہ آنے والے خلیفے سب اسی اُمت میں سے ہیں۔ اور جبکہ یہود اِس اُمت میں سے بھی پیدا ہونے والے ہیں تو تم کیوں تعجب کرتے ہو کہ مسیح موعود بھی اسی اُمت میں سے ہو۔ اور مجھے کب خواہش تھی کہ میں مسیح موعود بنتا۔ اور اگر مجھے یہ خواہش ہوتی تو میں براہین احمدیہ میں اپنے پہلے اعتقاد کی بناء پر کیوں لکھتا کہ مسیح آسمان سے آئیگا۔ حالانکہ اُسی براہین میں خدا نے میرا نام عیسیٰ رکھا ہے۔ پس تم سمجھ سکتے ہو کہ میں نے پہلے اعتقاد کو نہیں چھوڑا تھا جبتک خدا نے روشن نشانوں اور کُھلے کُھلے الہاموں کے ساتھ نہیں چھڑایا۔ پس میں یقین کو چھوڑ کر تمہاری ظنّی روایات کو کیونکر قبول کر سکتا ہوں اور بصیرت کو چھوڑ کر ظنّی ڈھکوسلے کیونکر اختیار کر سکتا ہوں جن کا باطل ہونا خدا نے میرے پر ظاہر کر دیا جیسا کہ یہودیوں کی روایات اور احادیث کا باطل ہونا خدا نے حضرت عیسیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر کر دیا۔ پس وہ بصیرت جو زبردست نشانوں کے ساتھ دیگئی ہے میں اسکو کیونکر چھوڑ سکتا ہوں۔ خدا نے مجھ پر ظاہر کر دیا ہے کہ وہ کُل روایتیں صحیح نہیں تھیں کچھ تو صحیح تھیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور کچھ ردّی اور موضوعات کا ذخیرہ تھا جس کا غلط ہونا کُھل گیا۔ اور کچھ احادیث صحیحہ کے سمجھنے میں غلطیاں تھیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو مسیح موعود کا نام حَکَم کیوں رکھا جاتا۔ کیونکہ اگر مسیح موعود پر واجب ہے کہ وہ ظاہر ہو کر سب روایات کو مان لے تو پھر کن معنوں سے وہ حَکَم کہلا سکتا ہے۔ ہر ایک درخت اپنے پھلوں سے شناخت کیا جاتا ہے اور ہر ایک غلام کی عزت اُسکے آقا کی عنایات سے معلوم ہو سکتی ہے۔ اور ہر ایک خوشبو اپنی شہادت آپ دیتی ہے۔ پس کیوں مجھ سے جلدی کرتے ہو اور کیوں زبان کی ناپاکی کو انتہا تک پہنچاتے ہو۔ صبر کرو اور تقویٰ سے کام لو۔ اگر میں صادق نہیں اور چوروں اور رہزنوں کی طرح ہوں تو کب تک یہ چوری اور رہزنی پیش جا سکتی ہے ؎

آنکہ آید از خدا آید بدو نصرت دواں　　خدمتِ او می کُند شمس و قمر چوں چاکراں

صادقاں را از خدا نورے عنایت می شود　　عشقِ آں یار ازل می تابد اندر روئے شاں

۱۹۱۲

حقیقۃ الوحی صفحہ 602 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 602 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 433 پر درج ہے

صداقت کا نشان ظاہر ہو جائیں گے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۵۱۵، ۵۱۶ - روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۷۷)

۱۸۹۱ء

"اُس نے مجھے بھیجا اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے چنانچہ اُس کا الہام یہ ہے کہ

مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اُس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تُو آیا ہے۔ وَكَانَ وَعْدُ اللّٰهِ مَفْعُولًا. اَنْتَ مَعِيَ وَ اَنْتَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ. اَنْتَ مُصِيْبٌ وَّ مُعِيْنٌ لِّلْحَقِّ۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۵۶۱، ۵۶۲ - روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۲)

۱۸۹۱ء

"خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ

تُو مغلوب ہو کر یعنے بظاہر مغلوبوں کی طرح حقیر ہو کر پھر آخر غالب ہو جائے گا اور انجام تیرے لئے ہو گا۔ اور ہم وہ تمام بوجھ تجھ سے اُتار لیں گے جس نے تیری کمر توڑ دی۔ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ تیری توحید، تیری عظمت، تیری کمالیت پھیلا وے۔ خدا تعالیٰ تیرے چہرہ کو ظاہر کرے گا اور تیرے سایہ کو لمبا کر دے گا۔ دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ عنقریب اُسے ایک مُلک عظیم دیا جائے گا (......) اور خزائن اُس پر کھولے جائیں گے (......) یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب۔ ہم عنقریب تم میں ہی اور تمہارے اردگرد نشان دکھلاویں گے۔ حجّت قائم ہو جائے گی اور فتح کھلی کھلی ہو گی۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک بھاری جماعت ہیں۔ یہ سب بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے۔ اگرچہ لوگ تجھے چھوڑ دیں گے پر میں نہیں چھوڑوں گا اور اگر لوگ تجھے نہیں بچائیں گے پر میں تجھے بچاؤں گا۔ میں اپنی چمکار دکھاؤں گا اور قدرت نمائی سے تجھے اُٹھاؤں گا۔ اَے ابراہیم تجھ پر سلام۔ ہم نے تجھے خالص دوستی کے ساتھ چُن لیا۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ تُو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید اور تفرید۔ خدا ایسا نہیں جو تجھے چھوڑ دے جب تک وہ خبیث کو طیب سے جُدا نہ کرے۔ وہ تیرے مجد کو

ل (ترجمہ از مرتب) اور اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔ تُو میرے ساتھ ہے اور تُو روشن حق پر قائم ہے۔ تُو راہِ صواب پر ہے اور حق کا مددگار ہے۔

حیاته وبرکاته واشراقاته ولا يقدرونه حق قدره ولا يدرون ما شأنه وما برهانه، وينبذون صحف الله وراء ظهورهم ويكبون على حديث ضعيف ولو يعارض القرآن وما كانوا من المنتهين۔

ووالله ما قلت قولاً في وفاة المسيح وعدم نزوله وقيامي مقامه إلا بعد الالهام المتواتر المتتابع النازل كالوابل وبعد مكاشفات صريحة بينة منيرة كفلق الصبح وبعد عرض الالهام على القرآن الكريم والاحاديث الصحيحة النبوية، وبعد استخارات وتضرعات وابتهالات في حضرة رب العالمين۔ ثم ما استعجلت في امري هذا بل أخرته الى عشر سنين بل زدت عليها وكنت للحكم واضع رامر مريح من المنتظرين۔ وكنت صنفت كتابا في تلك الايام التي مضت عليها عشر سنين وسميته البراهين، وكتبت فيه بعض الهاماتي التي ألهمت من ربي من قبل تأليف ذلك الكتاب، وكانت

قد يكون من نوع المجاز والاستعارة، وقد أوّل رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل ذلك الوحي وتأويلاته كثيرة كما في رؤية سوار الذهب والقميص والبقر وغيرها من الرؤى التي هي مشهورة في القوم فلا حاجة الى ان نقص عليك۔ وقد راى رسول الله صلى الله عليه وسلم في رؤيا أخرى الدجال المسيح واضعا يديه على منكبي رجلين يطوف بالبيت فلو حملنا تلك الوحي على الظاهر لوجب ان يكون الدجال مسلما مؤمنا لان الطواف من شعائر المسلمين۔ ثم ان هذه الاحاديث تدل على ان الدجال كان موجودا في زمان النبي صلى الله عليه وسلم وقد رآه تميم الداري وزعم القوم انه يخرج في آخر الزمان ولا يدع قرية الا يدخلها ويملك ويتسلط على البلاد كلها ولا تبقى في زمانه ارض الا يأخذها غير مكة وطيبة، ولكن الاحاديث الاخرى تعارضها وتكذب هذه القصص فانظر ولا تدبرا وانصافا في حديث مسلم عن جابر قال: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول قبل ان يموت بشهر: تسألوني عن الساعة وانما علمها عند الله، و أقسم بالله ما على الارض من نفس منفوسة يأتي عليها مائة سنة وهي حية يومئذ،

حمامۃ البشریٰ صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 191 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 433 پر درج ہے

راہب عیسائی دین کے مرنے کے بعد اکثر ایسے ہی تھے۔

چھٹے کشوف اور الہامات کا سلسلہ ہے جو امام الزمان کیلئے ضروری ہوتا ہے۔ امام الزمان اکثر بذریعہ الہامات کے خدا تعالیٰ سے علوم اور حقائق اور معارف پاتا ہے۔ اور اسکے الہامات دوسروں پر قیاس نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ کیفیت اور کمیت میں اس اعلیٰ درجہ پر ہوتے ہیں جس سے بڑھ کر انسان کے لئے ممکن نہیں۔ اور انکے ذریعہ سے علوم کھلتے ہیں اور قرآنی معارف معلوم ہوتے ہیں اور دینی عقدے اور معضلات حل ہوتے ہیں اور اعلیٰ درجہ کی پیشگوئیاں جو مخالف قوموں پر اثر ڈال سکیں ظاہر ہوتی ہیں غرض جو لوگ امام الزمان ہوں انکے کشوف اور الہام صرف ذاتیات تک محدود نہیں ہوتی۔ بلکہ نصرت دین اور تقویت ایمان کیلئے نہایت مفید اور مبارک ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ اُن سے نہایت صفائی سے مکالمہ کرتا ہے اور اُنکی دعا کا جواب دیتا ہے۔ اور بسا اوقات سوال اور جواب کا ایک سلسلہ منعقد ہو کر ایک ہی وقت میں سوال کے بعد جواب اور پھر سوال کے بعد جواب اور پھر سوال کے بعد جواب ایسے صفا اور لذیذ اور فصیح الہام کے پیرایہ میں شروع ہوتا ہے کہ صاحب الہام خیال کرتا ہے کہ گویا وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔ اور امام الزمان کا ایسا الہام نہیں ہوتا کہ جیسے ایک کلوخ انداز در پردہ ایک کلوخ پھینک جائے اور بھاگ جائے۔ اور معلوم نہ ہو کہ وہ کون تھا۔ اور کہاں گیا۔ بلکہ خدا تعالیٰ اُن سے بہت قریب ہو جاتا ہے اور کسی قدر پردہ اپنے پاک اور روشن چہرہ پر سے جو نور محض ہے اتار دیتا ہے۔ اور یہ کیفیت دوسروں کو میسر نہیں آتی۔ بلکہ وہ تو بسا اوقات اپنے تئیں ایسا پاتے ہیں کہ گویا اُن سے کوئی ٹھٹھا کر رہا ہے۔ اور امام الزمان کی الہامی پیشگوئیاں اظہار علی الغیب کا مرتبہ رکھتے ہیں یعنی غیب کو ہر ایک پہلو سے اپنے قبضہ میں کر لیتے ہیں۔ جیسا کہ چابک سوار گھوڑے کو قبضہ میں کرتا ہے اور یہ قوت اور انکشاف اسلئے اُنکے الہام کو دیا جاتا ہے کہ تا اُنکے پاک الہام شیطانی الہامات سے مشتبہ نہ ہوں اور تا دوسروں پر حجت ہو سکیں۔ ۱۳۰

واضح ہو کہ شیطانی الہامات ہونا حق ہے اور بعض ناتمام سالک لوگوں کو ہوا کرتے ہیں۔ اور حدیث النفس بھی ہوتی ہے جسکو اضغاث احلام کہتے ہیں۔ اور جو شخص اس سے انکار کرے۔ وہ

ضرورۃ الامام صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 483 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 434 پر درج ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ. وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیۡرِ رُسُلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ.

بعد ھٰذا واضح ہو کہ مجھے اس رسالہ کے لکھنے کے لئے یہ ضرورت پیش آئی ہے کہ اس زمانہ میں جس طرح اور صدہا طرح کے فتنے اور بدعتیں پیدا ہو گئی ہیں اسی طرح یہ بھی ایک بزرگ فتنہ پیدا ہو گیا ہے کہ اکثر لوگ اس بات سے بے خبر ہیں کہ کس درجہ اور کس حالت میں کوئی خواب یا الہام قابل اعتبار ہو سکتا ہے اور کن حالتوں میں یہ اندیشہ ہے کہ وہ شیطان کا کلام ہو نہ خدا کا۔ اور حدیث النفس ہو نہ حدیث الرب۔✽ یاد رکھنا چاہیئے کہ شیطان انسان کا سخت دشمن ہے وہ طرح طرح کی راہوں سے انسان کو ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ اور ممکن ہے کہ ایک خواب سچی بھی ہو اور پھر بھی وہ شیطان کی طرف سے ہو اور ممکن ہے کہ ایک الہام سچا ہو اور پھر بھی وہ شیطان کی طرف سے ہو۔ کیونکہ اگرچہ شیطان بڑا جھوٹا ہے لیکن کبھی سچی بات بتلا کر دھوکا دیتا ہے تا ایمان چھین لے۔ ہاں وہ لوگ جو اپنے صدق اور وفا اور عشق الٰہی میں کمال

✽ جس طرح جبکہ ایک تو آفتاب پر بادل محیط ہو اور دوسرے ساتھ اس کے گرد و غبار بھی کثرت سے ہو تو اس صورت میں آفتاب کی روشنی صاف طور سے زمین پر نہیں پڑ سکتی اسی طرح جب نفس پر اپنی ذاتی تاریکی اور شیطان کا غلبہ ہو تو روحانی آفتاب کی روشنی صاف طور سے اس پر نہیں پڑے گی اور جیسے جیسے وہ گرد و غبار اور ابر کم ہوتا جائیگا روشنی بھی صاف ہوتی جائیگی۔ پس یہی فلاسفی وحی الٰہی کی ہے مصفا وحی وہی لوگ پاتے ہیں جن کے دل صاف ہیں اور جن میں اور خدا میں کوئی روک نہیں۔ پھر یہ بھی یاد رہے کہ وہ الہام جس کے شامل حال نصرت الٰہیہ اور اکرام اور انعام کی بارش ہو اور سچی علامتیں پائی جائیں اور قبولیت کے آثار اس میں نمودار ہوں وہ بغیر مقبولان الٰہی کے کسی کو نہیں ہو سکتا اور شیطان کے اقتدار سے یہ باہر ہے کہ کسی جھوٹے ملہم کی تائید اور حمایت میں کوئی قدرت نمائی کا الہام اسکو سناوے یا اسکو قوت دینے کیلئے کوئی خارق عادت اور مصفّا غیب اس پر ظاہر کرے تا اس کے دعوے پر گواہ ہو۔ منہ

حقیقۃ الوحی صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 3 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 434 پر درج ہے

کی طرح یقین بٹھا دیا گیا۔ تب مَیں نے یہ پیغام لوگوں کو سُنا دیا۔ یہ خدا کی حکمت عملی میری سچائی کی ایک دلیل تھی اور میری سادگی اور عدم بناوٹ پر ایک نشان تھا۔ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا اور انسانی منصوبہ اس کی جڑ ہوتی تو مَیں براہین احمدیہ کے وقت میں ہی یہ دعویٰ کرتا کہ مَیں مسیح موعود ہوں مگر خدا نے میری نظر کو پھیر دیا۔ مَیں براہین کی اس وحی کو نہ سمجھ سکا کہ وہ مجھے مسیح موعود بناتی ہے یہ میری سادگی تھی جو میری سچائی پر ایک عظیم الشان دلیل تھی ورنہ میرے مخالف مجھے بتلادیں کہ مَیں نے باوجودیکہ براہین احمدیہ میں مسیح موعود بنایا گیا تھا۔ بارہ برس تک یہ دعویٰ کیوں نہ کیا اور کیوں براہین میں خدا کی وحی کے مخالف لکھ دیا۔ کیا یہ امر قابل غور نہیں جو ظہور میں آیا۔ کیا یہ طریق بے ایمانی نہیں کہ براہین احمدیہ کی اس عبارت کو تو پیش کرتے ہیں جہاں مَیں نے معمولی اور رسمی عقیدہ کی رُو سے مسیح کی آمد ثانی کا ذکر کیا ہے اور یہ پیش نہیں کرتے کہ اسی براہین احمدیہ میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بھی موجود ہے یہ ایک لطیف استدلال ہے جو خدا نے میرے لئے براہین احمدیہ میں پہلے سے تیار کر رکھا ہے۔ ایک دشمن بھی گواہی دے سکتا ہے کہ براہین احمدیہ کے وقت میں مَیں اس سے بیخبر تھا کہ مَیں مسیح موعود ہوں تبھی تو مَیں نے اسوقت یہ دعویٰ نہ کیا۔ پس وہ الہامات جو میری بیخبری کے زمانہ میں مجھے مسیح موعود قرار دیتے ہیں اُن کی نسبت کیونکر شک ہو سکتا ہے کہ وہ انسان کا افترا ہیں کیونکہ اگر وہ میرا افترا ہوتے تو مَیں اسی براہین میں اُن سے فائدہ اُٹھاتا اور اپنا دعویٰ پیش کرتا اور کیونکر ممکن تھا کہ مَیں اسی براہین میں یہ بھی لکھ دیتا کہ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دُنیا میں آئیگا ان دونوں متناقض مضمونوں کا ایک ہی کتاب میں جمع ہونا اور میرا اُسوقت مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہ کرنا ایک منصف جج کو اس رائے کے ظاہر کرنے کے لئے مجبور کرتا ہے کہ درحقیقت میرے دل کو اس وحی الٰہی کی طرف سے غفلت رہی جو میرے مسیح موعود ہونے کے بارے میں براہین احمدیہ میں موجود تھی اسلئے مَیں نے ان متناقض باتوں کو براہین میں جمع کر دیا۔

اگر براہین احمدیہ میں فقط یہ ذکر ہوتا کہ وہی عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دُنیا میں آئیگا۔ اور میرے مسیح موعود ہونے کی نسبت کچھ ذکر نہ ہوتا تو البتہ ایک جلد باز کسی قدر اس کلام سے فائدہ

اعجاز احمدی صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 114 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 434 پر درج ہے

اب دیکھو کہ ایک طرف تو یہ شخص میرے مسیح موعود ہونے کا اقرار کرتا ہے اور نہ صرف اقرار بلکہ میری تصدیق کے بارہ میں ایک خواب بھی پیش کرتا ہے جو سچی نکلی۔

پھر اسی کتاب کے آخر میں اور نیز اپنے رسالہ المسیح الدجال میں میرا نام دجال اور شیطان بھی رکھتا ہے اور مجھے خائن اور حرامخور اور کذاب ٹھیراتا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ عبدالحکیم خان نے اپنے ان دونوں متناقض بیانوں میں چند روز کا بھی فرق نہیں رکھا۔ ایک طرف تو مجھے مسیح موعود کہا اور اپنے خواب کے ساتھ میری تصدیق کی اور پھر ساتھ ہی دجال اور کذاب بھی کہہ دیا۔ مجھے اِس بات کی پروا نہیں کہ ایسا کیوں کیا مگر ہر ایک کو سوچنا چاہیئے کہ اس شخص کی حالت ایک مخبط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے ایک طرف تو مجھے سچا مسیح قرار دیتا ہے بلکہ میری تصدیق میں ایک سچی خواب پیش کرتا ہے جو پوری ہوگئی۔ اور دُوسری طرف مجھے سب کافروں سے بدتر سمجھتا ہے کیا اس سے بڑھکر کوئی اور تناقض ہوگا۔ اور جن عیبوں کو وہ میری طرف منسوب کرتا ہے اُسکو خود سوچنا چاہیئے تھا کہ جب خواب کی رُو سے میری سچائی کی اُسکو تصدیق ہو چکی تھی بلکہ میری تصدیق کیلئے خدا نے حسن بیگ کو طاعون سے ہلاک بھی کر دیا تھا[1] تو کیا ایک دجال کیلئے خدا نے اسکو مارا اور کیا خدا کو وہ عیب معلوم نہ تھے جو بیس[2] سال کے بعد اسکو معلوم ہوگئے[2]۔ اور یہ عذر اُس کا قابلِ قبول نہ ہوگا کہ مجھ کو شیطانی خوابیں آتی ہونگی اور یہ بھی ایک شیطانی خواب تھی۔ کیونکہ یہ تو ہم قبول کر سکتے ہیں کہ اُس کو بوجہ فطرتی مناسبت کے شیطانی خوابیں آتی ہوں گی اور شیطانی الہام

[1] اب عبدالحکیم کیلئے لازم ہے کہ محمد حسن بیگ کی قبر پر جا کر رو وے کہ اے بھائی تو تکذیب میں سچا تھا اور میں جھوٹا۔ میرا گناہ معاف کرا اور خدا سے معلوم کر کے مجھے بتلا کہ ایک کذاب اور دجال کیلئے کیوں اُس نے تجھے ہلاک کر دیا۔ منہ

[2] یہ بات بھی غور کے لائق ہے کہ جو شخص بیس سال تک تحریر اور تقریر میں میری تائید کرتا اور مخالفوں کے ساتھ جھگڑتا رہا۔ اب بیس سال کے بعد کونسی نئی بات اُسکو معلوم ہوئی۔ جو عیب اُس نے لکھے ہیں وہ تو وہی ہیں جن کا جواب وہ آپ دیا کرتا تھا۔ منہ

یہ حوالہ صفحہ 434 پر درج ہے	حقیقۃ الوحی صفحہ 191 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 191 از مرزا قادیانی

وحی سے بیان کرتا ہوں اور مجھے کب اس بات کا دعویٰ ہے کہ میں عالم الغیب ہوں جبتک مجھے خدا نے اس طرف توجہ نہ دی اور بار بار نہ سمجھایا کہ تو مسیح موعود ہے اور عیسیٰ فوت ہو گیا ہے۔ تب تک میں اسی عقیدہ پر قائم تھا جو تم لوگوں کا عقیدہ ہے۔ اسی وجہ سے کمالِ سادگی سے میں نے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی نسبت براہین میں لکھا ہے۔ جب خدا نے مجھ پر اصل حقیقت کھول دی تو میں اس عقیدہ سے باز آ گیا۔ میں نے بجز کمال یقین کے جو میرے دل پر محیط ہو گیا اور مجھے نور سے بھر دیا اس رسمی عقیدہ کو نہ چھوڑا حالانکہ اسی براہین میں میرا نام عیسیٰ رکھا گیا تھا اور مجھے خاتم الخلفاء ٹھہرایا گیا تھا اور میری نسبت کہا گیا تھا کہ تو ہی کسرِ صلیب کریگا۔ اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلّہ تاہم یہ الہام جو براہین احمدیہ میں کھلے کھلے طور پر درج تھا خدا کی حکمت عملی نے میری نظر سے پوشیدہ رکھا اور اسی وجہ سے باوجودیکہ میں براہین احمدیہ میں صاف اور روشن طور پر مسیح موعود ٹھہرایا گیا تھا مگر پھر بھی میں نے بوجہ اس ذہول کے جو میرے دل پر ڈالا گیا حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کا عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ پس میری کمال سادگی اور ذہول پر یہ دلیل ہے کہ وحی الٰہی مندرجہ براہین احمدیہ تو مجھے مسیح موعود بناتی تھی مگر میں نے اس رسمی عقیدہ کو براہین میں لکھ دیا۔ میں خود تعجب کرتا ہوں کہ میں نے باوجود کھلی کھلی وحی کے جو براہین احمدیہ میں مجھے مسیح موعود بناتی تھی کیونکر اسی کتاب میں یہ رسمی عقیدہ لکھ دیا۔

پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بیخبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شدومد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا۔ جب بارہ برس گذر گئے تب وہ وقت آ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔

پس جب اس بارہ میں انتہا تک خدا کی وحی پہنچی اور مجھے حکم ہوا کہ فاصدع بما تؤمر یعنی جو تجھے حکم ہوتا ہے وہ کھول کر لوگوں کو سنا دے اور بہت سے نشان مجھے دیئے گئے اور میرے دل میں روز روشن

اعجاز احمدی صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 113 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 435 پر درج ہے

حوالہ نمبر 319

کی طرح یقین بٹھا دیا گیا۔ تب میں نے یہ پیغام لوگوں کو سُنا دیا۔ یہ خدا کی حکمت عملی میری سچائی کی ایک دلیل تھی اور میری سادگی اور عدم بناوٹ پر ایک نشان تھا۔ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا اور انسانی منصوبہ اس کی جڑ ہوتی تو میں براہین احمدیہ کے وقت میں ہی یہ دعویٰ کرتا کہ میں مسیح موعود ہوں مگر خدا نے میری نظر کو پھیر دیا۔ میں براہین کی اس وحی کو نہ سمجھ سکا کہ وہ مجھے مسیح موعود بناتی ہے یہ میری سادگی تھی جو میری سچائی پر ایک عظیم الشان دلیل تھی ورنہ میرے مخالف مجھے بتلا دیں کہ میں نے باوجودیکہ براہین احمدیہ میں مسیح موعود بنایا گیا تھا۔ بارہ برس تک یہ دعویٰ کیوں نہ کیا اور کیوں براہین میں خدا کی وحی کے مخالف لکھ دیا۔ کیا یہ امر قابل غور نہیں جو ظہور میں آیا۔ کیا یہ طریق بے ایمانی نہیں کہ براہین احمدیہ کی اس عبارت کو تو پیش کرتے ہیں جہاں میں نے معمولی اور رسمی عقیدہ کی رُو سے مسیح کی آمد ثانی کا ذکر کیا ہے اور یہ پیش نہیں کرتے کہ اسی براہین احمدیہ میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بھی موجود ہے یہ ایک لطیف استدلال ہے جو خدا نے میرے لئے براہین احمدیہ میں پہلے سے تیار کر رکھا ہے۔ ایک دشمن بھی گواہی دے سکتا ہے کہ براہین احمدیہ کے وقت میں میں اس سے بیخبر تھا کہ میں مسیح موعود ہوں تبھی تو میں نے اسوقت یہ دعویٰ نہ کیا۔ پس وہ الہامات جو میری بیخبری کے زمانہ میں مجھے مسیح موعود قرار دیتے ہیں ان کی نسبت کیونکر شک ہو سکتا ہے کہ وہ انسان کا افترا ہیں کیونکہ اگر وہ میرا افترا ہوتے تو میں اسی براہین میں ان سے فائدہ اُٹھاتا اور اپنا دعویٰ پیش کرتا اور کیونکر ممکن تھا کہ میں اسی براہین میں یہ بھی لکھ دیتا کہ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دُنیا میں آئیگا ان دونوں متناقض مضمونوں کا ایک ہی کتاب میں جمع ہونا اور میرا اُسوقت مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہ کرنا ایک منصف جج کو اس رائے کے ظاہر کرنے کے لئے مجبور کرتا ہے کہ درحقیقت میرے دل کو اس وحی الٰہی کی طرف سے غفلت رہی جو میرے مسیح موعود ہونے کے بارے میں براہین احمدیہ میں موجود تھی اسلئے میں نے ان متناقض باتوں کو براہین میں جمع کر دیا۔

اگر براہین احمدیہ میں فقط یہ ذکر ہوتا کہ وہی عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دُنیا میں آئیگا۔ اور میرے مسیح موعود ہونے کی نسبت کچھ ذکر نہ ہوتا تو البتہ ایک جلد باز کسی قدر اس کلام سے فائدہ

اعجاز احمدی صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 114 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 435 پر درج ہے

وجاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الى يوم القيمة - انك اليوم لدينا مكين امين - انت منى بمنزلة توحيدى و تفريدى فحان ان تعان و تعرف بين الناس ويعلمك الله من عنده تعليم الشريعة - وتحى الدين انا جعلناك المسيح بن مريم - والله يعصمك من عنده ولو لم يعصمك الناس - والله ينصرك ولو لم ينصرك الناس - الحق من ربك فلا تكونن من الممترين - يا احمدى انت مرادى ومعى - انت وجيه فى حضرتى - اخترتك لنفسى - قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونى يحببكم الله و يغفر لكم ذنوبكم و يرحم عليكم وهو ارحم الراحمين - هذه نبذة من الهاماتى - ومن جملتها الهام انا جعلناك المسيح بن مريم - و والله قد كنت اعلم من ايام مديدة اننى جعلت المسيح ابن مريم وانى نازل فى منزله ولكن اخفيته نظرًا الى تاويله - بل ما بدلت عقيدتى وكنت عليها من المستمسكين وتوقفتُ فى الاظهار عشر سنين - وما استعجلتُ وما بادرتُ وما اخبرتُ حبًّا ولا عدوا ولا احدًا من الحاضرين - وان كنتم فى شك فاسئلوا علماء الهند كم مضت من مدة على الهامى - يا عيسٰى انى متوفيك - اذا اقرءوا البراهين وكنت انتظر الخيرة والى ما امر الله تعالٰى حتى تكرر ذالك الالهام - ورفع الظلام - وتواتر الاعلام - و بلغ الى عدة يعلمها رب العلمين - وخوطبت للاظهار بقوله - فاصدع بما تؤمر - وظهرت علامات تعرفها حاسة الاولياء - وعقل ارباب الاصطفاء ووضح الصبح واكّد الامر - وشرح الصدر - واطمأن الجنان - وافتى القلب - وتبين انه

یا قوم لم تتعامون وانتم تبصرون۔ ولم تتجاهلون وانتم تعلمون۔ اما علمتم عاقبة الذين كانوا يستهزؤن۔ تلدغون كالزنبور۔ وتوذون رجلًا إعتمّ كالسراج بالنور۔ وتهزؤن برؤية البدور۔ وابذار الصلحاء و انتم تظلمون۔ وجاء البأس وانتم تهربون۔ وكم من مستهزئ اخبروا بموتى كانهم الهموا من الله العلام۔ واصرّوا عليه واشاعوه فى الاقوام۔ فاذا الامر بالضد۔ وردّ الله مزاحهم عليهم كالجد۔ وماتوا فى اسرع وقت بعد الهامهم وتركوا حشيش ندامة وذلّة لانعامهم۔

ورُبّ موذٍ ما اذونى الا ليظهر الله بهم بعض الآيات۔ وقد قصصنا قصصهم فى حقيقة الوحى لتكون تبصرةً للطالبين والطالبات۔ و اقرب القصص من هذا الوقت قصة رجل مات فى ذى القعدة۔ وكان يلعننى و يستبنى وكان اسمه سعد الله وكان سبّه كالصعدة۔ واذا بلغ شتمه الى منتهاه وسبق فى الايذاء كل من سواه۔ اوحى الىّ ربى فى امر موته و خزيه وقطع نسله بما قضاه وقال ان شانئك هو الابتر۔ فاشعت بين الناس ما اوحى ربى الاكبر۔ ثم بعد ذلك صدّق الله الهامى۔ فاردتُ ان افصّله فى كلامى۔ واشيع ما صنع الله بذلك الفتّان۔ وعدوّ عباد الله الرحمٰن۔ فمنعنى من ذلك وكيلٌ كان من جماعتى وخوّفنى من ارادة اشاعتى۔ وقال لو اشعتها لا تأمن مقت الحكام ويجرّك القانون الى الاثام۔ ولا سبيل الى الخلاص۔ ولات حين مناص۔ وتلزمك المصائب ملازمة الغريم۔ والمآل معلوم بعد التعب العظيم۔ وليست الحكومة تارك المجرمين۔ فالخير فى اخفاء هذا الوحى كالمحتاطين۔ فقلت انى ارى الصواب فى تعظيم الالهام۔ وان الاخفاء معصية عندى ومن سير اللئام۔ وما كان لاحد ان يضرّ من دون بارئ الانام۔ ولا ابالى بعد تهديد الحكام۔

آتھم کے مقدمہ میں دیکھ چکے ہو کہ باوجود اس کے بہت سے منصوبوں کے پھر آخر حق ظاہر ہو گیا۔ کیا تمہارے دل قبول نہیں کر گئے کہ آتھم کا قسم سے انکار کرنا اور نالش سے انکار کرنا اور حملوں کا ثبوت دینے سے انکار کرنا صرف اسی وجہ سے تھا کہ اس نے ضرور الہامی شرط کے موافق حق کی طرف رجوع کر لیا تھا۔ تمہیں معلوم ہے کہ باوجود اس کے کہ طاعتی اشتہاروں کی بہت ہی اُس کو مار پڑی مگر وہ الزام سے اپنے تئیں بری نہ کر سکا جو اس کے اقرار خوف اور بے ثبوت ہونے عذر حملوں سے اس پر وارد ہو چکا تھا۔ یہاں تک کہ اس موت نے اُس کو آپکڑا جس سے وہ ڈرتا رہا۔ اور ضرور تھا کہ وہ انکار کے بعد جلد مرتا۔ کیونکہ خدا تعالے کی پاک پیشگوئیوں کے رُو سے بھی سزا اس کے لئے ٹھہر چکی تھی۔ سو اُس خدا سے خوف کرو جس نے آتھم کو بڑی سرگردانیوں کے گرداب میں ڈال کر آخر اپنے وعدہ کے موافق ہلاک کر دیا۔ خدا کی کھلی کھلی پیشگوئیوں سے منہ پھیرنا یہ بدبختوں کا کام ہے۔ نہ نیک لوگوں کا۔ اور جھوٹ کے مُردار کو کسی طرح نہ چھوڑنا۔ یہ کتوں کا طریق ہے نہ انسانوں کا۔ میاں حسام الدین عیسائی لکھتے ہیں کہ آتھم چار دن تک بیہوش رہا۔ مگر وہ اس کا سر نہیں بیان کر سکے کہ کیوں چار دن تک بیہوش رہا۔ سو جاننا چاہیئے۔ کہ یہ چار دن کی سخت جان کندن کی ان چار افتراؤں کی اسی دُنیا میں اس کو سزا دی گئی جو اس مسلم زہر خورانی کے اقدام کا افترا کیا۔ سانپ چھوڑنے کا افترا کیا۔ لدھیانہ اور فیروزپور کے حملہ کا افترا کیا اور عیسائیوں کے خوش کرنے کے لئے اصل وجہ خوف کو چھپایا۔ سو عیسائیوں کے لئے اس سے زیادہ اور کوئی شرم کی جگہ نہیں کہ آتھم ان کے مذہب کے جھوٹا ہونے پر گواہی دے گیا۔ اب اگر آتھم کی گواہی پر اعتبار نہیں تو اُس نئے طریق سے دوبارہ حجت اللہ کو پورا کرا لینا چاہیئے۔ اور اس نئے طریق میں کوئی شرط بھی نہیں۔ سیدھی بات ہے کہ اگر باہم دُعا کرنے کے بعد جس کے ساتھ فریقین کی طرف سے آمین بھی ہو گی۔ میرے مقابل کا شخص ایک سال تک خدا تعالےٰ کی فوق العادت عذاب سے بچ گیا۔ تو جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں تاوان مذکورہ بالا ادا کروں گا۔

اور میں حضرات پادری صاحبان کو دوبارہ یاد دلاتا ہوں کہ اس طرح کا طریق دُعا اُن کے

یہ حوالہ صفحہ 437 پر ہے	انجام آتھم صفحہ 43 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 43 از مرزا قادیانی

۶۵

تسلی بخش وعدہ ناصرہ میں پیدا ہونے والے ابن مریم سے ہوا تھا، مگر میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ یہی مسیح کے نام سے آنے والے ابن مریم کو بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں الفاظ میں مخاطب کرکے بشارت دی ہے۔ اب آپ سوچ لیں کہ جو میرے ساتھ تعلق رکھ کر اس وعدہ عظیم اور بشارت عظیم میں شامل ہونا چاہتے ہیں کیا وہ وہ لوگ ہو سکتے ہیں جو امارہ کے درجہ میں پڑے ہوئے فسق و فجور کی راہوں پر کاربند ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کی قدر کرتے ہیں وہ میری باتوں کو قصہ کہانی نہیں جانتے۔ تو یاد رکھو اور دل سے سن لو۔ میں ایک بار پھر ان لوگوں کو مخاطب کرکے کہتا ہوں جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور وہ تعلق کوئی عام تعلق نہیں بلکہ بہت زبردست تعلق ہے اور ایسا تعلق ہے کہ جس کا اثر (نہ صرف میری ذات تک) بلکہ اس ہستی تک پہنچتا ہے جس نے مجھے بھی اس برگزیدہ انسان کامل کی ذات تک پہنچایا ہے جو دنیا میں صداقت اور راستی کی روح لے کر آیا۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر ان باتوں کا اثر میری ذات تک پہنچتا، تو مجھے کچھ بھی اندیشہ اور فکر نہ تھا اور نہ ان کی پرواہ تھی، مگر اس پر بس نہیں ہوتی۔ اس کا اثر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا تعالیٰ تک کی برگزیدہ ذات تک پہنچ جاتا ہے۔ پس ایسی صورت اور حالت میں تم خوب دھیان سے سن رکھو کہ اگر اس بشارت سے حصہ لینا چاہتے ہو اور اس کے مصداق ہونے کی آرزو رکھتے ہو اور اتنی بڑی کامیابی (کہ قیامت تک منکرین پر غالب رہو گے) کی سچی پیاس تمہارے اندر ہے، تو پھر اتنا ہی میں کہتا ہوں کہ یہ کامیابی اس وقت تک حاصل نہ ہو گی جب تک لوامہ کے درجہ سے گذر کر مطمئنہ کے مینار تک نہ پہنچ جاؤ۔

اس سے زیادہ اور میں کچھ نہیں کہتا کہ تم لوگ ایک ایسے شخص کے ساتھ پیوند رکھتے ہو جو مامور من اللہ ہے پس اس کی باتوں کو دل کے کانوں سے سنو اور اس پر عمل کرنے کے لیے ہر وقت تیار ہو جاؤ۔ تاکہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو اقرار کے بعد انکار کی نجاست میں گر کر ابدی عذاب خرید لیتے ہیں۔[1] فقط

---

[1] (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۰۰-۱۰۳)

ملفوظات جلد اوّل صفحہ 65 طبع جدید از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 437 پر درج ہے

مباہلہ کے بعد میری بد دعا کے اثر سے ایک بھی خالی رہا تو میں اقرار کروں گا۔ کہ میں جھوٹا ہوں

واقعی ذلت نہ پہنچی یا انہیں کوئی واقعی عزت حاصل نہ ہوئی جیسا کہ میں آگے چل کر بیان کروں گا۔ ماسوا اس کے وہ مباہلہ درحقیقت میری درخواست سے نہیں تھا اور نہ میرا اس میں یہ مدعا تھا کہ بالخصوص بد دعا کروں اور نہ میں نے بعد مباہلہ کبھی اس بات کی طرف توجہ کی۔ اس بات کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں نے کبھی عبد الحق پر بد دعا نہیں کی۔ اور اپنے دل کے جوش کو ہرگز اس طرف توجہ نہیں دیا۔ لیکن اب تا اہل مولویوں کا ظلم انتہا سے گزر گیا۔ اس لئے اب میں آسمانی فیصلہ کے لئے خود ہر ایک مکفر سے مباہلہ کی درخواست کرتا ہوں۔ اور اس لئے کہ بعد میں شبہات پیدا نہ ہوں میں نے یہ لازمی شرط ٹھہرا دی ہے کہ جو لوگ مباہلہ کے لئے بلائے گئے ہیں کم سے کم دس آدمی ان میں سے مباہلہ کی درخواست کریں تا خدا کی مدد صفائی سے ثابت ہو۔ اور کسی تاویل کی گنجائش نہ رہے اور کوئی بعد میں یہ شبہ نہ کرے کہ مقابل پر صرف ایک آدمی تھا۔ سو اتفاقاً اس پر کوئی مصیبت آ گئی۔

بعض خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیر اپنے اندر رکھتے ہیں۔ سچائی پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ گزشتہ مباہلہ میں عبد الحق کو فتح ہوئی۔ کیونکہ آتھم کے متعلق جو پیشگوئی کی تھی اس میں آتھم نہیں مرا۔ مگر یہ دل کے مجذوم اور اسلام کے دشمن یہ نہیں سمجھتے کہ کب اور کس وقت یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ آتھم ضرور میعاد کے اندر مرے گا اور کس اشتہار یا کتاب میں ہم نے لکھا تھا کہ اس عرصہ میں بغیر کسی شرط کے آتھم کی نسبت موت کا حکم ہے دنیا میں جاہلوں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر ہے مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں جو اپنے نفسانی جوش کے لئے حق اور دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہیں۔ اے مردار خور مولویو۔ اور گندی روحو۔ تم پر افسوس کہ تم نے میری عداوت کے لئے اسلام کی سچی گواہی کو چھپایا۔ اے اندھیرے کے کیڑو تم سچائی کی تیز شعاعوں کو کیونکر چھپا سکتے ہو۔ کیا ضرور نہ تھا کہ خدا اس پیشگوئی میں اپنی شرط کا خیال رکھتا۔ اے بے ایمان اور انصاف سے دور بھاگنے والو سچ کہو کہ کیا اس پیشگوئی میں کوئی ایسی شرط نہ تھی جس پر قدم مارنا آتھم کا اس کی موت میں تاخیر ڈال سکتا تھا۔ سو تم جھوٹ مت بولو اور وہ نجاست نہ کھاؤ جو عیسائیوں نے کھائی۔

آنکھ کھول کر دیکھو کہ یہ پیشگوئی اپنی تمام چمکوں کے ساتھ پوری ہو گئی۔ اب اس پیشگوئی کو ایک پیشگوئی نہ سمجھو بلکہ دو پیشگوئیاں ہیں جو اپنے وقت پر ظہور میں آئیں۔

(۱) اوّل وہ پیشگوئی جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ میں درج ہے۔ جس نے آج سے سولہ برس

یہ حوالہ صفحہ 437 پر درج ہے	انجام آتھم صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305 از مرزا قادیانی

کے پورے کرنے سے مجبور ہیں کیونکہ گوشہ گزین ہیں۔ حکام سے میل ملاقات نہیں رکھتے۔ اور بباعث درویشانہ صفت کے ایسی ملاقاتوں سے کراہیت بھی رکھتے ہیں لیکن مولوی نذیر حسین صاحب اور ان کے شاگرد بٹالوی صاحب جواب دہلی میں موجود ہیں ان کاموں میں اول درجہ کا جوش رکھتے ہیں۔ لہٰذا اشتہار دیا جاتا ہے کہ اگر ہر دو مولوی صاحب موصوف حضرت مسیح ابن مریم کو زندہ سمجھنے میں حق پر ہیں اور قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے اس کی زندگی ثابت کر سکتے ہیں تو میرے ساتھ بپابندی شرائط مندرجہ اشتہار ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء بالاتفاق بحث کریں۔ اور اگر انہوں نے بقبول شرائط مندرجہ اشتہار ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء بحث کے لیے مستعدی ظاہر نہ کی اور پوچ اور بے اصل بہانوں سے ٹال دیا تو سمجھا جائے گا کہ انہوں نے مسیح ابن مریم کی وفات کو قبول کر لیا۔ بحث میں امر تنقیح طلب یہ ہو گا کہ آیا قرآن کریم اور احادیث صحیحہ نبویہ سے ثابت ہوتا ہے کہ وہی مسیح ابن مریم جس کو انجیل ملی تھی اب تک آسمان پر زندہ ہے اور آخری زمانے میں آئے گا۔ یا یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ درحقیقت فوت ہو چکا ہے اور اس کے نام پر کوئی دوسرا اسی اُمت میں سے آئے گا۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ وہی مسیح ابن مریم بجسدہ العنصری آسمان پر موجود ہے تو یہ عاجز دوسرے دعوے سے خود دست بردار ہو جائے گا ورنہ بحالت ثانی بعد اس اقرار کے کھانے کے کہ درحقیقت اسی اُمت میں سے مسیح ابن مریم کے نام پر کوئی اور آنے والا ہے۔ یہ عاجز اپنے مسیح موعود ہونے کا ثبوت دے گا۔ اور اگر اس اشتہار کا جواب ایک ہفتہ تک مولوی صاحب کی طرف سے شائع نہ ہوا تو سمجھا جائے گا کہ انہوں نے گریز کی اور حق کے طالبوں کو محض نصیحتاً کہا جاتا ہے کہ میری کتاب ازالہ اوہام کو خود غور سے دیکھیں اور ان مولوی صاحبوں کی باتوں پر نہ جائیں۔ ساٹھ جزو کی کتاب ہے۔ اور یقیناً مجموعہ معارف اور دلائل یقینیہ کا اس میں ایک دریا بہتا ہے۔ صرف تین روپیہ قیمت ہے۔ اور واضح ہو کہ یہ درخواست مولوی سید نذیر حسین صاحب کی کہ مسیح موعود ہونے کا ثبوت دینا چاہیئے اور اس میں بحث ہونی چاہیئے۔ بالکل تحکم اور خلاف طریق انصاف اور حق جوئی ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ مسیح موعود ہونے کا اثبات آسمانی نشانوں کے ذریعہ سے ہوگا۔ اور آسمانی نشانوں کو بجز اس کے کون مان سکتا ہے کہ اول اس شخص کی نسبت جو کوئی آسمانی نشان دکھاوے یہ اطمینان ہو جاوے کہ وہ خلاف قال اللہ قال الرسول کوئی اعتقاد نہیں رکھتا۔ ورنہ ایسے شخص کی نسبت جو مخالف قرآن اور حدیث کوئی اعتقاد رکھتا ہے ولایت کا گمان ہرگز نہیں کر سکتے بلکہ وہ دائرہ اسلام سے خارج سمجھا جاتا ہے۔ اور اگر وہ کوئی نشان بھی دکھاوے۔ تو وہ نشان کرامت متصور نہیں ہوتا بلکہ اس کو استدراج کہا جاتا ہے۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بھی اپنے پہلے اشتہار میں جو لودھیانہ میں چھپوایا تھا اس بات کو تسلیم کر چکے ہیں اس صورت میں صاف ظاہر ہے کہ سب سے پہلے بحث کے لائق وہی امر ہے جس سے یہ ثابت ہو جائے کہ قرآن اور حدیث اس دعوے کے مخالف ہیں اور وہ امر مسیح ابن مریم کی وفات کا مسئلہ ہے۔ کیونکہ ہر ایک

حوالہ نمبر 326

یہ خدا کا کلام ہے اِس کے یہ معنے ہیں کہ اے جو طلقت کے لئے مسیح کر کے بھیجا گیا ہے۔ ہماری اِس مہلک بیماری کیلئے شفاعت کر۔ تم یقیناً سمجھو کہ آج تمہارے لئے بجز اِس مسیح کے اور کوئی شفیع نہیں باستثناء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ شفیع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جُدا نہیں ہے بلکہ اسکی شفاعت درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی شفاعت ہے۔ اَے عیسائی مشنریو! اب ربنا المسیح مت کہو۔ اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اُس مسیح سے بڑھکر ہے۔ اور اے قوم شیعہ! اِس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اُس حسین سے بڑھکر ہے۔ اور اگر مَیں اپنی طرف سے یہ باتیں کہتا ہوں تو مَیں جھوٹا ہوں۔ لیکن اگر مَیں ساتھ اِس کے خدا کی گواہی رکھتا ہوں تو تم خدا سے مقابلہ مت کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم اُس سے لڑنے والے ٹھہرو۔ اب میری طرف دوڑو کہ وقت ہے جو شخص اسوقت میری طرف دَوڑتا ہے مَیں اسکو اس سے تشبیہ دیتا ہوں کہ جو عین طوفان کے وقت جہاز پر بیٹھ گیا۔ لیکن جو شخص مجھے نہیں مانتا مَیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ طوفان میں اپنے تئیں ڈال رہا ہے اور کوئی بچنے کا سامان اُسکے پاس نہیں۔ سچا شفیع مَیں ہوں جو اُس بزرگ شفیع کا سایہ ہوں اور اُس کا ظِلّ جس کو اِس زمانہ کے اندھوں نے قبول نہ کیا اور اُسکی بہت ہی تحقیر کی یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اِس لئے خدا نے اِسوقت اِس گناہ کا ایک ہی لفظ کے ساتھ پادریوں سے بدلہ لے لیا کیونکہ عیسائی مشنریوں نے عیسیٰ بن مریم کو خدا بنایا اور ہمارے سیّد و مولیٰ حقیقی شفیع کو گالیاں دیں اور بدزبانی کی کتابوں سے زمین کو نجس کر دیا اِس لئے اُس مسیح کے مقابل پر جس کا نام خدا رکھا گیا۔ خدا نے اِس اُمت میں سے مسیح موعود بھیجا۔ جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھکر ہے اور اُس نے اِس دُوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔ تا یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے جو احمد کے ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا یعنے وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے

دافع البلاء صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 233 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 438 پر درج ہے

یعنے کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر کہ مَیں تجھے ایک پاک لڑکا عنقریب عطا کرونگا۔ اور یہ پنجشنبہ کا دن تھا اور ذی الحجہ ۱۳۱۶ھ کی دوسری تاریخ تھی جبکہ یہ الہام ہوا۔ اور اس الہام کے ساتھ ہی یہ الہام ہوا۔ ربّ اصحّ زوجتی ھٰذہٖ٭ یعنے اے میرے خدا میری اِس بیوی کو بیمار ہونے سے بچا۔ اور بیماری سے تندرست کر۔ یہ اِس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس بچہ کے پیدا ہونے کے وقت کسی بیماری کا اندیشہ ہے۔ سو اِس الہام کو مَیں نے اس تمام جماعت کو سُنا دیا جو میرے پاس قادیان میں موجود تھے اور اخویم مولوی عبدالکریم صاحب نے بہت سے خط لکھکر اپنے تمام معزز دوستوں کو اس الہام سے خبر کر دی۔ اور پھر جب ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کا دن چڑھا جیسا الہام مذکورہ کی تاریخ کو جو ۱۴۔ اپریل ۱۸۹۹ء کو ہوا تھا۔ پُورے دو مہینے ہوتے تھے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے اُسی لڑکے کی مجھ میں رُوح بولی اور الہام کے طور پر یہ کلام اس کا مَیں نے سُنا۔ انّی اسقط من اللّٰہ واصیبہ۔ یعنے اب میرا وقت آگیا اور مَیں اب خدا کی طرف سے اور خدا کے ہاتھوں سے زمین پر گرونگا۔ اور پھر اسی کی طرف جاؤں گا۔ اور اسی لڑکے نے اسی طرح پیدائش سے پہلے یکم جنوری ۱۸۹۷ء میں بطور الہام یہ کلام مجھ سے کیا اور مخاطب بھائی تھے کہ مجھ میں اور تم میں ایک دن کی میعاد ہے۔ یعنے اے میرے بھائیو۔ مَیں پورے ایک دن کے بعد تمہیں ملوں گا۔ اس جگہ ایک دن سے مراد دو برس تھے۔ اور تیسرا برس وہ ہے جس میں پیدائش ہوئی۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں۔ اور پھر بعد اسکے ۱۴۔ جون ۱۸۹۹ء کو وہ پیدا ہوا۔ اور جیسا کہ وہ چوتھا لڑکا تھا۔ اُسی مناسبت کے

٭ بچہ پیدا ہونے کے بعد جیسا کہ الہام کا منشاء تھا میری بیوی بیمار ہو گئی چنانچہ ابتک بعض عوارض مرض موجود ہیں اور اعراض شدیدہ سے بفضلہ تعالیٰ صحت ہو گئی ہے۔ منہ

تریاق القلوب صفحہ 89 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 217 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 438 پر درج ہے

سمجھتے ہیں۔ پس ہم قرآن کو چھوڑ کر اور کس کتاب کو تلاش کریں اور کیونکر اسکو ناکامل سمجھ لیں۔ خدا نے ہمیں تو یہ بتلایا ہو کہ عیسائی مذہب بالکل مرگیا ہو اور انجیل ایک مُردہ اور ناتمام کلام ہو۔ پھر زندہ کو مُردہ سے کیا جوڑ۔ عیسائی مذہب ہماری کوئی صلح نہیں وہ سب کا سب ردّی اور باطل ہو اور آج آسمان کے نیچے بجز فرقان حمید کے اور کوئی کتاب نہیں۔ آج سے بائیس برس پہلے براہین احمدیہ میں خداتعالیٰ کی طرف سے میری نسبت یہ الہام درج ہے جو اسکے صفحہ ۲۴۱ میں پاؤگے اور وہ یہ ہو:- ولن ترضیٰ عنك الیھود ولا النصاریٰ وخرقوا لہ بنین و بنات بغیر علم قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد۔ ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔ الفتنۃ ھٰھنا فاصبر کما صبر اولوا العزم وقل رب ادخلنی مدخل صدق۔ یعنے تیرا اور یہود اور نصاریٰ کا کبھی مصالحہ نہیں ہوگا اور وہ کبھی تجھ سے راضی نہیں ہونگے (نصاریٰ سے مُراد پادری اور انجیلوں کے حامی ہیں) اور پھر فرمایا کہ ان لوگوں نے ناحق اپنے دل سے خدا کیلئے بیٹے اور بیٹیاں تراش رکھی ہیں اور نہیں جانتے کہ ابن مریم ایک عاجز انسان تھا۔ اگر خدا چاہے تو عیسےٰ ابن مریم کی مانند کوئی اور آدمی پیدا کرے یا اس سے بھی بہتر جیسا کہ اُس نے کیا۔ مگر وہ خدا تو واحد لاشریک ہے جو موت اور تولد سے پاک ہے اُس کا کوئی ہمسر نہیں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ عیسائیوں نے شور مچا رکھا تھا کہ مسیح بھی اپنے قُرب اور وجاہت کے رُو سے واحد لاشریک ہے۔ اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اُس کا ثانی پیدا کرونگا جو اُس سے بھی بہتر ہے۔ جو غلام احمدؑ ہے یعنے احمدؐ کا غلام۔

زندگی بخش جام احمدؐ ہے | کیا ہی پیارا یہ نام احمدؐ ہے
لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا | سب سے بڑھکر مقام احمدؐ ہے
باغ احمدؐ سے ہم نے پھل کھایا | میرا بستاں کلام احمدؐ ہے
ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو | اُس سے بہتر غلام احمدؐ ہے

یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر تجربہ کے رُو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے

دافع البلاء صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 240 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 438 پر درج ہے

مسیح کا مثیل بنکر آوے کیونکہ نبیوں کے مثیل ہمیشہ دنیا میں ہوتے رہتے ہیں بلکہ خدائے تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذریت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی وہ آسمان سے اُترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کر دے گا وہ اسیروں کو رستگاری بخشیگا اور اُن کو جو شبہات کے زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دیگا۔ فرزند دلبند گرامی وارجمند مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء لیکن یہ عاجز ایک خاص پیشگوئی کے مطابق جو خدائے تعالیٰ کی مقدس کتابوں میں پائی جاتی ہے مسیح موعود کے نام پر آیا ہے۔ واللہ اعلم و علمہ احکم۔

جائیکہ از مسیح و نزد لفش سخن رود
گویم سخن اگرچہ ندارند باورم
کاندر دلم دمید خداوند کردگار
کاں برگزیدہ راز رہ صدق مظہرم
موعودم و بحُلیۂ ماثور آمدم
حیف است گر بدیدہ نہ بینند منظرم
رنگم چو گندم است و بمو فرق بین است
زانساں کہ آمد است در اخبار سرورم
ایں مقدم نہ جائے شکوک است والتباس
سیّد جدا کند ز مسیحائے احمرم
از کلمۂ منارہ شرقی عجب مدار
چوں خود ز مشرق است تجلی نیّرم
اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسیٰ کجاست تا بنہد پا بمنبرم

ازالہ اوہام صفحہ 158 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 180 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 439 پر درج ہے

کر اسے ہٹایا۔ لیکن وہ پھر آ کر بیٹھ گئی۔ اس نے پھر ہٹایا تو وہ پھر بیٹھ گئی پھر ہٹایا تو وہ پھر بیٹھ گئی۔ اس پر اسے مکھی پر سخت طیش آیا اور ایک بڑا پتھر اٹھا کر اس مکھی پر دے مارا کہ یہ کمبخت میرے آقا کو سونے نہیں دیتی لیکن اس کا کیا نتیجہ ہوا۔ اس کا آقا اس مکھی کے ساتھ ہی اس جہان سے رخصت ہو گیا۔ آہ! مسیح موعود کی نبوت کا انکار کرنے والا یہ نہیں خیال کرتا کہ وہ بھی اس نوکر کی طرح ایک مکھی کے اڑانے کے لئے جو درحقیقت اس کے اپنے وہم کا نتیجہ ہے (ورنہ اسکی حقیقت کوئی نہیں) اپنے آقا کا سر کچلنے پر تیار ہو گیا ہے۔ اسلام کو تباہ کر رہا ہے جو شخص ایک شاخ کے بچانے کے لئے جڑھ کاٹتا ہے وہ یاد رکھے کہ نہ جڑھ رہے گی نہ شاخ۔ اسلام میں نبوت کا مسئلہ ہی تو ایک زبردست مسئلہ ہے جو اسے پچھلے ادیان پر فضیلت دیتا ہے آنحضرت ﷺ کے فیض سے نبوت کا مل جانا ہی تو ایک کمال ہے جو آپ کو دوسرے انبیاء سے افضل ثابت کرتا ہے ورنہ محدث تو پہلے انبیاء کی امتوں میں بھی ہوتے تھے پس اگر آنحضرت ﷺ کی امت میں بھی محدث ہی آسکتے ہیں تو آپ کو دوسرے انبیاء پر کیا فضیلت ہوئی؟ ہمارا نبی خاتم النبیّن ہے وہ کل کمالات کا جمع کرنے والا ہے کل خوبیاں اس پر ختم ہو گئیں وہ خاتم النبیّن ہی نہیں وہ خاتم المؤمنین بھی ہے دنیا کے پردہ پر کسی جگہ کوئی شخص مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک اس سے فیض نہ پائے لیکن اس کا سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ وہ خاتم النبیّن ہے یعنی نہ صرف نبی ہے بلکہ نبی گر ہے دنیا میں بہت سے نبی گزرے ہیں مگر ان کے شاگرد محدثیت کے درجہ سے آگے نہیں بڑھے سوائے ہمارے نبی ﷺ کے کہ اس کے فیضان نے اس قدر وسعت اختیار کی کہ اس کے شاگردوں میں سے علاوہ بہت سے محدثوں کے ایک نے نبوت کا درجہ بھی پایا اور نہ صرف یہ کہ نبی بنا بلکہ اپنے مطاع کے کمالات کو ظلی طور پر حاصل کر کے بعض اولوالعزم نبیوں سے بھی آگے نکل گیا۔ چنانچہ خدائے تعالیٰ نے مسیح ناصری جیسے اولوالعزم نبی پر اسے فضیلت دی اور یہ سب کچھ صرف آنحضرت ﷺ کے فیضان سے ہوا نہ اس کے اپنے زور سے۔ پس اے آنحضرت ﷺ کی محبت کا دم بھرنے والو! مسیح موعود کی نبوت کا انکار کرنا درحقیقت آنحضرت ﷺ کی قوت فیضان کا انکار کرنا ہے اور مسیح موعودؑ کے نبی ہونے سے آنحضرت ﷺ کی شان میں نقص نہیں آتا۔ اور نہ آپ ﷺ کی اس میں ہتک ہے بلکہ یہ سراسر عزت ہے اور وہ عزت ہے جس میں کوئی اور رسول آپ کے ساتھ شامل نہیں جہاں غیر وارث ہو وہاں غیرت ہوتی ہے لیکن جہاں اپنا شاگرد اور روحانی فرزند وارث ہو وہاں غیرت کا کیا تعلق شاگرد کا بڑھنا تو استاد کی قابلیت پر دلیل ہوتا ہے نہ کہ اس سے استاد کی قابلیت پر کوئی حرف آتا ہے پس مسیح

حقیقۃ النبوۃ صفحہ 257 مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 568، از مرزا بشیر الدین محمود

یہ حوالہ صفحہ 439 پر درج ہے

حوالہ نمبر 331

خدا بن جاتے ہیں پس گویا چولہ صاحب بزبان حال ہر یک مذہب کے انسان کو کہہ رہا ہے۔ کہ اے غافل تو کہاں جاتا ہے اور کن خیالات میں لگا ہے اگر سچے مذہب کا طالب ہے تو ادھر آ اور اُس سچے خدا پر ایمان لا جس کی طرف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بلاتا ہے کہ وہی غیر فانی اور کامل خدا اور تمام عیبوں سے منزہ اور تمام صفات کاملہ سے متصف ہے۔

باوانانک صاحب پر پادریوں کا حملہ

عجیب بات ہے کہ اس زمانہ کے پادری جس قدر دوسرے مذاہب پر نکتہ چینی کرنے کیلئے اپنا وقت اور اپنا مال خرچ کر رہے ہیں اس کا کروڑواں حصہ بھی اپنے مذہب کی آزمائش اور تحقیق میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ جو شخص ایک عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے اور اس ازلی ابدی غیر متغیر خدا پر یہ مصیبت روا رکھتا ہے کہ وہ ایک عورت کے پیٹ میں نو مہینہ تک بچہ بن کر رہا اور خون حیض کھاتا رہا اور انسان کی طرح ایک گندی راہ سے پیدا ہوا اور پکڑا گیا اور صلیب پر کھینچا گیا ایسے قابل شرم اعتقاد والوں کو چاہیئے تھا کہ کفارہ کا ایک جھوٹا منصوبہ پیش کرنے سے پہلے اس قابل رحم انسان کی خدائی ثابت کرتے اور پھر دوسرے لوگوں کو اس عجیب خدا کی طرف بلاتے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ ان لوگوں کو اپنے مذہب کا ذرہ بھی فکر نہیں۔ تھوڑے دن ہوئے ہیں کہ ایک پرچہ امریکن مشن پریس لودھیانہ میں سے پنجاب رلیجس بک سوسائٹی کی کارروائیوں کیواسطے ایم وائلی مینجر کے اہتمام سے نکلا ہے جس کی سرخی یہ ہے۔ وہ گرو جو انسان کو خدا کا فرزند بنا دیتا۔ ہے اس پرچہ میں سکھ صاحبوں پر حملہ کرنے کے لئے آدگرنتھ کا یہ شعر ابتدائی تقریر میں لکھا ہے۔

بے سو چاندا اوگین سورج چڑھے ہزار — ایتے چانن ہندیاں گورن گھور اندھار

یعنی اگر سو چاند نکلے اور ہزار سورج طلوع کرے تو اتنی روشنی ہونے پر بھی گورو یعنے مرشد اور ہادی کے بغیر سخت اندھیرا ہے پھر اس کے بعد لکھا ہے کہ افسوس کہ ہمارے سکھ بھائی ناحق دس بادشاہیوں کو گورو مان بیٹھے ہیں اور اس ست گورو کو نہیں ڈھونڈتے جو منش کو دیوتا بنا سکتے ہیں

ست بچن صفحہ 141 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 265 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 442 پر درج ہے

حوالہ نمبر 332

یہ کیسی خباثت تھی کہ آتھم کی موت کو جو عین الہام کے موافق میعاد کی کے بعد بلا توقف ظہور میں آئی کسی نے اس کو نشان الٰہی قرار نہ دیا۔ وہ گندے اخبار نویس جو آتھم کے موید تھے پیشگوئی کی حقیقت کھلنے کے بعد ایسے تجاہل سے چپ ہوئے کہ گویا مر گئے۔ اب آنکھیں کھولو اور اٹھو اور جاگو اور تلاش کرو۔ کہ آتھم کہاں ہے۔ کیا خدا کے حکم نے اس کو قبر میں نہ پہنچا دیا۔ ہر ایک منصف اس پیشگوئی کو تسلیم کریگا

جائے گا۔ دیکھو یسوع کو کیسی سُوجھی اور کیسی پیش بندی کی۔ اب کوئی حرام کار اور بدکار بنے تو اس سے معجزہ مانگے۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ جیسا کہ ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی رُوح تھی لوگوں میں یہ مشہور کیا کہ میں ایک ایسا وِرد بتلا سکتا ہوں جس کے پڑھنے سے پہلی ہی رات میں خدا نظر آجائیگا بشرطیکہ پڑھنے والا حرام کی اولاد نہ ہو۔ اب بھلا کون حرام کی اولاد بنے اور کہے کہ مجھے وظیفہ پڑھنے سے خدا نظر نہیں آیا۔ آخر ہر ایک نے یہی کہنا تھا کہ ہاں صاحب نظر آگیا۔ سو یسوع کی بندشوں اور تدبیروں پر قربان ہی جائیے۔ اپنا پیچھا چھڑانے کے لئے کیسا داؤ کھیلا۔ یہی آپکا طریق تھا۔ کہ ایک مرتبہ کسی یہودی نے آپ کی قوت شہادت آزمانے کے لئے سوال کیا کہ اے اُستاد قیصر کو خراج دینا روا ہے یا نہیں۔ آپ کو یہ سوال سُنتے ہی اپنی جان کی فکر پڑ گئی کہ کہیں باغی کہلا کر پکڑا نہ جاؤں۔ سو جیسا کہ معجزہ مانگنے والوں کو ایک لطیفہ سُنا کر معجزہ مانگنے سے روک دیا تھا۔ اس جگہ بھی وہی کارروائی کی اور کہا کہ قیصر کا قیصر کو دو اور خدا کا خدا کو۔ حالانکہ حضرت کا اپنا عقیدہ یہ تھا۔ کہ یہودیوں کے لئے یہودی بادشاہ چاہیئے نہ کہ مجوسی۔ اسی بنا پر ہتھیار بھی خریدے۔ شہزادہ بھی کہلایا مگر تقدیر نے یاوری نہ کی۔

متی کی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی عقل بہت موٹی تھی۔ آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مرگی کو بیماری نہیں سمجھتے تھے بلکہ جن کا آسیب خیال کرتے تھے۔

ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔

یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔ جن جن پیشگوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت توریت میں پایا جانا آپ نے فرمایا ہے۔ ان کتابوں میں ان کا نام و نشان نہیں پایا جاتا

حاشیہ در حاشیہ

انجام آتھم حاشیہ صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 289 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 442 پر درج ہے

حوالہ نمبر 333

مگر شاید بعض بدذات مولوی منہ سے اقرار نہ کریں مگر دل اقرار کر گئے ہیں۔
پھر ایک اور پیشگوئی نشان الٰہی ہے جس کا ذکر براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ میں ہے اور وہ یہ ہے
یا احمد فاضت الرحمۃ علیٰ شفتیک۔ اے احمد فصاحت بلاغت کے چشمے تیرے لبوں کی جاری
کئے گئے سو اس کی تصدیق کئی سال سے ہو رہی ہے۔ کئی کتابیں عربی بلیغ فصیح میں تالیف کر کے

بلکہ وہ اوروں کے حق میں تھیں جو آپ کے تولد سے پہلے پوری ہو گئیں اور نہایت شرم کی بات یہ ہے
کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب **طالمود سے چرا کر لکھا**
ہے۔ اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی
بہت شرمندہ ہیں۔ آپ نے یہ حرکت شاید اس لئے کی ہو گی کہ کسی عمدہ تعلیم کا نمونہ دکھلا کر رسوخ
حاصل کریں۔ لیکن آپ کی اس بیجا حرکت سے عیسائیوں کی سخت روسیاہی ہوئی اور پھر افسوس یہ ہے
کہ وہ تعلیم بھی کچھ عمدہ نہیں۔ عقل اور کانشنس دونوں اس تعلیم کے منہ پر طمانچے مار رہے ہیں۔ آپ کا
ایک یہودی استاد تھا جس سے آپ نے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو قدرت
نے آپ کو زیرکی سے کچھ بہت حصہ نہیں دیا تھا اور یا اس استاد کی یہ شرارت ہے کہ اس نے آپ کو
محض سادہ لوح رکھا۔ بہرحال آپ علمی اور عملی قویٰ میں بہت کچے تھے۔ اسی وجہ سے آپ ایک مرتبہ شیطان
کے پیچھے پیچھے چلے گئے۔

حاشیہ

ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کو اپنی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا
تھا چنانچہ ایک مرتبہ آپ اسی الہام سے خدا سے منکر ہونے کے لئے بھی تیار ہو گئے تھے۔
آپ کی انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو
یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا
باقاعدہ علاج ہو شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے۔
عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ
نہیں ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام
کی اولاد ٹھہرایا۔ اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔ اور نہ چاہا کہ معجزہ مانگ کر حرامکار اور حرام

انجام آتھم حاشیہ صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 443 پر درج ہے

مگر شاید بعض بدذات مولوی منہ سے اقرار نہ کریں مگر دل اقرار کر گئے ہیں۔

پھر ایک اور پیشگوئی نشان الٰہی ہے جس کا ذکر براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ میں ہے اور وہ یہ ہے یا احمد فاضت الرحمۃ علیٰ شفتیک۔ اے احمد فصاحت بلاغت کے چشمے تیرے لبوں پر جاری کئے گئے سو اس کی تصدیق کئی سال سے ہو رہی ہے۔ کئی کتابیں عربی بلیغ فصیح میں تالیف کر کے

بلکہ وہ اوروں کے حق میں پیشگوئیاں تھیں جو آپ کے تولّد سے پہلے پوری ہو گئیں اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے۔ اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔ آپ نے یہ حرکت شاید اس لئے کی ہو گی کہ کسی عمدہ تعلیم کا نمونہ دکھلا کر رسوخ حاصل کریں۔ لیکن آپ کی اس بیجا حرکت سے عیسائیوں کی سخت روسیاہی ہوئی اور پھر افسوس یہ ہے کہ وہ تعلیم بھی کچھ عمدہ نہیں۔ عقل اور کانشنس دونوں اس تعلیم کے منہ پر طمانچے مار رہے ہیں۔ آپ کا ایک یہودی استاد تھا جس سے آپ نے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو قدرت نے آپ کو زیرکی سے کچھ بہت حصہ نہیں دیا تھا اور یا اس اُستاد کی یہ شرارت ہے کہ اس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا۔ بہرحال آپ علمی اور عملی قویٰ میں بہت کچے تھے۔ اسی وجہ سے آپ ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے پیچھے چلے گئے۔

ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کو اپنی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا تھا چنانچہ ایک مرتبہ آپ اسی الہام سے خدا سے منکر ہونے کے لئے بھی تیار ہو گئے تھے۔

آپ کی انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفا خانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو شاید خدا تعالےٰ شفا بخشے۔

عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور اُن کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا۔ اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔ اور نہ چاہا کہ معجزہ مانگ کر حرامکار و حرام

حاشیہ در حاشیہ

انجام آتھم حاشیہ صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 443 پر درج ہے

اور اگر یہ کہا جاوے کہ قرآن شریف کے ایسے معنے کرنا کہ جو پہلوں سے منقول نہیں ہیں الحاد ہے جیسے مولوی عبد الرحمٰن صاحبزادہ مولوی محمد لکھو والہ نے اس عاجز کی نسبت لکھا ہے تو میں کہتا ہوں کہ میں نے کوئی ایسے اجنبی معنے نہیں کئے جو مخالف اُن معنوں کے ہوں جن پر صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین کا اجماع ہو۔ اکثر صحابہ مسیح کا فوت ہو جانا مانتے رہے، دجّال معہود کا فوت ہو جانا مانتے رہے پھر مخالفانہ اجماع کہاں سے ثابت ہوا۔ قرآن شریف میں تیس کے قریب ایسی شہادتیں ہیں جو مسیح ابن مریم کے فوت ہونے پر دلالت بیّن کر رہی ہیں۔ غرض یہ بات کہ مسیح جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر چڑھ گیا اور اسی جسم کے ساتھ اُترے گا نہایت لغو

جن میں انسان کی تدبیر اور عقل کو کچھ دخل نہیں ہوتا جیسے شق القمر جو ہمارے سیّد و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا اور خدا تعالیٰ کی غیر محدود قدرت نے ایک راستباز اور کامل نبی کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے اس کو دکھایا تھا (۲) دوسرے عقلی معجزات ہیں جو اس خارق عادت عقل کے ذریعے سے ظہور پذیر ہوتے ہیں جو الہام الٰہی سے ملتی ہے جیسے حضرت سلیمان کا وہ معجزہ جو صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ہے[1] جس کو دیکھ کر بلقیس کو ایمان نصیب ہوا۔

اب جاننا چاہیئے کہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کا معجزہ حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح صرف عقلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ اُن دنوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے کہ جو شعبدہ بازی کی قسم میں سے اور در اصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے۔ وہ لوگ جو فرعون کے وقت میں مصر میں ایسے ایسے کام کرتے تھے جو سانپ بنا کر دکھلا دیتے تھے اور کئی قسم کے جانور طیار کر کے ان کو زندہ جانوروں کی طرح چلا دیتے تھے۔ وہ حضرت مسیح کے وقت میں عام طور پر یہودیوں کے ملکوں میں پھیل گئے تھے اور یہودیوں نے اُن کے بہت سے ساحرانہ کام سیکھ لئے تھے جیسا کہ قرآن کریم بھی اس بات کا شاہد ہے۔ سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کَل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہیں تو پَیروں سے چلتا ہو۔ کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک

[1] النمل: ۴۵

ازالہ اوہام صفحہ 154، 155 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 254، 255 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 443 پر درج ہے

اور یہی اصل بات ہے صحابہ کا ہرگز اس پر اجماع نہیں۔ بھلا اگر ہے تو کم سے کم تین سو یا چار سو صحابہ کا نام لیجئے جو اس بارہ میں اپنی شہادت ادا کر گئے ہیں ورنہ ایک یا دو آدمی کے بیان کا نام اجماع رکھنا سخت بددیانتی ہے۔ ماسوا اس کے یہ بھی ان حضرات کی سراسر غلطی ہے کہ قرآن کریم کے معانی کو زمانہ گزشتہ محدود و مقید سمجھتے ہیں مگر اس خیال کو تسلیم کر لیا جاوے تو پھر قرآن شریف معجزہ نہیں رہ سکتا۔ اور اگر ہو بھی تو شاید ان عربوں کے لئے جو بلاغت شناسی کا مذاق رکھتے ہیں۔

جاننا چاہیئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہل زبان پر روشن

نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے اور جیسے انسان میں قوتیں موجود ہوں انہیں کے موافق اعجاز کے طور پر بھی مدد ملتی ہے جیسے ہمارے سید و مولیٰ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی قوتیں جو دقائق اور معارف تک پہنچنے میں نہایت تیز و قوی تھے سو انہی کے موافق قرآن شریف کا معجزہ دیا گیا۔ جو جامع جمیع دقائق و معارف الٰہیہ ہے۔ پس اس سے کچھ تعجب نہیں کرنا چاہیئے کہ حضرت مسیح نے اپنے دادا سلیمان کی طرح اس وقت کے مخالفین کو یہ عقلی معجزہ دکھلایا ہو اور ایسا معجزہ دکھلانا عقل سے بعید بھی نہیں کیونکہ حال کے زمانہ میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ اکثر صناع ایسی چڑیاں بنا لیتے ہیں کہ وہ بولتی بھی ہیں اور ہلتی بھی ہیں اور دم بھی ہلاتی ہیں اور میں نے سنا ہے کہ بعض چڑیاں کل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہیں۔ بمبئی اور کلکتہ میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں اور یورپ اور امریکہ کے ملکوں میں بکثرت ہیں اور ہر سال نئے نئے نکلتے آتے ہیں۔ اور چونکہ قرآن شریف اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے اس لئے ان آیات کے روحانی طور پر معنی بھی کر سکتے ہیں کہ مٹی کی چڑیوں سے مراد وہ اُمّی اور نادان لوگ ہیں جن کو حضرت عیسیٰ نے اپنا رفیق بنایا گویا اپنی صحبت میں لے کر پرندوں کی صورت کا خاکہ کھینچا پھر ہدایت کی روح اُن میں پھونک دی جس سے وہ پرواز کرنے لگے۔

ماسوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب [illegible]

ازالہ اوہام صفحہ 154، 155 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 254، 255 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 443 پر درج ہے

ہزار ہا روپیہ کے انعام کے ساتھ علماء اسلام اور عیسائیوں کے سامنے پیش کی گئیں مگر کسی نے سر نہ اُٹھایا اور کوئی مقابل پر نہ آیا۔ کیا یہ خدا کا نشان ہے یا انسان کا ہذیان ہے۔

پھر ایک اور پیشگوئی نشان الٰہی ہے جو براہین کے صفحہ ۲۳۸ میں درج ہے۔ اور وہ یہ ہے الرحمٰن علّم القرآن۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے علم قرآن کا وعدہ دیا تھا سو اس وعدہ کو ایسا پورا

کی اولاد نہیں۔ آپ کا یہ کہنا کہ میرے پیرو زہر کھائیں گے اور ان کو کچھ اثر نہیں ہوگا۔ یہ **بالکل جھوٹ** نکلا۔ کیونکہ آجکل زہر کے ذریعے یورپ میں بہت خودکشی ہو رہی ہے۔ ہزارہا مرتے ہیں۔ ایک پادری کو کیسا ہی موٹا ہو۔ تین رتی اسٹرکنیا کھانے سے دو گھنٹہ تک بآسانی مر سکتا ہے۔ پھر یہ معجزہ کہاں گیا۔ ایسا ہی آپ فرماتے ہیں کہ میرے پیرو بیمار کو ہاتھ لگائیں گے کہ یہاں سے اٹھ اور وہ اٹھ جائے گا یہ کس قدر جھوٹ ہے بھلا ایک پادری صرف بات سے ایک **الٹی جوتی کو سیدھا کر کے تو دکھلائے۔**

ممکن ہے کہ آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو۔ یا کسی اور ایسی بیماری کا علاج کیا ہو۔ مگر آپ کی بدقسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے خیال ہو سکتا ہے۔ کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے۔ اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں۔

آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے **خون** سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا۔ کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔

انجام آتھم صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 291 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 444 پر درج ہے

قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا۔ وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔ اب اعتراض یہ ہے کہ اگر درحقیقت معجزہ کے طور پر یہ حمل تھا تو کیوں وضع حمل تک صبر نہیں کیا گیا؟ دوسرا اعتراض یہ ہے کہ عہد تو یہ تھا کہ مریم مدت العمر ہیکل کی خدمت میں رہے گی پھر کیوں عہد شکنی کر کے اور اس کو خدمت بیت المقدس سے الگ کر کے یوسف نجار کی بیوی بنایا گیا؟ تیسرا اعتراض یہ ہے کہ توریت کے رو سے بالکل حرام اور ناجائز تھا کہ حمل کی حالت میں کسی عورت کا نکاح کیا جائے۔ پھر کیوں خلاف حکم توریت مریم کا نکاح عین حمل کی حالت میں یوسف سے کیا گیا حالانکہ یوسف اس نکاح سے ناراض تھا اور اس کی پہلی بیوی موجود تھی۔ وہ لوگ جو تعدد ازدواج سے منکر ہیں شاید ان کو یوسف کے اس نکاح کی اطلاع نہیں۔ غرض اس جگہ ایک معترض کا حق ہے کہ وہ یہ گمان کرے کہ اس نکاح کی یہی وجہ تھی کہ قوم کے بزرگوں کو مریم کی نسبت ناجائز حمل کا شبہ پیدا ہو گیا تھا۔ گو ہم قرآن شریف کی تعلیم کی رو سے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ حمل محض خدا کی قدرت سے تھا تا خدا تعالیٰ یہودیوں کو قیامت کا نشان دے اور جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزارہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت عیسیٰ کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ان کی ثابت نہیں ہوتی بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قویٰ سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ الغرض حضرت مریم کا نکاح محض شبہ کی وجہ سے ہوا تھا۔ ورنہ جو عورت بیت المقدس کی خدمت کرنے کے لئے نذر ہو چکی تھی اس کے نکاح کی کیا ضرورت تھی۔ افسوس! اس نکاح سے بڑے فتنے پیدا ہوئے اور یہود نابکار نے ناجائز تعلق کے شبہات شائع کئے۔ پس اگر کوئی اعتراض قابل حل ہے تو یہ اعتراض ہے نہ کہ مریم کا ہارون بھائی قرار دینا کچھ اعتراض ہے۔ قرآن شریف میں تو یہ بھی لفظ نہیں کہ ہارون نبی کی مریم ہمشیرہ تھی۔ صرف ہارون کا نام ہے نبی کا لفظ وہاں موجود نہیں۔ اصل بات یہ ہے

چشمہ مسیحی صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 356 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 444 پر درج ہے

صلبوہ ولکن شبہ لھم (الجزو ۶ سورہ نساء) اس آیت میں دونوں حملوں کا جواب ہے اور خلاصہ آیت کا یہ ہے کہ نہ تو عیسیٰ کی ناجائز ولادت ہے اور نہ وہ صلیب پر مرا بلکہ دھوکے سے سمجھ لیا گیا کہ مرگیا ہے۔ اس لئے وہ مقبول ہے اور اس کا اور نبیوں کی طرح خدا کی طرف رفع ہوگیا ہے۔ اب کہاں ہیں وہ مولوی جو آسمان پر حضرت عیسیٰ کا جسم پہنچاتے ہیں یہاں تو سب جھگڑا اُن کی رُوح کے متعلق تھا جسم سے اس کو کچھ علاقہ نہیں۔

غرض قرآن شریف نے حضرت مسیح کو سچا قرار دیا ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان کی پیشگوئیوں پر یہود کے سخت اعتراض ہیں جو ہم کسی طرح اُن کو دفع نہیں کرسکتے۔ صرف قرآن کے سہارے سے ہم نے مان لیا ہے اور بجز اس کے انکی نبوت پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں۔ عیسائی تو انکی خدائی کو روتے ہیں مگر یہاں نبوت بھی اُن کی ثابت نہیں ہوسکتی۔ ہائے کس کے آگے یہ ماتم لیجائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کرسکے ان لوگوں پر واویلا ہے جو میرے معاملہ میں سچ کو جھوٹ بنا رہے ہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا تعالیٰ کا نہایت فضل ہو کبھی وہ شخص لوگوں کے سامنے شرمندہ نہیں ہوگا جو اس نبی مقبول کا سچا تابع ہے۔ میں اُن نادانوں کو کیا کہوں اور کیونکر اُنکے دل میں سچائی کی محبت ڈال دوں جو نقالوں کی طرح پھرتے ہیں اور ٹھٹھا اور ہنسی اُن کا کام ہے اور مسخری اُن کا شیوہ ہے۔ صدہا نشان آفتاب کی طرح چمک رہے ہیں مگر اُن کے نزدیک اب تک کوئی نشان ظاہر نہیں ہوا۔ میں نے سُنا ہے بلکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر میں نے دیکھی ہے جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ میں اس طور کے فیصلہ کیلئے بدل خواہشمند ہوں کہ فریقین یعنی میں اور وہ یہ دُعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہی مرجائے اور نیز یہ بھی خواہش ظاہر کی ہے کہ وہ اعجاز المسیح کی مانند کتاب تیار کرے جو ایسی ہی فصیح بلیغ ہو اور انہیں مقاصد پر مشتمل ہو۔ سو اگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے

[حاشیہ: ۱۷]

سلہ النساء : ۱۵۷-۱۵۸

اعجاز احمدی، ضمیمہ نزول المسیح صفحہ 17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 121 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 444 پر درج ہے

کیلئے عادت کر لیا جاتا ہے۔ سو وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے۔ سو تم اس سے بچو۔
ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیوں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزار ہا
تمہارے جیسے نشہ کے عادی اس دنیا سے کوچ کرتے جاتے ہیں* اور آخرت کا عذاب الگ ہے۔
پرہیزگار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ۔ حد سے زیادہ
عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ بدخلق اور بے مہر ہونا لعنتی زندگی ہے۔
حد سے زیادہ خدا یا اسکے بندوں کی ہمدردی سے لاپروا ہونا لعنتی زندگی ہے۔ ہر ایک امیر خدا
کے حقوق اور انسانوں کے حقوق سے ایسا ہی پوچھا جائیگا جیسا کہ ایک فقیر بلکہ اس سے زیادہ۔ پس کیا ہی
بدقسمت وہ شخص ہے جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کرکے بکلی خدا سے منہ پھیر لیتا ہے اور خدا کے حرام
کو ایسی بیباکی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا وہ حرام اس کیلئے حلال ہے۔ غصہ کی حالت میں دیوانوں کی طرح
کسی کو گالی کسی کو زخمی اور کسی کو قتل کرنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور شہوات کے جوش میں بیحیائی کے
طریقوں کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ سو وہ سچی خوشحالی کو نہیں پائیگا یہاں تک کہ مریگا۔ اے عزیزو
تم تھوڑے دنوں کیلئے دنیا میں آئے ہو۔ اور وہ بھی بہت کچھ گذر چکے۔ سو اپنے مولیٰ کو ناراض مت کرو۔
ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو۔ اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے۔ پس تم
سوچ لو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو۔ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ
تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا اور وہ خود تمہاری حفاظت کریگا۔ اور دشمن جو تمہاری جان کے
درپے ہے تم پر قابو نہیں پائیگا۔ ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں۔ اور تم دشمنوں سے ڈر کر
یا اور آفات میں مبتلا ہو کر بیقراری سے زندگی بسر کرو گے۔ اور تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم

۲۲

* یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے۔ اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔ مگر اے مسلمانو! تمہارے نبی علیہ السلام تو ہر ایک نشہ سے پاک اور معصوم تھے جیسا کہ وہ فی الحقیقت معصوم ہیں۔ سو تم مسلمان کہلا کر کس کی پیروی کرتے ہو۔ قرآن انجیل کی طرح شراب کو حلال نہیں ٹھہراتا۔ پھر تم کس دستاویز سے شراب کو حلال ٹھہراتے ہو کیا مرنا نہیں ہے؟ منہ

کشتی نوح حاشیہ صفحہ 73 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 71 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 444 پر درج ہے

حوالہ نمبر 340

ہیں ایک طرف پھر موڑھے پر بازار میں جا بیٹھتی ہیں۔

پھر شراب کو دیکھو کہ تمام گناہوں کی جڑھ ہے اس کی تخم ریزی مسیح نے کی۔ شراب کے جائز رکھنے سے کروڑہا لوگوں کی گردن پر چھری پھر گئی جب انسان نشہ کا عادی ہو جاتا ہے تو پھر چھوڑنا مشکل ہے یہ نشہ بھی کیا شے ہے۔ کہ ایک طرف زندگی کو کھا جاتا ہے دوسری طرف زندگی کا شہتیر بھی ہے نشہ والوں کو نشہ نہ ملے تو موت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

ایک نشئی کا حال

ایک دفعہ ایک عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ مجھے تین دن سے نشہ نہیں ملا اس کی حالت بہت ردی تھی اور نشہ کے لئے مجھ سے پیسہ طلب کرتی تھی میں نے تعجب کیا کہ یہ نہ روٹی کا سوال کرتی ہے نہ کپڑے کا اور نشہ کے لئے بے قرار ہے۔ اسے عادت ہوگی اور اب اس کی زندگی کا گویا جزو ہو گیا ہے اس لئے اس کو اپنے جان میں بچا جان کر میں نے ایک پیسہ اسے دے دیا۔

اس موقعہ پر حضرت اقدس نے حکیم نور الدین صاحب سے سوال کیا کہ کتنے عرصہ کے بعد انسان کسی نشہ کا ایسا عادی ہو جاتا ہے کہ پھر اسے چھوڑ نہیں سکتا اور مجبور ہو جاتا ہے۔ حکیم صاحب نے کہا کہ کسی جگہ شاید نظر سے تو نہیں گزرا مگر چالیس دن میں ایسا ہو سکتا ہے۔

حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ :-

ہر ایک شے کے لئے چالیس دن ہی ہیں بات یہ ہے کہ شراب اور اس کے بعد بھنگ (بھنگ افیون وغیرہ) ایسی خراب شے ہیں کہ ان سے مٹی پلید ہوتی ہے مگر پھر وہ بجائے کیسے اچھا ہو سکتا ہے جس میں ایسی تعلیم ہو ہاں ایک صورت ہے یہ نشہ چھوٹ سکے کہ جیلخانہ میں بند ہو اور وہ بھی ایسا ہو کہ کسی سے سازش نہ کرے پھر شاید یہ عادت چھوٹ جاوے۔

فرمایا کہ :-

پہلے جو نشہ نہیں پیتے تھے تو معلوم ہوا کہ اس وقت بھی منع تھا مسیح نے مرشد کی تقلید کیوں نہ کی۔

شاید کوئی یہ اعتراض کرے کہ اوائل اسلام میں تو حرمت تھی نہیں۔ ۳ برس کے بعد حرمت ہوئی تو جواب یہ ہے کہ اسلام تو آہستہ آہستہ صفائی کرتا جاتا تھا اور قوم بن رہی تھی جب قوم بن گئی تو حکم آگیا ابتداء میں تو صحابہ کو یہ مصیبت تھی کہ پانی بھی بھولا ہوا ہوگا شراب کا کیا ذکر ہے۔

یہ حوالہ صفحہ 445 پر درج ہے	ملفوظات جلد دوم صفحہ 423، طبع جدید، از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 341

پیدا کرتا ہے۔ جن سے اب یورپ بھی دن بدن واقف ہوتا جاتا ہے۔ آخر جیسے بہت سے
تجارب کے بعد طلاق کا قانون پاس ہو گیا ہے۔ اسی طرح کسی دن دیکھ لو گے کہ تنگ آ کر
اسلامی پردہ کے مشابہ یورپ میں بھی کوئی قانون شائع ہوگا۔ ورنہ انجام یہ ہوگا۔ کہ
چارپایوں کی طرح عورتیں اور مرد ہو جائیں گے۔ اور مشکل ہوگا کہ یہ شناخت کیا جائے
کہ فلاں شخص کس کا بیٹا ہے۔ اور وہ لوگ کیونکر پاک دل ہوں۔ پاک دل تو وہ ہوتے
ہیں۔ جن کی آنکھوں کے آگے ہر وقت خدا رہتا ہے۔ اور نہ صرف ایک موت اُن کو
یاد ہوتی ہے۔ بلکہ وہ ہر وقت عظمتِ الٰہی کے اثر سے مرتے رہتے ہیں۔ مگر یہ حالت
شراب خوری میں کیونکر پیدا ہو۔ شراب اور خدا ترسی ایک وجود میں اکٹھی نہیں ہو سکتی۔ ۶۹
خونِ مسیح کی دلیری اور شراب کا جوش تقویٰ کی بیخ کنی میں کامیاب ہو گیا ہے۔ ہم اندازہ
نہیں لگا سکتے کہ آیا کفارہ کے مسئلہ نے یہ خرابیاں زیادہ پیدا کی ہیں یا شراب نے۔ اگر
اسلام کی طرح پردہ کی رسم ہوتی۔ تو پھر بھی کچھ پردہ رہتا۔ مگر یورپ تو پردہ کی رسم کا
دشمن ہے۔ ہم یورپ کے اس فلسفہ کو نہیں سمجھ سکتے۔ اگر وہ اس اصرار سے باز نہیں آتے۔
تو شوق سے شراب پیا کریں۔ کہ اس کے ذریعہ سے کفارہ کے فوائد بہت ظاہر ہوتے ہیں۔
کیونکہ مسیح کے خون کے سہارے پر جو لوگ گناہ کرتے ہیں۔ شراب کے وسیلہ سے ان کی میزان
بڑھتی ہے۔ ہم اس بحث کو زیادہ طول نہیں دینا چاہتے۔ کیونکہ فطرت کا تقاضا الگ الگ ہے۔
ہمیں تو ناپاک چیزوں کے استعمال سے کسی سخت مرض کے وقت بھی ڈر لگتا ہے۔ چہ جائیکہ
پانی کی جگہ بھی شراب پی جائے۔ مجھے اس وقت ایک اپنا سرگذشت قصہ یاد آتا ہے۔ اور
وہ یہ کہ مجھے کئی سال سے ذیابیطس کی بیماری ہے۔ پندرہ بیس مرتبہ روز پیشاب آتا ہے۔
[اور بعض وقت سَو سَو دفعہ ایک ایک دن میں پیشاب آیا ہے۔ اور بوجہ اس کے کہ پیشاب
میں شکر ہے۔ کبھی کبھی خارش کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے۔ اور کثرت پیشاب سے بہت
ضعف تک نوبت پہنچتی ہے۔ ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس]

نسیم دعوت صفحہ 69 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 434،435 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 445 پر درج ہے

حوالہ نمبر 341

کے لئے افیون مفید ہوتی ہے۔ پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے۔ مَیں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی۔ لیکن اگر مَیں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کرلوں۔ تو مَیں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا۔ اور دوسرا افیونی۔

پس اس طرح جب مَیں نے خدا پر توکّل کیا۔ تو خدا نے مجھے ان خبیث چیزوں کا محتاج نہیں کیا۔ اور بارہا جب مجھے غلبہ مرض کا ہؤا۔ تو خدا نے فرمایا کہ دیکھ مَیں نے تجھے شفا دیدی۔ تب اسی وقت مجھے آرام ہوگیا۔ انہی باتوں سے مَیں جانتا ہوں کہ ہمارا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے*۔ جھوٹے ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ نہ اُس نے رُوح پیدا کی اور نہ ذرّات اجسام۔ وہ خدا سے غافل ہیں۔ ہم ہر روز اُس کی نئی پیدائش دیکھتے ہیں۔ اور ترقیات سے نئی نئی رُوح وہ ہم میں پھونکتا ہے۔ اگر وہ نیست سے ہست کرنیوالا نہ ہوتا۔ تو ہم تو زندہ ہی مرجاتے۔ عجیب ہے۔ وہ خدا جو ہمارا خدا ہے۔ کون ہے جو اس کی مانند ہے۔ اور عجیب ہیں اُس کے کام۔ کون ہے جس کے کام اس کی مانند ہیں۔ وہ قادر مطلق ہے۔ ہاں بعض وقت حکمت اس کی ایک کام کرنے سے اُسے روکتی ہے۔ چنانچہ مثال کے طور پر ظاہر کرتا ہوں۔ کہ مجھے دو مرض دامنگیر ہیں۔ ایک جسم کے اُوپر کے حصہ میں کہ سردرد اور دورانِ سر اور دورانِ خون کم ہوکر ہاتھ پیر سرد ہوجانا۔ نبض کم ہوجانا۔ دُوسرے جسم کے نیچے کے حصہ میں کہ پیشاب کثرت سے آنا اور اکثر دست آتے رہنا۔ یہ دونوں بیماریاں قریباً بیس برس سے ہیں۔ کبھی دُعا سے ایسی رخصت ہوجاتی ہیں کہ گویا دُور ہوگئیں۔ مگر پھر شروع ہوجاتی ہیں۔ ایک دفعہ مَیں نے دُعا کی۔ کہ یہ بیماریاں بالکل دُور کر دی جائیں۔ تو جواب ملا۔ کہ ایسا نہیں ہوگا۔

---

* انسان جبتک خود خدا کی تجلّی سے اور خدا کے وسیلہ سے اس کے وجود پر اطلاع نہ پاوے۔ تب تک وہ خدا کی پرستش نہیں کرتا۔ بلکہ اپنے خیال کی پرستش کرتا ہے۔ محض خیال کی پرستش کرنا اندرونی گندگی کو صاف نہیں کرتا۔ ایسے لوگ آریہ ورت کے خود پرمیشر بنتے ہیں کہ خود اس کا پتہ آپ لگاتے ہیں۔ منہ

نسیم دعوت صفحہ 69 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 434،435 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 445 پر درج ہے

حوالہ نمبر 342

کو ایک خدا مستقیم میں باہم ملا دیا جاوے تو شاید ایک مسافر کی دو منزل طے کرنے تک بھی وہ دو کا نیں ختم نہ ہوں۔ عبادات سے فراغت ہے اور دن رات عیاشی اور دنیا پرستی کے کام ہیں۔ پس اس تمام تحقیقات سے ثابت ہوا کہ یسوع کے مصلوب ہونے سے اس پر ایمان لانے والے گناہ سے رک نہیں سکے* بلکہ جیسا کہ بند ٹوٹنے سے ایک تیز دھار دریا کا پانی ارد گرد کے دیہات کو تباہ کر جاتا ہے ایسا ہی کفارہ پر ایمان لانے والوں کا حال ہو رہا ہے اور میں جانتا ہوں کہ عیسائی لوگ اس پر زیادہ بحث نہیں کریں گے کیونکہ جس حالت میں ان نبیوں کو جن کے پاس خدا کا فرشتہ آتا تھا۔ یسوع کا کفارہ بدکاریوں سے روک نہ سکا تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ اور ہمیشہ سے اور خشک پادریوں کو ناپاک کاموں سے روک سکتا ہے۔ غرض عیسائیوں کے خدا کی کیفیت یہ ہے جو ہم بیان کر چکے۔

تیسرا مذہب ان دو مذہبوں کے مقابل پر جن کا ابھی ہم ذکر کر چکے ہیں اسلام ہے اس مذہب کی خدا شناسی نہایت صاف صاف اور انسانی فطرت کے مطابق ہے۔ اگر تمام مذاہب کی کتابیں نابود ہو کر ان کے سارے تعلیمی خیالات اور تصورات بھی محو ہو جائیں تب بھی وہ خدا جس کی طرف قرآن رہنمائی کرتا ہے۔ آئینہ قانون قدرت میں صاف صاف نظر آئیگا اور اس کی قدرت اور حکمت سے بھری ہوئی صورت ہر ایک ذرہ میں چمکتی ہوئی دکھائی دے گی۔ غرض وہ خدا جس کا پتہ قرآن شریف بتلاتا ہے اپنی موجودات پر فقط قہری حکومت نہیں رکھتا بلکہ موافق آیہ کریمہ الست بربکم قالوا بلیٰ کے ہر ایک ذرہ ذرہ اپنی طبیعت اور روحانیت سے اس کا حکم بردار ہے۔ اس کی طرف جھکنے کے لئے ہر ایک طبیعت میں ایک کشش پائی جاتی ہے۔ اس کشش سے ایک ذرہ بھی خالی نہیں اور یہ ایک بڑی دلیل اس بات پر ہے کہ وہ ہر ایک چیز کا خالق ہے کیونکہ نور قلب اس بات کو مانتا ہے کہ وہ کشش جو اس کی طرف جھکنے کیلئے تمام چیزوں میں پائی جاتی ہے وہ بلاشبہ اسی کی طرف سے ہے جیسا کہ قرآن شریف نے اس آیت میں اسی بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ان من شیءٍ الا یسبح بحمدہٖ یعنی ہر ایک چیز اس کی پاکی اور اس کے محامد بیان کر رہی ہے۔ اگر خدا ان چیزوں کا خالق نہیں تھا تو ان چیزوں میں خدا کی طرف کشش کیوں پائی جاتی ہے۔

یہ حوالہ صفحہ 445 پر درج ہے	ست بچن حاشیہ صفحہ 172 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 296 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 343

لکھتا ہوں ذرا آنکھیں کھول کر پڑھو اور وہ یہ ہے: وقد کنت اعلم انہ خارج ولم اکن اظن انہ منکم فلو انی اعلم انی اخلص الیہ لتجشمت لقاءہ ولو کنت عندہ لغسلت عن قدمیہ رواہ مسلم۔ یعنی یہ تو مجھے معلوم تھا کہ نبی آخر الزمان آنے والا ہے مگر مجھ کو یہ خبر نہیں تھی کہ وہ تم میں سے ہی یعنی اہل عرب میں سے پیدا ہوگا۔ پس اگر میں اس کی خدمت میں پہنچ سکتا تو میں بہت ہی کوشش کرتا کہ اس کا دیدار مجھے نصیب ہو اور اگر میں اس کی خدمت میں ہوتا تو میں اس کے پاؤں دھویا کرتا۔ اب اگر کچھ غیرت اور شرم ہے تو مسیح کے لئے یہ تعظیم کسی بادشاہ کی طرف سے جو اس کے زمانہ میں تھا پیش کرو اور نقد ہزار روپیہ ہم سے لو۔ اور کچھ ضرورت نہیں کہ انجیل سے ہی بلکہ پیش کرو۔ اگرچہ کوئی نجاست میں پڑا ہوا ورق ہی پیش کر دو اور اگر کوئی بادشاہ ملا میسر نہیں تو کوئی چھوٹا سا نواب ہی پیش کر دو۔ اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے۔ پس یہ عذاب بھی جہنم کے عذاب سے کچھ کم نہیں کہ آپ ہی بات کو اٹھا کر پھر آپ ہی ملزم ہو گئے۔ کیا شاباش! شاباش! خوب پادری ہو!!

مسیح کا چال چلن آپ کے نزدیک کیا تھا ایک کھاؤ پیو۔ شرابی نہ زاہد نہ عابد۔ نہ حق کا پرستار۔ متکبر۔ خود بین۔ خدائی کا دعوے کرنے والا۔ مگر اس سے پہلے اور بھی کئی خدائی کا دعوے کرنے والے گذر چکے ہیں۔ ایک مصر میں ہی موجود تھا۔ دعووں کو الگ کر کے کوئی اخلاقی حالت جو فی الحقیقت ثابت ہو ذرا پیش تو کرو تا حقیقت معلوم ہو۔ کسی کی محض باتیں اس کے اخلاق میں داخل نہیں ہو سکتیں۔ آپ اعتراض کرتے ہیں کہ وہ مرتد جو خود خونی اور اپنے کام سے سزا کے لائق ٹھہر چکے تھے

نور القرآن صفحہ 12 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 387 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 446 پر درج ہے

ہزار ہا روپیہ کے انعام کے ساتھ علماء اسلام اور عیسائیوں کے سامنے پیش کی گئیں مگر کسی نے سر نہ اُٹھایا اور کوئی مقابل پر نہ آیا۔ کیا یہ خدا کا نشان ہے یا انسان کا ہذیان ہے۔

پھر ایک اور پیشگوئی نشان الٰہی ہے جو براہین کے صفحہ ۲۳۸ میں درج ہے۔ اور وہ یہ ہے الرحمٰن علّم القرآن۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے علم قرآن کا وعدہ دیا تھا۔ سو اُس وعدہ کو ایسے طور سے

کی ہوا وہ نہیں۔ آپ کا یہ کہنا کہ میرے پیرو زہر کھائیں گے اور ان کو کچھ اثر نہیں ہوگا۔ یہ **بالکل جھوٹ** نکلا۔ کیونکہ آجکل زہر کے ذریعہ سے یورپ میں بہت خودکشی ہو رہی ہے۔ ہزارہا مرتے ہیں۔ ایک پادری کو کیسا ہی مومن ہو۔ تین رتی اسٹرکنیا کھانے سے دو گھنٹے تک بآسانی مرسکتا ہے۔ پھر یہ معجزہ کہاں گیا۔ ایسا ہی آپ فرماتے ہیں کہ میرے پیرو پہاڑ کو کہینگے کہ یہاں سے اُٹھ اور وہ اُٹھ جائیگا یہ کس قدر جھوٹ ہے **بھلا ایک پادری صرف بات سے ایک الٹی جوتی کو سیدھا کرکے تو دکھلائے۔**

ممکن ہے کہ آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو۔ یا کسی اور ایسی بیماری کا علاج کیا ہو۔ مگر آپ کی بد قسمتی سے اُسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے۔ خیال ہو سکتا ہے۔ کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہونگے اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے۔ اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں۔

آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدّی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا۔ کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔

انجام آتھم صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 291 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 446 پر درج ہے

پڑ گیا ہے کہ یہ کھاؤ پیو ہے۔ اس سے کس تقویٰ اور نیک بختی کی امید ہو سکتی ہے

ہمارے سید و مولیٰ افضل الانبیاء خیر الاصفیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کا تقویٰ دیکھئے کہ وہ ان عورتوں کے ہاتھ سے بھی ہاتھ نہیں ملاتے تھے جو پاکدامن اور نیک بخت ہوتی تھیں اور بیعت کر لینے کے لئے آتی تھیں بلکہ دور بٹھا کر صرف زبانی تلقین توبہ کرتے تھے مگر کون عقلمند اور پرہیزگار ایسے شخص کو پاک باطن سمجھے گا جو جوان عورتوں کے چھونے سے پرہیز نہیں کرتا۔ ایک کنجری خوبصورت ایسی قریب بیٹھی ہے گویا بغل میں ہے کبھی ہاتھ لمبا کر کے سر پر عطر مل رہی ہے کبھی پیروں کو پکڑتی ہے اور کبھی اپنے خوشنما اور سیاہ بالوں کو پیروں پر رکھ دیتی ہے۔ اور گود میں تماشہ کر رہی ہے یسوع صاحب اس حالت میں وجد میں بیٹھے ہیں اور کوئی اعتراض کرنے لگے تو اس کو جھڑک دیتے ہیں اور طرفہ یہ کہ عمر جوان اور شراب پینے کی عادت اور پھر مجرد۔ اور ایک خوبصورت کسبی عورت سامنے پڑی ہے جسم کے ساتھ جسم لگا رہی ہے۔ کیا یہ نیک آدمیوں کا کام ہے اور اس پر کیا دلیل ہے کہ اس کسبی کے چھونے سے یسوع کی شہوت نے جنبش نہیں کی تھی۔ افسوس کہ یسوع کو یہ بھی میسر نہیں تھا کہ اس فاسقہ پر نظر ڈالنے کے بعد اپنی کسی بیوی سے صحبت کر لیتا۔ کمبخت زانیہ کے چھونے سے اور ناز و ادا کرنے سے کیا کچھ نفسانی جذبات پیدا ہوئے ہوں گے۔ اور شہوت کے جوش نے پورے طور پر کام کیا ہوگا۔ اسی وجہ سے یسوع کے منہ سے یہ بھی نہ نکلا کہ اے حرام کار عورت مجھ سے دور رہ۔ اور یہ بات انجیل سے ثابت ہوتی ہے کہ وہ عورت طوائف میں سے تھی۔ اور زناکاری میں سارے شہر میں مشہور تھی۔

نور القرآن صفحہ 74 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 449 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 446 پر درج ہے

قیامت تک نجات کا پھل کھلانے والا وہ ہے جو زمین حجاز میں پیدا ہُوا تھا اور تمام دُنیا اور تمام زمانوں کی نجات کے لئے آیا تھا اور اب بھی آیا مگر بروز کے طور پر۔ خدا اُس کی برکتوں سے تمام زمین کو متمتع کرے۔ آمین

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان

افسان جب حیاء اور انصاف کو چھوڑ دے تو جو چاہے کہے اور جو چاہے کرے۔ لیکن مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ میں دُوسرے راستبازوں سے بڑھکر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سُنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اُسکے سر پر عطر ملا تھا۔ یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اُسکے بدن کو چھُوا تھا۔ یا کوئی بے تعلق جوان عورت اُسکی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور[1] رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔ اور پھر یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یحییٰ کے ہاتھ پر جس کو عیسائی یوحنّا کہتے ہیں جو پیچھے ایلیا بنایا گیا اپنے گناہوں سے توبہ کی تھی اور اُنکے خاص مُریدوں میں داخل ہُوئے تھے۔ اور یہ بات حضرت یحییٰ کی فضیلت کو بداہت ثابت کرتی ہے کیونکہ بمقابل اسکے یہ ثابت نہیں کیا گیا کہ یحییٰ نے بھی کسی کے ہاتھ پر توبہ کی تھی پس اس کا معصوم ہونا بدیہی امر ہے اور مسلمانوں میں یہ جو مشہور ہے کہ عیسیٰ اور اُسکی ماں مس شیطان سے پاک ہیں اسکے معنے نادان لوگ نہیں سمجھتے۔ اصل بات یہ ہے کہ پلید یہودیوں نے حضرت عیسیٰ اور اُنکی ماں پر سخت ناپاک الزام لگائے تھے اور دونوں کی نسبت نعوذ باللہ شیطانی کاموں کی تہمت لگاتے تھے سو اس افترا کا رد ضروری تھا پس اس حدیث کے اس سے زیادہ کوئی معنے نہیں کہ یہ پلید الزام جو حضرت عیسیٰ اور اُنکی ماں پر لگائے گئے ہیں یہ صحیح نہیں ہے بلکہ ان معنوں کرکے وہ مس شیطان سے پاک تھے اور اس قسم کے پاک ہونے کا واقعہ کسی اور نبی کو کبھی پیش نہیں آیا۔ منہ

[1] آل عمران : ۴۰

یہ حوالہ صفحہ 447 پر درج ہے	دافع البلاء مقدمہ صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 220 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 347

کیے۔ حضرت اقدس نے فرمایا :-

کیا وجہ ہے کہ اس نے مسیح کا ذکر نہ کیا کہ ایک انجیر کے درخت کی طرف گیا اور جانتا تھا کہ اس میں پھل نہیں ہے پھر وہ جانتا تھا کہ صلیب ملی ہے اور دعائیں کرتا رہا کہ مجھے نجات ملے۔

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے ثبوت میں فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا (یونس : ۱۷) کی دلیل پیش کرتے ہیں اس کے مقابلہ کا ایک فقرہ بھی انجیل میں نہیں ہے اور پیغمبر خدا کی تمام عمر کا یہ حوالہ ہے فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا (یونس : ۱۷)

استغفار کے اصل معنے تو یہ ہیں کہ یہ خواہش کرتا کہ مجھ سے کوئی گناہ نہ ہو یعنی میں معصوم رہوں اور دوسرے معنے جو اس سے نیچے درجہ پر ہیں کہ میرے گناہ کے بدنتائج جو مجھے ملتے ہیں میں ان سے محفوظ رہوں[1]

مسیح تو خود کنجریوں سے تیل ملواتا رہا۔ اگر استغفار کرتے تو یہ حالت نہ ہوتی۔

(بعد از نماز مغرب)

پھر اس کے بعد اذان ہو کر نماز مغرب ہوئی اور حضرت اقدس حسب معمول شہ نشین پر جلوہ گر ہوئے اور فرمایا کہ :-

الزامی جواب

مفتی محمد صادق صاحب جو کتاب سنایا کرتے ہیں جس میں شیبہ عورت اور شیخ یہودی عاشق سلوی کا ذکر ہے کہ وہ عورت سلوی شیخ کو چھوڑ کر یسوع کے شاگردوں میں جاملی۔ اس لئے اس شیخ نے یہ سارا منصوبہ صلیب کا بنایا گویا ایک عورت کے واقعہ نے ان کی صلیب تک نوبت پہنچائی۔

جس طرح بدظنیاں ان لوگوں نے نکالی ہیں ویسے ہی ہمارا بھی حق ہے ان کے نزدیک زیادہ شادیاں کرنا گناہ ہے مگر ایک بازاری عورت عطر ملتی ہے تیل بالوں کو لگاتی ہے بالوں میں کنگھی کرتی ہے اور یہ میت کی طرح بیٹھے ہوئے مزے سے سب کرواتے جاتے ہیں یہ بھی پوچھو کہ گناہ ہے یا نہیں۔ ان کو لازم تھا کہ اعتراض نہ کرتے جو واقعات ان کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں وہی پیش کرنے پڑتے ہیں اور کیا جواب دیں۔ یہ کوئی چھوٹا اعتراض نہیں ہے کہ ان کو کنجریوں سے کیا تعلق تھا اور اگر کہو کہ اس کنجری نے توبہ کی تھی تو کنجری کی توبہ کا اعتبار کیا۔ ایک طرف توبہ کرتی

---

[1] البدر جلد نمبر ا صفحہ ۔ مورخہ [illegible]

ملفوظات جلد دوم صفحہ 423،422، طبع جدید از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 448 پر درج ہے

حوالہ نمبر 347

۴۲۳

ہیں ایک طرف پھر موڑھے پر بازار میں جا بیٹھتی ہیں۔

پھر شراب کو دیکھو کہ تمام گناہوں کی جڑ ہے اس کی حرمت زیزی مسیح نے کی۔ شراب کے جائز رکھنے سے اکثر لوگوں کی گردن پر چھری پھر گئی جب انسان نشہ کا عادی ہو جاتا ہے تو پھر چھوڑنا مشکل ہے یہ نشہ بھی کیا شیئے ہے۔ کہ ایک طرف زندگی کو کھا جاتا ہے دوسری طرف زندگی کا شہتیر بھی ہے نشہ والوں کو نشہ نہ ملے تو موت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

ایک نشہ کا حائل

ایک دفعہ ایک عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ مجھے تین دن سے نشہ نہیں ملا اس کی حالت بہت ردی تھی اور نشہ کے لئے مجھ سے پیسہ طلب کرتی تھی میں نے تعجب کیا کہ یہ نہ روٹی کا سوال کرتی ہے نہ کپڑے کا اور نشہ کے لئے بے قرار ہے۔ اسے عادت ہوگی اور اب اس کی زندگی کا گویا جزو ہو گیا ہے اس لئے اس کو اپنے بیان میں سچا جان کر میں نے ایک پیسہ اسے دے دیا۔

اس موقعہ پر حضرت اقدس نے حکیم نورالدین صاحب سے سوال کیا کہ کتنے عرصہ کے بعد انسان کسی نشہ کا ایسا عادی ہو جاتا ہے کہ پھر اسے چھوڑ نہیں سکتا اور مجبور ہو جاتا ہے حکیم صاحب نے کہا کہ کسی جگہ شاید نظر سے تو نہیں گزرا مگر چالیس دن میں ایسا ہو سکتا ہے۔

حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ :۔

ہر ایک شیئے کے لئے چالیس دن ہی ہیں بات یہ ہے کہ شراب اور اس کے بہن بھرا (بھنگ افیون وغیرہ) ایسی خراب شیئے ہیں کہ ان سے مٹی پلید ہوتی ہے مگر پھر وہ مذہب کیسے اچھا ہو سکتا ہے جس میں ایسی تعلیم ہو ہاں ایک صورت ہے یہ نشہ چھوٹ سکے کہ جیلخانہ میں بند ہوں وار وغہ بھی ایسا ہو کہ کسی سے سازش نہ کرے پھر شاید یہ عادت چھوٹ جاوے۔

فرمایا کہ :۔

یحیٰی جو نشہ نہیں پیتے تھے تو معلوم ہوا کہ اس وقت بھی منع تھا مسیح نے مرشد کی تقلید کیوں نہ کی۔

شائد کوئی یہ اعتراض کرے کہ اوائل اسلام میں تو حرمت تھی نہیں۔ ۱۳ برس کے بعد حرمت ہوئی تو جواب یہ ہے کہ اسلام تو آہستہ آہستہ صفائی کرتا جاتا تھا اور قوم بن رہی تھی جب قوم بن گئی تو حکم آ گیا ابتداء میں تو صحابہؓ کو یہ مصیبت تھی کہ پانی بھی بھولا ہوا ہوگا شراب کا کیا ذکر ہے۔

یہ حوالہ صفحہ 448 پر درج ہے	ملفوظات جلد دوم صفحہ 422،423 طبع جدید از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 348

کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ اور تجربہ بلند آواز سے بلکہ چیخیں مار کر ہمیں تبلا رہا ہے کہ بیگانہ عورتوں کو دیکھنے میں ہرگز انجام بخیر نہیں ہوتا۔ یورپ جو زناکاری سے بھر گیا۔ اس کا کیا سبب ہے۔ یہی تو ہے کہ نامحرم عورتوں کو بے تکلف دیکھنا عادت ہو گیا اول نظر کی بدکاریاں ہوئیں اور پھر معانقہ بھی ایک معمولی امر ہو گیا پھر اس سے ترقی ہو کر بوسہ لینے کی بھی عادت پڑی یہاں تک کہ اُستاد جوان لڑکیوں کو اپنے گھروں میں لے جا کر یورپ میں بوسہ بازی کرتے ہیں۔ اور کوئی منع نہیں کرتا۔ شیر یلیوں پر فسق و فجور کی باتیں لکھی جاتی ہیں۔ تصویروں میں نہایت درجہ کی بدکاری کا نقشہ دکھایا جاتا ہے۔ عورتیں خود چھپواتی ہیں کہ میں ایسی خوبصورت ہوں۔ اور میری ناک ایسی اور آنکھ ایسی ہے۔ اور ان کے عاشقوں کے ناول لکھے جاتے ہیں اور بدکاری کا ایسا دریا بہ رہا ہے کہ نہ تو کانوں کو بچا سکتے ہیں نہ آنکھوں کو نہ ہاتھوں کو۔ نہ منہ کو۔ یہ **یسوع صاحب کی تعلیم ہے۔ کاش! ایسا شخص دنیا میں نہ آیا ہوتا** تا یہ بدکاریاں ظہور میں نہ آتیں۔ اس شخص نے پارسائی اور تقویٰ کا خون کر دیا اور اور الحاد اور اباحت کو تمام ملک میں پھیلا دیا۔ کوئی عبادت نہیں کوئی مجاہدہ نہیں بجز کھانے پینے اور بدنظریوں کے اور کوئی بھی فکر نہیں پھر زہر پر زہر یہ کہ ایک جھوٹے کفارہ کی امید دے کر گناہوں پر دلیر کر دیا کون عقلمند اس بات کو باور کرے گا کہ زید کو مسہل دیا جائے اور بکر کے زہریلے مواد اس سے نکل جائیں۔ یہی حقیقی طور پر بھی دور ہوتی ہے کہ جب نیکی اس کی جگہ لے لے۔ یہی قرآنی تعلیم ہے کسی کی خودکشی سے دوسرے کو کیا فائدہ۔ کس قدر یہ نادانی کا خیال اور قانون قدیم کے

نور القرآن صفحہ 42 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 417 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 448 پر درج ہے

فرمایا۔ وہ ہمارے مقابل پر جواب لکھے۔ خدا اس کا سارا علم سلب کر لیگا۔ سو ایسا ہی ظہور میں آیا کہ وہ کوئی جواب نہیں لکھ سکا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس میں شبہ نہیں کہ ظاہری علم کے لحاظ سے مولوی محمد حسین بٹالوی بہت بڑے عالم تھے اور کسی زمانہ میں ہندوستان کے علم دوست طبقہ میں ان کی بڑی قدر تھی۔ مگر خدا کے مسیح کے مقابلہ پر کھڑے ہو کر انہوں نے سب کچھ کھو دیا۔

۹۴۴ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے مجھ سے بیان کیا کہ مصنف عصائے موسیٰ کو جب لاہور میں طاعون ہوا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس یہ بات پیش ہوئی کہ حضور نے اعجاز احمدی میں لکھا ہے کہ مولوی محمد حسین اور مصنف عصائے موسیٰ رجوع کر لیں گے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ ان کو مرنے دو خدائی کلام کی تاویل بھی ہو سکتی ہے۔ آخر وہ طاعون سے ہی مر گیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مصنف عصائے موسیٰ سے بابو الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ مراد ہے جو شروع میں معتقد ہوتا تھا۔ مگر آخر سخت مخالف ہو گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نعوذ باللہ فرعون قرار دیکر اس کے مقابل پر اپنے آپ کو موسیٰ کے طور پر پیش کیا مگر بالآخر حضرت صاحب کے سامنے طاعون سے ہلاک ہو کر خاک میں مل گیا۔

۹۴۵ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے مجھ سے بیان کیا کہ میں ایک دفعہ بٹالہ میں جمعہ پڑھنے کے لئے گیا۔ اس وقت میں جب بٹالہ جاتا تھا تو مولوی محمد حسین صاحب کے پیچھے جمعہ پڑھا کرتا تھا۔ انہوں نے بٹالہ میں خلیفیاں والی مسجد میں جمعہ پڑھانا تھا۔ جب انہوں نے خطبہ شروع کیا تو کہنے لگے کہ دیکھو مرزا حضرت مسیح ناصری کو سانپوں اور گنڈیلوں سے تشبیہ دیتا ہے ایسی ہتک کرتا ہے مجھے یہ الفاظ سنکر نہایت جوش پیدا ہوا۔ اور میں نے اسی وقت اٹھکر مولوی صاحب کو کہا کہ وہ تو مثیلِ مسیح کا آپ پیش کرتے ہیں، ایکھتے ہوئے اور کس سے تشبیہ دی ہے مگر مولوی صاحب نے میری بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اور نہ ہی یہ کہا کہ خطبہ میں بولنا منع ہے۔ بلکہ خاموشی سے بات کو پی گئے۔ اس وقت ابھی مخالف کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت نہ ہوئی تھی۔

[۹۴۶ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے کہ بقول ہمارے مخالفین کے جب مسیح آئیگا اور لوگ اسکو]

یہ حوالہ صفحہ 449 پر درج ہے	سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 291،292 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی

ملنے کے لئے اس کے گھر پر جائیں گے تو گھر والے کہیں گے کہ مسیح صاحب باہر جنگل میں سؤر مارنے کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ پھر وہ لوگ حیران ہو کر کہیں گے کہ یہ کیسا مسیح ہے کہ لوگوں کی ہدایت کے لئے آیا ہے اور باہر سؤروں کا شکار کھیلتا پھرتا ہے۔ پھر فرماتے تھے کہ ایسے شخص کی آمد سے تو سکھوں اور گنڈیلوں کو خوشی ہو سکتی ہے جو اس قسم کا کام کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو کیسے خوشی ہو سکتی ہے۔ یہ الفاظ بیان کر کے آپ بہت ہنستے تھے۔ یہاں تک کہ اکثر اوقات آپ کی آنکھوں میں پانی آجاتا تھا۔

۴۲۷ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عربی کے رواج دینے کی طرف توجہ تھی تو ان دنوں میں حضرت صاحب مجھے بھی عربی فقرات لکھواتے تھے اور ان میں نصیحت کے لئے بھی کبھی کبھی مناسب فقرے لکھوا دیتے تھے چنانچہ ایک دفعہ کا سبق شعروں میں بنا کر دیا تھا۔ پھر میں نے دیکھا کہ دو تین سال بعد تھوڑے تغیر کے ساتھ وہی اشعار آپ نے انجام آتھم میں درج کر دیئے اور وہ شعر جو اس وقت یاد کرائے تھے یہ ہیں:۔

۱۔ أطع ربك الجبار اهل الاوامر	وخف قهره واترك طريق التجاسر
اپنے جبار اور صاحب حکم رب کی اطاعت کر	اور اس کے قہر سے ڈر اور دلیری کا طریق چھوڑ دے
۲۔ وكيف على النار النها برتصبر	وانت تأذى عند حر الهواجر
اور تو دوزخ کی آگ پر کس طرح صبر کرے گا	حالانکہ تجھے دوپہر کی گرمی سے بھی تکلیف ہوتی ہے۔
۳۔ و والله ان الفسق سل مدمر	كملمس افعى ناعم فى النواظر
اور خدا کی قسم بدکاری ایک ہلاک کرنے والا سانپ ہے	جو سانپ کی کھال کی طرح دیکھنے میں اچھا معلوم ہوتا ہے
۴۔ فلا تختروا الطغوى فان الهنا	غيورٌ على حرماته غير قاصر
پس سرکشی نہ اختیار کرو کیونکہ ہمارا خدا	باغیرت ہے اور اپنی حرام کی ہوئی چیزوں کی ہتک کرنیوالے کو کبھی نہیں چھوڑتا
۵۔ ولا تقعدن يا ابن الكرام بمفسد	فتجرم من حب الشرير كخاسر
اور اے بزرگوں کے بیٹے تو شریروں کے پاس نہ بیٹھ	کیونکہ تو شریروں سے محبت کرکے نقصان ہی اٹھائیگا۔
۶۔ ولا تحسبن ذنبا صغيرا كهيّن	فان ودا دالذنب احدى الكبائر
اور چھوٹے گناہ کو ہلکا نہ سمجھ	کیونکہ چھوٹے گناہ پر اصرار کرنا بھی ایک کبیرہ گناہ ہے
۷۔ واخر نفس توبة ثم توبة	وموت الفتى خيرٌ له من مناكر

سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 291،292 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 449 پر درج ہے

غیر عورتوں کے دیکھنے سے اپنے تئیں بچانا پڑتا ہے۔ شراب اور ہر ایک نشے سے اپنے تئیں دور رکھنا پڑتا ہے۔ خدا کے مواخذہ سے خوف کر کے حقوق عباد کا لحاظ رکھنا پڑتا ہے۔ اور ہر ایک سال میں برابر تیس یا انتیس روز خدا تعالیٰ کے حکم سے روزہ رکھنا پڑتا ہے اور تمام مالی و بدنی و جانی عبادات کو بجالانا پڑتا ہے۔ پھر جب ایک بد بخت جو پہلے مسلمان تھا عیسائی ہوگیا تو ساتھ ہی یہ تمام بوجھ اپنے سر پر سے اُتار لیتا ہے۔ اور سونا اور کھانا اور شراب پینا اور اپنے بدن کو آرام میں رکھنا اس کا کام ہوتا ہے اور یکدفعہ تمام اعمالِ شاقہ سے دستکش ہو جاتا ہے اور حیوانوں کی طرح بجز اکل و شرب اور ناپاک عیاشی کے اور کوئی کام اُس کا نہیں ہوتا۔ پس اگر یسوع کے گذشتہ بالا فقرہ کے یہی معنے ہیں کہ میں تمہیں آرام دونگا تو بیشک ہم قبول کرتے ہیں کہ درحقیقت عیسائیوں کو اس چند روزہ سفلی زندگی میں بوجہ اپنی بے قیدی کے بہت ہی آرام ہے۔ یہانتک کہ ان کی دُنیا میں نظیر نہیں۔ وہ مکھی کی طرح ہر ایک چیز پر بیٹھ سکتے ہیں۔ اور وہ خنزیر کی طرح ہر ایک چیز کھا سکتے ہیں۔ ہندو گائے سے پرہیز کرتے ہیں اور مسلمان سور سے۔ مگر یہ بلانوش دونوں ہضم کر جاتے ہیں۔ سچ ہے "عیسائی باش ہرچہ خواہی بکن" سور کو حرام ٹھہرانے میں توریت میں کیا کیا تاکیدیں تھیں یہانتک کہ اُس کا چھونا بھی حرام تھا اور صاف لکھا تھا کہ اسکی حرمت ابدی ہے۔ مگر ان لوگوں نے اُس سور کو بھی نہیں چھوڑا جو تمام نبیوں کی نظر میں نفرتی تھا۔ یسوع کا شرابی کبابی ہونا تو خیر ہم نے مان لیا۔ مگر کیا اُس نے کبھی سور بھی کھایا تھا؟ وہ تو ایک مثال میں بیان کرتا ہے کہ "تم اپنے موتی سوروں کے آگے مت پھینکو۔ پس اگر موتیوں سے مراد پاک کلمے ہیں تو سوروں سے مراد پلید آدمی ہیں۔ اس مثال میں یسوع صاف گواہی دیتا ہے کہ سور پلید ہے کیونکہ مشبہ اور مشبہ بہ میں مناسبت شرط ہے۔

غرض عیسائیوں کا آرام جو اُنکو ملا ہے وہ بے قیدی اور اباحت کا آرام ہے۔

ست الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 373 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 449 پر درج ہے

بدی کی گئی۔ مگر جو کوئی عفو کرے اور اس عفو میں کوئی اصلاح مقصود✤ ہو تو اس کا اجر خدا کے پاس ہے۔ یہ تو قرآن شریف کی تعلیم ہے۔ مگر انجیل میں بغیر کسی شرط کے ہر ایک جگہ عفو اور درگذر کی ترغیب دی گئی ہے اور انسانی دوسرے مصالح کو جن پر تمام سلسلہ تمدن کا چل رہا ہے پامال کر دیا ہے اور انسانی قویٰ کے درخت کی تمام شاخوں میں سے صرف ایک شاخ کے بڑھنے پر زور دیا ہے اور باقی شاخوں کی رعایت قطعاً ترک کر دی گئی ہے۔ پھر تعجب ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اس پر بد دعا کی اور دوسروں کو دعا کرنا سکھلایا۔ اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو۔ مگر خود اس قدر بد زبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت سخت گالیاں دیں اور بُرے بُرے اُن کے نام رکھے۔ اخلاقی معلّم کا فرض یہ ہے کہ پہلے آپ اخلاقِ کریمہ دکھلاوے۔ پس کیا ایسی تعلیم ناقص جس پر انہوں نے آپ بھی عمل نہ کیا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو سکتی ہے؟ پاک اور کامل تعلیم قرآن شریف کی ہے جو انسانی درخت کی ہر ایک شاخ کی پرورش کرتی ہے اور قرآن شریف صرف ایک پہلو پر زور نہیں ڈالتا بلکہ کبھی تو عفو اور درگذر کی تعلیم دیتا ہے مگر اس شرط سے کہ عفو کرنا قرین مصلحت ہو اور کبھی مناسب محل اور وقت کے مجرم کو سزا دینے کے لئے فرماتا ہے۔ پس درحقیقت قرآن شریف خدا تعالیٰ کے اس قانون قدرت کی تصویر ہے جو ہمیشہ ہماری نظر کے سامنے ہے۔ یہ بات نہایت معقول ہے کہ خدا کا قول اور فعل دونوں مطابق ہونے چاہئیں۔ یعنی جس رنگ اور طرز پر دنیا میں خدا تعالیٰ کا فعل نظر آتا ہے ضرور ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی کتاب اپنے فعل کے مطابق تعلیم کرے۔ منہ

✤ قرآن شریف نے بے فائدہ عفو اور درگذر کو جائز نہیں رکھا کیونکہ اس سے انسانی اخلاق بگڑتے ہیں اور نیرانہ نظام درہم برہم ہو جاتا ہے بلکہ اس عفو کی اجازت دی ہے جس سے کوئی اصلاح ہو سکے۔ منہ

یہ حوالہ صفحہ 449 پر درج ہے	چشمہ مسیحی صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 346 از مرزا قادیانی

مگر شاید بعض بدذات مولوی منہ سے اقرار نہ کریں مگر دل اقرار کر گئے ہیں۔

پھر ایک اور پیشگوئی نشان الٰہی ہے جس کا ذکر براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ میں ہے اور وہ یہ ہے یا احمد فاضت الرحمۃ علٰی شفتیک۔ اے احمد فصاحت بلاغت کے چشمے تیرے لبوں پر جاری کئے گئے سو اس کی تصدیق کئی سال سے ہو رہی ہے۔ کئی کتابیں عربی بلیغ فصیح میں تالیف کر کے

ضمیمہ انجام آتھم

بلکہ وہ اوروں کے حق میں تھیں جو آپ کے تولد سے پہلے پوری ہو گئیں اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے۔ اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔ آپ نے یہ حرکت شاید اس لئے کی ہو گی کہ کسی عمدہ تعلیم کا نمونہ دکھلا کر رسوخ حاصل کریں۔ لیکن آپ کی اس بیجا حرکت سے عیسائیوں کی سخت روسیاہی ہوئی اور پھر افسوس یہ ہے کہ وہ تعلیم بھی کچھ عمدہ نہیں عقل اور کانشنس دونوں اس تعلیم کے منہ پر طمانچے مار رہے ہیں۔ آپ کا ایک یہودی استاد تھا جس سے آپ نے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو قدرت نے آپ کو زیرکی سے کچھ بہت حصہ نہیں دیا تھا اور یا اس استاد کی یہ شرارت ہے کہ اس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا۔ بہرحال آپ علمی اور عملی قویٰ میں بہت کچے تھے۔ اسی وجہ سے آپ ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے پیچھے چلے گئے۔

ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کو اپنی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا تھا چنانچہ ایک مرتبہ آپ اسی الہام سے خدا سے منکر ہونے کے لئے بھی تیار ہو گئے تھے۔

آپ کی انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے۔

عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا۔ اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔ اور نہ چاہا کہ معجزہ مانگ کر حرامکار اور حرام

انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 450 پر درج ہے

کہ وہ خود بھی نیک نہیں ہے مگر افسوس کہ تکبر کا سیلاب اس کی تمام حالت کو بہا کر لے گیا ہے کہ کوئی بھی گزشتہ بزرگوں کی عزت نہیں کی لیکن اس نے پاک نبیوں کو رہزنوں اور بٹماروں کے نام سے موسوم کیا ہے اس کی زبان پر دوسروں کیلئے ہر وقت بے ایمان حرامکار کا لفظ چڑھا ہوا ہے کسی کی نسبت ادب کا لفظ استعمال نہیں کیا کیوں نہ ہو خدا کا فرزند جو ہوا۔ اور پھر جب دیکھتے ہیں کہ یسوع کے کفارہ نے حواریوں کے دلوں پر کیا اثر کیا۔ کیا وہ اس پر ایمان لاکر گناہ سے بچ گئے تو اس جگہ بھی سچی پاکیزگی کا خانہ خالی ہی معلوم ہوتا ہے یہ تو ظاہر ہے کہ وہ لوگ سولی ملنے کی خبر کو سن کر ایمان لاچکے تھے لیکن پھر بھی نتیجہ یہ ہوا کہ یسوع کی گرفتاری پر پطرس نے سامنے کھڑے ہو کر اس پر لعنت بھیجی باقی سب بھاگ گئے اور کسی کے دل میں اعتقاد کا نور باقی نہ رہا۔ پھر بعد اس کے گناہ سے رکنے کا اب تک یہ حال ہے کہ خاص یورپ کے محققین کے اقراروں سے یہ بات ثابت ہے کہ یورپ میں حرام کاری کا اس قدر زور ہے کہ خاص لنڈن میں ہر سال ہزاروں حرامی بچے پیدا ہوتے ہیں اور اس قدر گندے واقعات یورپ کے شائع ہوئے ہیں کہ کہنے اور سننے کے لائق نہیں شراب خواری کا اس قدر زور ہے کہ اگر ان دوکانوں

بقیہ حاشیہ: کہ جن لوگوں کو شیطان کا مَس نصیب ہوتا ہے اور شیطان اُن سے محبت کرنے لگتا ہے تو اُن کی یہ نشانی ہے کہ وہ ... بھی نہیں رہتی مگر دوسروں کو اچھا کر سکتے ہیں کیونکہ شیطان اُن سے محبت کرتا ہے ... نہیں چاہتا کہ نہایت محبت کرکے ... اُن کی بوتمیں مان لیتا ہے اور دوسروں کو اُن کی خاطر سے شیطانی مرضوں سے نجات دیتا ہے اور ایسے لوگ ہمیشہ ... پلید چیزیں استعمال کرتے رہتے ہیں اور اول درجہ کے شرابی اور ... ہوتے ہیں چنانچہ ... مشہور ہے کہ ایک شخص ... مرض ... میں گرفتار رہتا اور ... کہ وہ دوسرے لوگوں کے جنات کو نکال دیا کرتا تھا۔ غرض یسوع کیے واقعہ شیطان کے ہمراہ ... مرض ... دلیل ہے اور ہمارے پاس کوئی وجہ نہیں ... کے مَس کھنے کی بھی ضرورت نہیں ... کہ حق میسائی جو ... اس ... سے اتفاق رکھتے ہیں انکار نہیں کرینگے ... پادری انکار کریں تو اُن کو اس بات کا ثبوت دینا چاہئے کہ یسوع کا شیطان کے ہمراہ جانا درحقیقت ... ایک ... ہے ... تو نہیں ... ہیں ... یہودیوں کی گواہی ... ہے ... معلوم ہوتا ہے کہ کبوتر کا اُترنا ... ساتھ ہے ... کبوتر کا رنگ سفید ... ہے ... حقیقت ... یسوع ... اُس وقت کی ... [illegible] ... عدالت کے ... [illegible] ... ہے کہ یسوع ... [illegible]

ہے سوال یہ ہے کہ شیطان کو کس کس طرح یسوع کے ساتھ تعلق۔

[ست بچن صفحہ 171 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 295 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 450 پر درج ہے]

حوالہ نمبر 354

جوتا رہا۔ بلکہ خدا نے اس کی چھاتی گرم کرنے کو ایک اور لڑکی بھی اُسے دی اور آپ کے خدا کی شہادت موجود ہے کہ داؤد 'اوریا کے قصہ کے سوا اپنے تمام کاموں میں راستباز ہے کیا کوئی عقلمند قبول کر سکتا ہے کہ اگر کثرت ازدواج خدا کی نظر میں بری تھی تو خدا اسرائیلی نبیوں کو جو کثرت ازدواج میں سب سے بڑھ کر نمونہ ہیں۔ ایک مرتبہ بھی اس فعل پر سرزنش نہ کرتا پس یہ سخت بے ایمانی ہے کہ جو بات خدا کے پہلے نبیوں میں موجود ہے۔ اور خدا نے اسے قابل اعتراض نہیں ٹھہرایا اب شرارت اور خباثت سے جناب مقدس نبوی کی نسبت قابل اعتراض ٹھہرائی جاوے۔ افسوس یہ لوگ ایسے بے شرم ہیں کہ اتنا بھی نہیں سوچتے۔ کہ اگر ایک سے زیادہ بیوی کرنا زنا کاری ہے۔ تو حضرت مسیح جو داؤد کی اولاد کہلاتے ہیں۔ ان کی پاک ولادت کی نسبت سخت شبہ پیدا ہو گا اور کون ثابت کر سکے گا۔ کہ ان کی بڑی نانی حضرت داؤد کی پہلی ہی بیوی تھی۔

پھر آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نام لے کر اعتراض کرتے ہیں کہ جناب مقدس نبوی کا بدن سے بدن لگانا اور زبان چوسنا خلاف شرع تھا اب اس ناپاک تعصب پر کہاں تک روویں۔ اے نادان جو حلال اور جائز نکاح ہیں۔ ان میں یہ سب باتیں جائز ہوتی ہیں یہ اعتراض کیسا ہے۔ کیا تمہیں خبر نہیں کہ مردی اور رجولیت انسان کی صفات محمودہ میں سے ہے ہیجڑا ہونا کوئی اچھی صفت نہیں۔ جیسے بہرہ اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں۔ ہاں یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفات کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب محض ہونے کے باعث ازواج سے سچی اور کامل

یہ حوالہ صفحہ 450 پر درج ہے	نور القرآن صفحہ 18،17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 392-393 از مرزا قادیانی

حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے۔ اس لئے یورپ کی عورتیں نہایت قابل شرم آزادی سے فائدہ اٹھا کر اعتدال کے دائرہ سے اِدھر اُدھر نکل گئیں۔ اور آخر ناگفتنی فسق و فجور تک نوبت پہنچی ☆

اے نادان فطرت انسانی اور اس کے سچے پاک جذبات سے اپنی بیویوں سے پیار کرنا اور حسن معاشرت کے ہر قسم جائز اسباب کو برتنا انسان کا طبعی اور اضطراری خاصہ ہے۔ اسلام کے بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اُسے برتا اور اپنی جماعت کو ایک نمونہ دیا۔ مسیح نے اپنے نقص تعلیم کی وجہ سے اپنے ملفوظات اور اعمال میں یہ کمی رکھ دی۔ مگر چونکہ طبعی تقاضا تھا اس لئے یورپ اور عیسویت نے خود اس کے لئے ضوابط نکالے۔ اب تم خود انصاف سے دیکھ لو کہ گندی بیباہ بدکاری اور ملک کا ملک رنڈیوں کا ناپاک چکلہ بن جانا ہائیڈ پارکوں میں ہزاروں ہزار کا روز روشن میں کتوں اور کتیوں کی طرح اوپر تلے ہونا اور آخر اس ناجائز آزادی سے تنگ آ کر آہ و فغان کرنا اور برسوں دیوثیوں اور سیاہ روئیوں کے مصائب جھیل کر آخیر میں مسودہ طلاق پاس کرانا یہ کس بات کا نتیجہ ہے۔ کیا اس قدوس مطہر مزکی نبی اُمّی کی معاشرت کے اس نمونہ کا جس پر خباثت باطنی کی تحریک سے آپ معترض ہیں۔ یہ نتیجہ ہے۔ اور ممالک اسلامیہ میں کیوں یہ تعفن اور زہریلی ہوا پھیلی ہوئی ہے یا ایک سخت ناقص نالائق کتاب پولوسی انجیل کی مخالف فطرت اور ادھوری تعلیم کا یہ اثر ہے۔ اب دو دانو ہو کر دیکھو۔ اور یوم الجزا کی تصویر کھینچ کر غور کرو ☆

نورالقرآن صفحہ 18،17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 392، 393 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 450 پر درج ہے

مجھ کو خط پہنچا ہے۔ اور وہ اپنے خط میں کتاب ینابیع الاسلام کی نسبت جو ایک عیسائی کی کتاب ہے ایک خوفناک صدمہ کا اظہار کرتے ہیں۔ افسوس کہ اکثر مسلمان اپنی غفلت کی وجہ سے ہماری کتابوں کو نہیں دیکھتے۔ اور وہ برکات جو خدا تعالیٰ نے ہم پر نازل کئے یہ لوگ بالکل اس سے بے خبر ہیں۔ اور نادان مولویوں نے ہمیں کافر کافر کہنے سے ہم میں اور عام مسلمانوں میں ایک دیوار کھینچ دی ہے۔ ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ اب وہ زمانہ جاتا رہا کہ جس میں عیسائیت کے گرد فریب کچھ کام کرتے تھے۔ اور اب چھٹا ہزار آدم کی پیدائش سے آخر پر ہے جس میں خدا کے سلسلہ کو فتح ہوگی۔ اور روشنی اور تاریکی میں یہ آخری جنگ* ہے جس میں روشنی مظفر اور منصور ہو جائیگی۔ اور تاریکی کا خاتمہ ہے۔ اور کچھ ضرور نہ تھا کہ پادری صاحبوں کے ان بوسیدہ خیالات پر کچھ لکھا جاتا لیکن ایک شخص کے اصرار سے جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے یہ مختصر رسالہ لکھنا پڑا۔ خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈالے اور لوگوں کی ہدایت کا موجب کرے۔ آمین

اور یاد رہے کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عزت کرتے ہیں اور ان کو خدا تعالیٰ کا نبی سمجھتے ہیں +

* اس جنگ کے لفظ سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ تلوار یا بندوق سے یہ جنگ ہوگا وجہ یہ کہ اب اس قسم کے جہاد خدا تعالیٰ نے منع کر دیئے ہیں کیونکہ ضرور تھا کہ مسیح موعود کے وقت میں اس قسم کے جہاد منع کر دیئے جاتے جیسا کہ قرآن شریف نے پہلے سے یہ خبر دی ہے اور صحیح بخاری میں بھی مسیح موعود کی نسبت یہ حدیث ہے کہ یضع الحرب۔ منہ

+ ہمارے قلم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو کچھ خلاف شان ان کے نکلا ہے وہ الزامی جواب کے رنگ میں ہے۔ اور وہ دراصل یہودیوں کے الفاظ ہم نے نقل کئے ہیں۔ افسوس کہ حضرات پادری صاحبان تہذیب اور خدا ترسی سے کام لیں اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نہ دیں تو دوسری طرف مسلمانوں کی طرف سے اس سے بھی دس حصے زیادہ ادب کا خیال رہے۔ منہ

چشمہ مسیحی صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 336 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 451 پر درج ہے

حوالہ نمبر 356

آپ کے سر پر نذری کا کلاہ تھا۔ اور گورداسپور کے مقدمہ میں زری دار لنگی تھی۔
خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا دوسرا نکاح خود پیر صاحب کی ہمشیرہ سے ہوا تھا۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ عام طور پر حضرت صاحب کے سر پر سفید ململ کی پگڑی ہوتی تھی جس کے اندر نرم رومی ٹوپی ہوا کرتی تھی۔

۸۰۱ [بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا۔ ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی اللہ تعالیٰ نے صدیقہ کے لفظ سے تعریف فرمائی ہے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس جگہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت توڑنے کے لئے ماں کا ذکر کیا ہے اور صدیقہ کا لفظ اس جگہ اس طرح آیا ہے۔ جس طرح ہماری زبان میں کہتے ہیں "بھرجائی کانیئے سلام آکھناں واں" جس سے مقصود کانا ثابت کرنا ہوتا ہے نہ کہ سلام کہنا۔ اسی طرح اس آیت میں اصل مقصود حضرت مسیح کی والدہ ثابت کرنا ہے جو منافی الوہیت ہے نہ کہ مریم کی صدیقیت کا اظہار۔]

خاکسار عرض کرتا ہے کہ پنجابی کا معروف محاورہ "بھابی کانیئے سلام" ہے اس لئے شاید مولوی صاحب کو الفاظ کے متعلق کچھ سہو ہو گیا ہے۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب کا یہ منشا نہیں تھا کہ نعوذ باللہ حضرت مریم صدیقہ نہیں تھیں بلکہ غرض یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کی والدہ کے ذکر سے خدا تعالیٰ کی اصل غرض یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کو انسان ثابت کرے۔

۸۰۲ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ ایام جلسہ میں نماز جمعہ کے لئے مسجد اقصیٰ میں تمام لوگ سما نہ سکتے تھے۔ تو کچھ لوگ جن میں خواجہ کمال الدین صاحب بھی تھے۔ ان کوٹھوں پر جو اب مسجد میں شامل ہو گئے ہیں اور پہلے ہندوؤں کے گھر تھے، نماز ادا کرنے کے لئے چڑھ گئے۔ اس پر ایک ہندو مالک مکان نے گالیاں دینا شروع کر دیں کہ تم لوگ یہاں شہد باکھانے کے لئے آجاتے ہو اور میرا مکان گرانے لگے ہو۔ غرضیکہ کافی عرصہ تک بدزبانی کرتا رہا۔ نماز سے سلام پھیرتے ہی حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دوست مسجد میں آجائیں۔ چنانچہ وہ دوست آ گئے اور بعد جمع صلوٰتین حضور

سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 220 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 453 پر درج ہے

وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا۔ بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اُسکے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں✦۔ کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں۔ کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں۔ اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگانِ قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازدواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آگئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابلِ رحم تھے نہ قابلِ اعتراض۔

ان سب باتوں کے بعد پھر میں کہتا ہوں کہ یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کریگا۔ دیکھو میں یہ کہکر فرضِ تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو۔ دُعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دُنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دُنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے اور قمار بازی سے۔ بدنظری سے

✦ حاشیہ۔ یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔ چار بھائیوں کے نام یہ ہیں۔ یہودا۔ یعقوب۔ شمعون۔ یوزس۔ اور دو بہنوں کے نام یہ تھے آسیا۔ لیدیا۔ دیکھو کتاب اپاسٹولک ریکارڈس مصنفہ پادری جان ایلن گائلز مطبوعہ لنڈن ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۵۹ و ۱۶۶۔ منہ

کشتی نوح صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18 (حاشیہ) از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 453 پر درج ہے

وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا۔ بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اسکے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں✦ کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں۔ اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگانِ قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازدواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آگئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابلِ رحم تھے نہ قابلِ اعتراض۔

ان سب باتوں کے بعد پھر میں کہتا ہوں کہ یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کریگا۔ دیکھو میں یہ کہکر فرضِ تبلیغ سے سُبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو۔ دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے اور قمار بازی سے۔ بدنظری سے

✦ حاشیہ: یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔ چار بھائیوں کے نام یہ ہیں۔ یہودا۔ یعقوب۔ شمعون۔ یوذس۔ اور دو بہنوں کے نام یہ تھے آسیا۔ لیدیا۔ دیکھو کتاب اپاسٹولک ریکارڈس مصنفہ پادری جان ایلن گائلز مطبوعہ لنڈن ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۵۹ و ۱۶۶

کشتی نوح صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 454 پر درج

یہ لوگ دراصل یہودی ہی ہیں۔ اور برنیر صاحب اپنی کتاب وقائع عالمگیر میں یہ بھی ثابت کرتے ہیں

یادگار کے لئے اس پیغمبر کے نام پر جو عرب میں ہے جہاں یہودی رہتے تھے رکھا تھا۔

تیسرا قرینہ ایک یہ بھی ہے کہ افغانوں کی شکلیں بھی اسرائیلیوں سے بہت ملتی ہیں۔ اگر ایک جماعت یہودیوں کی ایک افغانوں کی جماعت کے ساتھ کھڑی کی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اُن کا مونہہ اور ان کا اونچا ناک اور چہرہ بیضاوی جیسا باہم مشابہ معلوم ہوگا کہ خود دل بول اُٹھیگا کہ یہ لوگ ایک ہی خاندان میں سے ہیں۔

چوتھا قرینہ افغانوں کی پوشاک بھی ہے۔ افغانوں کے لمبے کُرتے اور بُجّے یہ وہی وضع اور پیرایہ اسرائیلیوں کا ہے جس کا انجیل میں بھی ذکر ہے۔

پانچواں قرینہ اُن کے وہ رسوم ہیں جو یہودیوں سے بہت ملتے ہیں۔ مثلاً ان کے بعض قبائل ناطہ اور نکاح میں کچھ چنداں فرق نہیں سمجھتے اور عورتیں اپنے منسوب سے بلا تکلف ملتی ہیں اور باتیں کرتی ہیں۔ حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے۔ مگر خوانین سرحدی کے بعض قبائل میں یہ مماثلت عورتوں کی اپنے منسوبوں سے حد سے زیادہ ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات نکاح سے پہلے حمل بھی ہو جاتا ہے جس کو بُرا نہیں مانتے بلکہ ہنسی ٹھٹھے میں بات کو ٹال دیتے ہیں کیونکہ یہود کی طرح یہ لوگ ناطہ کو ایک قسم کا نکاح ہی جانتے ہیں جس میں پہلے مہر بھی مقرر ہو جاتا ہے۔

چھٹا قرینہ افغانوں کے بنی اسرائیل ہونے پر یہ ہے کہ افغانوں کا یہ بیان کہ قیس ہمارا مورث اعلیٰ ہے ان کے بنی اسرائیل ہونے کی تائید کرتا ہے۔ کیونکہ یہودیوں کی کتب مقدسہ میں سے جو کتاب پہلی تاریخ کے نام سے موسوم ہے اس کے باب ۹ آیت ۳۶ میں قیس کا ذکر ہے۔ اور وہ بنی اسرائیل میں سے تھا۔ اس سے ہمیں پتہ ملتا ہے کہ یا تو یہی قیس کی اولاد میں سے کوئی دوسرا قیس ہوگا۔ جو مسلمان ہو گیا ہوگا اور یا یہ کہ مسلمان ہونے والے کا کوئی اور نام ہوگا اور وہ اس قیس کی اولاد میں سے ہوگا۔ اور پھر بباعث غلط حافظہ اس کا نام بھی قیس سمجھا گیا۔ بہرحال ایک ایسی قوم کے مونہہ سے قیس کا لفظ نکلنا جو کتب یہود سے بالکل بے خبر تھی اور محض ناخواندہ تھی۔ یقینی طور پر سمجھا جاتا ہے کہ یہ قیس کا لفظ انہوں نے اپنے باپوں سے سُنا تھا کہ ان کا مورث اعلیٰ ہے پہلی تاریخ آیت ۲۹ کی یہ عبارت ہے۔ "اور نیر سے قیس پیدا ہوا اور قیس سے ساؤل پیدا ہوا اور ساؤل سے یہونتن۔"

ساتواں قرینہ اخلاقی حالتیں ہیں۔ جیسا کہ سرحدی افغانوں کی زود رنجی اور تلوّن مزاجی اور خود غرضی اور گردن کشی اور کج مزاجی اور کج روی اور دوسرے جذبات نفسانی اور خونی خیالات اور جاہل اور بے شعور ہونا مشاہدہ ہو رہا ہے۔ یہ تمام صفات وہی ہیں جو توریت اور دوسرے صحیفوں میں اسرائیلی قوم کی لکھی گئی ہیں۔ اور اگر قرآن شریف کھول کر سورۂ بقرہ سے بنی اسرائیل کی صفات اور عادات اور اخلاق اور افعال پڑھنا شروع کرو تو ایسا معلوم ہوگا کہ گویا سرحدی افغانوں کی اخلاقی حالتیں بیان ہو رہی ہیں۔ اور یہ رائے یہاں تک صاف ہے کہ اکثر انگریزوں نے بھی یہی خیال کیا ہے۔ برنیر نے جہاں یہ لکھا ہے کہ کشمیر کے مسلمان کشمیری بھی دراصل بنی اسرائیل ہیں وہاں بعض انگریزوں کا بھی حوالہ دیا ہے۔ اور ان تمام لوگوں کو اُن دس فرقوں میں سے ٹھیرایا ہے جو مشرقی ممالک میں گم ہیں جن کا اب اس زمانہ میں پتہ ملا ہے کہ وہ درحقیقت سب کے سب مسلمان ہوگئے

ایام الصلح صفحہ 74 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 300 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 454 پر درج ہے

حوالہ نمبر 360

تو ہمیشہ کفر گفتہ پر بند ہوتے ۔ خدا تو تمہیں یہ ترغیب دیتا ہے کہ تم اس رسول کی کامل پیروی کی برکت سے تمام رسولوں کے متفرق کمالات اپنے اندر جمع کر سکتے ہو ۔ اور تم صرف ایک نبی کے کمالات حاصل کرنا کفر جانتے ہو۔

غرض آپ پر لازم ہے کہ اس راہ کی طرف توجہ کرو کہ کیونکر ایک سچا مذہب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے شناخت ہو سکتا ہے ۔ پس یاد رہے کہ وہی سچا مذہب ہے جس کے ذریعہ سے خدا کا پتہ لگتا ہے ۔ دوسرے مذاہب میں صرف انسانی کوششیں پیش کی جاتی ہیں ۔ گویا انسان کا خدا پر احسان ہے جو اس نے اس کا پتہ دیا ۔ مگر اسلام میں خود خدا تعالیٰ ہر ایک زمانہ میں اپنی اَنَا الْمَوْجُوْدُ کی آواز سے اپنی ہستی کا پتہ دیتا ہے ۔ جیسا کہ اس زمانہ میں بھی وہ مجھ پر ظاہر ہوا ۔ پس اس رسول پر ہزاروں سلام اور برکات جس کے ذریعہ ہم نے خدا کو شناخت کیا ۔

بالآخر میں دوبارہ افسوس سے لکھتا ہوں کہ آپ کا یہ قول کہ حضرت مریم کا اُخت ہارون ہونا آپ پر بد اثر ڈالتا ہے میری نگاہ میں آپ کی بہت ناواقفیت ظاہر کرتا ہے ۔ اس بے ہودہ اعتراض پر پہلے علماء نے بھی بہت کچھ لکھا ہے ۔ اگر استعارہ کے رنگ میں یا اور بنا پر خدا تعالیٰ نے مریم کو ہارون کی ہمشیرہ ٹھہرایا ہو تو آپ کو اس سے کیوں تعجب ہوا ۔ جبکہ قرآن شریف بجائے خود بار بار بیان کر چکا ہے کہ ہارون نبی حضرت موسیٰؑ کے وقت میں تھا ۔ اور یہ مریم حضرت عیسیٰؑ کی والدہ تھی جو چودہ سو برس بعد ہارون کے پیدا ہوئی ۔ تو کیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان واقعات سے بے خبر ہے اور نعوذ باللہ اس نے مریم کو ہارون کی ہمشیرہ ٹھہرانے میں غلطی کی ہے کس درجہ کے خبیث طبع یہ لوگ ہیں کہ بیہودہ اعتراضات کر کے خوش ہوتے ہیں ۔ اور ممکن ہے کہ مریم کا کوئی بھائی ہو جس کا نام ہارون ہو ۔ عدم علم سے عدم شے تو لازم نہیں آتا ۔ مگر یہ لوگ اپنے گریبان میں منہ نہیں ڈالتے اور نہیں دیکھتے کہ انجیل کس قدر اعتراضات کا نشانہ ہے ۔ دیکھو یہ کس قدر اعتراض ہے کہ مریم کو ہیکل کی نذر کر دیا گیا تا وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو ۔ اور تمام عمر خاوند نہ کرے لیکن جب چھ سات مہینے کا حمل نمایاں ہو گیا ۔ تب حمل کی حالت میں ہی

چشمہ مسیحی صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 355،356 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 454 پر درج ہے

قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا۔ وہی عیسٰی یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔ اب اعتراض یہ ہے کہ اگر درحقیقت معجزہ کے طور پر یہ حمل تھا تو کیوں وضع حمل تک صبر نہیں کیا گیا؟ دوسرا اعتراض یہ ہے کہ عہد تو یہ تھا کہ مریم مدت العمر ہیکل کی خدمت میں رہے گی پھر کیوں عہد شکنی کر کے اور اس کو خدمت بیت المقدس سے الگ کر کے یوسف نجار کی بیوی بنایا گیا؟ تیسرا اعتراض یہ ہے کہ توریت کے رُو سے بالکل حرام اور ناجائز تھا کہ حمل کی حالت میں کسی عورت کا نکاح کیا جائے۔ پھر کیوں خلاف حکم توریت مریم کا نکاح عین حمل کی حالت میں یوسف سے کیا گیا حالانکہ یوسف اس نکاح سے ناراض تھا اور اس کی پہلی بیوی موجود تھی۔ وہ لوگ جو تعدد ازدواج سے منکر ہیں شاید اُن کو یوسف کے اس نکاح کی اطلاع نہیں۔ غرض اس جگہ ایک معترض کا حق ہے کہ وہ یہ گمان کرے کہ اس نکاح کی یہی وجہ تھی کہ قوم کے بزرگوں کو مریم کی نسبت ناجائز حمل کا شبہ پیدا ہو گیا تھا۔ اگرچہ ہم قرآن شریف کی تعلیم کی رُو سے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ حمل محض خدا کی قدرت سے تھا تا خدا تعالیٰ یہودیوں کو قیامت کا نشان دے اور جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزارہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت عیسٰیؑ کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی اُن کی ثابت نہیں ہوتی بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قویٰ سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ القصہ حضرت مریم کا نکاح محض شبہ کی وجہ سے ہوا تھا۔ ورنہ جو عورت بیت المقدس کی خدمت کرنے کے لئے نذر ہو چکی تھی اس کے نکاح کی کیا ضرورت تھی۔ افسوس! اس نکاح سے بڑے بڑے فتنے پیدا ہوئے اور یہود نابکار نے ناجائز تعلق کے شبہات شائع کئے۔ پس اگر کوئی اعتراض قابل حل ہے تو یہ اعتراض ہے نہ کہ مریم کا ہارون بھائی قرار دینا کچھ اعتراض ہے۔ قرآن شریف میں تو یہ بھی لفظ نہیں کہ ہارون نبی کی مریم ہمشیرہ تھی۔ صرف ہارون کا نام ہے نبی کا لفظ وہاں موجود نہیں۔ اصل بات یہ ہے

چشمہ مسیحی صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 356،355 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 454 پر درج ہے

صہ ۲۱

رکھتا ہے۔ لیکن جیسا کہ گمان کیا گیا ہے خدا نہیں ہے۔ ہاں خدا سے واصل ہے اور ان کاملوں میں سے ہے جو تھوڑے ہیں۔

اور خدا کی عجیب باتوں میں سے جو مجھے ملی ہیں۔ ایک یہ بھی ہے جو میں نے عین بیداری میں جو کشفی بیداری کہلاتی ہے۔ یسوع مسیح سے کئی دفعہ ملاقات کی ہے۔ اور اس سے باتیں کر کے اس کے اصل دعوے اور تعلیم کا حال دریافت کیا ہے۔ یہ ایک بڑی بات ہے۔ جو توجہ کے لائق ہے۔ کہ حضرت یسوع مسیح ان چند عقائد سے جو کفّارہ اور تثلیث اور ابنیت ہے۔ ایسے متنفر پائے جاتے ہیں کہ گویا ایک بھاری افترا جو ان پر کیا گیا ہے۔ وہ یہی ہے۔ یہ مکاشفہ کی شہادت بے دلیل نہیں ہے۔ بلکہ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر کوئی طالبِ حق نیت کی صفائی سے ایک مدت تک میرے پاس رہے۔ اور وہ حضرت مسیح کو کشفی حالت میں دیکھنا چاہے۔ تو میری توجہ اور دعا کی برکت سے وہ ان کو دیکھ سکتا ہے۔ ان سے باتیں بھی کر سکتا ہے اور ان کی نسبت ان سے گواہی بھی لے سکتا ہے۔ کیونکہ میں وہ شخص ہوں جس کی رُوح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی رُوح سکونت رکھتی ہے۔ یہ ایک ایسا تحفہ ہے جو حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ انگلستان و ہند کی خدمت عالیہ میں پیش کرنے کے لائق ہے۔

دُنیا کے لوگ اِس بات کو نہیں سمجھیں گے۔ کیونکہ وہ آسمانی اسرار پر کم ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن تجربہ کرنے والے ضرور اِس سچائی کو پائیں گے۔

میری سچائی پر اور بھی آسمانی نشان ہیں جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور اس ملک کے لوگ ان کو دیکھ رہے ہیں۔ اب میں اس آرزو میں ہوں کہ جو مجھے یقین بخشا گیا ہے۔ وہ دُوسروں کے دِلوں میں کیونکر اُتارا جائے۔ میرا شوق مجھے بیتاب کر رہا ہے

تحفہ قیصریہ صفحہ 22،21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 273، 274 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 455 پر درج ہے

کہ میں ان آسمانی نشانوں کی حضرت عالی قیصرہ ہند میں اطلاع دوں۔ میں حضرت یسوع مسیح کی طرف سے ایک سچے سفیر کی حیثیت میں کھڑا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ جو کچھ آجکل عیسائیت کے بارے میں سکھایا جاتا ہے۔ یہ حضرت یسوع مسیح کی حقیقی تعلیم نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر حضرت مسیح دنیا میں پھر آتے۔ تو وہ اس تعلیم کو شناخت بھی نہ کر سکتے۔

ایک اور بڑی بھاری مصیبت قابل ذکر ہے اور وہ یہ ہے کہ اس خدا کے دائمی پیارے اور دائمی محبوب اور دائمی مقبول کی نسبت جس کا نام یسوع ہے یہودیوں نے تو اپنی شرارت اور بے ایمانی سے لعنت کے بُرے سے بُرے مفہوم کو جائز رکھا۔ لیکن عیسائیوں نے بھی اس بہتان میں کسی قدر شراکت اختیار کی۔ کیونکہ یہ گمان کیا گیا ہے کہ گویا یسوع مسیح کا دل تین دن تک لعنت کے مفہوم کا مصداق بھی رہا ہے۔ اس بات کے خیال سے ہمارا دل کانپتا ہے۔ اور وجود کے ذرہ ذرہ پر لرزہ پڑ جاتا ہے۔ کیا مسیح کا پاک دل اور خدا کی لعنت!!! گو ایک سیکنڈ کے لئے ہی ہو۔ افسوس! ہزار افسوس کہ یسوع مسیح جیسے خدا کے پیارے کی نسبت یہ اعتقاد رکھیں کہ کسی وقت اس کا دل لعنت کے مفہوم کا مصداق بھی ہو گیا تھا۔

اس وقت ہم یہ عاجزانہ التماس کسی مذہبی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک کامل انسان کی حفظ عزت کیلئے پیش کرتے ہیں اور یسوع کی طرف سے رسول کی طرح ہو کر جس طرح کشفی عالم میں اسکی زبان سے سُنا حضور قیصرہ ہند میں پہنچاتے ہیں اور اُمید رکھتے ہیں کہ جناب ممدوحہ اس غلطی کی اصلاح فرمائیں۔ یہ اس زمانہ کی ایک فاحش غلطی ہے کہ جبکہ لوگوں نے لعنت کے مفہوم پر غور نہیں کی تھی۔ لیکن اب ادب تقاضہ کرتا ہے کہ نہایت جلدی اس غلطی کی اصلاح کر دیجائے اور خدا کے اس اعلیٰ درجہ کے پیارے اور برگزیدہ کی عزت کو بچایا جائے کیونکہ بالاتفاق عرب اور عبرانی میں لعنت کا لفظ خدا سے دُور اور برگشتہ ہونے کیلئے آتا ہے اور اُسی شخص کو اُس وقت لعین کہا جاتا ہو کہ جب

ستارہ قیصرہ صفحہ 22،21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 274،273 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 455 پر درج ہے

حوالہ نمبر 362

وہ بالکل خدا سے برگشتہ اور بے ایمان ہو جائے۔ اور خدا اُس کا دشمن اور وہ خدا کا دشمن ہو جائے۔ اسی لئے لُغت کے رُو سے لعین شیطان کا نام ہے یعنی خدا سے برگشتہ ہونیوالا اور اسکا نافرمان۔ پس یہ کیونکر ممکن ہے کہ خدا کے ایسے پیارے کی نسبت ایک سیکنڈ کیلئے بھی تجویز کر سکیں کہ نعوذ باللہ کسی وقت دل اُسکا درحقیقت خدا سے برگشتہ اور اُس کا نافرمان اور دشمن ہوگیا تھا۔ کس قدر بیجا ہوگا کہ ہم اپنی نجات کا ایک فرضی منصوبہ قائم کرنے کیلئے خدا کے ایسے پیارے پر نافرمانی کا داغ لگادیں۔ اور یہ عقیدہ رکھیں کہ کسی وقت وہ خدا سے باغی اور برگشتہ بھی ہوگیا تھا۔ اس سے بہتر ہے کہ انسان اپنے لئے دوزخ قبول کرے مگر ایسے برگزیدہ کی پاک عزت اور بے لوث زندگی کا دشمن نہ بنے۔

جس قدر عیسائیوں کو حضرت یسوع مسیح سے محبت کرنے کا دعوٰے ہے۔ وہی دعوٰی مسلمانوں کو بھی ہے۔ گویا آنجناب کا وجود عیسائیوں اور مسلمانوں میں ایک مشترک جائداد کی طرح ہے۔ اور مجھے سب سے زیادہ حق ہے۔ کیونکہ میری طبیعت یسوع میں مستغرق ہے۔ اور یسوع کی مجھ میں اسی دعوٰی کی تائید میں آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور ہر ایک کو بُلایا گیا ہے کہ اگر چاہے تو نشانوں کے ذریعہ سے اِس دعوے میں اپنی تسلّی کرے۔ اور اس جگہ اس قدر لکھنے کی میں نے اسلئے جرأت کی ہے کہ حضرت یسوع مسیح کی سچی محبت اور سچی عظمت جو میرے دل میں ہے۔ اور نیز وہ باتیں جو مَیں نے یسوع مسیح کی زبان سے سُنیں۔ اور وہ پیغام جو اس نے مجھے دیا۔ ان تمام امور نے مجھے تحریک کی کہ مَیں جناب ملکہ معظّمہ کے حضور میں یسوع کیطرف سے ایلچی ہوکر بادب التماس کروں کہ جس طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے جناب ممدوحہ کروڑہا انسانوں کی جان و مال و آبرو کی محافظ ٹھہرائی گئی ہیں۔ بلکہ چرندوں اور پرندوں کے آرام کیلئے بھی حضرت موصوفہ نے قوانین جاری کئے ہیں۔ کیا خوب ہو کہ جناب کو اِس چھپی ہوئی توہین پر بھی نظر ڈالنے کیلئے توجہ پیدا ہو۔ جو یسوع مسیح کی شان میں کی جاتی ہے۔ کیا خوب ہو کہ جناب ممدوحہ دُنیا کی تمام لغات کے رُو سے عموماً اور عربی اور عبرانی کے رُو سے خصوصاً لفظ

یہ حوالہ صفحہ 455 پر درج ہے	تحفہ قیصریہ صفحہ 23، مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 275، از مرزا قادیانی

عجیب قدرت دکھلاتا ہے کہ جب امام مذکور بحالت زار نزار گھر واپس آیا تو اثر الہام برعکس پایا یعنے لڑکے کے آثار رو بصحت دیکھے غرض کہ مونہہ منحوس سے یہ کلمہ نکلنا ہی تھا کہ دم بدم لڑکے کو آرام ہونے لگا۔ جب لوگوں نے مجیب الدعوات صاحب (یہ ڈبی لفظ ہندو کی لیاقت کا ہے) کی ہنسی اڑائی تو جواب دیا کہ الہام غلط نہیں ہو سکتا۔ دایم یہ بچہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ تمام ہوا قصہ پر افترا آریہ کا۔

اب دیکھنا چاہیئے کہ وہ کنجر جو ولدالزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں مگر اس آریہ میں اس قدر بھی شرم باقی نہ رہی جس قوم میں اس جنس کے شریف و امین لوگ ہیں وہ کیا کچھ ترقیاں نہیں کریں گے۔ اب اس نیک ذات آریہ پر فرض ہے کہ ایک جلسہ کرا کر ہمارے روبرو اس بہتان کی تصدیق کراوے تا اصل راوی کو حلف سے پوچھا جائے اور اس بے اصل بہتان کے لئے نہ صرف ہم اس راوی کو حلف دیں گے بلکہ آپ بھی حلف اٹھائیں گے فریقین کے حلف کا یہ مضمون ہوگا کہ اگر سچ سچ اپنے حافظہ کی پوری یادداشت سے بلا ذرہ کم و بیش ہم نے بیان نہیں کیا تو اے خدائے قادر مطلق اور اے پرمیشر سرب شکتی مان ایک سال تک اپنے قہر عظیم سے ایسی میری بیخ کنی کر اور ایسا ہیبت ناک عذاب نازل فرما کہ دیکھنے والوں کو عبرت ہو اور پھر اگر ایک سال تک آسمانی عذاب سے اصل راوی محفوظ رہا تو ہم اپنے جھوٹا ہونے کا خود اشتہار دیدیں گے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ایسے بہتان صریح کو بے فیصلہ نہیں چھوڑے گا۔ یہ تو ہمارے لئے اور ایک ملہم من اللہ کے لئے ممکن بلکہ کثیر الوقوع ہے جو کوئی خواب یا الہام مشتبہ طور پر معلوم ہو جس کی احتمالی طور پر کئی معنے کئے جائیں مگر یہ افترا کہ قطعی طور پر یہی الہام ہو گیا کہ دین محمد جان محمد کا لڑکا اب مرے گا اس کی قبر کھود دو

شحنۂ حق صفحہ 60 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 386 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 456 پر درج ہے

معلوم نہیں کہ کہاں تک خدا تعالیٰ کے علم میں میرے ایام دعوت کا سلسلہ ہے اسلئے یہ لوگ باوجود مولوی کہلانے کے یہ کہتے ہیں کہ ایک خدا پر افترا کرنیوالا اور جھوٹا ملہم بننے والا اپنے ابتدائے افترا سے تیس سال تک بھی زندہ رہ سکتا ہے اور خدا اُس کی نصرت اور تائید کرسکتا ہے اور اسکی کوئی نظیر پیش نہیں کرتے۔ اے بیباک لوگو! جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔ جو کچھ خدا نے اپنے لطف وکرم سے میرے ساتھ معاملہ کیا یہاں تک کہ اِس مُدّت ✠ دراز میں ہر ایک دن میرے لئے ترقی کا دن تھا۔ اور ہر ایک مقدمہ جو میرے تباہ کرنے کے لئے اُٹھایا گیا خدا نے دشمنوں کو رسوا کیا۔ اگر اِس مُدّت اور اُس تائید اور نصرت کی تمہارے پاس کوئی نظیر ہے تو پیش کرو۔ ورنہ بموجب آیت لوتقول علینا یہ نشان بھی ثابت ہوگیا اور تم اِس سے پیچھے جاؤ گے۔

۱۹۔ انیسواں نشان یہ ہے کہ خواجہ غلام فرید صاحب نے جو نواب بہاولپور کے پیر تھے میری تصدیق کے لئے ایک خواب دیکھا جس کی بنا پر میری محبت خدا تعالیٰ نے اُنکے دل میں ڈالدی اور اسی بنا پر کتاب اشارات فریدی میں جو خواجہ صاحب موصوف کے ملفوظات ہیں جابجا خواجہ صاحب موصوف میری تصدیق فرماتے ہیں۔ اہل فقر کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ ظاہری جھگڑوں میں بہت کم پڑتے ہیں اور جو کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے اُنکو بذریعہ خواب یا کشف یا الہام پتہ ملتا ہے اسپر ایمان لاتے ہیں۔ پس چونکہ خواجہ غلام فرید صاحب پیر صاحب العلم کی طرح پاک باطن تھے اسلئے خدا نے اُن پر میری سچائی کی حقیقت کھولدی اور کئی مولوی جیسے مولوی غلام دستگیر خواجہ صاحب کو میرا مکذب بنانے کیلئے آپکے گاؤں میں پہنچے جیساکہ کتاب اشارات فریدی میں خواجہ صاحب نے خود یہ حالات بیان کئے ہیں اور بعض غزنویوں کا بھی خواجہ صاحب موصوف کے پاس خط پہنچا مگر آپ نے

صفحہ ۲۰۷

✠ یہ یاد رہے کہ اگر میرے زمانہ الہام کو اس تاریخ سے لیا جائے جب اوّل حصہ براہین احمدیہ کا لکھا گیا تھا تو اس سال سے میرے الہام کے زمانہ کو ستائیس ۲۷ سال کے قریب ہوتے ہیں اور جب براہین احمدیہ کے چہارم حصہ سے شمار کیا جائے تو تب پچیس ۲۵ سال گذر گئے ہیں اور جب وہ زمانہ لیا جائے کہ جب پہلے الہام شروع ہوا تب تیس ۳۰ سال ہوتے ہیں۔ منہ

حقیقۃ الوحی صفحہ 206 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 215 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 456 پر درج ہے

۱۹۰

علمائے ہند کی خدمت میں نیاز نامہ

اے برادران دین و علمائے شرع متین! آپ صاحبان میری ان معروضات کو متوجہ ہو کر سنیں کہ اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں جو آج ہی میرے منہ سے سنا گیا ہو بلکہ یہ وہی پرانا الہام ہے جو میں نے خدائے تعالیٰ سے پاکر براہین احمدیہ کے کئی مقامات پر بتصریح درج کر دیا تھا جس کے شائع کرنے پر سات سال سے بھی کچھ زیادہ عرصہ گزر گیا ہوگا۔ میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے بلکہ میری طرف سے عرصہ سات یا آٹھ سال سے برابر یہی شائع ہو رہا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعض روحانی خواص طبع اور عادت اور اخلاق وغیرہ کے خدائے تعالیٰ نے میری فطرت میں بھی رکھے ہیں اور دوسرے کئی امور میں ۱۹۱ جن کی تصریح انہیں رسالوں میں کر چکا ہوں میری زندگی کو مسیح ابن مریم کی زندگی سے اشد مشابہت ہے اور یہ بھی میری طرف سے کوئی نئی بات ظہور میں نہیں آئی کہ میں نے ان رسالوں میں اپنے تئیں وہ موعود ٹھہرایا ہے جس کے آنے کا قرآن شریف میں اجمالاً اور احادیث میں تصریحاً بیان کیا گیا ہے کیونکہ میں تو پہلے بھی براہین احمدیہ میں بتصریح لکھ چکا ہوں کہ میں وہی مثیل موعود ہوں جس کے آنے کی خبر روحانی طور پر قرآن شریف اور احادیث نبویہ میں پہلے سے وارد ہو چکی ہے۔ تعجب کہ مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد سات میں جس میں براہین احمدیہ کا ریویو لکھا ہے ان تمام الہامات کی اگرچہ ایمانی طور پر نہیں مگر امکانی طور پر تصدیق کر چکے اور بدل و جان مان چکے ہیں مگر پھر بھی شتابہ لکھا ہے کہ حضرت مولوی صاحب موصوف کو بھی اور لوگوں کا شور اور غوغا دیکھ کر

ازالہ اوہام صفحہ 190 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3، صفحہ 192 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 457 پر درج ہے

حوالہ نمبر 366

ص۲۱

رکھتا ہے۔ لیکن جیسا کہ گمان کیا گیا ہے خدا نہیں ہے۔ ہاں خدا سے واصل ہے اور ان کاملوں میں سے ہے جو تھوڑے ہیں۔

اور خدا کی عجیب باتوں میں سے جو مجھے ملی ہیں۔ ایک یہ بھی ہے جو مَیں نے عین بیداری میں جو کشفی بیداری کہلاتی ہے۔ یسوع مسیح سے کئی دفعہ ملاقات کی ہے۔ اور اس سے باتیں کر کے اس کے اصل دعوے اور تعلیم کا حال دریافت کیا ہے۔ یہ ایک بڑی بات ہے۔ جو توجہ کے لائق ہے۔ کہ حضرت یسوع مسیح ان چند عقائد سے جو کفّارہ اور تثلیث اور ابنیت ہے۔ ایسے متنفر پائے جاتے ہیں کہ گویا ایک بھاری افترا جو ان پر کیا گیا ہے۔ وہ یہی ہے۔ یہ مکاشفہ کی شہادت بے دلیل نہیں ہے۔ بلکہ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر کوئی طالبِ حق نیّت کی صفائی سے ایک مدت تک میرے پاس رہے۔ اور وہ حضرت مسیح کو کشفی حالت میں دیکھنا چاہے تو میری توجہ اور دعا کی برکت سے وہ ان کو دیکھ سکتا ہے۔ ان سے باتیں بھی کر سکتا ہے اور ان کی نسبت ان سے گواہی بھی لے سکتا ہے۔ کیونکہ مَیں وہ شخص ہوں جس کی رُوح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی رُوح سکونت رکھتی ہے۔ یہ ایک ایسا تحفہ ہے جو حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ انگلستان و ہند کی خدمت عالیہ میں پیش کرنے کے لائق ہے۔

دُنیا کے لوگ اِس بات کو نہیں سمجھیں گے کیونکہ وہ آسمانی اسرار پر کم ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن تجربہ کرنے والے ضرور اِس سچائی کو پائیں گے۔

میری سچائی پر اور بھی آسمانی نشان ہیں جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور اس ملک کے لوگ ان کو دیکھ رہے ہیں۔ اب مَیں اِس آرزو میں ہوں کہ جو مجھے یقین بخشا گیا ہے۔ وہ دُوسروں کے دِلوں میں کیونکر اُتارا جائے۔ میرا شوق مجھے بیتاب کر رہا ہے

تحفہ قیصریہ صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 273 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 457 پر درج ہے

محبوب حقیقی کو جاملے اور کشمیر کے خطے کو اپنے پاک مزار سے ہمیشہ کے لئے فخر بخشا۔ کیا ہی خوش قسمت ہے سرینگر اور انموزہ اور خان یار کا محلہ جس کی خاک پاک میں اس ابدی شہزادہ خدا کے مقدس نبی نے اپنا مطہر جسم دولیعت کیا۔ اور بہت سے کشمیر کے باشندوں کو حیات جاودانی اور حقیقی نجات سے حصّہ دیا۔ ہمیشہ خدا کا جلال اس کے ساتھ ہو۔ آمین سو جیسا کہ وہ نبی شہزادہ دنیا میں غربت اور مسکینی سے آیا۔ اور غربت اور مسکینی اور حلم کا دنیا کو نمونہ دکھلایا۔ اس زمانے میں خدا نے چاہا کہ اس کے نمونے پر مجھے بھی جو امیری اور حکومت کے خاندان سے ہوں اور ظاہری طور پر بھی اس شہزادہ نبی اللہ کے حالات سے مشابہت رکھتا ہوں ان لوگوں میں کھڑا کرے جو حلوتی اخلاق سے بہت دُور جا پڑے ہیں۔ سو اس نمونے پر میرے لئے خدا نے یہی چاہا ہے کہ میں غربت اور مسکینی سے دنیا میں رہوں۔ خدا کے کلام میں قدیم سے وعدہ تھا کہ ایسا انسان دنیا میں پیدا ہو۔ اسی لحاظ سے خدا نے میرا نام مسیح موعود رکھا۔ یعنی ایک شخص جو عیسیٰ مسیح کے اخلاق کے ساتھ ہمرنگ ہے۔ خدا نے مسیح علیہ السلام کو رومی سلطنت کے ماتحت جگہ دی تھی اور اس سلطنت نے اُن کے حق میں عمداً کوئی ظلم نہیں کیا مگر یہودیوں نے جو ان کی قوم تھے بہت ظلم کیا اور بڑی توہین کی اور کوشش کی کہ سلطنت کی نظر میں اس کو باغی ٹھیرا دیں۔ مگر میں جانتا ہوں کہ ہماری یہ سلطنت جو سلطنت برطانیہ ہے خدا اس کو سلامت رکھے رومیوں کی نسبت قوانین معدلت بہت صاف اور اس کے حکام پیلاطوس سے زیادہ تر زیرکی اور فہم اور عدالت کی روشنی اپنے دل میں رکھتے ہیں اور اس سلطنت کی عدالت کی چمک رومی سلطنت کی نسبت اعلیٰ درجہ پر ہے۔ سو خدا تعالیٰ کے فضل کا شکر ہے کہ اس نے ایسی سلطنت کے ظلّ حمایت کے نیچے مجھے رکھا ہے جس کی تحقیق کا پلہ شبہات کے پلّے سے بڑھ کر ہے۔

غرض مسیح موعود کا نام جو آسمان سے میرے لئے مقرر کیا گیا ہے اس کے معنے

کشف الغطاء صفحہ 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 192 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 457 پر درج ہے

مماثلت کا حصّہ لیا ہے۔ مگر اس اُمت کا مسیح موعود کُھلے کُھلے طور پر خدا کے حکم اور اذن سے اسرائیلی مسیح کے مقابل پر کھڑا کیا گیا ہے۔ تا موسوی اور محمدی سلسلہ کی مماثلت سمجھ آجائے۔ اِسی غرض سے اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔ یہاں تک کہ اس ابن مریم پر ابتلاء بھی اسرائیلی ابن مریم کی طرح آئے۔ اوّل جیسا کہ عیسیٰ بن مریم محض خدا کے نفخ سے پیدا کیا گیا۔ اسی طرح یہ مسیح بھی سورۃ تحریم کے وعدہ کے موافق محض خدا کے نفخ سے مریم کے اندر سے پیدا کیا گیا۔ اور جیسا کہ عیسیٰ بن مریم کی پیدائش پر بہت شور اُٹھا۔ اور اندھے مخالفوں نے مریم کو کہا۔ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا[1] اسی طرح اس جگہ بھی کہا گیا اور شور قیامت مچایا گیا۔ اور جیسا کہ خدا نے اسرائیلی مریم کے وضع حمل کے وقت مخالفوں کو عیسیٰ کی نسبت یہ جواب دیا۔ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا[2]۔ یہی جواب خدا تعالیٰ نے میری نسبت براہین احمدیہ میں رُوحانی وضع حمل کے وقت جو استعارہ کے رنگ میں تھا مخالفوں کو دیا۔ اور کہا کہ تم اپنے فریبوں سے اس کو نابود نہیں کرسکتے۔ مَیں اس کو لوگوں کے لئے رحمت کا نشان بناؤں گا۔ اور ایسا ہونا ابتداء سے مقدر تھا۔ اور پھر جس طرح یہودیوں کے علماء نے حضرت عیسیٰ پر فتویٰ تکفیر کا لگایا اور ایک شریر فاضل یہودی نے وہ استفتاء طیار کیا۔ اور دوسرے فاضلوں نے اس پر فتویٰ دیا۔ یہاں تک کہ بیت المقدس کے صدہا عالم فاضل جو اکثر اہلحدیث تھے۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ پر تکفیر کی مُہریں لگا دیں*۔ یہی معاملہ مجھ سے ہوا۔ اور پھر جیسا کہ اس تکفیر کے بعد جو حضرت عیسیٰ

* حاشیہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے وقت میں یہودی اگرچہ بہت فرقے تھے مگر دو حق پر سمجھے جاتے تھے وہ دو فرقے ہو گئے تھے۔ (۱) ایک وہ جو توریت کے پابند تھے۔ اسی سے اجتہاد کے طور پر مسائل استنباط کرتے تھے (۲) دوسرا فرقہ اہلحدیث تھا جو توریت پر احادیث کو قاضی سمجھتے تھے۔ یہ اہلحدیث اسرائیلی بلاد میں بہت پھیل گئے تھے اور ایسی ایسی حدیثوں پر عمل کرتے تھے جو اکثر توریت کی معارض اور نقیض تھیں اور ان کی یہ حجت تھی کہ بعض مسائل شرع مثلاً عبادات اور معاملات اور قانون مجازات کے مسائل توریت میں ملتے نہیں ہیں۔ ان پر حدیثوں کی رو سے اطلاع

[1] مریم: ۲۸ [2] مریم: ۲۲

یہ حوالہ صفحہ 458 پر درج ہے	کشتی نوح صفحہ 49 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 53 از مرزا قادیانی

سکھوں کے زمانہ کے عوض ہم کو ملی ہے یوں ہی رد کردیں۔

اور میں اس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود مانتی ہے خاص طور پر سمجھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ ان ناپاک عادتوں سے پرہیز کریں۔ مجھے خدا نے جو مسیح موعود کر کے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابن مریم کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجا لاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہے۔ سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے۔ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟ نہیں بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو۔ اور ہمدرد نوع انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ۔ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کے لئے اترتے ہیں۔ مگر یہ ایک دن کا کام نہیں ترقی کرو ترقی کرو۔ اس دھوبی سے سبق سیکھو جو کپڑوں کو اول بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دیئے جاتا ہے یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیریں تمام میل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں۔ تب صبح اٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے اور بار بار پتھروں پر مارتا ہے۔ تب وہ میل جو کپڑوں کے اندر تھی اور ان کا جزو بن گئی تھی کچھ آگ سے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر یکدفعہ جدا ہونی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتدا میں تھے۔ یہی انسانی نفس کے سفید ہونے

گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 14 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 458 پر درج ہے

جس حالت میں اسلامی قوموں میں سے کروڑہا لوگ روئے زمین پر ایسے پائے جاتے ہیں جو جہاد کا بہانہ رکھ کر غیر قوموں کو قتل کرنا اُن کا شیوہ ہے بلکہ بعض تو ایک محسن گورنمنٹ کے زیر سایہ رہ کر بھی پوری صفائی سے اُن سے محبت نہیں کر سکتے۔ سچی ہمدردی کو کمال تک نہیں پہنچا سکتے اور نہ نفاق اور دورنگی سے بکلی پاک ہو سکتے ہیں اس لئے حضرت مسیح کے اوتار کی سخت ضرورت تھی۔ سو مَیں وہی اوتار ہوں جو حضرت مسیح کی رُوحانی شکل اور خُو اور طبیعت پر بھیجا گیا ہوں۔

اور دوسری قسم ظلم کی جو خالق کی نسبت ہے۔ وہ اس زمانہ کے عیسائیوں کا عقیدہ ہے جو خالق کی نسبت کمال غلو تک پہنچ گیا ہے۔ اس میں تو کچھ شک نہیں جو حضرت عیسٰے علیہ السلام خدا تعالیٰ کے ایک بزرگ نبی ہیں اور بلاشبہ عیسٰی مسیح خدا کا پیارا خدا کا برگزیدہ اور دنیا کا نور اور ہدایت کا آفتاب اور جناب الٰہی کا مقرب اور اس کے تخت کے نزدیک مقام رکھتا ہے۔ اور کروڑہا انسان جو اس سے سچی محبت رکھتے ہیں اور اُس کی وصیتوں پر چلتے ہیں اور اس کی ہدایات کے کاربند ہیں۔ وہ جہنم سے نجات پائیں گے لیکن باایں یہ سخت غلطی اور کفر ہے کہ اُس برگزیدہ کو خدا بنایا جائے۔ خدا کے پیاروں کو خدا سے ایک بڑا تعلق ہوتا ہے اس تعلق کے لحاظ سے اگر وہ اپنے تئیں خدا کا بیٹا کہہ دیں یا یہ کہدیں کہ خدا ہی ہے جو اُن میں بولتا ہے اور وہی ہے جس کا جلوہ ہے تو یہ باتیں بھی کسی حال کے موقع میں ایک معنے کے رو سے صحیح ہوتے ہیں جن کی تاویل کی جاتی ہے۔ کیونکہ انسان جب خدا میں فنا ہو کر اور پھر اس کے نور سے پرورش پا کر نئے سرے ظاہر ہوتا ہے تو ایسے لفظ اُس کی نسبت مجازاً بولنا قدیم محاورہ اہل معرفت ہے کہ وہ خود نہیں بلکہ خدا ہے جو اُس میں ظاہر ہوا ہے۔ لیکن اس سے درحقیقت یہ نہیں کھلتا کہ وہی شخص درحقیقت رب العالمین ہے اس نازک محل میں اکثر عوام کا قدم پھسل جاتا ہے اور ہزارہا بزرگ اور ولی اور اوتار جو خدا بنائے گئے وہ بھی دراصل انہی لغزشوں کی وجہ سے بنائے گئے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جب

ضمیمہ رسالہ جہاد صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 26 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 458 پر درج ہے

صفحہ ۴۹۹

تمہید ہشتم۔ جو امر خارق عادت کسی ولی سے صادر ہوتا ہے۔ وہ حقیقت میں اُس متبوع کا معجزہ ہے جس کی وہ اُمّت ہے اور یہ بدیہی اور

صفحہ ۴۹۹

کہ قادر مطلق کہ جس کے علم قدیم سے ایک ذرہ مخفی نہیں اور جس کی طرف کوئی نقصان اور خسران عاید نہیں ہوسکتا۔ اور جو ہر یک قسم کے جہل اور آلودگی اور ناتوانی اور غم اور حزن اور درد اور رنج اور گرفتاری سے پاک ہے وہ کیوں کر اُس چیز کا عین ہوسکتا ہے کہ جو

بدرجہ یقین کامل پہنچکر پھر منکر ہیں۔ پھر بعد اسکے فرمایا۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قَرِيْبًا مِّنَ الْقَادِيَانِ۔ وَ بِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَ بِالْحَقِّ نَزَلَ۔ صَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا۔ یعنے ہم نے ان نشانوں اور عجائبات کو اور نیز اس الہام پُر از معارف و حقائق کو قادیان کے قریب اُتارا ہے اور ضرورت حقّہ کے ساتھ اُتارا ہے اور بضرورت حقّہ اُترا ہے۔ خدا اور اُسکے رسول نے خبر دی تھی کہ جو اپنے وقت پر پوری ہوئی اور جو کچھ خدا نے چاہا تھا وہ ہونا ہی تھا۔ یہ آخری فقرات اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اِس شخص کے ظہور کیلئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حدیث متذکرۂ بالا میں اشارہ فرما چکے ہیں اور خدائے تعالےٰ اپنے کلام مقدس میں اشارہ فرما چکا ہے چنانچہ وہ اشارہ حصّہ سوم کے الہامات میں درج ہوچکا ہے اور فرقانی اشارہ اِس آیت میں ہے هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ[1]۔ یہ آیت جسمانی اور سیاست مُلکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے۔ اور جس غلبۂ کاملہ دینِ اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اِس دُنیا میں تشریف لائینگے تو اُن کے ہاتھ سے دینِ اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ لیکن اِس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکّل اور ایثار اور آیات اور انوار کے رُو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اِس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں اور بحدّی اتحاد ہے کہ نظرِ کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے اور نیز ظاہری طور پر

صفحہ ۴۹۹

[1] الصّف : ۱۰

براہین احمدیہ جلد 1 صفحہ 499 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 593 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 458 پر درج ہے

حوالہ نمبر 372

پھر حضرت اقدس نے ڈوئی کی اس تحدی پر بحث کی ہے جو اس نے اپنے مخالفوں کے لیے کی ہے کہ میرے مخالف ہلاک ہو جائیں گے خصوصاً مسلمان۔ حضرت حجۃ اللہ نے بڑے پُر زور اور پُر شوکت الفاظ میں لکھا ہے کہ:

کُل مسلمانوں کو ہلاک کرنے کی کوئی ضرورت نہیں اور علاوہ ازیں یہ امر مشکوک ہو سکتا ہے۔ اس کو یہ کہنے کی گنجائش ہے کہ مسلمان ہلاک تو ہو ہی جائیں گے گو پچاس یا ساٹھ سال کے اندر۔ اور وہ خود اس عرصہ میں ہلاک ہو جائے گا۔ پھر کون اس سے پوچھنے والا ہوگا۔ اس لیے بہتر ہے کہ سارے مسلمانوں کو چھوڑ کر میرے مقابلہ میں آئے اور میں عیسائیوں کے خود ساختہ خدا کی نسبت تمام مسلمانوں سے زیادہ کراہت اور نفرت رکھتا ہوں۔ یہاں تک کہ اگر کُل مسلمانوں کی نفرت عیسائیوں کے خدا کی نسبت ترازو کے ایک پلّہ میں رکھ دی جاوے اور میری نفرت ایک طرف تو میرا پلّہ اس سے بھاری ہوگا۔ اور میں ایسے شخص کو جو عورت کے پیٹ سے نکل کر خدا ہونے کا دعویٰ کرے بہت ہی بڑا گنہگار اور ناپاک انسان سمجھتا ہوں۔ مگر ہاں میرا یہ مذہب ہے کہ مسیح ابن مریم رسُول اس الزام سے پاک ہے۔ اس نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا۔ میں اسے اپنا ایک بھائی سمجھتا ہوں۔ اگرچہ خدا تعالیٰ کا فضل مجھ پر اس سے بہت زیادہ ہے۔ اور وہ کام جو میرے سپرد کیا گیا ہے۔ اس کے کام سے بہت ہی بڑھ کر ہے۔ تاہم میں اس کو اپنا ایک بھائی سمجھتا ہوں اور میں نے اُسے بارہا دیکھا ہے۔ ایک بار میں نے اور مسیحؑ نے ایک ہی پیالہ میں گائے کا گوشت کھایا تھا۔ اس لیے میں اور وہ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔

غرض اس طرح پر حضرت حجۃ اللہ نے بلحاظ اپنے کام اور ماموریت کے اور خدا تعالیٰ کے ان فضلوں اور انعاموں کے جو حضرت مسیح موعود کے شامل حال ہیں تحدیث بالنعمت اور تبلیغ کے طور پر ذکر فرمایا اور یہاں تک کہا کہ

• میں خدا سے ہوں اور مسیح مجھ سے ہے۔

ان امور کے پیش کرنے کے بعد آپ نے پھر پُر شوکت اور تحدی کے ساتھ اس کو مقابلہ کے لیے دعوت کی ہے۔ کہ

اگر وہ سچا ہے تو اُسے چاہیے کہ مقابلہ کے لیے نکلے اور یہ دُعا کرے کہ

ہم دونوں میں سے جو کاذب ہے وہ صادق کے سامنے ہلاک ہو

یہ خلاصہ ہے اس تحریر کا جو ہم نے اپنے طور پر لکھا ہے۔ اصل چٹھی ستمبر کے آخیر تک انشاء اللہ شائع ہو سکے گی۔

ملفوظات جلد دوم صفحہ 251، طبع جدید، از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 459 پر درج ہے

جنت اور نار کی حقیقت بھی ظاہر کی گئی ہے پھر کیونکر ممکن تھا کہ اس کی تفسیر میں غلطی کر سکتے غلطی کا احتمال صرف ایسی پیشگوئیوں میں ہوتا ہے جن کو اللہ تعالےٰ خود اپنی کسی مصلحت کی وجہ سے مبہم اور مجمل رکھنا چاہتا ہے اور مسائل دینیہ سے ان کا کچھ علاقہ نہیں ہوتا۔ یہ ایک نہایت دقیق راز ہے جس کے یاد رکھنے سے معرفت صحیحہ مرتبہ نبوت کی حاصل ہوتی ہے اور اسی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کے ستر باع کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کماہی ظاہر فرمائی گئی ہو اور صرف امثلہ قریبہ اور صور متشابہ اور امور متشاکلہ کے طرز بیان میں جہاں تک غیب محض کی تفہیم بذریعہ انسانی قویٰ کے ممکن ہے اجمالی طور پر سمجھایا گیا ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں اور ایسے ۱۹۲ امور میں اگر وقت ظہور کچھ جزئیات غیر معلومہ ظاہر ہو جائیں تو شان نبوت پر کچھ جائے حرف نہیں۔ مگر قرآن اور حدیث پر غور کرنے سے یہ بخوبی ثابت ہو گیا ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ تو یقینی اور قطعی طور پر سمجھ لیا تھا کہ وہ ابن مریم جو رسول اللہ نبی ناصری صاحب انجیل ہے وہ ہرگز دوبارہ دنیا میں نہیں آئے گا۔ بلکہ اس کا کوئی مثیل آئے گا جو بوجہ مماثلت روحانی اس کے نام کو خدا تعالیٰ کی طرف سے پائیگا۔

اور منجملہ اُن علامات کے جو اس عاجز کے مسیح موعود ہونے کے بارے میں پائی جاتی ہیں وہ خدمات خاصہ ہیں جو اس عاجز کو مسیح ابن مریم کی خدمات کے رنگ پر سپرد کی گئی ہیں۔ کیونکہ مسیح اس وقت یہودیوں میں آیا تھا کہ جب توریت کا مغز اور بطن یہودیوں کے دلوں پر سے اُٹھایا گیا تھا اور وہ زمانہ حضرت موسیٰ سے چودہ سو برس بعد تھا کہ جب مسیح ابن مریم یہودیوں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا تھا۔ پس ایسے ہی زمانہ میں یہ عاجز آیا کہ جب قرآن کریم کا مغز اور بطن مسلمانوں کے دلوں پر سے اٹھایا گیا اور یہ زمانہ بھی حضرت مثیل موسیٰ کے وقت سے ۱۹۳ اسی زمانہ کے قریب قریب گذر چکا تھا جو حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کے درمیان میں زمانہ تھا۔

ازالہ اوہام صفحہ 692 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 473 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 461 پر درج ہے

حوالہ نمبر 374

فاللہ خیرٌ حافظًا وخیر مأزرا۔ ومن الآیة المبارکة العظیمة انه اذا وجد فساد المتنصرین ورأ انهم یصدون عن الدین صدودا۔ ورأی انهم یوذون رسول اللہ ویحتقرونه ویطرون ابن مریم اطراء کبیرًا فاشتد غضبه غیرةً من عنده ونادانی وقال انی جاعلك عیسیٰ ابن مریم وکان اللہ علیٰ کل شیءٍ مقتدرا۔ فانا غیرة اللہ التی فارت فی وقتها۔ لکی یعلم الذین غلوا فی عیسیٰ ان عیسیٰ ما تفرد کتفرد اللہ و ان اللہ قادرٌ علیٰ ان یجعل عیسیٰ واحدًا من أمة نبیه وکان هذا وعدًا مفعولا۔ یا اخوان هذا هو الامر الذی اخفاه اللہ من اعین القرون الاولیٰ۔ وجلی تفاصیله فی وقتنا هذا یخفی ما یشاء و یبدی وقد خلت مثله فیما مضیٰ۔ وفی اختتیر هذا السطور الا نفی

ترجمہ را از جا ربودہ و از راہِ صواب بروں انداختہ۔ نگاہ نمی کنید بر سرِ ایں صد کہ چشم در راہِ آں بودہ اید؟ نمی بینید ظلمتِ سایہ گستردہ و لشکر ہائے فرو مایگان فراہم آمدہ؟ چرا بیدار نمی شوید! اسلام صورتِ یتیمے بہم زدہ پیدا کردہ و ہمت مسلمانان چوں شترِ لاغر رو بہ سستی نہادہ۔ وخوفِ خدا مانندِ متاعِ مفقود گردیدہ۔ و علمِ قرآں مثلِ زندہ در گور شدہ۔ اینہا ہمہ مے بینید و تجاہل میکنید!۔ اے مردمان از حزم و دیانت اندیشہ فرمائید و از رحمتِ خداوندی احتراز مجوئید۔ و آں فضل را پسِ پشت میاندازید کہ بوقتِ خود ظہور آوردہ۔ زنہار اعراض از آں منمائید۔ و اگر گفتارِ مرا شنو او وصیت ہائے مرا کہ امروز میکنم پذیرا شوید اللہ تعالیٰ از شما راضی شود و شما را شمر و کثیر گردانند۔ و برکاتِ خود

یہ حوالہ صفحہ 462 پر درج ہے	آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ 426 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 426 از مرزا قادیانی

عينك وهلالك، لا تخوفنى من سيف بتار ولا رمح ولا نار، وقد قتلنا قبل سيفك بسيف لا تعلمه، وذقنا طعم نار لا تعرفها، وانا ان شاء الله بعد ذلك من المنعمين- أيها العزيز! ان الذين أخلصوا قلوبهم لله وأسلموا وجوههم لله وشربوا كأسا من حب الله، فلا يضيعهم الله ربهم ولا يتركهم مولاهم، ولو عاداهم كل ورق الاشجار، وكل قطرة البحار، وكل ذرة الاحجار، وكل ما فى العالمين- بل الذين يطيعونه ولا يبتغون الا مرضاته هم قوم لا يحزنهم الا فراقه، واذا وجدوا ما ابتغوا فلا يبقى لهم هم ولا غم بعد ذلك ولو قتلوا او أحرقوا، ولا يضرهم سب قوم ولا لعن فرقة ويجعل الله كل لعنة بركة عليهم وكل سب رحمة فى حقهم، الا يعلم ربنا ما فى صدورنا؟ أأنت أعلم منه؟ فلا تكن من المستعجلين-

يا اخى! ما تركت السبيل، وما عاصيت الرب الجليل، وليس كتابنا الا الفرقان الكريم، وليس نبينا ومحبوبنا الا المصطفى الرحيم، ولعنة الله على الذين يخرجون عن دينه مثقال ذرة، فهم يدخلون جهنم ملعونين- ولكن يا اخى! ان فى كتاب الله نكاتا ومعارف لا يزاحمها عقيدة ولا يناقضها حكم، ولا يلقاها من الامم الا الذى وجد وقت ظهورها، وكان من المنقطعين المبعوثين. ولله أسرار وأسرار ووراء أسرار لا تطلع نجومها الا فى وقتها، فلا تجادل الله فى اسراره أتجترئ على ربك وتقول: لما فعلت كذا؟ ولم ما فعلت كذا؟ يا أخى! فوض غيب الله الى الله ولا تدخل فى غيوبه، ولا تزخ دقائق المعارف التى دق مأخذها فى ظواهر الشرع، ولا تقف ما ليس لك به علم. وثبت نفسك على سبيل المتقين-

ما كان ايمان الاخيار من الصحابة والتابعين بنزول المسيح

تحفہ بغداد صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 9,8 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 462 پر درج ہے

حوالہ نمبر 375

علیہ السلام الا اجمالیا، وکانوا یؤمنون بالنزول مجملا، ویفوضون تفاصیلها الی الله خالق السموات والارضین، وکیف یجوز نزول المسیح علیہ السلام علی المعنی الحقیق، والله قد أخبر فی کتابه العزیز أنه توفی ومات، وقال: یٰعِیۡسٰۤی اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ۔(۱)

وقال: فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ کُنۡتَ اَنۡتَ الرَّقِیۡبَ عَلَیۡهِمۡ۔ (۲)

وقال: فَیُمۡسِکُ الَّتِیۡ قَضٰی عَلَیۡهَا الۡمَوۡتَ۔ (۳)

وقال: وَحَرٰمٌ عَلٰی قَرۡیَةٍ اَهۡلَکۡنٰهَاۤ اَنَّهُمۡ لَا یَرۡجِعُوۡنَ۔(۴)

وقال: وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهِ الرُّسُلُ۔(۵)

یعنی ماتوا کلهم کما استدل به الصدیق الاکبر عند وفات النبی صلی الله علیه وسلم، فما بقی شك بعد ذلك فی وفات المسیح و امتناع رجوعه ان کنتم بالله وآیاته مؤمنین۔

وقد ختم الله برسولنا النبیین، وقد انقطع وحی النبوة، فکیف یجیئ المسیح ولا نبی بعد رسولنا؟ أیجیئ معطلاً من النبوة کالمعزولین؟ وقد بشرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم أن المسیح الآتی یظهر من أمته وهو أحد من المسلمین۔ وفی الصحاح أحادیث صحیحة مرفوعة متصلة شاهدة علی وفات عیسٰی علیه السلام، خصوصًا فی البخاری(۶) بیان مصرح فی هذا الأمر، فالعجب کل العجب علی فهم رجل یشك فی وفاته بعد کتاب الله ورسوله

---

(۱) آل عمران: ۵۶ (۲) المائدہ: ۱۱۸ (۳) الزمر: ۴۳ (۴) الانبیاء: ۹۶
(۵) آل عمران: ۱۴۵ (۶) اعنی صحیح البخاری۔

تحفہ بغداد صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 9,8 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 462 پر درج ہے

حوالہ نمبر 376

وحی اللّٰہ لا تلبیس الشیاطین۔ ثم ما اکتفیت بهذا بل عرضته علی الکتاب والسنة ودعوتُ اللّٰہ ان یؤیدنی۔ فدقّق اللّٰہ نظری فیهما وجعلنی من المؤیدین۔ وظهر علیّ بالنصوص البیّنة القرآنیة والحدیثیة ان المسیح بن مریم علیه السلام قد توفی ولحق باخوانه من النبیّین۔ وکنت اعلم ان وفاة المسیح حق ثابت بالنّصوص البیّنة القطعیة القرآنیة والحدیثیة واعلم ان الهامی لا غبار علیه ولا تلبیس ولا تخلیط۔ ومع ذٰلک کان یقینی بان اعتقاد المسلمین فی نزول المسیح حق لا شبهة فیه ولا ریب فعسر علیّ تطبیقهما وکنت من المتحیرین۔ فما قنعت بالنصوص فقط لانی وجدت فی الاحادیث رائحة قلیلة یسیرة من دخن الاختلاف بظاهر النظر وان کانت الدلائل القویة القاطعة معاد بایدینا وکان القرآن معنا کله بل ابتغیت معرفة تامة نقیة بیضاء التی یتلالاء کل شیء من شقوقها و تبلّغ الی الحق الیقین۔ فتضرعت فی حضرة اللّٰہ تعالٰی وطرحت بین یدیه متمنیًا لکشف سر النزول وکشف حقیقة الدجال لاعلمه علم الیقین وارٰئه عین الیقین۔ فتوجهت عنایته لتعلیمی وتفهیمی واُلهمتُ و عُلّمت من لدنه ان النزول فی اصل مفهومه حق ولکن ما فهم المسلمون حقیقته۔ لان اللّٰہ تعالٰی اراد اخفاءه۔ فغلب قضاءه ومکره وابتلاءه علی الافهام فصرف وجوههم عن الحقیقة الروحانیة الی الخیالات الجسمانیة فکانوا بها من القانعین۔ وبقی هذا الخبر مکتومًا مستورًا کالحب فی السنبلة قرنًا بعد قرن۔ حتی جاء زماننا واغترب الاسلام۔

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 553-552 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 553-552 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 462 پر درج ہے

حوالہ نمبر 376

وكثرت الآثام. وغلبت ملة عبدة الصليب فصالوا على المسلمين بالافتراء والمين. واحلوا سفك عشاق كانوا كصيد الحرمين. فصبت علينا مصائب كنا لا نستطيع احصاءها وضاقت الارض علينا ترمت مقلتنا باستشراف الناصرين. فاراد الله ان ياتى بصبح الصداقة. ويعين طلاب الحقيقة من الاعالى والادانى. بنضو الوشاح عن مخدرة المعانى. ويشفى صدور المومنين. وكنا احق بها واهلها لانا راينا باعيننا اطراء المسيح وازدراء المصطفٰى ودعوة الناس الى الوهية ابن مريم وسب خير الورى. وسمعنا السب مع الشرك والمين. واحرقنا بالنارين. فكشف الله الحقيقة علينا لتكون النار علينا بردًا و سلامًا. وكان حقا على الله نصر المضطرين. فاخبرنى ربى ان النزول روحانى لا جسمانى وقد مضى نظيره فى سنن الاولين. وان الله لا يبدل سنته ولا عاداته ولا يكلف نفسا الا وسعها. كذالك يفعل و هو خير الفاعلين. والسر فى ذالك ان للانبياء عند هب الاهوية المهلكة و ابتداع المسالك الشاغرة تدليات وتنزلات الى هذا العالم فاذا جاء وقت تدلى نبى ونزوله بمجيئى فتنة توذيه يطلب من ربه محط انواره. ومظهر ارادته وانظاره. ووارث روحانيته ليكون هذا المظهر له من المنشطين. فيحد له ربه عبدًا من عباده ويلقى اراداته فى قلبه فيكون هذا العبد اشد مناسبة و اقرب جوهرًا من ذالك النبى ويشابهه من حيث الهوية المبعوثية مشابهة تامة كاملة كانه هو. ويكمل ما ترتيب فى قومه المخذولين. وذالك سر عظيم من الاسرار السماوية. ما يفهمه عقول سطحية ولا يلقاها الا الذين اوتوا العلم من عند الله وما كان لعين لاقت الاعتلال ان تجتلى الهلال نظورى للمبصرين. وقد جرت عادة الله تعالٰى على انه لا يكشف قناع الاخبار الآتية من كل جهة الا فى وقتها ويبقى قبل الوقت بعض اغماضات ومعان مطوية ومستورة مكتومة ابتلاءً للذين يجدون زمان ظهورها فيطمئن الحتم فى زمانهم. ليهينهم او يكرمهم بامتحانهم وقد

۵۵۳

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 552،553 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 552،553 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 462 پر درج ہے

اور علماء وقت اُن کو قبول کرتے رہے ہیں لیکن اس زمانہ کے اکثر علماء کی یہ عجیب حالت ہے کہ اگر خدائے تعالیٰ کا الہام ولایت جس کا کبھی سلسلہ منقطع نہیں اپنے وقت پر بعض مجمل مکاشفات نبویہ اور استعارات سربستہ قرآنیہ کی کوئی تفسیر کرے تو بنظر انکار و استہزاء اس کو دیکھتے ہیں حالانکہ صحاح میں ہمیشہ یہ حدیث پڑھتے ہیں کہ قرآن شریف کیلئے ظہر و بطن دونوں ہیں اور اس کے عجائبات قیامت تک ختم نہیں ہو سکتے اور ہمیشہ اپنے مُنہ سے اقرار کرتے ہیں کہ اکثر اکابر محدثین کشوف و الہامات اولیاء کو مدِ صحیح کے قائم مقام سمجھتے رہے ہیں۔

ہم نے جو رسالہ فتح اسلام اور توضیح مرام میں اس اپنے کشفی و الہامی امر کو شائع کیا ہے کہ مسیح موعود سے مراد یہی عاجز ہے میں نے سنا ہے کہ بعض ہمارے علماء اس پر بہت افروختہ ہوئے ہیں اور انہوں نے اس بیان کو ایسی بدعات میں سے سمجھ لیا ہے کہ جو خارج اجماع اور برخلاف عقیدہ متفق علیہا کے ہوتی ہیں حالانکہ ایسا کرنے میں اُن کی بڑی غلطی ہے۔

اوّل تو یہ جاننا چاہیئے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہماری ایمانیات کی کوئی جُزو یا ہمارے دین کے رُکنوں میں سے کوئی رُکن ہو بلکہ صدہا پیشگوئیوں میں سے یہ ایک پیشگوئی ہے جس کو حقیقتِ اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں جس زمانہ تک یہ پیشگوئی بیان نہیں کی گئی تھی اُس زمانہ تک اسلام کچھ ناقص نہیں تھا اور جب بیان کی گئی تو اس سے اسلام کچھ کامل نہیں ہو گیا۔ اور پیشگوئیوں کے بارہ میں یہ ضروری نہیں کہ وہ ضرور اپنی ظاہری صورت میں ہی پوری ہوں بلکہ اکثر پیشگوئیوں میں ایسے ایسے اسرار پوشیدہ ہوتے ہیں کہ قبل از ظہور پیشگوئی خود انبیاء کو ہی جن پر وہ وحی نازل ہو سمجھ میں نہیں آ سکتے چہ جائیکہ دوسرے لوگ اُن کو یقینی طور پر سمجھ لیں۔ دیکھو جس حالت میں ہمارے سید و مولیٰ آپ اس بات کا اقرار کرتے تھے کہ بعض پیشگوئیوں کو میں نے کسی اور صورت پر سمجھا اور ظہور اُن کا کسی اور صورت پر ہوا۔ تو پھر دوسرے لوگ گو عرض کے طور پر ساری اُمّت ہی کیوں نہ ہو کب ایسا دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ہماری سمجھ میں غلطی نہیں۔ سلف صالح ہمیشہ اس طرح کا کلمہ کہتے رہے ہیں

حوالہ نمبر 378

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟
ایک جماعت الگ بنانے کی وجہ

کل میں نے سنا تھا. کہ ایک شخص نے کہا. کہ اس فرقہ میں اور دوسرے لوگوں میں سوائے اس کے اور کچھ فرق نہیں. کہ یہ لوگ وفاتِ مسیح کے قائل ہیں اور وہ لوگ وفاتِ مسیح کے قائل نہیں. باقی سب عملی حالت مثلاً نماز روزہ اور زکوٰۃ اور حج وہی ہیں. سو سمجھنا چاہیئے کہ یہ بات صحیح نہیں کہ میرا دنیا میں آنا صرف حیاتِ مسیح کی غلطی کو دور کرنے کے واسطے ہے. اگر مسلمانوں کے درمیان صرف یہی ایک غلطی ہوتی تو اتنے کے واسطے ضرورت نہ تھی کہ ایک شخص خاص مبعوث کیا جاتا اور الگ جماعت بنائی جاتی. اور ایک بڑا شور برپا کیا جاتا. یہ غلطی دراصل آج نہیں پڑی بلکہ میں جانتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھوڑے ہی عرصہ بعد یہ غلطی پھیل گئی تھی. اور کئی خواص اور اولیا اور اہل اللہ کا یہی خیال تھا اگر یہ کوئی ایسا اہم امر ہوتا تو خدا تعالےٰ اسی زمانہ میں اس کا ازالہ کر دیتا. لیکن اس زمانہ میں بہت سی باتیں مسلمانوں میں ایسی داخل ہو گئی ہیں. جن کی اصلاح کی ضرورت ہے.

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے، صفحہ 3 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 465 پر درج ہے

اور آپ کی پیروی سے نہیں بلکہ براہ راست مقام نبوت حاصل رکھتا ہوگا اور اس کی عملی حالتیں شریعتِ محمدیہ کے مخالف ہونگی اور قرآن شریف کی صریح مخالفت کر کے لوگوں کو فتنہ میں ڈالیگا اور اسلام کی ہتک عزت کا موجب ہوگا۔ یقیناً سمجھو کہ خدا ہرگز ایسا نہیں کریگا۔ بے شک حدیثوں میں مسیح موعود کے ساتھ نبی کا نام موجود ہے مگر ساتھ اُس کے اُمتی کا نام بھی تو موجود ہے۔ اور اگر موجود بھی نہ ہوتا تو مفاسد مذکورہ بالا پر نظر کر کے ماننا پڑتا کہ ہرگز ایسا ہو نہیں سکتا کہ کوئی مستقل نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آوے کیونکہ ایسے شخص کا آنا صریح طور پر ختم نبوت کے منافی ہے۔ اور یہ تاویل کہ پھر اُس کو اُمتی بنایا جائیگا اور وہی تو مسلم نبی مسیح موعود کہلائیگا۔ یہ طریق عزت اسلام سے بہت بعید ہے۔ جس حالت میں حدیثوں سے ثابت ہے کہ اسی اُمت میں سے یہود پیدا ہونگے تو افسوس کی بات ہے کہ یہود تو پیدا ہوں اس اُمت میں سے اور مسیح باہر سے آوے۔ کیا ایک خدا ترس کیلئے یہ ایک مشکل بات ہے؟ کہ جیسا کہ اسکی عقل اس بات پر تسلی پکڑتی ہے کہ اس اُمت میں بعض لوگ ایسے پیدا ہونگے جن کا نام یہود رکھا جائیگا۔ ایسا ہی اسی اُمت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام عیسیٰ اور مسیح موعود رکھا جائیگا۔ کیا ضرورت ہے کہ حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اُتارا جائے اور اُسکی مستقل نبوت کا جامہ اُتار کر اُمتی بنایا جائے۔ مگر کہو کہ یہ کارروائی بطور سزا کے ہوگی کیونکہ اُنکی اُمت نے اُنکو خدا بنایا تھا تو یہ جواب بھی بیہودہ ہے کیونکہ اس میں حضرت عیسیٰ کا کیا قصور ہے۔

حاشیہ: یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ کا دوبارہ دنیا میں آنا اجماعی عقیدہ ہے یہ سراسر افترا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع صرف اس آیت پر ہوا تھا کہ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ [1] پھر بعد اُسکے اُمت میں طرح طرح کے فرقے پیدا ہوگئے۔ چنانچہ معتزلہ اب تک حضرت عیسیٰ کی وفات کے قائل ہیں۔ اور بعض اکابر صوفیہ بھی ان کی موت کے قائل ہیں اور مسیح موعود کے ظہور سے پہلے اگر اُمت میں سے کسی نے یہ خیال بھی کیا کہ حضرت عیسیٰ دوبارہ دنیا میں آئیں گے تو ان پر کوئی گناہ نہیں صرف اجتہادی خطا ہے جو اسرائیلی نبیوں سے بھی بعض پیشگوئیوں کے سمجھنے میں ہوتی رہی ہے۔ منہ

[1] آل عمران: ۱۴۵

حقیقت الوحی حاشیہ صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 32 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 465 پر ہے

حوالہ نمبر 380

کے پاس صحابہؓ بیٹھے۔ آخر نتیجہ یہ ہوا۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اللہ فی اصحابی۔ گویا صحابہؓ خدا کا رُوپ ہو گئے۔ یہ درجہ ممکن نہ تھا کہ اُن کو ملتا اور دُور ہی بیٹھے رہتے۔ یہ بہت ضروری مسئلہ ہے۔ خدا تعالیٰ کا قُرب بندگانِ خدا کا قُرب ہے اور خدا تعالیٰ کا ارشاد کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ[1] اس پر شاہد ہے۔ یہ ایک بِتر ہے جس کو تھوڑے ہیں جو سمجھتے ہیں۔ مامور من اللہ ایک ہی وقت میں ساری باتیں کبھی بیان نہیں کر سکتا بلکہ وُہ اپنے دوستوں کے امراض کی تشخیص کر کے حسب موقع اُنکی اصلاح بذریعہ وعظ و نصیحت کرتا رہتا ہے اور وقتاً فوقتاً وہ اُن کے امراض کا ازالہ کرتا رہتا ہے۔ اب جیسے آج میں ساری باتیں بیان نہیں کر سکتا۔ ممکن ہے کہ بعض آدمی ایسے ہوں۔ جو آج ہی تقریر سُنکر چلے جاویں اور بعض باتیں اُن میں اُن کے مذاق اور مرضی کے خلاف ہوں تو وہ محروم گئے۔ لیکن جو متواتر یہاں رہتا ہے۔ وُہ ساتھ ساتھ ایک تبدیلی کرتا جاتا ہے اور آخر اپنے مقصد کو پا لیتا ہے۔ ہر ایک آدمی سچی تبدیلی کا محتاج ہے جس میں تبدیلی نہیں ہے۔ وہ مَنْ کَانَ فِیْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰی کا مصداق ہے۔ مجھے بہت سوزو گداز رہتا ہے کہ جماعت میں ایک پاک تبدیلی ہو۔ جو نقشہ اپنی جماعت کی تبدیلی کا میرے دل میں ہے وہ ابھی پیدا نہیں ہوا۔ اور اس حالت کو دیکھ کر میری وُہی حالت ہے۔ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ[2]

صرف وفاتِ مسیحؑ مقصد نہیں

میں نہیں چاہتا کہ چند الفاظ طوطے کی طرح بیعت کے وقت رٹ لئے جاویں۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ تزکیۂ نفس کا علم حاصل کرو۔ کہ ضرورت اسی کی ہے۔ ہماری یہ غرض ہرگز نہیں کہ مسیح کی وفات حیات پر جھگڑے اور مباحثہ کرتے پھرو۔ یہ ایک ادنیٰ سی بات ہے۔ اسی پر بس نہیں ہے۔ یہ تو ایک غلطی تھی۔ جس کی ہم نے اصلاح کر دی۔ لیکن ہمارا کام اور ہماری غرض ابھی اس سے بہت دُور ہے۔ اور وُہ یہ ہے کہ تم اپنے اندر ایک تبدیلی

[1] التوبۃ: ۱۱۹ [2] الشعراء: ۴

ملفوظات جلد دوئم صفحہ 72 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 466 پر درج ہے

اشدّ الانکار۔ وعلیٰ حیاتہ یصرّون وتلک کلمۃ بھا یموتون ۔ فاجتنب
ذٰلک ان کنت من الذین یؤمنون بالفرقان ولا یکفرون۔ ولا تکن کمثل
الذین ترکوا کلام اللّٰہ وراء ظھورھم فلا یبالون۔ ویقولون ان المسلمین اجمعوا
علیٰ حیاتہ کلا بل ھم یکذبون۔ واین الاجماع وفیھم المعتزلون۔ واذا قیل
لھم الا تفکرون فی قول ربکم فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ او بہ لا تؤمنون۔ فلیس جوابھم
الا ان یحرّفوا اٰیات اللّٰہ ویقولوا انّ معنی التوفّی رفع الروح مع الجسم العنصری
انظر کیف عن الحق یعدلون۔ ویعلمون انّ ھٰذا القول قول یجیب بہ عیسٰی
بحضرۃ العزّۃ یوم القیامۃ اذ یسئلہ اللّٰہ عن ضلالۃ الامّۃ وکذٰلک فی
الفرقان تقرء ون۔ فعجبت واللّٰہ کل العجب من شانھم ومن عقلھم وعرفانھم۔
الا یعلمون انہ ما کان لبشر ان یحضر یوم النشور۔ من قبل ان یقبض روحہ
ویکون من اصحاب القبور۔ مالھم لا یتدبّرون۔ وقد حثا الصحابۃ التراب فوق
خیر البریۃ۔ ومزارہ موجود الیٰ ھٰذا الوقت فی المدینۃ المنوّرۃ۔ فمن سوء الادب
ان یقال ان عیسٰی ما مات وان ھو الا شرک عظیم۔ یاکل الحسنات ویخالف الحصاۃ
بل ھو توفی کمثل اخوانہ۔ ومات کمثل اھل زمانہ۔ وانّ عقیدۃ حیاتہ قد جاءت
فی المسلمین من الملّۃ النصرانیۃ۔ وما اتخذوہ الٰھًا الا بھٰذہ الخصوصیّۃ۔
ثم اشاعھا النصاریٰ ببذل الاموال فی جمیع اھل البدو والحضر۔ بما لم یکن
احد فیھم من اھل الفکر والنظر۔ واما المتقدمون من المسلمین فلم یصدر
منھم ھٰذا القول الا علیٰ طریق العثار والعثرۃ۔ فھم قوم معذورون عند الحضرۃ
بما کانوا خاطئین غیر متعمّدین۔ وما اخطأوا الا من وجہ الطبائع الساذجۃ
واللّٰہ یعفو عن کل مجتھد یجتھد بصحۃ النیّۃ۔ ویؤدّی حق التحقیق من غیر
خیانۃ علیٰ قدر الاستطاعۃ۔ الا الذین جاء ھم الامام الحکم مع البیّنات

۳۹

حقیقۃ الوحی الاستفتاء ضمیمہ صفحہ 39 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 660 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 467 پر درج ہے

رہتے تھے اس ملک میں تو شاذ و نادر کوئی ایسا سال گذرتا ہوگا کہ زلزلہ نہ آتا ہو۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ اس ملک میں ہمیشہ زلزلے آتے رہے ہیں اور سخت زلزلے بھی آتے رہے ہیں حضرت عیسیٰ نے اپنی زندگی میں جب وہ اس ملک میں تھے اور ابھی کشمیر کی طرف سفر نہیں کیا تھا کئی زلزلے خود دیکھے ہونگے۔ پس میں نہیں سمجھ سکتا کہ ان معمولی حوادث کا نام پیشگوئی کیوں رکھا جائے۔ پس جس تمسخر کو آپ نے میری پیشگوئیوں میں تلاش کرنا چاہا اور نامراد رہے اگر آپ حضرت عیسیٰ کی ان پیشگوئیوں میں تلاش کرتے تو بغیر کسی محنت کے فی الفور آپ کو مل جاتا۔ اور یہ بھی صحیح نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ نے زلزلہ کا نام زلزلہ ہی رکھا کوئی تاویل نہیں کی۔ کیا آپ مجھے حضرت عیسیٰ کا کوئی ایسا فقرہ دکھلا سکتے ہیں جس میں لکھا ہو کہ ان پیشگوئیوں میں زلزلے سے مراد درحقیقت زلزلہ ہے کوئی استعارہ نہیں۔ اور بغیر حضرت عیسیٰ کی

✠ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کا زندہ آسمان پر جانا محض گپ ہے بلکہ وہ صلیب سے بچکر پوشیدہ طور پر ایران اور افغانستان کا سیر کرتے ہوئے کشمیر میں پہنچے اور ایک لمبی عمر وہاں بسر کی۔ آخر فوت ہو کر سری نگر محلہ خانیار میں مدفون ہوئے اور اب تک آپ کی وہیں قبر ہے۔ یُزار و یتبرک بہ۔ اور صلیب پر آپ فوت نہیں ہوئے۔ کچھ زخم بدن پر آئے تھے جن کا مرہم عیسیٰ کے ساتھ علاج کیا گیا تھا۔ اور اس مرہم کا نام اسی وجہ سے مرہم عیسیٰ رکھا گیا۔ منہ

✠ جس طرح ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد کی لڑائی میں مجروح ہو گئے تھے اور کچھ زخم تلواروں کے پیشانی مبارک پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آئے تھے اور سرتا پا خون سے آلودہ ہو گئے تھے اسی طرح بلکہ اس سے بہت کم حضرت عیسیٰ کو صلیب پر زخم آئے تھے پھر نہ معلوم کہ ان لوگوں کو حضرت عیسیٰ سے کیسی مشرکانہ محبت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم تو قبول کرتے ہیں مگر حضرت عیسیٰ کا مجروح اور زخمی ہونا ان کی شان سے بلند تر سمجھتے ہیں اور شور ڈالتے ہیں کہ انکی نسبت ایسا کیوں سمجھتے ہو اور ان کو تمام دنیا سے الگ ایک خصوصیت دینا چاہتے ہیں۔ وہی آسمان پر چڑھ کر پھر زمین پر اترنے والے۔ وہی اسقدر لمبی عمر پانے والے۔ مگر خدا نے ان کو پیدائش میں بھی اکیلا نہیں رکھا بلکہ کئی حقیقی بھائی اور کئی حقیقی بہنیں ان کی ایک ہی ماں سے تھیں۔ مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صرف اکیلے تھے۔ نہ کوئی دوسرا بھائی تھا نہ بہن۔ منہ

براہین احمدیہ حصہ پنجم ضمیمہ صفحہ 100 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 262 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 467 پر درج ہے

الزمان. نحتوا من عند انفسهم ان مهديهم مستتر في مغارة. ويخرج في آخر الزمان و
يحيي صحابة رسول الله ليقتلهم باذية. وان حسينًا بن علي وان كان ما نجّاهم من ظلم
يزيد. ولكن ينجّيهم بدمه في اليوم الآخر من عذاب شديد. وكذالك كل من نحو
ونحا نحت هذا الجواب. وسمعت ان فرقة من الوهابيين الهنديين ينتظرون
كمثل هذه الفرق شيخهم سيد احمد البريلوي وانفدوا اعمارهم في فلوات منتظرين
فهؤلاء كلهم حلّ رحلهم بالعالم لم يرجع احد من كبرائهم الى هذا الحين. بل رجع المنتظرون
اليهم وكم حسرات في قلوب المقبورين. فملخص القول ان عقيدة رجوع المسيح
وحياته كانت من نسج النصارى ومفترياتهم. ليطمئنوا بالاماني ويذيبوا اليهود
وهمزاتهم. واما المسلمون فدخلوها من غير ضرورة. وأخذوا من غير شبكة. و
اكلوا السم من غير حلاوة. ولذا قبلوا ركنًا من ركني الملة النصرانية. فلهم حظ الانكار
من الركن الثاني اعني الكفارة. وانا فصّلنا هذه الامور كلها في الكتاب. وكفاك
هذا ان كنت من الطُلّاب. ان الذين ظنوا من المسلمين ان عيسى نازل من السماء
ما اتبعوا الحق بل هم في وادي الضلال يتيهون. ما لهم بذالك من علم ان هم الا
يخرصون. أم أوتوا من البرهان او عُلّموا من القرآن فهم به مستمسكون. كلّا
بل اتبعوا اهواء الذين ضلوا من قبل وتركوا ما قال ربهم ولا يبالون. وقد ذكر
الفرقان ان عيسى قد توفى فبأي حديث بعد ذالك يؤمنون. الا يفكرون في سرّ
مجيء المسيح ام على القلوب اقفالها ام هم قوم لا يبصرون. ان الله كان قد منّ
على بني اسرائيل بموسى والنبيين الذين جاؤوا من بعده منهم. فعصوا انبياءهم
ففريقًا كذبوا وفريقًا يقتلون. فاراد الله ان ينزع منهم نعمته ويؤتيها قومًا آخرين
ثم ينظر كيف يعملون. فبعث مثيل موسى من قوم بني اسماعيل وجعل علماء
امته كانبياء سلسلة الكليم وكسر ظهور اليهود بها بما كانوا يستكبرون. وآتى
نبينا كلما اوتي موسى وزيادة وأتاه من الكتاب والخلفاء كمثله واحرق به
قلوب الذين ظلموا واستكبروا لعلهم يرجعون. فكما ان الله خلق الازواج كلها

خطبہ الہامیہ صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 6 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 468 پر درج ہے

من تلك الآيات ولم تتبعون ما تشابه من القول وتتركون البيّنات المحكمات۔ الا تعلمون ان الكفار طلبوا في هذه الآية معجزة الصعود الى السماء، من نبيّنا خير الانبياء وزبدة الاصفياء۔ فاجابهم الله ان رفع بشر مع جسمه ليس من عادته بل هو خلاف مواعيده وسنّته ولو فرض ان عيسٰی رُفع مع جسمه الى السماء الثانية۔ فما معنٰى هذا المنع في هذه الآية الم يكن عيسٰی بشرًا عند حضرة العزة۔ ثم اي حاجة اشتدت لرفعه الى السمٰوات العُلٰى، أارهقت الارض بضيقها او ما بقى مفرّ من ايدى اليهود فيها فرفع الى السماء ليُختفٰى، ايها الناس لا تجاوزوا حدود النهج القويم، وزنوا بالقسطاس المستقيم، ووالله ان موت عيسٰی خير للاسلام من حياته۔ وكل فتح الدين في مماته۔ اتستبدلون الذى هو شرّ بالذى هو خير۔ ولا تفرّقون بين النفع والضير۔ ووالله لن يجتمع حيات هذا الدين وحيات ابن مريم، وقد رئيتم ما عثّر حياته الى هذا الوقت وما هدّم، وترون كيف نصر النصارىٰ حياته وقدّم، وجرح الدّين الاقوم۔ و لمّا ثبت ضيره فيما بين يدينا فكيف يتوقع خيره فيما خلفنا۔ واذا جرّبنا الى طول الزمان مضرّات حياته۔ فاي خير يرجٰى من هذه العقيدة بعد ذلك مع ثبوت مضرّاته، والعاقل لا يعرض عن تجرباته۔ وان الله يواقى دروب الحكمة۔ ويرحم عباده ويعصمهم من ابواب الضلالة۔ ولا شك ان حيات عيسٰی وعقيدة نزوله باب من ابواب الاضلال۔ ولا يتوقع منه الا انواع الوبال۔ ولله في افعاله حِكَم لا تعرفونها ومصالح لا تمسّونها۔ ففكروا رحمكم الله ان عقيدة حيات عيسٰی كما نصرتم عليه الى هذا الآن ثم عقيدة نزوله في آخر الزمان امر ما افادكم مثقال ذرة۔ وما ايّد ديننا الذى هو خير الاديان۔ بل ايّد دين النصارىٰ وادخل افواجا من المسلمين في اهل الصلبان۔ فلا ادرى اي حاجة احسستم

الشرك والفجور ولستُ من الملومين۔ فلو كان رجوعه الى الدّنيا امرًا حقًّا قبل يوم القيامة فيلزم منه انه يكذب كذبًا شنيعًا عند سؤال حضرة العزّة۔ وهٰذا باطل بالبداهة فالنزول باطل من غير الشك والشبهة فاستيقظوا يا فتيان۔ اين انتم من تعليم القرآن۔ بل مات عيسٰی كما ماتت اخوانه من النبيّين۔ ولحق بهم كما تقرءون فی اخبار خير المرسلين۔ اقرءتم فی حديث سيد الكائنات۔ انه فی السّماء فی حجرة عليسٰی من الاموات۔ كلّا بل هو ميت ولا يعود الى الدّنيا الٰى يوم يبعثون۔ ومن قال متعمدًا خلاف ذٰلك فهو من الذين هم بالقرآن يكفرون۔ الا الذين خلوا من قبل فهم عند ربّهم معذورون۔ ويشهد القرآن انه يقول يوم القيامة۔ انی ما كنت مطلعًا علٰی ارتداد الامّة۔ ولا اعلم انهم اتخذونی الٰهًا من دون رب البرية۔ وكذٰلك يبرّء نفسه من علم فساد النصارٰی ووقوعهم فی الضلالة۔ فلو كان نازلًا قبل القيامة۔ لكان من شانه ان يصدق بحضرة الله كما هو طريق البررة۔ بل هو من حلل الرسالة والامامة۔ فكيف يُظن انه يختار الكذب ويرتكب جرم اخفاء الشهادة۔ ويقول يارب ما عُدتُ الى الدنيا وليس لی علم باحوال امّتی ولا اعلم ما صنعوا بعدی۔ فان هٰذا كذب شنيع تقشعر منه الجلدة وتاخذ منه الرعدة۔✠ ولو فرضنا انه يقول كمثل هٰذه الاقوال۔ و يخفی متعمدًا زمن عوده الى الدنيا عند سوال الله ذی الجلال

✠ روی الامام البخاری عن المغيرة بن النعمان قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم انه يجاء برجال من امّتی (يعنی يوم القيامة) فيؤخذ بهم ذات الشمال فاقول يا رب اصيحابی فيقال انك لا تدری ما احدثوا بعدك فاقول كما قال العبد الصالح (يعنی عيسٰی) وكنت عليهم شهيدًا ما دمت فيهم فلمّا توفيتنی كنت انت الرقيب عليهم كذٰلك روی البخاری فی معنی التوفّی عن ابن عباس قال متوفيك مميتك۔ منه

حقیقۃ الوحی ضمیمہ صفحہ 44 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 666 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 468 پر درج ہے

حوالہ نمبر 386

صـ۲۹

لوگوں کی غلطی ثابت ہوتی ہے جو خواہ نخواہ حضرت عیسٰی کو دوبارہ دُنیا میں لاتے ہیں اور وہ حقیقت جو ایلیاس نبی کو دوبارہ آنے کی تھی جو خود حضرت عیسٰے کے بیان سے کھل گئی*۔ اس سے کچھ عبرت نہیں پکڑتے بلکہ جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے۔ اُس کا اُنہیں حدیثوں میں یہ نشان دیا گیا ہے کہ وہ نبی بھی ہوگا اور اُمتی بھی۔ مگر کیا مریم کا بیٹا اُمتی ہو سکتا ہے؟ کون ثابت کریگا کہ اُس نے براہِ راست نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے درجۂ نبوت پایا تھا؟ ھٰذَا ھُوَ الْحَقُّ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ۔ اور ہزار کوشش کی جائے اور تاویل کی جائے یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے کہ جب لوگ نماز کیلئے مساجد کیطرف دوڑینگے تو وہ کلیسیا کی طرف بھاگے گا۔ اور جب لوگ قرآن شریف پڑھیں گے تو وہ انجیل کھول بیٹھے گا اور جب لوگ عبادت کے وقت بیت اللہ کی طرف مُنہ کرینگے تو وہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوگا اور شراب پئے گا اور سؤر کا گوشت کھائے گا اور اسلام کے حلال و حرام کی کچھ پرواہ نہیں رکھیگا۔ کیا کوئی عقل تجویز کر سکتی ہے کہ اسلام کے لئے یہ مصیبت کا دن بھی باقی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی بھی آئے گا کہ جو مستقل نبوت کی وجہ سے آپ کی ختم نبوت کی مُہر کو توڑ دے گا۔ اور آپ کی فضیلت خاتم الانبیاء ہونے کی چھین لیگا۔

*حاشیہ: حضرت عیسٰے کے دوبارہ آنے کا مسئلہ عیسائیوں نے محض اپنے فائدہ کے لئے گھڑا تھا کیونکہ اُن کی پہلی آمد میں اُن کی خدائی کا کوئی نشان ظاہر نہ ہوا۔ ہر دفعہ مار کھاتے رہے۔ کمزوری دکھلاتے رہے۔ پس یہ عقیدہ پیش کیا گیا کہ آمدِ ثانی میں وہ خدائی کا جلوہ دکھائیں گے اور پہلی کسریں نکالیں گے۔ تا اِس طرح پر پہلی آمد کے حالات کی پردہ پوشی کی جائے۔ مگر اب وہ زمانہ آتا جاتا ہے کہ خود عیسائی ایسے عقائد سے منحرف ہوتے جاتے ہیں۔ مَیں یقین کرتا ہوں کہ جب اُنکی عقلیں ترقی کرینگی تو وہ بہت آسانی سے اِس عقیدے کو چھوڑ دینگے۔ اور جیسا کہ بچہ پورا تیار ہو کر پھر رحم میں نہیں رہ سکتا اسی طرح وہ بھی شیمۂ حجاب اور جہل سے باہر آجائیں گے۔ منہ

حقیقۃ الوحی صفحہ 31 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 31 (حاشیہ) از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 469 پر درج ہے

كنت السواد لناظري فعمي عليك الناظر من شاء بعدك فليمت فعليك كنت احاذر

یعنی اے میرے پیارے نبی! تُو تو میری آنکھوں کی پتلی تھی اور میرے دیدوں کا نور تھا۔ پس میں تو تیرے مرنے سے اندھا ہو گیا۔ اب تیرے بعد میں دوسروں کی موت کا کیا غم کروں۔ عیسیٰ مرے یا موسیٰ مرے۔ کوئی مرے مجھے تو تیرا ہی غم تھا۔ دیکھو عشق و محبت اسے کہتے ہیں جب صحابہ کو معلوم ہو گیا کہ وہ نبی افضل الانبیاء جن کی زندگی کی اشد ضرورت تھی عمر طبعی سے پہلے ہی فوت ہو گئے تو وہ اس کلمہ سے سخت بیزار ہو گئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو مر جائیں مگر کسی دوسرے کو زندہ رسول کہا جائے۔ افسوس ہے آجکل کے مسلمانوں پر کہ پادریوں کے ہاتھ سے اس بحث میں سخت ذلیل بھی ہوتے ہیں اور لاجواب اور کھسیانے ہو کر بحث کو ترک بھی کر دیتے ہیں مگر اس عقیدہ سے باز نہیں آتے کہ زندہ رسول فقط عیسیٰ علیہ السلام ہے جو آسمان کے تخت پر بیٹھا ہوا دوبارہ آنے سے محمدی ختم نبوت کو داغ لگانا چاہتا ہے۔ افسوس کہ یہ علماء اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ حضرت سید الرسل و سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مردہ رسول قرار دینا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک زندہ رسول ماننا اس میں جناب خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی ہتک ہے اور یہی وہ جھوٹا عقیدہ ہے جس کی شامت کی وجہ سے کئی لاکھ مسلمان اس زمانہ میں مرتد ہو چکے ہیں اور اصطباغ لئے ہوئے گرجاؤں میں بیٹھے ہوئے ہیں مگر پھر بھی یہ لوگ اس باطل عقیدہ سے باز نہیں آتے۔ بلکہ میری مخالفت کی وجہ سے اور بھی اس میں اصرار کرتے اور حد سے بڑھتے جاتے ہیں۔ بلکہ بعض نابکار مولوی یہ بھی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عیسیٰ مسیح سے نسبت ہی کیا ہے وہ تو از قسم ملائکہ تھا نہ انسان۔ اور صاف اور صریح اور روشن دلائل حضرت مسیح کی موت پر پیش کئے گئے ان کو میرے بغض سے مانتے نہیں۔ اور ان کی اُس ہندو کی مثال ہے کہ ایک ایسے موقع پر جہاں صرف مسلمان رہتے تھے سخت بھوکا اور قریب الموت ہو گیا مگر مسلمانوں کے کھانے جو نہایت نفیس اور لذیذ موجود تھے جن کو اُس ہندو کے کبھی باپ دادے

تحفہ گولڑویہ صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 94 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 469 پر درج ہے

اس جگہ ایک طالب حق کا یہ حق ضرور ہے کہ وہ یہ سوال پیش کرے کہ اس میں کیا حکمت اور مصلحت تھی کہ توریت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف مثیل موسیٰ کرکے بیان کیا گیا لیکن انجیل میں خود عیسیٰ کرکے ہی بیان کر دیا گیا۔ اور کیوں جائز نہیں کہ عیسیٰ سے مراد درحقیقت عیسیٰ ہی ہو اور وہی دوبارہ آنے والا ہو۔

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو کسی طرح دوبارہ نہیں آسکتے کیونکہ وہ وفات پاگئے۔ اور ان کا وفات پاجانا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں صریح لفظوں میں بیان فرما دیا ہے اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس جماعت میں آسمان پر بیٹھے ہوئے دیکھ لیا جو اس جہان سے گذر چکے ہیں۔ پھر تیسری شہادت یہ کہ تمام اصحاب رضی اللہ عنہم کے اجماع سے تمام نبیوں کا فوت ہو جانا ثابت ہو گیا۔ پھر بعد اس کے عقل سلیم کی شہادت ہے جو شہادات ثلاثہ مذکورہ کی مؤید ہے کیونکہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے عقل نے اس واقعہ کی کوئی نظیر نہیں دیکھی اور کوئی بھی آج تک نہ کبھی مع جسم عنصری آسمان پر گیا اور پھر واپس آیا۔ پس چار شہادتیں باہم مل کر قطعی فیصلہ دیتی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ اور ان کا زندہ آسمان پر مع جسم عنصری جانا اور اب تک زندہ ہونا اور پھر کسی وقت مع جسم عنصری زمین پر آنا یہ سب ان پر تہمتیں ہیں۔ افسوس کہ اسلام بت پرستی سے بہت دور تھا۔ لیکن آخر کار اسلام میں بھی بت پرستی کے رنگ میں یہ عقیدہ پیدا ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ کو ایسی خصوصیتیں دی گئیں جو دوسرے نبیوں میں نہیں پائی جاتیں۔ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس قسم کی [۲۳۱] بت پرستی سے رہائی بخشے۔ عیسیٰ کی موت میں اسلام کی زندگی ہے اور عیسیٰ کی زندگی میں اسلام کی موت ہے۔ خدا وہ دن لاوے کہ غافل مسلمانوں کی نظر اس راہ راست پر پڑے۔ آمین

اب خلاصہ کلام یہ کہ جبکہ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات قطعی طور پر ثابت ہے تو پھر یہ گمان بیداہت باطل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے رہا سوال مذکورہ کے اس حصہ کا جواب کہ ایک اُمتی کا عیسیٰ نام رکھنے میں کیا مصلحت تھی اور کیوں انجیل

براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 231 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 406 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 469 پر درج ہے

۱۴۵ ابؔ ہم اُن چند وساوس کا جواب دیتے ہیں جن کا جواب بعض حق کے طالبوں نے مجھ سے دریافت کیا ہے اور اکثر ان میں وہ وساوس ہیں جو عبد الحکیم خان اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ نے تحریرًا یا تقریرًا لوگوں کے دلوں میں ڈالے اور اپنے مُرتد ہونے پر ایسی مُہر لگا دی کہ اب غالبًا اُس کا خاتمہ اسی پر ہوگا۔ میں نے ان چند وساوس کا جواب منشی برہان الحق صاحب شاہجہان پور کے اصرار سے لکھا ہے جو اُنہوں نے نہایت انکسار سے اپنے خط میں ظاہر کیا ہے۔ چنانچہ میں ذیل میں منشی برہان الحق کے خط کی اصل عبارت ہر ایک سوال میں لکھ کر اُس کا جواب دیتا ہوں۔ و باللہ التوفیق۔

سوال (۱)

تریاق القلوب کے صفحہ ۱۵۷ میں (جو میری کتاب ہے) لکھا ہے۔ اِس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گذرے کہ میں نے اِس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے کہ جو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے۔ پھر ریویو جلد اوّل نمبر ۶ صفحہ ۲۵۷ میں مذکور ہے خدا نے اِس اُمت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ پھر ریویو صفحہ ۴۷۸[1] میں لکھا ہے۔ مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔ خلاصہ اعتراض یہ کہ ان دونوں عبارتوں میں تناقض ہے۔

الجواب۔ یاد رہے کہ اِس بات کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مجھے اِن باتوں سے نہ کوئی خوشی ہے نہ کچھ غرض۔ کہ میں مسیح موعود کہلاؤں یا مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں بہتر ٹھیراؤں۔ خدا نے میرے ضمیر کی اپنی اس پاک وحی میں آپ ہی خبر دی ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے قُلْ اُجَرِّدُ نَفْسِی مِنْ ضُرُوبِ الْخِطَابِ یعنی ان کو کہدے کہ میرا تو یہ حال ہے کہ میں کسی خطاب کو اپنے لئے نہیں چاہتا یعنی میرا مقصد اور میری مُراد ان خیالات سے برتر ہے اور کوئی خطاب دینا یہ خدا کا فعل ہے میرا اس میں دخل نہیں ہے۔ رہی یہ بات کہ ایسا کیوں لکھا گیا اور کلام میں یہ تناقض کیوں پیدا ہو گیا۔ سو اِس بات کو توجہ کر کے سمجھ لو کہ یہ اُسی قسم کا تناقض ہے کہ جیسے براھین احمدیہ

[1] یہ عبارت ریویو کے صفحہ ۴۷۸ میں ہے اس لئے ۴۷۵ کی بجائے ۴۷۸ کر دیا گیا ہے۔ (مصحح)

تھیں میں نے یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔ مگر بعد میں یہ لکھا کہ آنیوالا مسیح مَیں ہی ہوں۔ اس تناقض کا بھی یہی سبب تھا کہ اگرچہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا اور یہ بھی مجھے فرمایا کہ تیرے آنے کی خبر خدا اور رسول نے دی تھی۔ مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر سے نازل ہونگے اِسلئے مَیں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا نہ چاہا بلکہ اس وحی کی تاویل کی اور اپنا اعتقاد وُہی رکھا جو عام مسلمانوں کا تھا اور اسی کو براہین احمدیہ میں شائع کیا۔ لیکن بعد اسکے اس بارہ میں بارش کی طرح وحی الٰہی نازل ہوئی کہ وہ مسیح موعود جو آنے والا تھا تُو ہی ہے۔ اور ساتھ اسکے صدہا نشان ظہور میں آئے اور زمین و آسمان دونوں میری تصدیق کیلئے کھڑے ہو گئے اور خدا کے چمکتے ہوئے نشان میرے پر جبر کر کے مجھے اس طرف لے آئے کہ آخری زمانہ میں مسیح آنے والا مَیں ہی ہوں ورنہ میرا اعتقاد تو وُہی تھا جو مَیں نے براہین احمدیہ میں لکھ دیا تھا اور پھر مَیں نے اِسپر کفایت نہ کر کے اِس وحی کو قرآن شریف پر عرض کیا تو آیات قطعیۃ الدلالت سے ثابت ہوا کہ درحقیقت مسیح ابن مریم فوت ہو گیا ہے اور آخری خلیفہ مسیح موعود کے نام پر اسی اُمت میں سے آئیگا۔ اور جیسا کہ جب دن چڑھ جاتا ہے تو کوئی تاریکی باقی نہیں رہتی۔ اسی طرح صدہا نشانوں اور آسمانی شہادتوں اور قرآن شریف کی قطعیۃ الدلالت آیات اور نصوص صریحہ حدیثیہ نے مجھے اس بات کے لئے مجبور کر دیا کہ مَیں اپنے تئیں مسیح موعود مان لوں۔ میرے لئے یہ کافی تھا کہ وہ میرے پر خوش ہو مجھے اس بات کی ہرگز تمنا نہ تھی۔ مَیں پوشیدگی کے حجرہ میں تھا اور کوئی مجھے نہیں جانتا تھا اور نہ مجھے یہ خواہش تھی کہ کوئی مجھے شناخت کرے۔ اُس نے گوشۂ تنہائی سے مجھے جبراً نکالا۔ مَیں نے چاہا کہ مَیں پوشیدہ رہوں اور پوشیدہ مروں مگر اُس نے کہا کہ مَیں تجھے تمام دنیا میں عزت کے ساتھ شہرت دوں گا۔ پس یہ اُس خدا سے پوچھو کہ ایسا تُو نے کیوں کیا؟ میرا اس میں کیا قصور ہے۔ اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو مَیں اُسکو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اُس نے مجھے اِس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور

یہ حوالہ صفحہ 469 پر درج ہے	حقیقۃ الوحی صفحہ 152 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 153,152 از مرزا قادیانی

رکھتی تھی کہ ان لوگوں کو احمد بیگ کی وفات کے بعد اپنے عزیز داماد کی موت کا غم کر کھانے لگتا۔ اور اسی طرح ہراساں ہو کر رجوع الی الحق کرتے۔ کیا انسان میں یہ خاصیت نہیں کہ چشم دید تجربہ اس پر سخت اثر ڈالتا ہے سو درحقیقت ایسا ہی ہوا۔ احمد بیگ کی موت نے اس کے وارثوں کو خاک میں ملا دیا۔ اور ایسے غم میں ڈالا کہ گویا وہ مر گئے اور سخت خوف میں پڑ گئے اور دعائیں اور تضرع میں لگ گئے۔ سو ضرور تھا۔ کہ خدا تعالیٰ اس جگہ بھی تاخیر ڈالتا۔ جیسا کہ آتھم کے متعلق کی پیشگوئی میں تاخیر ڈالی۔ ہم عربی مکتوب میں لکھ چکے ہیں کہ یہ پیشگوئی بھی مشروط بہ شرط تھی اور ہم یہ بھی بار بار بیان کر چکے ہیں کہ وعید کی پیشگوئی بغیر شرط کے بھی تخلف پذیر ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ یونس کی پیشگوئی میں ہوا۔ ☆

سو چاہیئے تھا کہ ہمارے نادان مخالف **انجام** کے منتظر رہتے اور پہلے ہی سے اپنی بدگوہری ظاہر نہ کرتے۔ بھلا جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی۔ تو کیا اس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائیں گے ان بیوقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی۔ اور نہایت **صفائی سے ناک کٹ جائے گی**۔ اور ذلت کے سیاہ داغ اُن کے منحوس چہروں کو بندروں اور سؤروں کی طرح کر دیں گے۔ سنو! اور یاد رکھو! کہ میری پیشگوئیوں میں کوئی ایسی بات نہیں کہ جو خدا کے نبیوں اور رسولوں کی پیشگوئیوں میں ان کا نمونہ نہ ہو۔ بیشک یہ لوگ میری تکذیب کریں۔ بیشک گالیاں دیں۔ لیکن اگر میری پیشگوئیاں نبیوں اور رسولوں کی پیشگوئیوں کے نمونہ پر ہیں تو اُن کی تکذیب انہیں پر لعنت ہے۔ چاہیئے کہ اپنی جانوں پر رحم کریں اور رُوسیاہی کے ساتھ نہ مریں کیا یونس کا قصہ انہیں یاد نہیں کہ کیونکر وہ عذاب ٹل گیا جس میں کوئی شرط بھی نہ تھی۔ اور اس جگہ تو شرطیں موجود ہیں۔ اور احمد بیگ کے اصل وارث جن کی تنبیہ کے لئے یہ نشان تھا اُس کے مرنے کے بعد پیشگوئی سے ایسے متاثر ہوئے تھے کہ اس پیشگوئی کا نام لے لیکر روتے تھے اور پیشگوئی کی عظمت دیکھ کر اس گاؤں کے تمام مرد عورت کانپ اُٹھے تھے۔ اور عورتیں چیخیں مار کر کہتی تھیں کہ ہائے وہ باتیں سچ نکلیں چنانچہ وہ لوگ اُس دن تک غم اور خوف میں تھے جب تک اُن کے داماد سلطان محمد کی میعاد گذر گئی

پس اس تاخیر کا یہی سبب تھا جو خدا کی قدیم سنت کے موافق ظہور میں آیا۔ خدا کے الہام میں جو توبی توبی

☆ اس پیشگوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے کہ یتزوج و یولد له۔ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد

انجام آتھم صفحہ 337 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 337 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 472 پر درج ہے

حوالہ نمبر 391

مکتوب نمبر ۱۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

از طرف عاجز عائذ باللہ الصمد غلام احمد بخدمت اخویم مخدوم و مکرم مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

عنایت نامہ پہنچا اور کئی بار میں نے اس کو غور سے پڑھا۔ جب میں آپ کی ان تکلیفوں کو دیکھتا ہوں اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی ان کریمانہ قدرتوں کو، جن کو میں نے بذات خود آزمایا ہے اور جو میرے پر وارد ہو چکی ہیں تو مجھے بالکل اضطراب نہیں ہوتا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ خداوند کریم قادر مطلق ہے اور بڑے بڑے مصائب شدائد سے مخلصی بخشتا ہے اور جس کی معرفت زیادہ کرنا چاہتا ہے ضرور اُس پر مصائب نازل کرتا ہے تا اُسے معلوم ہو جاوے کہ کیونکر وہ نومیدی سے امید پیدا کر سکتا ہے۔ غرض فی الحقیقت وہ نہایت ہی قادر و کریم و رحیم ہے۔ البتہ صبر چاہیے کہ ہر ایک چیز اپنے وقت سے وابستہ ہے۔ [جس قدر ضعف دماغ کے عارضے میں یہ عاجز مبتلا ہے مجھے یقین نہیں کہ آپ کو ایسا ہی عارضہ ہو۔ جب میں نے نئی شادی کی تھی تو مدت تک مجھے یہی یقین رہا کہ میں نامرد ہوں۔] آخر میں نے صبر کیا اور دعا کرتا رہا تو اللہ جلشانہٗ نے اس دعا کو قبول فرمایا۔ اور ضعف قلب تو اب بھی مجھے اس قدر ہے کہ میں بیان ہی نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ سے زیادہ تر کامل معالج اور کوئی بھی نہیں۔ ہماری سعادت اسی میں ہے کہ ہم بالکل اپنے تئیں نکمے اور بے ہنر سمجھیں اور ہر طرف سے قطع امید کر کے ایک ہی آستانہ کے منتظر رہیں۔ سو اگر آپ مجھے بشرط صبر و شکیب کہنے کی اجازت دیں تو میں اسی کامل معالج سے آپ کے علاج کی درخواست کرتا رہوں گا۔ بشرطیکہ آپ عجلت نہ کریں۔ طلبگار باید صبور و حمول۔

اب مجھے کسی تدبیر ظاہری پر اعتقاد نہیں رہا۔ میں جانتا ہوں کہ تدبیر صائب بھی تب ہی سوجھتی ہے کہ جب خود قادر مطلق بند سے رہا کرنا چاہتا ہے۔ مگر میں اس بات سے بہت ہی خوش ہوں اس طرح کہ جس طرح کوئی نہایت راحت بخش نشاط میں ہوتا ہے کہ ہم ایسا قادر و کریم اپنا مولا رکھتے ہیں کہ جو قدرت بھی رکھتا ہے اور رحم بھی۔ آج میں نے چار کتابیں سیالکوٹ میں رجسٹری کرا کر بھیج دی ہیں۔ اطلاعاً لکھا گیا ہے۔ والسلام ☆

۲۲ر فروری ۱۸۸۷ء خاکسار۔ غلام احمد از قادیان

☆ الحکم ۷ار اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۳

مکتوبات احمد، جلد دوم، مکتوب نمبر 15، صفحہ 27، طبع جدید از مرزا قادیانی | ج۔ صفحہ 473 پر درج ہے

مکتوب نمبر ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ مجھے نہایت تعجب ہے کہ ذوا معلومہ سے آں مخدوم سے کچھ فائدہ محسوس نہ ہوا۔ شاید کہ یہ وہی قول درست ہو کہ ادویہ کو ابدان سے مناسبت ہے۔ بعض ادویہ بعض ابدان کے مناسب حال ہوتی ہیں اور بعض دیگر کے نہیں۔ مجھے یہ دوا بہت ہی فائدہ مند معلوم ہوئی ہے کہ چند امراض کاہلی وسستی ورطوبات معدہ اس سے دور ہو گئے ہیں۔ ایک مرض مجھے نہایت خوفناک تھی کہ صحبت کے وقت لیٹنے کی حالت میں نعوذ بکلی جاتا رہتا تھا۔ شاید قلت حرارت غریزی اس کا موجب تھی۔ وہ عارضہ بالکل جاتا رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوا حرارت غریزی کو بھی مفید ہے اور منی کو بھی غلیظ کرتی ہے۔ غرض میں نے تو اس میں آثار نمایاں پائے ہیں۔ واللہ اعلم و عِلْمُہٗ اَحکم۔ اگر دوا موجود ہو اور آپ دودھ اور ملائی کے ساتھ کچھ زیادہ قدر شربت کر کے استعمال کریں۔ تو میں خواہشمند ہوں کہ آپ کے بدن میں ان فوائد کی بشارت سنوں۔ کبھی کبھی دوا کی چھپی چھپی تاثیر بھی ہوتی ہے کہ جو ہفتہ عشرہ کے بعد محسوس ہوتی ہے چونکہ دوا ختم ہو چکی ہے اور میں نے زیادہ زیادہ کھالی ہے اس لئے ارادہ ہے کہ اگر خدا تعالیٰ چاہے تو دوبارہ تیار کی جائے۔ لیکن چونکہ گھر میں ایام امید ہونے کا کچھ گمان ہے جس کا میں نے ذکر بھی کیا تھا۔ ابھی تک وہ گمان پختہ ہوتا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو راست کرے۔ اس جہت سے جلد تیار کرنے کی چنداں ضرورت میں نہیں دیکھتا۔ مگر میں شکر گزار ہوں کہ خدا تعالیٰ نے دوا کا بہانہ کر کے بعض خطرناک عوارض سے مجھ کو خلصی عطا کی۔ فالحمدللہ علی احسانہ۔ مجھے اس بات کے سننے سے افسوس ہوا کہ رسالہ امرتسر سے واپس منگوایا گیا۔ فیروز پور کو وہ خاص ترجیح کونسی تھی؟ بلکہ میری دانست میں حال کے زمانہ میں دنیوی واقف کاروں سے کوئی معاملہ نہیں ڈالنا چاہئے کہ وہ عہد شکنی میں بڑے دلیر ہوتے ہیں۔ عمدہ اور سیدھا طریق یہ ہے کہ قانونی طور پر کارروائی کی جائے۔ اللہ جلشانہٗ بھی قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ جب کوئی دادستد تم کرو تو اس معاملے کے بارے میں تحریر ہونی چاہئے۔ مطبع ایسا ہونا چاہئے جن کے پریس میں استاد

مکتوبات احمد جلد دوم صفحہ 20 (طبع جدید) از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 473 پر درج ہے

حوالہ نمبر 393

مئی ۱۸۸۴ء

"ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ نواب[1] صاحب کی حالت غم سے خوشی کی طرف مبتدل ہو گئی ہے اور آسودہ حال اور شکر گزار ہیں اور نہایت عمدگی اور صفائی سے یہ خواب آئی اور یہ خواب بطور کشف تھی چنانچہ اسی صبح کو نواب صاحب کو اس خواب سے اطلاع دی گئی۔"

(مکتوب بنام میر عباس علی شاہ صاحب مورخہ ۲۶ مئی ۱۸۸۴ء مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۸۹۹ء صفحہ ۸)

مئی ۱۸۸۴ء

"پھر ایسا اتفاق ہوا کہ ایک صاحب الٰہی بخش نام اکونٹنٹ نے کہ جو اس کتاب[2] کے معاون ہیں کسی اپنی مشکل میں دعا کے لئے درخواست کی اور بطور خدمت پچاس روپیہ بھیجے۔ اور جس روز یہ خواب آئی اس روز سے دو چار دن پہلے ان کی طرف سے دعا کے لئے الحاح ہو چکا تھا مگر یہ عاجز نواب[3] صاحب کے لئے مشغول تھا اس لئے اُن کے لئے دعا کرنے کو کسی اور وقت پر موقوف رکھا اور جس روز نواب صاحب کے لئے بشارت دی گئی تھی تو اُس دن خیال آیا کہ آج مُنشی الٰہی بخش کے لئے توجہ سے دعا کریں۔ سو بعد نمازِ عصر جب وقتِ صفا پایا اور دعا کا ارادہ کیا گیا تو پھر بھی دل نے یہی چاہا کہ اس دعا میں بھی نواب صاحب کو شامل کر لیا جائے۔ سو اس وقت نواب صاحب اور مُنشی الٰہی بخش دونوں کے لئے دعا کی گئی۔ بعد دعا اسی جگہ الہام ہوا:-

نُنَجِّيْهِمَا مِنَ الْغَمِّ

. . . غم سے نجات دیں گے . . . پھر چند روز کے بعد نواب صاحب کا خط آ گیا کہ سرائے کا کام جاری ہو گیا ہے۔"

(. . . . میر عباس علی شاہ صاحب مورخہ ۲۶ مئی ۱۸۸۴ء مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۸۹۹ء صفحہ ۸ و نمبر ۱۲

" " " ۱۲ پریل ۱۸۹۹ء صفحہ ۶)

نومبر ۱۸۸۴ء

"ایک ابتلا مجھ کو اس شادی[4] کے وقت یہ پیش آیا کہ بباعث اس کے کہ میرا دل اور دماغ سخت کمزور تھا اور میں بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تھا . . . . میری حالتِ مردی کالعدم تھی اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی اس لئے میری اس شادی پر میرے بعض دوستوں نے افسوس کیا . . . . کہ آپ بباعث سخت کمزوری کے اس لائق نہ تھے . . . . غرض اس ابتلا کے وقت میں نے جنابِ الٰہی میں دعا کی اور مجھے اس نے دفعِ مرض کے لئے اپنے الہام کے ذریعہ سے دوائیں بتلائیں اور میں نے کشفی طور پر دیکھا کہ ایک فرشتہ وہ دوائیں میرے

---

[1] مراد نواب علی محمد خان صاحب آف جھجر۔ (مرتب)
[2] براہین احمدیہ۔ (مرتب)
[3] نواب علی محمد خان صاحب آف جھجر۔ (مرتب)
[4] جو ۱۷ نومبر ۱۸۸۴ء کو دہلی میں ہوئی۔ (مرتب)

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 98،99 طبع چہارم، از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 473 پر درج ہے

منہ میں ڈال رہا ہے چنانچہ وہ دوائیں نے تیار کی اور اس میں خدا نے اس قدر برکت ڈال دی کہ میں نے دل الیقین سے معلوم کیا کہ وہ پر صحت طاقت جو ایک پورے تندرست انسان کو دنیا میں مل سکتی ہے وہ مجھے دی گئی اور چار لڑکے مجھے عطا کئے گئے۔" (تریاق القلوب صفحہ ۳۵، ۳۶ - روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۳، ۲۰۴)

۱۸۸۴ء

اِنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُنِیْ فِیْ اَبْنَائِیْ بِشَارَۃً بَعْدَ بِشَارَۃٍ۔ حَتّٰی بَلَغَ عَدَدُھُمْ اِلَی ثَلٰثَۃٍ وَّ اَنْبَأَنِیْ بِھِمْ قَبْلَ وُجُوْدِھِمْ بِالْاِلْھَامِ۔[1]

(انجام آتھم صفحہ ۱۸۲ - روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۲)

۳۰ دسمبر ۱۸۸۴ء

اِنِّیْ فَضَّلْتُکَ عَلَی الْعَالَمِیْنَ قُلْ اُرْسِلْتُ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا۔[2]

(مکتوب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۸۸۴ء مندرجہ الحکم جلد ۱۹ نمبر ۲ مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۱۵ء صفحہ ۲)

اوائل مارچ ۱۸۸۵ء

"مصنف کو اس بات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے اور روحانی طور پر اس کے کمالات مسیح بن مریم کے کمالات سے مشابہ ہیں اور ایک کو دوسرے سے بشدت مناسبت و مشابہت ہے اور اس کو خواص انبیاء و رسل کے نمونہ پر محض بہ برکت متابعت حضرت خیر البشر افضل الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن بہتوں پر اکابر اولیاء سے فضیلت دی گئی ہے کہ جو اس سے پہلے گذر چکے ہیں اور اس کے قدم پر چلنا موجب نجات و سعادت و برکت اور اس کے برخلاف چلنا موجب بُعد و حرمان ہے۔"

(اشتہار ضمیمہ سرمہ چشم آریہ - روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۱۹)

۸ مارچ ۱۸۸۵ء

"عاجز مؤلف براہین احمدیہ حضرت قادر مطلق جل شانہٗ کی طرف سے مامور ہوا ہے کہ نبی ناصری اسرائیلی (مسیح) کی طرز پر کمال مسکینی و فروتنی و غربت و تذلل و تواضع سے اصلاح خلق کے لئے کوشش کرے

---

[1] (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے بیٹوں کے بارہ میں بشارت کے بعد بشارت دی یہاں تک کہ ان کی تعداد تین تک پہنچائی اور مجھے ان کی پیدائش سے پہلے الہام کے ذریعہ ان کی خبر دی۔ (نوٹ از مرتب) اس کے متعلق حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے فرمایا: "جب میری شادی ہوئی اور میں ایک مہینہ قادیان ٹھیر کر پھر واپس دہلی گئی تو ان ایام میں حضرت مسیح موعود نے مجھے ایک خط لکھا کہ میں نے خواب میں تمہارے سے تین جوان لڑکے دیکھے ہیں۔" (سیرۃ المہدی حصہ اوّل صفحہ ۲)

[2] (ترجمہ از مرتب) میں نے تجھ کو تمام جہانوں پر فضیلت دی کہہ میں تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 98، 99 طبع چہارم، از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 473 پر درج ہے

سمجھ کر ہلا کر جیسا کہ لوٹے کو دھوتے وقت کرتے ہیں پھینک دیا۔ جب مجھے معلوم ہؤا کہ یہ دودھ تھا۔ تو مجھے سخت ندامت ہوئی لیکن حضور نے بڑی نرمی اور دلجوئی سے فرمایا۔ اور بار بار فرمایا۔ کہ بہت اچھا ہؤا کہ آپ نے اُسے پھینک دیا۔ یہ دودھ اب خراب ہو چکا تھا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ علاوہ دلداری کے حضرت صاحب کا منشاء یہ ہوگا۔ کہ لوٹے وغیرہ کی قسم کے برتن میں اگر دودھ زیادہ دیر تک پڑا رہے تو وہ خراب ہو جاتا ہے۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ میاں عبد الرحمن صاحب حضرت صاحب کے پُرانے مخلصین میں سے ہیں اور اب ایک عرصہ سے پٹوار کے کام سے ریٹائر ہو کر قادیان میں سکونت پذیر ہو چکے ہیں۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ منشی عبد العزیز صاحب کی بہت سی روایات مجھے مکرم مرزا عبد الحق صاحب وکیل گورداسپور نے لکھ کر دی ہیں جزاہ اللہ خیراً۔

۵۴۸ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ منشی عبد العزیز صاحب اوجلوی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک شخص مسمی سائون ساکن سیکھواں نے میرے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔ اب وہ مقبرہ بہشتی میں دفن ہیں۔ ان کو نزول الماء کی بیماری تھی۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ کو آنکھیں دکھائیں تو انہوں نے فرمایا۔ کہ پہلے پانی اُترے بینائی بالکل جاتی رہے گی۔ تو پھر ان کا علاج کیا جائے گا۔ ان کو اس سے بہت صدمہ ہؤا۔ اس کے بعد انہوں نے یہ طریق اختیار کیا۔ کہ جب کبھی وہ قادیان آتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس بیٹھنے کا موقعہ پاتے تو حضور کا شملہ مبارک اپنی آنکھوں سے لگا لیتے۔ کچھ عرصہ میں ہی ان کی بیماری نزول الماء جاتی رہی اور جب تک وہ زندہ رہے ان کی آنکھیں درست رہیں کسی علاج وغیرہ کی ضرورت پیش نہ آئی۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اگر یہ روایت درست ہے تو اس قسم کی معجزانہ شفا کے نمونے آنحضرت صلعم کی زندگی میں بھی کثرت سے ملتے ہیں اور حدیث میں ان کا ذکر موجود ہے۔

۵۴۹ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ حافظ حامد علی صاحب مرحوم خادم حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان کرتے تھے۔ کہ جب حضرت صاحب نے دوسری شادی کی۔ تو ایک عرصہ تک تجرد میں رہنے اور مجاہدات کرنے کی وجہ سے آپ نے اپنے قویٰ میں ضعف محسوس کیا۔ اس پر وہ الہامی نسخہ جو "زدجام عشق" کے نام سے مشہور ہے۔ بنوا کر استعمال کیا۔ چنانچہ یہ نسخہ نہایت ہی بابرکت ثابت ہؤا۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ بھی فرماتے تھے۔ کہ میں نے یہ نسخہ ایک بےاولاد

سیرت المہدی، جلد سوم صفحہ 51،50 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 474 پر درج ہے

اسیر کو کھلایا۔ تو خدا کے فضل سے اس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ جس پر اس نے ہیرے کے کڑے ہمیں نذر دیئے۔

نسخہ زدجام عشق یہ ہے۔ جس میں ہر حرف سے دوا کے نام کا پہلا حرف مراد ہے۔

زعفران۔ دارچینی۔ جائفل۔ افیون۔ مشک۔ عقرقرحا۔ شنگرف۔ قرنفل یعنی لونگ۔ ان سب کو ہموزن کوٹ کر گولیاں بناتے ہیں اور روغن سم الفار میں چرب کر کے رکھتے ہیں اور روزانہ ایک گولی استعمال کرتے ہیں۔

الہامی ہونے کے متعلق دو باتیں سُنی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ یہ نسخہ ہی الہام ہوا تھا۔ دوسرے یہ کہ کسی نے یہ نسخہ حضور کو بتایا۔ اور پھر الہام نے اسے استعمال کرنے کا حکم دیا۔ واللہ اعلم۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مجھ سے مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل نے بیان کیا کہ روغن سم الفار کی مقدار اجزاء کی مقدار سے ڈھائی گنا زیادہ ہوتی ہے۔ یعنی اگر یہ اجزاء ایک ایک تولہ کی صورت میں جمع کئے جائیں تو روغن سم الفار ڈھائی تولہ ہوگا۔ اور اسی طرح مولوی صاحب نے بیان کیا کہ ان اجزاء میں بعض اوقات مروارید بھی اسی نسبت سے یعنی فی تولہ جزو پر ڈھائی تولہ مروارید زیادہ کر لیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ روغن سم الفار اس طرح تیار کروایا کرتے تھے کہ مثلاً ایک تولہ سم الفار کو باریک پیس کر اُسے دو سیر دودھ میں حل کر کے دہی کے طور پر جاگ لگا کر جما دیتے تھے اور پھر اس دہی کو بلو کر جو مکھن نکلتا تھا اسے بصورت گھی صاف کر کے استعمال کرتے تھے۔ اور نسخہ میں جو روغن سم الفار کی مقدار بتائی گئی ہے۔ وہ اسی روغن سم الفار کی مقدار ہے نہ کہ خود سم الفار کی۔ اور تیار شدہ دوائی کی خوراک نصف رتی سے ایک رتی تک ہے جو دن رات میں ایک دفعہ کھائی جاتی ہے اور کبھی کبھی ناغہ بھی کرنا چاہیے۔

۵۷۰ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے۔ کہ ہمارے ساتھ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اور الہام ہے کہ نزلت الرحمۃ علی الثلاثۃ العین وعلی الاخریین۔ یعنی تمہارے تین اعضاء پر خدائی رحمت کا نزول ہے ایک ان میں سے آنکھ ہے اور دو اور اعضاء ہیں۔ فرماتے تھے۔ دوسرے دو اعضاء کا نام

سیرت المہدی، جلد سوم صفحہ 50، 51 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 474 پر درج ہے

نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اسکے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے۔ پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں۔ جیساکہ تم جب آئینہ میں اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہیں ہو سکتے بلکہ ایک ہی ہو اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہیں صرف ظل اور اصل کا فرق ہے۔ سو ایسا ہی خدا نے مسیح موعود میں چاہا۔ یہی بھید ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا یعنی وہ میں ہی ہوں۔ اور اسمیں دورنگی نہیں آئی۔ اور تم یقیناً سمجھو کہ عیسیٰ بن مریم فوت ہو گیا ✦ اور کشمیر سری نگر محلہ خانیار میں اُسکی قبر ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں اس کے مرجانے کی خبر دی ہے۔ اور اگر اس آیت کے اور معنے ہیں تو عیسیٰ بن مریم کی موت کی قرآن میں کہاں خبر ہے؟ مرنے کے متعلق جو آیتیں ہیں اگر وہ اور معنی رکھتی ہیں جیساکہ ہمارے مخالف سمجھتے ہیں۔ تو گویا قرآن نے اسکے مرنے کا کہیں ذکر نہیں کیا کہ وہ کسی وقت مریگا بھی۔ خدا نے ہمارے نبی کے مرنے کی خبر دی۔ مگر سارے قرآن میں عیسیٰ کے مرنے کی خبر نہ دی۔ اسمیں کیا راز ہے؟ اور اگر کہو کہ عیسیٰ کے مرنے کی اس آیت میں خبر ہے کہ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ[1] ※ سو یہ آیت تو صاف دلالت کرتی ہے کہ وہ عیسائیوں کے بگڑنے سے پہلے مر چکے ہیں۔ غرض اگر آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي کے یہ معنے ہیں کہ مع جسم زندہ عیسیٰ کو آسمان پر اُٹھا لیا تو کیوں خدا نے ایسے شخص کی موت کا سارے قرآن میں ذکر نہیں کیا جس کی زندگی

✦ عیسائی محققوں نے اسی رائے کو ظاہر کیا ہے۔ دیکھو کتاب سوپر نیچرل ریلیجن صفحہ ۵۲۲۔ اگر تفصیل چاہتے ہو تو ہماری کتاب تحفہ گولڑویہ کا صفحہ ۱۳۹ دیکھ لو۔ منہ

※ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھر دنیا میں نہیں آئیں گے کیونکہ اگر وہ دنیا میں آنے والے ہوتے تو اس صورت میں یہ جواب حضرت عیسیٰ کا محض جھوٹ ٹھہرتا ہے کہ مجھے عیسائیوں کے بگڑنے کی کچھ خبر نہیں۔ جو شخص دوبارہ دنیا میں آیا اور چالیس برس رہا اور کروڑہا عیسائیوں کو دیکھا جو اُسکو خدا جانتے تھے اور صلیب توڑا اور تمام عیسائیوں کو مسلمان کیا وہ کیونکر قیامت کو جناب الٰہی میں یہ عذر کر سکتا ہے کہ مجھے عیسائیوں کے بگڑنے کا کچھ خبر نہیں۔ منہ

[1] المائدۃ : ۱۱۸

یہ حوالہ صفحہ 475 پر درج ہے

کشتی نوح صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 16 از مرزا قادیانی

من جملتہا ھذا الھام، أعنی یاعیسی انی متوفیک و رافعک الیّ ومطھرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ، وان اللہ قد سمانی فی ھذا عیسٰی؛ ومن جملتہا الھام آخر خاطبنی ربی فیہ وقال انی خلقتک من جوھر عیسٰی و انک وعیسٰی من جوھر واحد وکشیئ واحد؛ ومن جملتہا الھام سمی فیہ کل من خالفنی من العلماء الیھود و النصاری۔ ثم ما ألھمت الی عشر سنین بمثل ھذہ الالھامات وما کنت أدری انی أوحی بعد ھذہ المدۃ الطویلۃ و أسمّیٰ مسیحا موعودا من اللہ تعالٰی بل کنت علمت ان المسیح نازل من السماء کما ھو مرکوز فی مدارک القوم؛ ولکنی کنت اقول فی نفسی تعجبا ان اللہ لِمَ سمانی عیسی ابن مریم فی الھامہ المتواتر المتتابع ولِمَ قال انک وانہ من جوھر واحد، ولِمَ سمی المخالفین الیھود والنصاری؟ فظھرت علیّ معانی تلک الالھامات والاشارات بعد

وعن ابن مسعود لا یأتی مائۃ سنۃ وعلی الارض نفس منفوسۃ الیوم رواہ مسلم، وھکذا ذکر البخاری فی صحیحہ والمضمون واحد لا حاجۃ الی الاعادۃ۔ فوجب من ھذا علی کل مؤمن ان یؤمن بموت الدجال بعد المائۃ من زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والا فکیف یمکن التخلف فیما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوحی من اللہ تعالی مؤکدا بقسمہ، والقسم یدل علی ان الخبر محمول علی الظاھر لا تأویل فیہ ولا استثناء والا فای فائدۃ کانت فی ذکر القسم؛ فتدبر کالمفتشین المحققین۔ واما تطبیق ھذین الحدیثین فلا یمکن الا بعد تأویل حدیث الدجال وجعلہ من قبیل الاستعارات؛ فنقول ان حدیث خروج الدجال یدل علی خروج طائفۃ الکذابین فی آخر الزمان من قوم النصاری، وفی الحدیث اشارۃ الی انھم یشابھون آباءھم المتقدمین فی مکرھم وخدیعتھم وانواع فتنھم وحرصھم علی اضلال الناس کانھم ھم، الا ان آباءھم کانوا مقیدین بالسلاسل والاغلال ولکن ھؤلاء یخرجون من ذلک السجن ویضع اللہ عنھم اغلالھم فیعیثون یمینا وشمالا ویفسدون فی الارض

حمامۃ البشریٰ صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 192 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 476 پر درج ہے

ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ ؂ - پس ہم گنہگار ہونگے اگر دیدہ و دانستہ تہلکہ کی طرف قدم اٹھائیں گے اور حج کو جائیں گے - اور خدا کے حکم کے برخلاف قدم اٹھانا معصیت ہے حج کرنا مشروط بشرائط ہے مگر فتنہ اور تہلکہ سے بچنے کے لئے قطعی حکم ہے جس کے ساتھ کوئی شرط نہیں - اب خود سوچ لو کہ کیا ہم قرآن کے قطعی حکم کی پیروی کریں یا اُس حکم کی جس کی شرط موجود ہے - باوجود تحقق شرط کے پیروی اختیار کریں -

ماسوا اس کے میں آپ لوگوں سے پُوچھتا ہوں کہ آپ اس سوال کا جواب دیں - کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو کیا اول اس کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ مسلمانوں کو دجال کے خطرناک فتنوں سے نجات دے یا یہ کہ ظاہر ہوتے ہی حج کو چلا جائے - اگر بموجب نصوص قرآنیہ و حدیثیہ پہلا فرض مسیح موعود کا حج کرنا ہے نہ دجال کی سرکوبی تو وہ آیات اور احادیث دکھلانی چاہئیں تا اُن پر عمل کیا جائے - اور اگر پہلا فرض مسیح موعود کا جس کے لئے وہ باعتقاد آپکے مامور ہو کر آئیگا قتل دجال ہے جس کی تاویل ہمارے نزدیک اہلاک ملل باطلہ بذریعہ حجج و آیات ہے تو پھر وہی کام پہلے کرنا چاہیئے - اگر کچھ دیانت و تقویٰ ہے تو ضرور اس بات کا جواب دو کہ مسیح موعود دنیا میں آکر پہلے کس فرض کو ادا کریگا - کیا پہلے حج کرنا اس پر فرض ہوگا یا یہ کہ پہلے دجالی فتنوں کا قصہ تمام کرے گا - یہ مسئلہ کچھ باریک نہیں ہے صحیح بخاری یا مسلم کے دیکھنے سے اس کا جواب مل سکتا ہے - اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ گواہی ثابت ہو کہ پہلا کام مسیح موعود کا حج ہے تو ہم بہرحال حج کو جائیں گے - ہرچہ بادا باد - لیکن پہلا کام مسیح موعود کا استیصال فتن دجالیہ ہے تو جب تک اس کام سے ہم فراغت نہ کریں حج کی طرف رُخ کرنا خلاف پیشگوئی نبوی ہے - ہمارا حج تو اس وقت ہوگا جب دجال بھی کفر اور دجل سے باز آکر طواف بیت اللہ کرے گا ؂ - کیونکہ بموجب حدیث صحیح کے

٭ اس جگہ کوئی یہ اعتراض نہ کرے کہ ازالہ اوہام میں یہ لکھا ہے کہ دجال کا طواف بدنیتی سے ہوگا جس طرح چور گھروں کا طواف بدنیتی سے کرتا ہے اب یہ بیان اس کے مخالف ہے - کیونکہ دجال درحقیقت ایک گروہ مفسدین

؂ البقرۃ : ۱۹۶

ایام الصلح صفحہ 190 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 416 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 478 پر درج ہے

ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکة[1] - پس ہم گنہگار ہونگے اگر دیدہ دانستہ تہلکہ کی طرف قدم اٹھائیں گے اور حج کو جائیں گے - اور خدا کے حکم کے برخلاف قدم اٹھانا معصیت ہے حج کرنا مشروط بشرائط ہے مگر فتنہ اور تہلکہ سے بچنے کے لئے قطعی حکم ہے جس کے ساتھ کوئی شرط نہیں - اب خود سوچ لو کہ کیا ہم قرآن کے قطعی حکم کی پیروی کریں یا اُس حکم کی جس کی شرط موجود ہے - باوجود تحقق شرط کے پیروی اختیار کریں -

ماسوا اس کے میں آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ آپ اس سوال کا جواب دیں - کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو کیا اول اس کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ مسلمانوں کو دجّال کے خطرناک فتنوں سے نجات دے یا یہ کہ ظاہر ہوتے ہی حج کو چلا جائے - اگر بموجب نصوص قرآنیہ و حدیثیہ پہلا فرض مسیح موعود کا حج کرنا ہے نہ دجّال کی سرکوبی تو وہ آیات اور احادیث دکھلانی چاہئیں تا اُن پر عمل کیا جائے - اور اگر پہلا فرض مسیح موعود کا جس کے لئے وہ باعتقاد آپکے مامور ہو کر آئیگا قتل دجّال ہے جس کی تاویل ہمارے نزدیک اہلاک ملل باطلہ بذریعہ حجج و آیات ہے تو پھر وہی کام پہلے کرنا چاہیئے - اگر کچھ دیانت و تقویٰ ہے تو ضرور اس بات کا جواب دو کہ مسیح موعود دنیا میں آکر پہلے کس فرض کو ادا کریگا - کیا پہلے حج کرنا اس پر فرض ہوگا یا یہ کہ پہلے دجّالی فتنوں کا قصہ تمام کرے گا - یہ مسئلہ کچھ باریک نہیں ہے صحیح بخاری یا مسلم کے دیکھنے سے اس کا جواب مل سکتا ہے - اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ گواہی ثابت ہو کہ پہلا کام مسیح موعود کا حج ہے تو لو ہم بہرحال حج کو جائیں گے - ہرچہ بادا باد - لیکن پہلا کام مسیح موعود کا استیصال فتن دجّالیہ ہے تو جب تک اس کام سے ہم فراغت نہ کرلیں حج کی طرف رُخ کرنا خلاف پیشگوئی نبوی ہے - ہمارا حج تو اس وقت ہوگا جب دجّال بھی کفر اور دجل سے باز آکر طواف بیت اللہ کرے گا ٭ - کیونکہ بموجب حدیث صحیح کے

٭ اس جگہ کوئی یہ اعتراض نہ کرے کہ ازالۂ اوہام میں یہ لکھا ہے کہ دجّال کا طواف بدنیتی سے ہوگا جس طرح چور گھروں کا طواف بدنیتی سے کرتا ہے اب یہ بیان اس کے مخالف ہے - کیونکہ دجّال درحقیقت ایک گروہ مفسدین

[1] البقرۃ : ۱۹۶

ایام الصلح صفحہ 190 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 416 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 479 پر درج ہے

حوالہ نمبر 399

سچا ہادی خیانت نہیں کرسکتا

جو شخص خدا کی طرف سے مامور ہو کر آتا ہے اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنی جماعت کی کمزوری کو دور کرے سچا ہادی کبھی خیانت نہیں کرسکتا ہاں کوئی شخص ایسا ہو کہ جس طرز اور چال پر کوئی چلے خواہ اس کی زندگی اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے خلاف ہی ہو وہ پھر بھی خوشامد کرے تو سمجھ لو کہ وہ خدا کی طرف سے اصلاح کے لیے نہیں آیا۔ بلکہ شیطان اس کا محرک ہے سچا ہادی جو یہ سمجھتا ہے اس کی اصلاح کرتا ہے۔ بلکہ یہ درست ہے کہ وہ کسی کی ذات اور حال نہیں کو پہچانتا مگر مریض کے امراض کو شناخت کر کے ان کا علاج بتاتا ہے۔

خدمت دین سے بھی عمر بڑھ جاتی ہے

جو لوگ دین کے لیے سچا جوش رکھتے ہیں۔ ان کی عمر بڑھائی جاوے گی اور حدیثوں میں جو آیا ہے کہ مسیح موعود کے وقت عمریں بڑھا دی جاویں گی اس کے معنی یہی ہیں جو سمجھائے گئے ہیں کہ جو لوگ خادم دین ہوں گے ان کی عمریں بڑھائی جاویں گی۔ جو خادم نہیں ہو سکتا وہ بڈھے بیل کی مانند ہیں کہ مالک جب چاہے اسے ذبح کر ڈالے۔ اور جو سچے دل سے خادم ہے وہ خدا کا عزیز ٹھہرتا ہے اور اس کی جان لینے میں خدا تعالیٰ کو تردد ہوتا ہے۔[1] اس لیے فرمایا وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ۔ (الرعد: ۱۸)۔

۲۹ر اگست ۱۹۰۲ء

آپ حج کیوں نہیں کرتے

شیخ ابو سعید محمد حسین بٹالوی کے خط کا جواب الحکم کی گزشتہ اشاعت میں کسی قدر بسط سے شائع ہو چکا ہے، لیکن تمام حجت اور ایک نکتہ معرفت کے لیے اتنا اور عرض کرنا ضروری سمجھا ہے کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور جب وہ خط پڑھا گیا۔ اور یہ اعتراض پیش کیا گیا کہ آپ کیوں حج نہیں کرتے؟ تو فرمایا کہ:

میرا پہلا کام خنزیروں کا قتل اور صلیب کی شکست ہے۔ ابھی تو میں خنزیروں کو قتل کر رہا ہوں بہت سے خنزیر مر چکے ہیں۔ اور بہت سخت جان ابھی باقی ہیں۔ ان سے فرصت اور فراغت تو ہو لے۔

شیخ بٹالوی صاحب اگر انصاف سے کام لیں تو امید ہے یہ لطیف جواب علمی تعلیم ہی کرنا پڑے گا کیوں شیخ صاحب ٹھیک ہے نا پہلے خنزیروں کو قتل کریں؟

---

[1] الحکم جلد ۶ نمبر ۳۱ صفحہ ۵ مورخہ ۳۱ر اگست ۱۹۰۲ء

ملفوظات جلد دوم صفحہ 283 طبع جدید از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 480 پر درج ہے

جلا تاریخ[1]

حج کیلئے نہ جانے کی وجہ

ایک شخص نے عرض کی کہ مخالف مولوی اعتراض کرتے ہیں کہ مرزا صاحب حج کو کیوں نہیں جاتے ؟

فرمایا :-

یہ لوگ شرارت کے ساتھ ایسا اعتراض کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس سال مدینہ میں رہے صرف دو دن کا راستہ مدینہ اور مکہ میں تھا مگر آپ نے دس سال میں کوئی حج نہ کیا۔ حالانکہ آپ سواری وغیرہ کا انتظام کر سکتے تھے۔ لیکن حج کے واسطے صرف یہی شرط نہیں کہ انسان کے پاس کافی مال ہو بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ کسی قسم کے فتنہ کا خوف نہ ہو۔ وہاں تک پہنچنے اور امن کے ساتھ حج ادا کرنے کے وسائل موجود ہوں۔ جب وحشی طبع علماء اس جگہ ہم پر قتل کا فتویٰ لگا رہے ہیں اور گورنمنٹ کا بھی خوف نہیں کرتے تو وہاں یہ لوگ کیا نہ کریں گے۔ لیکن ان لوگوں کو اس امر سے کیا غرض ہے کہ ہم حج نہیں کرتے۔ کیا اگر ہم حج کریں گے تو وہ ہم کو مسلمان سمجھ لیں گے ؟ اور ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے ؟ اچھا یہ تمام مسلمان علماء اوّل ایک اقرار نامہ لکھ دیں کہ اگر ہم حج کر آویں تو وہ سب کے سب ہمارے ہاتھ پر توبہ کر کے ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے اور ہمارے مُرید ہو جائیں گے۔ اگر وہ ایسا لکھ دیں اور اقرار حلفی کریں تو ہم حج کر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے واسطے اسباب آسانی کے پیدا کر دے گا تاکہ آئندہ مولویوں کا فتنہ رفع ہو۔ ناحق شرارت کے ساتھ اعتراض کرنا اچھا نہیں ہے۔ یہ اعتراض ان کا ہم پر نہیں پڑتا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی پڑتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صرف آخری سال میں حج کیا تھا۔

توکل

فرمایا :-

توکل کرنے والے اور خدا تعالیٰ کی طرف جُھکنے والے کبھی ضائع نہیں ہوتے۔ جو آدمی صرف اپنی کوششوں میں رہتا ہے اس کو سوائے ذلت کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ جب سے دُنیا پیدا ہوئی ہمیشہ سے سنت اللہ یہی چلی آتی ہے کہ جو لوگ دنیا کو چھوڑتے ہیں وہ اس کو پاتے ہیں اور جو اس کے پیچھے دوڑتے ہیں وہ اس سے محروم رہتے ہیں جو لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے وہ اگر چند روز مکر و فریب سے کچھ حاصل بھی کریں تو وہ لاحاصل ہے کیونکہ آخر اُن کو سخت ناکامی دیکھنی پڑتی ہے۔ اسلام میں عمدہ لوگ وہی گذرے ہیں جنہوں نے دین کے مقابلہ میں دنیا کی کچھ پروا نہ کی۔ ہندوستان میں قطب الدینؒ اور معین الدینؒ خدا کے اولیاء گذرے ہیں۔ ان لوگوں نے

---

[1] اس ڈائری پر کوئی تاریخ تو درج نہیں لیکن اندازاً جولائی ۱۹۰۸ء کی کسی تاریخ کے یہ ملفوظات ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب (مرتب)

حوالہ نمبر 401

۳۰ اپریل ۱۹۰۳ء

بوقت سیر

ایک الہام

فرمایا کہ:-
مجھے الہام ہوا مگر اس کا آخری حصہ یاد ہے دوسرے الفاظ یاد نہیں رہے جو الفاظ یاد ہیں وہ یہ ہیں فِیْهِ خَیْرٌ وَ بَرَکَةٌ"۔ اس کا ترجمہ بھی بتلایا گیا "اس میں تمام دنیا کی بھلائی ہے۔

حج نہ کرنے پر اعتراض کا جواب

مخالفوں کے اس اعتراض پر کہ مرزا صاحب حج کیوں نہیں کرتے۔ فرمایا:-

کیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ جو خدمت خدا تعالیٰ نے اوّل رکھی ہے اس کو پس انداز کرکے دوسرا کام شروع کر دیوے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ عام لوگوں کی خدمات کی طرح ملہمین کی عادت کام کرنے کی نہیں ہوتی۔ وہ خدا تعالیٰ کی ہدایت اور رہنمائی سے ہر ایک امر کو بجا لاتے ہیں۔ اگرچہ شرعی تمام احکام پر عمل کرتے ہیں مگر ہر ایک حکم کی تقدیم و تاخیر الٰہی ارادہ سے کرتے ہیں۔ اب اگر ہم حج کو چلے جاویں تو گویا اس خدا کے حکم کی مخالفت کرنیوالے ٹھہریں گے اور مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا (آل عمران: ۹۸) کے بارے میں کتاب حج الکرامہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر نماز کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو حج ساقط ہے۔ حالانکہ اب جو لوگ جاتے ہیں ان کی کئی نمازیں فوت ہوتی ہیں۔ مامورین کا اوّل فرض تبلیغ ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۱۳ سال مکہ میں رہے آپ نے کتنی دفعہ حج کئے تھے؟ ایک دفعہ بھی نہیں کیا تھا۔

حضرت عیسیٰؑ کی بے باپ پیدائش

سوال:- کیا قرآن میں کوئی صریح آیت ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح بلا باپ کے پیدا ہوئے تھے؟ فرمایا کہ:-

جواب:- یحییٰ اور عیسیٰ علیہ السلام کے قصہ کو ایک جا جمع کرنا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ جیسے یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش خارق طریق[1] سے ہے ویسے ہی مسیح علیہ السلام کی بھی ہے پہلے یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش کا حال بیان کرکے مسیح کی پیدائش کا حال بیان کیا ہے یہ ترتیب قرآن بھی بتلاتی ہے کہ ادنیٰ حالت سے اعلیٰ حالت کی طرف ترقی کی ہے یعنی جس قدر عجز نمائی کی قوت یحییٰؑ کی پیدائش میں ہے اس سے بڑھ کر مسیح کی پیدائش میں ہے۔ اگر اس میں کوئی معجزانہ بات نہ تھی تو

[1] یعنی حضرت زکریا علیہ السلام بہت ہی بوڑھے تھے اور ان کی بیوی بانجھ تھی۔ (الحکم جلد ۷ نمبر ۱۶ صفحہ ۱۰ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۳ء)

یہ حوالہ صفحہ 481 پر درج ہے	ملفوظات جلد سوم صفحہ 280 طبع جدید از مرزا قادیانی

تک میں نے ابھی بیعت نہ کی تھی۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کے حضرت صاحب سے قدیم تعلقات تھے جو غالباً حضرت خلیفہ اولؓ کے واسطے سے قائم ہوئے تھے۔ مگر مولوی صاحب موصوف نے بیعت کچھ عرصہ بعد کی تھی۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب جماعت کے بہترین مقررین میں سے تھے۔ اور آواز کی غیر معمولی بلندی اور خوش الحانی کے علاوہ ان کی زبان میں غیر معمولی فصاحت اور طاقت تھی جو سامعین کو مسحور کر لیتی تھی۔

۶۷۲　بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حج نہیں کیا۔ اعتکاف نہیں کیا۔ زکوٰۃ نہیں دی۔ تسبیح نہیں رکھی۔ میرے سامنے ضب یعنی گوہ کھانے سے انکار کیا۔ صدقہ نہیں کھایا۔ زکوٰۃ نہیں کھائی۔ صرف نذرانہ اور ہدیہ قبول فرماتے تھے۔ پیروں کی طرح مصلّٰی اور خرقہ نہیں رکھا۔ رائج الوقت درود و وظائف (مثلاً پنجسورہ۔ دعائے گنج العرش۔ درود تاج۔ حزب البحر۔ دعائے سریانی وغیرہ) نہیں پڑھتے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حج نہ کرنے کی تو خاص وجوہات تھیں کہ شروع میں آپ کے لئے مالی لحاظ سے انتظام نہیں تھا۔ کیونکہ ساری جائداد وغیرہ اوائل میں ہمارے دادا صاحب کے ہاتھ میں تھی اور بعد میں تایا صاحب کا انتظام رہا۔ اور اس کے بعد حالات ایسے پیدا ہو گئے کہ ایک تو آپ جہاد کے کام میں منہمک رہے دوسرے آپ کے لئے حج کا راستہ بھی مخدوش تھا۔ تاہم آپ کی خواہش رہتی تھی کہ حج کریں۔ چنانچہ حضرت والدہ صاحبہ نے آپ کے بعد آپ کی طرف سے حج بدل کروایا۔ اعتکاف ماموریت کے زمانہ سے قبل غالباً بیٹھے ہوں گے مگر ماموریت کے بعد بوجہ قلمی جہاد اور دیگر مصروفیت کے نہیں بیٹھ سکے کیونکہ یہ نیکیاں اعتکاف سے مقدم ہیں۔ اور زکوٰۃ اس لئے نہیں دی۔ کہ آپ کبھی صاحب نصاب نہیں ہوئے۔ البتہ حضرت والدہ صاحبہ زیور پر زکوٰۃ دیتی رہی ہیں۔ اور تسبیح اور رسمی وظائف وغیرہ کے آپ قائل ہی نہیں تھے۔

۶۷۳　بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ حضرت صاحب کی آنکھوں میں مائی اوپیا تھا۔ اسی وجہ سے پہلی رات کا چاند نہ دیکھ سکتے تھے۔ مگر نزدیک سے آخر عمر تک باریک حروف بھی پڑھ لیتے تھے۔ اور عینک کی حاجت محسوس نہیں کی۔ اور دانستہ آنکھوں کی یہ حالت

سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 119 از مرزا بشیر احمد ایم اے　|　یہ حوالہ صفحہ 482 پر درج ہے

اِس الہام الٰہی کے ساتھ ایسا دل قوی ہوگیا کہ جیسے ایک سخت دردناک زخم کسی مرہم سے ایک دم میں اچھا ہوجاتا ہے۔ درحقیقت یہ امر بارہا آزمایا گیا ہے کہ وحی الٰہی میں دلی تسلّی دینے کے لئے ایک ذاتی خاصیت ہے اور جڑھ اِس خاصیت کی وُہ یقین ہے جو وحی الٰہی پر ہوجاتا ہے۔ افسوس ان لوگوں کے کیسے الہام ہیں کہ باوجود دعویٰ الہام کے یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ ہمارے الہام ظنّی امور ہیں نہ معلوم یہ شیطانی ہیں یا رحمانی ایسے الہاموں کا ضرر اُن کے نفع سے زیادہ ہے مگر مَیں خدا تعالےٰ کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ مَیں اِن الہامات پر اُسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دُوسری کتابوں پر۔ اور جس طرح مَیں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اُسی طرح اِس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ خدا کا کلام یقین کرتا ہوں کیونکہ اس کے ساتھ الٰہی چمک اور نور دیکھتا ہوں اور اُسکے ساتھ خدا کی قدرتوں کے نمونے پاتا ہوں۔ غرض جب مجھ کو یہ الہام ہُوا کہ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ تو مَیں نے اُسی وقت سمجھ لیا کہ خدا مجھے ضائع نہیں کریگا۔ تب مَیں نے ایک ہندو کھتری ملاوامل نام کو جو ساکن قادیان ہے اور ابھی تک زندہ ہے وُہ الہام لکھ کر دیا اور سارا قصہ اُسکو سُنایا اور اُس کو امرتسر بھیجا کہ تا حکیم مولوی محمد شریف کلانوری کی معرفت اسکو کسی نگینہ میں کھدوا کر اور مُہر بنوا کر لے آوے اور مَیں نے اس ہندو کو اس کام کیلئے محض اِس غرض سے اختیار کیا کہ تا وُہ اس عظیم الشان پیشگوئی کا گواہ ہوجائے اور تا مولوی محمد شریف بھی گواہ ہوجاوے۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف کے ذریعہ سے وہ انگشتری بصرف (اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ) مبلغ پانچروپیہ طیار ہو کر میرے پاس پہنچ گئی جو اب تک میرے پاس موجود ہے جس کا نشان یہ ہے یہ اُس زمانہ میں الہام ہُوا تھا جبکہ ہماری معاش اور آرام کا تمام مدار ہمارے والد صاحب کی محض ایک مختصر آمدنی پر منحصر تھا اور بیرونی لوگوں میں سے ایک شخص بھی مجھے نہیں جانتا تھا اور مَیں ایک گمنام انسان تھا جو قادیان جیسے ویران گاؤں میں زاویۂ گمنامی میں پڑا ہُوا تھا۔ پھر بعد اسکے خدا نے اپنی پیشگوئی کے موافق ایک دُنیا کو میری طرف رجوع دے دیا اور ایسی متواتر فتوحات سے

حقیقت الوحی صفحہ 212 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 221،220 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 482 پر درج ہے

مالی مدد کی کہ جس کا شکریہ بیان کرنے کیلئے میرے پاس الفاظ نہیں مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی اُمید نہ تھی کہ دس روپیہ ماہوار بھی آئیں گے مگر خدا تعالیٰ جو غریبوں کو خاک میں سے اُٹھاتا اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے اُسی نے ایسی میری دستگیری کی کہ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آچکا ہے اور شاید اس سے زیادہ ہو اور اس آمدنی کو اس خیال کر لینا چاہیئے کہ سالہا سال سے صرف لنگر خانہ کا ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہوار تک خرچ ہو جاتا ہے یعنی اوسط کے حساب سے اور دوسری شاخیں مصارف کی یعنی مدرسہ وغیرہ اور کتابوں کی چھپوائی اس سے الگ ہے۔ پس دیکھنا چاہیئے کہ یہ پیشگوئی یعنی الیس اللّٰہ بکاف عبدہ کس صفائی اور قوت اور شان سے پوری ہوئی۔ کیا یہ کسی مفتری کا کام ہے یا شیطانی وساوس ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ اس خدا کا کام ہے جس کے ہاتھ میں عزت اور ذلّت اور ادبار اور اقبال ہے۔ اگر میرے اس بیان کا اعتبار نہ ہو تو بیس برس کی ڈاک کے سرکاری رجسٹروں کو دیکھو۔ تا معلوم ہو کہ کس قدر آمدنی کا دروازہ اِس تمام مدت میں کھولا گیا ہے حالانکہ یہ آمدنی صرف ڈاک کے ذریعہ تک محدود نہیں رہی۔ بلکہ ہزارہا روپیہ کی آمدنی اس طرح ہی ہوتی ہے کہ لوگ خود قادیان میں آکر دیتے ہیں اور نیز ایسی آمدنی جو لفافوں میں نوٹ بھیجے جاتے ہیں۔

۲۳۔ تئیسواں نشان۔ ڈپٹی عبداللہ آتھم کی نسبت پیشگوئی ہے جو بہت صفائی سے پوری ہوگئی ہے اور یہ دراصل دو پیشگوئیاں تھیں۔ اوّل یہ کہ وہ پندرہ مہینے کے اندر مر جائیگا دوسری یہ کہ اگر وہ اپنے کلام سے باز آجائے گا جو اُس نے شائع کیا کہ نعوذ باللہ آنحضرت

حاشیہ۔ اگرچہ منی آرڈروں کے ذریعہ ہزارہا روپیہ آچکے ہیں۔ مگر اُس سے زیادہ وہ ہیں جو خود مخلص لوگوں نے آکر دئے اور جو خطوط کے اندر نوٹ آئے اور بعض مخلصوں نے نوٹ یا سونا اس طرح بھیجا جو اپنا نام بھی ظاہر نہیں کیا اور مجھے اب تک معلوم نہیں کہ اُن کے نام کیا کیا ہیں۔ منہ

حقیقت الوحی صفحہ 212 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 220،221 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 482 پر درج ہے

[۱۵۳]

ولسنا على الاعقاب موتٌ يردّنا ۔۔۔ ولو في سبيل الله نُدمى ونُنحر

اور ہم ایسے نہیں ہیں کہ کوئی موت ہمیں پیچھے کی راہ پر ہٹادے ۔۔۔ اور اگرچہ خدا کی راہ میں ہم مجروح ہو جائیں یا ذبح کئے جائیں

تنكّر وجه الجاهلين تغيّظًا ۔۔۔ اذا اُعثروا من موت عيسى واُخبروا

جاہلوں کا منہ بگڑ گیا مارے غصہ کے ۔۔۔ جب ان کو حضرت عیسیٰ کے مرنے کی خبر دی گئی

وقالوا اكذوبٌ كافرٌ يتّبع الهوى ۔۔۔ وحثّوا على قتلي عوامًا وغيّروا

اور انہوں نے کہا کہ جھوٹا کافر ہے جو نفسانی پیروی کر رہا ہے ۔۔۔ اور میرے قتل کیلئے عوام کو اٹھایا اور سوزش کی

تضايقت علينا الارض من شرّ حزبهم ۔۔۔ ولولا يد المولى لكنّا نُتبّر

پس انکے گروہ کی شرارت سے زمین ہم پر تنگ ہو گئی ۔۔۔ اور اگر خدا تعالیٰ کا ہاتھ نہ ہوتا تو ہم ہلاک ہو جاتے

فلم يُغن عنهم مكرهم حين اشرقت ۔۔۔ شموس عنايات القدير فادبروا

پس مکر کے کرنے ان کو کچھ فائدہ نہ دیا جبکہ ۔۔۔ خدا کی مہربانیوں کے آفتاب نکلے اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے

رجعنا وقد رُدّت اليهم سهامهم ۔۔۔ تجلّى الامر حيث لا يباريه منكر

ہم واپس آئے اور انکے تیر انہیں کی طرف واپس کئے گئے ۔۔۔ امر حق نے فیصلہ کر دیا جس کا کوئی منکر مقابل نہیں کر سکتا

من الغيظ والشحناء يهذون كلّهم ۔۔۔ وامري مبينٌ واضح لو تفكّروا

کینہ اور دشمنی سے تمام وہ بکواس کر رہے ہیں ۔۔۔ اور میری بات روشن اور واضح ہے اگر وہ سوچیں

واصل التنازع والتخالف بيننا ۔۔۔ يسيرٌ قليلٌ ثمّ باللغو يكثر*

اور ہم میں اور ان میں جو اختلاف ہے وہ اصل میں ۔۔۔ تھوڑا ہے پھر بیہودہ باتوں سے بڑھایا جاتا ہے

* اصل التنازع في عيسى عليه السلام اعني في انه هل هو حيّ او ميّت منذ زمان وامر واضح لو تتفكرون. قال الله لنا يا عيسى اني متوفيك ورافعك اليّ[۱] فقدّم التوفي على الرفع كما انتم تقرؤون فهذا حكم الله. ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الكافرون. ولا ينبغي لاحد ان يحرّف كلم الله عن مواضعها ولقد لعن الله المحرّفين كما انتم تعلمون. ثم الشاهد الثاني قوله تعالى فلمّا توفّيتني فكفى لقوم يتدبّرون. ثم الشاهد الثالث من القرآن قوله تعالى وما محمد الّا رسول قد خلت من قبله الرسل[۲] فبايّ حديث بعده تؤمنون. ولقد رأى عيسى نبيّنا صلى الله عليه وسلم ليلة المعراج في الاموات ثم انتم تنكرون - منه

[۱] آل عمران: ۵۶ [۲] آل عمران: ۱۴۵

براہین احمدیہ حصہ پنجم (ضمیمہ) صفحہ 153 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 321 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 483 پر درج ہے

۱۸۹۶ء "اُلْقِیَ فِیْ رُوْعِیْ اَنْ اَکْتُبَ ھٰذَا الْمَکْتُوْبَ[1] فِی الْعَرَبِیَّةِ وَاُتَرْجِمَهٗ بِالْفَارِسِیَّةِ وَ اَرْعَی النَّوَاظِرَ فِی النَّوَاضِرِ الْاَصْلِیَّةِ وَاُوْسِعَ التَّبْلِیْغَ بِالْاَلْسِنِ الْاِسْلَامِیَّةِ لِیَکُوْنَ بَلَاغًا تَامًّا لِلطَّالِبِیْنَ۔" (انجام آتھم صفحہ ۷۴،۷۵۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۷۴،۷۵)

۱۸۹۶ء "یَا اَحْمَدِیْ[3] اَنْتَ مُرَادِیْ وَمَعِیْ۔ یَحْمَدُکَ اللّٰهُ مِنْ عَرْشِهٖ۔" (انجام آتھم صفحہ ۷۷۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۷۷)

۱۸۹۶ء "اَنْتَ عِیْسَی[4] الَّذِیْ لَا یُضَاعُ وَقْتُهٗ۔ کَمِثْلِکَ دُرٌّ لَا یُضَاعُ۔ جَرِیُّ اللّٰهِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِیَاءِ۔" (انجام آتھم صفحہ ۷۷۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۷۷)

۱۸۹۶ء "اِنِّیْ مُرْسِلُکَ[5] اِلٰی قَوْمٍ مُّفْسِدِیْنَ۔ وَاِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا۔ وَاِنِّیْ مُسْتَخْلِفُکَ اِکْرَامًا کَمَا جَرَتْ سُنَّتِیْ فِی الْاَوَّلِیْنَ۔" (انجام آتھم صفحہ ۷۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۷۹)

۱۸۹۶ء "اِنَّکَ اَنْتَ مِنِّی[6] الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ۔ وَاُرْسِلْتَ لِیَتِمَّ مَا وَعَدَ مِنْ قَبْلُ رَبُّکَ الْاَکْرَمُ۔ اِنَّ وَعْدَهٗ کَانَ مَفْعُوْلًا وَّهُوَ اَصْدَقُ الصَّادِقِیْنَ۔" (انجام آتھم صفحہ ۸۰۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۸۰)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) میرے دل میں ڈالا گیا کہ میں اس کتاب کو عربی زبان میں لکھوں اور فارسی میں اس کا ترجمہ کروں، اور اس طرح دیکھنے والوں کو حقیقی سبزہ زاروں میں پھراؤں اور تبلیغ کو اسلامی زبانوں میں پھیلاؤں تاکہ طالبانِ حق کے لئے یہ تبلیغ مرتبۂ کمال کو پہنچ جائے۔

[2] یعنی مکتوب مشمولہ کتاب انجام آتھم صفحہ ۷۳ تا ۲۸۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۷۳ تا ۲۸۲۔ (مرتب)

[3] (ترجمہ از مرتب) اے میرے احمد! تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ عرش پر سے تیری تعریف کر رہا ہے۔

[4] (ترجمہ از مرتب) تو عیسیٰ ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جاتا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جاتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرستادہ نبیوں کے لباس میں۔

[5] (ترجمہ از مرتب) میں تجھے ایک مفسد قوم کی طرف بھیجتا ہوں۔ اور میں تجھے لوگوں کا امام بناتا ہوں۔ اور میں تجھے اکرام سے خلیفہ مقرر کرتا ہوں جیسا کہ پہلے لوگوں میں میری سنت رہی ہے۔

[6] (ترجمہ از مرتب) تو ہی میری طرف سے مسیح ابن مریم ہے۔ اور اس لئے بھیجا گیا ہے کہ تا وہ جو وعدہ تیرے ربِّ اکرم

عملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ اَللّٰهُ حَافِظُهٗ۔ عِنَايَةُ اللّٰهِ حَافِظُهٗ۔ نَحْنُ نَزَّلْنَاهُ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ۔ اَللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔ يُخَوِّفُوْنَكَ مِنْ دُوْنِهٖ اَئِمَّةُ الْكُفْرِ۔ لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى۔ يَنْصُرُكَ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ۔ اِنَّ يَوْمِيْ لَفَصْلٌ عَظِيْمٌ۔ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ۔ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهٖ۔ اَنْتَ مَعِيْ وَاَنَا مَعَكَ۔ خَلَقْتُ لَكَ لَيْلًا وَّنَهَارًا۔ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَاِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَكَ۔ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةٍ لَا يَعْلَمُهَا الْخَلْقُ۔ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيَاتِنَا عَجَبًا۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ عَجِيْبٌ۔ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ۔ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا۔ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ۔ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ۔ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ۔ سَلَامٌ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ صَافَيْنَاهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ۔ تَفَرَّدْنَا بِذٰلِكَ۔ فَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى۔

(اربعین نمبر ۲ صفحہ ۹ تا ۱۰ مطبوعہ دسمبر ۱۹۰۰ء۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۵۱ تا ۳۵۵)

ترجمہ:۔ اے احمد! خدا نے تجھ میں برکت ڈالی۔ اُس نے تجھے قرآن سکھایا تا تو اُن لوگوں کو ڈرائے جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے۔ اور تا کہ مجرموں کی راہ کھل جائے یعنی معلوم ہو جائے کہ کون کون مجرم ہے۔ کہہ دے کہ میرے پر خدا کا حکم نازل ہوا ہے اور میں تمام مومنوں سے پہلا ہوں۔ وہ خدا جس نے اپنے فرستادہ کو بھیجا۔ اس نے دو امر کے ساتھ اُسے بھیجا ہے ایک تو یہ کہ اُس کو نعمتِ ہدایت سے مشرف فرمایا ہے ..... اور دین الحق عطا کیا گیا ہے ..... کہ وہ اسلام کی خوبی اور فوقیت ہر ایک پہلو سے تمام مذاہب پر ثابت کر دے ..... اور تم ایک گڑھے کے کنارہ پر تھے۔ خدا نے تمہیں اس سے نجات دی۔ اور یہ ابتداء سے مقدر تھا۔ خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ اور وہ ہنسی کرنے والوں کے لئے کافی ہوگا۔ یہ تمام کاروبار خدا کی رحمت سے ہے۔ وہ اپنی نعمت تیرے پر پوری کرے گا، تا کہ لوگوں کے لئے نشان ہو۔ اُن کو کہہ دے کہ اگر خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔ اور اُن کو کہہ دے کہ میرے پاس میری سچائی پر خدا کی گواہی ہے پس کیا تم خدا کی گواہی قبول کرتے ہو یا نہیں۔ اور اُن کو کہہ دے کہ تم اپنی جگہ پر کام کرو اور میں اپنی جگہ پر کرتا ہوں پھر تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ خدا کس کے ساتھ ہے۔ خدا نے تجلّی فرمائی ہے کہ تا تم پر رحم کرے اور اگر تم نے مُونہہ پھیر لیا تو وہ بھی مُونہہ پھیرے گا اور سچائی کے مخالف ہمیشہ کے زندان میں رہیں گے۔ تجھ کو یہ لوگ ڈراتے ہیں۔ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ میں نے تیرا نام متوکّل رکھا۔ خدا عرش پر سے تیری تعریف کر رہا ہے۔ ہم تیری تعریف کرتے اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ لوگ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے مونہہ کی پھونکوں سے بجھا دیں مگر خدا اُس نور کو نہیں چھوڑے گا جب تک پورا نہ کرے اگرچہ منکر کراہت کریں۔ ہم عنقریب اُن کے دلوں میں رُعب ڈالیں گے جب خدا کی مدد اور فتح آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کرے گا تو کہا جائے گا کہ کیا یہ سچ نہ تھا جیسا کہ تم نے سمجھا اور کہتے ہیں کہ یہ صرف بناوٹ ہے۔ اُن کو کہہ دے

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 297 طبع چہارم از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 484 پر درج ہے

يُكْشَفُ الصِّدْقُ وَيَخْسَرُ الْخَاسِرُوْنَ۔ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ۔ اَنْتَ مَعِيْ وَاَنَا مَعَكَ سِرُّكَ سِرِّيْ۔ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔ يُخَوِّفُوْنَكَ مِنْ دُوْنِهٖ۔ اَئِمَّةُ الْكُفْرِ۔ لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى۔ غَرَسْتُ لَكَ بِيَدِيْ رَحْمَتِيْ وَقُدْرَتِيْ۔ لَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا۔ يَنْصُرُكَ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ۔ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ۔ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهٖ۔ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ۔ قُلْ هٰذَا فَضْلُ رَبِّيْ وَاِنِّيْ اُجَرِّدُ نَفْسِيْ مِنْ ضُرُوْبِ الْخِطَابِ۔ يَا عِيْسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ نَظَرَ اللّٰهُ اِلَيْكَ مُعَطَّرًا۔ وَقَالُوْا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا قَالَ اِنِّيْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ وَقَالُوْا كِتَابٌ مُّمْتَلِئٌ مِّنَ الْكُفْرِ وَالْكَذِبِ۔ قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ۔ سَلَامٌ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ صَافَيْنَاهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ۔ تَفَرَّدْنَا بِذٰلِكَ۔ يَا دَاوُدُ عَامِلْ بِالنَّاسِ رِفْقًا وَّاِحْسَانًا۔ تَمُوْتُ وَاَنَا رَاضٍ مِّنْكَ۔ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ۔ كَذَّبُوْا بِاٰيَاتِيْ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ۔

اور تیرا کام تجھے حاصل ہو جائے گا۔ اس دن حق آ جائے گا اور سچ کھولا جائے گا۔ اور جو خسران میں ہیں اُن کا خسران ظاہر ہو جائے گا۔ میری یاد میں نماز کو قائم کر۔ تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ ہم نے تیرا وہ بوجھ اُتار دیا جس نے تیری کمر توڑ دی۔ اور تیرے ذکر کو ہم نے بلند کیا۔ تجھے خدا کے سوا اوروں سے ڈراتے ہیں۔ یہ کفر کے پیشوا ہیں۔ مت ڈر غلبہ تجھی کو ہے۔ میں نے اپنی رحمت اور قدرت کے درخت تیرے لئے اپنے ہاتھ سے لگائے۔ خدا ہرگز ایسا نہیں کرے گا کہ کافروں کا مومنوں پر کچھ الزام ہو۔ خدا تجھے کئی میدانوں میں فتح دے گا۔ خدا کا یہ قدیم نوشتہ ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ اس کے کلموں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ وہ خدا جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا۔ کہہ یہ خدا کا فضل ہے اور میں تو کسی خطاب کو نہیں چاہتا۔ اے عیسیٰ! میں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اُٹھاؤں گا۔ اور تیرے تابعداروں کو تیرے مخالفوں پر قیامت تک غلبہ بخشوں گا۔ خدا نے تیرے پر خوشبودار نظر کی۔ اور لوگوں نے دلوں میں کہا کہ اے خدا! کیا تو ایسے مفسد کو اپنا خلیفہ بنائے گا۔ خدا نے کہا کہ جو کچھ میں جانتا ہوں تمہیں معلوم نہیں۔ اور لوگوں نے کہا کہ یہ کتاب کفر اور کذب سے بھری ہوئی ہے۔ ان کو کہہ دے کہ آؤ ہم اور تم اپنے بیٹوں اور عورتوں اور عزیزوں سمیت ایک جگہ اکٹھے ہوں پھر مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر لعنت بھیجیں۔ ابراہیم یعنی اس عاجز پر سلام ہم نے اس سے دل دوستی کی اور غم سے نجات دی۔ یہ ہمارا ہی کام تھا جو ہم نے کیا۔ اے داؤد! لوگوں سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاملہ کر۔ تو اس حالت میں مرے گا کہ میں تجھ سے راضی ہوں گا۔ اور خدا تجھ کو لوگوں کے

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 236 طبع چہارم از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 484 پر درج ہے

1212

حوالہ نمبر 408

مخالفت چاہیں گے کہ اس سلسلہ میں ناکامی رہے اور لوگ اس طرف رجوع نہ کریں اور نہ قبول کریں پر ہم چاہیں گے کہ لوگ رجوع کریں۔ آخر ہمارا ہی ارادہ پورا ہوگا۔ اور لوگوں کا اس طرف رجوع ہو جائیگا اور وہ قبول کرتے جائیں گے (۲) دوسری پیشگوئیوں میں یہ خبر دی گئی ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ دور دور سے مالی امداد بھیجی جائیگی اور دور دور سے خطوط آئیں گے اور اس قدر تواتر اور کثرت سے مالی مدد پہنچے گی کہ جن راہوں سے وہ مالی مدد آئیگی وہ سڑکیں گہری ہو جائیں گی۔ (۳) تیسری پیشگوئی یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ اس قدر لوگ ارادت اور اعتقاد سے قادیان میں آئیں گے کہ جن راہوں سے وہ آئیں گے وہ سڑکیں ٹوٹ جائیں گی (۴) چوتھی پیشگوئی یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ لوگ تیرے ہلاک اور تباہ کرنے کے لئے کوشش کرینگے مگر ہم تیرے محافظ رہیں گے (۵) پانچویں پیشگوئی یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ میں دنیا میں تجھے شہرت دونگا۔ اور تو دور دور تک مشہور ہو جائیگا اور تیری مدد کی جائے گی۔ (۶) چھٹی پیشگوئی یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ اس قدر لوگ کثرت سے آئیں گے کہ قریب ہے کہ تو تھک جائے یا بباعث کثرت اژدحام ان سے تو بد خلقی کرے (۷) ساتویں پیشگوئی یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ بہت سے لوگ اپنے وطنوں سے تیرے پاس قادیان میں ہجرت کر کے آئیں گے اور تمہارے گھروں کے کسی حصہ میں رہیں گے وہ اصحاب الصفہ کہلائیں گے۔

یہ سات پیشگوئیاں ہیں جن کی خبر ان کلمات وحی الٰہی میں دی گئی ہے۔ اور ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ اس زمانہ میں یہ ساتوں پیشگوئیاں پوری ہو چکی ہیں۔ کیونکہ علماء اور پیرزادوں نے کفر کے فتوے تیار کر کے اور طرح طرح کے منصوبے تراش کر کے ناخنوں تک زور لگایا کہ میری طرف کوئی رجوع نہ کرے اور حیا کو بالائے طاق رکھ کر خدا تعالےٰ سے جنگ کیا اور کوئی دقیقہ کر اور فریب اور دھوکہ دینے کا اٹھا نہ رکھا۔ اور بعض نے میری نسبت جھوٹی مخبریاں کیں تا کسی طرح گورنمنٹ کو ہی افروختہ کریں اور بعض نے جاہل مسلمانوں کو افروختہ کیا تا وہ دکھ دیتے رہیں مگر آخر کار وہ سب نامراد رہے اور یہ پودا زمین میں مخفی نہ رہ سکا اور ایک مجتمع کی

ص۵۷

براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 57 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 73 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 484 پر درج ہے

قسمیں کھا کر کہا کہ یہی دجال معہود ہے تو کیا اس کے دجال معہود ہونے میں کچھ شک رہ گیا ہے۔ اب ابن صیاد کا حال سنئے کہ اس کا انجام کیا ہوا۔ سو یہ مسلم کی حدیث سے واضح ہوتا ہے اور وہ یہ ہے وعن ابی سعید الخدری قال صحبت ابن صیاد الی مکۃ فقال لی مالقیت من الناس یزعمون انی الدجال الست سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ لایولد لہ وقد ولد لی الیس قد قال وھو کافر وانا مسلم اولیس قد قال لایدخل المدینۃ ولا مکۃ وقد اقبلت من المدینۃ وانا ارید مکۃ؂ اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ میں نے ہمراہی ابن صیاد کے بعزم مکہ سفر کیا تب اس سفر میں ابن صیاد نے مجھ کو کہا کہ لوگوں کی یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کی ان باتوں سے مجھے بہت ایذا پہنچتی ہے کہ وہ خیال کرتے ہیں کہ دجال معہود میں ہی ہوں اور تم جانتے ہو کہ اصل حقیقت اس کے برخلاف ہے تو نے سنا ہوگا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ دجال لاولد رہیگا اور میں صاحب اولاد ہوں اور نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ دجال کافر ہوگا اور میں مسلمان ہوں اور فرمایا تھا کہ دجال مدینہ اور مکہ میں داخل نہیں ہو سکیگا۔ اور میں مدینہ سے تو آیا ہوں اور مکہ کی طرف چلا جاتا ہوں۔

اب دیکھنا چاہیئے کہ یہ کیسا عجیب معاملہ ہے کہ بعض صحابہ قسمیں کھا کھا کہتے ہیں کہ ابن صیاد ہی دجال ہے اور صحیحین میں بروایت جابر لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کے قسم کھانے پر کہ دجال معہود یہی شخص ہے خاموشی اختیار کر کے اپنی رائے ظاہر کر دی کہ درحقیقت دجال معہود ابن صیاد ہی تھا اور صحیح مسلم میں ابن صیاد کا مشرف باسلام ہونا

؂ ابن صیاد کا یہ بیان کہ لوگ مجھے دجال معہود سمجھتے ہیں صاف دلیل اس بات پر ہے کہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اس کو دجال معہود سمجھتے تھے نہ کوئی اور دجال۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا کویا اس پر اجماع ہو گیا تھا کہ ابن صیاد ہی دجال معہود ہے۔ منہ

ازالہ اوہام صفحہ 211 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 211 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 485 پر درج ہے

حوالہ نمبر 410

وذرہ ھذا بیان بعض العلماء و اما صاحب الانسان الکامل عبد الکریم

یہ تو بعض علماء کا قول ہے مگر صاحب کتاب انسان کامل عبد الکریم نے

الذی ھو من المتصوفین فبلغ الامر الی النھایۃ وقال ان التثلیث

جو متصوفین میں سے ہے اس بارے میں حد ہی کر دی اور کہا کہ تثلیث

بمعنی حق ولا حرج فیہ وان عیسیٰ کذا وکذا بل اشار الی انہ لیس

ایک معنی کے رو سے حق ہے اور اسمیں کچھ حرج نہیں اور عیسےٰ ایسا ہو اور ایسا ہو بلکہ اس طرف اشارہ کر دیا کہ

بمخلوق ومنھم من اعتدی فی کذبہ وقال بسم اللہ الاب والابن و

وہ خدا تعالیٰ کی مخلوق میں سے نہیں ہے اور بعض آدمی جھوٹ بولنے میں بہت بڑھ گئے اور یہ لکھا کہ بسم اللہ الاب والابن و

روح القدس کذلک ایدوا الفریۃ ونصروھا وکان الکذب فی اول الامر

روح القدس اسی طرح انہوں نے جھوٹ کی تائید کی اور جھوٹ کو مدد دی اور جھوٹ پہلے پہلے تو

قلیلا ثم من جاء بعد کاذب الحق بکذبہ کذبا اٰخر حتی ارتفعت

تھوڑا تھا پھر جو شخص ایک جھوٹے کے بعد آیا اس نے کچھ اپنی طرف سے بھی پہلے جھوٹ پر زیادہ کیا یہاں تک کہ جھوٹ کی

عمارۃ الکذب وجعل ابن عجوزۃ ابن اللہ وبعد ذلک جعل اللہ العٰلمین

عمارت بہت اونچی ہو گئی اور ایک بڑھیا عورت کا بچہ خدا کا بیٹا بنایا گیا اور پھر خدا کر کے مانا گیا خبردار ہو کر

الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ ان عیسیٰ الا نبی اللہ کانبیاء اٰخرین وان

جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے۔ عیسیٰ صرف اور نبیوں کی طرح ایک نبی خدا کا ہے اور وہ

ھو الا خادم شریعۃ النبی المعصوم الذی حرم اللہ علیہ المراضع حتی

اس نبی معصوم کی شریعت کا ایک خادم ہے جس پر تمام دودھ پلانے والی حرام کی گئی تھیں یہاں تک کہ

اقبل علی ثدی امہ وکلمہ ربہ علی طور سینین جعلہ من المحبوبین ھذا ھو موسیٰ

اپنی ماں کی چھاتیوں تک پہنچایا گیا اور اسکا خدا کوہ سینا میں اس سے ہمکلام ہوا اور اسکو پیارا بنایا یہ وہی موسیٰ

(الفائدۃ) کلمہ اللہ موسیٰ علی جبل وکلم الشیطن عیسیٰ علی جبل فانظر الفرق بینھما ان کنت من الناظرین۔ منہ

خدا ایک پہاڑ پر موسیٰ سے ہمکلام ہوا اور ایک پہاڑ پر شیطان عیسےٰ سے ہمکلام ہوا سو ان دونوں قسم کے مکالمہ میں غور کر اگر غور کرنے کا مادہ ہے۔

نور الحق صفحہ 50 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 68،69 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 486 پر درج ہے

فتی اللہ الذی اشار اللہ فی کتابہ الیٰ حیاتہ وفرض علینا ان نؤمن
مرد خدا ہے جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا کہ ہم اس بات ایمان لاویں
انہ حیٌّ فی السماء ولم یمُتْ ولیس من المیتین۔
کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مُردوں میں سے نہیں۔
واما نزول عیسٰے من السماء فقد اثبتنا بطلانہ فی کتابنا الحمامۃ
مگر یہ بات کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر نازل ہونگے سو ہم نے اس خیال کا باطل ہونا اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ
وخلاصتہ انا لانجد فی القرآن شیئاً فی ھذا الباب من غیر خبر وفاتہ
میں بخوبی ثابت کر دیا ہوا اور خلاصہ اس کا یہ ہے کہ ہم قرآن میں بغیر وفات حضرت عیسےٰ کے اور کچھ ذکر نہیں پاتے اور
الذی نجدھا فی مقامات کثیرۃ من الفرقان الحمید نعم جاء لفظ النزول
وفات کا ذکر نہ ایک جگہ بلکہ کئی مقامات میں پاتے ہیں ہاں بعض احادیث میں نزول کا
فی بعض الاحادیث ولکنہ لفظ قد کثر استعمالہ فی لسان العرب
لفظ آیا ہو لیکن وہ لفظ ایسا ہے کہ زبان عرب میں اکثر استعمال اس کے
علی نزول المسافرین اذا نزلوا من بلدۃ ببلدۃ او من ملک بملک
مُسافروں کے حق میں ہے جب وہ ایک شہر سے دوسرے شہر میں وارد ہوں اور یا ایک ملک سے دوسرے
متغربین والنزیل ھو المسافر کما لا یخفی علی العالمین۔
ملک میں سفر کر کے آویں اور نزیل تو مسافر کو ہی کہتے ہیں جیسا کہ جاننے والوں پر پوشیدہ نہیں۔
واما لفظ التوفی الذی یوجد فی القرآن فی حق المسیح وغیرہ
مگر توفی کا لفظ جو قرآن میں حضرت مسیح اور دوسروں کے حق میں پایا جاتا ہے سو اسمیں بغیر معنے مارنے کے
من بنی آدم فلا سبیل فیہ الیٰ تاویل اخریٰ بغیر الاماتۃ واخذنا
اور کوئی تاویل نہیں ہو سکتی اور یہ معنے مارنے کے ہم نے
معناہ من النبی ومن اجل الصحابۃ لامن عند انفسنا وانت تعلم
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اُس کے بزرگ صحابہ سے لئے ہیں یہ نہیں کہ اپنی طرف سے گھڑے ہیں اور تو جانتا ہو کہ

یہ حوالہ صفحہ 486 پر درج ہے	نورالحق صفحہ 50 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 68، 69 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 411

السماء، وانت تعلم ان جسمه العنصری مدفون فی المدينة، فما معنی هذا الحديث الا الحياة الروحانية والرفع الروحانی الذی هو سنة الله بأصفيائه بعد مماتو فاهم؟ كما قال عز وجل: يا أيتها النفس المطمئنة، ارجعی الی ربك، وما معنی قول ارجعی الی ربك الا المعنی الذی يفهم من قول رافعك الی؛ فان الرجوع الی الله راضية مرضية والرفع الی الله امر واحد، وقد جرت عادة الله تعالی انه يرفع اليه عباده الصالحين، بعد موتهم ويؤويهم فی السموات بحسب مراتبهم؛ ولاجل ذلك لقی نبينا صلی الله عليه وسلم كل نبی خلا من قبله فی ليلة المعراج فی السموات فوجد آدم فی السماء الدنيا ووجد عيسی وابن خالته يحيی فی السماء الثانية ووجد موسی فی السماء الخامسة. وهذه الاحاديث صحيحة تجدها فی البخاری وغيره من الصحاح؛ ثم الذين لا يريدون الحق يتعامون وينسون رفع الانبياء كلهم ويصرون علی حياة عيسی ورفعه، ويقرؤن حديث المعراج ثم ينسونه ويضيعون أعمارهم غافلين.

أعيسی حي ومات المصطفی؟ تلك اذا قسمة ضيزی! اعدلوا هو أقرب للتقوی. واذا ثبت ان الانبياء كلهم أحياء فی السموات، فأی خصوصية ثابتة لحياة المسيح، أهو يأكل ويشرب وهم لا يأكلون ولا يشربون؟ بل حياة كليم الله ثابت بنص القرآن الكريم؛ ألا تقرء فی القرآن ما قال الله تعالی وعز وجل، فلا تكن فی مرية من لقائه؟ وانت تعلم ان هذه الآية نزلت فی موسی، فهی دليل صريح علی حيات موسی عليه السلام؛ لانه لقی رسول الله صلی الله عليه وسلم، والاموات لا يلاقون الاحياء، ولا تجد مثل هذه الآيات فی شأن عيسی عليه السلام؛ نعم

حمامۃ البشریٰ صفحہ 35 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 221 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 487 پر درج ہے

ہوتا ہے مگر کبھی مدتوں اور برسوں کے بعد ایک قسم کی نباتات اس میں پیدا ہو جاتی ہے جو نہایت شیریں اور لذیذ ہوتی ہے اب جس شخص نے اس نبات کو کبھی نہ دیکھا ہو اور معمولی قدیمی نمکی کو دیکھتا آیا ہو بے شک وہ اس نبات کو ایک امر طبعی کی نقیض سمجھے گا ایسا ہی بعض دُوسری نوع کی چیزوں میں بھی دور دراز عرصہ کے بعد کوئی نہ کوئی خاصہ نادر ظہور میں آجاتا ہے کچھ تھوڑا عرصہ گذرا ہے کہ مظفر گڈہ میں ایک ایسا بکرا پیدا ہوا کہ جو بکریوں کی طرح دُودھ دیتا تھا۔ جب اس کا شہر میں بہت چرچا پھیلا تو مکالف صاحب ڈپٹی کمشنر مظفر گڈہ کو بھی اطلاع ہوئی تو اُنہوں نے یہ ایک عجیب امر قانونِ قدرت کے برخلاف سمجھ کر وہ بکرا اپنے رُوبرو منگوایا۔ چنانچہ وہ بکرا جب اُن کے رُوبرو دوہا گیا تو شاید قریب ڈیڑھ سیر دُودھ کے اُس نے دیا اور پھر وہ بکرا بحکم صاحب ڈپٹی کمشنر عجائب خانہ لاہور میں بھیجا گیا۔ تب ایک شاعر نے اُس پر ایک شعر بھی بنایا اور وہ یہ ہے :۔ مظفر گڈہ جہاں پر ہے مکالف صاحب عالی ؛ یہاں تک فضلِ باری ہے کہ بکرا دُودھ دیتا ہے ؛ اِسکے بعد بعض معتبر اور ثقہ اور معزز آدمی نے میرے پاس بیان کیا کہ ہم نے بچشم خود چند مردوں کو عورتوں کی طرح دودھ دیتے دیکھا ہے بلکہ ایک نے اُن میں سے کہا کہ امیر علی نام ایک سیّد کا لڑکا ہمارے گاؤں میں اپنے باپ کے دودھ سے ہی پرورش پایا تھا کیونکہ اُس کی ماں مر گئی تھی۔ ایسا ہی بعض لوگوں کا تجربہ ہے کہ کبھی ریشم کے کیڑے کی مادہ بے نر کے انڈے دیدیتی ہیں اور اُن میں سے بچے نکلتے ہیں۔ بعض نے یہ بھی دیکھا کہ چوہا مٹی خشک سے پیدا ہوا جس کا آدھا دھڑ تو مٹی تھی اور آدھا چوہا بن گیا۔ حکیم فاضل قرشی یا شاید علامہ نے ایک جگہ لکھا ہے کہ ایک بیار ہم نے دیکھا جس کا کان ماؤف ہو کر بہرہ ہو گیا تھا پھر کان کے نیچے ایک ناسُور سا پیدا ہو گیا جو آخر وہ سُوراخ سے ہو گیا اُس سُوراخ کی راہ سے وہ برابر سُن لیتا تھا گویا خدا نے اسکے لئے دوسرا کان عطا کیا۔ ان دونوں طبیبوں میں سے ایک نے اور غالباً قرشی نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ایک آدمی میں سُوراخ ہو کر اور پھر اُس راہ سے مدّت تک برابر یعنی پاخانہ آتے رہنا تحریر کیا ہے۔ جالینوس سے سوال کیا گیا کہ کیا انسان کی آنکھوں

سرمہ چشم آریہ صفحہ 51 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 99 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 489 پر درج ہے

۱۴ر جون ۱۹۰۵ء

خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں سب کچھ ہے

ایک شخص بیمار کے واسطے آیا اس کے ساتھ کا ذکر تھا۔ فرمایا:

خدا تعالیٰ کے نزدیک کوئی بات انہونی نہیں ہے۔ میر صاحب کا لڑکا محمد اسحاق سخت بیمار ہوا ڈاکٹروں نے نا اُمیدی ظاہر کی ہم نے دُعا کی یہ الہام ہوا:

سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ

یہ خدا کا رحم ہے کوئی بھی اس سے خدا نہیں۔ دُنیا سرائے فانی ہے اور کچھی موت فوت لگی ہوئی ہے۔ خدا اس کی پروا نہیں کرتا لیکن جہاں کوئی زد پڑتا ہے سلسلہ دین پر اعتراض وارد ہوتا ہے۔ وہاں تو خدا تعالیٰ اپنا قانون بھی بدل دیتا ہے اور معجزہ نمائی کرتا ہے۔ یوں تو مرنا کوئی حرج یا دکھ کی بات نہیں جن کو ہم کہتے ہیں کہ مر گیا ہے وہ دوسرے جہان میں چلا جاتا ہے اور وہ جہان نیک آدمیوں کے لیے بہت عمدہ ہے مگر جہاں کوئی اعتراض دین کے لیے پیدا ہوتا ہے وہاں خدا تعالیٰ عجائبات ظاہر کرتا ہے۔ گورنمنٹ کے حکام بھی ایسا کرتے ہیں کہ کسی امر کی ضرورت کے وقت قانون کی بھی پروا نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں سب کچھ ہے اس سے وہ گھر بناتے ہیں۔ اِدھر سے اُٹھا کر اُدھر آباد کر دیتا ہے۔

ھُوَ الشَّافِی

طب اور معالجات کا تذکرہ تھا۔ فرمایا:

یہ سب ظنی باتیں ہیں۔ علاج وہی ہے جو خدا تعالیٰ اندر ہی اندر کر دیتا ہے۔ جو ڈاکٹر کہتا ہے کہ یہ علاج یقینی ہے وُہ اپنے مرتبہ اور حیثیت سے آگے بڑھ کر قدم رکھتا ہے۔ بقراط نے لکھا ہے کہ میرے پاس ایک دفعہ ایک بیمار آیا میں نے بعد دیکھنے حالات کے حکم لگایا کہ یہ ایک ہفتہ کے بعد مر جائے گا۔ تیس سال کے بعد میں نے اس کو زندہ پایا۔

بعض ادویہ کو بعض طبائع کے ساتھ مناسبت ہوتی ہے۔ اسی بیماری میں ایک کے واسطے ایک دوا مفید پڑتی ہے اور دُوسرے کے واسطے ضرر رساں ہوتی ہے۔ جب بڑے دن ہوں تو مرض سمجھ میں نہیں آتا۔ اور اگر مرض سمجھ میں آجائے تو پھر علاج نہیں سوجھتا۔ اسی واسطے مسلمان جو ان علوم کے وارث ہوئے تو انہوں نے ہر امر میں ایک بات بڑھائی۔ نبض دیکھنے کے وقت سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا (البقرۃ: ۳۳) کہنا شروع

اِس جگہ اس بات کا جواب دینا بھی مناسب ہے کہ اگر سب اُمور قوانین ازلیہ و ابدیہ میں داخل ہیں یعنے پہلے ہی سے بندھے ہوئے چلے آتے ہیں تو پھر معجزات کیا شَے ہیں سو جاننا چاہیئے کہ بیشک یہ تو سچ ہے کہ قوانین ازلیہ وابدیہ سے یا یُوں کہو کہ خدائے تعالیٰ کے ازلی ارادہ اور اُسکے قضا و قدر سے کوئی چیز باہر نہیں گو ہم اُس پر اطلاع پاویں یا نہ پاویں۔ جف القلم بما ھو کائن۔ مگر اسی عادت الٰہیہ نے جو دوسرے لفظوں میں قانونِ قُدرت سے موسوم ہو سکتی ہے۔ بعض چیزوں کے ظہور کو بعض کے ساتھ مشروط کر رکھا ہے پس جو اُمور ازلی ابدی ارادہ نے مُقدّسوں کی دُعاؤں اور اُنکی برکات انفاس اور اُنکی توجہ اور اُنکی عقد ہمّت اور اُنکے اقبالِ تام سے وابستہ کر رکھے ہیں اور اُنکے تضرعات اور ابتہالات پر مُترتّب کی جاتی ہیں وہ اُمور جب اُنہیں شرائط اور اُنہیں وسائل سے ظہور میں آتے ہیں تب اُن اُمور کو اُس خاص حالت میں معجزہ یا کرامت یا نشان یا خارقِ عادت کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اس جگہ خارق عادت کے لفظ سے اِس شبہ میں نہیں پڑنا چاہیئے کہ وہ کونسا امر ہے جو عادتِ الٰہیہ سے باہر ہے کیونکہ اس محل میں خارق عادت کے قول سے ایک مفہوم اضافی مراد ہے یعنے یوں تو عاداتِ ازلیہ وابدیہ خدائے کریم جلّ شانہٗ سے کوئی چیز باہر نہیں مگر اُس کی عادات جو بنی آدم سے تعلق رکھتی ہیں۔ دو طور کی ہیں ایک عاداتِ عامہ جو ہر یک پوش اسباب جو کہ سب پر مؤثر ہوتی ہیں دوسری عاداتِ خاصہ جو بتوسّط اسباب اور بلا توسّط اسبابِ خاص اُن لوگوں سے تعلق رکھتی ہیں جو اُسکی محبت اور رضا میں کھوئی جاتی ہیں یعنے جب انسان بکلّی خدائے تعالیٰ کی طرف انقطاع کرکے اپنی عاداتِ بشریہ کو اسکی رضا حق کے لئے تبدیل کر دیتا ہے تو خدائے تعالیٰ اُسکی اُس حالتِ مُبدّلہ کے موافق اُسکے ساتھ ایک خاص معاملہ کرتا ہے جو دُوسروں سے نہیں کرتا یہ خاص معاملہ نسبتی طور پر گویا خارقِ عادت ہے جسکی حقیقت اُنہیں پر کھلتی ہے جو عنایتِ الٰہی سے اُس طرف کھینچے جاتے ہیں۔ جب انسان اپنی بشری عادتوں کو جو اُس میں اور اُسکے ربّ میں حائل ہیں شوقِ توصلِ الٰہی میں توڑتا ہے تو خدائے تعالیٰ بھی اپنی عام عادتوں کو اُس کے لئے توڑ دیتا ہے یہ توڑنا بھی عاداتِ

سرمہ چشم آریہ صفحہ 57، 58 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 105، 106 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 490 پر درج ہے

ازلیہ میں سے ہے کوئی مستحدث نہیں ہے جو مورد اعتراض ہو سکے گویا قدیم قانون حضرت احدیت جل شانہٗ اسی طور پر چلا آتا ہے کہ جیسے جیسے انسان کا بھروسا خدائے تعالیٰ پر بڑھتا ہے ایسا ہی اُس طرف سے الوہیت کی قدرتوں کی چمکار اور اُس کی کرنیں زیادہ سے زیادہ اُسپر پڑتی ہیں اور جیسے جیسے اِس طرف سے ایک پاک اور کامل تعلق بڑھتا جاتا ہے ایسا ہی اُس طرف سے بھی کامل اور طیب برکتیں ظاہر و باطن پر اُترتی ہیں اور جیسی جیسی محبتِ الٰہی کی موجیں عاشق صادق کے دل سے اٹھتی ہیں ایسا ہی اُس طرف سے بھی ایک نہایت صاف اور شفاف دریائے محبت کا زور شور سے چھوٹتا ہے اور دائرہ کی طرح اُس کو اپنے اندر گھیر لیتا ہے اور اپنے الٰہی زور سے کھینچکر کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے اور جیسا یہ امر صاف صاف ہے ویسا ہی ہمارے نیچر کے مطابق بھی ہے ہم تم بھی جیسے جیسے دوستی اور محبت اور اخلاص میں بڑھتے ہیں تو اُس دو طرفہ صفائی محبت کی یہی نشانی ہوا کرتی ہے کہ دونوں طرف سے آثارِ خلوص و اتحاد و یگانگت کے ظاہر ہوں نہ صرف ایک طرف سے ہو ہر یک دوست اپنے دوست کے ساتھ عوام الناس کی نسبت معاملہ خارقِ عادت رکھتا ہے جب انسان اپنی پہلی زندگی کی نسبت ایک ایسی نئی زندگی حاصل کرتا ہے جسکو نسبتی طور پر خارقِ عادت کہ سکتے ہیں تو اُسی دم سے وہی قدیم خدا اپنی تجلیاتِ نادرہ کے رو سے ایک نیا خدا اُسکے لئے ہو جاتا ہے اور وہ عادتیں اُس کے ساتھ ظہور میں لاتا ہے جو پہلی زندگی کی حالت میں کبھی خیال میں بھی نہیں آئی تھیں۔ خوارق کی کل جس سے عجائباتِ قدرتیہ حرکت میں آتی ہیں انسان کی تبدیل یافتہ روح ہے اور وہ بھی تبدیلی بیانتک آثار نمایاں دکھاتی ہے کہ بعض اوقات ایک ایسے طور سے ظہورِ محبت دلی جوش پکڑتا ہے اور عشقِ الٰہی کے پُر زور جذبات اور صدق اور یقین کی سخت کششیں ایسے مقام پر انسان کو پہنچا دیتی ہیں کہ اُس عجیب حالت میں اگر وہ آگ میں ڈالا جائے تو آگ اُسپر کچھ اثر نہیں کر سکتی اگر وہ شیروں اور بھیڑیوں اور ریچھوں کے آگے پھینک دیا جائے تو وہ اُس کو نقصان نہیں پہنچا سکتے کیونکہ اُس وقت وہ صدق اور عشق کے کامل اور قوی تجلیات سے بشریت کے خواص کو پھاڑ کر کچھ اور ہو جاتا ہے اور جس طرح لوہے کے ظاہر و باطن پر آگ مستولی ہو کر

سرمہ چشم آریہ صفحہ 58،57 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 106،105 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 490 پر درج ہے

ازلیہ میں سے ہے کوئی مستحدث نہیں ہے جو مورد اعتراض ہو سکے گویا قدیم قانون حضرت احدیت جل شانہٗ اسی طور پر چلا آتا ہے کہ جیسے جیسے انسان کا بھروسا خدائے تعالیٰ پر بڑھتا ہے ایسا ہی اُس طرف سے الوہیت کی قدرتوں کی چمکار اور اُس کی کرنیں زیادہ سے زیادہ اُسپر پڑتی ہیں اور جیسے جیسے اِس طرف سے ایک پاک اور کامل تعلق ہوتا جاتا ہے ایسا ہی اُس طرف سے بھی کامل اور طیب برکتیں ظاہر و باطن پر اُترتی ہیں اور جیسی جیسی محبت الٰہی کی موجیں عاشق صادق کے دل سے اٹھتی ہیں ایسا ہی اُس طرف سے بھی ایک نہایت صاف اور شفاف دریائے محبت کا زور شور سے چھوٹتا ہے اور دائرہ کی طرح اُس کو اپنے اندر گھیر لیتا ہے اور اپنے الٰہی زور سے کھینچکر کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے اور جیسا یہ امر صاف صاف ہے ویسا ہی ہمارے نیچر کے مطابق بھی ہے ہم تم بھی جیسے جیسے دوستی اور محبت اور اخلاص میں بڑھتے ہیں تو اُس دو طرفہ صفائی محبت کی یہی نشانی ہوا کرتی ہے کہ دونوں طرف سے آثار خلوص و اتحاد و یگانگت کے ظاہر ہوں نہ صرف ایک طرف سے سو ہر یک دوست اپنے دوست کے ساتھ عوام الناس کی نسبت معاملہ خارق عادت رکھتا ہے جب انسان اپنی پہلی زندگی کی نسبت ایک ایسی نئی زندگی حاصل کرتا ہے جسکو نسبتی طور پر خارق عادت کہہ سکتے ہیں تو اُسی دم سے وہی قدیم خدا اپنی تجلیات نادرہ کے رو سے ایک نیا خدا اُسکے لئے ہو جاتا ہے اور وہ عادتیں اُس کے ساتھ ظہور میں لاتا ہے جو پہلی زندگی کی حالت میں کبھی خیال میں بھی نہیں آئی تھیں۔ خوارق کی کل جس سے عجائبات قدرتیہ حرکت میں آتی ہیں انسان کی تبدیل یافتہ روح ہے اور وہ بھی تبدیلی ہیانتک آثار نمایاں دکھاتی ہے کہ بعض اوقات ایک ایسے طور سے ظہور محبت دل پر استیلا پکڑتا ہے اور عشق الٰہی کے پُرزور جذبات اور صدق اور یقین کی سخت کششیں ایسے مقام پر انسان کو پہنچا دیتی ہیں کہ اُس عجیب حالت میں اگر وہ آگ میں ڈالا جائے تو آگ اُسپر کچھ اثر نہیں کر سکتی اگر وہ شیروں اور بھیڑیوں اور ریچھوں کے آگے پھینک دیا جائے تو وہ اُس کو نقصان نہیں پہنچا سکتے کیونکہ اُس وقت وہ صدق اور عشق کے کامل اور قوی تجلیات سے بشریت کے خواص کو پھاڑ کر کچھ اَور ہو جاتا ہے اور جس طرح لوہے کے ظاہر و باطن پر آگ مستولی ہو کر

سرمہ چشم آریہ صفحہ 58 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 106 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 490 پر درج ہے

نہ صرف ظاہری نظر سے کامل طور پر دیکھا بلکہ باطنی نظر سے بھی دیکھا اور وہ تمام پاک کلمات جو عربی میں لکھے تھے جن کو ہر یک سمجھ نہیں سکتا وہ ہم نے پڑھے اور اُن سے نہایت پاک نتائج نکالے سو یہ دیکھنا ہم سے پہلے کسی کو نصیب نہیں ہوا اس وقت تک چولہ باقی رہنے کی یہی حکمت تھی کہ وہ ہمارے وجود کا منتظر تھا۔

بعض لوگ انگد کے جنم ساکھی کے اس بیان پر تعجب کریں گے کہ یہ چولہ آسمان سے نازل ہوا ہے اور خدا نے اس کو اپنے ہاتھ سے لکھا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کی بے انتہا قدرتوں پر نظر کر کے کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ اس کی قدرتوں کی کسی نے حد بست نہیں کی کون انسان کہہ سکتا ہے کہ خدا کی قدرتیں صرف اتنی ہی ہیں اس سے آگے نہیں۔ ایسے کم درجہ کا ایمان تو اُن لوگوں کے ہیں جو آج کل نیچری یا برہمو کے نام سے موسوم ہیں اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ باوا صاحب کو یہ قرآنی آیات الہامی طور پر معلوم ہو گئے ہوں اور اذن ربی سے لکھے گئے ہوں۔ ایسا بموجب آیت ما رمیت اذ رمیت ولکن اللّٰہ رمی[1] یہ سب فعل خدا تعالیٰ کا فعل ہو گیا ہو۔ کیونکہ قرآن آسمان سے نازل ہوا ہے اور ہر یک ربانی الہام آسمان سے ہی نازل ہوتا ہے دین اسلام درحقیقت سچا ہے اور اس کی تائید میں خدا تعالیٰ بڑے بڑے عجائبات دکھلاتا ہے اگرچہ اس غیب الغیب کا وجود اس آگ سے بھی زیادہ مخفی ہے جو پتھروں اور ہر یک جسم میں پوشیدہ ہے مگر تاہم کبھی کبھی اس وجود کی دنیا پر چمکار پڑتی رہتی ہے ہر یک چیز میں عنصری آگ ہوتی ہے مگر دلوں میں خدا تعالیٰ نے اپنی ذات کی شناخت کی ایک آگ رکھی ہے۔ جب کبھی بے انتہا دردمندی کی چقماق سے وہ آگ بھڑک اٹھتی ہے تو دل کی آنکھوں سے وہ غیر مرئی ذات نظر آجاتی ہے اور نہ صرف یہی بلکہ جو لوگ اس کو سچے دل سے ڈھونڈتے ہیں اور جو ڈھونڈ میں ایک نہایت درجہ کی پیاس کے ساتھ اس کے آستانہ کی طرف دوڑتے ہیں۔ اُن کو وہ پانی ضرور طلب ضرور پلایا جاتا ہے جس نے اپنے قیاسی آنکھوں سے خدا تعالیٰ کو پہچانا اُس نے کیا پہچانا۔ درحقیقت پہچاننے والے وہی ہیں جن پر خدا تعالیٰ نے آپ ارادہ کر کے اپنا چہرہ ظاہر کر دیا ہے

[1] الانفال : ۱۸

یہ حوالہ صفحہ 491 پر درج ہے	ست بچن صفحہ 37 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 157 از مرزا قادیانی
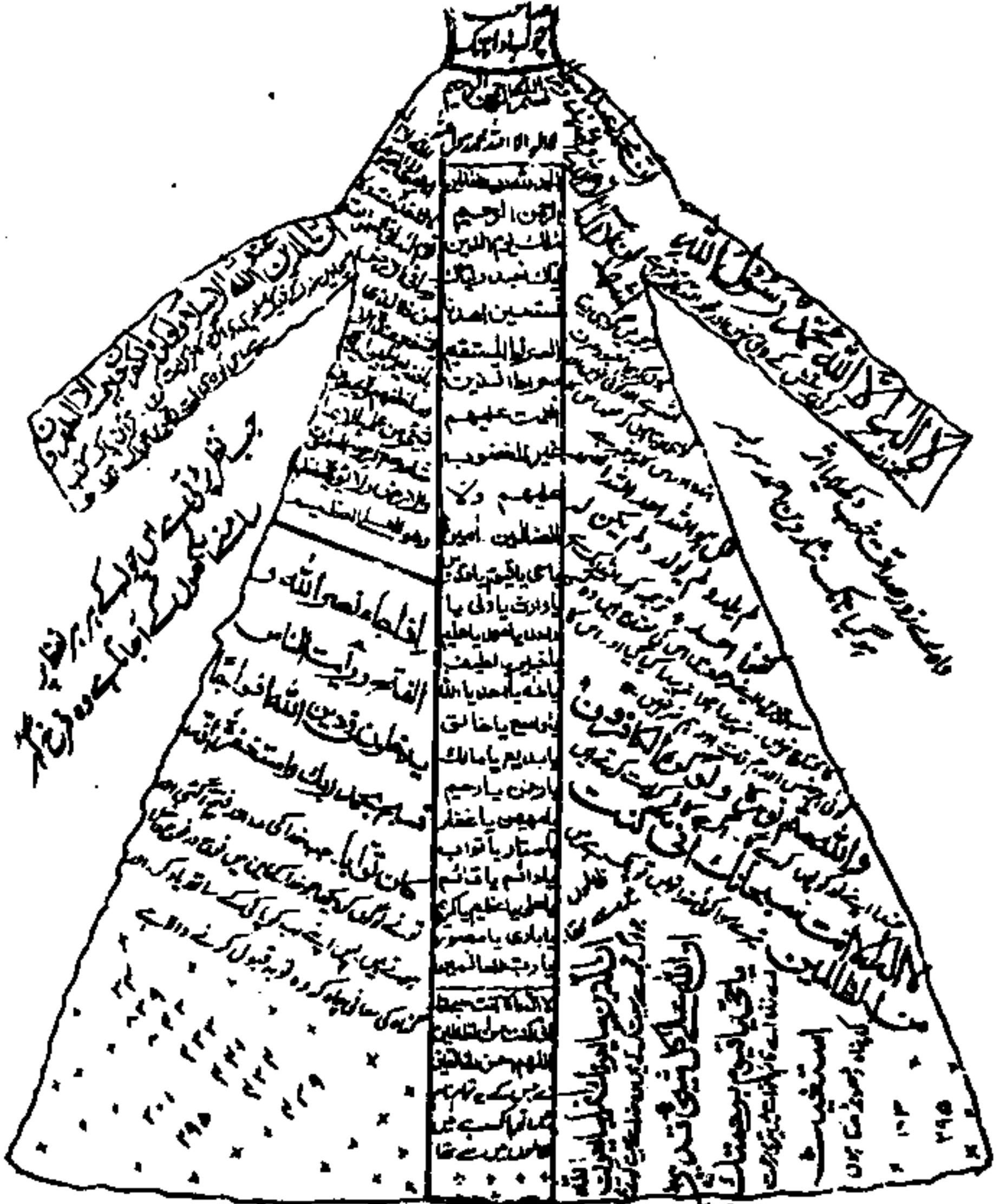
میں رنگ گیا اور زمین کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ میں تو صرف خاک ہوں اور ان تہمتوں سے بری ہوں جو مجھ پر لگائی جاتی ہیں۔ پس میں نے اس کو ایک متواضع اور کسرِ نفسی کرنے والا آدمی پایا۔"

(نور الحق حصہ اوّل صفحہ ۵۰۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۵۶، ۵۷)

(ب) "خدا کی عجیب باتوں میں سے جو مجھے ملی ہیں ایک یہ بھی ہے جو میں نے عین بیداری میں جو کشفی بیداری کہلاتی ہے یسوع مسیح سے کئی دفعہ ملاقات کی ہے اور اس سے باتیں کر کے اس کے اصل دعویٰ اور تعلیم کا حال دریافت کیا ہے۔ یہ ایک بڑی بات ہے جو توجہ کے لائق ہے کہ حضرت یسوع مسیح ان چند عقائد سے جو کفارہ اور تثلیث اور ابنیت ہے ایسے متنفر پائے جاتے ہیں کہ گویا ایک بھاری افترا جو ان پر کیا گیا ہے وہ یہی ہے

یہ مکاشفہ کی شہادت بے دلیل نہیں ہے بلکہ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر کوئی طالبِ حق نیت کی صفائی سے ایک مدت تک میرے پاس رہے اور وہ حضرت مسیح کو کشفی حالت میں دیکھنا چاہے تو میری توجہ اور دعا کی برکت سے وہ ان کو دیکھ سکتا ہے۔ اُن سے باتیں بھی کر سکتا ہے اور اُن کی نسبت اُن سے گواہی بھی لے سکتا ہے کیونکہ میں وہ شخص ہوں جس کی روح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی رُوح سکونت رکھتی ہے۔" (تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۱۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۳)

۱۸۹۴ء

"وَرَأَيْتُهُ مَرَّةً أُخْرٰى قَآئِمًا عَلٰى عَتَبَةِ بَابِيْ وَفِيْ يَدِهٖ قِرْطَاسٌ كَصَحِيْفَةٍ فَأُلْقِيَ فِيْ قَلْبِيْ أَنَّ فِيْهَا أَسْمَآءَ عِبَادٍ يُحِبُّوْنَ اللّٰهَ وَيُحِبُّهُمْ وَبَيَانُ مَرَاتِبِ قُرْبِهِمْ عِنْدَ اللّٰهِ فَقَرَأْتُهَا فَإِذَا فِيْ اٰخِرِهَا مَكْتُوْبٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ مَرْتَبَتِيْ عِنْدَ رَبِّيْ.

هُوَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيْدِيْ وَتَفْرِيْدِيْ فَكَادَ أَنْ يُّعْرَفَ بَيْنَ النَّاسِ۔

(ترجمہ) اور ایک مرتبہ میں نے اُسؑ کو دیکھا کہ میرے دروازہ کی دہلیز پر کھڑا ہے اور ایک کاغذ خط کی طرح اُس کے ہاتھ میں ہے۔ سو میرے دل میں ڈالا گیا کہ اس خط میں اُن لوگوں کے نام درج ہیں کہ جو خدا تعالیٰ کو دوست رکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ انہیں دوست رکھتا ہے اور اس میں اُن کے اُن مراتبِ قرب کا بیان ہے جو عند اللہ اُن کو حاصل ہیں۔ پس میں نے اس خط کو پڑھا سو کیا دیکھتا ہوں کہ اس کے آخر میں میرے مرتبہ کی نسبت خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ لکھا ہوا ہے کہ وہ مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید اور عنقریب وہ لوگوں میں مشہور کیا جائے گا۔"

(نور الحق حصہ اوّل صفحہ ۱۲۱، ۱۲۲۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۸۰)

۱۸۹۴ء

(الف) "فَالْحَقُّ الَّذِيْ أَرَانَا الْحَقُّ الْحَكِيْمُ وَأَنْبَأَنَا اللَّطِيْفُ الْعَلِيْمُ هُوَ أَنَّ حَرْبَةَ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ سَمَاوِيَّةٌ لَّا أَرْضِيَّةٌ وَمُحَارَبَاتُهٗ كُلُّهَا بِأَنْظَارٍ رُّوْحَانِيَّةٍ لَّا بِأَسْلِحَةٍ

لہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو۔ (مرتب)

کیا فائدہ؟ کیا ان کی تعلیم کا اثر اسی زمانہ تک محدود تھا یا اب بھی ہے؟ اور اگر ہے تو کہاں اور کس ملک میں؟

افسوس آتا ہے اگر عیسیٰ اب آجاویں تو وہ تو اس قوم کو پہچان بھی نہ سکیں۔ ہم اُن سے محبت رکھتے ہیں اور آپ محبت نہیں رکھتے ہوں گے کیونکہ آپ کو اُن کی خبر نہیں۔ ہم نے تو اُن کو بارہا دیکھا ہے۔ بلکہ ہم تو جانتے ہیں کہ اب بھی خود آپ لوگوں کے گھر میں ہی تفرقہ ہے، اختلاف ہے بعض ایسے فرقے عیسائیوں میں اب بھی موجود ہیں جو حضرت عیسیٰ کو خدا نہیں مانتے بلکہ صرف ایک برگزیدہ نبی مانتے ہیں۔ اور قرآن شریف سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے تو جب گھر میں ہی اختلاف ہے تو کیوں وہ راہ ترک نہیں کی جاتی جو کہ بالاتفاق خطرناک ثابت ہو چکی ہے۔ باقی رہا یہ کہ اب دُنیا میں کیا ہوگا سو اس کے متعلق ہم صرف اتنا کہہ دینا کافی سمجھتے ہیں کہ دُنیا اپنی اس موجودہ حالت پر نہیں رہے گی بلکہ اس میں ایک عظیم الشان تغیر اور انقلاب واقع ہوگا۔

سوال:۔ مسیح کو آپ نے کس طور سے دیکھا ہے۔ آیا جسمانی رنگ میں دیکھا ہے؟

جواب:۔ فرمایا کہ:۔

ہاں جسمانی رنگ میں اور عین حالتِ بیداری میں دیکھا ہے۔

سوال:۔ ہم نے بھی مسیح کو دیکھا ہے اور دیکھتے ہیں مگر وہ رُوحانی رنگ میں ہے۔ کیا آپ نے بھی اسی طرح دیکھا ہے جس طرح ہم دیکھتے ہیں۔

جواب:۔ نہیں ہم نے ان کو جسمانی رنگ میں دیکھا ہے اور بیداری میں دیکھا ہے۔

اس تقریر کے بعد حضرت اقدس نے فرمایا کہ:۔

ان کے واسطے چائے تیار ہے لہٰذا ان کو چائے پلائی جاوے

اور اس طرح سے جلسہ برخواست ہوا۔ انگریزوں نے حضرت اقدس کا بہت بہت شکریہ ادا کیا اور کچھ کھانا اور چائے پینے کے بعد مدرسہ کو دیکھتے ہوئے جہاں ایک طالب علم ہائی کلاس محمد منظور علی شاکر نے سُورۂ مریم کی چند ابتدائی آیات نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سُنائیں کیونکہ اس وقت ان کی قرآن شریف کی گھنٹی تھی۔ قرآن شریف سُنکر وہ خوش ہوئے اور پھر بٹالہ کو چلے گئے۔

کھانا کھانے کے میز پر بیٹھے ہوئے انہوں نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے ایک سوال کیا کہ مرزا صاحب کی وفات کے بعد کیا ہوگا؟ جس کا جواب مفتی صاحب موصوف نے یوں دیا کہ آپ کی وفات کے بعد وہ ہوگا جو خدا کو منظور ہوگا اور جو ہمیشہ انبیاء کی موت کے بعد ہوا کرتا ہے۔ (الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۰ صفحہ ۱۰تا۱۳ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۷ء)

حوالہ نمبر 420

میں بھائی عبداللہ صاحب کو جانتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ہمارا یہ مذہب ہے کہ "قدیانی خود را بیغزائے قدر"۔ یہ آپ سے بھی قدیم ہیں۔ سید فضل شاہ صاحب کہتے تھے کہ اس دن سے میں نے سمجھ لیا کہ ہمارا ان سے مقابلہ نہیں یہ ہم سے آگے ہیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ جس وقت سید فضل شاہ صاحب نے یہ روایت بیان کی اسوقت میاں عبداللہ صاحب سنوری بھی پاس بیٹھے تھے۔ اور میں نے دیکھا کہ ان کی آنکھیں پُر نم تھیں۔

(۸۸) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ حضرت صاحب نے ۱۸۸۶ء میں ارادہ فرمایا تھا کہ قادیان سے باہر جا کر کہیں چلّہ کشی فرمائیں گے۔ اور ہندوستان کی سیر بھی کرینگے چنانچہ آپ نے ارادہ فرمایا کہ سوجان پور ضلع گورداسپور میں جا کر خلوت میں رہیں۔ اور اسکے متعلق حضور نے ایک اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا پوسٹ کارڈ بھی مجھے روانہ فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے بھی اس سفر اور ہندوستان کے سفر میں حضور ساتھ رکھیں۔ حضور نے منظور فرمالیا۔ مگر پھر حضور کو سفر سوجان پور کے متعلق الہام ہوا کہ تمہاری عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہوگی چنانچہ آپ نے سوجان پور جانیکا ارادہ ترک کردیا اور ہوشیار پور جانے کا ارادہ کر لیا۔ جب آپ ۲۲ جنوری ۱۸۸۶ء میں ہوشیار پور جانے لگے تو مجھے خط لکھکر حضور نے قادیان بلالیا۔ اور شیخ مہر علی رئیس ہوشیار پور کو خط لکھا کہ میں دو ماہ کیواسطے ہوشیار پور آنا چاہتا ہوں۔ کسی ایسے مکان کا انتظام کردیں جو شہر کے ایک کنارہ پر ہو اور اس میں بالا خانہ بھی ہو شیخ مہر علی نے اپنا ایک مکان جو طویلہ کے نام سے مشہور تھا خالی کروا دیا۔ حضور بہلی میں بیٹھ کر دریا بیاس کے راستہ تشریف لے گئے میں اور شیخ حامد علی اور فتح خاں ساتھ تھے۔ میاں عبداللہ صاحب کہتے تھے کہ فتح خاں رسولپور متصل ٹانڈہ ضلع ہوشیار پور کا رہنے والا تھا اور حضور کا بڑا معتقد تھا مگر بعد میں مولوی محمد حسین بٹالوی کے اثر کے نیچے مرتد ہوگیا۔ حضور جب دریا پر پہنچے تو چونکہ کشتی تک پہنچنے کے رستہ میں کچھ پانی تھا۔ اسلئے ملاح نے حضور کو اٹھا کر کشتی میں بٹھلایا جس پر حضور نے اسے ایک روپیہ انعام دیا۔ دریا میں جب کشتی چل رہی تھی۔ حضور نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ میاں عبداللہ کامل کی صحبت اس سفر دریا کی طرح ہے جس میں

یہ حوالہ صفحہ 493 پر درج ہے	سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 71،69 از مرزا بشیر احمد ایم اے

اگر ان کو لکھا جائے تو کئی ورق ہو جاویں۔ چنانچہ میاں عبداللہ صاحب کہتے ہیں کہ پسر موعود کے متعلق الہامات بھی اسی چلہ میں ہوئے تھے۔ اور بعد چلہ کے ہوشیار پور سے ہی آپ نے اس پیشگوئی کا اعلان فرمایا تھا (خاکسار عرض کرتا ہے ملاحظہ ہو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء) جب چالیس دن گذر گئے تو پھر آپ حسب اعلان بیس دن اور وہاں ٹھہرے۔ ان دنوں میں کئی لوگوں نے دعوتیں کیں اور کئی لوگ مذہبی تبادلہ خیالات کے لئے آئے اور باہر سے حضور کے پرانے ملنے والے لوگ بھی مہمان آئے۔ انہی دنوں میں مرلی دھر آریہ سے آپکا مباحثہ ہوا۔ جو سرمہ چشم آریہ میں درج ہے۔ جب دو مہینے کی مدت پوری ہوگئی تو حضرت صاحب واپس اسی راستہ سے قادیان روانہ ہوئے۔ ہوشیار پور سے پانچ چھ میل کے فاصلہ پر ایک بزرگ کی قبر ہے جہاں کچھ باغیچہ سا لگا ہوا تھا۔ وہاں پہنچ کر حضور تھوڑی دیر کے لئے بہلی سے اتر آئے اور فرمایا یہ عمدہ سایہ دار جگہ ہے یہاں تھوڑی دیر ٹھہر جاتے ہیں اسکے بعد حضور قبر کی طرف تشریف لیگئے۔ میں بھی پیچھے پیچھے ساتھ ہو گیا۔ اور شیخ حامد علی اور فتح خان بہلی کے پاس رہے آپ مقبرہ پر پہنچکر اس کا دروازہ کھول کر اندر گئے اور قبر کے سرہانے کھڑے ہوکر دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور تھوڑی دیر تک دعا فرماتے رہے پھر واپس آئے اور مجھ سے مخاطب ہوکر فرمایا جب میں نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے تو جس بزرگ کی یہ قبر ہے وہ قبر سے نکلکر دوزانو ہوکر میرے سامنے بیٹھ گئے۔ اور اگر آپ ساتھ نہ ہوتے تو میں ان سے باتیں بھی کرلیتا۔ ان کی آنکھیں موٹی موٹی ہیں۔ اور رنگ سانولا ہے پھر کہا کہ دیکھو اگر یہاں کوئی مجاور ہے تو اس سے اسکے حالات پوچھیں۔ چنانچہ حضور نے مجاور سے دریافت کیا۔ اسنے کہا میں نے ان کو خود نہیں دیکھا کیونکہ ان کی وفات کو قریباً ایک سو سال گذر گیا ہے۔ ہاں اپنے باپ یا دادا سے سنا ہے کہ یہ اس علاقہ کے بڑے بزرگ تھے۔ اور اس علاقہ میں ان کا بہت اثر تھا۔ حضور نے پوچھا ان کا حلیہ کیا تھا؟ وہ کہنے لگا کہ سنا ہے سانولہ رنگ تھا اور موٹی موٹی آنکھیں تھیں۔ پھر ہم وہاں سے روانہ ہوکر قادیان پہنچ گئے۔
خاکسار نے میاں عبداللہ صاحب سے دریافت کیا کہ حضرت صاحب اس خلوت کے زمانہ میں کیا کرتے تھے اور کس طرح عبادت کرتے تھے؟ میاں عبداللہ صاحب نے جواب دیا کہ یہ مجھکو معلوم نہیں

سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 69، 71 از مرزا بشیر احمد ایم اے | یہ حوالہ صفحہ 493 پر درج ہے

دعویٰ کیا ہے کہ اس سے بڑھ کر اور معنے نہیں ہو سکتے بلکہ وہ تو مسیح کی تفاصیل
کو حوالہ بخدا کرتے رہے ہیں۔

پھر یہ بھی ہم بخوبی ظاہر کر چکے ہیں کہ اس پیشگوئی کو صرف ظاہری الفاظ تک محدود
رکھنے میں بڑی بڑی مشکلات ہیں قطع نظر اس کے کہ مسیح آسمان سے اُترے صدہا اعتراض پہلے
ہی سے اُتر رہے ہیں ان مشکلات میں پڑنے کی ضرورت ہی کیا ہے اور ہمیں اس بات کی
کیا حاجت ہے کہ ابن مریم کو آسمان سے اُتارا جائے اور اس کا نبوت سے الگ ہونا تجویز کیا جائے
اور اس کی اس طرح پر تحقیر کی جائے کہ دوسرا شخص امامت کرے اور وہ پیچھے مقتدی بنے اور
اور دوسرا شخص اس کے روبرو لوگوں سے بیعت امامت و خلافت لے اور وہ بدیدۂ حسرت
دیکھتے رہیں اور احد المسلمین بن کر اپنی نبوت کا دم نہ مار سکیں اور ہم اس[۱۷۵] قریب بالشرک بلکہ
سراسر شرک سے بھرے ہوئے کلمے کو کیوں منہ سے بولیں کہ دجال یک چشم خدائے تعالیٰ
کی طرح اپنے اقتدار سے مُردوں کو زندہ کرے گا اور صریح صریح خدائی کی علامتیں دکھلاوے گا
اور کوئی اُسے یہ نہیں کہے گا کہ اے یک چشم خدا پہلے تو اپنی آنکھ درست کر کیا وہ توحید جو
اسلام نے ہمیں سکھائی ہے ایسی قدرتیں کسی مخلوق میں روا رکھتی ہے کیا اسلام ایسی واہیات
باتوں کو اپنے پیروں کے پیچھے لگا نہیں دیتا؟ عجیب بات ہے کہ مسلمانوں کے نزدیک
خر دجال بھی گویا ایک حصہ خدائی کا رکھتا ہے اور کہتے ہیں کہ اُس خر کا پیدا کرنے والا دجال ہی
ہے۔ پھر جبکہ وہ دجال محیی و ممیت اور خالق بھی ہے تو اس کے خدا ہونے میں کسر کیا رہ گئی؟
اور اس گدھے کی یہ تعریف کرتے ہیں کہ وہ مشرق و مغرب میں ایک دن میں سیر کرے گا مگر
ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد با اقبال قومیں ہوں اور گدھا اُن کا یہی ریل ہو
جو مشرق اور مغرب کے ملکوں میں ہزارہا کوسوں تک چلتے دیکھتے ہو۔ پھر مسیح کے بارہ میں
یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ کیا طبعی اور فلسفی لوگ اس خیال پر نہیں ہنسیں گے کہ جبکہ تیس یا چالیس ہزار
فٹ تک زمین سے دور کی طرف جانا موت کا موجب ہے تو حضرت مسیح اس جسم عنصری کے ساتھ [۱۷۵]

ازالہ اوہام صفحہ 147 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 175,174 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 494 پر درج ہے

آسمان تک کیونکر پہنچ گئے اور کیا یہ مخالفوں کے لئے ہنسنے کی جگہ نہیں ہوگی کہ حلیہ اول اور اخیر کے اختلاف کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ تغیر عمر کے سبب سے حلیہ میں فرق آ گیا ہوگا۔

ایک اور بات ہمارے علماء کے لئے غور کے لائق ہے کہ احادیث میں صرف ایک دجال کا ذکر نہیں بلکہ بہت سے دجال لکھے ہیں اور الکل دجال عیسیٰ کی مثال پر تدبر کی نظر ڈال کر یہ بات بآسانی سمجھ آ سکتی ہے کہ عیسیٰ کے لفظ سے مثیل عیسیٰ مراد ہونا چاہیئے اس ہماری بات کو وہ حدیث اور بھی تائید دیتی ہے جو مثیل مصطفےٰ کی نسبت ایک پیشگوئی ہے جس کو دوسرے لفظوں میں مہدی کے نام سے موسوم کرتے ہیں کیونکہ اس حدیث میں ایسے لفظ ہیں جن سے بصراحت یہ پایا جاتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیشگوئی میں اپنے ایک مثیل کی خبر دیتے ہیں کیونکہ وہ فرماتے ہیں کہ وہ مہدی خُلق اور خَلق میں میری مانند ہوگا یواطی اسمہ اسمی و اسم ابیہ اسم ابی یعنی میرے نام جیسا اس کا نام ہوگا اور میرے باپ کے نام کی طرح اُس کے باپ کا نام۔ اب دیکھو کہ خلاصہ اس حدیث کا یہی ہے کہ وہ میرا مثیل ہوگا۔ اس صورت میں ایک دانا کو نہایت آسانی سے یہ بات سمجھ آسکتی ہے کہ جیسے حدیث میں ایک مثیل مصطفےٰ کا ذکر ہے ایسا ہی مثیل مسیح کا ذکر بھی ہے۔ دیر کہ ایک جگہ مثیل مصطفےٰ اور دوسری جگہ خود حضرت مسیح ہی آ جائیں گے فتدبر۔

اب ظاہر ہے کہ جس قدر ہم نے اپنے الہامی عقیدہ کی تائید میں دلائل عقلی و نقلی و شرعی لکھے ہیں وہ ہمارے اثبات مدعا کے لئے کافی ہیں اور اگر اس جگہ ہم بطور فرض محال تسلیم بھی کر لیں کہ ہم بعض شبہات پیش آمدہ کا تصفیہ نہیں کر سکے تو اس میں بھی ہمارا کچھ حرج نہیں کیونکہ الہام الٰہی و کشف صحیح ہمارا مؤید ہے اس لئے اسی قدر ہمارے لئے کافی ہے۔ ایک متدین عالم کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ الہام اور کشف کا نام سن کر چپ ہو جائے اور لمبی چون و چرا سے باز آ جائے مگر مخالف الرائے لوگوں کے ہاتھ میں بعض احادیث کی رو سے کچھ دلائل ہیں تو ہمارے پاس ایسے نقلی و شرعی دلائل اُن سے کچھ تھوڑے نہیں قرآن شریف

ازالہ اوہام صفحہ 147 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 175,174 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 494 پر درج ہے

تمام صداقتوں پر مشتمل ہے۔ (۲) وہ مفصل کتاب ہے (۳) وہ ان لوگوں کو ہدایت دیتا ہے کہ جو خداتعالیٰ کی رضامندی کے اور دارالسلام کے طالب ہیں (۴) وہ ظلمات سے نور کیطرف نکالتا ہے اور نامعلوم باتیں سکھاتا ہے (۵) ہدایت اسی کی ہدایت ہے (۶) باطل اسکی طرف کسی طور سے راہ نہیں پا سکتا (۷) جس نے اس سے پنجہ مارا اس نے عروہ وثقی سے پنجہ مارا (۸) وہ سب سے زیادہ سیدھی راہ بتلاتا ہے (۹) وہ حق الیقین ہے اسمیں ظن اور شک کی جگہ نہیں (۱۰) وہ حکمت بالغہ ہے اسمیں ہر یک چیز کا بیان ہے (۱۱) وہ حق ہے اور میزان حق ہے یعنی آپ بھی سچا ہے اور سچ کی شناخت کیلئے محک بھی ہے (۱۲) وہ لوگوں کیلئے ہدایت ہے اور ہدایتوں کی اسمیں تفصیل ہے اور حق اور باطل میں فرق کرنیوالا ہے (۱۳) وہ قرآن کریم ہے کتاب مکنون میں ہے جسکے ایک معنے یہ ہیں کہ صحیفہ فطرت میں اسکی تعلیمیں منقوش ہیں یعنی اسکا یقین فطری ہے جیسا کہ فرمایا ہے فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا (۱۴) وہ قول فصل ہے اسمیں کچھ بھی شک نہیں (۱۵) وہ اختلافات کے دور کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے (۱۶) وہ ایمانداروں کیلئے ہدایت اور شفا ہے۔ اب فرمایئے کہ یہ عظمتیں اور خوبیاں کہ جو قرآن کریم کی نسبت بیان فرمائی گئیں احادیث کی نسبت ایسی تعریفوں کا کہاں ذکر ہے؟ پس میرا مذہب "فرقہ ضالہ نیچریہ" کی طرح یہ نہیں ہے کہ میں عقل کو مقدم رکھکر قال اللہ اور قال الرسول پر کچھ نکتہ چینی کروں۔ ایسے نکتہ چینی کرنیوالوں کو ملحد اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں بلکہ میں جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خداتعالیٰ کی طرف سے ہم کو پہنچایا ہے اس سب پر ایمان لاتا ہوں صرف عاجزی اور انکسار کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ قرآن کریم ہر یک وجہ سے احادیث پر مقدم ہے اور احادیث کی صحت و عدم صحت پرکھنے کیلئے وہ محک ہے۔ اور مجھکو خداتعالےٰ نے قرآن کریم کی اشاعت کیلئے مامور کیا ہے تا میں جو ٹھیک ٹھیک منشاء قرآن کریم کا ہے لوگوں پر ظاہر کروں۔ اور اگر اس خدمتگذاری میں علماء وقت کا میرے پر اعتراض ہو اور وہ مجھکو فرقہ ضالہ نیچریہ کی طرف منسوب کریں تو میں ان پر کچھ افسوس نہیں کرتا بلکہ خداتعالیٰ سے چاہتا ہوں کہ خداتعالیٰ وہ بصیرت انہیں عطا فرماوے جو مجھے عطا فرمائی ہے۔ نیچریوں کا اول دشمن میں ہی ہوں اور ضرور تھا کہ علماء میری مخالفت کرتے کیونکہ بعض احادیث کا یہ منشا پایا جاتا ہے کہ مسیح موعود جب آئیگا تو علماء اسکی مخالفت کرینگے اسی کی طرف مولوی صدیق حسن صاحب مرحوم نے آثار القیامہ میں اشارہ کیا ہے اور حضرت مجدد صاحب سرہندی نے بھی اپنی کتاب کے صفحہ (۱۰۷) میں لکھا ہے کہ "مسیح موعود جب آئیگا تو علماء وقت اسکو اہل الرائے کہینگے یعنی یہ خیال کرینگے کہ یہ حدیثوں کو چھوڑتا ہے اور صرف قرآن کا پابند ہے اور اسکی مخالفت پر آمادہ ہو جاینگے"۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

غلام احمد قادیانی ۲۱ر جولائی ۱۸۹۱ء

یہ حوالہ صفحہ 494 پر درج ہے	الحق، بحث لدھیانہ صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 28 از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 423

اللہ تعالیٰ کا طریق ہے کہ جس راہ سے کوئی بدی کرے اسی راہ سے گرفتار کیا جاتا ہے۔ چونکہ لیکھرام نے زبان کی چھری کو اسلام کے برخلاف حد سے بڑھ کر چلایا۔ اس واسطے خدا نے اس کو چھری سے سزا دی۔

فرمایا:۔

لیکھرام کے معاملہ میں غیب کا ہاتھ کام کرتا ہوا صاف دکھائی دیتا ہے۔ ایک شخص کا شدھ ہونے کے لیے اس کے پاس آنا، اس کا اس پر بھروسہ کرنا یہانتک کہ اپنے گھر میں بلا تکلف اس کو لے جانا۔ شام کے وقت دیگر ملاقاتیوں کا چلا جانا۔ ان کا اکیلا رہ جانا۔ عین عید کے دوسرے دن اس کا اس کام کے لیے عازم ہونا، لیکھرام کا لکھتے لکھتے کھڑے ہو کر انگڑائی لینا اور اپنے پیٹ کو سامنے نکالنا اور چھری کا وار کاری پڑنا، مرتے وقت تک اس کی زبان کو خدا تعالیٰ نے ایسا بند کرنا کہ باوجود ہوش کے اور اس علم کے کہ ہم نے اس کے برخلاف پیشگوئی کی ہوئی ہے ایک سیکنڈ کے واسطے اس شبہ کا اظہار بھی نہ کرنا کہ مجھے مرزا صاحب پر شک ہے۔ پھر آج تک اس کے قاتل کا پتہ نہ چلنا، یہ سب خدا کے فعل ہیں جو ہیبت ناک طور پر اس کی قدرت اور طاقت کو جلوہ دے رہے ہیں۔

فرمایا کہ:۔

لیکھرام بڑا ہی زبان دراز تھا اور اس کے بعد ایسا کوئی پیدا نہیں ہوا کیونکہ إِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ۔ اب اللہ تعالیٰ زمین کو ایسے لوگوں سے پاک رکھے گا۔

معجزات اور شعبدہ بازی میں فرق

فرمایا کہ:۔

دنیا کے اندر جو نشانات حضرت موسیٰ یا دیگر انبیاء نے اس طرح کے دکھائے جیسا کہ سوٹے سے رسی کا سانپ بنانا۔ یہ سب شبہ میں ڈالنے والی باتیں ہیں۔ خصوصاً اس زمانہ کے درمیان جبکہ ہر طرح کی شعبدہ بازیاں مداری لوگ دکھاتے ہیں کہ انسان کی سمجھ میں ہرگز نہیں آتا کہ یہ امر کس طرح سے ہو گیا اور انگریز لوگ ایسے ایسے کرتوت شعبدہ بازی کے دکھاتے ہیں کہ مرا ہوا آدمی واپس آ جاتا ہے اور ٹوٹی ہوئی چیزیں ثابت دکھائی دیتی ہیں جیسا کہ آئین اکبری میں بھی ابوالفضل نے ایک قصہ بیان کیا ہے کہ ایک شعبدہ باز آسمان پر لوگوں کے سامنے چڑھ گیا اور اوپر سے اس کے اعضاء ایک ایک ہو کر گرے اور اس کی بیوی ستی ہو گئی لیکن وہ آسمان سے پھر اتر آیا اور اس نے اپنی بیوی کے لیے مطالبہ کیا اور ایک وزیر پر شبہ کیا کہ اس نے چھپا رکھی ہے اور یہ اس پر عاشق ہے اور پھر اس کی تلاشی کی بجازت بادشاہ سے بیکرا سی کی بغل سے نکال لی۔

فرمایا:۔

ایسی صورتوں میں پھر سوائے اس کے اور کچھ باقی نہیں رہتی ہے کہ انسان ایمان سے کام لے اور انبیاء کے کاموں کو خدا کی طرف سے سمجھے اور شعبدہ بازوں کے کاموں کو دھوکا اور فریب خیال کرے اور اس طرح سے یہ

ملفوظات جلد پنجم صفحہ 481 طبع جدید، از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 537 پر درج ہے

حوالہ نمبر 424

شایع ہونے کے باعث سے کم فہم لوگوں کے لیے بڑی بڑی دقتیں پیش آگئی ہیں۔ سوفسطائی تقریروں نے نوآموزوں کی طبائع میں طرح طرح کی پیچیدگیاں پیدا کردی ہیں۔ جو امور نہایت معقولیت میں تھے وہ ان کی آنکھوں سے چھپ گئے ہیں۔ جو باتیں بغایت درجہ نامعقول ہیں ان کو وہ اعلیٰ درجہ کی صداقتیں سمجھ رہے ہیں۔ وہ حرکات جو شعار انسانیت سے مغائر ہیں ان کو وہ تہذیب خیال کئے بیٹھے ہیں۔ اور جو حقیقی تہذیب ہے اس کو وہ نظر استخفاف و استحقار سے دیکھتے ہیں۔ پس ایسے وقت میں اوران لوگوں کے علاج کے لیے جو اپنے ہی گھر میں محقق بن بیٹھے ہیں اور اپنے ہی منہ سے میاں مٹھو کہلاتے ہیں۔ ہم نے کتاب براہین احمدیہ کو جو تین سو براہین قطعیہ عقلیہ پر مشتمل ہے بغرض اثبات حقانیت قرآن شریف جس سے یہ لوگ بکمال نخوت منہ پھیر رہے ہیں، تالیف کیا ہے۔ کیونکہ یہ بات اجلیٰ بدیہیات ہے جو سرگشتہ عقل کو عقل ہی سے تسلی ہو سکتی ہے اور جو عقل کا رہزدہ ہے وہ عقل ہی کے ذریعہ سے راہ پر آسکتا ہے۔

اب ہر یک مومن کے لیے خیال کرنے کا مقام ہے کہ جس کتاب کے ذریعہ سے تین سو دلائل عقلی حقیت قرآن شریف پر شائع ہوگئیں اور تمام مخالفین کے شبہات کو دفع اور دُور کیا جائے گا۔ وہ کتاب کیا کچھ بندگان خدا کو فائدہ پہنچائے گی اور کیسا فروغ اور جاہ وجلال اسلام کا اس کی اشاعت سے چمکے گا۔ ایسے ضروری امر کی اعانت سے وہی لوگ لاپروا رہتے ہیں۔ جو حالت موجودہ زمانہ پر نظر نہیں ڈالتے اور مفاسد منتشرہ کو نہیں دیکھتے اور عواقب امور کو نہیں سوچتے یا وہ لوگ کہ جن کو دین سے کچھ غرض ہی نہیں اور خدا اور رسول سے کچھ محبت ہی نہیں۔ اے عزیزو!! اس پُر آشوب زمانہ میں دین اسی سے بر پا رہ سکتا ہے۔ جو بمقابلہ زور طوفان گمراہی کے دین کی سچائی کا زور بھی دکھایا جاوے۔ اوران بیرونی حملوں کے جو چاروں طرف سے ہو رہے ہیں حقانیت کی قوی طاقت سے مدافعت کی جائے۔ یہ سخت تاریکی جو چہرہ زمانہ پر چھاگئی ہے۔ یہ تب ہی دُور ہوگی کہ جب دین کی حقیت کے براہین دنیا میں بکثرت چمکیں اور اس کی صداقت کی شعاعیں چاروں طرف سے چھوٹتی نظر آویں۔ اس پراگندہ وقت میں وہی مناظرہ کی کتاب روحانی جمعیت بخش سکتی ہے کہ جو بذریعہ تحقیق عمیق کے اصل ماہیت کے باریک دقیقہ کی تہہ کو کھولتی ہو۔ اور اس حقیقت کے اصل قرارگاہ تک پہنچاتی ہو کہ جس کے جاننے پر دلوں کی تسلی موقوف ہے۔

اے بزرگو!! اب یہ وہ زمانہ آگیا ہے کہ جو شخص بغیر اعلےٰ درجہ کے عقلی ثبوتوں کے اپنے دین کی خیر منانی چاہے تو یہ خیال محال اور طمع خام ہے۔ تم آپ ہی نظر اٹھا کر دیکھو جو کیسی طبیعتیں خود رائی اختیار کرتی جاتی ہیں اور کیسے خیالات بگڑتے جاتے ہیں۔ اس زمانہ کی ترقی علوم عقلیہ نے یہی اثر کیا ہے۔ حال کے تعلیم یافتہ لوگوں کی طبائع میں ایک عجب طرح کی آزادمنشی بڑھتی جاتی ہے۔ اور وہ سعادت جو سادگی اور غربت اور صفا باطنی میں ہے وہ ان کے مغرور دلوں سے بالکل جاتی رہی ہے اور جن جن خیالات کو وہ سیکھتے ہیں۔ وہ اکثر ایسے ہیں کہ جن سے ایک

یہ حوالہ صفحہ 601 پر درج ہے	مجموعہ اشتہارات جلداوّل صفحہ 56 طبع جدید از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 425

والا بچے کی زندگی میں ہی ہلاک ہوا کرتا ہے۔ ایسے ہی ہمارے مخالف بھی ہمارے مرنے کے بعد زندہ رہیں گے۔ مخالفوں کے وجود کا قیامت تک ہونا ضروری ہے جیسے وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ (آل عمران ۵۶) سے ظاہر ہے۔

ہم تو ایسی باتیں سن سن کر حیران ہوتے ہیں۔ دیکھو ہماری باتوں کو کیسے الٹ پلٹ کر پیش کیا جاتا ہے اور تحریف کرنے میں وہ کمال حاصل کیا ہے کہ یہودیوں کے بھی کان کاٹ دیئے ہیں۔ کیا یہ کسی نبی، ولی، قطب، غوث کے زمانہ میں ہوا کہ اس کے سب اعداء مر گئے ہوں؟ بلکہ کافر منافق باقی رہ ہی گئے تھے۔ ہاں اتنی بات صحیح ہے کہ سچے کے ساتھ جو جھوٹے مباہلہ کرتے ہیں تو وہ سچے کی زندگی میں ہی ہلاک ہوتے ہیں جیسے کہ ہمارے ساتھ مباہلہ کرنیوالوں کا حال ہو رہا ہے۔

جماعت کو خود سوچکر عام سوالوں کا جواب دینا چاہیئے

مجھے تو اپنی جماعت پر افسوس ہوتا ہے کہ کیا ان میں اتنی عقل بھی نہیں۔ کہ ایسے اعتراض کرنے والے سے پوچھیں کہ یہ ہم نے کہاں لکھا ہے کہ بغیر مباہلہ کرنے کے ہی جھوٹے سچے کی زندگی میں تباہ اور ہلاک ہو جاتے ہیں۔ وہ جگہ تو نکالو جہاں یہ لکھا ہے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ عقل میں فہم میں ہر طرح سے ترقی کریں اور ایسی باتوں کا خود سوچ کر جواب دیا کریں اور اپنی ایمانی روشنی سے ان باتوں کو حل کیا کریں۔ مگر دنیا داری کے دھندوں میں مت ماری جاتی ہے۔ اتنا نہیں کر سکتے کہ معترض سے ہماری کتب کی وہ جگہ ہی پوچھیں جہاں یہ لکھا ہے کہ سچے کی زندگی میں سب جھوٹے مر جاتے ہیں۔ بلکہ جھوٹے تو قیامت تک رہیں گے۔

مبلغین کیلئے حضرت اقدس کی کتب کے مطالعہ کی اہمیت

فرمایا۔ اس تحریک سے مجھے یہ بھی یاد آگیا ہے کہ وہ لوگ جو اشاعت اور تبلیغ کے واسطے باہر جاویں۔ وہ ایسے نہ ہوں کہ الٹ پلٹ کر ہماری باتوں کو کچھ کا کچھ اور ہی بناتے رہیں اور بات تو کچھ اور ہو اور سمجھانے کچھ اور لگ جاویں۔ دوسروں کو تو ہمارے دعویٰ سے آگاہ کریں اور خود ہماری کتابوں کو کبھی پڑھا بھی نہ ہو۔ اس طرح سے ہی تحریف ہوا کرتی ہے۔ ایسے وقتوں میں صرف زبانی فیصلہ نہیں ہونا چاہیئے بلکہ تحریر پیش کرنی چاہیئے۔

ہم پر الزام لگائے جاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام حسینؑ کی توہین کی جاتی ہے حالانکہ ہم ان کو راستباز اور متقی سمجھتے ہیں۔ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بہت بے عزتی کی جاتی ہے اور ان کو گالی دی جاتی ہے حالانکہ ہم ان کو ایک اولوالعزم نبی اور خدا تعالیٰ کا راستباز بندہ سمجھتے ہیں۔ ہاں اگر عیسیٰ کا مر جانا

یہ حوالہ صفحہ 601 پر درج ہے	ملفوظات جلد پنجم صفحہ 328 طبع جدید از مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 426

۳۵۵

ملفوظات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

★ (۳۱ اگست ۱۹۰۱ء کو جناب بابو غلام مصطفیٰ صاحب میونسپل کمشنر وزیر آباد، قادیان دارالامان گئے تھے اس تقریب پر حضرت حجۃ اللہ علی الارض علیہ السلام نے بطور تبلیغ مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔ جو الحکم کی اس اور اگلی اشاعتوں میں درج ہوئی ہے۔ وباللہ التوفیق وھو خیر الرفیق۔ ایڈیٹر)

نئی بات سنتے ہی اس کی مخالفت نہ کریں

اصل بات یہ ہے کہ جب تک انسان کسی بات کو خالی الذہن ہو کر نہیں سوچتا اور تمام پہلوؤں پر توجہ نہیں کرتا اور غور سے نہیں سنتا اس وقت تک پرانے خیالات نہیں چھوڑ سکتا اس لئے جب آدمی کسی نئی بات کو سنے تو اسے یہ نہیں چاہئے کہ سنتے ہی اس کی مخالفت کے لئے تیار ہو جاوے بلکہ اس کا فرض ہے کہ اس کے سارے پہلوؤں پر پورا فکر کرے اور انصاف اور دیانت اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے خوف کو مدنظر رکھ کر تنہائی میں اس پر سوچے۔ میں جو کچھ اس وقت کہنا چاہتا ہوں وہ کوئی معمولی اور سرسری نگاہ سے دیکھنے کے قابل بات نہیں بلکہ بہت بڑی اور عظیم الشان بات ہے میری اپنی بنائی ہوئی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی بات ہے اس لئے جو اس کی تکذیب کے لئے جرات اور دلیری کرتا ہے وہ میری تکذیب نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی تکذیب کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب پر دلیر ہوتا ہے مجھے اس کی تکذیب سے کوئی رنج نہیں ہو سکتا البتہ اس پر رحم ضرور آتا ہے کہ نادان اپنی نادانی سے خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتا ہے۔

ہر صدی کے سر پر مجدد کا ظہور

یہ بات مسلمانوں میں ہر شخص جانتا ہے اور غالباً کسی کو بھی اس سے بے خبری نہ ہوگی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کو بھیجتا ہے

★ یہاں سے ملفوظات کی جلد چہارم شروع ہوتی ہے

یہ حوالہ صفحہ 601 پر درج ہے	ملفوظات جلد دوم صفحہ 355 طبع جدید، از مرزا قادیانی

حافظ صاحب نے فی الفور بلا تامل منظور کیا کہ میں اس بارہ میں مباہلہ کروں گا۔ کیونکہ میرا یقین ہے کہ یہ تینوں مسلمان ہیں۔ تب اسی بات پر حافظ صاحب نے عبدالحق سے مباہلہ کیا۔ اور گواہانِ مباہلہ منشی محمد یعقوب اور میاں نبی بخش صاحب اور میاں عبدالہادی صاحب اور میاں عبدالرحمٰن صاحب امرتسری قرار پائے اور جب حسب دستورِ مباہلہ فریقین اپنے اپنے نفس پر لعنتیں ڈال چکے اور اپنے مُنہ سے کہہ چکے کہ یا الٰہی اگر ہم اپنے بیان میں سچائی پر نہیں تو ہم پر تیری لعنت نازل ہو۔ یعنی کسی قسم کا عذاب ہم پر وارد ہو۔ تب حافظ صاحب نے عبدالحق سے دریافت کیا کہ اس وقت میں بھی اپنے آپ پر بحالت کاذب ہونے کے لعنت ڈال چکا اور خدا تعالیٰ سے عذاب کی درخواست کر چکا اور ایسا ہی تم بھی اپنے نفس پر اپنے ہی مُنہ سے لعنت ڈال چکے اور بحالت کاذب ہونے کے عذاب الٰہی کی اپنے لیے درخواست کر چکے۔ لہٰذا اب میں تو اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ اگر اس لعنت اور اس عذاب کی درخواست کا اثر مجھ پر وارد ہوا۔ اور کوئی ذلّت اور رسوائی مجھ کو پیش آگئی تو میں اپنے اس عقیدہ سے رجوع کر لوں گا۔ سو اب تم بھی اس وقت اپنا ارادہ بیان کرو کہ اگر تم خدا تعالیٰ کے نزدیک کاذب ٹھہرے اور کچھ لعنت اور عذاب کا اثر تم پر وارد ہو گیا تو تم بھی اپنے اس تکفیر کے عقیدہ سے رجُوع کرو گے یا نہیں۔ فی الفور عبدالحق نے صاف جواب دیا کہ اگر میں اپنی اس بد دُعا سے سؤر اور بندر اور ریچھ بھی ہو جاؤں۔ تب بھی میں اپنا یہ عقیدہ تکفیر ہرگز نہ چھوڑوں گا اور کافر کافر کہنے سے باز نہیں آؤں گا۔ تب حاضرین کو نہایت تعجب ہوا کہ جس مباہلہ کو حق اور باطل کے آزمانے کے لیے اس نے معیار ٹھہرایا تھا اور جو قرآن کریم کی رُو سے بھی حق اور باطل میں فرق کرنے کے لیے ایک معیار ہے کیونکر اور کس قدر جلد اس معیار سے یہ شخص پھر گیا اور زیادہ تر ظلم اور تعصب اس کا اس سے ظاہر ہوا کہ وہ اس بات کے لیے تو تیار ہے کہ فریق مخالف پر مباہلہ کے بعد کسی قسم کا عذاب نازل ہو اور وہ اس کے اس عذاب کو اپنے صادق ہونے کے لیے بطور دلیل اور حُجّت کے پیش کرے، لیکن وہ اگر آپ ہی مَورد عذاب ہو جائیں تو پھر مخالف کے لیے اس کے کاذب ہونے کی یہ دلیل اور حُجّت نہ ہو۔ اب خیال کرنا چاہیے کہ یہ قول عبدالحق کا کس قدر امانت اور دیانت اور ایمانداری سے دُور ہے۔ گویا مباہلہ کے بعد ہی اس کی اندرونی حالت کا مسخ ہونا متحقق ہو گیا۔ یہودی لوگ جو مورد لعنت ہو کر بندر اور سؤر ہو گئے تھے۔ ان کی نسبت بھی تو بعض تفسیروں میں یہی لکھا ہے کہ بظاہر وہ انسان ہی تھے لیکن ان کی باطنی حالت بندروں اور سوروں کی طرح ہو گئی تھی اور حق کے قبول کرنے کی توفیق بکلّی اُن سے سلب ہو گئی تھی اور مسخ شدہ لوگوں کی یہی تو علامت ہے کہ اگر حق کھل بھی جائے تو اس کو قبول نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ قرآن کریم اسی طرف اشارہ فرما کر کہتا ہے۔ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ[1]۔ وَقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا[2]۔ یعنی کافر کہتے ہیں کہ ہمارے دل غلاف میں ہیں۔ ایسے رقیق اور پتلے دل نہیں کہ حق کا انکشاف دیکھ کر اس کو قبول کریں۔ اللہ جلّشانہٗ اس کے جواب میں فرماتا ہے کہ یہ کچھ خوبی کی بات نہیں بلکہ لعنت

[1] البقرۃ: ۸۹ [2] النساء: ۱۵۶

مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 325، طبع جدید از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 602 پر درج ہے

حوالہ نمبر 428

بہت سے اعتراضات محض نادانی اور نافہمی سے قرآن شریف پر کئے گئے ہیں حالانکہ وہ تمام باتیں حق اور حکمت کا سرچشمہ ہیں۔ مگر تعصب ایک ایسی بلا ہے جو غور کرنے نہیں دیتا۔ اس مضمون کے لکھنے کے وقت مندرجہ ذیل مجھے الہام ہوئے۔ اور میں نے بہتر سمجھا کہ ان کو لکھ دوں۔ اور وہ یہ ہیں:۔

اِنَّمَا صَنَعُوْا کَیْدُ سٰحِرٍ۔ وَلَا یُفْلِحُ السَّاحِرُ حَیْثُ اَتٰی۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ رُوْحِیْ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ النَّجْمِ الثَّاقِبِ۔ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ۔

اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تمام حاضرین کو بلکہ تمام دنیا کو راہ راست پر لاوے۔ آمین۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

الراقم

خاکسار میرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود

۱۷ مئی ۱۹۰۸ء روز دوشنبہ ۲۵ شوال ۱۳۲۶ھ ۱۷ اگست ۱۹۶۴ء

یہ حوالہ صفحہ 602 پر درج ہے	چشمہ معرفت ص 68 مندرجہ روحانی خزائن ج 23 ص 436، از مرزا قادیانی

نکلے گا۔ ورنہ خود بولو کہ تمہارا منہ کہاں تک سچا ہے۔ سمجھ جاویں گے کہ جھوٹا ہے۔ کون منصف اس عذر کو سن سکتا ہے۔ کہ ایک آدمی کہتا ہے کہ تمہارا وید ناقص ہے۔ تم یہ احکام وید سے نکال دو اگر ناقص نہیں تم یہ جواب دیتے ہو ہمیں فرصت نہیں۔ وید یہاں موجود نہیں۔ بھلا یہ بھی جواب ہے؟ اس جواب سے آپ تم جھوٹے ٹھیرتے ہو جس حالت میں ہم پانسو روپیہ نقد دینا کرتے ہیں۔ تو نمونہ لکھ دیتے ہیں۔ رجسٹری کرا دیتے ہیں۔ تو پھر اگر تمہارا وید بھی کچھ چیز ہے۔ تو کس دن کے واسطے رکھا ہوا ہے۔ دس بیس روز کی ہم سے مہلت لے لو۔ پنڈت دیانند کو اپنا مددگار بنا لو ہم کو وہ احکام نکال دو جو ہم نیچے فرقان مجید سے نکال کر لکھیں گے۔ یا یہ اقرار کر دو۔ کہ یہ احکام ہمارے نزدیک ناجائز ہیں۔ تب پھر انکا نا جائز ہو چکا۔ تب وارد وید سے حوالہ دو۔ غرض تم ہمارے ہاتھ سے کہاں بھاگ سکتے ہو۔ اور یہ جو تم محض شرارت سے بارادہ توہین حضرت خاتم الانبیاؑ کی نسبت بدزبانی کرتے ہو۔ یہ محض تمہاری بداصلی ہے۔ اپنے پرچہ میں بھی تم نے اسے ایسی اہانت سب پیغمبروں کی نسبت لکھی ہے۔

ہم کو خدا نے یہ شرف بخشا ہے کہ ہم سب پیغمبروں کی تعظیم کرتے ہیں

اور جیسا کہ خدا نے ہم کو فرمایا ہے۔ نجات سب مخلوقات کی اسلام میں سمجھتے ہیں۔ تم کو اگر حضرت خاتم الانبیاؑ پر کچھ اعتراض ہے۔ تو زبان تہذیب سے وہ اعتراض جو سب سے بھاری ہو تحریر کر کے پیش کرو۔ ہم تحریر کر دیتے ہیں۔ کہ اگر وہ اعتراض تمہارا صحیح ہوا۔ تو ہزار روپیہ (۱۰۰۰) ہم تم کو دینگے۔ اور تم ایک نمونہ لکھ دو کہ اگر وہ اعتراض جھوٹا نکلا۔ تو سو روپیہ بطور جرمانہ تم ہم کو دو گے۔ اور اب اگر ہماری یہ تحریر سنکر چپ ہو جاؤ۔ اور اس شرط پر بحث شروع نہ کرو۔ تو ہر ایک منصف سمجھ جائیگا۔ کہ وہ سب توہین تم نے بے ایمانی سے کی تھی۔ اکثر لوگوں کا اکثر قاعدہ ہے کہ آفتاب پر تھوکتے ہیں۔ اور بجھا ہوا چراغ لئے بیٹھے ہو۔ دنیا کو بڑی چیز سمجھ رکھا ہے۔ کہ موت سے ڈرتے نہیں۔ ورنہ ایسے آفتاب کی توہین کرنا جو لذت دنیا کا ہے نری نامردگی ہے۔ جھوٹے آدمی کی یہ نشانی ہے۔ کہ جاہلوں کے روبرو تو بہت لاف گزاف مارتے ہیں۔ مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دیکر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے۔ وہیں داخل ہو جاتے ہیں۔ اب ہم نیچے وہ احکام فرقان مجید کے لکھتے ہیں۔ کہ جن میں ہمارا یہ دعویٰ ہے۔ کہ وید میں یہ تمام احکام ضروریہ ہرگز موجود نہیں۔ اسلئے وید ناقص تعلیم ہے۔ اور تم کہتے ہو کہ ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ ہرگز نہیں

اور لعنت اس شخص پر کہ جھوٹا ہے۔

اوّل ۔ خدا تعالیٰ کی نسبت جو احکام فرقان مجید کے ہیں۔ خلاصہ آیات کا نیچے لکھتا ہوں۔

(۱) تم خدا کو اپنے جسموں اور روحوں کا رب سمجھو۔ جس نے تمہارے جسموں کو بنایا۔ اُسی نے تمہاری روحوں کو پیدا کیا۔ وہی تم سب کا خالق ہے۔ اس بن کوئی چیز موجود نہیں ہوئی۔

(۲) آسمان اور زمین اور سورج اور چاند اور جتنی نعمتیں زمین آسمان میں نظر آتی ہیں۔ یہ کسی عمل کنندہ کے عمل کی پاداش

یہ حوالہ صفحہ 602 پر درج ہے	حیات احمد، حضرت مسیح موعود کے سوانح حیات جلد دوم نمبر اول صفحہ 25 از یعقوب علی عرفانی ایڈیٹر الحکم قادیان

قادیانیت سے اسلام تک

ایسے خوش نصیبوں کی ایمان پرور
فکر انگیز اور المناک داستان

محمد متین خالد

- جو گمراہی اور ضلالت کے تاریک و عمیق گڑھے سے نکل کر اسلام کے پرنور اور ابدی اجالے میں آ گئے۔
- جو گھر کے بھیدی کی حیثیت سے قادیانی لنکا کے سربستہ رازوں سے پردہ اٹھاتے ہیں۔
- جنہوں نے "جھوٹی نبوت" کے ایوانوں میں زلزلہ بپا کر دیا۔
- جس کے مطالعے سے قلب سلیم کا حامل ہر قادیانی اپنی تقدیر بدل سکتا ہے۔

یہ کتاب تاریکی سے روشنی کی طرف اور ضلالت سے ہدایت کی طرف آنے والے راہ حق کے مسافروں کے ہوش رُبا تجربات و حوادث کا نچوڑ ہے۔

راہ حق کے یہ مسافر!!!

- اعتراف کرتے ہیں کہ قادیانیت، مذہب کے نام پر واہموں، وسوسوں، مفروضوں اور خام خیالیوں کا ایک گورکھ دھندہ ہے۔
- وہ تسلیم کرتے ہیں کہ قادیانیت دھوکہ دہی، فریب کاری، ملمع سازی، جعل طرازی اور فتنہ سامانی کی ایک بندگلی ہے۔
- وہ اعلانیہ اقرار کرتے ہیں کہ قتل و غارت، تخریب کاری، دہشت گردی، سماج دشمنی، اور جرائم پیشگی قادیانی قیادت کا نصب العین ہے۔
- وہ مانتے ہیں کہ دین بیزاری، وطن دشمنی اور غداری قادیانیوں کا "ٹریڈ مارک" ہے۔
- وہ یقین رکھتے ہیں کہ قادیانیوں کے "بند شہر" ربوہ اور قادیان اخلاق سے متنفر، شرافت سے عاری اور حیا سے بے بہرہ جنسی بھیڑیوں کی کھلی شکارگاہیں ہیں۔

اظہار حق کی پاداش میں ان "مسلمانوں" پر مصائب کے جو پہاڑ توڑے گئے [illegible]

اپنی نوعیت کی منفرد کتاب...... جس کا مطالعہ وقت کا مطالبہ ہے
آیئے! پڑھیے!! اور اپنے سرمایہ دین و ایمان کی حفاظت کا سامان کیجیے!

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر قربان ہو جانے والے خوش نصیبوں کا ایمان افروز تذکرہ

شہیدانِ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

شہدائے جنگ یمامہ	غازی علم دین شہیدؒ	غازی حاجی محمد مانکؒ
غازی میاں محمد شہیدؒ	غازی عبداللہ شہیدؒ	غازی فاروق احمد
غازی احمد دین شہیدؒ	غازی زاہد حسینؒ	غازی عامر عبدالرحمٰن چیمہؒ
شہدائے تحریک ختم نبوت 1953ء	غازی عبدالقیوم شہیدؒ	غازی مرید حسین شہیدؒ
غازی عبدالرشید شہیدؒ	غازی منظور حسین شہیدؒ	غازی محمد صدیق شہیدؒ
غازی عبدالمنانؒ	غازی بابو معراج دین شہیدؒ	غازی محمد عمران وحید

[illegible] رسالت [illegible] موضوع پر اور بہت سے دوسرے اہم مقالات

- ظلمت دہر میں "چراغ اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم" کی اجلی اور کومل لوؤں سے اجالا کرنے والے ضوریز وضیا بار ماہتابی و آفتابی کرداروں کا روشن تذکرہ
- تھانوں کی تنگ و تاریک حوالاتوں، پھانسی گھاٹوں کی بے نور فضاؤں اور جیلوں کی کال کوٹھڑیوں میں "آبروئے ما زنام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم است" کا ورد کرنے والے کفن بردوش مجاہدوں کی زندہ جاوید روداد اور انوکھے مشاہدات
- ایک ایسی کتاب جس کا ایک ایک لفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ آور ہونے والے بدطینت انسان نما ابلیسوں کے ایوانوں کے لیے برق قضا کی حیثیت رکھتا ہے۔
- یہ کتاب محض ایک کتاب نہیں .... خواجہ بطحا صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت پر کٹ مرنے والوں اور دشمنان رسالت مآب کے ناپاک وجود سے دھرتی کو پاک کرنے والی پاکیزہ ہستیوں کا مختصر مگر مبسوط انسائیکلوپیڈیا ہے۔

اپنی نوعیت کی [illegible] مطالعہ آپ کے جذبہ ایمانی کو ایک نیا ولولہ عطا کرے گا

ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

کے خلاف

مغرب کی شر انگیزیاں

محمد متین خالد

- آزادی اظہار کے نام پر مغرب کی اسلام دشمنی
- ملعون لوگوں کی ناپاک داستانیں
- گستاخان رسول کے شیطانی چہروں کی رونمائی
- تہہ در تہہ سازشیں بے نقاب ہوتی ہیں!

کارکنانِ تحفظ ختم نبوت کے لیے خصوصی رعایت

قادیانیت انگریز کا خود کاشتہ پودا

محمد متین خالد

انگریز کی حمایت اور جہاد کی ممانعت کے سلسلہ میں قادیانی عقائد و عزائم کا مبسوط محاکمہ

کارکنانِ تحفظ ختم نبوت کے لیے خصوصی رعایت